ضوابط و شرح قیمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر
مینجر و مہتمم

البدر

محمد افضل
ایڈیٹر

نمبر ۳ | قادیان دار الامان - ۶ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۷ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھجری بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

چونکہ اب نئے سال ۱۹۰۳ء سے نیا حساب سالانہ شروع ہوا ہے اس لئے ان اصحاب کی خدمت میں جوکہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء یعنی جلد اول نمبر ا سے البدر کے خریدار ہیں التماس ہے کہ وہ البدر کے ابتدائی ۹ نمبر یعنی لغایت ۳۱ دسمبر ۱۹۰۲ء تک کی قیمت ۱۲ ارسال کر دیویں کیونکہ سال کے ۵۲ نمبر کے حساب سے ۹ نمبر کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے اور آئندہ ان کا حساب یکم جنوری ۱۹۰۳ء سے شروع رہیگا۔

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

البدر کے کار پرداز اپنے کارخانہ الصدیق میں ایک بک ایجنسی کھولنا چاہتے ہیں جسمیں عمدہ عمدہ قرآن شریف کتب احادیث - تصوف - اخلاق - ادب علم طب وغیرہ عموماً اور احمدیہ مشن کی تائید میں جو کتب شائع ہوں ان کو خصوصاً رکھا جاوے اور مختلف اوقات پر ان کی ایک فہرست خلاصہ مضمون کے ساتھ بطور ضمیمہ البدر شائع ہوتی رہے اس لئے ہر ایک صاحب تصنیف اور کتب فروش کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ اس اشتہاری طریق سے فائدہ اوٹھانا چاہیں تو بذریعہ خط و کتابت کمیشن وغیرہ کا فیصلہ کریں۔

اور اگر وہ چاہیں تو اپنے پتہ پر ہی اس اشتہار میں اشتہار دیسکینگے مگر اس کی اجرۃ الگ ہوگی۔
یہ اشتہاری سلسلہ اوس وقت شروع ہوگا جبکہ اس قدر کتب کی فہرست ہمارے پاس پہونچیگی جنکو نام مع مختصر خلاصہ مضمون کم از کم البدر کے سائز کے ایک صفحہ پر آسکیں +

براہین احمدیہ - اس کتاب کی اول ایڈیشن کی مکمل براہین احمدیہ چند احباب خریدنا چاہتے ہیں اگر کوئی صاحب خود یا ان کے گرد و نواح میں کوئی اور فروخت کرنا چاہے تو البدر سے خط و کتابت کرے۔

قیمت جن چند اصحاب نے البدر جاری کروا کر ابھی تک قیمت ارسال نہیں کی وہ جلد تر ارسال فرماویں اور جن کا وعدہ فروری کا تھا ان کو یاد دلایا جاتا ہے کہ فروری کا مہینہ آیا ہے ایفائے وعدہ کرئے۔

تیرہ تیرہ آنے میں حسب شرائط مندرجہ البدر نمبر ۱۲ - جو دو اصحاب اخبار خریدنا چاہیں وہ بہت جلد دو - دو نئے خریدار پوری قیمت کے ارسال کریں کیونکہ نیا سال شروع ہوگیا ہے

تحقیق حق کا عجیب واقعہ

چند ایک نو مسلم اہل ہنود و سکھ صاحبان اہالیان قادیان کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان "قادیان اور آریہ سماج کا مقابلہ" شائع کیا گیا ہے اور اس میں آریہ قوم اور دیگر فرقہ ہای اہل ہنود کو مدعو کیا گیا ہے کہ انکے لیڈنگ ممبر اپنے مذہب کی صداقت روحانیت اور تعلق باللہ کا عملی ثبوت بمقابلہ حضرۃ اقدس مسیح موعود حجۃ اللہ علی الارض پیش کریں یا ایک کانفرنس منعقد کر کے ادھر وہ اپنے مذہب کی خوبیاں کریں اور ادھر حضرت میرزا صاحب قرآن کریم سے اسلام کی خوبیاں کرینگے تاکہ وید اور قرآن کی آخری کشتی ہو جاوے اور جو غالب رہے قومیں اس کی اتباع کریں اس اشتہار میں والیان ریاستہائے ہند و پنجاب کی خدمتمیں بھی التماس کی گئی ہے کہ ایسی کانفرنس کا اہتمام وہ خود اپنے ذمہ لیں تاکہ حق و باطل میں فیصلہ ہو جاوے اور کوئی نفس اور قوم حق سے محروم نہ رہ جاوے یہ اشتہار اور مشتہر صاحبوں نے مختلف بلاد میں ارسال کر دئے ہیں کہ دیواروں پر چسپاں کر دئے جاویں اگر کسی اور سرگرم آریہ صاحب کو یا سکھ یا اہل ہنود کی جماعت کو یہ اشتہار تبلیغاً پہنچانے منظور ہوں تو ٹکٹ ارسال کر کے مشتہران سے منگوالیں

جنون

اس کے اقسام میں سے ایک یہ بھی قسم ہے کہ انسان کو ۳ سال قبل یہ خواہش ہوتی ہے کہ میں مالدار اور طاقتور ہو جاؤں پھر بتدریج اس کی ہر ایک طاقت اور قوای میں فرق آتا جاتا ہے حتیٰ کہ بالکل گھنگھو کی طرح ہو جاتا ہے۔
علاج (۱) ماء الجبن کا استعمال +

www.aaiil.org

مسلسل ڈائری

۶ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

سیر دولت سرا سے تشریف لاکر حضرت اقدس اپنے موجودہ احباب کے ہمراہ سیر کو تشریف لے چلے اول طاعون کا ذکر ہوتا رہا اور پہر موت کی حالت کا ذکر آیا حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ بھی ایک وقت ہے جو انسان پر آتا ہی مگر یہان آکر سب علوم ختم ہو جاتے ہین اور کوئی کچھ نہین بتلاتا۔ بعض احباب اپنے اپنے خواب سناتے رہے اور حضرت اقدس ان کی تعبیر فرماتے رہے چند ایک ان مین سے واقفیت عام کے لئے درج کی جاتی ہین

تعبیر رویا خواب مین اپنا ختنہ کرنا۔ تقوے کا طریق اختیار کرنا ہے اس سے مراد شہوات کا کاٹنا ہے

قیامت کی خبر سننا - اس سے مراد یہ ہے کہ دینداروں کی فتح ہوگی اور دشمنون کو ذلت۔ کیونکہ قیامت کو بھی یہی ہونا ہے قرآن شریف مین ہی فریق فی الجنۃ - فریق فی السعیر اسی دن ہوگا دنیا کی رنگا رنگ کی وبائین بھی قیامت ہی ہین

طاعون اور انجام میرے الہام مین ہے یاتی علٰے جہنم زمان لیس فیھا احد ۔ یہ طاعون کی نسبت ہے اسے بھی جہنم ہی کہا گیا ہے حالانکہ جہنم تو قیامت کو ہونا ہے اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کارروائی ہو لیگی تو پہر طاعون ایک دم چپ کرکے سو جاوےگی پہر اس کے بعد یہ بھی فرمایا ہے یغاث الناس و یعصرون بہر بارشین ہون گی کثنائی ہوگی ۔ فصلین خوب پکینگی مونون سے لوگ بچینگے ۔ اب اس وقت لوگون کا دعائین کرنا کہ یہ طاعون دور ہو - بیفائدہ ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ جب ایک شخص بہر رات رہے اور ٹکر دعا شروع کردے کہ بہت جلد ابھی دن نکل آوے تو خواہ وہ کچھ ہی کرے مگر دن تو اپنے وقت پر ہی چڑھے گا۔

نیکی کی جڑ اور تنعم مین حد اعتدال نیکی کے ذکر پر فرمایا کہ نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کے لذات اور شہوات جوکہ جائز ہین انکو بھی حد اعتدال سے زیادہ نہ لیوے جیساکہ کھانا پینا اللہ تعالٰی نے حرام تو نہین کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے اس کا نام دین پر بڑھانا ہے ورنہ یہ لذات دنیا کی اس واسطے ہین کہ اس کو ذریعہ نفس کا گھوڑا جوکہ دنیا کی راہ مین ہے وہ کمزور نہ ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے یکہ والے جب لمبا سفر کرتے ہین تو ۷ یا ۸ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کرکے اُسے دم دیتے ہین اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہین تاکہ اوس کا پچھلا تکان رفع ہو جاوے تو انبیا نے جو حظ دنیا کا لیا ہے وہ اسیطرح ہے کیونکہ ایک بڑا کام دنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد تہا - اگر خدا کا فضل ان کی دستگیری نکرتا تو ہلاک ہو جاتے ۔ اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسیوقت عائشہ ؓ کے زانو پر ہاتھ مارکر فرماتے کہ اے عائشہ راحت پہونچا - مگر انبیاء کا یہ دستور نہ تہا کہ اس مین ہی منہمک ہو جاتے انہماک بیشک ایک زہر ہے - ایک بدمعاش آدمی جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے کھاتا ہے - اسیطرح اگر ایک صالح بھی کرے تو خدا کی راہین اوس پر نہین کھلتین جو خدا کے لئے قدم اوٹہاتا ہے خدا کو اس کا ضرور پاس ہوتا ہے - خدا تعالٰے فرماتا ہے اعدلو ھو اقرب للتقوی تنعم اور کھانے پینے مین بھی اعتدال کرنیکا نام ہی تقوی ہے - صرف یہی گناہ نہین ہی کہ انسان زنا نہ کرے چوری نکرے بلکہ جائز امور مین بھی حد اعتدال سے نہ بڑھے ۔

اسوہ حسنہ ایک دفعہ حضرت عمر رض آنحضرت صلعم کے پاس آئے آپ اندر ایک حجرہ مین تھے حضرت عمر نے اجازت چاہی - آپ نے اجازت دی حضرت عمر نے آکر دیکھا کہ صف کھجور کے پتون کی آپ نے بچھائی ہوئی ہے اور اس پر لیٹنے سے پیٹھ پر پتون کے داغ لگے ہین ۔ گھر کی جائداد کی طرف حضرت عمر نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک گوشہ مین تلوار لٹکی ہوئی ہے یہ دیکھکر ان کے آنسو جاری ہوگئے - آنحضرت نے پوچھا کہ عمر تو کیون رویا - عرض کی کہ خیال آتا ہے کہ قیصر و کسری جو کافر ہین ان کے لئے کس قدر تنعم اور آپ کے لئے کچھ بھی نہین - فرمایا میرے لئے دنیا کا اسی قدر حصہ کافی ہے کہ جس سے مین حرکت کر سکون - میری مثال یہ ہے جیسے ایک مسافر سخت گرمی کے دنون مین اونٹ پر جارہا ہو اور جب سورج کی تپش سے وہ بہت تنگ آوے تو ایک درخت کو دیکھکر اس کے نیچے ذرا آرام کرلیوے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہو پہر اٹہکر چل پڑے تو یہ اسوہ حسنہ ہے جوکہ اسلام کو دیا گیا ہے - دنیا کو اختیار کرنا بھی گناہ ہے اور مومن کی زندگی اضطراب کے ساتھ گذرتی ہے۔

پر ہماری دو آنکھین ہین اور کیا کچھ دیکھ رہی ہین اور کوئی فولاد وغیرہ کی بنی ہوئی نہین ہین ذرا بینائی جاتی رہے تو پہر اپنی ہستی کا اندازہ ہو جاتا ہے اور جب اندھا ہوا تو موت ہی ہے تو دنیا کی زندگی کا بھی یہی حساب ہے - مومن کو اس زندگی پر ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہیے اتنی بلائین اس زندگی مین ہین کہ شمار نہین ایک بیماری ہوتی ہے کہ انسان کا پاخانہ کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور منہہ کے راستہ پاخانہ آتا ہے اور اس کا نام ایلاؤس ہے پہر اسیطرح گردہ اور مثانہ کی بیماریان ہین کہ رنگا رنگ کے سرخ سبز اور سیاہ پتھر بنجاتے ہین اور اون کا کوئی خاص سبب بھی کیا بیان ہو سکتا ہے بلکہ امرا لوگ جوکہ عمدہ غذا اور نفیس پانی استعمال کرتے ہین اونہی کو ایسے امراض ہوتے ہین - اگر دو شخص ایک ہی جگہ رہتے ہون ایک ہی قسم کی انکی خورد و نوش ہو پہر ایک ان مین سے ایسے عوارضات مین مبتلا ہو جاتا ہے دوسرا نہین ہوتا اسی لئے طب کی نسبت کہتے ہین کہ یہ ظنی علم ہے - علل مادیہ مین یہ لوگ اسباب کی تحقیق کرتے ہین مگر اس کا بھی سبب بتلادین کہ جب الہام ہونے لگتا ہے یا کشف تو اس وقت نیند سی آنے لگتی ہے، اس کے کیا اسباب ہین - ان لوگون کا دستور ہے کہ جب ان کو ایک بات کی سبب معلوم نہ ہو تو اس سے انکار کر بیٹھتے ہین اور اسی لئے وحی اور الہام کے منکر ہین

یہ علوم بے انتہا ہین جب تک بے اعتدالیون کا حصہ دور نہ کرے اس سے واقف نہین ہو سکتا اما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الہوی پ ۳۰

جو خواہش جائز اپنے مقام اعتدال سے بڑھ جاوے اوس کا نام ھوا ہے کوئی ۳۰ سال کا عرصہ گذرا مین نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ بٹالہ کے مکانات مین ایک حویلی ہے اس مین ایک سیاہ کمبل پر مین بیٹھا ہوا ہون اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح پہنا ہوا ہے گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہون اتنے مین ایک لمبے قد کا شخص آیا اور مجھے پوچھتا ہے کہ میرزا غلام احمد غلام مرتضی کا بیٹا کہان ہے - مینے کہا مین ہون - کہنے لگا کہ مین نے آپکی تعریف سنی ہے کہ آپ کو اسرار دینی اور حقائق اور معارف مین بہت دخل ہے یہ تعریف سنکر ملنے آیا ہون مجھے یاد نہین کہ مین نے کیا جواب دیا اس پر اس نے آسمان کی طرف منہہ کیا اور اس کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور بہ کر رخسار پر پڑ رہے تھے ایک آنکھ اوپر تھی اور ایک نیچے اور اس کے منہہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے تہیدستان عشرت را

در ثمین حضرت اقدس کی تصنیفات مین سے کل اردو - فارسی نظمون کا مجموعہ پاکٹ سائز پر بہت عمدہ چھپا ہے ۲۰۴ صفحہ کی کتاب - ۵/

اس کا مطلب مین نے یہ سمجھا کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے اس مقام پر عرب صاحب نے حضرت کا یہ شعر پڑھا جس مین یہ کلمہ منسلک تہا

کہ میخواہد نگارمن تہیدستان عشرت را

حضرت نے فرمایا کہ مین نے پہر اس کلمہ کو اس مصرعہ مین جوڑ دیا کہ یاد رہے (کہ آئینہ کمالات اسلام مین اسپر ایک نظم لکھی ہوئی ہے)

بین المغرب والعشا

عربی تصانیف کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر یہ شغل عربی کا نہ ہوتا تو پہر یہ سب مولوی ہماری جماعت کو نظر استخفاف سے دیکھتے اور کہتے کہ یہ لوگ جاہل ہین مگر ابتو وہ خود بولنے کے لائق نہین رہے اصل جڑ اس کی یہ ہے کہ جب براہین احمدیہ مین ہمارے الہامی فقرے شائع ہوئے تو انھون نے یہ مسلک اڑا دیا ہے۔

اس کے بعد ابو سعید عرب صاحب نے عرض کی کہ حضور کی تصنیفات کو مین نے مطالعہ نہین کیا ہے اور اگرچہ میرا ایمان ہے کہ حضور بالکل سچے ہین اور دعویٰ مسیح اور مہدی ہونے کا حق ہے مگر دوسرے لوگون سے کلام کرنے کے واسطے مین چاہتا ہون کہ حضور زبان مبارک سے مسیح ہونے کے دلائل بیان فرمادین۔ حضرت اقدس نے فرمایا

مسیح موعود ہونیکا ثبوت

کہ جو شخص قرآن کو تدبر سے دیکھے گا اُسے معلوم ہوگا کہ خدا نے یہ دو سلسلہ مساوی طور پر ذکر فرمائے ہین اول وہ سلسلہ جو موسیٰ سے شروع ہوکر مسیح علیہ السلام پر ختم ہوجاتا ہے اور دوسرا وہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوکر اوس شخص پر ختم ہو جو کہ اس مسیح کا مثیل ہو۔ کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ کہا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا سورۃ مزمل رکوع ۲۔ ایسے ہی سورہ نور مین ذکر فرمایا کہ یہ سلسلہ استخلاف کا ویسے ہی ہوگا جیسے اس سے اول موسیٰ علیہ السلام کا گذر چکا ہے یہ دونون تقابل دلالت کرتے ہین کہ جیسے دو شیشے بالمقابل ہوتے ہین کہ ایک کی شے دوسرے مین نظر آجاوے ویسے ہی یہ دونون سلسلہ مقابلہ مین آجاوین تاکہ مماثلت پوری ہو اس مماثلت کو اور رسول اللہ صلعم کا جلب دکھلانے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے سب کچھ کیا ہے تو جیسے کہ قاعدہ ہے کہ اگر اول بڑی بڑی ہو چکے ہون تو جو چھوٹا پیچھے سے آوے تو اس کی عزت اور عظمت نہین ہوا کرتی اسیطرح اگر پیغمبر خدا بعد مین اگر چھوٹے ہوتے تو پہر آپ کی کوئی فضیلت اور عظمت باقی انبیا سابقین پر ہرگز نہ ہوتی کیونکہ ان سے پیشتر بڑے بڑے نبی گذر چکے تھے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کو ایک بڑی اصلاح منظور تھی۔ اس لیے مناسب یہی تہا کہ ان سب سے بڑھکر آپ کی عظمت دکھلاوے تاکہ آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہو۔ دنیاوی حکام بھی جب ایسی مصلحتون کو مد نظر رکھ لیتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ خدا مصلحت کو نہ دیکھتا باقی کے تمام پیغمبر ایک ایک خاص قوم کی طرف آئے مگر ہمارے نبی وہ عظیم الشان نبی تھے جن کے واسطے حکم ہوا کہ سب کے واسطے رسول آیا ہون جس قدر عظمتین آپ کی بیان ہوئی ہین مصلحت الٰہیہ کا یہی تقاضا تہا کہ ایسا ہو کیونکہ جیسے ختم نبوت ہونا ہے اگر اسکی کمالین کمی رہتی تو یہی کمی آئندہ امت مین رہتی۔ اس لیے مصلحت کا تقاضا یہی ہوا کہ اوس سلسلہ اول کے مقابل مین اس کی عظمت ضرور زیادہ ہونی چاہئے اور ہم دیکھتے ہین کہ جس قدر نصرت الٰہی ہمارے نبی صلعم کے شامل حال ہوئی ہے نہ وہ موسیٰ کے ساتھ ہے نہ عیسیٰ کے ساتھ اور اس سلسلہ کی مماثلت کی اوس سلسلہ اول کے ساتھ یہ بھی وجہ ہے کہ اسرائیلی اور اسمٰعیلی سلسلہ آپس مین دو بہائیون کا حکم رکھتا ہے اور خدا نے اپنی نعمتین دونون کو تقسیم کرکے دی ہین (اس سے بھی سابقہ خیال کی تائید ہوتی ہے) پھر اس امت کو خیر الامۃ کہا ہے کہ تم تمام امتون سے بہتر ہو کیونکہ وہ لوگ تو صرف قصہ کہانیون پر راضی تھے مگر ان کے دماغ حقائق اور معارف کیواسطے نہین نکلے تھے لیکن اس امت مین وہ دماغ کھل گئے ہین۔ ہم دیکھتے ہین کہ علت اور معلول کا سلسلہ۔ خیالات۔ ترقی علوم و فنون سب اسی زمانہ مین ہوا۔ بلکہ کمال انسانیت بھی اس مین پورا ہوا تو ضروری تہا کہ جیسے اس کا اول ہو ویسے ہی آخر بھی ہو۔ اس جگہ عرب صاحب نے عرض کی کہ زمانہ نبوی سے پیشتر بھی تو یونان وغیرہ مین بہت علوم کا چرچا تھا۔

فرمایا کہ علوم سے مراد دنیا کے علوم نہیں ہین اور نہ ہمین ان ارضی علوم سے کچھ تعلق وغیرہ ہے پہلا اگر ریل تار خبر۔ غبارہ وغیرہ ہوئے تو آخر یہ سب دنیا کے کھیل ہی ہین جب یہ فنا ہوگی تو ساتھ ہی ...... اس کے کھیل وغیرہ بھی فنا ہوجاوین گے علوم سے ہماری مراد الٰہی علوم ہین وہ علوم جو کہ خدا تعالیٰ کے علوم ہین (پہر اصل مطلب کی طرف عود کرکے فرمایا) اب توریت کو دیکھو کہ ہستی باری تعالیٰ کے دلائل اور قیامت کا ثبوت اسمین نہین ہے اور نہ ہستی باری تعالےٰ کے دلائل ہین ادھر قرآن کو دیکھو کہ ہستی باری تعالےٰ کے دلائل اور قیامت کے دلائل کیسے بھرے ہوئے ہین اور پہر عقلی اور نقلی دونون طرح کے ثبوت موجود ہین قرون اولیٰ مین صرف نقل ہی نقل تھی۔ پھر دیکھو نصاریٰ۔ یہود۔ آریہ۔ برہمو۔ نیچری سب فرقون کا رد قرآن شریف مین موجود ہے اور ایک اتم اور اکمل کتاب ہے کیا یہ سب باتین صحف سابقہ مین موجود نہین۔ تو غرضیکہ یہ سلسلہ کبھی اور کسی صورت مین اوس اول سلسلہ موسوی سے کم نہ رہیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مماثلت اور مطابقت مین یہانتک فرمایا کہ بدی کا حصہ بھی تم کو ویسے ہی ملیگا۔ جیسے کہ یہود کو ملا اور اس سلسلہ کی نسبت بار بار ذکر ہوا کہ جیسے اس کو عظمت ملی تھی ویسے ہی عظمت اسے بھی ملیگی۔ سورہ فاتحہ مین اسی کا ذکر ہے مغضوب علیہم سے یہودی مراد ہین۔ اب دیکھا جاتا ہے کہ یہودی کیسے مغضوب ہوئے کہ انہون نے پیغمبرون کو نہ مانا۔ عیسیٰ علیہ السلام سے انکار کیا تو ضرور تہا کہ اس امت مین بھی وہی ہوتا اور ایک مسیح ہوتا جس سے یہ لوگ انکار کرتے اور وہ مماثلت پوری ہوتی۔ ورنہ کوئی بتلا وے کہ اگر اہل اسلام پر یہ زمانہ آنا ہی نہ تہا اور نہ کوئی مسیح ہونا تہا تو پہر اس دعائے فاتحہ کا مسلمانون کو تعلیم دینے کا کیا فائدہ تہا۔ قرآن کریم کی مختلف آیات کے جمع کرنے سے اور پہر اون پر یکجائی نظر کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ آنیوالا مسیح ضرور اسی امت مین سے ہوگا اور حدیث بھی اس کی شرح کرتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ اس امت مین سے ہوگا۔

مسیح کا ذکر اور مہدیون کے دعوے

ایک اور لطف کی بات یہ ہے کہ چونکہ مسیح کی قوم کا ذکر نہین ہے اور مسلمانون کا خیال تہا کہ وہ اوپر سے آنیوالا ہے اس لیے اس دعوے مین آجتک کسیکو یہ جرات نہین ہوئی کہ افترا سے کام لیتا اور کذاب مہدیون کی طرح اسکے بھی دعوے کرنے والے ہوتے۔ مہدی ہونے کے دعوے تو بہت لوگون نے کئے اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی قوم اور نسبت کا ذکر تہا جہان جس کو ذرا گنجائش ملی اس نے پاؤن جما کر دعویٰ کر دیا۔

ایک شخص نے اُٹھکر سوال کیا کہ حضور بعض مخالف کہتے ہین کہ ہم بھی اہدنا الصراط المستقیم کہتے ہین ہمین کیون مغضوب اور یہود کہا جاتا ہے فرمایا کہ ہدایت تو یہودی بھی اب تک طلب کر رہے ہین اور اہدنا الصراط المستقیم مانگ رہے ہین پھر وہ کیون یہودی

بنکر مغضوب ہوگئے

پھر ذکر اول کے متعلق جب ایک شخص نے انجیل کا ذکر پیش کیا تو فرمایا کہ وہ تو شریعت ہی نہیں ہے اور خود عیسائیوں نے قبول کر لیا ہے کہ اب شریعت منسوخ ہے ......

(یہ ذکر بہت دفعہ پیشتر آچکا ہے)

عرب صاحب نے خلیفہ کے معنے دریافت کئے فرمایا خلیفہ کے معنے ہیں جانشین کے - نبیوں کے زمانے کے بعد جو ایک تاریکی پھیل جاتی ہے اور اس کو دور کرنے کیلئے جو ان کی جگہ آیا کرتا ہے - اسے خلیفہ کہتے ہیں -

انبیاء کی تعلیم میں اختلاف

پھر سوال ہوا کہ انبیاء کی تعلیم ایک ہی ہونی چاہیئے فرمایا کہ ایک ہی ہے - یہود کو جو توریت میں عدل کی تعلیم تھی کہ دانت کے بدلے دانت اور آنکھ کے بدلے آنکھ مگر توریت کے اس عدل سے وہ مطلب نہ تھا جو کہ یہودی لوگ اپنی جھوٹی حدیثوں اور روایتوں سے سمجھ بیٹھے تھے کہ عفو تو بالکل ہی نہ کرنا چاہیئے حالانکہ اس سے خدا کی صفات پر حرف آتا ہے کہ وہ کیوں عفو کی عادت ترک کر بیٹھا - ہاں یہ بات سچ ہے کہ چونکہ بنی اسرائیل چار سو سال سے غلامی میں چلے آتے تھے اور ان کا میل جول رات دن فرعونیوں کے ساتھ تھا جو کہ ظالم طبع آدمی تھے اس لئے بہت سے مفاسد ان میں پیدا ہو گئے تھے اور چال چلن خراب ہو گیا تھا تو اس ظالمانہ عادات کی بیخکنی کیواسطے ان کو عدل کی تاکید کی گئی اور ایسی شریعت پیش کی جو کہ عدل پر مبنی تھی لیکن انھوں نے اسے الٹا سمجھ لیا - ورنہ روایات سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اخلاق کا حصہ بالکل زائل ہی کر دیا گیا تھا اس غلط فہمی سے وہ لوگ سخت دل ہو گئے تھے اور حضرت عیسیٰ جب مبعوث ہوئے تو اس وقت ان یہود کی سخت دلی بہت بڑھی ہوئی تھی - یتیموں کا مال کھا لیتے تھے اور کئی قسم کے فسق و فجور کرتے تھے اور یہ کہنا کہ انجیل میں ہی اخلاق بھرے ہیں بالکل غلطی ہے کیا اس سے پیشتر جو ، سے زیادہ کتابیں اور صحف انبیاء تھے وہ سب اخلاق کی تعلیم سے خالی تھے اور اس انجیل نے آکر اخلاق کی تجدید کی یہ بالکل غلط ہے صحف سابقہ میں بھی اخلاق کی تعلیم تھی بلکہ بعض محققین نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ انجیل میں جس قدر اخلاقی حصہ ہے وہ صحف سابقہ سے لیا گیا ہے - غرضیکہ اختلاف اگر اصول میں ہو تو اسے اختلاف کہتے ہیں نہ کہ فروع میں ورنہ اگر فروع میں اختلاف کو دلیل پکڑیں تو پھر اس طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اول اور تھا اور آخر اور - اور آپ نے اس وقت کپڑے اور پہنے ہوئے ہیں اور گرمیوں میں اور ہوں گے تو فروعات میں تبدیلیاں ضرور ہوا کرتی ہیں شرارتوں کے نتائج ایسے بد ہو گئے تھے کہ زمانہ آگیا تھا کہ ان کی ضرور بیخکنی کی جاوے بعض نیک بخت ایسے بھی ہوا کرتے ہیں کہ ان وقتوں میں ان سے پرہیز کرتے رہیں تو خدا تعالیٰ ان کو محفوظ رکھتا ہے -

مسیح کے وقت بھی اصل میں کوئی شریعت منسوخ نہیں ہوئی تھی ورنہ اگر منسوخ ہوگئی تھی تو پھر مسیح کے اس کہنے کے کیا معنے ہیں کہ یہ ربی اور سردار کاہن جو کہتے ہیں وہ کرو مگر جو یہ کرتے ہیں وہ نہ کرو تو معلوم ہوا کہ شریعت توریت کی بحال تھی اور انجیل میں بذات خود کوئی شریعت نہیں ہے

مومن فرعون کی بیوی یا مریم کیسے بنتا ہے

پھر عرب صاحب نے عرض کی کہ سورہ تحریم میں ابن مریم کی نسبت کیا ذکر ہے فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ اس امت میں سے بعض کو مریم سے تمثیل دیتا ہے کہ جیسے مریم نے جب تقوے طہارت اختیار کی اور احصان فرج کیا تو ہم نے اس میں نفخ روح کر دیا تھا ایسے ہی افراد اس امت محمدیہ میں سے ہوا کریں گے اس آیت میں مومنوں کی دو مثالیں موجود ہیں ایک تو فرعون کی بیوی کی اور ایک مریم کی جو مومن کہ جذبات نفس کے پنجے میں گرفتار رہتے ہیں اور ان کی بڑی آرزو اور کوشش ہوتی ہے کہ خدا ان کو اس سے نجات دیوے - ان کی مثال فرعون کی بیوی کے ساتھ ہے کہ وہ بھی فرعون سے نجات چاہتی تھی مگر مجبور تھی اور جو مومن اپنے تئیں نہایت درجے کے تقوے طہارت پر پہنچاتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ ان میں عیسیٰ کی روح پھونک دیتا ہے یہ دو مراتب نیکی کے ہیں جو مومن حاصل کرتا ہے لیکن دوسرا درجہ ان میں سے بڑھکر ہے کہ اس میں نفخ روح ہو کر وہ عیسیٰ بنجاتا ہے - اس آیت سے صریح اشارہ اس طرف ہے کہ اس امت میں سے کوئی ہوگا کہ اس میں نفخ کر کے عیسیٰ بنا دیا جاویگا تو اب کوئی عورت تو ایسی نہیں ہے (اور نہ کسی ایسی عورت کی نسبت کتابوں میں ذکر ہے نہ پیشگوئی ہے) بلکہ اس سے مراد یہی ہے کہ اول وہ بلحاظ تقوی کے صفت مریمیت سے موصوف ہوگا پھر نفخ روح ہو کر عیسویت کی صفت میں آجاویگا - اب اس کی کیفیت اور لطافت براہین احمدیہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اول مجھے مریم کے نام سے یاد کر کے میرے اندر صدق کی روح کا نفخ کیا اور پھر عیسیٰ میرا نام رکھا مریم سے عیسےٰ کیونکر بنا کرتا ہے یہ تو استعارہ خدا کے کلام کے ہیں اور بہت آیا کرتے ہیں تاکہ عقلمند اس سے لذت اور فائدہ پاوے - امت کی دو ہی قسم ہیں ایک فرعون کی بیوی اور دوسرے مریم بنت عمران اور اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے منهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات - ظالم سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ نفس امارہ کے تابع ہیں کہ جس راہ پر نفس نے ڈالا اسی راہ پر چل پڑے اور وہ صم بکم کی طرح ہوتے ہیں اور ان کی مثال بہائم کی ہے اس لئے کسی مد میں نہیں آسکتے اور یہ کثرت سے ہوتی ہیں پھر ان کے بعد نفس لوامہ والے جو کہ فرعون کی بیوی ہیں یعنی ان کو نفس ہمیشہ ملامت کرتا رہتا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ امارہ سے ان کو آزادی ملے یہ کم ہوتے ہیں اور پھر ان سے کم نفس مطمئنہ والے یعنی مریم بنت عمران -

جس زمانے کا وعدہ خدا نے کیا ہوا تھا ضرور تھا کہ اس میں ایک نفس مریم کیطرح ہوتا اور اس زمانے میں خدا نے فیہ میں ضمیر مذکر کی استعمال کی ہے تاکہ اشارہ اس طرف ہو کہ ایک مرد ہوگا جو صفات مریمیت حاصل کر کے عیسیٰ ہوگا -

مریم صفات والے کے واسطے ضرور ہے کہ آخر کار عیسویت کے رنگ میں تبدیل ہو جاوے اگر اوس آیت میں صرف مریم کا لفظ ہوتا تو اس صفت کے بہت سے افراد ہو سکتے تھے مگر آگے خدا تعالےٰ نے نفخ روح اور احصان فرج کی قید لگائی ہوئی ہے کہ جس سے ہر ایک شخص فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو یہ کرے وہی عیسےٰ ہووے یہ ایک استعارہ تھا جو کسی کی سمجھ میں نہ آیا اور یہ وقت اس کے تفہیم کے لئے مقدر تھا - پھر عجیب بات یہ ہے کہ مریم اور نفخ روح اور میرا نام عیسےٰ رکھنے کے الہاموں میں صرف ۹ یا دس ماہ کا ہی فاصلہ ہے جو کہ مدت حمل ہے ان تمام ترقیات کا سلسلہ خدا کے ہاتھ میں ہے کسی کو کیا خبر ہے کہ کس طرح ایک بیج زمین کے اندر کیا کیا بنکر پھر آخر کار ایک پتا بنجاتا ہے -

مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہار شنبہ

فجر ۔ ظہر ۔ مغرب ۔ وعشا ۔ کی نمازین

حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین مگر عصر کیوقت بوجہ علالت آپ تشریف نہ لا سکے ۔

سیر حضرۃ اقدس حسب دستور سیر کے لئے تشریف لائے اور روانہ ہوتے ہی عرب صاحب نے انگریزی قطع وضع پر کچھ ذکر چھیڑا حضرت اقدس نے ۔ فرمایا کہ انسان کو جیسے باطن مین اسلام دکھلانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر مین بھی دکھلانا چاہیئے ان لوگون کی طرح نہ ہونا چاہیئے کہ جنہون نے آج کل علی گڈھ مین تعلیم پاکر کوٹ پتلون وغیرہ سب کچھ ہی انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے ۔ حتی کہ وہ پسند کرتے ہین کہ ان کی عورتون کی وضع بھی انگریزی عورتون کی طرح ہو ۔ اور ویسے ہی لباس وغیرہ وہ پہنین ۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہی تو پھر وہ آہستہ آہستہ اوس قوم کو اور پھر ان کے دوسرے اوضاع اطوار اور حتی کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہی اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرۃ کی ہے ۔

من تشبہ بقوم فھو منھم

چھری کانٹے سے کھانے پر فرمایا کہ شریعت اسلام نے چھری سے کاٹ کر کہانے سے تو منع نہین کیا ہان تکلف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ اوس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے ورنہ یون تو ثابت ہے کہ آنحضرت نے چھری سے گوشت کاٹکر کہایا اور یہ فعل اس لئے کیا کہ تا امت کو تکلیف نہ ہو ۔ جائز ضرورتون پر اس طرح کھانا جائز ہے مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلف کرنا (اور کھانے کے دوسرے طریقون کو حقیر جاننا) منع ہے کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تشبہ کی یہانتک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے ۔

من تشبہ بقوم فھو منھم سے مراد یہی ہے کہ التزاماً ان باتون کو نکرے ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کرلینا منع نہین ہے جیسے کہ بعض دفعہ کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے بیٹھے لکھتے ہوتے ہین تو کہدیا کرتے ہین کہ کہانا میز پر لگادو اور اس پر کہالیتے ہین اور صف پر بھی کہالیتے ہین اور چارپائی پر بھی کھا لیتے ہین ۔ تو ایسی باتون مین صرف گذارہ کو مد نظر رکھنا چاہیئے

تشبہ کے معنے اس حدیث مین یہی ہین کہ اوس لکیر کو لازم پکڑ لینا ورنہ ہماری دین کی سادگی تو ایسی شے ہے کہ جسپر دیگر اقوام نے رشک کھایا ہے ۔ اور خواہش کی ہی کہ کاش ان کے مذہب مین یہ ہوتی اور انگریزون نے اس کی تعریف کی ہی اور اکثر اصول ان لوگون نے عرب سے لے کر اختیار کئے ہین مگر اب رسم پرستی کی خاطر وہ مجبور ہین ترک نہین کر سکتے ۔

داڑھی رکھنا اور استرے کا استعمال

پھر عرب صاحب نے داڑھی کی نسبت دریافت کیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ انسان کے دل کا خیال ہے بعض انگریز تو داڑھی اور مونچھہ سب منڈوا دیتے ہین وہ اسے خوبصورتی خیال کرتے ہین اور ہمین اس سے ایسی سخت کراہت آتی ہی کہ سامنے ہو تو کہانا کہانے کو جی نہین چاہتا داڑھی کا جو طریق انبیاؤن اور راستبازون نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہی ۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو جاوے تو کٹوا دینی چاہیئے ایک مشت ہے خدا نے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھدیا ہے ۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے عرض کی کہ حضور آجکل ایک کتاب پلیگ گائڈ چھپی ہی وہ کل ڈاکٹرون کے پاس روانہ کی گئی ہے اس مین ایک ہدایت ہے کہ ان طاعون کے ایام مین داڑھی ہرگز نہ منڈوانی چاہیئے کیونکہ اگر ذرا بھی زخم ہوا تو طاعونی مادہ اوس پر بہت جلد اثر کرتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ استرون سے بھی بعض وقت زہر اور آتشک کے امراض پیدا ہو جاتے ہین اس لئے ہمیشہ استرے کے استعمال کرنے مین بہت احتیاط لازم ہے اور استرے کا استعمال منہہ پر تو بہت خطرناک ہے ہان غیر مناسب بال جیسا کہ بعض رخسار پر ہوتے ہین یا داڑھی کے زوائد وغیرہ یہ سب کاٹ دینے چاہئین (نہ کہ منڈانا)

پیشگوئیوں کی تفہیم میں احتیاط

پھر حضرت اقدس نے عرب صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ رات کو جو آپ نے سوال کیا تہا وہ بیشک بہت ضروری تہا کیونکہ ایسے ملکون مین جہان لوگ ناواقف ہین سمجہانے کے لئے ضرور علم چاہیئے پہر اوس مضمون کا مختصر خلاصہ حضرت نے اعادہ فرمایا کہ جو گذشتہ نمبر مین ہم درج کر چکے ہین اور اوس پر یہ ایزادی فرمائی کہ پیشگوئیون کے بارے مین یہ خیال ہرگز نکرے کہ وہ ایسی کھلی کھلی ہون کہ نام لے لیکر تبلایا جاوے ۔ ورنہ پہر یہی سوال آنحضرۃ صلعم پر ہو سکتا ہے اور ویسے ہی نبوت کی ضرورۃ آنحضرت کی دعاوی پر آپڑتی ہے کیونکہ خدا نے توریت مین یہ تو ذکر کیا کہ آخری زمانہ مین ایک نبی ہوگا اور پھر یہ کہ تمہارے بہائیون مین سے ہوگا مگر یہ تصریح نہ کی کہ اسمعیل کی نسل مین ہوگا ۔ حالانکہ یہود کا بھی یہی خیال رہا کہ نبی اسرائیل سے ہوگا ورنہ کیا خدا تعالے قادر نہ تہا کہ آپ کا نام آپ کے باپ کا نام آپکے شہر کا نام سب کچھ پہلے تبلا دیتا اور کسی کو کوئی وجہ شک کی نہ رہتی ۔ مگر ایسے الفاظ تھے کہ ان سے اہل یہود نے فائدہ اُٹھا لیا اور ان کا ابھی تک یہی مذہب ہے کہ تمہارے بہائیون مین سے مراد یہی ہے کہ وہ بنی اسرائیل سے ہوگا ۔ دوسری جگہ جہان اہل یہود نے ٹھوکر کہائی ہی وہ الیاس والا مقدمہ ہی کہ انہون نے یوحنا کو الیاس نہ مانا غرض اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ تمام امور پر یکجائی نظر ڈالے اور مومن اور متقی آدمی ہو تو پہر اسے ثبوت ملتا ہی کہ ایک طرف تو قرآن اور احادیث اور سابقہ کتب ہماری ساتھ ہین اور ایک طرف صدہا نشان جو کہ ظاہر ہو چکے ہین اور ان مین سے ۔ ھلا کا ذکر نزول مسیح مین ہے ۔ غرض یہ سنت اللہ ہی کہ نشانون سے صادق شناخت کیا جاتا ہے ۔

اور سچی بات یہی ہی کہ اگر وہ ہمپر اعتراض کرین تو اول حضرۃ عیسٰی علیہ السلام اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور صداقت کا ثبوت پیش کرین پھر ان سے جو کمی رہ جاویگی وہ ہم پوری کر دینگے ۔

یہودیون کو دوبارہ حیرت کا مقام پیش آیا ۔ ایک تو مسیح علیہ السلام کے وقت کہ جب انہون نے پوچھا کہ تجہ سے پیشتر آنیوالا الیاس کہان ہی تو جواب دیا کہ وہ یوحنا ہی چاہو قبول کرو چاہو قبول نہ کرو اور دوسرے آنحضرت صلعم کے وقت کہ آپ بنی اسمعیل مین سے ہوئے اور مسیح کو بھی دیوانہ کہا گیا تہا چنانچہ ان کا نام منکرون نے بعل زبول رکھا تہا ۔ بعل کے معنے رئیس اور زبول کے معنے مکھیان جو کہ گندگی پر بیٹھتی ہین یعنی کل گندگیون کا سردار یہ ان کی سخت غلطی تھی اور مخالفت کی وجہ سے ایسے کہتے تھے جیسے آنحضرۃ کو ساحر اور مجنون کہتے تھے ۔

ریل اور زمانہ کی ترقی

ریل وغیرہ کے ذکر پر فرمایا کہ اس زمانے مین خدا نے ہماری جماعت کو فائدہ پہنچایا ہے کہ سفر کو بہت آرام ہے ورنہ کہان سے کہان ٹھوکرین کہاتا ہوا انسان ایک دوسرے مقام پر پہنچتا تہا مدراس جہان سیٹھ عبدالرحمن ہین اگر کوئی جاتا تو کئی مہینون مین روانہ ہوتا تو سر دیون مین پہونچتا تہا اس زمانہ کی نسبت خدا نے خبر دی ہی واذا النفوس زوجت کہ جب ایک اقلیم کے لوگ دوسری اقلیم والون کے ساتھ ملینگے

بقیہ سفر نامہ جہلم

(سلسلے کیلئے دیکھو البدر نمبر ۲ جلد ۲)

اس لئے لاہور کے اکثر احباب انتظام مہمانداری کیواسطے اسی رات ۱۱ بجے کی ٹرین مین لاہور چلے آئے۔ اس کے بعد اول یہ تجویز ہوئی کہ صبح کو ۵ بجے کی ٹرین مین روانہ ہو وین مگر اس وقت کثرت انبوہ و مسافران اور تنگی وقت کے لحاظ سے یہ تجویز ملتوی رہی اور ۱۱ بجے کی ٹرین مین روانگی قرار پائی۔

اگرچہ یہ آخری شب تھی اور صبح کو حضرت اقدس نے روانہ ہونا تہا مگر آج کی رات مین بھی بہت سے احباب مختلف بلاد سے تشریف لائے اور حضرت اقدس سے ملاقی ہوئے رات بہت گذر گئی تھی اس لئے حاضرین کو بعض احباب نے کہا کہ اب آرام کرین اور سب اپنے اپنے بستر پر تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۸ جنوری اور جہلم کی روانگی

حضرۃ اقدس نے صبح کو اٹھکر فجر کی نماز باجماعت ادا کی۔ احباب سے کمرہ بہر گیا اور نئے نئے احباب کی آمد کا سلسلہ ابھی تک جاری تہا ابھی سورج مشکل سے باہر نکلا تہا کہ پہر درخواست گذری کہ حضور لوگ بیعت کرنا چاہتے ہین آپنے فرمایا اچھا اور بیعت کا سلسلہ شروع ہوا آج بیعت کی وہ کثرت تھی کہ دس بجے تک برابر لوگ بیعت کرتے رہے اور بایں وجہ کہ ٹرین کا وقت قریب آگیا اکثر لوگ بیعت سے محروم رہ گئے۔ آپنے کچہ آدمیون کی بیعت کی ہوگی کہ پہر درخواست گذری کہ عورتین کمرہ مین جمع ہین بیعت لی جاوے۔ آپنے تشریف لے جاکر بیعت لی اور پہر آکر مردون کی بیعت کا سلسلہ جاری رہا اس سلسلہ میں اکثر احباب نے کچہ شکوک وشبہات دور کرلئے جو کہ مخالفین کے ساتھ بحث مباحثہ کے واسطے حل طلب تھے۔

میان نظام الدین صاحب خیاط اور ایک دو اصحاب نے بہت عمدہ اور لطیف نظمین سنائین اس کے بعد کہانا تناول کیا گیا اور دس بجے کے بعد حضرت اقدس روانہ ہونے کو طیار ہی تھے کہ پہر عرض کی گئی کہ کچہ مستورات آئی ہین اور بیعت کرنا چاہتی ہین حضرت اقدس تشریف لے گئے اور آپنے ان کی بیعت لی۔

روانگی سے کچہ پیشتر مقام نورنگ سے ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک دو آدمی تھے جو اس کے محافظ معلوم ہوتے تھے انہون نے اس کو پیش کر کے عرض کی کہ کچہ عرصے سے اسے حضور کا عشق ہے ہر وقت دیوانہ وار آپکا تذکرہ کرتی تھی اب سنا کہ آپ تشریف لائے ہین تو یہان زیارت کے واسطے دوڑی آئی

ملان آن باشد کہ بند نشود

عین روانگی کے وقت ایک دو مولوی ایک رقعہ کسی مولوی کی طرف سے لیکر آئے کہ مین مسئلہ حیات و وفات پر بحث کرنا چاہتا ہون

ہر ایک صاحب عقل ان کی اس درخواست پر ہنسنے لگا اور کہا کہ یہ تو صریح شرارت ہے کہ اب جبکہ حضرۃ اقدس روانہ ہونے لگے ہین تو بحث کی سوجھی اور اس قدر جو تقریرات وفاۃ مسیح پر ہو چکی ہین ان مین کونسی بات رہ گئی ہے کہ جس پر اب بحث باقی ہے ان کو کچہ جواب نہ دیا گیا اور مولوی صاحب کی جو ارزو تھی وہ بر آئی کہ میرزا صاحب نے بحث تو کرنی نہین اور اگر کرنی بھی ہو تو اب روانگی کا وقت ہے کب ٹھہر سکینگے بہرحال مجھ عوام الناس سادہ لوح کو دھوکا دینے کا موقع ملیگا کہ مین نے بحث کیواسطے بلایا تہا مقابلہ پر نہ آئے۔ بس اب ان مولویون کے پاس بھی مکر وفریب کی چال ہی رہ گئی ہے۔

جہلم کی جماعت کی خدمت گذاری

اس موقعہ پر یہ بڑی بے انصافی ہوگی کہ اگر ہم اس بات کا ذکر نکرین کہ احمدیہ جماعت جہلم نے اپنے آقا اور امام اور آپکے رفقائے سفر کی کس طرح سے تعظیم وتکریم کی اور خدمت ادا کیا۔

دراصل یہ مقدمہ کیا تہا یہ تو جہلم کی بیدار بختی تھی کہ اس بہانہ سے حضرۃ احمد مرسل یزدانی ان کی مہمان ہوئے۔ یہ مہمانی ایک معمولی مہمانی نہ تھی اور نہ ہر ایک کو یہ موقع ساری عمر مین نصیب ہو سکتا ہے جب تک خدا تعالیٰ کا خاص فضل نہو۔ خدا کے مامور کوئی معمولی انسان نہین ہوتے یہ لوگ بن خدا کے بلائے نہین بولتے اور بن اس کے ہلائے نہین ہلتے اور اگر ایک طرف سونے اور چاندی کا ڈھیر لگا دیا جاوے اور ان سے کہا جاوے کہ یہ سب کچہ آپکو ملیگا آپ ایک دفعہ تشریف لاوین تو یہ لوگ اس پر تھوکتے تک بھی نہین ہین اور اگر خدا تعالیٰ حکم دیوے کہ تم فلان فقیر کی جہونپڑی مین خود چلکر جاؤ تو پاپیادہ کہا گر جانے مین انکو عار نہین ہے۔ غرضیکہ اس مقدمہ کی تقریب کا جہلم مین پیدا ہونا یہ جہلم کی جماعت کے لئے فرخندہ فالی تھی اور اپنی اس خوبی طالع پر جس قدر یہ جماعت نازکرے اسکو حق پہنچتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ جیسا یہ مبارک موقعہ ان کو نصیب ہوا ویسی ہی انہون نے اس کی قدر بھی کی باوجودیکہ بعض اوقات ایک ہزار کے قریب بھی مہمان دسترخوان پر ہوئے ہین مگر ان کی مہمان نوازی بڑی فراخ حوصلگی اور کشادہ دلی سے کی گئی ہے جہلم کے قیام مین چار وقت ضیافت دینے کا ان کو موقع ملا اور ہر ایک موقع کو نہایت خوش اسلوبی سے نبہایا۔

جہلم کی جماعت کے ممبر مثل فرشتون کے اپنی اپنی خدمات پر مامور تھے مورخہ ۱۶ جنوری کو ریل سے اوتر کر جس خدمت پر جو ممبر مامور دیکھا گیا ہے روانگی کے وقت تک وہ اسیطرح اپنی اوس خدمت کو بجا لاتا دیکھا گیا ہے اور ہم نے نہین دیکھا کہ ۱۶ جنوری کی ظہر سے لیکر ۱۸ جنوری کی شام تک کسیکی آنکہ لگی ہو۔ اس سعادت کے حاصل کرنے مین ان لوگون نے ایک عجیب نمونہ انصاریت کا بھی دکھا۔

پنے ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ البدر جلد ۱ صفحہ ۵۵ پر ایک صاحب میان غلام رسول حجام امرتسری کی طرف احمدیہ جماعت کی توجہ دلائی گئی تھی کہ ادن کے امرتسر کے مجالون نے اس لئے ان کو اب شادی غمی کی تقریب پر بلانیسے منع کر دیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے مرید ہین اور ان کی معاش اب بہت تنگ ہو گئی ہے اس لئے احمدی احباب شادی وغیرہ کی تقریبون پر مجلسون کے کہانا وغیرہ پکوانے کی غرض سے ان کو بلا لیا کرین کہ ان کے گذارہ کی ایک صورت پیدا ہو جاوے اور اس بات کی اشاعت حضرت اقدس کے ارشاد سے کی گئی تھی چنانچہ اب اس مبارک اور عظیم الشان تقریب پر جہلم کی جماعت نے **میان غلام رسول صاحب** کو بلایا ہوا تہا اور باوجود ان لوگون کے اپنے باورچی جہلم مین تھے مگر پہر بھی انہون نے میان غلام رسول صاحب کو ہی ترجیح دیکر انصاریت کے ثواب سے حصہ لیا۔

اے جہلم کی احمدی جماعت تجھے ہمارا ربطہ فقیے مبارک ہو زہے تیرے نصیب کہ تجھے یہ مبارک وقت ہاتھ آیا کہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ اور پیارا **احمد مرسل حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام** تیرا مہمان ہوا۔ تجھے چاہئے کہ اس مبارک موقعہ کی بہت قدر کرے اور تجھ مین سے ایسے افراد پیدا ہون کہ جو اس امام پاک کے کامل متبع اور آپکی پاک تعلیمات کے ایک مجسم نمونہ بنکر اس پاک مشن کی اشاعت دنیا مین کرتے پہرین۔ اے جہلم کی احمدی جماعت اب تجھے ایک خاص ربط اور علاقہ قادیان اور اس کے اہالیان سے ہو گیا ہے چاہئے کہ تیری بہت سی ذریت مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین تعلیم پاتی نظر آوے تیرے بہت سے ممبر قادیان مین درس قرآن لنحضر کرتے نظر آوین تاکہ وہ پنجاب کے مختلف ظلمت کدون کو اس نور سے منور کرتے پہرین جیسے کہ تو اس برکت مین سبقت لے گئی ہے کہ خدا کا برگزیدہ ایک بڑے جلال کے ساتھ تیرا مہمان ہوا ویسے ہی اس کے ہر ایک کاروبار مین جو کہ خدا کے دین کی اشاعت کی خاطر اس نے جاری کر رکھے ہین تیرا ممبر سب سے بڑہا ہوا نظر آوے اور تیری آمدنی کا ایک کثیر حصہ قادیان کے لنگر خانہ۔ مساکین۔ کالج عمارات اور اشاعت دین کے اخراجات کا جزو ہو آمین ثم آمین۔ اور تیری نظیر کو دیکھکر ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو رشک پیدا ہو۔ اچھا اب ہم تجہ سے رخصت ہو کر اپنے آقا اور امام کے ساتھ لاہور چلتے ہین +

جہلم سے واپسی

۱۱ بجے کے بعد حضرۃ اقدس بنگلہ سے روانہ ہوئے ایک گروہ کثیر آپکی زیارت کے واسطے راستہ پر کھڑا تہا اور ساتھ بھی آرہا تہا ۱۱ بجے کے قریب سٹیشن پر پہنچکر آپ گاڑی مین سوار ہوئے لوگ اسیطرح ایک دوسرے پر...

ریوے سٹیشن پر امرتسر کی احمدی جماعت نے حضرۃ اقدس اور تمام رفقائے سفر کو چا، کی مہمانی دی۔ فقط

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت کے آگے

متقی کی چوتھی علامت

والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرة هم یوقنون

اور وہ لوگ جو اوس (کلام الہی) اور تمام اس وحی کے ساتھ ایمان لاتے ہین جو تیری طرف نازل ہوا (اور یہ امر بہیر واضح ہوئیے کہ خدا کی صفت تکلم ہمیشہ سے ہے) تجھ سے پہلے جو (کلام الہی) نازل ہوئی اس کو بھی مانتے ہین (اور اس صفت تکلم کو صرف تجھ تک بھی محدود نہین کرتے) اور پیچھے آنیوالی (کلام الہی) پر بھی یقین رکھتے ہین ان آیات مین اللہ تعالی بتلاتا ہے کہ متقی کی صفت ایک یہ بھی ہے کہ مکالمہ الہی پر اس کا ایمان ہوتا ہے اور وہ خدا کو کسی زمانہ ۔ ماضی حال اور مستقبل مین گونگا نہین مانتا ۔

خدا تعالی کے اس صفت تکلم کا ذکر ایمان ۔ اقام الصلوٰة اور انفاق رزق کے بعد اس لئے ضروری ہے کہ ان اعمال کا یہ تقاضا عملی طور پر ایک متقی کیواسطے ہونا چاہئے کہ آیا اس کی محنت خداشناسی کا کوئی راستہ اس کیواسطے صاف کر رہی ہے کہ نہین اور جس راہ پر مین نے قدم مارا ہے کیا اس پر دوسرے بھی قدم مار کر تسلی یافتہ ہوئے ہین کہ نہین تو اس کو یہ نظیر زمانہ ماضی ۔ حال مین ملتی ہے جس سے آئندہ کے لئے اسے یقینی حالت پیدا ہوجاتی ہے ۔

خدا تعالی کی صفت تکلم کے بارے مین انسانون کے ۳ گروہ ہین

(۱) وہ تو سرے سے انکار کرتے ہین اور خدا کو گونگا مان بیٹھے ہین

(۲) وہ جنکا یہ اعتقاد ہے کہ از منہ گذشتہ مین خدا ایک حد تک بول چکا مگر آئندہ وہ لوگون سے یا کسی سے بولتا نہین ۔

(۳) جنکا یہ اعتقاد ہے کہ خدا تعالی ہر زمانہ مین کلام کرتا ہے تیسری قسم کے لوگ ہی ہمیشہ بامراد اور کامیاب ہوتے رہے ہین اور ہر ایک مومن کی یہی صفت ہونی چاہئے اور یہی اعتقاد ہے جو کہ اعلی اعلی مراتب اور درجات حاصل کرواتا ہے اس کے مخالف جس قدر عقیدہ ہین وہ اللہ تعالی کو ایک کامل ہستی نہین مانتے بلکہ اون کا اللہ ناقص خدا ہے ۔ ان کا مذہب ناقص مذہب ہے ۔ یہ شرف سچا اور زندہ مذہب ہونیکا صرف اسلام ہی کو حاصل ہے اور چونکہ متکلم ازل سے ایک ہی ذات پاک ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اصولاً ہر ایک زمانہ کے الہام کی تعلیم ایک ہی ہو اور ہر زمانہ کے الہامات ایک دوسرے کے موید اور مصدق ہون ۔

مکالمہ الہی کے ذکر کا اس مقام پر یہ فائدہ بھی ہے کہ انسان کو حرص پیدا ہوتی رہے کہ خدا مجھ سے بھی کلام کرے اور اپنے اعمال کو سنوار کر ادا کرے جیسے ایک شخص کو سخی دیکھکر اس کے پاس سوالی جمع ہوجاتے ہین کہ ان کو بھی ملے اور جن اعمال سے یہ شرف مکالمہ کا حاصل ہوسکتا ہے ان کو اول بیان فرمادیا ہے کہ وہ سب اعمال ما انزل الیک کے مطابق ہون

کلام الہی کے نزول اور اس کی ضرورت پر یہان بحث کرنے کی ضرورت نہین ہے براہین احمدیہ سے اس کا عقدہ پورے طور پر حل ہوتا ہے وما انزل الیک کو وما انزل من قبلک پر اس لئے مقدم رکھا ہے کہ سب سے مقدم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے یعنی وہ ما انزل من قبلک جسکو ما انزل الیک تصدیق کرتا ہے یہ نہین کہ جو طیشہ یا انبس اور نئر جمہ در ترجمہ در ترجمہ پادریون وغیرہ کے اپنے خیالات مختلف سابقہ مین ملے ہوئے ہین ان کو بھی ما انزل من قبلک مین شمار کر لیا جاوے بلکہ سب کا اور آئندہ سب کا معیار ما انزل الیک ہے اور اسی لئے بالاخرة هم یوقنون سے بھی یہ مقدم ہے ۔

بالاخرة کے ساتھ ما انزل کا کلمہ استعمال نہین کیا ہے کیونکہ آئندہ مکالمہ الہی کا جس قدر سلسلہ ہوگا وہ آنحضرة صلعم کی طفیل ہوگا اور ما انزل الیک سے اس کا وجود الگ نہ ہوگا اور چونکہ اس کے ذریعہ سے ما انزل الیک پر ایک کامل یقین حاصل ہوتا جاویگا اس لئے آخرة کے ساتھ یوقنون کا لفظ رکھا ہے ۔

اس کا اطلاق خود نبی کریم صلعم کے زمانہ مین خود آنحضرة صلعم کی ذات پر اس طرح ہوا کہ الم سورة کے بعد اور بھی حصہ قرآن کریم کا آپ پر نازل ہوا اور صحابہ اس کو .... مانکر گویا اس آیت پر عامل ہوگئے +

اخرة اس کے معنے پیچھے آنیوالی بات کے کئے ہین کلام الہی پر گفتگو کرتے ہوئے دکھایا ہے کہ آئندہ مکالمہ الہیہ کیطرف اشارہ ہے اب اعمال کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو ہر ایک عمل کے بعد جو ایک نتیجہ اوس کا ہے اس پر یقین کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جب تک انسان کے دل مین یقینی طور پر یہ بات نہ بیٹھ جاوے کہ میرا ہر ایک عمل خواہ اس کا تعلق صرف قلب سے ہے یا اوس مین اعضاء بھی شامل ہین ضرور ایک نتیجہ نیک یا بد پیدا کریگا اور میری اس عملی تخم ریزی پر ثمرات مرتب ہون گے تب تک گناہ سے رہائی ہرگز ممکن ہی نہین ہے اور بجز اس علاج کے اور کوئی علاج گناہ کا نہین (دیکھو البدر جلد ۱ صفحہ ۷۹) جب کوئی آگ کو جلانیوالی جانتا ہے تو اس مین ہاتھ نہین ڈالتا ۔ بچہ اسی وقت تک انگار کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے جب تک اس کے دل مین یہ نہین بیٹھا ہوا ہوتا کہ یہ جلا دیوے گی ۔ لیکن جب یہ علم اسے ہوجاتا ہے تو پھر ہرگز ہاتھ نہین بڑھاتا غرضیکہ گناہ کا صدور اس وقت تک ہے جب تک یقینی علم گناہ کے بد نتائج پر نہین ہے جس قدر حرام خوریان اور فسق و فجور ہوتے ہین اگر انسان ایک قلب سلیم لیکر اپنے اپنے محلہ مین یا تعارفا مین ایسے بدکارون کے آخرت یعنی نتائج دیکھے تو اسے پتہ لگے گا کہ یہ آخرت کا مسئلہ بالکل ٹھیک ہے غفلت اور گناہ ایک ایسی شے ہے کہ بلا اثر کئے کے ہرگز نہین رہ سکتا مثلاً اگر غلطی سے رسی کا ٹانگ جاوے تو کیا اس کا دکھ نہ ہوگا یا زہر کھالی جاوے تو کیا ہلاکت کا باعث نہ ہوگی اسی لئے خدا تعالے نے بدکارون کے انجام اپنی کتاب مین لکھدئے ہین کہ عبرت ہو اور اسی لئے پہلی باتون کیساتھ تو لفظ ایمان کا رکھا ہے مگر آخرة کے ساتھ یقین کا ۔

اور جب متقی کے اعمال ما انزل الیک کے موافق اپنے محل اور موقعہ پر ہون گے تو اس کی آخرة یہ ہوگی کہ مرتبہ یقین کا اُسے حاصل ہوگا (باقی آئندہ)

الہام ۔ ۲ فروری کو سیر میں حضرت اقدس نے یہ الہامات سنائے جو کہ اکبرات کو ہوئے سنخبرک سنعلیک + انی معک ومع اهلک ۔ ساکرمک اکراما عجبا ۔ سمع الدعاء ۔ انی مع الافواج آتیک بغتة ۔ دعاءک مستجاب انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم + و اعطیک ما یدوم

الہام

مورخہ ۳ فروری سنہ ۱۹۰۳

کو سیر مین حضرة اقدس نے یہ الہام سنائے

اصلی واصوم ۔ اسهر وانام + واجعل لک انوار القدوم + و اعطیک ما یدوم اس کا ایک اور فقرہ ان اللہ مع الذین اتقوا مورخہ ۴ فروری کی سیر مین آپنے یاد آنے پر بتلایا ۔

الہام

مورخہ ۴ فروری سنہ ۱۹۰۳ء

کو آپنے سیر مین فرمایا رات کو یہ الہام ہوا ہے

ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون

تازہ حالات

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو بوقت عصر حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا

الہام

ان اللہ مع عبادہ یواسیک

یعنی خدا اپنے بندون کے ساتھ ہے وہ تیری غمخواری کریگا اور اسی تاریخ کو آپنے دو رویا دیکھین -

رویاء نمبر(۱)

دیکھتا ہون کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ مین ہے اور ایسا عجیب سیاہ رنگ کا ہے جسطرح انگریزی کارخانون مین روغنی چیزین بہت عمدہ اور نفیس بنا کرتی ہین اور یہ حصہ اوس کا لوہے کا ہے اس سونٹے مین ایک دونالی بندوق کی بھی ہین لیکن اس ترکیب سے بنی ہوئی ہین کہ سونٹے مین مخفی ہین اور جب چاہو تو ان سے کام بھی لے سکتے ہین -

رویاء نمبر(۲)

بو علی سینا کے وقت ایک بادشاہ بنام خوارزم شاہ تہا جو کہ اپنے عدل کے واسطے مشہور ہے مین نے دیکھا کہ اس کی تیر کمان میرے ہاتھ مین ہے اور اس بادشاہ اور بو علی سینا کو بھی اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھتا ہون اور مین نے اس تیر سے ایک شیر کو ہلاک کر دیا ہے +

الہام

۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء کو عشا سے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا

لا یموت احد من رجالکم اور فرمایا کہ اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے رجال مین کوئی نہ مریگا تو ہو نہین سکتے کیونکہ موت تو ابتیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہین ہے شاید کوئی اور معنے ہون +

حضرۃ اقدس نے کتاب مواہب الرحمن کی ۲۰ جلد ملک مصر مین برائے تبلیغ بھیجنے کا ارادہ فرمایا ہے -

یکم فروری کو اپنے فرمایا کہ یہ وقت جماعت کے امتحان کا ہے دیکھین کون ساتھ دیتا ہے اور کون پہلو تہی کرتا ہے - اس لئے تو ہمارے بہائیون کو استقامت کی بہت دعا کرنی چاہیئے اور انفاق فی سبیل اللہ کے لئے وسیع حوصلہ ہوکر مال و زر سے ہر طرح سے امداد کے لئے طیار رہنا چاہیئے ایسے ہی وقت ترقی درجات کے ہوتے ہین ان کو ہاتھ سے نہ گنوانا چاہیئے -

یکم فروری کو ایک دوسرا الہام اپنے اس کے متعلق سنایا - **بلیۃ مالیہ** یعنی مالی ابتلاء -

رویاء

۲ فروری ۱۹۰۳ء کو حضرت احمد مرسل یزدانی علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک رویاء ظہر کے وقت سنائی وہ یہ ہے - کہ مین نے میرزا خدا بخش صاحب کو دیکھا ہے کہ ان کے کرتے کے ایک دامن پر لہو کے داغ ہین پھر اور داغ ان کے گریبان کے نزدیک بھی دیکھے ہین مین اس وقت کہتا ہون کہ یہ ویسے ہی نشان ہین جیسے کہ عبداللہ سنوری صاحب کو جو کرتہ دیا گیا ہے اوس پر تھے +

منظوم الکلام الفصیح فی تعلیم المسیح

رسائی نہ پاؤ گے دربار رب تک
عیان اور نہان مین نہ ہو ایک جبتک
بڑے ہوکے چھوٹون پہ رحمت دکھاؤ
نہ اتراکے چشم حقارت دکھاؤ
جو عالم ہے نادان کو حکمت سکھائے
اگر باز ہوکر نہ ذلت پہ آئے
غریبون پہ ہرگز نہ ہو خود نمائی
امیرون کی ہے بس یہی پارسائی
غریبون کی خدمت کا ہے بس یہی گر
نہ ہو خود پسندی سے اون پر تکبر
غریبون کی خدمت مین ہو مال اون کا
اسی راہ مین سر ہو پامال اون کا
ہلاکت کی راہون سے دور رہو تم
خدا سے بہت خوف کرتے رہو تم
مطہر گناہون سے سارا بدن ہو
کہ تقوی کی تشریب ہی زیب تن ہو
پرستار نے خلق کو دل سے چھوڑو
ہر اک کعبۂ غیر سے منہ کو موڑو
خدا کے ہی ہو جاؤ تم سب سے کٹ کر
ملو اپنے مولا کو دنیا سے چھٹ کر
اوسی کے لئے زندگانی بسر ہو
اسی کے لئے وصت دنیا و سر ہو
خدا پاک ہے پاک ہوکر رہو تم
پلیدی گناہون کی دہو کر رہو تم
شہادت ہر اک صبح دے اٹھکے تم پر
کہ بیٹھے ہو تقوی کے تخت بلند پر
ہر اک شام دیجائے منہ پر گواہی
کہ ڈر سے خدا کے یہ زردی ہے چھائی
(باقی آئندہ)

مبائعین کے نام

نام	مقام	ڈاکخانہ	علاقہ
بڈہا صاحب ولد سندہی	نوانشہر	نرکہانان	گورداسپور
امام الدین صاحب ولد عیدا	"	"	"
نصیر دین صاحب ولد ہیرا	"	"	"
مہرکھیون صاحب ولد محکم دین	"	"	"
اللہ دتا صاحب ولد نور محمد	"	"	"
نور محمد صاحب ولد الٰہی بخش	"	"	"
جانی صاحب ولد نور محمد	"	"	"
بہاگا صاحب ولد نور محمد	"	"	"
سلیمان ولد عمر	میان وال	پہلور	جالندہر
اہلیہ میان سلیمان وچہار دختر دلیل	"	"	"
میان جیوا صاحب	"	"	"
میان عمرا صاحب	"	"	"
مسماۃ روڑی	"	"	"
عنایت علی صاحب	"	"	"
برکت علی صاحب	"	"	"
مسماۃ رحمتے صاحبہ	"	"	"
مسماۃ برکتے صاحبہ	"	"	"
سلطان خان صاحب کاپی ہولڈر ملازم گورنمنٹ سنٹرل پریس کوہ شملہ اصل متوطن شہر جالندہر			
مولوی محمد یوسف صاحب	پکلاہ	ہزارہ	مانسہرہ
احمد دین صاحب	پیپرکوٹ	گوجرانوالہ	حافظ آباد
محمد دین صاحب	"	"	"
امام الدین صاحب	"	"	"
فیروز الدین صاحب	"	"	"
مسماۃ مہتاب بی بی صاحبہ	قلعہ دیدار سنگھ		گوجرانوالہ
مسماۃ برکت بی بی جہال ہزارہ			
کریام ضلع جالندہر تحصیل نوانشہر	چکنا		جالندہر
میان اکبر علی صاحب امام مسجد	دانا مندکا		"
میان زین العابدین صاحب	تیجکا		"
میان عبدالقادر صاحب ملازم پولیس	شمس آباد		ضلع حیدرآباد دکن
محلہ الاہ دہ بی بی مکالوالہ شاہ قادری			
میان غیور احمد صاحب	امروہہ		پرانی سرائے
حکم دین صاحب	فتح گڑھ		لاہور
منظور احمد صاحب	خانپور		ریاست پٹیالہ
فیروز الدین صاحب	قادیان		
محمد دین صاحب	پسرور		

(مطبع الصدیق قادیان دار الامان مین شیخ فیض علی صابر احمدی مالک مطبع کے اہتمام سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

(محمد افضل) ایڈیٹر

نمبر۴ | قادیان دار الامان - ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۴ ذیقعد سنہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

(۱) چونکہ اب نئے سال سنہ ۱۹۰۳ء سے نیا حساب سالانہ شروع ہوا ہے اس لئے ان احباب کی خدمت مین جو کہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء یعنی جلد اول سے البدر کے خریدار ہین التماس ہے کہ وہ البدر کے ابتدائی ۹ نمبر یعنی لغایت ۳۱ دسمبر سنہ ۰۲ء تک قیمت ۱۲/ ارسال کر دیوین کیونکہ سال کے ۲ روپیہ کے حساب سے ۹ نمبر کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے اور آئندہ اون کا حساب یکم جنوری سنہ ۰۳ء سے شروع ہوگا +

(۲) ہمارے پاس کثرت سے اس امر کی شکایت پہنچی ہے کہ نمبر ۲ کے بعد ۲۳ جنوری کا اخبار نہین ہے چونکہ اخبار دراصل مین ۳۰ جنوری کو بعد شائع ہوا اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے احباب کو شکایت کا موقع ملتا اور ممکن ہے کہ ابھی کچھ عرصہ تک گاہے گاہے ایسی شکایتون کے اور موقع بھی آدین جس کی وجوہات عنقریب ایک ضمیمہ کی صورت مین آپ کو معلوم ہون گی آج تک جن احباب کے پاس مختلف تاریخون کے نمبر نہین پہونچے وہ دفتر البدر مین اطلاع دین تاکہ افسران محکمہ ڈاک کو اطلاع دیجاوے اور ہم ان شکایتون کا تدارک کرین

(۳) آئندہ انشاء اللہ تعالے ہر ایک خریدار کے پتہ کے ساتھ ایک نمبر ہوگا - خط و کتابت مین اپنے نام کے ساتھ اوس نمبر کا ضرور حوالہ دیا جاوے +

تازہ حالات

مورخہ ۳ فروری کو حضرت اقدس نے یہ الہام سیر مین سنایا جو کہ درج ہونے سے رہ گیا تھا "برز ما عندھم من الماء" (جس قدر تیر اون کے پاس تھے وہ اب نکال ملے)

مورخہ ۸ فروری کو آپ نے منشی کا الہام سنایا "حرب مھیجۃ" (جوش سے بھری ہوئی لڑائی) فرمایا کہ اس کا اشارہ یا تو مقدمہ کی شاخون کی طرف معلوم ہوتا ہے یا آریہ سماج کو جو اشتہار نو مسلمون نے دیا ہے اس سے جوش مین آکر وہ لوگ کچھ گندی گالیان وغیرہ دیوین چنانچہ شام کو ایک اشتہار آریون کی طرف سے نکل آیا جسمین ایسے ہی گندے الفاظ تھے اور اصل مضمون پر کوئی معقول بات نہ تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ چونکہ الہام کے بعد نیا معاملہ پیش آیا ہے ہم اس پر چسپان کرتے ہین - خدا نے اسکے مقابلہ پر کیا سامان رکھے ہین ہمین اس کی خبر نہین ارادہ الٰہی پر تقدم بے ادبی ہے اور اسی لئے اسکے مقابل پر غضب سے بھرا ہوا اشتہار نکالنا درست نہین اوس مین نفس کے رگ و ریشے ہونگے اس کے لئے جو راہ خدا نکالے وہ ٹھیک ہوگی +

مورخہ ۹ فروری کو سیر مین یہ الہامات حضرت اقدس نے سنائے "انی مع الاسباب اتیک بغتۃ انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب انی مع الرسول محیط"

مورخہ ۱۰ فروری کو سیر مین یہ الہامات سنائے انی مع الرسول اقوم و لن ابرح الارض

الی الوقت المعلوم

اس ہفتہ مین ملک نظام دکن عثمان آباد سے ایک خط آیا ہے جس پر ۷ آدمیون کے دستخط ہین اور وہ بیعت مین داخل ہوتے ہین کہ وہان طاعون کثرت سے ہے اور وہ گھرون سے باہر نکلے ہوئے ہین کوئی علاج کارگر نہ ہوا حضرت اقدس نے ان کے حق مین دعا فرمائی ہے اور وہ الہام کہ

مسیح الخلق عدوانا پورا ہوگیا +

اخبار سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ جنوری سنہ ۰۲ء مین ہندوستان کی جو تعداد اموات تھی جنوری سنہ ۰۳ء کی تعداد بنسبت ہندوستان بہر کی اوس سے دوگنی ہے -

حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ وہ اخبارات جو کہ آپ کی مخالفت مین ہمیشہ خلاف واقعہ باتین درج کرتے ہین اور گند اور فحش بیانی ان کا کام ہے ان کو ہرگز نہ لیا جاوے اور ان کے مقابلے پر اشتہار وغیرہ دیا جاوے بیان کو ایک اور موقعہ گند بکنے کا دینا ہے یہ وقت دعا اور تضرع کا ہے کہ اللہ تعالے ہم مین اور ہماری قوم مین فیصلہ کردے

ضیق النفس

(۱) حقہ کی چلم مین سے گل لیکر اسے جلا کر پھر پانی مین کھرل کرکے آگ پر جذب کر اور ایک رتی کھلاؤ

(۲) اگر قبض ہو تو میگنیشیا اور دائی برنم ملا کر دو -

(۳) بلاڈونہ	افیون	سم الفار	خیر ساز
۱ - گرین	۱ - گرین	۱/۱۶ گرین	چند قطرہ

یہ ایک گولی کا وزن ہے ایک ایک صبح و شام

www.aaiil.org

واذا الصحف نشرت یعنی اس وقت خط وکتابت کو ذریعہ عام ہون گے۔ اور کتب کثرت سے دستیاب ہو سکینگی **واذا العشار عطلت** اس وقت اونٹیان بیکار ہون گی ایک زمانہ تہا کہ یہان ہزارہا اونٹ آیا کرتے مگر اب نام ونشان بھی نہین ہے اور مکہ مین بھی اب نہ رہین گے ریل کے جاری ہونے کی دیر ہے۔ پھر عرب صاحب نے کسوف خسوف رمضان کی نسبت دریافت کیا کہ اس کا ذکر آپ کی کتب مین بھی ہے کہ نہین۔

شق القمر فرمایا کہ یہ ایک پرانا نشان چلا آتا تہا جو کہ اس وقت پورا ہوا ہے براہین احمدیہ مین اس کا ذکر استعارہ کے طور پر اسطرح ہے **وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر** یہ میرا الہام بھی ہے اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف مین سے تہا (مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے حوالہ دیا کہ عبد اللہ ابن عباس کا بھی یہی مذہب ہے) اور شاہ عبد العزیز بھی یہی کہتے ہین۔ اور ہمارا اپنا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تہا کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہین +

نوح علیہ السلام کی طوفان کی نسبت فرمایا کہ قرآن سے یہ ثابت نہین ہے کہ کل زمین کی آبادی کو اس وقت تباہ کر دیا تہا صرف نوح کی قوم پر تباہی آئی تھی۔

ختم نبوت ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جب مسیح ناصری کے آنیسے ختم نبوت لوٹتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے نبوت سے ختم نبوت نہیں لوٹتی؟

فرمایا کہ مسیح کا یہ دعوی کہا ن ہے کہ جس طرح ہم اپنے آپ کو امتہ محمدیہ مین اور پھر آنحضرۃ کی اتباع مین فنا شدہ کہتے ہین انہون نے بھی کہا ہو وہ تو حضرت موسی کی شریعت پر عمل کرنیوالے تھے اور مماثلت کا سلسلہ چاہتا ہے کہ کوئی اور ہی آوے وہ نہ آوین مماثلت کے یہ معنے نہین ہین کہ بالکل اس کا عین ہو جیسے کسیکو شیر کہین تو اب اس کے لئے دم تجویز کرین اور پھر گوشت کا کھانا بھی۔ مماثلت مین صرف بعض پہلوؤن مین تشابہ ہوتا ہے جیسے آنحضرۃ سے رہائی دلوائی مشابہت مین ہو بہو عین نہین ہوتا ورنہ وہ تو پھر حقیقت ہوگی نہ کہ مشابہت۔

عرب صاحب نے ادہر ادہر غیر آبادی کو دیکھکر عرض کی کہ یہ صرف حضور ہی کا دم ہے کہ جس کی خاطر اس قدر انبوہ ہے ورنہ اس غیر آباد جگہ مین کون اور کب آتا۔ فرمایا کہ اس کی مثال مکہ کی ہے کہ وہان بھی عرب لوگ دور دراز جگہون سے جاکر مال وغیرہ لاتے ہین ہین اور وہان بیٹھکر کہاتے ہین اسی کی طرف اشارہ ہے اس سورۃ مین **لایلاف قریش ایلافہم** +

ایک اعتراض کا جواب لوگون کے اس اعتراض پر کہ جو شخص لاوارث مر جاتا ہے اوس کے وارث میرزا صاحب ہوجاتے ہین اور اس طرح سے بہت ملک املاک جمع کرتے جاتے ہین فرمایا کہ والد صاحب ایسے دنیاوی کامون مین مجھے مامور کر دیا کرتے تھے اور ان کی حکم اور رضامندی کے لئے اکثر مجھے عدالتون وغیرہ مین بھی جانا پڑتا تہا۔ جب سے والد صاحب فوت ہوگئے ہین کیا کسی نے دیکھا ہے کہ ہم نے ان باتون مین سے کوئی حصہ لیا ہے حالانکہ ہمین حق پہنچتا ہے کہ اگر چاہین تو لیوین۔

بین المغرب وعشا حضور نے نماز ادا کر کے مجلس کی۔ اور ایک دو مختلف ذکرون کے میان احمد دین صاحب از گوجرانوالہ نے عرض کی کہ اگر جناب ٹہیک ٹہیک پتہ یہان سے روانگی کا فرما دین تو کچہہ کہانے پینے کا انتظام کر کے گوجرانوالہ پر حاضر رہون۔ خدا کے برگزیدہ نے فرمایا کہ ہمین تو خدا ہی لیجاتا ہے اسی کے حکم سے جانا ہے ابھی کیا معلوم کس وقت روانہ ہونا ہے انسان بہت عاجز اور ہیچ ہے خدا ہی کے ساتھ وہ جاتا ہے اور خدا ہی کے ساتھ وہ آتا ہے دیگر احباب نے عرض کی کہ ایک اور صاحب نے راستہ کی خوراک کا انتظام کر لیا ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مین جو اخلاص ہے اس کا ثواب آپ پالیوینگے کیونکہ اب دعوت آپکی طرف سے تو پیش ہوگئی۔ علالت طبع پر فرمایا کہ اب دو تین دن سیر بند رہے گی کیونکہ آج کل بارشین نہین ہوئین اس لئے راستہ مین خاک بہت اڑتی ہے اور اسی سے مین بیمار بھی ہوگیا تہا ایک صاحب نے کہا کہ چونکہ لوگ حضور کے آگے آگے چلتے ہین اس لئے خاک بہت اڑکر آپ پر پڑتی ہے لیکن اس مجسم رحم انسان نے جواب دیا کہ نہین بارش کے نہ ہونے سے یہ تکلیف ہے (اللہ اللہ کیا رحم ہے اور حسن ظن ہے کہ اپنے احباب کو ہرگز ملزم نہین ٹھہراتے +)

تصنیفات کے ذکر پر فرمایا کہ خدا تعالی کی عجیب قدرت ہے کہ ہمارے مخالف ہزارون ہی ہین اور ان کے مقابل مین ہماری جماعت بہت قلیل ہے مگر ہماری طرف سے جس قدر تازہ بتازہ کتابین کثرت سے نکل رہی ہین ان کی طرف سے معدودے چند بھی نہین نکلتین۔ اور کوئی نکلتی بھی ہے تو اس مین گالیان ہی ہوتی ہین جو ان کے لئے شرم کی جگہ ہے یہود اور عیسائیون کی نسبت فرمایا کہ ان دونون کی ضدین ہین ایک نے بڑہا دیا ہے ایک نے گھٹا دیا ہے ان کی مثال رافضیون اور خارجیون سے خوب ملتی ہے جیسے یہودی کہ آگے عیسائی نہین ٹھہرتے ایسے ہی خارجی کہ آگے رافضی نہین ٹھہرتا چونکہ طبیعت ناساز تھی اس لئے جلد نماز پڑہکر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے با جماعت ادا کین اور سیر کے لئے تشریف نہین لے گئے اور سوائے عشاء کے وقت کے اور کوئی مجلس اور ذکر نہین ہوا

بین المغرب والعشاء نماز مغرب کی روانگی کے بعد جناب شیخ نور احمد صاحب پلیڈر رایبٹ آباد اور سید عابد علی شاہ صاحب بدوملی اور ایک اور صاحب نے بیعت کی بعد بیعت کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ

جماعت کے لئے بہت ضروری نصائح اور تقویٰ کی تاکید

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پر آشوب زمانہ مین جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے وہ تقوی اختیار کرین دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالے کے احکام کی عظمت نہین ہے حقوق اور وصایا کی پرواہ نہین ہے دنیا اور اس کے کامون مین حد سے زیادہ انہماک ہے ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھکر دین کے حصے کو ترک کر دیتے ہین اور اللہ تعالے کے حقوق ضائع کر دیتے ہین جیسے کہ یہ سب باتین مقدمہ بازیون اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصص مین دیکھی جاتی ہین لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہین نفسانی جذبات کے مقابلہ مین بہت کمزور ہوئے ہوئے ہین اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہین کرتے مگر جب ذرا کمزوری دفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہین آج اس زمانہ مین ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقوے بالکل اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہین ہے لیکن چونکہ خدا تعالی کو منظور ہے کہ ان کا

+خدا کے کلام مین استعارات ہوا کرتے ہین مثلاً کسی کو کہا جاوے کہ اس نے ایک ایک رکابی چاولون کی کہائی تو اوس کے یہ معنے نہ ہون گے کہ وہ رکابی کے بھی ٹکڑے کر کے کھا گیا۔

ص کو مثیل موسی کہا کہ جیسے موسی نے اپنی قوم کو فرعون سے چھڑایا آنحضرت نے بھی اپنی قوم کو طاغوت اور بتون

(سچا تقوےٰ اور ایمان) تخم ہر گز ضائع نکرے جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔

وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے کہا تھا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہین مگر دلون میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہین ہے خدا تعالےٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتین پھر پیدا ہون خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کے الوہیت کے تقاضا نے ہرگز پسند نکیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دور رہین اس لئے اب ان کے مقابلہ مین خدا تعالےٰ ایک نئی قوم زندون کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقوےٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔

آدمی کئی قسم کے ہین بعض ایسے کہ بدی کر کے پھر اس پر فخر کرتے ہین بھلا یہ کونسی صفت ہے کہ جس کے اوپر ناز کیا جاوے وہا شر سے اس طرح پرہیز کرنا نیکی مین داخل نہین ہے اور نہ اس کا نام حقیقی نیکی ہے کیونکہ اس طرح تو جانور بھی سیکھ سکتے ہین میان حسین بیگ تاجر ایک شخص تھا اس کے پاس ایک کتا تھا وہ آ کہہ جاتا کہ روٹی کو دیکھتا رہے تو وہ روٹی کی حفاظت کرتا اسیطرح ایک بلی کو سنا ہے کہ اُسے بھی ایسے ہی سکھایا ہوا تھا جب بعض لوگون کو خبر ہوئی تو انہون نے امتحان کرنا چاہا اور ایک کوٹھڑی کے اندر حلوا دودھ اور گوشت وغیرہ ایسی چیزین رکھکر جس پر بلی ضرور لالچ آوے اس بلی کو وہان چھوڑ کر دروازہ کو بند کر دیا کہ دیکھین اب وہ ان اشیاء مین سے کھاتی ہے کہ نہین۔ پھر جب ایک دو دن بعد کھول کر دیکھا تو ہر ایک شئے اسی طرح پڑی تھی اور بلی مری ہوئی تھی اور اس نے کسی شئے کو ہلایا تک بھی نہ تھا۔ اس لئے اب شرم کرنی چاہیئے کہ انہون نے حیوان ہوکر انسان کا حکم ایسا مانا اور یہ انسان ہوکر خدا کے حکم کو نہین مانتا نفس کو تنبیہ کرنے کے واسطے ایسی ایسی بہت سی مثالین موجود ہین اور بہت سے وفادار کتے بھی موجود ہین مگر افسوس اسکے لئے ہے کہ جو کتے جتنا مرتبہ بھی نہین رکھتا تو بتلا دے کہ پھر وہ خدا سے کیا مانگتا ہے انسان کو تو خدا نے وہ قوی عطا کئے ہین کہ اور کسی مخلوق کو عطا نہین کئے۔ شر سے پرہیز کرنے مین تو بہائم بھی اس کے شریک ہین بعض گھوڑون کو دیکھا ہے کہ چابک آقا کے ہاتھ سے گر پڑی تو منہ سے اٹھا کر اُسے دیتے ہین اور اس کے کہنے سے لیٹتے ہین اور بیٹھتے ہین اور اٹھتے ہین اور پوری اطاعت کرتے ہین تو یہ انسان کا فخر نہین ہو سکتا کہ چند گنے ہوئے گناہ ہاتھ پاؤن وغیرہ دیگر اعضاء کے جو ہین اُن سے بچا رہے۔ جو لوگ ایسے گناہ کرتے ہین وہ تو بہائم سیرت ہین جیسے کتون بلیون کا کام ہے کہ ذرا برتن ننگا دیکھا تو منہ ڈال لیا اور کوئی کھانے کی شئے ننگی دیکھی تو کھالی تو ایسے انسان کتے بلی کے سے ہی ہوتے ہین انجام کار پکڑے جاتے ہین جیلخانون مین جلتے ہین جا کر دیکھو تو ایسے مسلمانون سے زندان بھرے ہوئے ہین

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است
میتواند شد مسیحا میتواند شد خرے

تو اب یہ موقع ہے اور خدا تعالےٰ کی لہرون کے دن ہین یعنی جیسے بعض زمانہ خدا کی رحمت کا ہوتا ہے کہ اس مین لوگ قوت پاتے ہین ایسے ہی یہ وقت ہے ہم یہ نہین کہتے کہ بالکل دنیا کے کاروبار چھوڑ دیوے بلکہ ہمارا منشاء یہ ہے کہ حد اعتدال تک کوشش کرے اور دنیا کو اس نیت سے کماوے کہ وہ دین کی خادم ہو مگر یہ ہرگز روا نہین ہے کہ اس مین ایسا انہماک ہو جاوے کہ دین کا پہلو ہی بھول ہی جاوے نہ روزہ کی خبر ہے نہ نماز کی جیسے کہ آج کل لوگون کی حالت دیکھی جاتی ہے مثال کے طور پر دلی کا جلسہ ہی اب دیکھلو کہ جہان کہتے ہین ۵ لاکھ آدمی جمع ہوا ہے میر التصور تو یہی ہے کہ وہ ساری دنیا پرست ہین حدیث مین آیا ہے کہ سب سے زیادہ خدا سے نفرت دلانیوالے سلاطین ہی ہین کیونکہ یہ شل ایک بڑی دیوی کے ہوتے ہین جس قدر ان کا قرب زیادہ ہوتا ہے اوتنا ہی قلب سخت ہوتا ہے۔ ہم کسیکو تجارت سے منع نہین کرتے کہ وہ بالکل ترک کر دیوے مگر یہ کہتے ہین کہ وہ ذرا سوچین اور دیکھین کہ ان کے باپ دادا کہان ہین بڑے بڑے عزیز انسان کے ہوا کرتے ہین اور کس طرح وہ ان کے ہاتھون مین ہی اٹھ جایا کرتے ہین اور موت کس طرح آپس مین تفرقہ ڈالدیتی ہے ؎

سال دیگر را کہ میداند حساب۔ تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار

اب طاعون کی بلا سر پر ہے کہتے ہین کہ اس کی میعاد ستر برس ہوا کرتی ہے اور اس کے آگے کوئی حیلہ پیش نہین جاتا سب فضول ہوا کرتے ہین اور اسی لئے آئی ہے کہ خدا کے وجود کو منوا دیوے سو اس کا وجود برحق ہے اور خدا کی بلا سے سوائے خدا کے کوئی بچا نہین سکتا۔ سچی تقویٰ اختیار کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جب تک سرکش گھوڑے کی طرح انسان ہوتا ہے تو تازیانہ کھاتا ہے اور جو خواص لوگ ہین وہ اشارہ سے چلتے ہین جیسے سدہا ہوا گھوڑا اشارہ سے چلتا ہے ان کو وحی اور الہام ہوتے ہین اور لطف کی بات یہ ہے کہ وحی کے معنے اشارہ کے بھی لکھے ہین۔ مگر جب مار کھانیکا زمانہ گذر جاتا ہے تو پھر وحی کا زمانہ آتا ہے اور یہ بات ضروری ہے کہ یہ مرحلہ سہولت سے طے نہین ہوتا کیونکہ تقوےٰ ایسی شئے نہین ہے جو کہ مفت انسان کو حاصل ہو جاوے بلکہ شیطانی گناہ کا کوئی حصر و حد نہیں ہے اسکی مثال ایسی ہوتی ہے جیسی ذرا سی شیرینی رکھدی تو ہزار ہا چیونٹیان اس پر آجاتی ہین یہی حال شیطانی گناہون کا ہے اور اسی سے انسانی کمزوری کا حال معلوم ہوتا ہے اگر خدا چاہتا تو ایسی کمزوری نہ رکھتا مگر خدا تعالیٰ کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا علم ہو کہ ہر ایک طاقت کا سر چشمہ خدا ہی کی ذات ہے کسی نبی یا رسول کو یہ طاقت نہین ہے کہ وہ اپنے پاس سے طاقت دے سکے اور یہی طاقت جب خدا کی طرف سے انسان کو ملتی ہے تو اس مین تبدیلی ہوتی ہے اس کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ دعا سے کام لیا جاوے اور نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے کہ جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسیکا نام دعا ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس مین کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا پس اس کے واسطے پاک صاف ہونا شرط ہے۔۔۔۔ جب تک گندگی انسان مین ہوتی ہے اس وقت تک شیطان اوس سے محبت کرتا ہے۔

خدا تعالےٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شئے بادشاہ سے طلب کرتے ہین تو ہمیشہ آداب کو مد نظر رکھتے ہین اسی لئے سورہ فاتحہ مین خدا تعالےٰ نے سکھایا ہے کہ کسطرح مانگا جاوے اور اس مین دکھایا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا الرحمن یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینیوالا اور الرحیم یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمرات حسنہ مرتب کرنے والا ہے مالک یوم الدین جزا سزا اوسی کے ہاتھ مین ہے چاہے رکھے چاہے مارے اور جزا و سزا آخرۃ کی بھی ہے اور اس دنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ مین ہے۔ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اُسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ رب ہے رحمان ہے رحیم ہے اب تک اُسے غائب مانتا چلا آرہا ہے اور پھر اُسکے حاضر ناظر جانکر پکارتا ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس مین کسی قسم کی کجی نہین ہے۔ ایک راہ اندھون کی ہوتی ہے کہ محنتین کر کر کے تھک جاتے ہین اور نتیجہ کچھ نہین نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے پھر آگے صراط الذین انعمت علیھم یعنی ان لوگون کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور وہ وہی الصراط المستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام

مرتب ہوتے ہین پھر غیر المغضوب علیہم نہ ان لوگون کی راہ جنپر غضب ہوا اور والضالین اور نہ ان کی جو دور جا پڑے ہین

اھدنا الصراط المستقیم سے کل دنیا اور دین کے کامون کی راہ مراد ہے مثلاً ایک طبیب جب کسی کا علاج کرتا ہے توجب تک اسے ایک صراط مستقیم ہاتھ نہ آوے علاج نہین کرسکتا اسیطرح تمام وکیلون اور ہر پیشہ اور علم کی ایک صراط مستقیم ہے کہ جب وہ ہاتھ آجاتی ہے تو پھر کام آسانی سے ہوجاتا ہے

اس مقام پر ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ انبیا کو اس دعا کی کیون ضرورت تھی وہ تو پیشتر ہی سے صراط مستقیم پر ہوتے ہین۔ تلمیذ الرحمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ یہ دعا ترقی مراتب اور درجات کے لئے طلب کرتے ہین بلکہ یہ اھدنا الصراط المستقیم تو آخرۃ مین مومن بھی مانگینگے کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہین ہے اسیطرح اسکے پاس درجات اور مراتب کی ترقی کی بھی کوئی حد نہین ہے۔

(پھر اصل مضمون تقوی پر فرمایا) کہ متقی بننے کیواسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتون جیسے زنا چوری تلف حقوق - ریا عجب - حقارت - بخل - کے ترک مین پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرکے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ مین ترقی کرے (اس کے لئے حضرت اقدس کی تصنیف اسلام کی فلاسفی اور کشتی نوح مطالعہ کرنی چاہئے -) لوگون سے مروت خوش خلقی - ہمدردی سے پیش آوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا وفا اور صدق دکھلاوے - خدمات کے مقام محمود تلاش کرے - ان باتون سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتون کے جامع ہوتے ہین وہی اصل متقی ہوتے ہین (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی مین ہو تو اسے متقی نہ کہینگے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اسمین نہ ہون) اور ایسے ہی شخصون کے لئے لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ہے اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایسون کا متولی ہوجاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہوجاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہین ان کی آنکھ ہوجاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہین ان کے کان ہوجاتا ہے جس سے وہ سنتے ہین ان کے پاؤن ہوجاتا ہے جس سے وہ چلتے ہین اور ایک اور حدیث مین ہے کہ جو میرے

ولی کی دشمنی کرتا ہے مین اس سے کہتا ہون کہ میرے مقابلہ کے لئے طیار رہو اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی بچہ اس کا چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے

خدا کی رحمت کے سرچشمہ سے فائدہ اٹھانیکا اصل قاعدہ یہی ہے (جیسے کہ اوپر ذکر ہوا) اور خدا تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جیسے اوس انسان کا قدم بڑھتا ہو ویسے ہی پھر خدا کا قدم بڑھتا ہے خدا تعالیٰ کی خاص رحمتین ہر ایک کے ساتھ نہین ہوتین اور اسی لئے جنپر یہ ہوتی ہین ان کے لئے وہ نشان بولی جاتی ہین (اس کی نظیر دیکھلو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ان کے دشمنون نے کیا کیا کوششین آپکی ناکامیابی کے واسطے کین مگر ایک پیش نگئی حتی کہ قتل کے منصوبے کئے مگر آخر ناکامیاب ہی ہوے) خدا تعالیٰ یہ تجویز پیش کرتا ہے (اس خاص رحمت کے حصول کیواسطے جو اخلاق وغیرہ حاصل کئے جاوین تو) ان امرون کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جاوے نہ کہ ہمارے سامنے اپنے دلون مین خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھین اور اس کے لئے نماز سے بڑھکر اور کوئی شئے نہین ہے کیونکہ روزہ تو ایک سال کے بعد آتے ہین اور زکوۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی کو) پانچون وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نکرین اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ مین ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہون کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کرلیوے اسی حالت مین بلکہ اسی ساعت مین بلکہ اسی سیکنڈ مین - کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانون کے محتاج ہین اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرا ہی جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے کہ اسے اس امر پر یقین ہو کہ مین ایک سمیع علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہون - اگر اسے ہر آجاوے تو ابھی دیدیوے بڑی تضرع سے دعا کرے نا امید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اگر اسطرح کرے تو (وہ راحت کو) جلدی دیکھ لیوےگا اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہونگے اور خود خدا بھی ملےگا تو یہ طریق ہے جسپر کاربند ہونا چاہئے مگر ظالم فاسق کی دعا قبول نہین ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نکرے اور ناخلف

ہو تو باپ کو اس کی پرواہ نہین ہوتی تو خدا کو کیون ہو

ایک صاحب نے عرض کی کہ بلعم با عور کی دعا کیون قبول ہوئی تھی فرمایا وہ ابتلا تھا دعا نہ تھی آخر وہ مارا ہی گیا دعا وہ ہوتی ہے جو کہ خدا کے پیار سے کرتے ہین ورنہ یون تو خدا تعالیٰ ہندون کی بھی سنتا ہے اور بعض ان کی مرادین پوری ہو جاتی ہین مگر ان کا نام ابتلا ہے دعا نہین ہے - مثلاً اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دیگا اس کا وعدہ ہے ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا کتے بلی بھی تو اکثر پیٹ پالتے ہین اور کیڑون مکوڑون کو بھی رزق ملتا ہے مگر اصطفینا کا لفظ خاص مومنون کے لئے ہے یہانتک تقریر حضرت اقدس نے مبائعین کیواسطے کی جنمین سے ایک تو شیخ کل احمد پلیڈر اور دوسرے عابد علیشا صاحب بدوملی تھے -

اس کے بعد حضور الاقدس نے پھر ابوسعید عرب صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپنے جو ثبوت مسیحیت کے دعوے کے بارے مین پوچھا تھا یہ بہت ضروری بات تھی اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیئے اگر آپ سے کوئی ان ممالک (ملک برہما) مین پوچھے کہ ہماری صداقت کا کیا ثبوت ہے تو مختصر طور پر یہی جواب دینا چاہیئے کہ وہی ثبوت ہے جو کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلعم کے سچے ہونے کا ہے تمام انبیاء کی صداقت کے دو ہی ثبوت ہوتے ہین - اول کتب سابقہ مین ان کا ذکر مگر وہ استعارہ کے رنگ مین ضرور ہوتا ہے اور اس مین ایک پہلو ٹھوکر کا بھی ہوتا ہے - جیسے یہود کو دھوکا لگا ہے کہ آنحضرت کو تو بنی اسرائیل مین سے آنا چاہیئے تھا بنی اسمعیل مین سے کیون ہوئے اور پھر اسیطرح مسیح کے وقت الیاس کی منتظر رہی ان معاملون مین ابتک جھگڑتے ہین اور یہ سب ان کی بلا اس ہی اسیطرح ہمارا ذکر کتب سابقہ مین ہے اگر کوئی ہم سے بھی اسیطرح بکواس سے جھگڑا کرے تو وہی مین سے ہوگا - دوسرا ثبوت نشانات ہین جس سے بہت صفائی سے استنباط ہوتا ہے وہی ثبوت ہمارے ساتھ بھی ہے اور جس قاعدہ سے خدا تعالیٰ نے یہ نشانات دکھلائے ہین اگر اوسیطرح شمار کرین تو یہ ۲۰ لاکھ سے بھی زیادہ ہوجاتے ہین کیونکہ یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق کی تحت مین آکر ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے اور ہر ایک ہدیہ اور نذر جو پیش ہوتی ہے ایک ایک نشان الگ الگ ہے مگر ہم نے صرف نشان ۱۵۰ نزول مسیح مین درج کئے ہین جنکے ہزارہا گواہ موجود ہین - پھر دیکھو کہ یہ کس وقت کی خبر ہے قرآن کی

نصوص۔ حدیث کی اخبار اور مکاشفات اور رویاء وغیرہ سب ہماری تائید مین ہے پھر اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کے نشانات پھر زمانہ کی موجودہ ضرورت یہ سب ثبوت پیش کرنے کے قابل ہین
اس وقت خدا کا منشا ہے کہ لوگون کو غلطیون سے نکالے اور تقوےٰ پر قائم کرے خدا تعالےٰ جس جس کو چاہیے گا بلاتا جاویگا یہ اس کی طرف سے ایک دعوت ہے جو بلایا جاتا ہے اُسے فرشتے کھینچ کھینچ کرکے لاتے ہین ❊

۹ جنوری ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد نماز جمعہ ایک شخص نے بیعت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد جو مجلس حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے آج باین وجہ نہ ہوئی کہ حضور کا منشا تھا کہ جو کتاب زیر تصنیف ہے وہ بہت جلد ختم ہو جاوے اور بوجہ علالت طبع سیر بھی ملتوی رہی۔
فجر کی نماز کے بعد آپنے وہ الہام اور وحی سنائے جو کہ البدر نمبر ۱۲ مین شائع ہو چکے ہین ❊

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی ڈائری عصر سے عشاء تک البدر صفحہ ۹۳ جلد ۱ پر شائع ہو چکی ہے فجر اور ظہر کی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا ❊

مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

فجر سے لیکر ظہر تک کے حالات البدر جلد ۱ صفحہ ۹۳ پر شائع ہو چکے ہین کتاب مواہب الرحمٰن کی تصنیف کے شغل کی کثرت اور علالت طبع کی وجہ سے حضرۃ اقدس نے ظہر و عصر کی نمازین باجماعت جمع کرکے ادا کین اور اسی وجہ سے آپ مغرب و عشاء کی نمازین شامل نہ ہو سکے ❊

مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی مجلس سوائے ظہر کے وقت کے نہ ہوئی

ظہر اس وقت ایک شخص نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے مگر ایک عرصہ سے اس کی آبادی کی کوشش کرتا ہون لیکن کوئی کامیابی نہین ہوتی اس لئے اب ارادہ ہے کہ اسے خدا کے نام پر احمدیہ شن کی خدمت مین وقف کر دون شاید اللہ تعالےٰ اس مین آبادی کر دیوے اور وہ دین کی راہ مین کام آوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کی نیت کا ثواب تو خدا تعالیٰ آپ کو دیگا لیکن آپ خود وہان جاکر آبادی کرین اور اخراجات کاشت وغیرہ نکالکر پھر جو کچھ اوسمین سے بچا کرے وہ اللہ کے نام پر اس سلسلہ مین دیا کرین۔

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۳ء بروز سہ شنبہ

فجر اس وقت حضرۃ اقدس نے نماز سے قبل تھوڑی دیر مجلس کی ایک صاحب بابو علی بخش صاحب نے بیعت کی تجدید کی۔
ابو سعید عرب صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ چونکہ جناب نے جمعرات کو روانہ ہونا ہے اور آدمی زیادہ ہونگے اس لئے ریلوے کے کمرون کو ریزرو کروا لینے سے آرام ہوگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہان یہ امر مناسب ہے تاکہ تکلیف نہ ہو۔ عرب صاحب نے تجویز کی کہ سیکنڈ کلاس کی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ اگر کسی مقام پر کوئی اور احباب ملنے آوین یا ہمراہ بیٹھین تو وہ بیٹھ نہ سکینگے اور بعض وقت کوئی انگریز صاحب بھی آجاوین تو ان کو روکا نہین جاتا۔ اللہ اللہ خدا کے برگزیدون کو دنیاوی کاروبار سے کس قدر بے خبری ہوتی ہے فرمایا ہم تو اس گاڑی مین بیٹھینگے جس مین پاخانہ ہو۔ عرب صاحب نے کہا کہ حضور سیکنڈ کلاس مین بھی جائے ضرور ہوتا ہے اور چونکہ آپ بڑے آدمی ہین اور ایک فرقہ کے لیڈر ہین جناب کو ضرور فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس مین بیٹھنا چاہیئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ جانے دو ہمین تو اوس پاخانہ والی گاڑی (انٹر میڈیٹ) مین بیٹھنے کی عادت ہے
خاکسار ایڈیٹر نے مولوی جمال الدین صاحب سید والہ کی طرف سے عرض کی کہ ایک حافظ نے ان کو بلا کر بہت ناجائز دہمکیان دی ہین اور کچھ آدمی جو بیعت مین داخل تھے ان کو بہکا کر بیعت سے توبہ کروائی ہے مولویصاحب نے درخواست کی ہے کہ دعا کی جاوے کہ خدا ان کو نیچا دکھاوے

فرمایا کہ مرتد ہونا یہ بھی ایک سنت اللہ ہے موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بھی مرتد ہوئے آنحضرت کے وقت بھی مرتد ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کا تو ارتداد ہی عجیب ہے۔ خدا کا وعدہ ہے کہ اگر ایک جائے گا تو وہ اس کے بدلے مین ایک جماعت دیدیگا ❊
چونکہ آج کل راتدن ایک عربی کتاب برائے تبلیغ زیر طبع ہے اور اس کے پروف وغیرہ دیکھے جاتے ہین صرف اس لئے کمال احتیاط سے کام لیا جاتا ہے کہ فرقہ مولویون نے اب ہر ایک قسم کی بددیانتی غلط بیانی کو حضرۃ مرزا صاحب کے مقابلے مین جائز رکھا ہے۔ پروف کی صحت پر فرمایا کہ ان لوگون کو کیا علم ہے کہ ہم کسطرح ...... راتون کو کام کرکر کے کتابین چھپواتے ہین اور پھر اگر پریس مین کی ذراسی غلطی رہ جاوے تو ان لوگون کو اعتراض کا موقع ملجاتا ہے حالانکہ خود محمد حسین نے میرے سامنے ایک دفعہ اشاعۃ السنہ کی چھپوائی پر اعتراف کیا کہ ایسی غلطیان ہو جاتی ہین۔ لیکن اب ان لوگون کی حالت مسخ شدہ ہے کہان سے کہان تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

ظہر و عصر دونون نمازین بوجہ علالت طبع و کثرت کار جمع کیگئین۔ اور قبل از نماز حضرت اقدس نے سید فضل شاہ صاحب کو یہ کہا کہ آپکا کمرہ بہت تاریک رہتا ہے اور اس مین نم بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے آج کل وبائی دن ہین رعایت اسباب کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہان آگ وغیرہ جلا کر مکان گرم کر لیا کرین

مغرب اس وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کتاب زیر طبع کی نسبت فرمایا کہ امید ہے کہ یہ معجزہ کیطرح پھرے گی۔ اور دلون مین داخل ہوگی اول او آخر کے سب مسائل اس مین آگئے ہین خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہو جاتا ہے کہ لغات جو دل مین آتے ہین۔ پھر ان کو کتب لغت مین دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے جب محمد علی صاحب لکھتے ہونگے تو ان کا بھی ایسا ہی حال ہوگا کیونکہ وہ بھی ہماری تائید مین ہی ہے۔ رات آدھی رات جب تک مضمون ختم نہ ہولے جاگتا رہون گا اس واسطے حضرت اقدس نماز پڑھکر تشریف لے گئے۔

عشا کوئی بات قابل ذکر نہین ہوئی اور نماز ادا کرکے حضرت اقدس دولت سرا مین تشریف لے گئے ❊

درثمین — حضرت احمد مرسل یزدانی کی کل تصنیفات اردو فارسی نظمون کا مجموعہ قیمت ۵ر

درس قرآن مجید

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم و اولٰئک ھم المفلحون

یہی لوگ (جنکا اوپر ذکر ہوا) اپنے رب سے ہدایت پر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو مظفر و منصور ہونگے۔

اس سے سابقہ آیات میں متقی کی تعریف اور معنے بیان کرکے اب اللہ تعالےٰ نے بطور نتیجہ کے بتلا دیا کہ متقیوں کے لئے اس کتاب سے ہدایت پر ہونے کے یہ معنے ہیں کہ جب انسان ایمان بالغیب رکھکر اور حقوق الٰہی اور حقوق العباد کو کما حقہ ادا کرکے اور خدا تعالےٰ کے کلیم ہونے پر ایمان لاکر اپنے اعمال کے نتائج اور ثمرات پر کامل یقین رکھتا ہے تو ہر ایک حجاب دور ہوکر اس کو کامیابی نصیب ہوتی ہے اور متقی کے ہدایت پر ہونے کی یہ ایک دلیل بیان فرمائی ہے کہ اگر وہ کامیاب ہوجاویں تو پھر ان کی کامیابی ان کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے۔ دعویٰ کرکے دشمن پر ایک خاص غلبہ پانا ایک خاص نشان صداقت کا ہوتا ہے آنحضرت اور آپ کی جماعت کو دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کس قدر احسان ہے، اور کیسا شکر کا مقام ہے کہ ہم لوگوں کو اب ان باتوں کو سماعی طور پر ہی نہیں ماننا پڑتا ہے بلکہ خدا کے کرم و فضل سے ایک علیٰ ھدی اور مفلح وجود ہمارے زمانہ میں موجود ہے اور وہ بائیس سال سے جو کامیابی وہ دشمنوں پر حاصل کر رہا ہے وہ اس کے راہ راست پر ہونے کی دلیل ہے اور یہی وہ منہاج نبوت ہے جسکو وہ دکھلاتا ہے اور بدبخت نادان دشمن نہیں دیکھتے۔

(اگر ہمارے ناظرین اس وقت اپنے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کو مدنظر رکھکر پھر قرآن کا مطالعہ کریں تو ایک ایک آیت کی زندہ نظیر اور چشم دید مشاہدہ ان کو اس زمانہ میں نظر آجاویگا اور معلوم ہوگا کہ قرآن کی ایک ایک آیت نازل ہو رہی ہے +)

کامیابی یعنی امن آرام اور سکھ کی زندگی کے اسباب اور اس کے اصول اس میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرماکر آگے مغضوب علیہم گروہ کے حالات بیان کئے ہیں

ان الذین کفروا سوآء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون + بیشک وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور تیرے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا وہ مومن نہ بنینگے کفروا - یعنی اپنے اختیار سے کفر کیا - کفر کے معنے انکار - حق کو چھپانا - ڈھانک دینا - اور یہ سب باتیں انسان کے اختیار میں ہیں جسطرح سے دوا میں خواص اور تاثیرات ہیں کہ جو انکو استعمال کرتا ہے وہ اُنسے فوراً موثر ہوتا ہے اسیطرح سے انسانی اعمال کی بھی تاثیرات ہیں کیونکہ ایمان لانے اور کفر کرنے میں خدا نے کسی کو مجبور نہیں کیا بلکہ فرمایا انا ھدینٰہ السبیل اما شاکراً و اما کفوراً - یعنی ہم نے اوسے راستہ دکھا دیا ہے - اب وہ خواہ شاکر ہو خواہ کافر - بلکہ ایک دوسری جگہ فرمایا ہے ولو شاء اللہ لجعل الناس علےٰ ھدًی یعنی خدا نے اگر جبر کرنا ہوتا تو ہدایت کے واسطے کرتا کہ سب کے سب مومن ہوجاتے +

اثر کرتا ہے اور وہ اثر اوس کی ایمانی حالت میں ایک کیفیت پیدا کرتا ہے اور جسطرح سے کہ ایک طبیب اغذیہ اور ادویہ کے خواص سے واقف انسانوں کو مفید اور مضر اشیاء کا علم بتلاتا ہے اور جو اس کی بتلائی ہوئی بات پر یقین کرکے عمل کرتے ہیں وہ سکھ اور امن سے رہتے ہیں اور جو نہیں عمل کرتے بلکہ اوس کے علم کو غیر ضروری خیال کرکے اپنی ضد اور ہٹ پر رہتے ہیں وہ دکھ ہو گئے ہیں اسیطرح انبیاء کو انسانی اعمال اور افعال اور اقوال کے خواص کا علم ہوتا ہے وہ ایسے وقت میں آتے ہیں جبکہ انسان بستر بیماری پر ہوتے ہیں یعنی ایک معالج کے حکم میں انکے پاس آتے ہیں جو لوگ اس کی باتوں کا انکار کرتے ہیں اور جن مضر باتوں سے وہ روکتا ہے اُس سے نہیں رکتے بلکہ اس کی ضرورت کو ہی محسوس نہیں کرتے وہ ضرور دکھ پاتے ہیں - یہی بلا اب اس زمانہ میں بھی لوگوں کو لاحق حال ہے کہ ایک نذیر کے وجود اور عدم وجود کو برابر خیال کر رہے ہیں اس آیت میں خدا تعالےٰ نے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ انہوں نے ایمان بالغیب سے کام نہ لیا اور کفر کیا اور آخرت یعنی نتائج اعمال پر جو یقین چاہیئے تھا اس کے نہ ہونے سے ایک مامور کے ڈرانے اور نہ ڈرانے کو برابر جانا یعنی اُس کی ضرورت نہ سمجھی نتیجہ اس سے یہ نکلا کہ جب خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کی قدر نہیں کی جاتی اور ایک شئے کے ہونے اور نہ ہونے کو یکساں سمجھا جاتا ہے تو وہ ایمان جسپر بڑے بڑے علوم حقہ کا مدار ہوتا ہے اُسے نصیب نہیں ہونا چاہیے کہ اس سے پیشتر کسی حصہ درس قرآن میں ذکر ہوا ہے کہ اگر ایک شخص اوستاد کے بتلانے پر الف کو الف اور ب کو ب نہ مانے تو پھر وہ تحصیل علوم سے محروم رہیگا اسیطرح جب ایک شخص عربی یا انگریزی زبان کے سیکھنے اور نہ سیکھنے کو برابر خیال کرے تو وہ ان دونوں زبانوں سے کیا فائدہ حاصل کریگا - کچھ بھی نہیں اسیطرح سے جو لوگ خدا کے ماموروں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کی ہدایتوں پر عمل درآمد نہیں کرتے وہ دولت ایمان سے تہیدست رہتے ہیں - ایمان اس وقت نصیب ہوتا ہے جبکہ انذار کو ترجیح دیوے اور یہ بھی انسان کا اختیاری امر ہے

انہ لعلم للساعۃ پ ۲۵ ع ۱۱

حضرت حکیم نور الدین صاحب کے آگے اکثر احمدی بھائی بعض مولویوں کی طرف سے یہ سوال پیش کیا کرتے ہیں چونکہ ابن مریم قیامت کی نشانی ہیں یا علامت اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور قریب قیامت آوینگے اس کا جواب جو حکیم صاحب دیا کرتے ہیں اُسے فائدہ عام کی خاطر یہاں درج کرتے ہیں

اول - یہاں لفظ علم کا بہ عین مکسور ہے جس کے معنے یہ لوگ علامت یا نشانی کہتے ہیں حالانکہ وہ لفظ جس کے معنے علامت یا نشانی ہے عَلَم بہ عین مفتوح ہے سو اول تو ان کی خاطر لغت کو محرف مبدل کیا جاوے تو ان کے معنے تسلیم کئے جاویں

دوم - یہاں لفظ ساعت کا ہے جس کے معنے قیامت کے کئے جاتے ہیں حالانکہ یہ لفظ عذاب اور گھڑی یعنی وقت کے معنوں پر آتا ہے اور قیامت صغرا یعنی ایک قوم کی موت یا تباہی پر بھی استعمال ہوتا ہے کوئی خصوصیت اسے قیامت کبرا سے نہیں اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ انہ کی ضمیر ابن مریم کیطرف ہو تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ ابن مریم کے ذریعہ اوس عذاب کی گھڑی کا علم حاصل ہوتا ہے جو کہ یہودیوں پر آتا ہے - چنانچہ ابن مریم کے بعد یہودی طیطوس رومی کے ہاتھوں سخت تباہ و برباد ہوئے

سوم - یہاں ابن مریم کو ساعت کا علم کہا گیا ہے اور اسی سورۃ کے اگلے رکوع ۱۳ میں لکھا ہے عندہ علم الساعۃ و الیہ ترجعون یعنی ساعت کا علم خدا کے پاس ہے اور تم نے اسی کے پاس جانا ہے تو جب ساعۃ کا علم خدا کے پاس ہوا تو جو شئے ساعت کا علم ہوگی وہ خدا کے پاس ہوگی پس اگر ابن مریم ساعت کا علم ہے تو اُسے خدا کے پاس ہونا چاہیئے مگر کسطرح جیسے کہ ہم نے بھی خدا کے پاس ہونا ہے اسیطرح دیکھو یہاں بھی لفظ ترجعون کا ہے اور ہماری نسبت بھی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون تو گویا جیسے ہم نے خدا کے پاس جانا ہے ویسے ہی مسیح بھی خدا کے پاس ہیں اور اس سے وفات ثابت ہوئی -

چہارم اس سورت میں جیسے انہ یہاں آیا ہے ویسے ہی اور جگہ بھی آیا ہے اور وہاں اکثر جگہ قرآن شریف مراد ہے تو یہ معنے ہوئے کہ قرآن شریف قیامت کی بات کا خوب علم بتاتا ہے اور یہ بالکل سچ ہے -

تازہ حالات

۵ فروری کی ڈائری سے ایک حصّہ

اپنی جماعت کے لئے ایک بہت ضروری نصیحت

آج کل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے قسم قسم کی شرک بدعت اور خرابیان پیدا ہو گئی ہین بیعت کے وقت جو اقرار کیا گیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے اب چاہیئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہو ورنہ سمجھو کہ بیعت نہین کی اور اگر قائم رہو گے تو اللہ تعالیٰ دین دنیا مین برکت دیگا ۔ اپنے اللہ کے منشاء کے موافق پوری پوری تقوی اختیار کرو ۔ زمانہ نازک ہے ۔ قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لیگا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کریگا ۔ دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے جب تک سیری اُسکے موافق پوری مقدار نہ کھاوے تو اس کی بھوک نہین جاتی اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھا لیوے تو کیا وہ بھوک سے نجات پائیگا ہرگز نہین اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق مین ڈالے تو وہ قطرہ اُسے ہرگز بچا نہ سکے گا بلکہ باوجود اس قطرے کے وہ مریگا حفظ جان کے واسطے وہ قدر محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے ۔ جب تک نہ کھاوے اور نہ پیوے نہین بچ سکتا ۔ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے جب تک اوس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو نہیں بچ سکتا ۔ دینداری تقوے ۔ خدا کے احکام کی اطاعت کو اوس حد تک کرنا چاہیئے جیسے روٹی اور پانی کو اوس حد تک کھاتے اور پیتے ہین جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے +

خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کی بعض باتون کو نہ ماننا اس کی سب باتون کو ہی چھوڑ دینا ہوتا ہے اگر ایک حصہ شیطان کا ہو اور ایک خدا کا تو خدا کہتا ہے کہ سب ہی شیطان کا ہے اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہین کرتا ۔ یہ سلسلہ اوس کا اوسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی مین ہے ۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر باہر پھینکدیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہونچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ مین ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہو گی ۔

جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو بیعت کچھ چیز نہین ہے جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتین لسان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہو گا اسی طرح معاملہ خدا کا ہے وہ سب غیر تمندون سے زیادہ غیرتمند ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو ۔ پھر ادہر اس کے دشمنون کی بھی اطاعت کرو اس کا نام تو نفاق ہے انسان کو چاہیئے کہ اس مرحلہ مین زید و بکر کی پرواہ نہ کرے مرتے دم تک اوس پر قائم رہو

بدی کی دو قسمین ہین ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا اس کی عظمت کو نہ جاننا ۔ اس کی عبادت اور اطاعت مین کسل کرنا ۔ دوسری یہ کہ اوس کے بندون پر شفقت نہ کرنی اون کے حقوق ادا نہ کرنے ۔ اب چاہیئے کہ دونون قسمون ...... کی خرابی نہ کرو ۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو ۔ جو عہد تم نے بیعت مین کیا ہے اوس پر قائم رہو خدا کے بندون کو تکلیف نہ دو ۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو ۔ اوس پر عمل کرو ۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتون اور مشرکانہ مجلسون سے بچو ۔ پانچون وقت نماز کو قائم رکھو غرضیکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے بغض حسد سے پاک کرو ۔ یہ باتین ہین جو خدا تم سے چاہتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو جب تک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہین چاہتا نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے ۔ دو عمل ضرور خیال رکھو ایک دعا دوسرے ہم سے ملتے رہنا ۔ تاکہ تعلق بڑہے اور ہماری دعا کا اثر ہو ۔

ابتلاء سے کوئی خالی نہین رہتا جب سے یہ سلسلہ انبیاء اور رسل کا چلا آرہا ہے جس نے حق کو قبول کیا ہے اوس کی ضرور آزمائش ہوتی ہے اسیطرح یہ جماعت بھی خالی نہ رہے گی گرد و نواح کے مولوی کوشش کرینگے کہ تم اس راہ سے ہٹ جاؤ تم کو کفر کے فتوے دیوینگے لیکن یہ سب کچھ پہلے ہی سے اسیطرح ہوتا چلا آیا ہے لیکن اس کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے جوانمردی سے اس کا مقابلہ کرو ۔

بہ بیعت کنندگان نے منکرین کے ساتھ نماز پڑھنے کو پوچھا ۔ حضرت نے فرمایا کہ ان لوگون کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو ۔ اکیلے پڑھ لو جو ایک ہو گا وہ جلد دیکھیگا کہ ایک اور اس کے ساتھ ہو گیا ہے ثابت قدمی دکھاؤ ثابت قدمی مین ایک کشش ہوتی ہے اگر کوئی جماعت کا نہ ہو جو ہمین زبان سے برا نہین کہتا وہ عملی طور سے کہتا ہے کہ حق کو قبول نہین کرتا ہان ہر ایک کو سمجھاتے رہو خدا کسی نہ کسی کو ضرور کھینچ لیویگا ۔ جو شخص نیک نظر آوے السلام وعلیکم اس سے رکھو لیکن اگر وہ شرارت کرے تو پھر یہ بھی ترک کر دو (نماز باجماعت مین ایک دوسرے انسان کیساتھ

[illegible] اور سلام

چند منٹ کا تعلق ہوتا ہے جو فوراً مسجد کے باہر آتے ہی ٹوٹ جاتا ہے خدا کا مامور اس کو پسند نہین کرتا تعجب ہے ان لوگون پر جو بیعت کے بعد اپنی دامادی مین ایسون کو لیتے ہین جنکا تعلق اول تو دین دوسرے اس سلسلہ سے بالکل نہین (ایڈیٹر)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپ خبرین اور غیر ممالک مین اس سلسلہ کا اثر

ہمارے ناظرین کو اس بات کا علم ہو گا کہ شاید تین ماہ کا عرصہ گذرا کہ حضرت امام حجۃ اللہ علی الارض کیطرف سے ایک رسالہ انگریزی مضمون بعنوان "اہل اسلام کی تباہی کی نسبت ڈاکٹر ڈوئی کی ایک پیشگوئی کا جواب" بلاد امریکہ و یورپ مین شائع ہوا تھا جس مین حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسٹر ڈوئی کو لکھا تھا کہ بجائے اس کے کہ آپ تمام اہل اسلام کو تباہی کی دہمکی دیوین میرے مقابلہ پر آوین اور اپنی صداقت کا ثبوت اس طرح سے دیوین کہ جو ہم مین سے کاذب ہے وہ پہلے مر جاوے ۔ نیز اس مین مسیح ع کی قبر کا نقشہ اور اپنی تصویر بھی دی تھی اور لکھا تھا کہ مسٹر ڈوئی تو عیسیٰ کو تمام دنیا کا خدا مانتا ہے حالانکہ مین اوسے پیغمبر اور ایک عاجز انسان مانتا ہون ۔ اگر ڈوئی کو مسیح کی الوہیت کا یقین ہے تو مجوزہ دعا مباہلہ کو ایک ہزار اشخاص کے دستخط کے ساتھ شائع کر دے جب میرے پاس وہ اشتہار پہونچیگا تو اسیطرح ایک ہزار اشخاص کی دستخط کے ساتھ مین بھی دعائے مباہلہ شائع کر دونگا اور حق واضح ہو جاویگا

اس رسالہ کی اشاعت پر آسٹریلیا سے بلرن کا ایک اخبار پسر بیٹر ذیل کے ریمارک دیتا ہے ۔

مسٹر ڈوئی اس قابل نہین ہے کہ مصنف رسالہ کا مقابلہ کر سکے ۔ مسیح علیہ السلام کی قبر کے واقعہ سے بہت دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے پیشتر ہمکو علم نہ تھا کہ مسیح ہندوستان مین آیا اور وہان فوت ہوا ۔ لیکن اس بات کو تسلیم کر لینے کہ مسیح مردہ سے زندہ ہو کر آسمان پر گیا حالانکہ آسمان کا وجود ثابت نہین اس کے کشمیر مین دفن ہونے کا واقعہ بہت قابل تسلیم ہے اور ہمین امید ہے کہ یہ قبر ایسی ہی اصلی اور تحقیق شدہ ہو گی جیسی کہ ملپٹائن مین ہو سکتی تھی اور جسطرح سے عیسائی لوگ ان باتون کو ثابت کر سکتے ہین جو کہ وہ مسیح کی نسبت اقرار کرتے ہین اسی طرح

ص تو نماز اکیلے پڑہو مگر جو اس سلسلہ مین نہین اس کے ساتھ ہرگز نہ پڑھو ہرگز نہ پڑہو +

مصنف رسالہ بھی تواریخی اور منطقی طریق سے مسیح کے اسم انجیل کو ثابت کر سکتا ہے جس کا اس نے اظہار کیا ہے اور ہمیں سب سے بڑھکر خوشی یہ ہے کہ یہ گستاخ اور چنڈال پادری جن انجیلوں کی ہندوستان میں اشاعت کر رہے ہیں حالانکہ خود ان کا انپر ایمان نہیں ہے ہندو اور مسلمان بڑے جوش کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اگرچہ ہمارا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے تاہم ہماری بڑی آرزو ہے کہ مصنف رسالہ کو عیسائیوں کے مقابلے کامیابی اور فتح ہو کیونکہ اس عیسویت سے بڑھکر کوئی دوسرا مذہب جھوٹا اور برائیوں اور آفتوں سے بھرا ہوا نہیں ہو سکتا

اسیطرح حضرۃ اقدس نے مسٹر پگٹ مدعی مسیح انگلینڈ کیطرف ایک اشتہار مباہلہ کے رنگ میں روانہ کیا تھا جس کی اشاعت ہندوستان سے باہر صرف یورپ اور امریکہ کے بلاد کے لئے تھی اوس پر ولایتی اخبار ٹرتھ لکھتا ہے کہ مسٹر پگٹ کا ایک سخت حریف ہندوستان میں ہے اسکا سرکلر ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اسکے مصنف میرزا غلام احمد صاحب ایک عظیم الشان خاص عام کو دیتے ہیں اور چونکہ اون کے نام کے ساتھ اور بھی چند ایک نام ملے ہوئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچے مسیح ہیں جو کہ عیسیٰ کی روحانیت اور صفات لیکر آئے ہیں ایک لاکھ سے زیادہ ان کے پیرو ہیں اور ان کی نشانات کی بنیاد ان کی استقامت اور خدا ترسی عادات پر ہے وہ بڑی سختی سے مسٹر پگٹ کو ان کی مقدر تعذیب کی اطلاع دیتے ہیں میرزا غلام احمد صاحب نے اپنی زندگی میں مسٹر پگٹ کی موت کو اپنی صداقت کا معیار ٹھہرایا ہے جسکا ظہور دعا کے ذریعے سے ہونا ہے وہ لکھتے ہیں کہ اگر مسٹر پگٹ سے پیشتر مر جاؤں تو میں نہ خدا کی طرف سے اور نہ سچا مسیح ہوں۔ ہماری رائے میں بیشک یہ ایک عمدہ مقابلہ ہے دو مدعیان مسیحیت کا جھگڑا بھی موت کی دعا سے فیصلہ ہو جانا ایک قابل تعریف مجادلہ ہے اور فریقین سے جسپر دعا کا اثر بذریعہ موت کے ہوگا وہ یقیناً دعوے باطل تسلیم ہوگا۔

ایک پادری کی کرتوت

اخبار ہیرالڈ ٹن کے حوالہ سے لبرل ملبورن اسٹریلیا بلٹن سے لکھتا ہے کہ پولیس کورٹ میں ایک پادری ریورنڈ آرتھر چارج کٹس پر یہ مقدمہ دائر ہے کہ اس نے ایک ۱۲ سالہ لڑکی کانسٹنس رائٹ سے ایک ناجائز اور قابل شرم معاملہ کیا لڑکی اور پادری اور ایک لڑکا باغ میں پھر رہے تھے کہ پادری نے اوس لڑکے کو بہانہ سے کھسکا دیا اور جب لڑکا درختوں کے پیچھے تھا تو پادری صاحب نے اس لڑکی کے لباس کے اندر اپنے ہاتھ داخل کئے لڑکا دور سے دیکھ رہا تھا اتنے میں وہ آگیا تو پادری صاحب نے اس سے معافی چاہی اور کہا کہ میں بھول گیا لڑکی نے اپنی ماں سے آکر شکایت کی اور اس کے باپ نے اوس پادری کو اکیلا کیا اور شہادت دونوں کے روبرو بلاکر پوچھا پادری نے اقرار کیا اس کے اقرار پر اوس پر نالش کر دی گئی۔ اب پادری صاحب ضمانت پر رہا ہیں۔

پادری صاحب نے کیوں معافی مانگی کہنا تھا کہ مسیح گناہ کا کفارہ ہو چکا پیٹر ہو

منظوم الکلام الفصیح فی اعلام المسیح

کشتی نوح

ڈراؤ نہ کچھ تم کو لعنت کی ظلمت	حقیقت میں اس کی نہیں کچھ حقیقت
نہ پیدا ہو کچھ بیکلی دل کی کل میں	ہوا دھکے اڑ جائیگی پل کی پل میں
مگر لعنت آسمانی بلا ہے	تباہی میں ہر اس پہ جو مبتلا ہے
ریاکاریوں کو سپرت بناؤ	نہ اس طرح تم اپنی درگت بناؤ
یہ دھوکے کی ٹٹی پڑی کبھی رہیگی	خدا کی یہ لعنت کی لاٹھی پڑیگی
وہ قادر خدا جو خدا ہے تمہارا	چھپی اور کھلی اوس پہ ہے آشکارا
نظر اس کی پاتال تک دیکھتی ہے	ہر اک بال کی کھال تک دیکھتی ہے
جو ہو بیئے نہ جچے تو ہو جاؤ سیدھے	نکھر جاؤ کچھ ہو جو میلے کچیلے
اگر تم ہو کھوٹے کھرے بنکر آؤ	گدا ہو ان کی سب اپنی دھو کر آؤ
خدا بھی اگر تم میں کچھ تیرگی ہے	تو سمجھو دل میں بڑی تیرگی ہے
اگر تم میں کچھ شمہ کبر باقی ہے	دعا عرفان میں کچھ جواب رہا ہے
جو خود خود پسندی سے تن تن کے چلتے	بڑے ہی خودنمائی سے ہیں چلتے
اگر کسل سے تم کو تقصیر ہو دیوے	تو دل سے خدا کا خوف پاؤ کیونکر
کہیں چپ رہا تو ہمیں دھوکا کھاؤ	کہ سمجھو تو کرنا تم سے جھکے تھے
خدا چاہتا ہے کہ ہاتی بدلدو	تو ہم کہو کے بیٹھے ہو بس آگ دو
ہمیں بھی چاہتا ہے کہ مرکز دکھا دو	بنا لو دعا کے جھگڑے مٹا دو
یہ اس خاک فانی پہ پھر پانی	ملیگی تمہیں اک نئی زندگانی
تم آپس میں عفیر شکر ہو کے بیٹھو	دلوں کی کدورت کو تم دھو کے بیٹھو
مگر عمدول سے گناہ سیاہ دو	بہر حال تم نیک نفسی عفو بہتر
جو بھائی سے رشتہ نہیں چھوڑتا ہے	کہے گا وہ پیوند کو توڑتا ہے
وہ ایکے کا دشمن تمہارا ہے گا	ہے اتحاد کی مرضی کی بنا
کسی سے ذرا میل دل میں نہ لاؤ	ہر اک بد نفس کو بھون کھاؤ
تذلل میں اور دگر دبیں مرا ہو	کہ ہر سانپ کو کچا کیا ہے
اگر جھوٹے بنکر تذلل دکھاؤ	[illegible]
اٹھو فریبی نفس کی جلد توڑ دو	غرور اور تکبر کی عادت کو چھوڑ دو
پکڑ نفس سرکش کی گردن مروڑ دو	اسے زور کے دیکے نیچے جھنجھوڑ دو
کہ جس ننگ در میں گھر ہو بلائے	کہاں اس میں اک شربۃ النساء جاری
بڑا ہی وہ بدبخت ہے جو نجانے	کہ یہ اوس خدا کے ہیں سب کارخانے

(باقی آئندہ)

مبائعین کے نام

نام	نام
سید زین العابدین صاحب	مسماۃ خورشید بی بی زوجہ رحمت اللہ صاحب
سید عظمت اللہ زادہ قاضی	رحمت اللہ صاحب مشائخ
سید ضیاء الدین صاحب	سید عبد الرزاق مشائخ سٹور
سید قاسم مشائخ	سید محمد مشائخ
سید عبد الرزاق برادر قاضی	میاں حسن فرزند عبد الرزاق صاحب
سید عبد الہادی برادر قاضی	بسم اللہ صاحب فرزند سید احمد صاحب
سید حسین برادر قاضی	بابا میاں صاحب
سید عبد الغنی برادر قاضی	سید مرتضیٰ حسین قاضی
سید رضوان الدین برادر قاضی	جعفر حسین برادر قاضی
سید دائم برادر قاضی	اکبر حسین۔ عنایت احمد و
سید معز الدین صاحب	منظور احمد و بشیر احمد و
سید شاہ علی صاحب	عبد السلام و سید سراج الدین
سید نظام الدین صاحب	امیر بی بی زوجہ سید ״
سید ریاض الدین صاحب	راحت بی بی بنت سید فخر الدین
سید برہان الدین صاحب	سید فخر الدین صاحب ولد
سید حسینو صاحب	اسحاق الدین و مسماۃ حفیظ بی بی
سید بسم اللہ صاحب	مسماۃ محبوب بی زوجہ سید
سید عبد اللطیف مشائخ	ضیاء الدین صاحب
سید عبد الغنی قاضی	حشمت بی بی زوجہ ماما میاں
سید نور الدین صاحب	امین بی و امیر بی بنت سید
سید سراج الدین برادر قاضی	یوسف صاحب مشائخ
سید رکن الدین صاحب ״	مسماۃ صاحب بی زوجہ سید حسین
سید جلال الدین صاحب	مسماۃ بی بی زوجہ وزیر صاحب
سید امین الدین صاحب	ساکو بی بی و جان بی بی
سید عباس علی صاحب	بنت منیر الدین صاحب
محمد امام الدین صاحب	مسماۃ محبوب بی۔
مسماۃ نذیر بی زوجہ زین العابدین	عائشہ بی۔ خورشید بی۔ سرو بی۔
ظہور الدین صاحب	بی جان۔ امتیاز بی۔ جوہر بی
ابو الفیض صاحب	زہرہ بی و وزیر بی۔ بابجا بی
مسماۃ احمدی بی	زوجہ شاہ علی صاحب مرحوم
مسماۃ کلثوم بی بی	
مسماۃ امام بی بی	
مسماۃ خورشید بی بی زوجہ سید	
ابراہیم مشائخ و بارودا	
سید یوسف اللہ صاحب ״	

یہ ان مبائعین کے نام ہیں جن کا ذکر ہم نے ٹائٹل پیج پر کیا ہے ان تمام صاحبان نے طاعون سے خوف زدہ ہو کر حضرت احمد رسل …

مطبع الصدیقی قادیان دار الامان میں شیخ فیض علی صابر احمدی کے اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۵ | قادیان دارالامان ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ | جلد ۲

البدر

البدر جس نیک نیتی اور دیانت داری سے اپنی خدمات کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ ناظرین پر ظاہر ہے حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ بہت تازہ حالات اور خبریں احمدیہ سلسلہ کی اون تک پہنچائی جاویں اسی لئے مضامین کی مختلف تقسیم کرنی پڑتی ہے ہاں یہ شکایت ضرور ہے کہ اخبار وقت پر نہیں نکلتا سو اس کی اصل وجہ البدر کی عدد اشاعت ہے اسمین منافع کی اس قدر گنجائش ہرگز نہیں کہ اس کی موجودہ خریداری جو کہ ابتک ۳۰۰ کے قریب ہے اس وقت تاخیر وقتی کو رفع کر سکے اور کسیکو اسپر یقین نہیں ہے تو خود حساب کر کے دیکھ لیوین ابھی تک ہم ہر ایک شئے مستعار لیکر ناظرین کی خدمت کر رہے ہین اور اسی لئے دیر ہوتی ہے +

ایسے اخبار چونکہ قومی خادم ہوتے ہین اسلئے ان کا اجرا اور استحکام کے لئے جبتک قوم کے روساء اور امرا متوجہ نہ ہون تب تک اس خدمت کے بجالانیوالے مثل اوس سپاہی کے ہوتے ہین کہ جو فن سپاہگری سے تو واقف ہے مگر ہتیار پاس نہ ہونیکی وجہ سے اپنی خدمات سے ملک کو فائدہ نہین پہنچ سکتا۔ مثلاً ایڈیٹر کا فرض ہے کہ حالات کے قلم بند کر دینے مین کوتاہی نہ کرے وہ تو ایڈیٹر کر لیگا مگر جو ضروریات کہ مطبع وغیرہ اور کاتب اور دیگر کارکنون کی روپیہ کے ذریعہ سے چلتی ہین وہ اس کے مضامین کے قلمبند کرنے سے پوری نہ ہون گی۔ اس لئے احمدی قوم کے جوشیلے ممبرون کا فرض ہے کہ اگر وہ اس اخبار کو قوم کے لئے مفید خیال کرتے ہین تو ہر جگہ کمیٹیان کرین اور اس کے وسائل اشاعت پر غور کرین تاکہ یہ قومی خادم اپنی خدمات کی بجاآوری مین چستی سے کام کر سکے۔ اور پھر خصوصاً البدر جس نے اپنی جماعت کے طبقہ مساکین وغربا کی ضرورتون کو مد نظر رکھکر اپنا ظہور کیا ہے اور ان کی ضرورتون کو اپنی ذاتی منفعت کے پہلو پر مقدم کر کے اس کی قیمت [illegible] رکھی ہے۔

جب تک اس کی اشاعت ایک ہزار سے زیادہ اپنے خریدار مدد مین نہ ہوگی جو کہ جیسے اخبار بمبئی مین دلپذیر ہون ویسے ہی تینون کے پیشگی ادا کر دین تب تک یہ نقص تاخیر وقتی کا ہرگز رفع نہ ہوگا اور جب تک یہ نہ ہو تو اپنی جماعت کے ذی استطاعت احباب کو یہ کمیٹیان اس طرف توجہ دلاوین کہ وہ اس کی سرپرستی کی طرف خاص طور پر متوجہ ہون اور جو تکالیف مطبع اور اس کی ضروریات کی ہمین لاحق ہین ان مین ہمارا ہاتھ بٹا دین +

ہماری جماعت ایسے وسیع حوصلہ اور فراخ دل احباب سے ہرگز خالی نہین ہے کہ جب ان کو ایک قومی ضرورت محسوس کرائی جاوے تو وہ اس کے لئے تدارک نہ کرین بلکہ مردتو درکنار عورتین بھی ان ضرورتون کو محسوس کرتی ہین مگر جہان تک میرا خیال ہے ابھی تک البدر کے خیر خواہون نے ایسے احباب تک اس کی ضرورتون کو نہین پہونچایا ورنہ یہ بات بڑی محال تھی کہ ان کو علم ہوتا اور وہ ہمارے ساتھ اس قومی خدمت مین حصہ نہ لیتے بہر حال اگر آج تک ایسی کوششون سے کام نہین لیا گیا تو اب البدر کے سرپرستون کو لازم ہے کہ کمر ہمت کو چست باندھکر اس کی طرف احباب کو توجہ دلاوین ورنہ کم از کم اتنا تو کرین کہ جب تک اس کی خریداری ایک ہزار سے زیادہ نہ ہو تا خیر وقتی کی شکایت نہ کرین +

بک ایجنسی کارخانہ الصدیق قادیان

مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور ایک دو اصحاب نے اپنی تصنیفات اس بک ایجنسی مین دیدی ہین اس لئے دیگر احمدی احباب صاحب تصنیف اور اپنی جماعت کے کتب فروشون کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے تاکہ کافی تعداد کے جمع ہونے پر وہ فہرست الگ ضمیمہ کی صورت مین شائع ہوا کرے۔

ہماری جماعت کے احمدی ڈاکٹر اور طبیب بھی جو اشتہاری تجارت سے فائدہ اٹھانا پسند کرتے ہین ہماری ہاتھ بٹانے کی نیت سے اس وقت متوجہ ہون کیونکہ اگر ایک صفحہ اشتہار کا ہم کتابون کو دیدیوین تو دوسرے صفحہ پر ان کے اشتہارات آسکتے ہین اور اسیطرح اجرت مین ایک راہ کفایت کی نکل سکتی ہے +

عجیب منجن

گل سرخ - دانہ الائچی کلان - کتھ - پوست بادام سوختہ

۶ ماشہ ۶ ماشہ ۵ ماشہ تولہ

پھٹکری - باریک پیسکر دانتون کو ملین - گوشت خورا اور بہت سے امراض مین مفید ہے +

۳ ماشہ

طاعون کا مجرب علاج

سچی توبہ - عاجزانہ دعا - استغفار اور اعمال مین اصلاح - اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی بیعت کرین

مسلسل ڈائری

مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین ۔

فجر حضرت اقدس نے تشریف لاکر فرمایا کہ مین کتاب تو ختم کر چکا ہون رات آدھی رات تک بیٹھا رہا نیت تو ساری رات کی تھی مگر کام جلدی ہی ہو گیا اس لئے سو رہا اس کا نام مواہب الرحمن رکھا ہے ۔

ظہر ایک سقہ جوکہ..... حضرت اقدس کے ہان پانی بھر اکرتا تھا وہ ایک ناگہانی موت سے مر گیا اور اسی دن اس کی شادی تھی اُس کی موت پر آپنے فرمایا کہ مجھے خیال آتا ہے کہ قتل خیبة و بد ہیبة جو وحی ہوئی تھی وہ اسی کیطرف اشارہ ہے ۔ ایک صاحب پولی خان ملازم الپوزئی سے آئے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے نیاز حاصل کی ✦

مغرب اس وقت نماز ادا کرنے کے بعد حضرۃ اقدس نے مجلس کی بابو شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر اور جناب محمد مقبول صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انھون نے حضرت سے نیاز حاصل کی کہ اس اثناء مین کتاب کے بہت سے پروف صحت کے واسطے آگئے اور حضور ان کو لیکر تشریف لیگئے

مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز پنجشنبہ

فجر خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر فرمایا کہ رات تین بجے تک جاگتا رہا تو کا پیان اور پروف صحیح ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت علیل تھی وہ بھی جاگتے رہے وہ اس وقت تشریف نہین لا سکینگے یہ بھی ایک جہاد ہی تھا (رات کو انسان کو جاگنے کا اتفاق تو ہوا کرتا ہے مگر کیا خوش وہ وقت ہو جو خدا کے کام مین گذارے) ایک صحابی کا ذکر ہے کہ وہ جب مرنے لگے تو روتے تھے اونسے پوچھا گیا کہ کیا موت کے خوف سے روتے ہو ۔ کہا موت کا کوئی خوف نہین مگر یہ افسوس ہے کہ یہ وقت جہاد کا نہین ہے ۔ جب مین جہاد کیا کرتا تھا اگر اس وقت یہ موقع ہوتا تو کیا خوب تھا ۔

فرمایا کہ میرے اعضاء تو بیشک تھکجاتے ہین مگر دل نہین تھکتا وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤ ۔

بابو شاہدین صاحب نے ثناء اللہ کے آنے کا ذکر کیا فرمایا کہ آخر لعنت لیکر چلا گیا اور جو منصوبہ وہ گھڑ کے لایا تھا اس مین اُسے کامیابی نہ ہوئی ۔ ہم نے اسکا ذکر اور جواب وغیرہ اس عربی کتاب مین کر دیا ہے اب جہلم سے واپس آکر بشرط فرصت اردو مین لکھین گے ۔

ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نمازین جمع ہوئین بعد ازان حضرت اقدس جہلم روانہ ہوئے ✦

مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ سے لیکر ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ تک

ان تاریخون کے حالات سفر نامہ جہلم البدر جلد ۲ نمبر ۱ و ۲ مین شائع ہو چکے ہین ۱۹ جنوری کو چونکہ حضرت کی طبیعت بوجہ تکان سفر علیل تھی اور ریزش اور نزلہ کا بہت زور تھا اس لئے ظہر و عصر مغرب و عشا کی نمازین جمع کرکے ادا کی گئین ✦

مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز سہ شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور عصر اور قبل از عشا کچھ مجلس کی جس کے اذکار پیش خدمت ہین ۔

عصر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کیسے تازہ تازہ نشان دکھلا رہا ہے ہم ابھی عدالت مین پیش بھی نہ ہوئے تھے اور نہ کسیکو معلوم تھا کہ انجام کیا ہوگا لیکن مواہب الرحمان مین لکھا ہوا تھا کہ کرم دین کا مقدمہ خارج ہو جاویگا اور وہ ۱۵ تاریخ سے ہی تقسیم ہو رہی تھی بلکہ بعض ہمارے دوستون نے کرم دین کو دکھلا بھی دیا کہ تمہارے مقدمہ کی نسبت یہ کچھ لکھا ہے ✦

قبل از عشا فرمایا کہاںسی کا زور ہو گیا ہے اس کے بعد آپنے ایک رویا دریائے نیل والی سنائی جو کہ البدر جلد ۲ صفحہ ۹ پر شائع ہو چکی ہے (وہان غلطی سے ۹ تاریخ لکھی ہے اصلاح کر لی جاوے ۔)

اس کے بعد سراج الاخبار کی دروغ بیانی کا ذکر ہوتا رہا کہ اس نے لکھا ہے کہ جہلم مین جس قدر ہم لوگون کا تھا وہ صرف میان کرم دین کے لئے تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ جب وہ جہلم مین نالش کرنے گیا تھا تو کس قدر گروہ تھا پھر وہ چندہ وغیرہ جمع کرتا رہا تو کس قدر گروہ تھا اور جہلم مین جو گیارہ سو آدمیون نے بیعت کی وہ کس کی تھی وغیرہ وغیرہ ۔

مفتی محمد صادق صاحب نے ایک انگریزی اخبار سنایا جس مین مسٹر پگٹ کا حال تھا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بھی ایسے کاذب مدعی پیدا ہوئے تھے جو کہ بہت جلد نابود ہوئے یہی حال اس کا ہوگا اس کے متعلق الہام ہے کہ ان اللہ شدید العقاب

مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز چہارشنبہ

حضرۃ اقدس نے پانچوں وقت کی نمازین باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور کوئی

قبل از عشا حضرت اقدس نے حسب دستور نماز مغرب ادا فرما کر مجلس فرمائی ۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم نے ایک مضمون ایک اشتہار کا حضرت اقدس کو پڑھ کر سنایا جو کہ ان تمام نومسلمون کی طرف سے جو کہ حضرۃ اقدس کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے ۔ ہندو اور آریہ کے سربرآوردہ ممبرون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے ۔ اس مین انہون نے استدعا کی ہے کہ اگر ان کے نزدیک یہ نومسلم جماعت مذہب اسلام کے قبول کرنے مین غلطی پر ہے تو وہ ان کے پیش کردہ معیار صداقت (جو حضرۃ اقدس کے مضامین مباہلہ و مقابلہ سے اخذ شدہ ہین) کے رو سے حضرت میرزا صاحب سے فیصلہ کرکے انکا غلطی پر ہونا ثابت کر دیوین

حضرت اقدس نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور کہا کہ مذہب کی غرض یہی نہیں ہے کہ صرف آئندہ جہان مین خدا سے فائدہ حاصل ہو بلکہ اس موجودہ جہان مین بھی خدا سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے ان لوگون کے صرف دعوے ہی دعوے ہین ۔ کوئی کام توکل اور تقویٰ کا ان سے ثابت نہین ہوتا مصیبت پڑے تو ہر ایک ناجائز کام کے لئے آمادہ ہو جاتے ہین ✦

[illegible] حجب خان صاحب تحصیلدار نے حضرت اقدس سے استفسار کیا کہ اگر کسی مقام کے لوگ اجنبی ہون اور ہمین علم نہ ہو کہ وہ احمدی جماعت مین ہین یا نہ تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جاوے یا کہ نہ ۔ فرمایا ناواقف امام سے پوچھ لو اگر وہ مصدق ہو تو نماز اس کے پیچھے پڑھی جاوے ورنہ نہین ۔ اللہ تعالیٰ ایک جماعت الگ بنانا چاہتا ہے اس لئے اس کے منشا کے کیون مخالفت کی جاوے جن لوگون سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے بار بار

درثمین حضرت اقدس کی تصنیفات مین سے کل اردو فارسی نظمون کا مجموعہ ۔ پاکٹ سائز پر بہت عمدہ چھپا ہے ۴۸ صفحہ کی کتاب ہے

ان مین گھسنا بھی تو اس کی منشاء کے مخالف ہے پھر تحصیلدار صاحب نے پوچھا کہ اپنے مقام پر جاکر ہمارا بڑا کام کیا ہونا چاہیئے فرمایا کہ ہماری دعوۃ کو لوگوں کو سنا دیا کرو اور ہماری تعلیم سے ان کو واقف کیا جاوے تقویٰ اور توحید اور سچا اسلام ان کو سکھایا جاوے

ایک رؤیا

اس کے بعد چند احباب نے بیعت کی بیعت کے بعد انہین سے ایک صاحب نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین ایک بڑا آدمی تھا اور مجھ کو بھو سے دعوت کرنے اور لوگون کے حقوق چھین لینے اور رشوت لینے کی خوب مشق تھی اور دوسرے بھی بہت قدر معاصی مثل شراب وغیرہ کے ان تمام مین مین مبتلا تھا چند دن ہوئے کہ مین نے ایک ہندو سے اسیطرح ظلم کیا اور اس کے حقوق دبا لئے رات کو جب مین سویا تو خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ وہی ہندو میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یا تو خدا تجھے ہدایت کرے یا تجھے اس دنیا سے اٹھا لیوے تاکہ ہم لوگ تیرے مظالم سے نجات پاویں اس کے بعد وہ نظر سے غائب ہوگیا اور مین نے دیکھا کہ آسمان پر ایک شعلہ نور کا گرا اور جس مکان مین مین تھا اس دروازے کی طرف آیا مین اٹھکر اسے دیکھنے لگا تو دیکھا کہ حضور (حضرۃ مسیح موعودؑ) کی شکل کا ایک آدمی ہے مین نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اُس نے جواب دیا کہ کیا تو نام نہیں جانتا اس کے بعد کہا کہ اب بس کر بہت ہو لی ہے پھر مین نے نام پوچھا تو بتلایا کہ ”**مرزا غلام احمد قادیانی**“ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور مین اپنے افعال اور کردار پر نادم ہون اور اب اوسی خواب کے ذریعہ آپکے پاس آیا ہون حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم کو خدا نے خبردار کیا ہے کہ اپنی حالت بدلدو اور سمجھو کہ ایکدن موت آنی ہے خدا کا دستور ہے کہ وہ گنہ گار کو بلا سزا دئے نہین چھوڑتا توبہ کرنے سے گناہ بخشے جاتے ہین خدا تعالیٰ بہت ہی رحیم کریم ہو اللہ ہے مگر سزا بھی بہت دینے والا ہے تمہاری فطرۃ مین کوئی نیکی ہوگی ورنہ عام طور پر اللہ تعالیٰ کی عادت نہین ہے کہ اس طرح سے خبر دیوے اس لئے اپنی زندگی کو بدلو اور عادتون کو ٹھیک کرو۔

پھر اس نائب نے عرض کی کہ میرا ایک مقدمہ چودہ صد روپیہ کا داخل دفتر ہو گیا ہے مگر اوس مین میرا حق بہت تھوڑا ہے اب اُسے برآمد کراؤن کہ نہ فرمایا کہ مدعا علیہ سے ملکر صلح کرلو۔

مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین۔

ظہر

ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین ایک عریضہ گذرانا جس مین یہ تحریر تھا کہ وہ ہر طرف افلاس سے گھرا ہوا ہے اور ایسے ایسے خیالات اوس کے دماغ مین آتے ہین جن سے موت بہتر معلوم ہوتی ہے اور حضرۃ اقدس سے اس کا علاج چاہا تھا۔

[illegible]

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایسے خیالات کا علاج یہی ہوا کرتا ہے کہ آہستہ آہستہ خوف خدا پیدا ہوتا جاوے اور کچھ آرام کی صورت بنتی جاوے گھبرانے کی بات نہین ہے رفتہ رفتہ ہی دور ہونگے جو گندے خیالات بے اختیار دل مین پیدا ہوتے ہین ان سے انسان خدا کی درگاہ مین مواخذہ کے قابل نہین ہوا کرتا بلکہ ایسے شیطانی خیالون کی پیروی سے پکڑا جاتا ہے وہ خیالات جو کہ انسان پیدا ہوتے ہین وہ انسانی طاقت سے باہر اور مرفوع القلم ہین بے صبری نہ چاہیئے جلدی سے یہ بات نہین ہو اکرتی وقت آویگا تو دور ہو جاوینگی توبہ استغفار مین لگے رہین اور اعمال مین اصلاح کرین ایسے خیالات کا تخم زندگی کے کسی گذشتہ حصہ مین بویا جاتا ہے تو پیدا ہوتے ہین اور جب دور ہونے لگتے ہین تو پھر خود ہی دور ہو جاتے ہین خبر بھی نہین ہوتی جیسے چیچک کی بیماری کہ جب جانے لگے تو ایکدم ہی چلی جاتی ہے اور پتہ نہین لگتا۔ گھبرانے سے اور آفت پیدا ہوتی ہے آرام سے خدا سے مدد مانگے خدا کی بارگاہ کے سب کام آرام ہی سے ہوتے ہین جلدی وہاں منظور نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی ایسی مرض ہے کہ جس کا علاج وہاں نہ ہو۔ ہان صبر سے لگا رہے اور خدا کی آزمائش نکرے۔ جب خدا کی آزمائش کرتا ہے تو خود آزمائش مین پڑتا ہے اور نوبت ہلاکت تک آجاتی ہے۔

من کان للہ کان اللہ لہ

جہلم کے مقدمہ کی نسبت فرمایا کہ خدا کی طرف سے جو معلوم ہوتا ہو وہ ہوکر ہی رہتا ہی اسباب کیا شئے ہین کچھ بھی نہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ مین جاؤگے تو مراغماً کثیراً پاؤگے صحت نیت سے جو قدم اٹھاتا ہے خدا اس کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ انسان اگر بیمار ہو تو اس کی بیماری دور ہوجاتی ہے صحابہ کی نظیر دیکھ لو دراصل صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہین کہ کل انبیاء کی نظیر ہین خدا کو تو عمل ہی پسند ہین انہون نے بکریون کی طرح اپنی جان دی اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم سے لیکر چلی آتی تھی اور سمجھ نہ آتی تھی مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہین حضرت عیسیٰ کا تو حال ہی نہ پوچھو۔ موسیٰ کو کسی نے فروخت نہ کیا مگر عیسیٰ کو ان کے حواریون نے تیس ۳۰ لیکر فروخت کر دیا۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریون کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا نعلم ان قد صدقتنا تاکہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مائدہ سے پیشتر ان کی حالت نعلم کی نہ تھی پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہون نے بسر کی اس کی نظیر کہین نہین پائی جاتی صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اول مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو طیار ہو جاتا ہے۔

مغرب و عشا

مقدمہ بازی کے اوپر ذکر چلا تو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اس وقت دنیا کا یہ حال ہے کہ لوگون نے خدا کا کوئی خانہ خالی نہین رکھا۔ گذشتہ کارروائی کو یہ لوگ خیال نہین کرتے اور نہ تجربہ کرتے ہین کیا کسی کو خیال تھا کہ مقدمہ جہلم کا یہ نتیجہ ہوگا پھر جس خدا نے قبل از وقت تبلایا اور ہم نے دو صد سے زیادہ کتب چھپاکر فیصلہ سے پیشتر شائع کردین جس مین ذکر تھا کہ اس مقدمہ مین ہماری فتح ہے وہی خدا اب بھی ہمارے ساتھ ہے ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ایک اخبار کی نسبت ذکر ہوا کہ مقدمہ کا نتیجہ قبل از وقت شائع کرنا دور اندیشی پر دلالت نہین کرتا فرمایا کہ جب یہ لوگ خدا کے قائل نہین تو الہام کے کب قائل ہونگے ان لوگون کو بے عقل بھی نہین کہنا چاہیئے بلکہ امین ندرجال نہین ہے کیا وہ کسی ایسے مفتری و کذاب کی نظیر پیش کر سکتے ہین کہ اس کی مخالفت پر ناخنون تک زور لگایا

لگایا گیا ہوا ور ہمیشہ قبل از وقت اپنے افترا شایع کرتا رہا ہو اور پھر وہ اپنے وقت پر پورے ہوتے رہے ہوں بتلاویں تو سہی جس شد و مد سے ہم نے خبریں قبل از وقت پیش کی ہیں کسی اور نے بھی کی ہیں ان لوگوں کے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک خدا پر یقین نہ ہو خدا کی معرفت ضروری ہے کوئی آسمانی امر ان کے نزدیک عظمت کے قابل نہیں ہے تعجب آتا ہے کہ ایک طرف طاعون کا یہ حال ہے اور ایک طرف دلوں کی یہ سختی۔ کوئی اور برتن ہو تو انسان اس میں ہاتھ ڈال کر صاف بھی کرے مگر ان کے دلوں کے برتن جن کے اندر زنگار بھرا ہوا ہو کیسے صاف ہوں عجب معاملہ ہے جس قدر ہمیں اُن پر حسرت ہوتی ہے اسی قدر ان کو نفرت اور بغض اور جوش بڑھتا ہے جیسے کوئی آدمی جس کا معدہ بلغم یا صفرا سے بھرا ہوا ہو تو اُسے کھانا کھا نے سے تنفر ہوتا ہے کہ وہ کھانے کا نام سنکر بھی برداشت نہیں کر سکتا اور اس کا جی بیزار ہوتا ہے یہی حال ان کا ہے سچی بات کا نام تک نہیں سن سکتے کس کس کی شکایت کریں سب ایک ہی ہیں۔

مجھے خوب یاد ہے کہ جب سے یہ الہام ہوا ہے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ اب اس کا مفہوم کہ زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کریگا قابل غور ہے۔ بے وقوف جانتے ہیں کہ یہ کاروبار مصنوعی کیسے چلسکتا ہے ہمارے دیکھتے ہوئے ہزاروں چل بسے۔ لیکن ان لوگوں کے نزدیک اب سب کچھ جائز ہوگیا ہے کل خوبیاں جو کہ صادقوں کے لئے تجویز کرتے تھے اب سب کاذبوں کو دیدی ہیں اور ایسے تہیدست ہوئے ہیں کہ کوئی خوبی صادق کی بیان کر ہی نہیں سکتے +

رویاء بعض متفرق رویا سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء کے دن ہیں رات کو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا زلزلہ آیا مگر اُس سے کسی عمارت ذخیرہ کا نقصان نہیں ہوا +

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چاروں نمازیں اور جمعہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیا جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کیا۔

عصر اس وقت ایک عرب کی طرف سے ایک خط حضرت کی خدمت میں آیا جس میں لکھا تھا کہ اگر آپ دیگہزار روپے مجھ کو بھیجکر اپنا وکیل یہاں مقرر کر دیویں تو میں آپکی مشن کی اشاعت کروں گا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کو لکھدو ہمیں کسی وکیل کی ضرورت نہیں ایک ہی ہمارا وکیل ہے جو عرصہ ۲۳ سال سے اشاعت کر رہا ہے اس کے ہوتے ہوئے اور کی کیا ضرورت ہے اور اس نے کبھی کبھی رکھا ہو

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

بین المغرب والعشاء حضرت اقدس نے عجب خان صاحب تحصیلدار سے استفسار فرمایا کہ آپکی رخصت کس قدر ہے انھوں نے جوابدیا کہ ۴ ماہ فرمایا کہ آپکو تو بہت دیر یہاں رہنا چاہیئے تاکہ پوری واقفیت ہو۔

عجب حیرت ہوتی ہے کہ کسطرح اللہ تعالیٰ یہاں تازہ بتازہ سامان تقوی کے جماعت کیواسطے طیار کر رہا ہے اس طرف (یعنی منکرین کی طرف) اس کا کوئی نشان بھی نہیں ہے۔ یہ لوگ الہام اور تقوے سے دور ہوتے جاتے ہیں اگر اب ان سے پوچھا جاوے کہ اہل حق کی کیا علامات ہیں تو ہرگز نہیں بتلا سکتے اور نہ اس بات پر قادر ہو سکتے ہیں کہ صادق اور کاذب کے درمیان کوئی مابہ الامتیاز قائم کریں ہماری مخالفت میں یہ حالت ہے کہ جو کچھ صادق کے لئے خدا نے مقرر کیا تھا اب انکے نزدیک گویا کاذب کو دیدیا گیا ہے جس قدر نکتہ چینیاں بیان کرتے ہیں وہ تمام پیغمبروں پر صادق آتی ہیں کمتر تقوی ان کے لئے یہ تھا کہ خاموش رہتے اگر ہم کاذب ہوتے تو رفتہ رفتہ خود تباہ ہوجاتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ یہاں علم سے مراد یقین ہے اب ان کی وہی مثال ہے لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا

مقدمہ جہلم پر جو بعض خلاف واقعہ باتیں اخبارات نے لکھی تھیں اون پر فرمایا کہ اس شور و غوغا کا جواب بجز خاموشی کے اور کیا ہے اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ

اس کے بعد ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میرے باپ اور قوم کے واسطے ہدایت کی دعا کی جاوے حضرت اقدس نے اسی وقت دست مبارک اُٹھا کر دعا کی اور کل حاضرین مجلس بھی شریک ہوئے۔

حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی شکایت ہوئی کہ یہ دعوی تو بیعت کا کرتا ہے مگر اس کی زبان سے بعض ایسے کلمات نکلتے ہیں جس سے کوئی خصوصیت حضور کے دعاوی کی تصدیق معلوم نہیں ہوتی فرمایا ایسے مشکوک الحال آدمی کا رکھنا اچھا نہیں مگر جب اس نے معذرت کی اور کہا کہ یہ امر غلطی ایسا سمجھا گیا ہے تو فرمایا کہ ایسی باتوں سے انسان بیعت سے خارج ہوجاتا ہے ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ اور اُسے معاف کردیا۔

۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں اور سوائے بعد مغرب کے جلسہ کے اور کوئی مجلس نہیں ہوئی۔

بین المغرب والعشاء فرمایا کہ سب پاؤں میں درد کی وجہ سے گھر دفعتاً کم ہوگیا ایک دو دن ذرا باہر ہو آویں (یعنی سیر کو جایا کریں) کرم دین کے مقدمہ کے خیالات پر فرمایا زمینی سلطنت تو صرف آسمانی سلطنت اظلال و آثار ہیں بغیر آسمان کے یہ سلطنت کیا کر سکتی ہے انسان بھی کیا عجیب شئے ہے اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و صفا میں ترقی کرے تو نور علی نور ورنہ اگر ظلمت میں گرے تو اس درجہ تک گرتا ہے کہ کوئی حصہ تقوی کا اس کے قول و فعل و اخلاق میں باقی نہیں رہتا سب ظلمت ہی ظلمت ہو جاتا ہے۔

فرمایا آج ایک کشف میں دکھایا گیا تفصیل ما صنع اللّٰہ فی ھٰذا الباس۔ بعد ہما اشعتہ فی الناس۔ اس کے بعد الہامی صورت ہوگئی اور زبان پر بھی جاری تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کے متعلق جو قبل از وقت پیشگوئی کے رنگ میں بتلایا تھا اب اس کی تفصیل ہوگی

فرمایا کہ جہلم سے واپسی پر یہ الہام ہوا تھا

افانین آیات

ثناء اللہ کے ذکر پر فرمایا کہ اگر اس کی نیت نیک ہوتی تو ہمارا پیش کردہ طریق ضرور قبول کرتا ہماری نیک نیتی تھی کہ ہم نے اس کے لئے ایسی راہ تجویز کی کہ امن قائم کرے حق ظاہر ہوجاوے لوگوں میں اشتعال اور فساد نہ ہوا ور عوام الناس کو فائدہ بھی پہنچ جاوے اگر اس کے دل میں تقوے ہوتی تو ضرور مان لیتا اور ہم نے عام اجازت دی تھی کہ ہر گھنٹہ کے بعد پھر اپنے شکوک و شبہات پیش کردیوے خواہ اس طرح ایک ماہ تک گزر جاتا اور اس طرح نیک نیتی سے اگر کوئی اپنی تشفی چاہے تو ہم اُسے ۲ ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں اور اس کا سب بوجھ برداشت کر سکتے ہیں مگر ان لوگوں کی نیت درست

درست نہین ہوتی اس لئے راضی نہین ہوتے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہین ظن نہین دل تہر سے ہو گئے ہین۔

ملٹری گزٹ اور مردم شماری کی غلطی — مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ سول ملٹری گزٹ مین چونکہ حسب دستور مردم شماری پر ریمارک لکھا جا رہا ہے انہون نے اس غلطی کو شائع کر دیا ہے کہ احمدیہ فرقہ کا بانی **میرزا غلام احمد** ہے اس نے اول ابتدا چوہڑون سے کی اور پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کی بہت جلد تردید ہونی چاہئے یہ تو ہماری عزت پر بہت سخت حملہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت حکم صادر ہوا کہ ایک خط جلد تر انگریزی زبان مین چھپا کر گورنمنٹ اور مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا جاوے تا کہ اس غلطی کا ازالہ ہو اور لکھا جاوے کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ چوہڑے ایک جرائم پیشہ قوم ہے ان سے ہمارا کبھی بھی تعلق نہین ہوا ایک شخص نامی مرزا امام الدین قادیان مین ہے جس کی ہم سے ۲۰ برس سے زیادہ سے عداوت چلی آتی ہے اور کوئی میل ملاپ اس کا اور ہمارا نہین ہے اس کا تعلق چوہڑون سے رہا اور اب بھی ہے۔ تو ایک فریق جو کہ ہمارا دشمن ہے اور اس کا تعلق چوہڑون سے ہے اس کی عادات اور چال چلن کو ہم پر تھاپ دینا سخت درجہ کی دل آزاری ہماری اور ہماری جماعت کی ہے اور یہ عزت پر سخت حملہ ہے اور ایک بڑی مکروہ کارروائی ہے جو کہ سرزد ہوئی ہے۔ چوہڑے تو درکنار ہمین تو ایسے لوگون سے بھی تعلق نہین ہے جو کہ ادنیٰ درجہ کے مسلمان اور رذیل صفات رکھتے ہین ہماری جماعت مین عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے نیک چال چلن کے لوگ ہین اور وہ سب حسنہ صفات سے متصف ہین اور ایسے ہی لوگون کو ہم ساتھ رکھتے ہین گورنمنٹ کو چاہئے کہ صاحب ضلع گورداسپور سے اس امر کی تحقیقات کرے اور عدل سے کام لیکر اس آلودگی کو ہم سے دور کرے ہم خود امام الدین کو اسی لئے نفرت سے دیکھتے ہین کہ اوس کا ایسی قوم سے تعلق ہے۔ پنجاب مین یہ مسلم امر ہے کہ جس شخص کے زیادہ تر تعلقات چوہڑون سے ہون اس کا چال چلن اچھا نہین ہوا کرتا اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس غلطی کا ازالہ کرے +

۲۵ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز یکشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین اور کسی مجلس مین کوئی ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا صرف عشاء کے وقت آپ نے یہ تجویز کی کہ **بیعت کا رجسٹر** بالکل اطمینان کی صورت مین نہین معلوم ہوتا اس لئے اب آئندہ اس کے فارم چھپوا کر ایسی طرح سے رکھا جاوے کہ جب چاہین فوراً تعداد ملجاوے اور اپنی جماعت کی تعداد معلوم کرنے کے واسطے مردم شماری کا محتاج نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ اگر سب بیعت کنندگان کے نام محفوظ ہون تو ان کو ضروری ضروری باتین پہنچائی جا سکتی ہین +

۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین۔

ظہر — اس وقت حضور نے تشریف لا کر مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو فرمایا کہ مین نے رات کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سامنے ایک نقل اور ایک گانٹھ نہین معلوم سپاری کی یا سونٹھ کی پیش کر کے کہتے ہین کہ یہ کھانسی کا علاج ہے اس کے دیکھنے کے بعد مجھے دو گھنٹہ تک کھانسی سے بالکل آرام رہا حالانکہ اس سے پیشتر مجھے کھانسی دم نہ لینے دیتی تھی۔

مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ رات کو مین نے خواب دیکھا کہ سلطان احمد (حضور کے لڑکے) آئے ہوئے ہین۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ میرے گھر مین ایک ایسی ہی خواب آئی تھی اس کی وہی تعبیر تبلائی جو آپ نے سمجھی یعنی خدا کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہوگا سلطان سے مراد براہین اور نشان ہوا کرتا ہے۔

عصر — اس وقت آ کر حضرۃ اقدس نے تھوڑی دیر مجلس کی اور ثناء اللہ کے قادیان مین آنے کا ذکر ہوتا رہا آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اُسے بہت وسعت دی تھی جس قدر چاہتا ہر ہر گھنٹہ کے بعد تین چار سطرین لکھ کر پیش کیا کرتا اور اگر اسے بیان کرنے کی نوبت دیجاتی تو بھی اس کی شامت تھی کہ اُسے بہرحال جھوٹ سے کام لینا پڑتا +

اخبار والون اور عوام الناس کا شور ایسا تھا اور خلاف واقعہ بیانات کی نسبت فرمایا کہ اب ہماری جماعت کو چپ ہی رہنا چاہئے کچھ جواب نہ دیوین خدا تعالیٰ ان لوگون سے سمجھیگا تعجب ہے کہ ثناء اللہ نے بالکل لیکھرام والی چال اختیار کی ہے جس کی غرض مباحثہ سے اظہار حق نہ ہو اس سے مباحثہ کرنا لاحاصل ہے یہ کاروبار اب زمین پر نہین رہا بلکہ آسمان پر ہے۔

قبل از عشاء — اس وقت اول حضرۃ اقدس مولوی عبداللطیف خانصاحب اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کرتے رہے اور پھر اپنے چند ایک رویا بتلائے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ عدالت کی جو کارروائی جیسے زمین پر جاری ہے ویسا ہی طریق خدا تعالیٰ نے بھی اختیار کیا ہوا ہے۔ منجملہ ان کے ایک خواب تو وہ بیان کی جس مین سرخی کے چھینٹے آپ کے لباس مبارک پر پڑے تھے

تازہ ڈائری

مورخہ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ

عرش — عرش کے متعلق

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ثم استوی علی العرش کے کیا معنے ہین اور عرش کیا شئے ہے فرمایا کہ اس کے بارہ مین لوگون کے مختلف خیالات ہین کوئی تو اُسے مخلوق کہتا ہے اور کوئی غیر مخلوق لیکن اگر ہم غیر مخلوق نہ کہین تو پھر استوا باطل ہوتا ہے اس مین شک نہین ہے کہ عرش کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی بحث ہی عبث ہے یہ ایک استعارہ ہے جس مین اللہ تعالیٰ نے اپنی اعلیٰ درجے کی بلندی کو بیان کیا ہے یعنی ایک ایسا مقام جو کہ ہر ایک جسم اور ہر ایک نقص سے پاک ہے اور اس کے مقابلہ پر یہ دنیا اور تمام عالم ہے کہ جس کی انسان کو پوری پوری خبر بھی نہین ہے ایسے مقام کو قدیم کہا جا سکتا ہے لوگ اس مین حیران ہین اور غلطی سے اُسے ایک مادی شئے خیال کرتے ہین اور قدامت کے لحاظ سے جو اعتراض لفظ ثم کا آتا ہے تو بات یہ ہے کہ قدامت مین ثم آجاتا ہے جیسے ثم لکھ مین

ہوتا ہے تو جیسے قلم حرکت کرتا ہے ویسے ہاتھ حرکت کرتا ہے مگر ہاتھ کو تقدم ہوتا ہے آریہ لوگ خدا کی قدامت کے متعلق اہل اسلام پر اعتراض کرتے ہین کہ انکا خدا چھ سات ہزار برس سے چلا آتا ہے یہ اُن کی غلطی ہے اس مخلوق کو دیکھ کر خدا کی عمر کا اندازہ کرنا نادانی ہے ہمین اسبات کا علم نہین ہے کہ آدم سے اول کیا تہا اور کس قسم کی مخلوق تہی اس وقت کی بات وہی جانے کل یوم ھو فی شان وہ اور اس کے صفات قدیم سے ہین مگر اوس پر یہ لازم نہین ہے کہ ہر ایک صفت کا علم ہمکو دیوے اور نہ اس کے کام اس دنیا مین سما سکتے ہین خدا کے کلام مین دقیق نظر کرنیسے پتہ لگتا ہے کہ وہ ازلی اور ابدی ہے اور مخلوقات کی ترتیب اس کے ازلی ہونیکی مخالف نہین ہے اور استعارات کو ظاہر پر حمل کر کے مشہودات پر لانا بھی ایک نادانی ہے اس کی صفت ہے۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ ہم عرش اور استوا پر ایمان لاتے ہین اور اس کی حقیقت اور کنہ کو خدا کے حوالے کرتے ہین۔ جب دنیا وغیرہ نہ تھی عرش تب بھی تہا جیسے لکھا ہے کان عرشہ علی الماء اس کے متعلق خوب سمجھ لینا چاہئے کہ یہ ایک مجہول الکنہ امر ہے اور خدا کی تجلیات کی طرف اشارہ ہے وہ خلق السموات والارض چاہتی تھی اس لئے اول وہ ہوکر استویٰ علی العرش ہوا۔ اگرچہ توریت مین بھی اس کی طرف اشارہ ہے مگر وہ اچھے الفاظ مین نہین ہے اور لکھا ہے کہ خدا...... ماندہ ہوکر ...گیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک انسان کسی کام مین مصروف ہوتا ہے تو اس کے چہرہ اور خط و خال وغیرہ اور دیگر اعضاء کا پورا پورا پتہ نہین لگتا مگر جب وہ فارغ ہوکر ایک تخت یا چارپائی پر آرام کی حالت مین ہو تو اس کے ہر ایک عضو کو بخوبی دیکھ سکتے ہین اسیطرح استعارہ کے طور پر خدا کے صفات کے ظہور کو ثم استویٰ علی العرش سے بیان کیا ہے کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے کے بعد صفات الہیہ کا ظہور ہوا صفات اس کے ازلی ابدی ہین مگر جب مخلوق ہو تو خالق کو شناخت کرے اور محتاج ہون تو رازق کو پہچانین اسیطرح اس کے علم اور قادر مطلق ہونے کا پتہ لگتا ہے ثم استویٰ علی العرش خدا کی اُس تجلی کی طرف اشارہ ہے جو خلق السموات والارض کے بعد ہوئی +

اسیطرح اُس تجلی کے بعد ایک اور تجلی ہوگی جب ہر شے فنا ہوگی پھر ایک اور تیسری تجلی ہوگی کہ احیائے اموات ہوگا۔ غرضیکہ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جس کے اندر داخل ہونا روا نہین ہے صرف ایک تجلی سے اُسے تعبیر کرسکتے ہین قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے عرش کو اپنی صفات مین داخل کیا ہے جیسے ذوالعرش المجید گویا خدا تعالیٰ کے کمال علو کو دوسرے معنون مین عرش سے بیان کیا ہے اور وہ کوئی مادی اور جسمانی شئے نہین ہے ورنہ زمین اور آسمان وغیرہ کی طرح عرش کی پیدائش کا ذکر بھی ہوتا اس لئے شبہ گذرتا ہے کہ ہے تو شئے مگر غیر مخلوق اور یہان سے دھوکا کھا کر آریون کی طرف انسان چلا جاتا ہے کہ جیسے وہ خدا کے وجود کے علاوہ اور اشیاء کو غیر مخلوق مانتے ہین ویسے ہی یہ عرش کو ایک شئے غیر مخلوق جز از خدا ماننے لگتا ہے یہ گمراہی ہے اصل مین یہ کوئی شئے خدا کے وجود سے باہر نہین ہے جنہون نے اسے ایک شئے غیر مخلوق قرار دیا وہ اسے اتم اور اکمل نہین مانتے اور جنہون نے مادی مانا وہ گمراہی پر ہین کہ خدا کو ایک مجسم شئے کا محتاج مانتے ہین کہ ایک ڈولہ کی طرح فرشتون نے اسے اوٹھایا ہوا ہے ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمٰنیۃ چار ملائک کا عرش کو اوٹھانا یہ بھی ایک استعارہ ہے رب۔ رحمٰن رحیم۔ اور مالک یوم الدین یہ صفات الٰہی کے مظہر ہین اور اصل مین ملائکہ ہین اور یہی صفات جب زیادہ جوش سے کام مین ہونگے تو ان کو ۸ ملائک سے تعبیر کیا گیا ہے جو شخص اسے بیان نہ کرسکے وہ یہ کہے نہ ایک مجہول الکنہ حقیقت ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور حقیقت خدا کے سپرد کرے اطاعت کا طریق یہی ہے کہ خدا کی باتین خدا کے سپرد کرے اور ان پر ایمان رکھے اور اس کی اصل حقیقت یہی ہے کہ خدا کی تجلیات ثلثہ کی طرف اشارہ ہے کان عرشہ علی الماء یہ بھی ایک تجلی تھی اور ماء کے معنے یہان پانی بھی نہین کرسکتے خدا معلوم کہ اس کے نزدیک ماء کے کیا معنے ہین اس کی کنہ خدا کو معلوم ہے جنت کے نعماء پر بھی ایسا ہی ایمان ہے وہان یہ تو نہ ہوگا کہ...... بہت سی گائے بھینسین ہون گی اور دودھ دوہ کر حوض مین ڈالا جاویگا خدا فرماتا ہے کہ وہ اشیاء رہین جو نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنی اور نہ زبان نے چکھین نہ دل مین ان کے فہم کا مادہ ہے حالانکہ ان کو دودھ اور شہد وغیرہ ہی لکھا ہے جو کہ آنکھون سے نظر آتا ہے اور ہم اسے پیتے ہین اسی طرح کئی باتین ہین جو کہ ہم خود دیکھتے ہین۔ مگر نہ تو الفاظ ملتے ہین کہ ان کو بیان کرسکین نہ اس کے بیان کرنے پر قادر ہین۔ یہ ایسی باتین ہین کہ اگر ان کو مادی دنیا پر قیاس کرین تو صدہا اعتراضات پیدا ہوتے ہین من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ سے ظاہر ہے کہ دیدار کا وعدہ یہان بھی ہے مگر ہم اسی جسمانیات پر نہین حمل کرسکتے +

تازہ حالات

خاتمہ بالخیر ہوا | سیالکوٹ کے اہل تشیع مین ایک صاحب منشی ہکہ صاحب ایک سربرآوردہ شیعہ تھے اُنکی نسبت یقینی ذریعہ سے پتہ لگا ہے کہ ۳ ہفتے کے قریب گذرتے ہین کہ وہ فوت ہوگئے ہین مگر جو نہی کہ وہ بستر مرگ پہ بیمار ہوئے انہون نے متواتر طور پر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ ان کی وفات پر احمدی جماعت نے جنازہ پڑہا جس مین چند ایک اہل تشیع بھی موجود تھے۔

سید عبد الحی صاحب عرب جو کہ احمدیہ رسالت کی تبلیغ کے واسطے پنجاب کے مختلف بلاد مین تشریف لے گئے تھے قادیان آئے ہوئے ہین جس جس مقام پر تشریف لیجاتے رہے وہان سے اپنے حالات مناظرہ وغیرہ قلمبند کر کے برابر قادیان ارسال کرتے رہے ہین +

مینارۃ المسیح الحمد للہ کہ منارۃ المسیح الموعود کی تعمیر کی طیاری شروع ہوگئی ہے میر ناصر نواب صاحب کی زیر نگرانی اس کی عمارت کا انتظام ہو رہا ہے مسجد اقصیٰ مین کنوئین کے مشرقی جانب جو میدان تہا وہان اس کی بنیاد کھودی جارہی ہے +

قادیان اور آریہ سماج کے عنوان سے جو ایک اشتہار قادیانی نو مسلمون نے تحقیق مذہب کے لئے دیا تہا اور جس مین آریون۔ ہندؤن اور سکھ صاحبان کو مدعو کیا گیا تہا کہ وہ بذریعہ دعا اور مباہلہ یا ایک مذہبی کانفرنس کے اپنے اپنے مذاہب کی صداقت کو اظہار کرین اس نے ایک خوارق عادت جوش آریون مین پیدا کیا اور جیسے کہ ایک پکا ہوا پھوڑا خود بخود پھوٹنے پر طیار ہوتا ہے تو اُسے ذراسی ٹھیس کا لگنا ہی کافی ہوتا ہے اور وہ سب اپنا اندرونی گند ظاہر کرتا ہے اسی طرح ان لوگون کی طرف سے عجیب عجیب قسم کے اشتہار نکل رہے ہین ہین جس مین حضرت اقدس کو ناشائستہ کلمات کہنے اور عورتون کی طرح طعن تشنیع کرنیکے سوا تحقیق حق کے کسی پہلو پر بھی کوئی اتفاق ظاہر نہین کیا۔ صاف لفظون مین لکھا ہے کہ دعا کوئی شے نہین ہے گویا دوسرے الفاظ مین اقرار کیا ہے کہ ہمارا پرمیشر بہرا اور گونگا ہے۔ مباہلہ کی دعا سے انکار کیا ہے کہ یہ ایک بے سود امر ہے کانفرنس مذہبی پر بھی کوئی اتفاق معقولی رنگ مین نہین کیا +

حضرت اقدس کی طرف سے عنقریب ایک رسالہ یا

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

ان الذین کفروا سواء علیہم ۔ الخ کے متعلق (بقیہ بیان)

غرض جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس پر اپنا کمال رحم کیا کہ اس کے فائدہ کی اشیاء اس کے لئے بنائیں جس سے اُس کے وجود کا قیام اور دفعیہ حوائج ہوتا رہتا ہے تو جس حالت میں اس نے ہدایت کے واسطے مجبور نہ کیا تو کفر اور ضلالت کیواسطے کیوں مجبور کرتا اور نیک اعمال کی بجا آوری پر رضامندی اور بد اعمالی پر نارضامندی کا کیوں اظہار کرتا ۔

سواء علیہم قبل ازین یہ بات تھی کہ ایک صادق صلعم تشریف لیکر آیا اور اس کا ان لوگوں نے کفر یعنی انکار کیا اب دوسری بات یہ کی کہ اس انکار کے بد نتائج جو ایک صادق کے انکار پر مترتب ہوتے ہیں بیان کرتا ہے ان لوگوں نے بیہودہ اور لغو جانکر اس کی وجود کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر تو مبعوث ہوتا تو کیا اور نہ مبعوث ہوتا تو کیا ۔ اس کی بعثت سے پہلی حالت جو ان لوگوں کی ہوتی ہے بعثت کے وقت اس میں کچھ تغیر نہیں کرتے اس لئے خدا تعالیٰ ان کو ایمان لانے کی توفیق بھی عطا نہیں کرتا اس لئے خدا تعالیٰ نے بطور نتیجہ کے آگے بیان کیا ہے کہ **لایؤمنون** یہ لوگ ایمان نہ لاوین گے ۔

کیونکہ ایمان تو مان لینے کا نام ہے مگر جب انھوں نے ایک شخص کے وجود اور عدم وجود کو ہی برابر جانا تو ایمان لانا کیسا ایمان تو بعد شنید اور بعد ارادہ اتباع کے ہوتا ہے خوب یاد رکھو کہ اس آیت میں دو اسباب بیان کئے ہیں جن کا نتیجہ ہوا کرتا ہے کہ ایک صادق کے ماننے کی توفیق نہیں ملا کرتی ایک تو انکار ۔ دوسرے اس وجود اور عدم وجود یا انذار اور عدم انذار کو برابر جاننا ۔ ایسا بھی جو لوگ منکر ہیں اور پھر اپنے انکار پر چلے آتے ہیں اس کا باعث یہی ہے ۔ بعضوں کا انہماک تو دنیا کو اشتغال کی طرف اس قدر ہے کہ انکو خبر ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیوں پیدا کرتا ہے اگر کسی سے نام ان کا لیا تو پھر اس امر کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ تحقیق و تفتیش کر کے اس کا وجود سچا ہے یا سچا ہوتا تو کچھ نہیں ۔ ایسے لوگ دولت ایمان سے محروم رہتے ہیں

نتائج کو ۔۔۔ سمجھنا چاہئے اسباب کا اور ہم ان دنوں مشاہدہ

کرتے ہیں کہ جیسے ایک نیک عمل کے بجا لانے سے دوسرے نیک عمل کی توفیق ملتی ہے اسیطرح ایک بدی کرنے سے دوسری بدی کرنے کی جرأت بھی پیدا ہوتی ہے مثلاً دیکھو انسان جب اول بدنظری کرتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوبارہ اس حسن تا دکو دیکھتا ہے پھر کوئی خط و خال پسند آیا اور محبت نے غلبہ کیا تو آہستہ آہستہ اس کے کوچہ اور گلی میں جانیکا شوق پیدا ہوتا ہے جس پر اس نے بدنظری کی تھی اور اگر ملاقات کا اتفاق ہوا تو پاتھ زبان آنکھ اور خدا معلوم کن کن اعضاء سے وہ معصیت میں مبتلا ہوتا ہے یہ نتیجہ کس بات کا تھا اوس اول معصیت کا جو اس نے بدنظری کے ارتکاب میں کی ۔ اسیطرح جو لوگ بد صحبتوں اور بد مجلسوں میں جاتے ہیں صرف وہان جانا ایک خفیف سا فعل نظر آتا ہے مگر اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے انہیں بد صحبتوں سے چور ڈاکو ۔ فاسق ۔ فاجر ۔ ظالم وغیرہ بنجاتے ہیں اور پھر ان باتوں کے ایسے خوگر ہو جاتے ہیں کہ اگر کوئی خود بھی ان میں سے چھوڑنا چاہے تو مشکل سے چھوڑ سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون یہ ہے کہ جب انسان ایک فعل کرے تو اوس پر دوسرا فعل الٰہی بطور نتیجہ کے وارد ہوتا ہے جسطرح جب ہم ایک کوٹھری کے دروازے بند کرتے ہیں تو ہمارے اس فعل پر دوسرا فعل الٰہی یہ ہوتا ہے کہ وہاں اندھیرا ہو جاتا ہے اسیطرح سے انسان سے جو اعمال ایمان اور کفر کے لحاظ سے صادر ہوتے ہیں اول ان پر ایک فعل الٰہی یا قہر خداوندی بھی صادر ہوتا ہے جس کا ذکر اس اگلی آیت میں ہے

ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم ۔

(کہ جب انسان کی طرف سے کفر اور انذار اور عدم انذار کو برابر جاننے کا فعل صادر ہوا اور آخر لا یؤمنون ہو گیا اور ایمان نہ لائے تو اس پر نتیجتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فعل صادر ہوا کہ) اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر ختم کر دیا اور ان کی آنکھوں پر پٹی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔

چونکہ اس بیان سے اکثر لوگوں کے دلوں میں بہت سے شبہات پیدا ہوتے ہیں اور ان کا خیال اس آیت سے اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ گویا خدا نے خود ہی ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے پھر بیچارے انسان کا اس میں کیا قصور ۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق جسقدر تقریریں درس قرآن کے موقعہ پر سلسلہ میں آئی ہیں وہ خلاصۃً یہاں لکھدی جاویں تاکہ قرآن شریف میں اور جہاں کہیں اس طرز کی عبارۃ ہو تو ناظرین کا خیال اسطرف منتقل نہ ہو ۔

مسئلہ تقدیر اور انسانی تصرف

(۱) ایک وہ جن پر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہیں ہے مثلاً انسان کے جوڑ ہڈیاں ۔ پٹھے پردے بنائے ہیں جن میں وہ کوئی کمی بیشی تصرف نہیں رکھتا ۔ اس کا قد اگر لمبا ہے تو وہ اُسے چھوٹا نہیں کر سکتا اور اگر چھوٹا ہے تو بڑا نہیں کر سکتا علی ہذا القیاس اعضاء کی ساخت میں کچھ دخل نہیں دے سکتا ۔ تو اس قسم کے اعضاء جن پر انسان کا کوئی دخل اور تصرف نہیں ہے شریعت اسلام نے بھی کوئی حکم انسان کو نہیں دیا کیونکہ اس میں انسان کے اجتہاد کا کوئی دخل نہیں ہے صانع حقیقی نے جو کچھ بنا دیا وہ اُسے بہ حال منظور کرنا پڑتا ہے اور اسی لئے جو شریعت ایسے امور میں کوئی حکم تجویز کرتی ہے وہ کبھی خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتی ۔

دوسرے وہ اعضاء ہیں جن پر انسان کا دخل اور تصرف ہوتا ہے اور ان کے فعل کے ارتکاب یا ترک پر وہ قدرت اور استطاعت رکھتا ہے مثلاً زبان کہ اس میں ایک قوت تو چکھنے کی ہے جس سے مزہ کی تمیز کرتی ہے کہ کھٹا ہے کہ میٹھا نمکین ہے کہ پھیکا ۔ یہ اس کی ایسی قوۃ ہے کہ انسان کا اس پر تصرف نہیں ہے جو مزا شئے کا ہوگا تندرست زبان وہی محسوس کریگی مگر زبان سے بولنا یہ اس کی ایک اور قوہ ہے جس پر انسان مقدرت رکھتا ہے ۔ خواہ بولے یا نہ بولے ایک امر واقعہ کے خلاف بیان کرے یا اوس کے موافق کہے اسیطرح آنکھ ہے کہ اوس میں جو قوت بینائی ہے اس پر انسان کا تصرف نہیں ہے مگر کہاں کہاں نظر کو ڈالے اور کہاں کہاں نہ ڈالے یا ایک دفعہ ڈالے مگر دوسری دفعہ نہ ڈالے اس پر انسان کا تصرف ہے اس لئے ایسے امور میں جن میں انسان کا تصرف ثابت ہے احکام تبلائے ہیں کہ انسان ان کی خلاف ورزی نہ کرے ۔ (باقی آئندہ)

تازہ الہامات

الہام مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۳ء کو دو دن گذشتہ ایام کا یہ الہام حضرۃ اقدس نے سیر میں سنایا ۔ "اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ ۔

الہام ۱۰ فروری ۱۹۰۳ء کو فجر کا الہام حضرت اقدس نے سیر میں سنایا ۔ "یوم الاثنین وفتح الحنین"

قرآن شریف میں بھی لفظ حنین کا آیا ہے جیسے کہ پارہ ۱۰ رکوع ۱۰ میں ہے ۔ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ۔ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ۔ ثم انزل اللہ سکینتہ علی ۔۔۔

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

ضمیمہ تحفہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ میں ایک عجیب و غریب اعلان

اعلام عام چھپا ہے جسے ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہین تحفہ ہند مین میرزاجی کے خلاف بیسیوں مضامین آرہے ہین جنکا نہ املا درست ہے نہ انشا اور ہمکو اتنی فرصت نہین کہ اونمین اصلاح دین یا ازسرنو لکہین اور بات یہ ہے کہ مجدد کو مضامین کی ضرورت نہین وہ ایک گھنٹہ مین تمام ضمیمہ کو اپنی قلم سے معمور کرسکتا ہے البتہ خریدارون کی ضرورت ہے۔ پس جو حضرات مضمون بھیجین خریدار ہونا اور خریدارون کو پیدا کرنا اپنا پہلا فرض سمجھ لیوین خریدارون اور معاونون کا بیشک حق ہے کہ ضمیمے مین مضامین دین مگر ٹھیک واقعات ہون نہ کہ محض خلاف واقعہ لغویات خرافات۔ جیسا بعض چلتے پرزے اخبارون مین اہل ندوہ کا قادیان جانا لکہہ مارا جو بالکل غلط تھا۔ یہ مضمون ہمارے نام بھی آیا تھا مگر ہم نے شائع نہ کیا کیونکہ ہمکو اصل حقیقت معلوم تھی۔ علی ہذا۔ اسی ہفتے کسی بدمعاش نے جو ہوشیارپور سے ایک بے مغز طومار لکھ بھیجا جس مین میرزا اور میرزائیون کو مغلظ گالیان دینے کے سوا کچھ بھی نہین دلائل سے دعوٰی کو توڑنا چاہئے نہ کہ گالیون سے۔

یہ تحفہ ہند کی عبارت کی نقل ہے اسکا ایڈیٹر ہم حضرت مولانا محمد احسن صاحب امروہی کا ایک نوٹ لکھدیتے ہین جوکہ مولانا ممدوح کے رسالہ مصفّا الحق مین شائع ہونیوالا ہے اور وہ یہ ہے۔

حسب اقرار [illegible] صاحب اس اعلان سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ سوائے حضرت شحنہ صاحب کے [illegible] مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت تحریر کرتے ہین محض خلاف واقعہ۔ لغویات خرافات۔ غلط اور مغلظ گالیان ہین اور انکے لکھنے والے بدمعاش ہین ہان البتہ حضرت شحنہ صاحب ٹھیک معاش اور استثنا رہین اسکی بابت ہم اور تو کچھ نہین کہہ سکتے صرف اس قدر استفسار کرتے ہین کہ ان بدمعاش اور کذاب اور مغلظ گالیان دینے والون کی رجوعات اس قدر کثرت سے آپکی طرف کیون ہین؟ اور کیا وجہ ہے کہ بیسیون مضامین خلاف واقعہ اور غلط در غلط متضمن مغلظ گالیون کے ہیر بدمعاشون کے لکھے ہوئے آپکے پاس چلے آتے ہین اور آپ ان کا ملجا و ماوا ہین کچھ نہ کچھ دال مین کالا ضرور ہے۔

بہر حال یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین کے اخلاق و عادات و تقوے کا اعلیٰ نمونہ ہے جو اس اعلان سے ظاہر ہوتا ہے (ایڈیٹر)

ایک طالب صادق

مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۳ کو ایک سید محمد یوسف لکہنوی نامی قادیان مین تشریف لائے جنہون نے اپنے آپ کو بغدادی الاصل بیان کیا۔ آپ ڈاکٹری کا پیشہ کرتے ہین ان کے چند احباب لکہنوی نے ان کو اپنا سفیر کرکے روانہ کیا کہ حضرت میرزا صاحب کے حالات دریافت کرین۔ ابتدائی ملاقات مین ایسے اخلاق سے جسمین [illegible] شوخی کی بھی تھی حضرت اقدس سے پیش آئے اور اپنے شکوک پیش کئے اور جون جون ان کے شکوک کے کافی جواب ملے تسلیم کرتے گئے۔ حضرت اقدس نے ان کی تسلی و اطمینان کے لئے ۱۴ فروری قبل از عشاء ۱۴ فروری کی سیر اور قبل از عشاء و علی ہذا ۱۵ فروری کی سیر مین عجیب و غریب تقریرین کی انشاء اللہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم ان کو اپنے اخبار مین نکال دینے کی کوشش کرینگے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت کیا عجیب ہے اور وہ کیسا متصرف ہے ۱۴ کی شام کو سفیر صاحب نے یہ الفاظ کہے کہ مین بہت برے ارادہ سے تمسخر۔ استہزا وغیرہ کی نیت سے آیا تھا لیکن یہان آنے پر جس قدر تردید مین نے آپ کی سوچی تھی وہ خود مجھپر وارد ہوئی مین نے دیکھ لیا کہ تمام علماء آپ پر کفر کا فتویٰ دینے مین غلطی پر ہین مین گو دعاوی کا نہ اقرار کرتا ہون نہ انکار ہان اقرار کے بہت اقرب ہون۔ حضرت نے فرمایا ہمنے تو کل ہی آپکے چہرہ پر رشد کے آثار دیکھ لئے تھے۔

۱۵ فروری کی سیر مین حضرت اقدس نے جو تقریر کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سفیر صاحب [illegible] حضرت اقدس کو ایک رقعہ لکہا کہ [illegible] آپکو سچا موعود مان لیا ہے [illegible] کرین امید ہے کہ لکہنو مین یہ ایک جو شیلے جوان احمدیہ مشن کے ہونگے۔

۱۳ فروری سے لیکر ۱۴ فروری کی شام تک محمد یوسف صاحب اپنی نماز الگ پڑھی مگر ۱۴ فروری کی عشاء اور ۱۵ فروری کی کل نمازین عصر تک حضرت کے ساتھ باجماعت ادا کین۔ جن لوگون نے قادیان مین محمد یوسف صاحب کی ابتداء اور انتہا کو دیکھا ہے ان کے نزدیک [illegible] حضرت اقدس علیہ السلام کی [illegible] چشم مخالف سے پڑھکر [illegible] ہونگے

آریہ پتیر کا

انگریزی اخبار پادری [illegible] صاحب انگریزی رسالہ بنام مرزا غلام احمد قادیانی مسیح اور مہدی پر ریویو لکہتا ہوا مطرز ہے کہ پادری صاحب مرزا صاحب کو دنیا کی اشاعت مین خوب کامیاب ہوئے ہین اور انہون نے بہت کم دنیا مین [illegible] کی ہے آگی نسبت لکہا ہے کہ بہت دلائل مرزا صاحب کے ہین ان کی تردید مین پادری صاحب کو کامیابی نہین ہوئی

مبایعین کے نام

میاں منہیرا صاحب	ننگل	گورداسپور	بٹالہ
خواجہ احمد صاحب	کوٹ گکھنا	گجرات	پھالیہ
میاں عمرا صاحب	رجوعہ	سیالکوٹ	
میاں فضل احمد صاحب	,,	,,	
میاں احمد دین صاحب	بلر وال	امرتسر	اجنالہ
رحیم بخش صاحب	دھرم کوٹ		
بوٹے خان پٹواری	سالم	محکمہ نہر	جہلم
میاں احمد صاحب	ہٹھراں	لودیانہ	
والدہ صاحبہ	,,	,,	
محمد عیسیٰ صاحب	,,	,,	
فتح محمد صاحب	,,	,,	
کرم بی بی ہمشیرہ	,,	,,	
امام بی بی ,,	,,	,,	
اہلیہ محمد سلیمان صاحب	,,	,,	
پیر بخش صاحب	گنی بنڈ	پھلور	
رحمت اللہ صاحب	,,	,,	
محمد یار خان صاحب	الہ آباد	محلہ تلسی پور	
بابو یار خان صاحب	,,	,,	
فتح یار خان صاحب	,,	,,	
گوہر خان صاحب	دہار کوٹ		
اللہ بخش صاحب			
مسماۃ عمر بی بی صاحبہ	,,		
میاں عزیز الدین	راولپنڈی		
میاں صدر الدین	,,		
مسماۃ زہرہ زوجہ ,,	,,		
محمد رفیق صاحب	آڑہ	مونگیر	شیخ پورہ
محمد کریم صاحب	,,	,,	
سید مظہر علی صاحب اسسٹنٹ سرجن [illegible] درگ			
میاں عمر الدین صاحب مہیس نمبر ۳۶			
میاں اللہ دتا صاحب جمعدار قلعہ میگزین راولپنڈی			
میاں عبد اللہ صاحب	گورداسپور	بٹالہ	
میاں احمد صاحب	نانگل	امرتسر	
میاں وزیر محمد صاحب	,,	,,	
میاں میران بخش ,,	مارٹی بہنوان	گورداسپور	بٹالہ
میاں رحم شاہ	وجھوان	,,	,,
چودہری محمد حیات صاحب	پیرکوٹ	گوجرانوالہ	حافظ آباد
میاں حامد صاحب امام مسجد ,,	,,	,,	,,

شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر و مینیجر اخبار البدر نے بشیر ہند پریس امرتسر میں چھپوا کر قادیان سے شایع کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر
مینیجر

البدر

محمد افضل
ایڈیٹر

نمبر ۶	قادیان دار الامان - ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء مطابق ۲۸ - ذی قعدہ ۱۳۲۰ھ ہجری بروز جمعہ	جلد ۲

البدر

ہمارے ناظرین توجہ سے آج البدر کا آخری صفحہ دیکھیں کہ اس پر کونسا مطبع لکھا ہے آپکے دل میں سوال پیدا ہوگا کہ اس کی کیا وجہ - اس سوال کا جواب یہ ہے کہ البدر اخبار کی اشاعت ابھی ۳۰۰ ہے اور اگر ۴۰۰ بھی ہو تو بھی یہ ایک پریس کا ایک ہفتہ کا دو دن یا ایک ماہ میں ۸ دن کا کام ہے باقی ۲۲ دن پریس کو خالی رکھنا پڑتا تہا اور ابتدا میں جو مطبع قائم کیا گیا تہا وہ ہم نے بطور قرضہ کے مستعار طور پر لیا ہوا تہا لہذا مجبوراً بند کرنا پڑا - آپ پوچھ سکتے ہیں کہ البدر اگر اسی طرح غیر مطبع میں چھپتا ہے تو کیا حرج ہے اس کا جواب ہے کہ اس کا انجام یہ ہے کہ ایک دن البدر بشکل ہلال ہو جاویگا حالات آپکو بہت پرانے ملینگے دو دو ہفتہ کے اخبار اکٹھے پہونچا کرینگے اب آپ کو خیال ہوگا کہ اس کا علاج کس طرح سے ہو سکتا ہے ہاں ہر مرض کی دوا ہے اسیطرح سے اس کی دوا یہ ہے کہ اگر آج ایک ہزار خریدار البدر کا ایسا ہو جو کہ قیمت پیشگی پر خرید ے اور جن کے ذمہ قیمت واجب الادا ہیں وہ سب ادا کر دیں تو پہر ایک مہینے کا پورا کام ایک پریس کا ہو جاویگا - ہم خود سب کچھ خرید لیوینگے اپنے ملازم ہونگے وقت پر انشاء اللہ تعالیٰ اخبار نکلیگا - خط عمدہ - چھپائی عمدہ مثل پہلے نمبرون کے ہوگی تازہ حالات پہونچینگے - یا اگر ایک ہزار نہ ہو سکے حالانکہ یہ مشکل نہیں تو پھر جو اہل وسعت ہیں وہ زیادہ قیمت پر خرید لیں جن کو خدا نے استطاعت دی ہے کہ ڈونیشن کے طور پر امداد کریں وہ اسطرح کریں یہ ایک قومی پرچہ ہے اس سے احمدی قوم کا فخر ہے کہ اب اس جماعت کے اس قدر اخبار اور رسالے جاری ہیں چار ماہ میں اس کی ۳۰۰ خریداری بہت بڑی کامیابی ہے مگر چونکہ اس میں اصل قیمت اخبار سے دوگنا منافع بھی نہیں رکھا گیا صرف ۹ فی پرچہ بچت تجویز کی گئی ہے اور سب خریدار ایسے نہیں کہ پیشگی قیمت دیویں تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس تعداد خریداری میں ہم کیا بنا سکتے ہیں بہرحال یہ پرچہ آپکا خادم ہے اور آپ کو ہی اس کی سرپرستی کی فکر لازم ہے جو ہمارا کام ہے وہ بفضل خدا ہم کرنے کو طیار ہیں مگر جو کام زر سے چلتا ہے وہ زر سے ہی چلیگا +

خریدار از چک اسکندر نمبر ۱۵۴ - بیعت کی فہرست ہر مقام کی مطلوب ہے خواہ کوئی شخص مکمل کرکے روانہ کر دے - یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک ممبر ایک ہی مقام کی الگ الگ فہرست روانہ کرے -

بیعت کنندگان جہلم البدر جلد ۲ صفحہ ۱۳ نمبر شمار ۲۰ پر بجائے محمد نفیر کو محمد صغیر پڑھا جاوے اور وہاں تصحیح کر لی جاوے -

سفر نامہ جہلم چونکہ احباب کی طرف سے اس کی درخواستیں نہیں آئیں اس لئے علیحدہ طبع کا التزام مناسب نہیں سمجھا گیا

عبد الجنان صاحب ۲۱۸ ہر ایک قسم کے مفید مشورے سے ضمیں عذر نہیں ہے - اس سے پیشتر بھی چند احباب نے کہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ اس طرز سے چھاپا جاوے کہ الگ فائل ہو سکے مگر جب تک درس قرآن دو صفحون پر نہ ہو یہ التزام ہونا مشکل ہے اور اس کی گنجائش اخبار میں نہیں ہے

نور محمد صاحب نمبر ۳۸ - امتحاناً یہ کاغذ بادامی رنگ کا استعمال کیا گیا تہا مگر اچھا نہ نکلا اب انشاء اللہ سفید کاغذ پر البدر نکلا کریگا آپ اس کی مشکلات پر توجہ فرماکر اس کی اشاعت میں کوشش فرماویں +

قیمت جن کا وعدہ مارچ کا تہا سو مارچ آگیا ہے وہ قیمت ارسال کر دیں اور ضروریات مطبع کو مد نظر رکھکر اگر ہمارے احباب مقررہ وقت سے پیشتر قیمت ادا کر دیں تو ان کی بڑی عنایت اور ایک امداد بر محل ہے اسیطرح جن کی ذمہ ۱۹۰۲ء کی قیمت باقی ہے وہ بھی روانہ کر دیں چند ایک احباب نے روانہ بھی کر دی ہے +

طبی مشورہ نمبر ۴

خریدار نمبر ۶۶ - مرض بواسیر خونی

علاج

(۱) تخم اکسن سات دانہ ہر روز پانی سے نگلیں (۲) رسوت کو عرق بہنگرہ میں حل کرکے گولی بقدر اخروٹ یا بیر - یا چلغوزہ حسب برداشت بنا کر اسے مقعد میں رکھیں یا خانہ کے وقت جب وہ نکل جاوے تو دوسری رکھ لیں - بعض وقت اس علاج سے سخت درد ہوتی ہے اور مریض گھبرا جاتا ہے مگر چند منٹ کے بعد ضرور آرام ہوتا ہے گھبراوے مت (۳) زمین قند اور مولی کھانے سے آرام ہوتا ہے (۴) مغز تخم نیم - مغز تخم بکائن - تنضنالو - رسوت

www.aaiil.org

مسلسل ڈائری

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

عالم رویا پیچھے پڑے تھے حالانکہ وہ واقعہ آپنے خواب مین دیکھا تھا اور ایک خواب آپنے یہ بیان کیا کہ مین کیا دیکھتا ہون کہ خداتعالی کی عدالت مین ہون مین منتظر ہون کہ میرا مقدمہ بھی ہے اتنے مین جواب ملا

"اصبر سنفرغ یا مرزا"

پھر مین ایک دفعہ... کیا دیکھتا ہون کہ مین کچہری مین گیا ہون تو دیکھا تو اللہ تعالی ایک حاکم کی صورت پر کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایکطرف ایک سررشتہ دار ہے کہ ہاتھ مین ایک مثل لئے ہوئے پیش کر رہا ہے۔ حاکم نے مثل اوٹھاکر کہا کہ مرزا حاضر ہے تو مین نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی ہوئی معلوم ہوئی اس نے مجھے کہا کہ اسپر بیٹھو اور اس کے مثل ہاتھ مین لی ہوئی ہے اتنے مین مین بیدار ہوگیا +

پھر فرمایا کہ جسطرح میرے کرتے والی خواب ہے جسپر سرخ روشنائی کے چھینٹے پڑے تھے ویسے ہی ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہے کہ ایک دفعہ آپنے خواب مین دیکھا کہ جنت کے باغون مین سے ایک سیب آپکو دیا ہے پھر اسی وقت بیدار ہوئے تو دیکھا کہ وہ سیب ہاتھ مین ہی ہے +

ایمان کی علامت پھر فرمایا کہ کوئی خدا پر ایمان نہین رکھتا جب تک کہ وہ خود نشان نہ دیکھے یا اس کی صحبت مین رہے جو کہ ان نشانون کو دیکھنے والا ہے خداتعالی اگر چاہے تو ان سب مخالفون کو ایکدم مین ہی ہلاک کر دیوے مگر پھر ہم اور ہمارا سلسلہ بھی ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے مخالفین کا شور وغوغا دراصل عمر کو بڑہاتا ہے خدا تعالے بیشک سب کچھ کریگا ان کو ذلیل و خوار بھی کریگا لیکن وہ مالک ہے خواہ ایکدم کر دے خواہ رفتہ رفتہ کرے خداتعالی کی عجیب در عجیب قدرت ہے کہ جب ایک شخص کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے تو خود بخود دو گروہ بنجاتے ہین ایک شقی اور ایک سعید۔ مگر یہ زمانہ گذر گیا ہے

یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ خداتعالی اپنا چہرہ دکھانا چاہتا ہے دوسرا زمانہ تشکوک وشبہات کا ہوتا ہے +

ختم نبوت فرمایا آنحضرت صلعم کے قائمقام توریت کی ایک آیت تھی جس سے مسیح اسرائیلی کا آخری ہونا مراد تھا اور یہان آخرین منہم سے ہمارا گروہ۔ انجیل کے ذکر پر فرمایا کہ عیسائی لوگ جو حضرۃ عیسی کو خاتم نبوت کہتے ہین اور الہام کا دروازہ بند کرتے ہین حالانکہ خود تسلیم کرتے ہین کہ مسیح کے بعد ایک گذرا ہے جسنے نبوت کی اور اس کے مکاشفات کی ایک الگ کتاب انجیلو نمین ہمیشہ ساتھ رکھتے ہین ختم نبوۃ پر محی الدین ابن عربی کا یہی مذہب ہے کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی ورنہ ان کے نزدیک مکالمہ الہی اور نبوۃ مین کوئی فرق نہین ہے اس مین علماء کو بہت غلطی لگی ہے خود قرآن مین النبیین جسپر آل پڑا ہے موجود ہے اس سے مراد یہی ہے کہ جو نبوۃ نئی شریعت لانیوالی تھی وہ اب ختم ہو گئی ہے ہان اگر کوئی شخص کسی نئی شریعت کا دعوی کرے تو کافر ہے اور اگر سرے سے مکالمہ الہی سے انکار کیا جاوے تو پھر اسلام تو ایک مردہ مذہب ہوگا اور اس مین اور دوسرے مذاہب مین کوئی فرق نہ رہیگا کیونکہ مکالمہ کے بعد اور کوئی ایسی بات نہین رہتی کہ وہ ہو تو اسے نبی کہا جاوے۔ نبوت کی علامت مکالمہ ہے لیکن اب اہل اسلام نے جو یہ اپنا مذہب قرار دیا ہے کہ اب مکالمہ کا دروازہ بند ہے اس سے تو یہ ظاہر ہے کہ خدا کا بڑا قہر اسی امت پر ہے اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا ایک بڑا دہوکا ہوگی + اور اس کی تعلیم کا کیا فائدہ ہوا گویا یہ عبث تعلیم خدا نے دی۔ ہان

فرق نبوت کے واسطے کثرت مکالمہ شرط ہے یہ نہین کہ ایکدو فقرہ گاہ گاہ الہام ہوئے بلکہ نبوت کے مکالمہ مین ضروری ہے کہ اس کی کیفیت صاف ہو اور کثرت سے ہو۔

دروازہ عشا نماز پڑہکر حضرت اقدس نے کھڑے ہوکر مکالمہ نبوت پر یہ تقریر کی اور مثال دیکر فرمایا کہ جبتک کہ یہ فرق نہ ہو تب تک کیسے پتہ لگ سکتا ہے اب دیکھو جس کے پاس ایک دو روپیہ ہون اور ادہر بادشاہ ہے کہ اس کے پاس خزانے بھرے ہوئے ہین تو ان دونون مین ہو گا کہ نہین اگر چہ زردار وہ بھی ہے اور بادشاہ بھی ہے مگر جس کے پاس ایکدو روپے ہون اُسے بادشاہ کوئی نہ کہیگا اسیطرح فرق تو کثرت کا ہے اور اس کے ساتھ کیفیت اور کمیت کا بھی نبوت کا مکالمہ اس قدر اجلی اور اصفٰے ہوتا ہے کہ ہر ایک بشر سینہ اُسے برداشت نہین کرسکتی مگر وہ جو اصطفا کے درجہ تک ہو فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ؎ اللہ تعالی اپنی رضا مندی اس طرح سے بار بار ظاہر کرتا ہے کہ اول ایک امر کو خواب مین دکھاتا ہے پھر اسے کشف مین پھر اس کے متعلق وحی ہوتی ہے اور پھر وحی کی تکرار ہوتی رہتی ہے حتی کہ وہ امر غیب اس کے لئے مشہود اور محسوس امور مین داخل ہو جاتا ہے اور جس قدر تکرار ایک ملہم کے نفس مین ہوتا ہے اسی قدر تکرار اس کے مکالمہ مین ہوا کرتا ہے اور اصفی اور اجلی مکالمہ انہی لوگون کا ہوتا ہے جو اعلی درجہ کا تزکیہ نفس کرتے ہین اس لئے تقوے اور طہارت کی بہت ضرورت ہے اسی لئے خدا تعالے فرماتا ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا پ ۲۲ ع ۱۶ ہمنے کتاب کا وارث اپنے بندون مین سے ان کو بنایا جن کو ہم نے چن لیا۔ یعنی ان لوگون کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جیسے ایک مکان کی کل کھڑکیان کھلی ہین کہ کوئی گوشہ تاریکی کا اس مین نہیں اور روشنی خوب صاف اور کھلی آرہی ہے اسیطرح ان کے مکالمہ کا حال ہوتا ہے کہ صرف نہیں اجلی اور کثرت سے ہوتا ہے۔ جیسے ایک تیل ادنی قسم کا ہوتا ہے کہ وہ دہوان اور بدبو بہت دیتا ہے دوسرا اعلی سے اچھا یہی فرق مکالمہ کی کیفیت اور کثرت اور صفائی مین ہوتا ہے۔ کیا ایک لوٹہ کو حق پہنچتا ہے کہ اپنے اندر تھوڑا سا پانی رکھکر کہے کہ مین بھی سمندر ہون کیونکہ اس مین بھی پانی ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ کس قدر فرق ہے سمندر مین جو پانی کی کثرت ہوتی ہے اس کو لوٹے سے کیا نسبت۔ پھر اس مین موتی۔ سیپ اور ہزارہا قسم کے جانور ہوتے ہین۔

اگر اس پر اعتراض ہو کہ اور لوگون کو کیون خوابین آتی ہین جو کہ سچی بھی نکلتی ہین حتی کہ ہندو بنین بھی اور فاسق سے فاسق گروہ کنجرون مین بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض دفعات ان کی خوابین سچی نکلتی ہین تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کے سلسلہ کی تائید ہو کیونکہ اگر ایسے حواس عالم مین نہ ہوتے تو پھر امر نبوت مشتبہ ہو جاتا۔ ایک نابینا آفتاب کو کیسے شناخت کرسکتا ہے وہی شناخت کریگا جسے کچھ بینائی ہو چونکہ خدا کو منظور تھا کہ اتمام حجت ہو اس لئے یہ خواب کا سلسلہ سب جگہ رکھدیا ہے تا کہ قبولیت کا مادہ ہر ایک جگہ موجود رہے اور انکو انکار نکرنے دیوے لیکن جو مادہ نبی کا ہوتا ہے اس کی شان اور ہوتی ہے اور اُسے موہبت اور بہت سی مولتون کے بعد طیار کیا جاتا ہے +

مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین + اور چونکہ بادل کھلے ہوئے تھے دھوپ نکلی ہوئی تھی آپ سیر کے لئے دولت خانہ سے تشریف لائے سوائے سیر اور کوئی ذکر کسی مجلس مین قابل درج اخبار نہین ہوا۔

سیر مولوی نور احمد صاحب جو کہ مقام لودی ننگل تحصیل بٹالہ مین آپکے ایک مخلص مرید ہین ایک پنجابی نظم سناتے رہے جو کہ انہون نے بعض گردونواح کے مخالفین کے اعتراضون کے رد مین لکھی تھی حضرت اقدس نے مخالفین کی نسبت فرمایا کہ ہم نے اب ان سے اعراض کر لیا ہے کیونکہ جواب تو اس کے لئے ہوتا ہے جس مین کوئی ذرہ تقویٰ کا ہو مگر جبحال یہ ہے کہ ان کے پاس اب سب وشتم ہی ہے تو اب حوالہ بخدا کیا اچھا طریق امن کا ہم نے پیش کیا ہے کہ شرافت سے آکر اپنے شبہات دور کرا دین ہمارے مہمان خانہ مین خواہ ۶ ماہ رہین ہم دعوت دیوین گے مگر جو شخص اول سے ہی عزم بالجزم کر کے آتا ہے کہ شرارت سے باز نہ آوے گا اُسے ہم کیا کرین۔ میرا ہمیشہ ہی خیال ہوتا ہے کہ کوئی گروہ نیک نیتی سے آوے اور مستفید ہو ازالہ شبہات کی نیت ہو ہار جیت کا خیال نہ ہو۔ نیک نیتی تو عجیب شے ہے کہ اس کی فوراً بو آجاتی ہے اور جب جواب کانی ہو تو نیک نیت تو اسیوقت اس کی خوشبو پاکر بحث سے دست بردار ہوجاتا ہے اور ہم خاص پیشگوئیون پر بھی حصر نہین رکھتے کوئی پہلو اس سلسلہ کا لے لیوین ہم ازالہ شبہات کر دیوینگے اگر گذشتہ پیشگوئیون کے پہلو کو نہ لیوین تو خدا تعالیٰ قادر ہے کہ آئندہ اور نشانات دکھلا دیوے

راستہ مین فرمایا کہ کل جو خواب مولوی محمد احسن صاحب کے دو ابتلا نے کی نسبت بیان کیا تھا مین نے اسی کے مطابق راتکو جائفل اور سونٹھ منہ مین رکھا اب کھانسی کو اس سے بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

قبل عشا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ڈاک کا اخبار سنتے رہے بعد ازان نماز ادا کر کے تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی تاریخ کی فجر کا حصہ البدر جلد ۲ ... کالم ۳ مین دیا جا چکا ہے۔ بوجہ شب بیداری و علالت طبع حضرت اقدس نے ظہر اور عصر کی نمازین باجماعت جمع کر کے ادا کین اور باقی نمازین بھی باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

قبل از عشا غاسق اللہ الہام کی شرح آپ نے فرمائی اور فرمایا کہ غاسق عربی مین تاریکی کو کہتے ہین جو کہ بعد زوال شفق اول رات چاند کو ہوتی ہے اور اسی لئے یہ لفظ قمر پر بھی اس کی آخری راتون مین بولا جاتا ہے جبکہ اس کا نور جاتا رہتا ہے اور خسوف کی حالت مین بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے قرآن شریف مین من شر غاسق اذا وقب ہے۔ یہ معنے ہین کہ من شر ظلمۃ اذا دخل یعنی ظلمت کی برائی سے جب وہ داخل ہو۔

مین نے اس سے پیشتر یہ خیال کیا تھا کہ چونکہ عنقریب گھر مین وضع حمل ہونیوالا ہے تو شاید مولود کی وفات پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے مگر بعد مین غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد ابتلا ہے اجتہادی امور ایسے ہی ہوا کرتے ہین کہ اول خیال کسی اور طرف چلا جاتا ہے غرضیکہ اس کے معنے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی امر بطور ابتلا کے ہے اور اس سے جماعت کا ابتلا مراد نہین ہے بلکہ منکرین کا جو کہ جہالت نادانی افترا سے کام لیتے ہین آدم سے لیکر آخر تک اللہ تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ دشمنون کو بھی ونکو افترا وغیرہ کے لئے ایک موقعہ دیتا ہے چنانچہ بعض وقت کوئی شکست بھی ہو جایا کرتی ہے قرآن شریف مین اس کا ذکر ہے ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولھا بین الناس پ ۴ع ۵ خدا تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو فرماتا ہے کہ اگر تم کو کوئی زخم پہونچا ہے تو تم نے بھی اپنے مخالفین کا ستیاناس کر دیا ہوا ہے اگر ہمارا یہ کاروبار قلم کا نہ ہوتا بلکہ تلوار سے کام لیتے تو آخر ہمین بھی کوئی نہ کوئی شکست ہوتی ہی تھی یہ موقعہ افترا کے خدا تعالیٰ دشمنون کو اس لئے دیتا رہتا ہے کہ مقدمہ جلد ختم نہ ہو اور یہ سنت اللہ ہے اب غور سے دیکھا جاوے تو احد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل مین فتح تھی مگر دشمن کو فضیلت سے کیا مطلب اُسے تو موقعہ چاہیئے ادہر آتھم کا مقدمہ ادہر مقابلہ پر لیکھرام کا قتل ان کی مثال ٹھیک احد اور بدر کی لڑائی تھی +

کلما اضاء لھم مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا منافقون کا کام ہے مگر یہ لوگ قاموا مین داخل ہین احتیاط سے کوئی فائدہ نہین اٹھاتے تاریکی جب خدا کی طرف منسوب ہو تو دشمن کی نکتہ مین ابتلاء کا موقع اس سے مراد ہوتا ہے اور اس لئے اس کو غاسق اللہ کہتے ہین۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے گھر کے حالات سنائے کہ رات کو ان کو بہت تکلیف تھی آخر خدا نے آرام دیدیا مگر میرا ایمان اور یقین ہے کہ یہ تمام کام دعاؤن نے ہی کیا ہے۔

عورتون کے لئے یہ ولادت کا وقت ایک پہلو سے موت اور ایک پہلو سے زندگی ہوتی ہے گویا ولادت کے وقت ان کی اپنی ہی ایک نئی ولادت ہوتی ہے۔

گھر مین بھی رات کو ایک خواب دیکھا کہ بچہ ہوا ہوا ہے تو اونہون نے مجھے کہا کہ میری طرف سے بھی نفل پڑھنا اور اپنی طرف سے بھی۔ پھر ڈاکٹرنی کو کہا کہ ذرا اسے لو تو اس نے جواب دیا کہ لونکس وہ تو مردہ ہے تو انہون نے کہا کہ اچھا پھر مبارک کا قدر قائم رہیگا مین نے اس کی یہ تعبیر کی کہ لڑکی اصل مین زندہ بدست مردہ ہی ہوا کرتی ہے۔

آج صبح کو الہام ہوا ساکرمک اکراماً عجیباً اس کے بعد تھوڑی سی غنودگی مین ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سنہری بہت خوبصورت ہے مین نے کہا کہ عید کے دن پہنونگا۔

اس الہام مین عجیب کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی موثر بات ہے۔ مینے یہی سمجھا کہ چونکہ راتکو بہت منذر الہام ہوا تھا وہ تو پورا ہو گیا ہے اب اللہ تعالیٰ اس کی بالمقابل بشارت دیتا ہے کیسی رحیم کریم ذات ہے +

رات مین نے ایک اور خواب بھی دیکھا کہ مین جہلم مین ہون اور سنسار چند صاحب کے کمرے مین ہوتا ہوا آگے کوٹھی کے ایک اور کمرہ کی طرف جا رہا ہون۔ رویا کے معاملات مین انسانی عقل بالکل اندھی ہے۔ لڑکی دیکھے تو لڑکا ہوتا ہے اسی لئے معبرون نے باب بالعکس کا بھی باندھا ہے۔ ہمارے مخالف تمام باتون کو ظواہر پر حمل کر لیتے ہین ورنہ وہ خدا کی عجیب در عجیب باتون کو دیکھتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص قولنج کی بیماری مین مبتلا تھا اُسے خواب مین کسی نے دیکھا کہ وہ مر گیا ہے مین نے اس کی تعبیر کی کہ وہ اچھا ہو جاوے گا آخر وہ اچھا ہو گیا۔

مقدمات کے ذکر پر فرمایا کہ حاکم بیچارے کیا کرین وہان تو خدا پکڑ کر سب کچھ کرواتا ہے اصل مین خدا ہی خدا ہے وہ جب کوئی بات دل مین ڈالتا ہے تو دلون کو ایسا پکڑتا ہے کہ باز اس طرح چڑیا کو پکڑ نہین سکتا اصل سلطنت اسی کی سلطنت ہے کیسے سے کیسا دشمن ہو مگر وہ اس کو بھی پکڑ لیتا ہے رب کل شیء خادمک بالکل

تازہ ڈائری

۱۳ فروری ۱۹۰۳ء

آج کی چارون نمازین اور جمعہ حضرت اقدس نے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیا سیر بوجہ جمعہ کے بند رہی۔

بعد ادائگی جمعہ گرد و نواح کے لوگون نے بیعت کی اور حضرت اقدس نے ان کو ایک مختصر تقریر نماز روزہ کی پابندی اور ہر ایک ظلم وغیرہ سے بچنے پر فرمائی کہ اپنے گھرون مین عورتون لڑکیون اور لڑکون سبکو نیکی کی نصیحت کرین اور جیسے درختون اور کھیتون کو اگر پورا پانی نہ دیا جاوے تو وہ پہل نہین لاتے اسیطرح جب تک نیکی کا پانی دل کو نہ دیا جاوے تو وہ بھی انسان کے لئے کسی کام کا نہین ہوتا۔ جو نیک بنجاتا ہے اوس پر یہ بلا طاعون نہین پڑتی موت تو سب کو آتی ہے اور اس کا دروازہ بند نہین ہوتا مگر جن موتون مین ایک قہر کی بو ہوتی ہے وہ نہین ہوتین ہنسی اور ٹھٹھے کی مجلسون سے پرہیز کی تاکید فرمائی انبیاء کی وصیت یاد دلائی کہ صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے اگر پیسہ پاس نہ ہو تو ایک لوٹکسند (؟) پانی کا کسیکو بہر دو یہ بھی صدقہ ہے اپنے مال اور بدن سے کسی کی خدمت کر دینی یہ بھی صدقہ ہے ؂

قبل از عشا عصر کی نماز کے بعد ایک صاحب **محمد یوسف نامی** لکھنؤ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرت سے ملاقات کی۔ حضرت اقدس نے اُن سے حالات پوچھے جن کے جواب مین انہون نے بتلایا کہ اصل مین مین بغدادی ہون میرے والد صاحب نے بغداد سے آکر یہان ہند مین شادی کی۔ خود میری شادی بھی لکھنؤ مین ہوئی مین کئی بار بغداد مین ہو آیا ہون ہر سال ۶ ماہ بعد مین جایا کرتا ہون ۲۷ سال کی عمر ہے ایران وغیرہ ممالک مین امارات کے کامون پر رہا ہون۔ ڈاکٹری سے واقف ہون۔ اب ملازمت ترک کر دی ہوئی ہے۔ لکھنؤ کے چند احباب ہم عمرو کی مجلس مین آپ کا تذکرہ رہا کرتا اکثر لوگ تمسخر بھی کرتے رہتے میرا اس سے پیشتر بھی شوق تھا کہ ملاقات کرون مگر اب چند ایک احباب نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے کہ آپکے حالات دریافت کرون مین کمتے ہوئے پانچ چھ دن امرتسر مین ٹھہرا ہون راستہ وغیرہ سے لاعلمی بھی اُسے دریافت کرتا تھا ایک شخص نے راہبری کی اب پہونچا ہون مین زیادہ دیر نہین ٹھہر سکتا کل جاؤن گا ؂

حضرت اقدس پھر آپ کے آنے کا کیا فائدہ۔ یہ تکلیف تو پھر بیفائدہ اوٹھائی۔ دین کے کام مین آہستگی سے کام لیا جاوے تو پتہ لگتا ہے کیونکہ سب باتین دریافت کے قابل ہوتی ہین ملنے اور زیادہ صحبت سے معلومات وسیع ہوتے ہین اور فائدہ ہوتا ہے۔ جبکہ ان لوگون نے آپ کو منتخب کرکے روانہ کیا ہے تو اس کا فیصلہ کرنا ضروری تھا کہ یہان کچھ دن رہا جاوے اگر آپ چند گھنٹہ ٹھہر کر تشریف لے گئے تو وہان جا کر کیا بتلا سکینگے کہ کیا دیکھا حالات تو زیادہ دیر رہنے سے معلوم ہوتے ہین ناواقفیت مین جو رائے قائم ہوتی ہے وہ ٹھیک نہین ہوا کرتی۔ **کونوا مع الصادقین** کا حکم اسی لئے ہے کہ انسان صحبت مین رہے اور اُسے ایک معیت حاصل ہوکر پورے حالات معلوم ہوجاویں جو انسان صحبت مین نہین رہتا وہ اجنبی اور ناآشنا ہوتا ہے ایک طرف آیا اور ایک طرف گیا ایسے شخص کو کیا معیت حاصل ہوئی۔

محمد یوسف صاحب - جو امورات کہ ہمارے ذہن مین ہین ان کے دریافت کرنے کے لئے مین آیا ہون بس وہ امر دریافت کرونگا آپکا دعوی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کی تحقیق کرین اگرچہ وہ لوگ جن کی طرف سے مین آیا ہون آپکا ذکر ہنسی اور تمسخر سے کرتے ہین مگر میرا یہ خیال نہین ہے ؂

حضرۃ اقدس - مذاق اور تمسخر صحت نیت مین فرق ڈالتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے **یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون** ایک ناواقف کو اس بات کا علم نہین ہوتا کہ اصل حقیقت کیا ہے اور محض اپنی جہالت اور لاعلمی سے استہزا شروع کرتا ہے میرا دعوے ایسا دعوی نہین رہا جواب کسی سے مخفی ہو دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ زمانہ کی حالت کیا ہے اور کس بات کا تقاضا کر رہی ہے صدی سے ۲۰ سال گذر گئے ہین مسلمانون کی موجودہ حالت خراب ہوگئی ہے اور وہ انحطاط مین ہین اب تقوی کا طریق تو یہ ہے کہ انسان تحقیق سے کام لے یہ نہین کہ تکذیب پر مستعجل ہو۔ جلدی کی تو غلطی کھائی چنانچہ اسیطرح یہودیون نے بھی جلدی کی تو الیاس کے معاملہ مین غلطی کھائی آنحضرۃ کے وقت یہود اور نصاریٰ نے جلدی کی تو غلطی کھائی غرض جب پیغمبر اور مرسل آئے تو جلدی کرنے والے ہمیشہ غلطی کہاتے رہے تقوے کا طریق یہ ہے کہ ترازون کی طرح حق اور انصاف کے دونون پلے انسان برابر رکھے یعنی یہ ہوسکتا ہے کہ اپنے دعوے مین جھوٹا ہو اور ہوسکتا ہے کہ اپنے دعوی مین سچا ہو۔ جب یہ زمانہ ایسا ہے کہ خود مولوی لوگ ممبرون پر چڑھ چڑھ کر اور رو رو کر اس کے لئے دعا مانگتے تھے اور اپنے منہ سے کہتے تھے کہ یہ چودہوین صدی ایسی ہے کہ اس سے جانورون نے بھی پناہ مانگی ہے اور کتابون مین لکھے گئے تھے کہ عنقریب مہدی اور عیسی آنیوالے ہین ہمارے اسلام ان کو پہنچانا ان سب باتون کو مدنظر رکھکر انسان دونون پہلو برابر رکھے۔ ہم یہ تو ہرگز نہین چاہتے کہ بلاخصوص ہمکو کوئی جلدی سے مان لیوے مگر افسوس یہ ہے کہ یہ مسلمان لوگ جن کو خدا نے سمجھایا تھا اور علم دیا تھا وہ اس قدر جلدی انکار کرتے ہین۔ تقوے اور استعجال مین بہت بڑی ضد ہے یہ کبھی جمع نہین ہوسکتے اسی لئے خدا تعالیٰ نبیون کو ہمیشہ صبر کی تعلیم دیتا رہا کہ جلدی نکرین پھر اگر ان علماء کی نسبت آج سے ۲۰ سال پیشتر کے حالات دیکھین تو ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیسے انتظار مین تھے کہ اب آیا کہ آیا۔ صدی بھی آگئی اسپر ۲۰ سال بھی گذر گئے وقت کی حالت نے بھی بتلا دیا کہ جیسے بیماری کے وقت حکیم کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی اب بھی مجدد کی ضرورت ہے زمانہ کی حالت کے لحاظ سے وہ خود ایسے وقت کی انتظار کرتے تھے کہ اس کا مجدد کسر صلیب کا سامان اپنے ساتھ لائیگا جن کی آنکھ کھلی ہے ان سے سوال کرکے دیکھئے اور پوچھئے کہ سب سے بڑا فتنہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سب سے بڑا فتنہ اس وقت جو برپا ہے وہ عیسائی پادریون کا فتنہ ہے ۳۰ لاکھ کے قریب مرتد شدہ ایک ہندوستان مین موجود ہین اور اسلام کی تردید اور آنحضرت صلعم کی توہین مین جو کتابین ان لوگون نے لکھی ہین اگر ان کو جمع کرو تو ایک پہاڑ بنتا ہے اور تین تین چار چار ہزار روزانہ پرچہ پیغمبر خدا کی شان مین ہنسی اور تمسخر کے مضامین سے بھرے ہوئے شائع ہوتے ہین حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے کہ اگر ایک مرتد ہوتا تو قیامت برپا ہوجاتی اب ۳۰ لاکھ سے زیادہ مرتد ہو چکے ہین اور ان لوگون کو کوئی فکر نہین ہے وہ خدا جس نے وعدہ کیا تھا **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون** کہان گیا کیا حفاظت یہی تھی کہ اسلام کی یہ حالت ہو اور وہ خدا خبر نہ لیوے اُس نے دیکھا کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے رد مین اس قدر کتابین لکھی گئین مگر اُسے غیرت نہ آئی اس قدر گندے کلمے اس پاک مذہب کے بارے مین لکھے گئے مگر اس نے کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کیا ازمنہ سابقہ مین جب کہ بگاڑ اس حد کا نہ تھا تو خدا نبی اور رسول اصلاح کے لئے بھیجتا رہا اور اب جب کہ اس قدر فتنہ برپا ہے تو عقل قبول کرتی ہے کہ وہ اس پر خاموش رہے اور کیا خدا نے اسلام کے ساتھ یہ کرنا تھا یہ کیسی نصرت تھی کہ اب گویا وہ بالکل مر گیا اب اگر ان سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس اسلام کی صداقت اور زندہ خدا کا کیا معجزہ ہے تو سوائے قصہ اور کہانیون کے اور کیا جواب ہے کیا اب تم ہندؤن کی طرح

مولانا مولوی ... فاضل امروہی ... کی بہت ہنسوڑی ... تمام مولویون اور ... تحسین جواب دینے ... کامل مہارت ... عجیب حربہ اور ... فہرست ہ ... تشحیذ الاذہان ... سوا السبیل ار ... سورہ تبت یدی ... رسالہ ... حضرت احمد ... کی کل تصنیفات ... نظمون کا مجموعہ ... احمد ... میرزا عبدالکریم ... بنقا علیہ دوست ... روزان ... سے لائق ... اعلی ار ... قسم ... حضرت اقد ... اعجاز ... کشتی نوح ... کارخانہ ... سے طلب ...

پیشگوئیان پیش کر کے زور ڈال سکتے ہو کہ یہ اسلام کے معجزات تھے پھر حدیثوں کو پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ ظنیات کا مجموعہ ہے کوئی مسلمان ان کو خوش عقیدگی سے مان لیوے تو مان لیوے مگر ایک مخالف کب مان سکتا ہے اگر خدا تعالیٰ کی نصرت اسلام کے ساتھ نہ ہو تو دیگر مذاہب کیطرح یہ بھی ایک مردہ مذہب کہلائیگا۔ لیکن **اسلام نہ مردہ ہے اور نہ مردہ مذہب ہوگا** آپ آہستگی سے تفتیش کریں کہ خدا نے ہماری تائید میں کیا کچھ دکھلایا۔ طاعون آئی حج بند ہوا۔ اونٹ بیکار چھوڑے گئے۔ ماسوا اس کے اور ہزارہا نشان ظاہر کئے اور ہماری سب جماعت گواہ ہے بلکہ ہندو تک گواہ ہیں ایک سچے اور راستباز کی شناخت کے تین ذریعے ہی ہو سکتے ہیں اول نصوص یعنی قرآن شریف سے اس کی صداقت ظاہر ہو۔ دوسرے عقل سے دیکھے کہ زمانہ کی موجودہ حالت کیا ہے وہ اس امر کی ضرورت کو چاہتی ہے کہ نہیں کہ ایسا مصلح ہو۔ تیسرے یہ کہ اس کے لئے خوارق عادات اور نشان بھی ہوں۔ جیسے آنحضرت صلعم کے واسطے نص یہ تھی کہ توریت میں آپ کی نسبت ذکر تھا +

حضرت اقدس نے یہانتک تقریر کی کہ پھر ہمارے جوشیلے مہمان بول اٹھے کہ میں وعظ سننے نہیں آیا اس سے پیشتر بھی اثنائے تقریر میں انہوں نے کئی دفعہ بولنے کی کوشش کی مگر حضرت اقدس نے بار بار تاکید کی کہ آپ سن لیویں پھر بولنا مگر آخر کار ان سے نہ رہا گیا اور کہدیا کہ میں وعظ سننے نہیں آیا اپنی باتوں کا جواب چاہتا ہوں +

حضرت اقدس نے اپنے اس سلسلہ تقریر میں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت زمانہ کی ضرورت ایسے مصلح کو چاہتی تھی یہ آپ کے لئے عقلی شہادت تھی تیسرے آپکے معجزات تھے اب اگر کوئی طالب حق ہے تو آہستگی سے ان تین امور کو ہماری نسبت ثابت کر لیوے اگر ثابت نہ ہوں تو تکذیب کرے اور اگر ثابت ہوں تو تصدیق کرے لیکن اگر ثابت ہونے پر تکذیب کریگا تو گویا کل انبیاء کی تکذیب کریگا

سید محمد یوسف صاحب اگر کوئی اور مدعی ہو اور کہے کہ میں مہدی ہوں ... یا عیسیٰ ہوں تو پھر مابہ الامتیاز کیا ہوگا وہ کہہ سکتا ہے کہ طاعون وغیرہ نشانات میرے متعلق ہیں

حضرت اقدس مسیلمہ کذاب نے آنحضرت کے وقت دعویٰ کیا کہ میں نبی ہوں اگر وہ یہ کہتا کہ توریت کی علامات اور دیگر نشان جو محمد صلعم اپنے پر چسپاں کرتے ہیں ان کے واسطے نہیں بلکہ میرے واسطے ہیں تو پھر کیا جواب ہوتا۔

یہ سنکر ہمارے جوشیلے محقق کچھ ساکت اور متحیر ہوگئے اور بولے کہ میں اس بات کو نہیں سمجھا +

حضرت اقدس آپ کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلعم کے وقت ایک جھوٹا مدعی مسیلمہ کذاب تھا کہ وہ بھی نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور اسد عنصری بھی ایک مدعی تھا پس اگر یہ لوگ کہتے کہ یہ آیت جو قرآن شریف میں ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا یہ محمدؐ کے حق میں نہیں بلکہ ہمارے حق میں ہے تو اب آپ بتلا دیں۔ کہ اس کا کیا جواب ہوتا

محمد یوسف صاحب ۔ میں نے اس جواب کو تسلیم کر لیا کہ یہ میرے سوال کا ٹھیک جواب ہے اور جنہوں نے مجھکو منتخب کر کے روانہ کیا ہے میں ان کے روبرو یہی جواب بیان کر دوں گا +

حضرت اقدس ۔ یہ سوال اس وقت ہوتا کہ میں نے ایک جزو ہی بیان کی ہوتی اور اسی کو معیار قرار دیا ہوتا جیسے میں یہ کہتا کہ کسوف خسوف میرے حق میں ہے اور دوسری جزئیات کو بیان نہ کرتا مگر میں نے تو ایک مجموعہ پیش کیا ہے اور ہر ایک نبی انہی امور ثلاثہ کو پیش کرتا رہا ہے پس اگر کوئی انہی امور ثلاثہ کی بنا پر دعویٰ کرتا ہے تو اُسے مقابلہ لاؤ۔

محمد یوسف صاحب عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے یا یونہی پھونک مار دیتے تھے۔

حضرت اقدس (چونکہ سائل کا مطلب اس سوال سے یہ تھا کہ آپ جو مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں تو کس قدر مردہ زندہ کئے) اس لئے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کو جو مثیل موسیٰ کہا گیا۔ تو آپ بتلائیے کہ آنحضرت نے کس قدر عصاء کے سانپ بنائے اور کون سے دریائے نیل پر آپ کا گذر ہوا اور کب اور کس قدر جوئیں مینڈکیں اور خون آپ کے زمانہ میں آسمان سے برسا کیونکہ جب آپ مثیل موسیٰ تھے تو پھر آپ کے نزدیک تو تمام نشان موسیٰ والے آنحضرت سے ظاہر ہوتے تو وہ مثیل موسیٰ ہوتے۔ کفار نے بھی اس قسم کا سوال آپ سے کیا تھا فلیاتنا بایۃ کما ارسل الاولون یعنی جیسے موسیٰ اور عیسیٰ کو معجزات دئے گئے۔ ویسے ہی تم بھی دکھاؤ لیکن آنحضرت نے ویسا نشان نہ دکھایا وجہ اس کی یہ تھی کہ معجزات ..... ہمیشہ حالت موجودہ کے موافق ہوتے ہیں جیسی زمانہ کی ضرورت کا تقاضا ہوتا ہے ویسے ہی خوارق عادات ہر ایک مرسل من اللہ لیکر آتا ہے

معجزات حالت موجودہ کے موافق ہوا کرتے ہیں

محمد یوسف صاحب ۔ نیچر کے خلاف اگر کوئی بات ہو تو وہ معجزہ ہوتا ہے۔ آپ کوئی ایسی بات ثابت کریں +

حضرت اقدس دو گھنٹہ کے لئے آپ ذرا حلف ہاتھ میں لیکر لوگوں سے اس کی شہادت لیویں کہ آیا ایسے امور ہوئے ہیں کہ نہیں تو پھر آپ کو پتہ لگ جاویگا

محمد یوسف صاحب گستاخی معاف۔ آپکا دعویٰ عربی کا ہے کہ فصیح بلیغ بے مثل عربی لکھتے ہیں حالانکہ ق کو آپ ادا نہیں کر سکتے۔

حضرت اقدس یہ ایک بیہودہ اعتراض ہے انبیاء پر لوگ اس قسم کے بیہودہ اعتراض کرتے تھے اصل مقصود پر انسان کو بات کرنی چاہیئے۔ اس اثناء میں ایک مخلص خادم جو کہ پاؤں دبا رہا تھا حسن ارادت اور غیرت عقیدہ کے باعث یہ سوال ناگوار گذرا اور انہوں نے غیرت مندانہ الفاظ میں سائل کو کچھ سمجھایا کہ ایسے اعتراض بے ادبی ہے اس پر محمد یوسف صاحب کو طیش آ گیا اور کہا کہ میں اعتقاد نہیں رکھتا۔ اتنے میں مولوی مبارک علی صاحب نے سائل کی توجہ کو اس طرف مائل کیا کہ موسیٰ کی زبان میں بھی لکنت تھی چونکہ محمد یوسف صاحب ایک منصف مزاج انسان تھے انہوں نے معاً کہا کہ مجھکو یاد آ گیا اس اثناء میں حضرت اقدس نے کہا کہ کیا مہدی کا ذکر ہے اور محمد یوسف صاحب کو منقد پر اس کی تفصیل یوں کی کہ کتب حدیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ مہدی جو آنیوالا ہے اس کی زبان میں لکنت ہوگی اور وہ زانو پر ہاتھ مار کر بات کریگا یہ بات تو منجملہ اور نشانات کے ہے +

محمد یوسف صاحب۔ بیشک یہ میری غلطی تھی اور میں اس کی معافی طلب کرتا ہوں اور میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ گستاخی معاف ہو۔

چونکہ اس اثناء میں ابھی اس جوش کا بقیہ موجود تھا جو کہ اول اظہار ہو چکا تھا اور اس کے متعلق فریقین میں کچھ اور گفتگو ہو چکی تھی محمد یوسف صاحب نے کہا کہ استہزاء اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔ اس لئے حضرۃ اقدس سے کہا۔

حضرت اقدس۔ اس جگہ تو رنا کیا یہاں تو خاکساری ہے۔ اور نہ ہم ناراض ہوتے ہیں۔

محمد یوسف صاحب میرا حق ہے کہ میں اطمینان قلب کے لئے جو چاہوں سوال کروں ابراہیم علیہ السلام نے بھی آخر سوال کیا تھا اس کے کیا معنے ہیں۔ میں کیسے مان لوں کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ ہاں میں منصف ہوں ضد اور تعصب سے کام نہ لوں گا +

(باقی آئندہ)

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

(بقیہ مضمون متعلقہ مسئلہ تقدیر)

مجبور اور مختار

اس بیان سے یہ ثابت ہے کہ انسان کن کن امور میں مجبور اور کن کن مین مختار رہوتا ہے اس لفظ مختار اور مجبور پر بھی لوگون نے بحث کی ہے لیکن قرآن شریف اور احادیث اور آثار صحابہ مین یہ الفاظ کہین استعمال نہین ہوئے پھر نہین معلوم کہ اہل اسلام کو ان الفاظ پر بحث کرنے کی ضرورت کیون آپڑی اور اگر یہ الفاظ استعمال مین آگئے ہین تو بھی ان سے ذات باری پر کوئی حرف نہین آسکتا صاف ظاہر ہے کہ جیسے ایک مجبور کو سزا دینی ظلم ہے ویسی ہی ایک مختار کو پکڑنا بھی ظلم ہے تم اُس شخص کے حق مین کیا کہوگے جو ایک آدمی سے جبراً ایک فعل کرواتا ہے اور پھر اُسے اُس پر سزا دیتا ہے یا ایک شخص کو تمام اختیارات دیدے ہین کہ جو چاہے کرے مگر پھر اس کی حرکتون پر اُسے گرفت کیا جاتا ہے ایسے آدمی کا نام سوائے احمق کے اور کیا ہوگا پس یاد رکھو کہ خداتعالیٰ کی ذات ایسے خطاب سے پاک ہے اور نہ اُس کے علم اور قدرت کا یہ تقاضا ہوسکتا ہے کہ مختار یا مجبور کی حالت مین انسان کو سزا دیوے۔ اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ پھر انسان

انسان جوابدہ کیون ہے

کیون باز پرس ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک کو دخل اور تصرف دیکر نتائج سے آگاہ کر دیا جاتا ہے اور یہ سب اُسے حاکمانہ حیثیت سے عطا کر کے بتلایا جاتا ہے تو اس وقت اگر کوئی خلاف ورزی کرے تو وہ قابل مواخذہ ضرور ہوتا ہے دنیاوی حکامون اور سلطنتون مین اس کی نظیرین موجود ہین کہ ایک عہدہ دار یا ملازم کو دخل اور تصرف مال و زر یا دیگر اشیاء سرکاری پر دیا جاتا ہے اس کے اختیارات کا اُسے علم ہوتا ہے اس کی حدود مقرر ہوتی ہین اور جب ان کو ٹھیک ٹھیک بجا لا دے تو قابل انعام و تشکریہ ہوتا ہے خلاف ورزی کرے تو سزا پاتا ہے یہی حال انسان کا اس دنیا مین ہے اور خواہ آسمانی کتابون کا نازل ہونا اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ شریعت اور قانون کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس سے ہمکو پتہ لگتا ہے کہ انسان کی جوابدہی اس حال مین ہے جب کہ وہ اپنے مولاکریم کی طرف سے نتائج اعمال سے آگاہ کیا گیا ہے یہ آگاہی اُسے بارگاہ ایزدی مین جوابدہ بناتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو پھر آسمانی کتابون کا نازل کرنا انبیاء اور ان کے خلفاء کو مبعوث کرنا خدا کا ایک بے سود فعل ہوتا۔ جیسے آنکھ اپنا کام کرتی ہے اور وہ کان کا کام نہین دے سکتی اسیطرح انسان فرشتون کی طرح بنایا جاتا مگر اس طرح کی بناوٹ سے وہ کسی ثواب اور اجر کا مستحق نہ ہو سکتا تھا کیونکہ ثواب اور انعامات وغیرہ کا انسان اسیوقت مستحق ہوتا ہے جب وہ کوئی امر خلاف طبع کر کے دکھاتا ہے ایک پیشہ ور اگر اپنی خواہش طبعی کیموافق گھر بیٹھا رہے اور اپنے نفس کے خلاف کوئی تکلیف حرکت کرنے کی اپنے اعضاء سے کام لینے کی گوارا نکرے تو وہ کب کچھ حاصل کرسکتا ہے انسان کا نفس تو آرام کو چاہتا ہے مگر جب تک وہ اس آرام کو چھوڑ کر کچھ تکلیف خلاف نفس گوارا نکرے وہ کچھ حاصل نہین کرسکتا اسیطرح خادم اپنے آقا کو ملازم اپنے افسر کو خوش نہین کرسکتا جب تک کہ وہ کچھ اپنے خلاف نفس نہین کرتا یہ شب و روز کا نظارہ اس امر کو خوب ظاہر کرتا ہے کہ انسان کے اندر نتائج اعمال کا علم ہے جس سے وہ ترقی مراتب کی کوشش کرتا رہتا ہے پس جن راہون پر وہ چلکر انعام اور ترقی حاصل کرتا ہے ضرور ہے کہ جب ان کو ترک کرے تو نقصان بھی اُٹھا دے

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ بعض انسانی قویٰ کی ساخت ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ اوس قسم کے اعضاء والون سے وہ حرکات ہی ناشائستہ سرزد ہون مثلاً ڈاکو۔ چور۔ وغیرہ جو ہوتے ہین دیکھا جاتا ہے کہ ان کی کھوپریون کی ساخت ایک خاص قسم کی ہوتی ہے جو دوسرے لوگون سے بالکل علیحدہ اور متمیز ہوتی ہے پھر جس حال مین کہ قدرت نے ان کی ساخت ہی ایسی بنائی ہے وہ کس طرح جوابدہ ہونے چاہئین۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سوال کا تعلق علم قیافہ سے ہے جو کہ ایک مومن کا کام ہے حدیث شریف مین ہے اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کر عطا کردہ نور سے ہر ایک شئے کو دیکھتا ہے یاد رہے کہ جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسے اعضاء دئے ہین کہ وہ ان کو دبا سکتا ہی نہین ہے اون کا نام مجنون رکھا ہے جنپر شریعت کا کوئی حکم جاری نہین ہے ہان اگر اس کے اندر کچھ نہ کچھ قوت ان اعضاء کے تقاضاء کو دبانے کی ہے تو وہ ضرور قابل مواخذہ ہین کیونکہ جب وہ بعض حالتون مین ان قویٰ کو دبا سکتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ حکم خداوندی سے نہین دبا سکتے یا کم از کم اپنے اس فعل پر نادم ہوکر ان کے دبانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہین مانگ سکتے ہم نے خود مجنونون کو دیکھا ہے کہ انمین کچھ نہ کچھ قوت ضرور باقی رہتی ہے۔ روٹی وہ ضرور کھاتے ہین بعض کو پیسہ مانگتے بھی دیکھا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ کچھ نہ کچھ قوت ضرور باقی ہوتی ہے اسیطرح ہم ایک چور اور ڈاکو دیکھتے ہین کہ اگر یہ افعال بد اُن سے بہ تقاضائے فطرتی صادر ہوتے ہین تو پھر وہ حفاظت کا کیون انتظام کرتے ہین اور جب ان کو خطرہ ہو کہ ہم پکڑے جاوینگے تو کیون بھاگتے ہین پس معلوم ہوا کہ ان مین اپنے آپ کو سنبھالنے اور اپنے قویٰ کو دبانے کی قوت بھی ہے اور اسیکا نام **تو بہ** ہے کہ جب انسان ایک طاقت کو بار بار دباتا ہے تو وہ آخر کار زائل ہوجاتی ہے اور یہی شریعت کا حکم ہے ہان اگر اُس مین دبانے کی طاقت نہین ہے تو وہ مجنون اور پاگل ہے اس پر کوئی حکم شریعت کا نہین ہے +

جو شخص بدی کو بدی خیال کرتا ہے وہ ضرور قابل مواخذہ ہے بعض قومین ایسی بھی ہین کہ وہ کہتی ہین کہ جنکو تم بدی کہتے ہو ہم اُن کو بدی نہین تصور کرتے مگر وہ اپنے افعال مین جھوٹے ہین اور شرارت سے یہ بات کہتے ہین۔ ایک دفعہ ایک کنجر سے مجھے گفتگو کرنیکا اتفاق ہوا اس نے کہا کہ ہم زنا کو ہرگز بدکاری نہین سمجھتے مین نے اُس سے پوچھا کہ اگر یہ تمہارے نزدیک بدکاری نہیں ہے تو پھر بہوؤن* سے یہ کام کیون نہین کرواتے۔ تب اُس نے کہا کہ وہ غیر کی لڑکی ہوتی ہے اس سے یہ **خرابی اور گند** کروانا ٹھیک نہین ہے۔ اس کمبخت نے اپنے منہ سے اس کام کو خرابی اور گند کہا حالانکہ اول کہہ چکا تھا کہ ہم زنا کو بدکاری نہین خیال کرتے مین نے اُسے ملزم کیا اور کہا کہ دوسرے تماشبین جو تمہاری لڑکیون کے پاس آتے ہین کیا وہ ان لڑکیون کو اپنی لڑکیان خیال کرتے ہین وہ بھی غیرون کی سمجھکر آتے ہین اس

(باقی آئندہ)

* کنجر لوگ جب اپنا بیاہ کرتے ہین تو اس بیاہتا عورت کو بہو کہتے ہین اور اس سے حرامکاری کروانا سخت گناہ خیال کرتے ہین +

نظم

منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

درمدح حضرت اقدس جناب مسیح الزمان و مہدی دوران سلمہ الرحمٰن علیہ السلام

مہدیٔ راہ ہُدا ئے عیسیٰ دوران آیا
مژدہ باد! اے دلِ بیمار کہ درمان آیا
مہبطِ وحی و موردِ انوارِ خدا - مظہرِ حق
خادمِ دینِ متین - احمدِ ذیشان آیا
یدِ بیضا و عصا لیکے بحکمِ باری
سر پہ فرعونیوں کے موسیِ عمران آیا
کیون نہ اب شمس پرستی سے ہو تائب بلقیس
لے کے توحید کا پیغام سلیمان آیا
خواب مین دیکھ زلیخا ہوئی جس پر شیدا
ناگہاں مصر مین وہ یوسفِ کنعان آیا
مرتضیٰ کہئے اُسے یا کہ ابوبکر و عمر
یا فقط اتنا ہی کہدیوین کہ عثمان آیا
دجل دجال کے کر دینے کو درہم برہم
ابن مریم کہین یا مہدیٔ دوران آیا
صحف سابقہ کا گنجِ معانی لاریب
ناسخ وید ہے اور ماہرِ قرآن آیا
خُمِ وحدت سے کئے شیشۂ دل کو لبریز
بیخودی مین ہے وہ مستِ مئے عرفان آیا
آہنی گرز تو سمجھو اُسے از بہرِ صلیب
قتلِ کفار کو ہے خنجرِ بُرّان آیا
کیون نہ ہو ماند ستارون کی چمک آپ سے آپ
چودھوین رات کا جب ماہِ درخشان آیا
خود بخود رات کی تاریکی ہوا کرتی ہے دور
صبح ہو جاتے ہی جب مہرِ درخشان آیا
رو یہ کہتی ہے شغالون سے کہ دیر ہے کیا
بھاگو بھاگو کہ وہ ہے شیرِ نیستان آیا
بلبلین کیون نکرین نغمہ سرائی مل کر
موسم لالہ و گل سنبل و ریحان آیا
ظلم ہے ظلم ہے اس شخص کو کہنا کافر
جانب حق سے جو ہو مرد مسلمان آیا
کشتی نوحؑ کے آنے مین اگر ہوتی دیر
خلق ہو جاتی فنا ایسا تہا طوفان آ یار
قادیان دارامان گہری نگاہ مین اپنے
مثل فردوس کے ہے رشک گلستان آیا
قادیان فخر کرے مکے مدینے کے بعد
جسمین عکس رخ پیغمبر ذیشان آیا
(باقی آیندہ)

تازہ حالات اور دلچسپ خبرین

طاعون اور بیعت قادیان کے گرد و نواح مین کثرت سے طاعون ہے اس لئے جوق در جوق لوگ ہر جمعہ بیعت کر رہے ہین اور جب حضرت اقدس سیر کو تشریف لے جاتے ہین تو راستہ مین تعظیم اور تکریم کے لئے اکثر کھڑے ہوئے ہوتے ہین

مقدمہ جہلم نمبر ۲ نیا مقدمہ جو کہ کرم دین صاحب نے جہلم مین حضرت اقدس پر دائر کیا ہے اس کے سمن کی تعمیل ہو گئی ہے ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء پیشی کی تاریخ ہے غالباً حضرت اقدس مورخہ ۱۴ مارچ کو قادیان سے روانہ ہون گے +

الہام ۱۸ فروری کو جبکہ حضرۃ اقدس کی طبع بہت ناساز تھی اور آپ نے بہت تکلیف محسوس کر کے خیال کیا کہ اب آخری دم ہے تو الہام ہوا "ویفنیک" اس کا اول حصہ یاد نہ رہا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی الہام مین بتلایا گیا (تا بدیر ترا خواہد داشت۔

پٹنہ مین طاعون بہ نہ در خطرناک ترقی پر ہے +

پیرس مین دو طلباء نے آپس مین پستول سے دوئل کیا ایک قتل ہوا دوسرا عدالت سے بری ہوا

عیسویت اور طاعون ایک جرمن کیتھلک بشپ نے اپنے گھر ایک خط لکھا ہے کہ خدا کے کلام ایسے نرالے ہین معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ والدین صفحہ ہستی سے مٹ جاوین اور ان کے پس ماندہ بچے مذہب عیسوی قبول کر کے نجات حاصل کرین گذشتہ قحط مین ہزارون بچے مشن کے پاس پناہ گزین ہوئے جو آج پکے عیسائی ہین اگر ہمین زیادہ چندہ ملجاوے تو اور کئی سو بچے ہمارے قابو مین آ سکتے ہین جن کے والدین طاعون سے مر گئے ہین ......

کاش کہ پادری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ یہ پیشگوئی کی ہوتی کہ جو عیسائی ہوگا وہ نہ مریگا یا کسی شہر کا نام لیا ہوتا کہ وہ محفوظ رہیگا یا اب پادری صاحب شائع کر دیوین کہ بلاد عیسویت مین طاعون ہرگز نمودار نہ ہوگی - یہ سب دہوکا ہے سوائے اس کے جسے خدائے "انّہ اٰوی القریۃ" وغیرہ کی بشارت خود دی ہو اور کون دعویٰ کر سکتا ہے - پادری صاحب نے تو یہ بھی نہ لکھا کہ مین ہی ضرور طاعون سے محفوظ رہونگا حالانکہ ہمارے امام ہمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نہ یہ چاہتے ہین کہ کسی کے ماں باپ مرین نہ یہ لوگ مبتلائے بلا ہون بلکہ آپ کا پاک مشن یہ ہے کہ لوگ تقویٰ اختیار کرین اور خدا سے صلح کرین تاکہ اس بلا سے بچین اور اگر ایک بھی متقی ہوگا تو خدا اس کی برکت سے اس کے گھر بھر کو محفوظ رکھے گا -

ہمعصر اظہار الحق اٹاوہ کے ایڈیٹر صاحب نے ایک جیبی گھڑی قیمتی ۵۰ روپیہ کا انعام اور حضرت صاحب کی بیعت سے توبہ کا اشتہار اس شرط پر دیا ہے کہ کوئی میرزا صاحب کا مخالف کسی آیت قطعی الدلالت یا حدیث صحیح مرفوع متصل سے یہ بات ثابت کر دے کہ مسیح علیہ السلام زندہ جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اترینگے +

امریکا مین دیا سلائی بننے کی ایک نئی کل ایجاد ہوئی ہے جو ایک منٹ مین ۴۴ ہزار دیا سلائی بنا دیگی اور موجودہ کلون کے خرچ کے ۱/۴ حصہ سے بھی کم خرچ ہوگا سول ملٹری لکھتا ہے کہ یا غرکے ملک مین

نیا مہدی ایک ترکی زید سید بنام سید محمد الہادی ظاہر ہوا ہے جس نے مہدی کا دعویٰ کر کے لوگون کو دعوت کی ہے مگر وہ اپنے معجزانہ قوت کے اظہار مین ناکامیاب رہا ہے اور اس لئے اس کی کامیابی ناممکن امر ہے اس قسم کے کاذب مہدی اور مسیحون کا پیدا ہونا دراصل ہمارے امام پاک صادق مہدی اور مسیح کی صداقت پر دلیل ہے تاکہ خدا دکھلا دے کہ دیکھو صادق تو کامیاب اور برومند ہوتا ہے اور وہ اپنے دشمنون کی ناکامی اپنے سامنے دیکھتا ہے اور کاذب انہین لوگون کے سامنے حقیر ہوتا ہے جن کے سامنے وہ دعویٰ کرتا ہے +

ولادت مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۰۳ء بروز چہارشنبہ شب کو ۱۱ بجے کے قریب مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفی کے گھر مین اللہ کے فضل سے فرزند نرینہ نے ولادت پائی اس سے پیشتر مرزا صاحب موصوف کے دو فرزند ارجمند ہین اللہ تعالیٰ ان ہر سہ کی عمر دراز کرے اور دین کا سچا خادم بنا دے +

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جائے ہر ایک احمدی متنفس کو تاکید ہے کہ اپنے گرد و نواح مین ہر جگہ اطلاع کر دے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سر برآوردہ احمدی ممبر اپنے اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل

ریویو

ہمارے پاس کتاب **سوط القادیانی علی اسراف الدرانی** حیدرآباد دکن سے پہونچی ہے جو کہ حضرۃ اقدس کے ایک معاند اور مخالف مسمی حیدراللہ خان درانی کی تصنیف درۃ الدرانی کا جواب ہے کتاب درۃ الدرانی ہم نے خود تو نہین دیکھی مگر سوط القادیانی مین جو اس کی مختصر عبارت اور پھر اس کا جواب درج ہے ان سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ مصنف درۃ الدرانی نے اپنے ہاتھون خود اپنے پاؤن پر کلہاڑی ماری ہوئی ہے جس قدر کتابین اس الہی سلسلہ احمدیہ کے مقابلہ مین نکلی ہین عموماً ان کا یہی حال ہوتا ہے کہ دروغگورا حافظہ نباشد کی مصداق ہوتی ہین ۔ سوط القادیانی کے مصنف نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواری ہونے کی حیثیت سے بہت عمدہ معقولی اور نقلی ثبوت ان اعتراضون کے بیجا اور بے محل ہونے کا دیا ہے اور دکھایا ہے کہ یہ دشمن شپرہ چشم کس طرح نور صداقت سے دور پڑے ہین اس کتاب کے ۸۶ صفحہ ہین اور ۵ قیمت پر میر محمد سعید صاحب صدر مدرس مدرسہ بازار گھانسی حیدرآباد دکن کی معرفت ملسکتی ہے ۔

اس قسم کی کتابین جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید مین لکھی جاتی ہین ہماری رائے مین ضرور خریدی جانی چاہئین تاکہ مصنفون کو آئندہ ایسی تصنیفات کی جرأت ہو ہان مصنفون کو اس امر کا خیال ہونا ضروری ہے کہ وہ حتی الوسع کم قیمت رکھین اور ان تصانیف سے صرف ایک خدمت اس مشن کی مقصود ہو نہ کہ تجارت ۔ اور ادہر احمدی جماعت مستعدی سے انکو خرید لیا کرے اور یہ خصوصیت سے ہماری جماعت کے کتب فروشون کو چاہئے کہ وہ اس قسم کی تصانیف کے پانچ پانچ یا دس دس نسخہ ضرور اپنی دوکانون پر رکھین اور صاحب تصنیف سے منگوالیا کرین اور امید ہے کہ اس قسم کی کتابون کا دوکان پر رکھا رہنا کچھ نہ کچھ عمدہ نتیجہ احمدی مشن کو دیتا رہیگا ۔

اسی طرح پنجابی زبان مین نظم کے پیرایہ مین وفات مسیح پر اکثر چھوٹی چھوٹی کتابین لکھی گئی ہین اور بعض ان مین سے چھپ چکی ہین کتب فروشون اور سوداگرون کی دوکان پر ان کا ہونا ضروری ہے بہت سے دیہاتون مین ان سے ایک خاص اثر ہوتا ہے اور شہرون مین اکثر اجنبی مسافر اور لوگ ہر ایک مذاق کی کتابین خریدا کرتے ہین اس لحاظ سے یہ بھی ایک سبیل اس الہی سلسلہ کی تبلیغ کی ہوگی اور اگر کسی سوداگر کی معرفت ایک نسخہ بھی خرید کر کوئی اجنبی ہدایت پا گیا تو وہ ایک بڑے ثواب کا عنداللہ مستحق ہوگا

قادیانی چندہ اور کالج

ہمارے احباب نے الحکم مین جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کا ایک آرٹیکل قادیان مین کالج کی تجویز پر پڑہا ہوگا اور امید ہے کہ ہر ایک متنفس احمدی جماعت کو اپنے اس قومی یادگار کو قائم کرنے کی بہت بڑی خوشی ہوگی مولانا موصوف نے اس کی ضرورت کو جن لفظون مین بیان کیا وہ بہت کافی ہین اسکل فلسفہ کے جس ہر نے ہماری اسلامی ذریت کو خصوصاً ہلاک کیا ہے (جس مین کچھ تو ہلاک ہو چکے ہین بعضون مین یہ زہر نصف حصہ بدن مین سرایت کر چکا ہے اور بعض نے اس کا جام ابھی منہ سے ہی لگایا ہے) اس کا تریاق اگر روئے زمین پر ہے تو وہ ایک ہی شخص مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیر سایہ رہنا اس کے رخ انور پر نظر ڈالنا اور مزکی نفس کلمات کو سننا اس کے نفوس طیبہ سے بہرہ ور ہونا ہے نظیر اور نمونہ سے بڑھکر اور کونسا ثبوت ہے جن گریجوایٹون ایم اے اور بی اے نے اس کی غلامی کا فخر حاصل کیا ہے ان کی شکلون طرز زندگی ۔ ان کے اخلاق اور دیانت اور امانت کو پرکھ لو اور پھر دوسرے جنٹلمینون سے مقابلہ کرو اگر آنکھین ہین تو خود ہی یہ فرق بین نظر آویگا پس اس کالج کی قیام مین جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنی آئندہ ذریت کی ایک بڑی بھاری خدمت بجا لاتا ہے ۔ برادران من کیا اس حالت مین کہ آپ قال اللہ اور قال الرسول پر صدق دل سے ایمان لا چکے ہین اور ایک مظہر الوہیت کے دست مبارک پر اپنے اغراض ۔ ارادون اور ہر ایک خواہش نفسانی کو یہ این الفاظ فروخت کر چکے ہین کہ مین دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا کیا اس کے بعد ہمین ضرورت ہے کہ ہم غیر قومون کی نظائر پیش کر کے آپکے دلون مین جوش حمیت پیدا کرین ۔ میری رائے مین جو شخص اس وقت صدق دل سے حضرت مسیح پر ایمان لاتا ہے اس کے لئے صرف یہ کافی ہے کہ اُسے اس امر کی اطلاع پہنچ جاوے کہ فلان ضرورت دینی کے لئے مالی امداد قادیان مین طلب کی جاتی ہے اس خبر کے ملنے پر اس کی یہ حالت ہونی چاہئے جیسے بارود کے پاس ایک چنگاری پہنچنے سے ہوا کرتی ہے اُسے اُسی وقت اپنے اخراجات ذاتی پر نظر ڈالکر دیکھنا چاہئے کہ مین کہان کہان سے گنجائش نکال سکتا ہون کون سے ایسے اخراجات مین نے اپنے ذمے لگا چھوڑے ہین کہ اگر وہ نہ ہون اور ایک مذہبی ضرورت پوری ہو جاوے تو میری قوت لایموت مین تو فرق نہین آتا مگر اللہ کی رضامندی کا موجب عظیم ہوتا ہے دینی ضرورتون کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت یہ اب تیرا ذمہ ہے اور تیرا فرض ہے کہ اس وقت غیراز اسلام سماجون اور کمیٹیون نے اپنی اپنی قوم کی نشو ونما کے لئے جسطرح اپنے مالون کو پانی کی طرح بہایا ہے تو مقابلہ پر ان سب کو مات کر دے ۔ دیکھ ان کی کوششون کا کوئی ثمرہ نہین کیونکہ ان کا خدا ایک موہوم خدا ہے مگر تیری کوششون کا ثمرہ ہے تجھ سے پہلے ایک جماعت گذر چکی ہے تو اس کی آخرین منہم ہے اب دیکھ کہ انہون نے کس طرح سے اپنی جان ومال خدا کی راہ مین اس لئے دیا کہ قوم کی اصلاح ہو آئندہ ذریت جہالت کی موت سے نجات پاوے پھر یہ بھی دیکھ کہ کیا ان کی کوششین بار آور نہین ہوئین ہوئین اور بیشک ہوئین اور اسی طرح تیری بھی ہونگی اس لئے جہان تک ہو سکے ہر ایک گھر کا ہر ایک متنفس اس مین امداد سے محروم نہ رہے جو ایک پیسہ دے سکتا ہے وہ ایک پیسہ ضرور دے اور یہ ہرگز نہ خیال کرے کہ ایک پیسہ کیا شے ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نفس کا دہوکہ ہے خدا نے دلونکو دیکھنا ہے نہ مالون کو ہمارا خدا قادر خدا ہے وہ ایک پیسہ مین برکت ڈالکر اُسے لاکھہ روپیہ بنا سکتا ہے یہ خیال ان لوگون کو کرنا چاہئے جنکا خدا بے دست و پا ہے نہ اُسے قدرت ہے نہ طاقت اور اُس سے تو اُس کے پرستار ہی زیادہ طاقت رکھتے ہین ۔

پس اس قومی خدمت اور قومی یادگار کی قیام کے لئے دلیری سے کام لو اور چاہئے کہ تم کو ہر وقت یہ خیال رہے کہ اس وقت قادیان مین کس قدر اخراجات کی ضرورت ہے ۔ مسکین یہان ہین ۔ یتیم یہان ہین غریب یہان ہین مہاجر یہان ہین ۔ درویش یہان ہین طالبعلم یہان ہین کل دنیا کا مقابلہ یہان ہے ۔ جن مذاہب کی امداد پر سلطنتین روپیہ خرچ کر رہی ہین ان کو بیخ و بن سے نابود کر دینے کی کوشش یہان ہے اب سوچو کہ کس قدر مالی امداد کی ضرورت ہے اور کس طرح سے ہمین اپنے اخراجات مین کفایت کر کے بچت نکال کر یہان کی امداد کرنی چاہئے ۔

تم اپنی امداد ونکو اسی پر منحصر مت رکھو کہ ضرور روپیہ ہی دو بلکہ اگر کوئی پرانا کپڑا ہے اور تم اسے کسیکو دینا چاہتے ہو تو یہان بھیجو ہر ایک صدقہ اور خیرات کا یہان بہت عمدہ مصرف ہے اپنے آٹے مین سے ایک ایک مٹھی روز نکالکر اگر جمع کر دو تو وہ بھی ہر ماہ ایک رقم بنیگی ۔ یہان کے یتیمون ۔ غریبون مسکینون درویشون کو تم سب اپنے بھائی سمجھ کر ان کی ضرورتون کا خیال رکھو اور کوشش کرو کہ تمہارے مال ان راہون مین خرچ ہون خدا تعالیٰ کا یہ خطاب قرآن شریف مین مومنون سے ہے نہ کہ کافرون سے وانفقوا مما رزقنٰکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین ۔ جو کچھ مین نے تم کو دیا ہے اس مین سے موت کے آنے سے پیشتر صرف کرو ایسا نہ ہو کہ موت کے وقت یہ کہو کہ کاش مجھے تھوڑے دنون کی اور مہلت ملتی اور خیرات کرتا اور خدا تعالیٰ کے صالحین بندون مین سے ہوتا ۔ ہماری احمدی بہنون کے لئے یہ ایک بہت عمدہ نظیر ہے کہ حال ہی مین حیدرآباد دکن کی ایک احمدی بہن نے اپنا پانسو روپے کا حق مہر دینی ضرورتون کے لئے قادیان روانہ کیا ہے پس ان کو بھی چاہئے کہ اس کی تقلید کرین ...... اور حتی الوسع چندون مین ہاتھ بٹاتی رہین اور ہمارے احمدی بھائی اپنے گھرون مین یہ مضمون سنا دیوین ۔ (ایڈیٹر)

شیخ فیض علی صابر منیجر اخبار نے مطبع بشیر ہند امرتسر میں چھپوایا ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸ ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۷ | قادیان دارالامان ۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۶ - ذوالحجہ سنہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

مسلسل ڈائری

گذشتہ اشاعت سے آگے

بقیہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

وجودی مذہب اور اس کا رد

جالندہر سے ایک صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی کہ وہاں وجودیوں کا بہت زور ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل میں ان لوگوں کا اباحتی رنگ ہے دہریوں میں اور انہیں بہت کم فرق ہے ان کی زندگی بے قیدی کی زندگی ہوتی ہے خدا کے حدود اور فرائض کا بالکل فرق نہیں کرتے۔ نشہ وغیرہ پیتے ہیں ناچ رنگ دیکھتے ہیں زنا کو اصول سمجھتے ہیں

ایک دفعہ ایک وجودی میرے پاس آیا اور کہا کہ میں خدا ہوں اُسنے ہاتھ آگے بڑہایا ہوا تہا میں نے اس کے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی حتی کہ اس کی چیخ نکل گئی تو میں نے کہا کہ خدا کو درد بھی ہوا کرتا ہے اور چیخ بھی نکلا کرتی ہے +

انسان خدا کی صورت پر

پھر نواب صاحب نے بیان کیا کہ وہ کہا کرتے ہیں کہ انسان کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ تورات میں یہ لکہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی خدا نے چاہا ہے کہ انسان خدا کے اخلاق پر چلے چونکہ وہ ہر ایک عیب اور بدی سے پاک ہے یہ بھی پاک ہو جیسے اس میں عدل۔ انصاف اور علم کی صفت ہے یہی اس میں ہو اس لئے اس خلق کو احسن تقویم کہا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ جو انسان خدائی اخلاق اختیار کرتے ہیں وہ اس آیت سے مراد ہیں اور اگر کفر کرے تو پھر اسفل السافلین اس کی جگہ ہے +

وجودیوں سے جب بحث کا اتفاق ہو تو اول اُن کو خدا کی تعریف پوچھنی چاہیئے کہ خدا کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا صفات ہیں وہ مقرر کر کے پھر اُنسے کہنا چاہیئے کہ اب ان سب باتوں کا تم اپنے اندر ثبوت دو۔ یہ نہیں کہ جو وہ کہیں وہ سنتے چلے جاؤ اور ان کے پیچ میں آ جاؤ بلکہ سب سے اول ایک معیار خدائی قائم کرنا چاہیئے بعض ان میں سے کہا کرتے ہیں کہ ابھی ہمیں خدا بننے میں کچھ کسر ہے تو کہنا چاہیئے کہ تم بات کرو جو کامل ہو گذرا ہی اُسے پیش کرو۔ اسمقام پر میر ناصر نواب صاحب نے ایک عمدہ لطیفہ کہا کہ اگر وہ جواب دیویں کہ وہ مر گیا ہے تو کہنا چاہیئے کہ کمبختو کیا خدا بھی مرا کرتا ہے۔

یہ ایک ملحد قوم ہے۔ تقوے۔ طہارت صحت نیت پابندی احکام بالکل نہیں۔ تلاوت قرآن نہیں کرتے ہمیشہ کافیان پڑہتے ہیں۔ اسلام پر یہ بھی ایک مصیبت ہے کہ آج کل جس قدر گدی نشین ہیں وہ تمام قریب قریب اس وجودی مذہب کے ہیں جو معرفت اور تقوے کے ہرگز طالب نہیں ہیں اس مذہب میں دو شئے خدا کے بہت مخالف پڑی ہیں ایک تو کمزوری دوسری ناپاکی۔ یہ دو نوں خدا میں نہیں ہیں اور سب وجودیوں میں پائی جاتی ہے۔ لطف کی بات ہے کہ جب کسی وجودی کو کوئی بیماری سخت مثل قولنج وغیرہ کے ہو تو اس وقت وہ وجودی نہیں ہوا کرتا۔ پھر اچھا ہو جاوے تو یہ خیال آیا کرتا ہے کہ میں خدا ہوں +

مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے وقت وقت پر باجماعت ادا کیں اور سیر کے لئے بھی آپ تشریف لائے

سیر

مولوی نور احمد صاحب از لودی ننگل اپنی پنجابی نظم جو کہ انہوں نے چند ایک منکرین کے رد میں لکھی تھی سناتے رہے۔ جہوٹ چونکہ آج کل اس الہی سلسلہ کے دشمنوں کی عام عادت ہو گئی ہے اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جہوٹ جیسا۔ لعنتی کام اور کوئی نہیں اور پھر خصوصًا وہ جہوٹ جو کہ آبرو۔ عزت وغیرہ پر ہوتا ہے جس پیٹ سے ایسی ایسی باتیں نکلا کرتی ہیں اُسے نفس کہتے ہیں +

اپنے دشمن کی آبرو کا خیال (حاشیہ کا عنوان، ناصاف)

اس کے بعد اسی آبرو کے مضمون پر حضرت اقدس نے اپنے خون کے مقدمہ میں ایک واقعہ بیان کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہر ایک کی آبرو حتی کہ اپنے دشمن کی آبرو داری کا بھی کسیقدر خیال ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اس قتل کے مقدمہ میں ہمارا ایک مخالف

گواہ کی وقعت کو عدالت مین کم کرنے کی نیت سے ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی مان کا نام دریافت کرو مگر مین نے اُسے سوال کرنے سے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اُسے مفر نہ ہو حالانکہ ان ہی لوگون نے میرے پر جہوٹے الزام لگائے جہوٹا مقدمہ بنایا افترا باندھا اور قتل اور قید مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے اب بتلاؤ کہ میرے پر کونسا خوف ایسا طاری تہا کہ مین نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روک دیا صرف بات یہی تھی کہ مین اس بات پر قائم ہون کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دیوے اور اُسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو۔

اس پر ایک مخلص خادم نے عرض کی کہ حضور میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے کہ یہ سوال کیون اس پر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میرے دل نے گوارا نہ کیا۔ اُس نے پہر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہیئے تہا آپ نے فرمایا کہ **خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤ مین کیا کرون**

اخلاق فاضلہ ایک صاحب آمدہ از جالندہر نے عرض کی کہ حضور وہان شحنہ ہند نے بہت سے آدمیون کو روک رکھا ہے اس کا کیا علاج کرین فرمایا صبر کرو۔ ایسا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لوگ تو آپ کی مذمت کیا کرتے تھے مگر آپ ہنس کر فرمایا کرتے کہ ان کی مذمت کو کیا کرون میرا نام تو خدا نے اول ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھدیا ہوا ہے اسیطرح خدا تعالےٰ نے مجھے بھی الہام کیا جو کہ آج سے ۲۲ برس پیشتر کا براہین مین چھپا ہوا ہے یحمدک اللہ یعنی خدا تیری تعریف کرتا ہے۔ جہوٹ ایسی شے ہے کہ آخر ایک دن جہوٹا انسان اوس سے تہک جاتا ہے پہر اگر خدا توفیق دیوے تو توبہ کرتا ہے ورنہ اسیطرح نامراد مر جاتا ہے۔

تلیین اس وقت آپ نے تشریف لاکر تہوڑی دیر مجلس کی بعض وقت مثانہ سے جھکر وغیرہ تکلیف دیکر پیشاب کی طرح نکلتے ہین ان کی بنسبت فرمایا کہ نربسی ۳ رتی اور وائٹم اپیکاک کا استعمال اس کے واسطے بہت مفید ہے اور چاول وغیرہ لیسدار اشیا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے یہی لیس منجمد ہو کر کنکر بنجاتی ہے پہر فرمایا کہ میرے والد صاحب کو بھی یہ مرض رہا ہے وہ صبر کی گولیان استعمال کیا کرتے تھے بہت مفید ہین اس مین صبر۔ سہاگہ۔ بزرا لبنج۔ فلفل۔ دار فلفل وغیرہ

عصر اس وقت ایک خط کے ذریعے سے خبر ملی کہ جہلم مین اب پہر کرم دین کا ارادہ مقدمہ کا ہے اور وہ نگرانی کرانا چاہتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ گہبرانا نہ چاہیئے یہ تو خدا کے عجائبات ہین

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ما ننسخ من آیۃ کا نقشہ فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تہا میرا ارادہ ہوا کہ لکہ لون پہر یا نظر پہر وساکر کے نہ لکہا آخر وہ ایسا بہولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا در اصل یہی بات ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔

قبل از عشا جہلم سے مقدمہ کی فیصلہ کی نقل منگوائی گئی تہی اس وقت وہ حضرت اقدس سنتے رہے۔ کسی نے کہا کہ اس پر ہم نالش کر سکتے ہین۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نالش نہین کرتے یہ تو اسرار الٰہی ہین ایک برس سے خدا نے اس مقدمہ کو مختلف پیرایون مین ظاہر کیا ہے ابھی کیا معلوم کہ وہ اس کے ذریعے سے کیا کیا اظہار کریگا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل مقدر خدا کی طرف سے تہا۔ قانون کے ذکر پر فرمایا کہ وانصافاً قانون نے بڑی دانشمندی سے کام لیا ہے کہ مذہبی امور کو دنیاوی امور سے الگ رکہا ہے کیونکہ مذہبی عالم کی باتون کا دار و مدار تو آخرت کے متعلق ہوتا ہے نہ کہ دنیا کے متعلق۔

تصرف الٰہی مقدمات کے فیصلون کی نسبت فرمایا کہ میرا اپنا اصول یہ ہے کہ بدتر سے بدتر انسان بھی اگر مقدمہ کرے تو اس مین تصرف اللہ ہی کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے اس سے فیصلہ لکھواتا ہے انسان پر بہروسا شرک ہے بلکہ اگر ایک بہیڑیے کے پاس بھی مقدمہ جاوے تو اس کو خدا سمجھ عطا کر دے گا۔

مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز جمعہ

آج فجر۔ ظہر اور عصر کی نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کین۔ مغرب اور عشا کی نماز بوجہ بارش کے جمع کر کے ادا کی گئین۔ عشا سے تین اسی لیے کوئی مجلس نہین ہوئی۔ اور جمعہ بھی چہوٹی مسجد مین آپنے ادا کیا۔

عصر اس وقت آپنے آکر ارشاد فرمایا کہ جو الہام مجھکو بہول گیا تہا آج یاد کیا ہے اور وہ یہ ہے ان اللہ مع عبادہ یواسیک یعنی اللہ اپنے بندون کے ساتھ ہے اور تیری غمخواری کرے گا نیز اس وقت آپنے دو خوابین سنائین جو کہ قبل از ین البدر جلد ۱ صفحہ ۱۴ پر زیر عنوان تازہ حالات شائع ہو چکی ہین

مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ بروز شنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کین بوجہ بارش و کیچڑ آج سیر بند رہی اور عصر اور عشا سے قبل آپنے مجلسین کین۔

عصر ایک خط آمدہ از جہلم کے ذریعے سے کرم دین نے ایک اور مقدمہ حضرت اقدس پر دائر کیا ہے اور اس مین دکھایا ہے کہ کتاب مواہب الرحمٰن مین میرے حق مین سخت الفاظ شائع کئے گئے ہین اسپر آپنے فرمایا کہ اب یہ اون لوگون کی طرف سے ابتدا ہے کیا معلوم کہ خدا تعالےٰ ان کے مقابلے مین کیا کیا چالین اختیار کرے گا یہ استغاثہ ہم پر نہین بلکہ اللہ تعالےٰ پر ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کا منشا مقدمہ کر کے تھکا دینے کا ہے اور الہام ان اللہ مع عبادہ یواسیک اسی کے متعلق ہی معلوم ہوتا ہے اور ساکرمک اکراما عجبا سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جیسے یہ لوگ خدا تعالےٰ کی کارروائی میں ارتکاب کرینگے اُسی قدر عزت سے ہوگی

ہماری جماعت ایمان تو لاتی ہے مگر اصل مین مدار ایمان نشانون پر ہوتا ہے اور گو انسان محسوس نہ کرے مگر اس کے اندر ایک حصہ کمزوری کا ہوتا ہے جب تک وہ دور نہ ہو تو اعلیٰ مراتب اور روئیت اللہ کا درجہ نہین ملتا اب خدا تعالےٰ وہ کمزوریان بذریعہ نشانات کے دور کرنا چاہتا ہے کہ جماعت ترقی کرے اب وہ پہلا وقت نہین رہا بلکہ ایک اور طرح کا رنگ آ گیا ہے۔ ان اللہ علی نصرہم لقدیر۔ اب اللہ تعالےٰ کی نظر سے صادق کاذب۔ خائن اور مظلوم پوشیدہ نہین ہے۔ یہ ہونا چاہیئے کہ سب گروہ متفق ہون جیسے جنگ احزاب مین ہوئے تھے جیسے بچہ بچہ جانتا ہے۔ خواب مین جو یہ دکھایا گیا کہ شیر کو مارا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کوئی عظیم الشان کام ہے اب یہ ارضی بات نہین ہے سب کچھ خدا نے چاہا ہے اور یہ ایک سر مکتوم ہے مین نے خواب دیکہا ہے کہ جماعت نے کہا ہم پکڑے گئے احوالہ خواب دیکھو البدر صفحہ ۱۴ جلد ۲) ممکن ہے کہ کوئی ایسا وقت اور ایسی بات آوے کہ جماعت کو یاس حاصل ہو اب وہ وقت ہے کہ خدا اپنے ہاتھ سے لڑے گا یہ وہی وقت ہے جس کی طرف اشارہ

بقیہ ڈائری

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حضرۃ اقدس — خدا تعالےٰ نے کبھی یہ نہیں کیا کہ اطمینان کا صرف ایک ہی طریق رکھا ہو کسیکو کسی طرح اور کسی کو کسی طرح حاصل ہوتا ہے دیکھئے موسیٰ علیہ السلام کے وقت اور رنگ تھا اور مسیح علیہ السلام کے وقت اور پھر پیغمبر خدا صلعم کو اور رنگ کے معجزات دیئے حضرۃ موسیٰ کے ساتھ جو اون کے اصحاب تھے انہون نے سونٹے وغیرہ کے معجزات دیکھے مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو حواری تھے انہون نے وہ دیکھا جو موسیٰ کے اصحاب نے نہ دیکھا تھا پھر جو وقت پیغمبر خدا کو ملا۔ آپ کے معجزات اوسی وقت کے مناسب حال تھے۔

بیشک وہ شخص بڑا کذاب ہے جو نرا دعوی کرتا ہے اور تائیدی نشان اور معجزات اپنے ساتھ نہیں لاتا ہان معجزات مداری کا کھیل نہین کہ جو کچھ اس سے مانگا اُس نے جھٹ لوکرے یا تھیلے مین سے نکالکر دکھا دیا ایسے سوال آنحضرۃ صلعم سے بھی ہوئے کہ آسمان پر چڑھ جاؤ مردون کو زندہ کرکے دکھاؤ کہ وہ تمہاری صداقت کی شہادت دیدیں سونے کا گھر بناؤ وغیرہ مگر اس سب کا جواب آنحضرت نے یہ دیا کہ سبحان ربی اس سے معلوم ہوا کہ اقتراحی پیش نہین جاتے۔ ادب سے انسان کو مودب ہونا چاہئے نشان اس قسم کے ہوتے ہین کہ انسان ان کی مثل لانے پر قادر نہین ہوسکتا۔ سوا یسے نشان ہم نے نزول المسیح مین لکھے ہین اور ایک طریق سے دیکھا جاوے تو یہ نشان کئی لاکھ موجود ہین آپ ایکدو دن ٹھہرین اور دیکھ لیوین +

محمد یوسف صاحب — اجی جناب مین ٹھیر کر کیا کرونگا۔ ایکلا آدمی ہون اور یہان یہ جوش وخروش ہوا کرتا تو کسی سے نہین مگر ایسا ہی لگتا ہے تو مین ابھی تار دیکر اپنے دوستون کو بلا لیتا ہون۔

ناظرین پر واضح ہو کہ اس اثنا مین جبکہ ہمارے ہو شیلے احمدی بھائی نے ایک سننے والے سائل کو غیر متمدنانہ جواب دیا تھا تو حضرت اقدس نے انکو چپ کروا دیا تھا پھر محمد یوسف صاحب کے اس اعتراض پر یہ فرمایا +

حضرۃ اقدس — یہ تقاضئے محبت سے کچھ اور نہین۔ محبت مین ایسا ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت مین بھی اس کی نظیر دیکھی جاتی ہے کہ ابو بکر جیسا شخص جو کہ غایت درجہ کا مودب تھا جب اس کے سامنے ایک کسی سر برآوردہ شخص نے رسول اللہ صلعم کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگا کر کہا کہ تو نے ان مختلف لوگون کا جتھا بنا کر جو عرب کی قوم کا مقابلہ کرنا چاہا یہ غلطی ہے تو حضرۃ ابو بکر نے اوس وقت بڑی غصہ مین آکر اسی کہا انسس بظر اللات (یہ عرب مین ایک گالی ہے)

آپ کو اس بات کا علم نہین ہے کہ یہ کس قدر نقصان برداشت کرکے یہان بیٹھے ہوئے ہین۔ محبت نے ہی ان کو بٹھایا ہوا ہے آپ تو وارد ہو اور یہ قابل احترام

اس عرصے مین محمد یوسف صاحب کا جوش بھی کم ہو گیا تو پھر آپ نے استفسار فرمایا +

حضرۃ اقدس — اچھا اب یہ بتلاؤ کہ عزم مصمم کر لیا ہے کہ دو تین روز یہان رہو۔

محمد یوسف صاحب — اسوقت نہین کل تبلا سکتا ہون

حضرۃ اقدس — میرا منشا یہ ہے کہ آپ دور و دراز سے تکلیف سفر برداشت کرکے آئے ہین تو کچھ تھوڑی سی واقفیت ہوجاوے ہمین تو بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ تشریف لائے +

محمد یوسف صاحب — کچھ اور امور بھی قابل دریافت تھے مگر وہ مین دریافت کر چکا ہون اور اطمینان ہو گیا ہے

حضرت اقدس — مین نصیحت کرتا ہون کہ آپ ۳ دن ضرور ٹھہریئے اگر کچھ اور بھی پوچھنا ہے تو آہستہ آہستہ پوچھ لیجئے آمدن بہ ارادت رفتن باجازت ۳ دن ضرور ٹھہریئے۔

محمد یوسف صاحب — مین تقلید نہین کرتا حنفی المذہب ہون۔ شرک سے سخت متنفر ہون۔ اگر یہان کوئی ایسا امر ہوتا جو مشرکین مین ہوا کرتا ہے تو مین آپ سے ملاقات بھی نکرتا اور اوسی وقت الٹے پاؤن واپس جاتا +

اس کے بعد حضرت نے جماعت کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی مہمان آوے اور سب و شتم تک بھی اس کی نوبت پہونچے تو تم کو چاہئے کہ چپ کر رہو۔ جس حال مین کہ وہ ہمارے حالات سے واقف نہین ہے نہ ہمارے مریدون مین وہ داخل ہے تو کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب چاہین جو ایک مرید کو کرنا چاہئے یہ بھی انکا احسان ہے کہ نرمی سے بات کرتے ہین۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت پر وہ دن آوے کہ جو لوگ محض ناواقف ہین اگر وہ آدین تو بھائیون کی طرح سلوک کرین بھلا ان لوگون کو کیا پڑی ہے کہ تکلیف اوٹھا کر کچی سڑک پر دھکے کھاتے آتے ہین پیغمبر خدا فرماتے ہین کہ زیارت کرنے والے کا حق ہے کہ جو چاہے کہے ہمارے لئے تلخی کرنا معصیت ہے اسی لئے ٹھہراتا ہون کہ یہ غلطی رفع ہو۔ بھائیون کی طرح سلوک کیا کرو اور پیش آیا کرو۔ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والیکا تیرے پر حق ہے کہ اگر مہمان کو ذرا بھی رنج ہو تو وہ معصیت مین داخل ہے۔

مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین سیر کے لئے آپ تشریف لائے اور قبل از نماز شب مجلس فرمائی۔ دیگر اوقات مین کوئی مجلس قابل ذکر نہین ہوئی

سیر

حضرۃ اقدس تشریف لائے تو آتے ہی آپ نے محمد یوسف صاحب نو وارد مہمان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے توقف کا ارادہ کر لیا ہے +

محمد یوسف صاحب — آج تو ضرور ہی ٹھہرونگا

حضرۃ اقدس — ہم آپ کو کتابین دیدینگے۔ خود بھی دیکھنا اور ون کو بھی دکھانا +

پھر آپ نے محمد یوسف صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا مین نے بہت غور کیا ہے جب کوئی مامور آتا ہے تو دو گروہ ہو جاتے ہین ایک موافق دوسرا مخالف اور ہر عقل سلیم والا جانتا ہے کہ اس وقت ایک جذب اور ایک نفرت دو باتین ہوتی ہین۔ تب بیمار طبیب سے فائدہ اٹھاتا ہے ایک تو وہ اپنے تئین بیمار خیال کرے دوسرے طبیب کو پہچان لیوے کہ یہ ضرور میرا علاج کریگا اسیطرح مرض کی بھی دو قسم ہوتی ہین ایک وہ موذی ہوتی ہین کہ انسان اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے دوسرے مستوی جیسے برص کا داغ کہ ہے تو مرض مگر اس کے مریض کو کوئی تکلیف نہین معلوم ہوتی یہ بڑھتا جاتا ہے مگر انسان کو اس کا دکھ نہین ہوتا اسیطرح انسان کی حالت ہے وہ دنیا مین آتا ہے برص کی طرح اسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہین اسے اس بات کا علم نہین ہوتا۔ سب سے اول اسے یہ چاہیئے کہ مرض کو دریافت کرے جس مین وہ مبتلا ہے۔ بہت لوگ ہین کہ کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور کلمہ گو بھی ہین۔ مگر وہ مسیح کی ضرورت کو محسوس نہین کرتے بات یہ ہے کہ اسلام مین داخل ہونا ایک مشکل امر ہے اور خدا دانی کوئی منہ کی بات نہین جب سچے طور سے انسان کو آنکھ کھل جاتی ہے اس وقت اس کو خدا کا خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ کبائر تو موٹے گناہ ہین جن کو ہر ایک جانتا ہے لیکن صغائر مشکل ہوتے ہین کہ انسان کو چھوٹے معلوم ہوتے ہین ان کا ترک کرنا ایک مشکل امر ہے لیکن نئی [illegible] تک انسان کے اندر نہ ہو تب تک اسے ان کا علم

ہی نہین ہوتا جب یہ ہو تو وہ محسوس کرتا ہے کہ مین ایک اور ہی نیا انسان ہون اس وقت تک اُس کی ترقی طلب بھی نہین ہوتی یہ اس وقت ہوتی ہے جب اس کے دل مین یہ خیال پیدا ہو کہ مین گناہون سے بچون

نفس کے تین اقسام انسان کے نفس کی تین قسمین ہین ایک امارہ ہے وہ تو ہمیشہ بدی کی طرف ہوتی ہین۔ اس کو اس بات کا کچھ علم نہین ہوتا کہ مین کیا کر رہا ہون جو کچھ اُسے بتلاتا جاتا ہے۔ اس کے بعد نفس لوامہ ہے کہ انسان کو گناہون کا علم تو ہو جاتا ہے مگر اس کو قدرت عمل کی نہین ہوتی کبھی بچتا ہے اور کبھی پھر اس مین مبتلا ہو جاتا ہے لوامہ کے معنے ہین ملامت کرنے والا یعنی اس کا نفس گناہ ہو جاوے تو اُسے ملامت کرتا ہے اس کے بعد پھر نفس مطمئنہ ہے کہ اس کو اُس کے گناہون کے اوپر کامل غلبہ اور قدرت نصیب ہوتی ہے وہ ہرگز ان کا مغلوب نہین ہوتا تب انسان آرام یافتہ ہوتا ہے۔ انسان کے لئے ابتدا مین نفس لوامہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ اُسے گناہون کی شناخت ہو جو گناہ کی زندگی بسر کرتا ہے اُس پر اُسے حسرت ہو یہ بات غلط ہے کہ کسی نبی یا ولی کے پاس جانے سے ایک دم مین ہی ایک پھونک سے سب کچھ ہو جاتا ہے اور وہ ہدایت پاتا ہے ہدایت تو اللہ تعالےٰ ہی دیتا ہے نہ نبی کا کام ہے نہ کسی اور کا۔ سب سے اول انسان خود اپنے کبائر اور صغائر کا علم حاصل کرے اپنی گذرانِ زندگی کو دیکھے بُری مجلسون کو ترک کرے۔ نیک صحبت اور نیک مجلس کو تلاش کرے جب کوئی نیک آدمی اُسے ملجاوے تو سلیقہ اور ادب سے تحصیل کرے بے باکانہ گفتگو ہرگز نہ کرے۔ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر ایک بڑے طبیب کے پاس جاکر کوئی اس سے جھگڑا شروع کر دے۔ تو اُس سے علاج کروا سکتا ہے ہان تجربہ کرنا چاہیئے اگر علاج اچھا ہو تو اس کے پاس رہے ورنہ نہین کیا اگر ایک بچہ ابتدا ہی مین اوستاد سے الف پڑھ کر یہ بحث کرے کہ یہ الف کیون ہے تو وہ کیا حاصل کرے گا یہ تو بدبختی کی نشانی ہے انسان کو چاہیئے کہ طالب صادق ہو اپنی مختصر زندگی کے مطلب اور نا سمجھ کو پہچانے کہ مین کیون آیا ہون میرا کیا کام ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جن وانس کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ خدا کی محبت اور معرفت ان کو حاصل ہو اس لئے خدا کی مرضی کے برخلاف جو باتین ہین ان کو دور کرکے ایک سیدھا سچا مسلمان ہو وے۔

انسان کا یہ تقاضا ہے کہ جب یقینی طور پر اُسے کسی چیز کا ضرر معلوم ہو جاوے تو اُس سے ضرور پرہیز کرتا ہے ایک انسان کو اگر کچھ روپیہ بھی ساتھ دو اور کہو کہ تین چار ماشہ کی ایک ڈلی سم الفار کی کھا جاؤ تو کیا باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ مہلک ہے اُسے کھا لیگا ہرگز نہین کھا لیگا اسیطرح زہریلے سانپ کے سوراخ مین ہاتھ نہین ڈالتا۔ ان ایام مین جہان کہین طاعون کثرت سے ہو کوئی وہان داخل نہین ہوتا کیون نہین صرف اس لئے کہ ان کو یقین ہے کہ یہ سب ہلاکت ہے تو جس حال مین ان چیزون سے ڈرتا ہے تو طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ گناہون سے نہین ڈرتا صرف یہی ہے کہ اس کو یقین نہین ہے اور اس کو اس بات کا مطلق علم نہین کہ گناہ مہلک ہے۔ جیسے پہلے بیان کیا ہے کہ کوئی گناہ چھوٹے ہوتے ہین اور کوئی موٹے اور جیسے بعض چیزین مثلاً اناج کے کیڑے اس قدر باریک ہوتے ہین کہ سوائے خوردبین کے نظر نہین آ سکتے اسیطرح گناہ بھی ایسے باریک ہوتے ہین کہ جب تک معرفت کی خوردبین نہ ہو تو کوئی ان پر آگاہی نہین پا سکتا صرف عارفانہ آنکھین ان کو دیکھتی ہین انسان کی عام معمولی زندگی مین کبائر اس لئے نظر آتے ہین کہ وہ بھی معمولی گناہ ہوتے ہین اور صغائر کا اگر اُسے علم نہین ہوتا تو اول ان گناہون کا علم ہونا ضروری ہے جب انسان نفس لوامہ کی حالت مین ہوتا ہے تو اُسے ان گناہون کا علم ہوتا ہے اور وقت وہ اُس خدا کو جو کہ بڑا غیور ہے اور غیرت رکھتا ہے ایمانی طور پر ہی نہین بلکہ عرفانی طور پر دیکھ لیتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ ایک سم قاتل ہے پھر اس سے بچنا چاہتا ہے۔

خدا نے جو یہ سلسلہ قائم کیا ہے اس سے دو مطلب ہین جو کہ خدا نے مجھ پر ظاہر کئے ہین ایک تو اندرونی اصلاح کہ دنیا مین جو تقوے طہارت گھٹ گیا ہے اس کو از سر نو قائم کیا جاوے۔ تین قسم کے انسان ہوتے ہین ایک قسم تو وہ کہ ہنسی۔ تمسخر۔ اور ٹھٹھے مین اپنی زندگی گذارتے ہین ان کو دین سے کام نہین۔ دوسرے اوسط درجے کے لوگ جو کہ اپنے اندر ملونی رکھتے ہین گناہ بھی کرتے ہین اور ساتھ ساتھ نیکی بھی کرتے ہین ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کہ تھوڑی زہر ہو تو سارا کھانا ہی پھینکنے کے قابل ہو جاتا ہے ایک وہ ہین جو کہ باریک گناہون کے مرتکب ہین اگرچہ ظاہری طور پر ایک انسان سمجھتا ہے کہ یہ بڑے دیندار ہین لیکن عجب اور ریا اور باریک باریک معاصی مین مبتلا ہین جو کہ عارفانہ خوردبین سے نظر آتے ہین اب خدا کا ارادہ ہے کہ دنیا مین طہارت اور پاکیزگی پھیلے اور ایک پاک جماعت پیدا ہو جو کہ خدا سے ڈرتے رہین اور نمونہ بنکر لوگون کو اپنی طرف کھینچے تاکہ لوگ گناہون سے بچین۔

دوسرا مطلب یہ کہ کسر صلیب ہو اب آپ عیسائی مذہب کے غلبہ کو دیکھین کہ پادریون کا فتنہ کس قدر ہے۔ کیا کچھ نقصان انہون نے اسلام کو پہونچایا ہے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان ان کے ہاتھون پر مرتد ہو چکے ہین ہر گاؤن مین ہر ہر محلہ مین انہون نے ڈیرہ لگایا ہے کروڑہا رسالجات اور کتابین اسلام کی تردید مین ان کی طرف سے نکلکر مفت شائع ہوئے ہین اور یہ اس قسم کے فتنے ہین کہ اس کی نظیر شروع سے لیکر کسی زمانہ مین نہین ملتی اور ان کے حملے مختلف طور پر ہین اگر طبابت اور ڈاکٹری ہے تو اس مین بھی ایک حملہ اسلام پر ہے اور پادری ترغیب دے رہے ہین کہ جس قدر عیسائی عہدہ دار ہین وہ اپنی وجاہت کے اثر سے دین عیسوی مین داخل کرنے کی کوشش کرین ان کے مرد اسی کام مین لگے ہین ان کی عورتین اسی کام مین لگی ہوئی ہین کہ کسی طرح اسلام کو ذلت پہونچے اور ہر طرح کے مکر و فریب کرتی ہین تاکہ ہمارے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک ذلیل سے ذلیل انسان اور قرآن شریف کو ایک جعلی کتاب ثابت کرین۔ جو جوش تخریب اسلام کے لئے ان کے دلون مین ہے الفاظ اُسے ہرگز ادا نہین کر سکتے اب ذرا غور کرو کہ دیکھو میرے اندر کیا خدا نے اپنے پاک دین کے لئے اس قدر جوش بھی نہین دیا۔ یاد رکھو کہ جس قدر توہین اور تحقیر اسلام کی گئی ہے اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کا تدارک کرے اب دیکھو کہ ایک طرف صلیبی فتنہ انتہا کو پہنچ چکا ہے ایک طرف صدی ختم ہو گئی ہے ایک طرف اندرونی تقوے اور عبادت وغیرہ کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن بالکل نہین رہا کسی طرف نظر اوٹھا کر دیکھو کوئی خوشی نہین ہوتی۔ فتح شکست کا مجھے خیال نہین خواہ فتح ہو یا نہ ہو محض ہمدردی سے مجھے یہ سب کچھ کلام کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ مجھ پر افترا کئے جاتے ہین اور خود مجھے مفتری کہا جاتا ہے۔ ہنسی اور تمسخر مجھ پر کیا جاتا ہے مگر تاہم ایک جوش جو میرے دل مین ڈالا گیا ہے وہ مجھے چپ نہین رہنے دیتا میرا مدعا یہ ہے کہ خدا خوش ہو خدا میری دعا کو ضائع نہین کرتا۔ ایک وقت وہ تھا کہ مین اکیلا پھرا کرتا تھا اور اب دو لاکھ کے قریب لوگ میرے ساتھ ہین اور جب کہ مین

تنہا تھا اس وقت خدا نے کہا کہ میں تیرے لئے ایک جماعت بناؤنگا فوج در فوج تیرے پاس آوین گے اور مجھے تاکید کی کہ ان باتون کو نگاہ رکھ۔ چنانچہ الہام میں امصلو کا لفظ موجود ہے۔ انسان طالب حق کیلئے ایک ہی نشان کافی ہوتا ہے اور یہ اُس کتاب میں درج ہے جو کہ ہندو سکھ۔ آریہ۔ مسلمان اور گورنمنٹ کے پاس موجود ہے بلکہ ولایت میں بھی روانہ کی گئی ہوئی ہے کوئی اس الہام سے انکار نہیں کر سکتا یہ پیشگوئی اس حال میں لکھی گئی کہ میں گوشۂ تنہائی میں تھا اور ایک احد من الناس تھا پھر ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا کہ مخالفت ہوگی قتل کے ارادے ہون گے اور ایک بہت بڑی جماعت تکلیف دیگی بعض پیشگوئیون کے بعض حصہ پورے نہیں ہوئے جیسے لکھا تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے یہ ابھی پوری ہونے والی ہے جو اس کا حصہ پورا ہوچکا ہے اس سے گورنمنٹ کو بھی انکار نہیں ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ جب ایک حصہ پورا ہوگیا تو دوسرا ضرور پورا ہوکر رہیگا۔

ہندوؤن کے مقابل ایک پیشگوئی لیکھرام کی تھی یہ ایک بڑا بدزبان آریہ تھا۔ پیغمبر خدا صلعم کو گالیان نکالتا اس کی کتابون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک سطر میں اس نے گالیان دی ہوئی ہیں ایک ماہ قادیان میں رہا اور مجھ سے نشان مانگتا رہا کبھی کہتا چاند کو دو ٹکڑے کردو کبھی کچھ کبھی کچھ آخر میں نے اُسے کہا کہ دو نشان ہوتے ہیں یا زندہ کو مارنا یا مردہ کو زندہ کرنا۔ اُس نے خود لکھا کہ میری نسبت خبر دو میں نے توجہ کی خدا نے بتلایا کہ فلان سال فلان دن فلان وقت قتل سے اس کی موت ہوگی اس پیشگوئی کو شائع کردیا فرداً فرداً اس سے واقف ہیں پھر جسطرح بتلایا تھا اسیطرح قتل ہوا۔ نزول مسیح میں ہم نے اس کی لاش کی تصویر دی ہے کہ وہ ارتھی پر پڑا ہوا ہے اور ہندو کھڑے ہو رہے ہیں اور یہ وہ تصویر ہے جو کہ خود ہندوؤن نے شائع کی تھی غرضیکہ یہ ایسے امور ہیں جو بالکل انسانی طاقت سے باہر ہیں جسطرح خدا نے چاہا اظہار کیا۔

پھر میں کہتا ہوں کہ ہمارا خدا تھکنے والا خدا نہیں ہے اور وہ صرف گذشتہ نشانون پر بس نہیں کر چکا وہ ہر وقت طیار ہے۔ اگر گذشتہ نشانون سے ہمارے علماء مطمئن نہیں ہیں اور وہ ان کو نہیں مانتے تو خدا نشان اور زیادہ دکھلا سکتا ہے۔ میں دعا کر سکتا ہون مگر یاد رکھو کہ خدا لغو اور تحکم کو پسند نہیں کرتا اور وہ عادت سے باز نہیں آتا۔ … یہ مطلب اور مقصود ہونا چاہئے کہ کوئی امر خوارق عادت ظاہر ہو ان کو کوئی حق نہیں

کہ نشان کی تخصیص اپنی طرف سے کرین اگر وہ حق کو دیکھکر تکذیب کرینگے تو خدا کی غیرت کو اور زیادہ جنبش ہوگی۔ یہ لوگ جو اسطرح کے سوال کرتے ہیں کہ زمین کو الٹ کر دکھا دو ٹکڑے ٹکڑے کردو اس طرح کے سوالات تو کفار آنحضرت پر کیا کرتے تھے ہان اتنا طاقت سے باہر ایک امر ہوگا۔ اگر وہ اسے نہ مانیں تو پھر خود پیدا کر کے دکھادیوین میں نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی اس نے میرے مقابل ایک ۳ سال کی پیشگوئی کی کہ میں ہیضہ سے مرجاؤنگا اب اس معاملہ کو سات یا آٹھ برس ہو چکے ہیں اس کی تو ہڈیان بھی موجود نہ ہونگی حالانکہ میں خدا کے فضل سے چلتا پھرتا ہون ۔

یہ امور جو ایک صالح اور شریف کے واسطے قابل غور ہیں بشرطیکہ وہ اپنے نفس کا علاج کرانیوالا ہو اس کو یہ موقعہ نہیں ہے کہ بحث کرے اسے خیال کرنا چاہئے کہ خدا کا ایک قہری نشان موت (طاعون) سر پر ہے کسی کو کیا علم کہ اس نے کہان تک سیر کرنا ہے پھر نشانون میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ طاعون کو ہماری نصرت کے واسطے بھیجا ہے ہم نے اُس کی خبر اس وقت دی جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تھا اور اس سے کئی سال پیشتر یہ کلمہ کہا گیا تھا کہ دیا مسیح الخلق عدوانا اب گاؤن کے گاؤن آرہے ہیں پس خدا کی خرق عادت ایسے ہی امور ہوتے ہیں جس شخص کے اندر حضرت ابوبکرؓ کی صفت ہوتی ہے اس کے واسطے نشانون کی چندان ضرورت نہیں ہوتی صرف چہرہ کو دیکھکر شناخت کر لیا کرتی ہیں ۔

محمد یوسف صاحب - یہ امور تو سب ٹھیک ہیں آپ اور کوئی امر خلاف واقعہ قرآن نہیں کہتے ہیں لیکن میں صرف اپنی عقل کے موافق رفع شکوک چاہتا ہون اور جہالت سے متنفر ہون -

حضرت اقدس - دیکھئے ایک طرف دکھلانا ہوتا ہے کہ ان کو حق ناحق سے غرض نہیں ہوتی جب فریق کا مقدمہ لیلیا ہے اب اسی کی باتین کرتے ہیں اور ایک خیال انسان کے اندر پڑجاتا ہے … وہ خوشبو اور بدبو کا پتہ لیلیتا ہے وہ ایک قسم کا لوا ہوتا ہے جس سے انسان معصیت سے بچا رہتا ہے اب ان عیسائی آریہ وغیرہ پر دیکھا گیا ہے کہ سب اپنے مذہب کی پیچ کرتے ہیں ورنہ ان کے پاس کوئی دلائل حقانیت کے نہیں ہیں ۔

محمد یوسف صاحب - یہ جو ہے کہ ہر صدی پر مجدد ہونا چاہیئے اس کے کیا معنے ۔

حضرت اقدس - یہ حدیث چونکہ مسلم ہے

اس لئے ہمین اس کے جواب دینے کی کیا ضرورت ہے

البدر

گذشتہ نمبر میں ہم نے اپنے معزز ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ البدر کے آخری صفحہ پر غور کرین کہ الصدیق کی بجائے کس مطبع اور قادیان کی بجائے کس مقام کا نام لکھا ہے اور اسے کیا کیا نقص اخبار اور اس کی اشاعت میں ہو سکتے ہیں وہ بھی پیش کر کے ان کا علاج بھی لکھدیا تھا کہ یہ نقص اس … صورت میں رفع ہو سکتے ہیں کہ کوشش کر کے اخبار کی اشاعت کو ایک ہزار تک اس لئے کر دیا جاوے کہ ہمارے پاس ایک ہفتہ کا پورا کام ایک پریس کا ہو جاوے کیونکہ موجودہ اشاعت جو کہ ۴۰۰ ہے اس پر کسی صورت سے مطبع نہیں رکھا جا سکتا میں امید کرتا ہون کہ میرے معزز ناظرین جنکو بہ نسبت دوسری غیر مذاہب اقوام کے بفضل خدا اپنی قومی ضرورتون کو مذہبی رنگ میں محسوس کرنے کا زیادہ مادہ خدا نے بطفیل امام الزمان عطا کیا ہے میری درخواست پر نظر غور کئے بغیر ہرگز نہ رہیں ہون گے اور اگر آج ہر ایک موجودہ خریدار اپنی ہمت اور سعی سے صرف چار چار خریدار بہم پہونچانے کی کوشش کرے تو ایک ماہ کے اندر یہ سب شکایت رفع ہو سکتی ہے۔ البدر جیسے اخبار کی نسبت یہ کوشش کوئی مشکل امر نہیں ہے صرف ہمارے احباب کو اپنے دوستون میں اس کا چرچا رکھنا اس ضرورت کو ان کو محسوس کرانے کی دیر ہے اور ہم نے تو واقعات حقہ کو اس لئے درج کیا ہے کہ ہماری تحریر کو اخبار نویسون کا ایک ڈھکوسلہ نہ خیال کیا جاوے بلکہ اُسے ایک ضرورت حقہ خیال کر کے پورا کرنے کی کوشش کی جاوے ۔

خریدار - ۲۰۹ - راولپنڈی - مواہب الرحمان کے صفحہ ۱۲۹ پر جن خوابون کا ذکر ہے وہ البدر جلد ۱ صفحہ ۴۳ - مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء کی ظہر و عصر کی ڈائری اور صفحہ ۵۴ - مورخہ ۷ دسمبر کی ڈائری میں درج ہیں لیکن صفحہ ۴۷ والی رویا صرف البدر میں ہی مل سکتی ہے ۔

ازالہ اوہام - پہلی ایڈیشن کا ازالہ اوہام جو کہ چھوٹی سائز پر چھپا ہوا تھا ایک صاحب کو درکار ہے اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو دفتر البدر میں اطلاع دین

نسیم دعوۃ - حضرت اقدس کی نئی تصنیف جو کہ آریون کے جلسہ پر تحفہ کے طور پر ان کو دی گئی ہے اور جس میں قرآن کریم کے نئے نئے حقائق اور معارف درج ہیں آریون کے کل اشتہارون کا جواب بڑی خوبی اسلوبی سے دیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے جو اسماء الصفات رب رحمان رحیم اور مالک یوم الدین ہیں ان کو بت پرستون نے کس طرح اندر دیوتا - سورج دیوتا - چندرما دیوتا اور دھرتی دیوتا مان لیا ہے عرش کی تفسیر بتلائی گئی ہے اور شفاعت وغیرہ پر اعتراضون کا جواب دیا گیا ہے جو صاحب اردو میگزین کے خریدار نہیں وہ اگر منگوانا چاہیں تو ۴ر قیمت اور محصول ڈاک پر احمدیہ بک ایجنسی قادیان
کارخانہ الصدیق سے منگوا سکتے ہیں اور اردو میگزین میں یہ کتاب بطور طبع ہونے والی ہے

(باقی آئندہ)

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسیطرح ایک دفعہ ڈاکو اور چوروں سے مین نے پوچھا کہ تم ڈاکہ اور چوری کو گناہ خیال کرتے ہو انہون نے کہا ہرگز نہیں مجھے چونکہ ان کے انتظامات کا علم تھا کہ ڈاکو کس طرح اکٹھے ہوتے ہین اور چور کس طرح نقب زنی کرتے ہین کہان کہان پہرہ ان کا ہوتا ہے ۔ پھر ایک اندر جاتا ہے ایک سامان کو پکڑنے والا ہوتا ہے ایک ڈاک چورون کی بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ مال کو جھٹ دوسری جگہ پہونچا دین پھر جس زرگر سے ان کی سازش ہوتی ہے وہ سونا چاندی گلانیکا سامان طیار رکھتا ہے کہ دیر نہ ہو مین نے ان سے پوچھا کہ جب تم آپس مین مال ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہو تو اگر اس مین سے دوسرا کچھ نکال لیوے یا اگر کہین دباتے ہو تو دوسرا چوری سے کھود کر لے لے اور تم کو اطلاع نہ دے یا زرگر اپنے مقررہ حصے سے کچھ زیادہ رکھ لے تو پھر کیا کرتے ہو اس پر طیش مین آکر انہون نے جواب دیا کہ ہم ایسے خائن بے ایمان کی گردن مار ڈالین ۔ مین نے کہا کہ خیانت اور چوری تو تمہارے نزدیک گناہ نہیں ۔ پھر اس کو سزا کیون دیتے ہو ۔ کہنے لگے کہ نہین جی ایسے بے ایمان کو ہم کبھی شامل ہی نہیں کیا کرتے پھر مین نے ان کو کہا کہ جب تمہارا مال کوئی بے ایمانی سے لے تو تم اسے گناہ کہتے ہو بتلاؤ تو جو ... ... لوگون کا انہون نے کمایا ہوا ہوتا ہے یہ کونسی ایمانداری

غرضیکہ ان نظائر سے پتہ لگتا ہے کہ ہر بدکار اپنی بدی کے ارتکاب مین ضرور ملزم ہے ہان اب یہ سوال ہوسکتا ہے کہ انسان ان بدکاریون کا کیون مرتکب ہوتا ہے کہ چھوڑ نہین سکتا یا اگر چھوڑنا چاہے تو اس کا کیا علاج ہے تو اس کا جواب ہے کہ خدا تعالے نے انسان کو جو قوائے عطا کئے ہین ان سے جب ان کے تقاضا کے موافق حسب فرمودہ الہی وہ کام نہین لیا جاتا تو ان کی قوت زائل ہوجاتی ہے اور جو قوت ان کی بالمقابل ہوتی ہے وہ ترقی پاتی ہے اور بہت نشو ونما کرتی ہے یہ ایک ایسا بندھا ہوا قانون ہے کہ جس کے مشاہدہ کثرت سے اس عالم مین ہین تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض ہندو فقیرون کے

ہاتھ سوکھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہوتے ہین اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہاتھون کو ایک عرصہ تک کھڑا کر چھوڑتے ہین اور قدرت کے منشاء کے موافق ان سے کام نہین لیتے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام کرنے کی طاقت ہاتھ سے زائل ہوجاتی ہے اسی طرح اگر آنکھ کو تم چالیس دن تک ایسی ہی باندھ چھوڑو کہ اس سے کچھ نظر نہ آوے تو آخرکار پھر اس سے قوت بینائی کم ہوجاویگی اسیطرح سے جو لوگ نیکی کی قوتون سے کام نہین لیتے آخرکار وہ دن بدن کمزور ہوکر زائل ہوجاتی ہین اور ان کے مقابل پر بدی کی قوت ترقی پکڑتی پکڑتی آخرکار ایک جزو طبیعت ہوجاتی ہے پس جو لوگ بدکاریون مین مبتلا ہین انکا علاج یہی ہے کہ وہ ان کو دن بدن دبانا شروع کرین اور نفس کی مخالفت پر زور دیوین اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی سے بھی مدد مانگتے رہین آخرکار وہ ایک دن ان سے نجات پاجاوینگے کیونکہ جیسے ہم نے پیشتر بیان کیا ہے خدا کا لا تبدیل قانون یہی ہے کہ ہر انسانی فعل کے بعد ایک فعل الہی صادر ہوتا ہے انسان اگر نیکی کے قوائے سے کام لیتا ہے تو خدا تعالی بدن بدن اسے اور برکت دیتا ہے حتی کہ نیکی اس کی طبیعت کا جزو ہوجاتی ہے شکر نعمت پر ازدیاد نعمت کی یہی فلاسفی ہے اور جو لوگ خدا تعالے کے دئے ہوئے قوائے سے ٹھیک کام نہین لیتے وہ دن بدن بدیون پر دلیر ہوکر خدا کا غضب حاصل کرتے ہین یعنی وہ خدا کی نعمت ... کا کفر کرتے ہین ... سے خدا کے مستحق ہوتے ہین +

پس اس تفصیل سے خوب ظاہر ہوگیا ہے کہ ختم اللہ مین کس قسم کا جبر انسان کے اوپر نہین ہے کیونکہ ختم اللہ تو ایک فعل الہی ہے جو کہ انسانی فعل کے بعد حسب قانون قدرت ضروری ہوتا تھا ۔ خدا تعالے نے ہدایت کے ہدایت کے سامان ان کے لئے مہیا کئے مگر انہون نے ان سے کام نہ لیا اس لئے جو قوائے ترقی ایمان کے ان کو عطا ہوئے تھے وہ ان سے لیلئے گئے اور حکمت بالغہ کا یہی نتیجہ ہونا چاہئے تھا ۔ دیکھو اگر آج تم مین سے ایک کو تحصیلداری کے اختیارات دئے جاوین لیکن وہ ان کو استعمال نکرے اور تمام دن اور ہی کام کرتا رہے تو کیا گورنمنٹ وہ اختیارات اس کے پاس رہنے دیوے گی ہرگز نہین پس جبکہ دنیاوی مصلحت اور حکمت اس امر کا تقاضا نہین کرتی تو خدا تعالی پر کیون یہ امر لازم ہوسکتا تھا +

ختم ۔ اس کے معنے نشان کے ہین دوسرے مہر کے

اول معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ اللہ نے ان کے دلون اور کانون پر نشان یا علامت کر دی تاکہ فرشتے یا فرشتون کے رنگ کی انسانی مخلوق ان کو پہنچانکر ان سے مناسب حال سلوک کرے اہل فراست ان کو پہچان کر ان سے پرہیز کرین +

دوسرے معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ جب کسی شئے پر مہر لگ جاتی ہے اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ کوئی شئے اس کے اندر اب نہ داخل ہوسکتی ہے نہ باہر آسکتی ہے یعنی اب ان کے دل کان اور آنکھ کسی حقیقت تک پہونچنے سے محروم کردئے گئے ہین نہ حق داخل ہوسکتا ہے نہ کفر نکل سکتا ہے

قلوب ...... جمع قلب کی بمعنے دل ۔ اس سے مراد گوشت کا وہ ٹکڑا نہین ہے جو آنکھون سے نظر آتا ہے وہ تو ایک گدھے مین بھی ہوتا ہے بلکہ قوت ادراکیہ ایک مجہول الکنہ تعلق اس انسانی قلب کے ٹکڑے سے ہے + قلب پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ ان کو قلب الہی اس لئے دیا گیا تھا کہ وہ سوچتے کہ یہ شخص (محمد صلعم) مدت سے ہم مین رہتا ہے ۔ اس کے اخلاق ۔ عادات ۔ تعلقات ۔ معاملات لین دین وغیرہ سب امور پر نظر مارتے اس کی گذشتہ زندگی کو جانچتے ۔ اس کی خلوت ۔ جلوت ۔ کے حالات کا مطالعہ کرتے آنحضرت صلعم نے دعوی کیا اور فرمایا **قد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون** اس دعوی اور تحدی پر غور کرتے جب انہون نے قلب سے قلب کا کام نہ لیا اور اس کو معطل رکھا تو آخر اللہ تعالی نے وہ نور ایمان ان سے لیلیا +

سمع ۔ بمعنی کان اور سننا ۔ اس پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ اگر ان کا قلب اس قابل نہ تھا تو پھر کانون سے آپکی (یعنی آنحضرت صلعم) کی تعلیمات اور دعاوی اور دلائل کو ہی سنتا مگر جب یہ بھی نہ سنا تو آخر خدا نے یہ قوت بھی لیلی +

ابصار بمعنی بصر یعنی بینائی ۔ اسپر بھی اس لئے پڑگئی کہ سمع اور قلب کے جاتے رہنے کے بعد اگر قوت بینائی سے جو باقی رہ گئی تھی اس سے کام لیتا ۔ آپکے ساتھ جو نشان تائیدات الہی کے تھے ادنپر نظر ڈالتا ۔ اپنے شہر کے چیدہ اور قابل قدر آدمیون کو دیکھتا کہ وہ کس کے ساتھ ہوتے جاتے ہین تو بھی اسے راہ حق ملجاتا مگر جب اس نے اس سے بھی کام نہ لیا تو خدا نے یہ بھی اس سے لیلیا ۔ غرضیکہ کفر کیا تو قلب گیا ۔ انذار

تازہ حالات
اور
دلچسپ خبرین

قادیان آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ اور نسیم دعوت

احمدی نومسلمون کی طرف سے جو ایک اشتہار تحقیق مذاہب کا نکلا تہا اس نے ایک غیر معمولی جوش آریہ سماج مین پیدا کر دیا۔ اور اسی کا نتیجہ یہ جلسہ تہا۔ جسمین مختلف بلاد اور قادیان کے گرد و نواح کے سکھ جاٹون اور دیگر سناتن دہرم ہندون کو یہ خلاف واقعہ امر جتلا کر کرکے کہ حضرۃ مرزا صاحب سے مباحثہ ہوگا شامل کیا گیا تہا تاکہ جلسہ کی رونق زیادہ ہو دو دن تک یہ جلسہ قادیان مین رہا اور جیسے کہ قومین حقائق اور معارف سے محروم ہیں خالی ڈہول کی طرح اوپر سے شور مچانا چاہتے ہین وہی کارروائی ان سے یہان بھی... سرزد ہوئی۔ بیچارے اس کے سوا کر ہی کیا سکتے تہے اس اشتہار کے ذریعے سے جو داغ ندامت ان کو لگا ہے اس کے دہونے کا صرف یہی ذریعہ ان کو سوجہا کہ قادیان مین ایک جلسہ کر مارا حالانکہ جو طریق حق تناسی کا احمدی نومسلمون نے پیش کیا تہا وہ ایک ایسا طریق تہا جس سے ہر ایک مذہب اور ملت کا آدمی فائدہ اوٹہا سکتا تہا اور آریہ سماج کے واسطے ایک عمدہ موقع تہا کہ حسب درخواست مشتہران لاہور مین ایک کانفرنس مذہبی کرتے اور اس مین ایسے مذاہب کے لیڈنگ ممبر جج مقرر کئے جاتے جنکا تعلق نہ آریہ سماج سے تہا نہ اسلام سے اور پھر اپنے اپنے مذہب کی خوبیان جوکہ آریہ سماج اور حضرت میرزا صاحب بیان کرتے اس پر وہ لوگ فیصلہ دیدیتے لیکن چونکہ آریہ سماج اس مین تہیدست تھی اس لئے اس نے اپنی عزت اسی مین دیکھی کہ خون لگا کر شہیدون مین مل جاوے۔ مگر ہمین کامل امید ہے کہ سلیم الفطرۃ اور ذی شعور لوگ ان کے اس ہتھکنڈے اور بیدلیسی کو خوب تاڑ گئے ہونگے۔

اس جلسہ مین آریہ صاحبان نے حضرۃ میرزا صاحب کو بار بار مدعو کیا کہ وہ آکر بحث کرین مگر جب انہی مین سے چند آدمیون نے آکر حضرت میرزا صاحب سے کہا کہ آپ کیون نہین تشریف لاتے تو آپنے فرمایا کہ ایسے مباحثہ جنین لتو اور دمیا مین ہوتی ہے اس مین ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے سلامت روی اور راستی سے اگر کوئی بات ہو تو ہمین عذر نہین ہوتا میرا پہلے ہی سے ارادہ ہے کہ قادیان مین ایک ایسی جگہ بنائی جاوے جہان مختلف مذاہب اور فرقہ کے لوگ آکر آزادی سے کلام کر سکین مگر آج کل مباحثات کی صورت یہ ہے کہ... رفتہ رفتہ فحش کلامی اور گند تک نوبت پہنچتی ہے مین وہ طریق پسند کرتا ہون جس مین سب مساوی ہون جیسے تین گہنٹہ تک ایک فریق کا ممبر بولے تو دوسرے کا کوئی حق نہ ہو کہ وہ ایک کلمہ بھی بول سکے اور تقریر ایسے پیرائے مین ہو کہ جس سے کسی کا دل نہ دکھے ناجائز ایسا حملہ کسی پر نہ کیا جاوے جو خود اس پر ہو سکتا ہے پھر اس کے بعد دوسرا فریق بھی اسی رعایت سے ۳ گہنٹہ تک بولتا رہے۔ ہم مانتے ہین کہ ہر ایک قوم مین شریف آدمی ہوتے ہین مگر عوام مین جوش زیادہ ہوتا ہے بعض باتین محل پر چسپان کی جاتی ہین عوام ان کو غلط فہمی سے کچہ اور سمجھکر اشتعال مین آجاتے ہین اور یہ بات کسی پر خاص نہین ہے ہندو۔ عیسائی۔ مسلمان۔ سب اس مین شامل ہین اس لئے میرا جانا خلاف مصلحت ہے عام طور پر اب آپ تشریف لائے ہین تو ہم کلام نہین کرتے ایسی موقعون پر ٹھنڈے دل سے شریف لوگ بہت کم ہوتے ہین قبول کرنا نہ کرنا دوسری بات ہے لیکن اگر ٹھنڈے دل سے سنین تو مزا آجاتا ہے۔ ایک ادنی دس روپے کا مقدمہ ہوتا ہے تو اس پر مجسٹریٹ کتنی تہائیان کرتا ہے بیان لئے جاتے ہین۔ گواہ لئے جاتے ہین۔ تاریخین ڈالی جاتی ہین۔ تب جاکر وہ فیصلہ کرتا ہے تو مذہبی امور مین کس قدر چہان بین ضروری ہے اور جس طریق سے یہ لوگ باتین کر رہے ہین کیا اس سے حق کھل سکتا ہے یہ تو بارہا بیت کا خیال ہے بعض سوالات ایسے ہوتے ہین کہ سائل تو ان کو دو منٹ مین بیان کرسکتا ہے جیسے علم طبعی کے مسائل۔ مگر جواب کے واسطے ۲ گہنٹہ درکار ہوتے ہین ایسے امور مین وقت کی پابندی بھی ظلم عظیم ہوتی ہے خدا کے لئے بات کرنے مین گیان ہوتا ہے چند ایک سمجہدار تو چپ رہتے مگر عوام الناس کو کون روکے پھر اگر مین جاؤن اور کوئی فساد ہو تو وہ میرے ذمے لگے اس لئے مین گوشہ تنہائی کو پسند کرتا ہون چند ورق مین نے لکہے ہین وہ مین جلسہ مین چہاپکر بہیجدونگا۔

اور اکثر لوگون نے آکر بیان کیا کہ ہم تو صرف اسی لئے آئے ہین کہ آپ کی زیارت ہو جاویگی جس امر کا اندیشہ حضرت اقدس کو تہا باوجودیکہ حضرت اقدس تشریف نہین لیگئے مگر آریہ سماج نے اپنے قول و فعل سے بتلا دیا کہ نقص امن کا اندیشہ ضرور ہے اور اس طرح سے ایک بڑا معجزہ حضرۃ اقدس کا اس جلسہ کے آخری دن مین ظاہر ہوا اور آریہ صاحبان جو گلا پہاڑ پہاڑ کر نشان طلب کر رہے تہے ان کو ایک بین نشان ملگیا اور حضرت میرزا صاحب نے ان کی دعوت کے مقابلہ مین جو کچہ فرمایا تہا اس کے بعد ایک ایک لفظ کی تصدیق ہوگئی۔ یکم مارچ کو بعد از دوپہر جب لالہ یوگندرپال صاحب لکچر کیلئے کھڑے ہوئے تو انہون نے ایک فرعونی رنگ مین یہ کہا کہ مین اب قرآن کا پول ظاہر کرتا ہون اگر مرزا صاحب مین طاقت ہے تو وہ میری زبان بند کرلین مرزا صاحب تو اس وقت موجود نہ تہے اور نہ وہ سنتے تہے اور نہ مرزا صاحب کو اس قسم کی طاقت کا دعوی ہے مگر میرزا صاحب کا خدا موجود تہا وہ اس فرعونی آواز کو سنتا تہا اور جس ترتیب اور تدریج سے وہ ہر ایک ایسے متکبر کی زبان کو بند کیا کرتا ہے اسی طرح سے ان کی زبان بھی بند کی گئی لالہ یوگندرپال نے مورخہ ۲۷ اور ۲۸ فروری کو بہت بیباکی سے کام لیکر ایسے ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکالے تہے جس مین اہل اسلام مین جوش پیدا ہوتا تہا اور قادیان کے مسلمان جو کہ اگرچہ حضرت مرزا صاحب کے مرید نہین ہین ان باتون کو سنکر بتقاضائے غیرت مشتعل ہوتے تہے اور چند ایک ذی شعور آریہ ان کی اس حالت کو دیکھکر یوگندرپال صاحب کو اشارون سے منع کرتے رہے بلکہ پولیس کے افسر جو کہ منتظمہ پولیس کے انچارج ہوکر قادیان مین اس جلسہ پر آئے ہوئے تہے ان پر بھی یہ حقیقت کہل چکی تھی۔ جب لالہ صاحب نے یہ فرعونی کلمات کہکر اپنی زبان خدا کی کلام مین حقارت آمیز اور ناپاک الفاظ مین کہولی تو اس وقت پولیس افسر صاحب نے اپنے فرائض منصبی کو مدنظر رکھکر ایک رقعہ آریہ سماج کو روانہ کیا کہ ان کو تاکید کردی جاوے کہ یہ کلام کرنے مین اپنی زبان کو قابو... ہم لالہ صاحب کو ایسا مسلوب الحواس تو خیال نہین کرتے کہ انہون نے رقعہ کے مضمون کو نہ سمجہا مگر بان ان کو اپنی فطرت سے ضرور معذور خیال کرتے ہین چنانچہ پھر اسی قسم کے خطرناک اشتعال دہ الفاظ ان کی زبان سے نکلے جس سے پولیس افسر کو نقص امن کا اندیشہ پیدا ہوا اور آخر کار ان کو عین جلسہ مین کھڑا ہوکر کہنا پڑا۔

کہ مین تم کو بحیثیت ایک گورنمنٹ افسر کے

کہتا ہون کہ اپنی زبان کو روکو

ہمارے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ایک شریف آدمی کے لئے برسر مجلس یہ کہا جانا کس قدر عظیم الشان بات تھی جو کہ ایک غیرتمند کو دریائے ندامت مین ڈبو دیتی ہے مگر بیان تو وہ تھی کہ شرم چیز کیست کہ پیش مردان بیاید لالہ صاحب کو ان الفاظ نے بھی کچھ اثر نہ کیا اور ان کو مطلق خیال نہ آیا کہ مجھ ایک گورنمنٹ کے افسر نے روکا ہے اور انہون نے سٹیج پر کھڑے ہو کر اپنی آریہ قوم کا گورنمنٹ کی وفادار رعایا ہونے کا یہ نمونہ پیش کیا اگرچہ باوجود ایک گورنمنٹ افسر کے رد کرنے کے مرغی کی ایک ٹانگ کی طرح پھر بھی وہی بات رکھی آخرکار اس شور اور دل آزار کلام کو دیکھ کر لالہ رام بھج دت صاحب پردہان پریزیڈنٹ آریہ سماج پرلی ندھی کو خود اٹھ کر بھری مجلس مین علی الاعلان یہ کہنا پڑا۔

مین بحیثیت پردہان آریہ سماج ہونے کے لالہ لوگند رپال کو کہتا ہون کہ وہ اپنی زبان کو سنبھالیں

ناظرین اس ندامت کا اندازہ کرین جو کہ ایک بھری مجلس مین جس مین قریباً ایک ہزار سے زیادہ لوگ موجود تھے ایک شخص کی اس طرح گت بنائی جانے سے پیدا ہو سکتی تھی آخرکار اسپر لالہ لوگند رپال دریائے ندامت مین غرق ہو کر بیٹھ گئے اور کہا کہ مین تقریر نہین کرتا گویا لالہ صاحب کے پاس صرف فحش اور گند بولنے اور دل آزار کلمات کہنے کے سوا کچھ اور نہ تھا اور ان کی وید کی تعلیم کا یہی کچھ ماحصل ان کے پاس تھا .... جس کے بیان سے ان کو متواتر روکا گیا اس کے بعد چند ایک آریہ صاحبان نے اُن کو کہا کہ عیسویت کی تردید مین کچھ کہو اور اُنہون نے جرات بھی کی مگر آخرکار [illegible] پڑا اور پھر کھڑے ہو کر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے

غرضیکہ کس طرح سے اسلام کے خدائے قادر نے ان کی زبان بند کر کے اپنے بندے مرزا غلام احمد صاحب کی عزت ظاہر کی اور دست بدستی معجزہ اور نشان ان کو دیا اور ظاہر کر دیا کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ مین اس لئے نہین جاتا فساد نہ ہو پڑے بالکل درست ہے جبکہ مرزا صاحب جلسہ مین موجود نہین ہین تو ان لوگون کے اشتعال کی یہ حالت ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب تشریف لے آتے تو کیا کچھ ہوتا اور اس اتنی کارروائی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس وقت آریہ اور احمدی فرقہ مین سے کونسا فرقہ امن پسند اور صلح دوست ہے آریہ صاحب تو اپنے زعم مین ایک سخت یورش کے ساتھ خود پسندی کر کے یہاں آئے تھے اور حملہ کرنا چاہا تھا مگر خدا نے اُن کے ہتھیارون سے خود انہی کو نشانہ بنا دیا اس واقعہ سے ہر ایک فہم عقل سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا اس قسم کی مباحثون کی رونق مین شریک ہونے سے انکار کس قدر مصلحت پر مبنی ہے اور وہ لوگ جو کہ حضرت اقدس کو بار بار [illegible] کرتے ہین کس قدر مفسدہ پرداز ہین اور ان کے ارادہ اور نیتین کس قدر بد ہوتی ہین بہرحال یہ ایک عجیب نشان اور معجزہ ہے ہم اپنے امام اور احمدی بھائیون کو مبارکباد دیتے ہین انی مھین من اراد اھانتک کا اظہار کس طرح ظاہر ہو رہا ہے سچ ہے والعاقبۃ للمتقین +

قصیدہ من تصنیف شیخ عبد الصمد صاحب احمدی کمپن صدر بازار چھاؤنی سیالکوٹ

جب سے جلوہ دکھا دیا تونے — اپنا شیدا بنا لیا تونے
جام وحدت پلا دیا تونے — حق سے مجھکو ملا دیا تونے
مین تھا بھولا ہوا رہ مولا — سیدھا رستہ لگا دیا تونے
میری بے نور آنکھ کو پیارے — نور احمد دکھا دیا تونے
ایک دم بھی نہین قرار مجھے — جب سے جلوہ دکھا دیا تونے
بالیقین ہے تو ہی مسیح زمان — دین مردہ جلا دیا تونے
لوگ عیسیٰ کو رب بنانے تھے — ابن مریم بنا دیا تونے
جس کا مسکن کہین تھا عرش برین — اس کا مدفن دکھا دیا تونے
کون مانے تھا موت عیسیٰ کی — کس طرح سے منا دیا تونے
خالق و غیبدان حی و قدیر — کہنے والا ہرا دیا تونے
ایک موہوم بت نصاریٰ کا — توڑ کر کے دکھا دیا تونے
ماحی شرک ہے تو ای ہادی — شرک جگ سے مٹا دیا تونے
نیوگ کی رسم کو چھپاتے تھے — اُس کا پردہ اُٹھا دیا تونے
ہندو کہتے تھے لوگ نانک کو — اس کو مسلم بنا دیا تونے
صدق اسلام کے دکھانے کو — پاک چولا دکھا دیا تونے
جتنے ملا یہود سیرت تھے — سب کو اُلو بنا دیا تونے
درس قرآن جو چھوڑ بیٹھے تھے — ان کو چسکا لگا دیا تونے
کچھ نہ آتا تھا حفظ نمازون مین — ذائقہ کیا چکھا دیا تونے
جس نے اپنا بنا لیا تجھ کو — اُس کو رب کا بنا دیا تونے
تیرے ملنے کو گھر سے جو آیا — اس کو رب سے ملا دیا تونے
تیری راہ مین جو سد راہ ہوا — اس کو نیچا دکھا دیا تونے
ہین دعائین تیری پذیرا سب — حق سب کو دلا دیا تونے
آتھم و لیکھرام و اندرمن — اور دیا نند اوٹھا دیا تونے
ہو کے مامور حق تعالیٰ سے — ایک عالم ہلا دیا تونے
کوئی مانے نہ مانے پر ہم کو — سب سے بہتر بنا دیا تونے
فوج نصرت کی پاکر حق سے — سب کو گھر گھر سنا دیا تونے

(باقی آئندہ)

یکم اپریل ۱۹۰۳ء سے منی آرڈرون کی فیس مین یہ ترمیم کی گئی ہے کہ ہر پچیس روپے کے لئے چار آنے اور اس کی تعداد ہر پانچ روپیہ یا پانچ روپے کی کسر کے لئے ایک آنہ لیا جاویگا +

ممالک متوسط مین قحط کے خیراتی کامون کے مزدورون مین گذشتہ ہفتہ مین ۱۰ ہزار آدمیون کا اضافہ ہوا اور اب ان کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی ہے +

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کی عدالت سے پادری مارو صاحب اور مسٹر سنڈر ایڈیٹر اخبار نیوز کو ایک لائیبل کے مقدمہ مین بالترتیب تین سو اور ڈیڑھ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی +

میرٹھ مین شدت طاعون سے بازار خالی ہو گئے لوگ کاروبار چھوڑ کر بھاگ گئے ہین +

۲۱ فروری تک کل ہندوستان مین طاعون سے ۳۶ ہزار کے قریب موتین واقع ہوئی ہین +

چنیوٹ مین طاعون کا اس قدر زور ہے کہ تین چوتھائی شہر خالی ہو چکا ہے +

گوجرانوالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ وہان طاعون سے ہر روز کئی جانین تلف ہوتی ہین +

چند روز ہوئے امیر کابل کے محل شاہی مین آگ لگ گئی مگر کوشش سے فوراً ..... بجھائی گئی ہز ہائینس امیر کابل نے ان تمام آدمیون کو سنہری تمغے عطا کئے جنہون نے آگ بجھانے مین مدد کی تھی

سنہ ۱۸۹۷ء سے آج تک یعنی گذشتہ پانچ سال مین صوبہ پنجاب مین طاعون سے کل ۳ لاکھ ۴۸ ہزار مریض اور ۲ لاکھ ۶۲ ہزار آدمی ہلاک ہوئے

صومالی لینڈ کے ملا کی فوج مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس وقت جبکہ جہاد بند ہے تو آخر مین انجام یہی ہونا ہے بہتر ہے کہ امام وقت کی اطاعت کر کے جنگ سے دست بردار ہون

حجاز ریلوے کی تعمیر کے لئے آج تک تمام ممالک سے اسی لاکھ روپیہ چندہ ہوا ہے یہ ریلوے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان ہے

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جائے ہر ایک احمدی شخص کو تاکید ہے کہ اپنے گردنواح مین ہر جگہ اطلاع کر دے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سر برآوردہ احمدی ممبر اپنے اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل فہرست بقید نام و ولدیت و ذات و تاریخ بیعت و پیشہ و مفصل پتہ سکونت عارضی و اصلی کے بنا کر

[illegible] اور اب ہم پردہان صاحب سے سوال کرتے ہین کہ کیا وہ ایسی شخص کو بار بار حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر پیش کر کے کو طیار رہتے ہین

شیخ فیض علی صاحب منیجر اخبار نے مطبع بشیر ہند امرتسر سے چھپوایا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر ومہتمم

البدر

محمد افضل (ایڈیٹر)

نمبر ۸ | قادیان دارالامان - ۱۳ - مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ڈائری

مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۳ء یکشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر ادا کین عصر کے وقت آپ نے مجلس کی جسمین نسیم دعوت کے بعض نئے مضامین کا تذکرہ کیا۔ عشا کو قبل مجلس تو ہوئی مگر کوئی ذکر اور بات قابل اشاعت نہ ہوا چند ایک سکھون اور ہندؤن نے آکر آپ کی زیارت کی ؛

سیر مستورات کا ذکر چل پڑا ان کے متعلق احمدی احباب مین سے ایک کسر برآور دہ ممبر کا ذکر سنایا کہ ان کے مزاج مین اول سختی تھی عورتون کو ایسا رکھا کرتے تھے جیسے زندان مین رکھا کرتے ہین اور ذرا مجھ اترتین تو ان کو مارا کرتے لیکن شریعت مین حکم ہے عاشروھن بالمعروف نمازون مین عورتون کی اصلاح اور تقوی کے لئے دعا کرنی چاہیئے قصاب کی طرح برتاؤ نکرے کیونکہ جب تک خدا نہ چاہے کچھ نہیں ہوسکتا مجھ پر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہین کہ عورتون کو پھراتے ہین اصل مین بات یہ ہے کہ میرے گھر مین ایک ایسی بیماری ہے کہ جسکا علاج پھرانا ہے جب ان کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے تو بدین خیال کہ گناہ نہ ہو کہا کرتا ہون کہ چلو پھرا لاؤن اور بھی عورتین ہمراہ ہوتی ہین

پھر خدا تعالےٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ کی نسبت ذکر پر فرمایا کہ مجازی عدالتون کی طرف سے جو ایک لقب انسان کو ملتا ہے تو اسے کتنا فخر ہوتا ہے ستارہ ہند لقب وغیرہ بھی ملتے ہین تو کیا اب حقیقت میں ان لوگون مین وہ خواص ہوتے ہین جو لقب ان کو ملتا ہے صرف استعارہ ہوتی ہین +

کلمۃ اللہ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت مسیح کو کلمہ کہا گیا ہے فرمایا ان کو کلمہ اس لئے کہا گیا تھا کہ یہود ان کو ناجائز ولادت قرار دیتے تھے ورنہ کیا دوسرے انبیا کلمۃ اللہ نہ تھے اسیطرح مریم علیہا السلام کو صدیقہ کہا گیا اس کے یہ معنے نہیں ہین کہ اور عورتین صدیقہ نہین یہ بھی اسی لئے کہا کہ یہودی اپر تہمت لگاتے تھے تو قرآن نے اس تہمت کو دور کیا ؛

چونکہ آج کے دن بھی آریہ سماج کا جلسہ تھا اور کثرت سے لوگ اس جلسہ مین شامل ہوئے تھے کہ حضرۃ میرزا صاحب کی زیارت ہوگی تو اب وہ لوگ حضرت کی زیارت کے لئے بعض تو مسجد میں آتے رہے اور بعض سیر مین آکر ملے انمین سے بعض نے پھر درخواست کی کہ آپ جلسہ مین آکر کچھ گفتگو کرین۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ مذہبی باتون کو علمی رنگ مین بیان کرنا چاہیئے اور یہ جب ہوسکتا ہے کہ جب انسان کو گیان حاصل ہو ورنہ بلا سوچے سمجھے کہہ دینے سے کچھ نتیجہ نہین نکلا کرتا۔ ہر ایک مذہب مین کھلی کھلی بات اور گیان کی بات بھی ہوتی ہے جب تک انسان نفس کو صاف کرکے بات نکرے تو ٹھیک پتہ نہین لگتا آجکل بارجیت کو مدنظر رکھکر لوگ بات کرتے ہین اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بار بار۔ جہاد۔ طلاق۔ کثرت ازدواج کو پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کے بزرگ سب باتین کرتے آئے ہین۔ یہان کے آریہ ہمیشہ میرے پاس آتے ہین اور سوال جواب بھی ہوتا ہے لیکن آپسمین ناراضگی کبھی نہین ہوتی بعض بات اپنے محل پر چسپان کہی جاتی ہے لوگ اسے غلط فہمی سے گالی خیال کر لیتے ہین ان کو یہ علم نہین ہوتا کہ گالی اور برمحل بات مین فرق کرسکین۔ بات یہ ہے کہ جب انسان پر اسنے عقیدے پر جما ہوا ہوتا ہے تو اس کے عقیدے کو جب دوسرا بیان کرتا ہے تو اسے گالی خیال کرتا ہے۔ اس موقعہ پر ایک ہندو نے کہا کہ آپ نے بعض جگہ گالیان دی ہوئی ہین فرمایا کہ کوئی ایسی بات پیش کرو جو اپنے محل پر چسپان نہین ہے اس لئے مین کہتا ہون کہ زبانی تقریرین اچھی نہین ہین اور تحریر پیش کرتا ہون کہ ہر ایک پڑھکر اپنی اپنی جگہ پر رائے قائم کرلے اور جو اس کا جی چاہے سمجھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر حضرۃ اقدس نے اس ہندو کو تحفہ آریہ یعنی نسیم دعوت نئی تصنیف دی کہ تم اسے دیکھو اور بتلاؤ کون سی بات ہے جو اپنے محل پر چسپان نہین ہے ؛

ظہر اس وقت بھی چند آریون نے آکر حضرت سے ملاقات کی اور ان کے اس استفسار پر کہ آپ کیون مباحثہ پر تشریف نہین لائے فرمایا کہ اختلاف مذاہب جو خدا نے حکمت علمی سے رکھا ہے اس سے بھی فائدہ ہے کہ انسان کی عقل بڑھتی ہے۔ جزئیات اور فروعات مین اتفاق ہوتا ہے۔ اختلاف مین باریک باریک اصول نکل آتے ہین۔ ہمارے ملک مین ایسے آدمی بہت کم ہین۔

* مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ مباحثہ کی خبر غلط شائع کی گئی ہے ؛

www.aaiil.org

... نیت خالص اور سچی ہو اگر بحث مباحثہ سے فیصلہ ہو تو سارا ... ایک خطرہ فساد کا بھی لگا ہوا ہے۔ اس لئے مین نے ایک مدت سے مباحثہ بند کر دیا ہے تقریر کرنے مین اکثر ایسے الفاظ نکلتے ہین کہ دوسرا ان کو پسند نہین کرتا یا سننے والا غلط فہمی سے اسے اور طرح سمجھ لیتا ہے ہان جیسے آپس مین برادری کے تعلقات ہوتے ہین یا جیسے باپ اور بیٹے مین کوئی نصیحت کی گفتگو ہوتی ہے اسیطرح آپس مین بحث کا تعلق ہو تو حرج نہین ہوتا وہ تعلق اپنے اندر ایک حدت رکھتا ہے اور اس کا اثر ہوتا ہے اب آجکل ایک تو دین کا اختلاف ہے دوسرے درمیان مین بغض ہے ... ہندو مسلمان مین ایسے بغض اور کینہ نہ تھے آپس مین گویا ... رشتہ اور ناتہ کی طرح ہوتے تھے ہم نے ... خود اپنی آنکھون سے دیکھا ہے مگر اب وہ تعلق اور ... بالکل نہین رہی۔ تری ... رہ گئی ہے اور جب ... تعلق نہ ہو تو فیصلہ حق نہین ہوتا۔

اب ہم نے کتاب لکھی ہے مگر ہم نے ویدون کا ... نہین دیا کیونکہ ہمین کیا علم کہ اس کے اندر کیا لکھا ہے ہان ... لکھا ہے کیونکہ یہ اس کی رائے ہے ... انسان کو بولنا چاہئے تاکہ فساد نہ ہو مثلاً اگر ایک اعتراض ... کیا جاوے اور قرآن کی خبر نہ ہو تو اُسے ... ہے کہ قرآن پر اعتراض کرے ہان جو باتین ہم قبول کرتے ہین اس پر اعتراض کر سکتا ہے وید پر کیونکہ آپ ایک ... کے کئی کئی معنے ہوتے ہین ... مذاہب ایک ہی ... نکلنے کا دعوی کرتے ہین تو اس سے سب کیسے نشانہ بن سکتے ہین ایسی صورت مین کتاب کا نام لینا بھی فضول ہے ... پرہیزگاری اور سچی نیت کا یہ لازمہ ہے کہ کتاب پر ... جس نے اعتراض کیا ہے اُسے پکڑ لے ہم ان کتابون مین دخل نہین دیتے خدا جانے کیا معاملہ تہا مذہب تین ... ہے کہ صرف مانی ہوئی باتون کو پرکھ لے ورنہ اس طرح ایک ایک ورق ہر مذہب کی کتاب کا انسان کیسے ... سکتا ہے ــــ اس طرح تو چینی زبان اور دوسری زبانون کی کتب ... انسان تو ہر ایک السنہ کا ... حاصل کر سکتا دین کا علم تو در کنار اور مناظرین نے لکھا ہے کہ فروعات مین بحث کرنا ہی فضول ہے۔ فروعات کی مثال تو لشکر کی ہے جس کے افسر اصول ہین۔ جب اصول مین فیصلہ ہو جاوے تو فروع مین خود ہو جاتا ہے۔ جیسے جب افسر مارا جاوے تو سپاہی خود تابع ہو جاتی ہین مین کوئی بات نہین کرتا جب تک خدا تعالےٰ اجازت نہ دے اگر مین نے مباحثہ مین جانا ہوتا تو کتاب شائع نکرتا۔

جب یہ آریہ صاحبان تشریف لے گئے تو کچھ اور صاحب آئے ان کے سوالات کا جواب حضرت اقدس نے ذیل کے مختصر فقرات مین دیا۔

باوجود اختلافات رائے کے حق کی رو رعایت رکھنا اس بات کو آپ کتاب نسیم دعوت مین دیکھینگے خدا نے اب ہم سے گالیون کی قوت ہی دور کر دی ہے اور نہ ہم ہر ایک کو الگ الگ جواب دے سکتے ہین اب کروڑہا آدمی گالی دے رہے ہین کس کس کو جواب دیوین ✦

میرا تعلق آریہ سماج سے ہے نہ کہ وید سے کیونکہ وید سے مین واقف نہین ہون ✦

مورخہ ۲ - مارچ ۱۹۰۳ء دوشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین

سیر | ایک شخص کی طرف سے **انت منی وانا منک** جو حضرت کا الہام ہے اوس پر اعتراض پیش ہوا تو فرمایا کہ **انت منی** کے معنے ہین کہ تیرا نشو و نما مجھ سے اور **وانا منک** یعنی جب خدا کی عظمت و جلال ایک وقت کم ہو جاتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ ایک بندہ کے ذریعہ اُسے دنیا پر ظاہر کرتا ہے چونکہ اس وقت خدائی کا جلوہ اس مامور کے ہاتھ سے ہوتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین تجھ سے ہون یعنی میرا جلال تیرے ذریعہ ظاہر ہوا۔ یہ مضمون ایک دفعہ پہلے بھی البدر مین نکل چکا ہے

صاحبزادہ سراج الحق صاحب کے ایک دوست حج کے لئے طیار تھے انہون نے صاحبزادہ صاحب کو لکہا تہا جس کے جواب مین انہون نے لکہا کہ اول حج کے قابل اپنے آپ کو بنالو پھر جانا اکیلئے قادیان آجاؤ۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ حج کے معنے اصل مین قصد کے ہین خدا کے لئے جو قصد ہو وہی حج ہوتا ہے۔

فرمایا کہ خدا جب ایک نیا سلسلہ دین کا قائم کرتا ہے اس کی روشنی جب ہی قائم رہ سکتی ہے جب تازہ بتازہ ثبوت دیتا رہے یہ نئی روشنی خدا ہی ڈالتا ہے خانہ کعبہ مین بھی اس روشنی کا ثبوت ہے اور یہ مقام اور یہ روشنی (قادیان) حج کے ستون ہین تاکہ وہ اصل عمارت قائم رہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا دجال بھی خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور مسیح بھی کر رہا ہے تو جیسے چور بھی رات کو پھرتا ہے پولیس کا پہرا بھی پھرتا ہے کہ اُسے پکڑ لے اسی طرح دجال تو اس لئے طواف کرتا تہا کہ تباہ کرے اور مسیح اُس کے پیچھے اس لئے پھرتا تہا کہ دجال کو پکڑ لے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگون پر مبشرات کا دروازہ کم کھلتا ہے اس کا کیا باعث ہے فرمایا کہ طبائع مختلف ہوتی ہین۔ بعض کے چونکہ عقلی حواس ہوتے ہین ان کو خوابون کی ضرورت نہین ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ ابو بکر نے کتنی خوابین دیکھکر آنحضرت صلعم کو مانا تہا وہ آنحضرۃ کے لنگوٹیے یار تھے آپکے حالات آپ پر منکشف تھے فراست سے پہچان لیا۔ معجزہ کی ضرورت اُسے ہوتی ہے جو حالات سے ناواقف ہو اور اُسے خیال ہو کہ یہ کارخانہ طمع۔ لالچ اور اغراض نفسانی پر مبنی ہے اور معجزہ مطالبہ کرنیوالا بیمار دل رکھتا ہے اس لئے وہ رسولون سے تسلی چاہتا ہے کہ بذریعہ معجزات کے دیجاوے۔

ظہر | ایک شخص نے ایک پراگندہ سی خواب لکھکر حضرۃ سے تعبیر پوچھی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ جسطرح سے حدیث ماننے کے قابل نہین ہوتی جب تک قرآن کے خلاف نہ ہو اسیطرح کوئی خواب بھی ماننے کے لائق نہین جب تک ہمارے موافق نہ ہو ✦

عصر | اس وقت چند ایک سکھ حضرۃ کی ملاقات کے واسطے آئے اور اثنائے ذکر مین آپ نے فرمایا کہ زبان سے تو ایک انسان بھی اپنا بندہ نہین بن سکتا خدا کیسے اپنا بن سکتا ہے محبت ہوگی تو سچا تعلق ہوگی کھوٹ سے کوئی خدا سے کیا لے سکتا ہے ✦

قبل از عشا | صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے بھائی کے مریدون مین سے ایک صاحب حضرت اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے ان سے مخاطبات مین حضرت نے فرمایا کہ اس زمانہ مین عقلمندون پر واجب ہوا ہے کہ وہ اس آسمانی سلسلہ کو پرکھین دور دور سے انسان طرح طرح کی باتین سنا کرتا ہے لیکن اسکا حق ہے کہ قریب جاکر اپنے اعتراضات حل کرے یہ شبہات ایسی چیز ہین کہ انسان کو دور کرا دیتے ہین اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو مقام محبت کا ہوتا ہے اس سے متنفر ہوتی ہین اور جو اطاعت کا ہوتا ہے اس سے بغاوت ہوتی ہے اور جو باتین سمجھنے کے قابل ہوتی ہین ان کی طرف توجہ نہین ہوتی۔ ایسے وقت یا خود کسیکو وحی یا الہام ہو تو وہ سمجھ سکتی ہین اور یا خود عین موقعہ پر جاکر تفتیش کرین۔ بلکہ اس مین اللہ تعالےٰ سے بھی دعا کرے۔ اب دیکھئے ایک بیمار طبیب کے پاس جاتا ہے طبیب تو جان و دل سے چاہتا ہے کہ وہ اچھا ہو جاوے۔ مگر تاہم وہ اس کا علاج نہیں کر سکتا۔ کبھی تشخیص ٹھیک نہین ہوتی۔ مرض کچھ اور علاج کچھ ہوتا ہے کسی وقت تشخیص تو ٹھیک ہوتی ہے مگر وہ مرض ہی لا علاج ہوتا ہے۔ جیسے سل وغیرہ امراض ہین کہ آج تک ان کا علاج دریافت نہین ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بہت عاجز ہے اور اس کو چاہیے

کرو با وفان ہین بہت کوشش کرے اور فیصلہ عقل پر نہ کرے کیونکہ اس سے غلطی ہوتی ہے - دیکھا جاتا ہے کہ عیسائیون کی عقل کیسی تیز ہے کیسی کیسی صنعتین ایجاد کی ہین گویا بالکل دنیا کو نیا کر دیا ہے ہر ایک پرانی شئے کی جگہ ایک نئی شئے موجود ہے مگر چونکہ دینی معاملات مین خدا سے مدد نہ مانگی گھمنڈ اور فخر کیا اسی عقل نے آخر کار ماری گئی کہ کوے کی طرح نجاست پر دانت مارا - سب پڑھ پڑھا کر ڈبو دیا اس لئے اپنی رائے اور فیصلہ پر بھروسہ نکرنا چاہئے ہر ایک نبی مین یہ کمال تھا کہ ہر وقت خدا پر بھروسہ رکھتے اپنی عقل اور طاقت پر ان کو ذرہ بھر اعتبار نہ تھا چونکہ وہ ہر وقت خدا سے مدد مانگتے ہین اسی لئے ہر وقت ان کو خدا سے مدد ملتی ہے خدا کے بغیر کوئی طاقت اور مدد نہین ملتی اگر عقل پر گھمنڈ کریگا تو شہد کی مکھی کی جگہ نجاست کی مکھی کی طرح ہوگا لیکن اگر خدا سے مدد چاہے گا تو ایک نور اُسے ملیگا کہ جس سے مدد پاکر وہ بڑے بڑے تجلیات الہی کا اگر مظہر بنجاوے تو سچ ہے - جیسے چاند اپنا نور آفتاب سے اکتساب کرتا ہے اسیطرح وہ نور حاصل کرتا ہے جیسے وہ بالمقابل آفتاب کے ہوتا ہے اس کی روشنی بڑھتی جاتی ہے اور جیسے جیسے اس کے مقابل سے ہٹتا جاتا ہے اس کی روشنی کم ہوتی جاتی ہے اور اندھیرا بڑھتا جاتا ہے - بالمقابل آنے کے معنے ہین کونوا مع الصادقین صادقون کی صحبت مین رہنا بہت ضروری ہے خواہ انسان کیسا علم رکھتا ہو

طاقت رکھتا ہو لیکن صحبت مین

رہنے سے جو اس کے شبہات دور ہوتے

ہین اور اسکو علم حاصل ہوتا ہے وہ

دوسرے طور سے حاصل

نہین ہوتا -

+

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۳ء

آجکل پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کین ۰

سیر حضرت صاحب تشریف لائے توکل کے نو وارد مہمان بھی ہمراہ سیر کو چلے آپنے اُن کو مخاطب کر کے فرمایا زندگی کا اعتبار نہین ہے - ایک دن آنے کا ہے اور ایکدن جانے کا ہے معلوم نہین کب مرنا ہے - علم ایک طاقت انسان کے اندر ہے اس کے اوپر وساوس اور شبہات پڑتے ہین - عادتون کے کیڑے مثل برتن کی میل کی طرح انسان کے اندر چمٹے ہوئے ہین اس کا علاج یہی ہے کہ کونوا مع الصادقین پس اگر آپ چند روز یہان ٹھہر جاوین تو اس مین آپ کا کیا حرج ہے اس طرح ہر ایک بات کا موقع آپ کو ملجاویگا - دنیا کے کام تو یون ہی چلے چلتے ہین اور کبھی ختم نہین ہوتے - سلہ

کار دنیا کسے تمام نکرد

ہرچہ گیرید مختصر گیرید

بہت لوگ ہمارے پاس آئے اور جلد رخصت ہونے لگے ہم نے ان کو منع کیا مگر وہ چلے گئے آخر کار پیچھے سے انہون نے خط روانہ کئے کہ ہم نے گھر پہنچکر بتایا تو کچھ نہین اگر ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا اور انہون نے یہ بھی لکھا کہ ہمارا جلدی آنا ایک شیطانی وسوسہ تھا ٭

یہ مرحلہ اس لئے قابل طے ہے کہ آنحضرت نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جب دنیا ختم ہونے پر ہوگی تو اس امت مین سے مسیح موعود پیدا ہوگا - لوگون کو چاہئے کہ اس کے پاس پہنچین خواہ ان کو برف پر چلکر جانا پڑے - اس لئے صحبت مین رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے پاس رہنے سے باتین جو ہون گی ان کو سنیگا - جو کوئی نشان ظاہر ہو اُسے سوچے گا - آگے ہی زندگی کا کونسا اعتبار تھا مگر اب تو جب سے یہ سلسلہ طاعون کا شروع ہوا ہے کوئی اعتبار مطلق نہین رہا آپ نفس پر جبر کرکے ٹھہرے اور جو شبہ و خیال پیدا ہو وہ سناتے رہیے - ہم تو چاہتے ہین اور ایسے لوگ جو آتے ہین ان کی باتین اور شبہات کا سننا بھی ہمارا فرض ہے اس لئے آپ بھی اپنے شبہات ضرور سنایئے - یہ ہم نہین کہتے کہ ہدایت ہو یا نہ ہو - ہدایت تو امر ربی ہے کسی کے اختیار مین نہین ہے -

یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ہر ایک مسلمان کیون مسلمان کہلاتا ہے - مسلمان وہی ہے جو کہتا ہے کہ اسلام برحق ہے حضرت محمد صلعم نبی ہین - قرآن کتاب آسمانی ہے - اس کے یہ معنے ہوتے ہین کہ مین اقرار کرتا ہون کہ مین ان سے باہر نجاؤنگا نہ عقیدہ مین نہ عبادت مین نہ عملدرآمد مین - میری ہر ایک بات اور عمل اس کے اندر اندر ہی ہوگا اب اس کے مقابل پر آپ انصاف سے دیکھین کہ آجکل گدی والے اس ہدایت کے موافق کیا کچھ کرتے ہین اگر وہ خدا کی کتاب پر عمل نہین کرتے تو قیامت کو اس کا جواب کیا ہوگا کہ تم نے میری کتاب پر عمل نکیا - اس وقت طواف قبر - کنجریون کے جلسے اور مختلف طریقہ ذکر کے جن مین سے ایک آرہ کا ذکر بھی ہے ہوتے ہین لیکن ہمارا سوال ہے کہ کیا خدا بھول گیا تھا کہ اس نے یہ تمام باتین کتاب مین نہ لکھدین اور نہ رسول کو تبلائین - جو رسول اللہ صلی اللہ کی عظمت جانتا ہے اسے ماننا پڑیگا کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کے باہر نہ جانا چاہئے - کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور سب بدعتی ہین بلکہ اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے ادھر ادھر بالکل نجاوے کسیکا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بنا دے ٭

بعض پیرزادے چوڑیان پہنتے ہین مہندی لگاتے ہین لال کپڑے ہمیشہ رکھتے ہین سدا سہاگن انکا نام ہوتا ہے - اب ان سے کوئی پوچھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مرد تھے - اس کو مرد سے عورت بننے کی کیا ضرورت پڑی ہمارا اصول آنحضرت صلعم کے سوا اور کتاب قرآن کے سوا اور طریق سنت کے سوا نہین کس شے نے انکو جرأت دی ہے کہ اپنی طرف سے وہ ایسی باتین گھڑ لین - بجائے قرآن کے کافیان پڑھتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا دل قرآن سے کھٹا ہوا ہے - خداتعالے فرماتا کہ جو میری کتاب پر چلنے والا ہو وہ ظلمت سے نور کی طرف آوے گا - اور کتاب پر اگر نہین چلتا تو شیطان اس کے ساتھ ہوگا مگر جو خدا کے بندے ہوتے ہین ان مین خوشبو اور برکت ہوتی ہی - قریب اللہ کے ہے ان کو کوئی غرض نہین ہوتی - جیسے آفتاب اسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دور سے ان کی چمک دکھلائی دیتی ہے اور دنیا مین اصل چمک انہی کی ہے یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہین ان کی چمک دائمی نہین ہے کیونکہ یہ غروب ہوجاتے ہین لیکن وہ غروب نہین ہوتے جسکو اللہ اور رسول کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہین کرتا اور عفونت اور بدبو کو محسوس کرنیکا اس مین مادہ ہو وہ فورًا آجائیگا کہ یہ طریق اسلام سے بہت بعید ہے مثل یہود کے خدا نے ان کو چھوڑ دیا ہے بلعم کی طرح اب مکر و فریب کے سوا ان کے پاس کچھ نہین رہا صفائی والا انسان جلد دیکھ لیتا ہے کہ یہ جسم اس حقیقی روح سے خالی ہے ٭

انسان توجہ کرے تو اُسے پتہ لگتا ہے کہ جو لوگ صم بکم ہوکر سجادہ نشینون کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہین اور عرسون وغیرہ مین شریک ہوجاتے ہین - ان کو یہ خیال نہین آتا کہ وہ کونسی روشنی ہے جو کہ خانہ کعبہ سے شروع ہوئی تھی اور تمام دنیا مین پھیلی تھی اور انہون نے اُس مین سے کس قدر حصہ لیا ہے ان کو ہرگز وہ نور نہین ملتا جو آنحضرت مکہ سے لائے اور اس سے کل دنیا کو فتح کیا آج اگر رسول اللہ صلعم پیدا ہون تو ان لوگون کو جو امت کا دعوی کرتے ہین کبھی شناخت بھی نہ کرسکین - کونسا طریقہ آپکا ان لوگون نے رکھا ہے شریعت تو اسی بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنحضرت نے دیا ہے اوسے لیلے اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے ہٹے اب اس وقت قبرونکا طواف کرتے ہین ان کو مسجد بنایا ہوا ہے عرس وغیرہ ایسے جلسے نہ منہاج نبوت ہین نہ طریق

سنت ہے اگر منع کرو تو غیظ و غضب مین آتے ہین اور دشمن بنجاتے ہین - چونکہ یہ آخری زمانہ ہے - ایسا ہی ہونا چاہئے تہا لیکن اسی زمانہ کے فسادون کے لحاظ سے آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ اس زمانہ مین اکیلا رہنا اور اکیلا مر جانا یا درختون سے پنجہ مار کر مر جانا ایسی صحبتون سے اچہا ہے ہم دیکھتے ہین کہ سب چیزین پوری ہو رہی ہین انسان دوسرے کے سمجہانے سے کچہ نہین سمجہ سکتا - دل مین کسی بات کا بٹھلا دینا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے - حدیث شریف مین ہے کہ خدا جب کسی سے نیکی کرتا ہے تو اُسے سمجہ عطا کرتا ہے اس کے دل مین فراست پیدا ہو جاتی ہے اور دل ہی معیار ہوتا ہے مگر محجوب دل کام نہین آتا یہ کام ہمیشہ پاک دل سے نکلتا ہے - من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ ان باتون کے لئے دعا کرنی چاہئے خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہین ہوتی - اعمال نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن شریف یونہی بہیجدیتا اور کوئی رسول نہ آتا مگر انسان کو عمل درآمد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے پس اگر وہ نمونہ نہ بہیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہو جاتا -

اب اس وقت علماء مخالف ہین اس کی وجہ کیا ہے صرف یہی کہ مین بار بار کہتا ہون کہ تمہارے عقیدہ وغیرہ سب خلاف اسلام ہین اس مین میرا کیا گناہ ہے مجہے تو خدا نے مامور کیا ہے اور بتلایا ہے کہ ان غلطیون کو نکال دیا جاوے اور منہاج نبوت کو قائم کیا جاوے اب یہ لوگ میرے مقابلہ پر قصہ کہانیان پیش کرتے ہین حالانکہ مجہے خود ہر ایک امر بذریعہ وحی و الہام کے بتلایا جاتا ہے ان کے کہنے سے مین اسے کیسے چھوڑ دون - ان کا عقیدہ ہے کہ جب مسیح آوے گا تو جس قدر غلطیان ہون گی ان کو نکال دیگا اگر اس نے سب کچہ انہی کا قبول کرنا ہے اور اپنی طرف سے کچہ نہین کہنا تو بتلاؤ کہ پہر اوس کا کام کیا ہوگا ..... آنحضرت کے وقت مین بہی یہی طریق ایسے لوگون کا تہا کہ دور سے بیٹھے شور مچاتے اور پاس آکر نہ دیکھتے ابوجہل نے مخالفت تو سالہا سال کی مگر پیغمبر خدا کی صحبت مین ایک دن بہی نہ بیٹھا - حتی کہ مر گیا اسی لئے خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے ولا تقف ما لیس لک بہٖ علم - اب اُن سے پوچہا جاوے کہ بلا تحقیق کے کیون فتوے لگاتے ہو - خود کہتے تہے کہ صدی کے سر پر آنے والا ہے پہر انہی کی کتابون مین لکہا ہوا تہا کہ کسوف خسوف ہوگا - طاعون پڑے گی حج بند ہوگا - ایک ستارہ جو مسیح کے وقت نکلا تہا نکل چکا ہے - اونٹون کی سواری بیکار ہوگئی ہے اسیطرح سب علامتین پوری ہوگئین ہین مگر ان لوگون کا یہ کہنا کہ ابہی مسیح نہین آیا یہ معنے رکہتا ہے کہ یہ لوگ چاہتے ہین کہ آنحضرت کی کوئی پیشگوئی پوری نہ ہو یہ سب اندرونی نشان ہین اب بیرونی دیکھئے کہ صلیب کا غلبہ کس قدر ہے نصاریٰ نے تردید اسلام مین کیا کیا کوشش کی ہین اور خود اندرونی طور پر تقوی - زہد - ریاضت مین فرق آگیا ہے - برائے نام مسلمان ہین جہوٹی گواہیان دیتے ہین - خیانتین کرتے ہین قرضہ لیکر دبا لیتے ہین اگر خدا کو یہ منظور ہوتا کہ اسلام ہلاک ہو جاوے اور اندرونی اور بیرونی بلائین اسے کہا جاوین تو وہ کسی کو پیدا نہ کرتا اس کا وعدہ نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون کہان گیا اول تو تا ڑ تار مجدد آتے رہے مگر جب مسلمانون کی حالت تنزل مین ہوئی - بد اطواری ترقی کر گئی جاتی ہے سعادۃ کا مادہ انمین نہ رہا اور اسلام غرق ہونے لگا تو خدا نے ہاتہ اُٹہالیا - جب کہو تو یہی جواب ہے کہ حدیثون مین لکہا ہے ۳۰ دجال آوین گے یہ بہی ایک دجال ہے - او کمبختو تمہاری قسمت مین دجال ہی لکہے ہین غرضیکہ یہ باتین غور کے قابل ہین مگر دل کے کہولنے کی کنجی خدا کے ہاتہ مین ہے جب تک وہ نہ کہولے دل مین اثر نہین ہوتا ابوجہل بہی تو ۱۳ برس تک باتین سنتا ہی رہا - یہی ہماری جماعت ہے اس کی کونسی عقل زیادہ ہے کہ انہون نے حقیقت کو سمجہ لیا اور بعضون نے نہ سمجہا - ایسے ہی دماغ اعضاء وغیرہ باقی سب مخالفون کے ہین - مگر وہ اس حقیقت کو نہین پہنچتے ان کے دلون کو قفل لگے ہین ٭

مختلف اعتراضات کے جواب پر فرمایا کہ اسے دوکانداری کہتے ہین - ہر تو دوکان مگر خدا کی اگر انسان کی ہوتی تو دوالہ نکل جاتا - ٹوٹ جاتی مگر خدا کی ہے جو محفوظ ہے ٭

ہمارے گروہ کی خدا نے خود مدد کی ہے کہ اتنی جلدی ترقی کردی - یہ مسجدون کے ملان وغیرہ جب دیکہینگے کہ اب ان کی تعداد بہت ہے خود ہی ہان مین ہان ملا دینگے ٭

قبل از عشا | ٹبالہ مین ایک خانسامہ جو مشنری لیڈی کے ہان ملازم تہا - حضرت صاحب کا خادم تہا - مشنری لیڈی نے اسے اس تعصب کے باعث برخاست کردیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر کمین کہاتے دانت جاتے ہین تو جاوین - مشنری لیڈی نے اسے کہا تہا کہ تم اتنی دیر ہمارے پاس رہے اور اثر نہ ہوا - اس پر حضرت نے فرمایا کہ اثر تو ہوا کہ اس نے مقابلہ کرکے دیکہ لیا کہ حق ادہر ہے ٭ فقط -

---

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے با جماعت ادا کین ٭

سیر | آج کی سیر مین کوئی تقریر نہین ہوئی مختلف اذکار پر آپنے کچہ کچہ فرمایا جو ذیل مین درج ہے

تجربہ ہے کہ جب ہندؤن مین سے مسلمان ہوتے ہین تو وہ متقی ہوتے ہین جیسے مولوی عبید اللہ صاحب

سناتن دہرم والے زد امکر کو چہوڑکر وہ تمام باتین مانتے ہین جنکے ہم قائل ہین خدا کو خالق مانتے ہین فرشتون پر بہی انکا ایمان ہے نیوگ کے سخت مخالف ہین ٭

جو لوگ اخلاص سے اسلام مین داخل ہوتے ہین وہ کوئی شرط نہین باندہتے جو شرطین پیش کرکے اسلام لانا چاہتا ہے وہ ضرور کہوٹ رکہتا ہے -

آسمان سے بارش ہو یا ہوا چلے تو کوئی روک نہین سکتا لیکن پرنالہ وغیرہ کا پانی روکا جا سکتا ہے ٭

لب یعنی مونچہون کا ترشوانا | ایک صاحب نے عرض کی کہ خواب مین مین نے اپنی مونچہون کو کترے ہوئے دیکہا ہے فرمایا کہ لبون کے کترنے سے مراد انکساری اور تواضع ہے - زیادہ لبہ رکہنا تکبر کی علامت ہے جیسے انگریز اور سکہ وغیرہ رکہتے ہین پیغمبر خدا نے اسی لئے اسے منع کیا ہے کہ تکبر نہ رہے اسلام تو تواضع سکہاتا ہے جو خواب مین دیکہے تو اس مین فروتنی بڑہ جاویگی -

قبل از عشا | امریکا ایک اخبار سنتے رہے بنام آرگونات

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۳ء

آج سیر ملتوی رہی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین سوائے عشا کے اور کوئی مجلس اور ذکر نہ ہوا ٭

قبل از عشا | ایک خادم نے حضرت اقدس سے رخصت طلب کی انکا وطن یہان سے دور دراز تہا اور ایک عرصہ سے آکر حضرت کے قدمون مین موجود تہے انکو رخصت طلب کرنے پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ انسان کی فطرت مین یہ بات ہوتی ہے اور میری فطرۃ مین بہی ہے کہ جب کوئی دوست جدا ہونے لگتا ہے تو دل میرا غمگین ہوتا ہے کیونکہ خدا جانے پہر ملاقات ہو یا نہ ہو اس عالم کی یہی وضع پڑی ہے خواہ کوئی ایک سو سال زندہ رہے آخر پہر جدائی ہے مگر مجہے امید ہے کہ عید الضحیٰ نزدیک ہے وہ کرکے آپ جاوین جب تک سفر کی طیاری کرتے رہین - باقی مشکلات کا خدا حافظ ہے

[illegible] میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو کچھ ہے دعا ہی ہے اس پیرانہ سالی میں گوناگون تجارب سے یہی حاصل ہوا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی شے نہیں نہ سفید کو سیاہ کر سکتے ہیں نہ پرانے کو نیا پس لازم ہے کہ توکل کو ہاتھ سے نہ دے اگرچہ انسان کو بشریت کے تقاضا سے اضطراب ہوتا ہے مگر وہ خاصہ بشریت ہے اور سب انبیا بھی اس میں شریک ہیں جیسے کہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اضطراب ہوا تھا مگر عام لوگوں میں اور انبیاؤں میں یہ فرق ہے کہ عام لوگوں کی طرح انبیاؤں کے اضطراب میں یاس کبھی نہیں ہوتی ان کو اس امر پر پورا یقین ہوتا ہے کہ خدا ضائع کبھی نہ کریگا میرا یہ حال ہے کہ اگر مجھے جلتی آگ میں بھی ڈالا جاوے تو بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ ضائع نہ ہونگا اضطراب تو ہوگا کہ آگ ہے اس سے انسان جل جاتا ہے مگر امید ہوتی ہے کہ ابھی آواز آویگی یا نار کونی بردًا وسلامًا علی ابراہیم۔ لیکن دوسرے لوگوں کے اضطراب ہوتا ہے خدا پر ان کو توقع نہیں ہوتی اور یہ کفر ہے بشریت جو خوف خدا اور اضطراب پیش کرتی ہے ایمان اُسے وقع اور ذوب کرتا ہے۔

[illegible] ایمان کا ثمرہ عرفان ہوتا ہے۔ ایمان مجاہدہ چاہتا ہے اور عرفان میں مجاہدہ نہیں ہوتا۔ عرفان سے مراد مکاشفات صحیحہ اور وحی الٰہی ہے کہ صفا اور خالص کلام الٰہی نازل ہو ملونات سے جو کوئی آمیزش شیطانی اور نفسانی نہیں ہوتی اس میں وہ نور ملا ہوتا ہے جو انبیاء کے وحی اور مکالمہ میں ہوتا ہے جب وحی الٰہی بکثرت ہو تو یہ ایک نعمت الٰہی ہے اس کا نام کسب نہیں ہوتا بلکہ موہبت ہے۔ لیکن ایمان ایک کسبی شے ہے جب ہی بار بار تاکید ہوتی ہے کہ یہ عمل کرو وہ عمل کرو یہ ایک مجاہدہ ہوتا ہے اس کے بعد موہبت ہوتی ہے یعنی اول ایمانی حالت میں انسان خدمت کرتا ہے اس کے بعد موہبت الٰہی سے اُسے فیض ملتا ہے اس لئے انسان کو اپنے اعمال اور عبادات میں کشوف وغیرہ کی غرض نہ رکھنی چاہئے انسان کا کام عمل کرنا ہے اس کے اوپر خود ہی جزا مرتب ہوتی ہے پس اگر ایک شخص تمام عمر کشوف وغیرہ کا مرتبہ نہ پاوے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر خدا کی محبت کو محسوس نہ کرے تو بیشک حرج ہے۔ جیسے عاشق جب تک معشوق کو ایک نظر نہ دیکھے تو اس کی جان جاتی ہے نہ کھانا سوجھتا ہے نہ پینے کو جی چاہتا ہے اس کی ایک نظر پر زندگی کا مدار ہوتا ہے پس یہ تعلق محبت ایک چیز ہے جو کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ ہماری جماعت میں زیادہ ہو۔۔۔ جب تک انسان محسوس نہ کرے کہ وہ محبت جسکا نام عشق ہے اس نے بیقرار کر دیا ہے۔ تب تک اُس نے کچھ نہیں پایا ہزارہا کشوف وغیرہ ہون کچھ شے نہیں ان میں ہم تو ایک دمڑی کو نہیں خریدتے۔ کیا عمدہ کہا ہے

آنکس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند
فرزند و عیال و خانمانرا چہ کند

میں جو کبھی فرزندونکا ذکر کیا کرتا ہوں یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اتفاقی طور پر انکا ذکر پیشگوئیوں میں آگیا ہوا ہے ورنہ مجھے اس بات کی کچھ آرزو اور ہوس نہیں ہوتی۔ آگے ہے

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہانرا چہ کند

اصل مدعا ہمارا یہ نعمت ہے جسے ہم چاہتے ہیں

من ذرہ ز آفتابم ہم از آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

جو لذت انسان کو محبت الٰہی میں حاصل ہوگی وہ کشف وغیرہ میں ہرگز نہ ہوگی۔ من کان للہ کان اللہ لہ

صرف ابتدا میں انسان کو محب بننا پڑتا ہے لیکن بعد ازاں محبوب ہو جاتا ہے۔ عاشق کا اول اول صرف اپنا خیال ہوتا ہے اور معشوق پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن عاشق کی محبت رفتہ رفتہ اندر ہی اندر محبوب پر اثر کرتی رہتی ہے آخر ایکدن تو وہ اثر ہوتا ہے اور اس کے اندر ایک کشش پیدا ہوتی ہے حالانکہ انسان ایکطرح سے مردہ ہے اُسے غیب کی خبر نہیں ہوتی کہ کون انسان میرے عشق میں مر رہا ہے اُسے خبر بھی نہیں ہوتی اور اس پر اثر ہو جاتا ہے تو پھر خدا پر کیوں نہیں ہو سکتا۔ محبت ذاتی اسی سے متحقق ہوتی ہے اور یہی وہ مقام ہے کہ جسکا بیان نہیں کیا جا سکتا گویا انسان چادر خدائی میں مخفی ہو جاتا ہے

بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی ایسی شے تبلاؤ جس سے الہام اور کشوف ہوں وہ میرے نزدیک دیوانہ ہیں۔ محبت ذاتی نہ ہو اور مکاشفہ کی طلب ہو یہ تو سخت شر ہے اصل ایک عاشق والا کرب اور قلق اور سوزش تم میں ہونی چاہئے ایمان کا تکیہ کسی دوسری شے پر نہ ہو نہ دوزخ نہ بہشت کا خیال ہو بھلا جبکہ کوئی کسی سے عشق رکھتا ہے تو کیا اس کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ ایک سو یا دو سو روپیہ مل جاوے۔ ماں کو بچے سے کیا محبت ہے کیا وہ روپے پیسے کے لئے ہے جو خدا کی طرف مجذوب ہوتا ہے وہ تو حیران ہوتا ہے کہ کون شے ہے جو اُسے کشش کر لی جاتی ہے اور یہی ہے جو کہ وار الامان تک پہنچاتی ہے۔ کشوف وغیرہ چیز ہی کیا ہیں اس لئے کہا ہے کہ ایک نبی کی ولایت اس کی نبوت سے بڑھکر افضل ہوتی ہے کیونکہ ولایت ایک تعلق ذاتی ہے اور نبوت ایک منصب ہے ہماری جماعت کو کسی دوسری شے کی ہوس سوائے محبت الٰہی کے نہ کرنی چاہئے یہی فکر چاہئے کہ باہمی تعلقات سے اس کی ذاتی محبت کس قدر ہے اگر وہ دعوے کرے تو وہ قبول نہ ہوگا جب تک علامات نہ ہوں۔ جب ذاتی محبت کے نشانات ہوتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ حقیقی محبت کے نہ ہوں۔ ماں کا اگر بچہ گم ہو جاوے تو روٹی اس کی چھوٹ جاتی ہے۔ طور بدل جاتا ہے تاریکی اس پر طاری ہو جاتی ہے جوں جوں رات گذرتی ہے اس کی بے قراری بڑھتی جاتی ہے حتی کہ قریب موت کے پہنچ جاتی ہے لیکن اسیوقت اس کا بچہ مل جاوے تو ہزار عیدا سے ہوتی ہے اس کا نام محبت ذاتی ہے اسی لئے خدا نے فرمایا کونوا مع الصادقین یعنی صادقوں کی صحبت میں رہو اور دیر تک رہنا چاہئے ممکن ہے کہ انسان سال دو سال تک کچھ بھی نہ دیکھ سکے کیونکہ یہ تو وقت پر منحصر ہے۔ لکھا ہے کہ جنکا تعلق خدا سے محبت ذاتی کا ہوتا ہے تو ایک قسم کی شرم دامنگیر ہوتی ہے کہ وہ راز کسیطرح منکشف نہ ہو جاوے اور اگر وہ خلوت میں ہو اور خدا سے تعلق کا سلسلہ جاری ہو اور کوئی یکایک اوپر سے آجاوے تو وہ اس قدر شرمندہ ہوتے ہیں جیسے ایک زانی زنا کرتا پکڑا جاوے۔ چونکہ یہ تمام اسرار طبعاً ہیں اسی لئے کہا کونوا مع الصادقین۔ کافروں نے کہا مال ھذا الرسول یاکل الطعام یہ کیا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے پانی پیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے سوائے [illegible] وغیرہ کے اور کچھ نہیں دیکھا ایسے ہی اگر یہاں پر صرف نماز روزہ رکھے تو اس نے کیا دیکھا وہ ایک گھڑی ہوتی ہے کہ انسان کے دل کو منور کر دیتی ہے اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ کو حج کے واسطے صحت نیت سے جانا آسان ہے لیکن صحت نیت سے [illegible] مشکل ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ حاجیوں سے ڈرو۔

سناتن دھرم ہندوؤں کا ذکر چل پڑا فرمایا کہ یہ جو ہندوؤں نے ایک اور رسالہ لکھا ہے اس کا نام سناتن دھرم ہی رکھا ہے۔ یہ لوگ اسلام کے بہت ہی قریب ہیں اگر زوائد کو چھوڑ دیں بلکہ میں نے ان سے سنا ہے اور [illegible] بھی ہے کہ جب یہ جوگی ہو کر خدا کے بہت قریب ہو جاتے ہیں تو اس وقت بت پرستی کو حرام جانتے ہیں۔ ابتدا میں صرف تمثیلی طور پر بت پرستی انہوں نے غلطی سے رکھ لی لیکن اعلیٰ مراتب پر پہنچکر اسے چھوڑ دیتے ہیں کہ [illegible] پھر بعید نہ ہوں اور اس حالت میں جو مرتا ہے اُسے جلاتے بھی نہیں بلکہ دفن کرتے ہیں۔

کلمۃ اللہ کلمۃ اللہ پر فرمایا کہ جو دیوں کی طرف تو ہم نہیں جاتے مگر جب تک کلمۃ اللہ نہ کیا جاوے تو بات بھی نہیں بنتی یہ علم ہیئت کہ ہرایک جو شے خدا سے نکلی ہے اس پر رنگ تو خدا کا ہے مگر یہ لوگ [illegible] خدا سے انکا خیال نہیں کرتے [illegible] یہ [illegible] ہدایت ہو۔

مورخہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

جمعہ کی نماز مسجد اقصیٰ میں ادا کرنے کے بعد چند ایک گرد و نواح کے آدمیوں نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد حضرت اقدس کھڑے ہو گئے اور آپ نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب آدمی توبہ کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کے پہلے گناہ بخشدیتا ہے۔ قرآن میں اس کا وعدہ ہے۔ ہر طرح کے دکھ انسان کو دنیا میں ملتے ہیں مگر جب خدا کا فضل ہوتا ہے تو ان سب بلاؤں سے انسان بچتا ہے اس لئے تم لوگ اگر اپنے وعدہ کے موافق قائم رہو گے تو وہ تم کو ہر ایک بلا سے بچا لیگا نماز میں پکے رہو۔ جو مسلمان ہو کر نماز نہیں ادا کرتا ہے وہ بے ایمان ہے۔ اگر وہ نماز نہیں ادا کرتا تو جتلاؤ کہ ایک ہندو میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ زمینداروں کا دستور ہے کہ ذرا ذرا سے عذر پر نماز چھوڑ دیتے ہیں کپڑے ناپاک کا بہانہ کرتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس کپڑے نہ ہوں تو اوسی میں نماز پڑھ لے اور جب دوسرا کپڑا ملجاوے تو اسکو بدل دے اسیطرح اگر غسل کرنے کی ضرورت ہو اور بیمار ہو وے تو تیمم کرلے۔ خدا نے ہر ایک امر کی آسانی کردی ہے تاکہ قیامت میں کسی کو عذر نہ ہو اب ہم مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ شطرنج گنجفہ وغیرہ بیہودہ باتوں میں وقت گذارتے ہیں ان کو یہ خیال تک نہیں آتا کہ اگر ہم ایک گھنٹہ نمازوں میں گذاردینگے تو کیا حرج ہوگا۔ سچے آدمی کو خدا مصیبت سے بچاتا ہے اگر پتھر بھی برسیں تو بھی اُسے ضرور بچا وے گا اگر وہ ایسا کرے تو سچے اور جھوٹے میں کیا فرق ہو سکتا ہے لیکن یاد رکھو کہ صرف ٹکریں مارنے سے خدا راضی نہیں ہوتا کیا دنیا اور کیا دین میں جب تک پوری بات نہ ہو فائدہ نہیں ہوا کرتا جیسے میں نے کئی بار بیان کیا ہے کہ روٹی اور پانی جب تک سیر ہو کر نہ کھائے پیئے تو وہ کیسے بچ سکتا ہے یہ موت طاعون کی جو اب آئی ہے یہ اس وقت ٹلیگی کہ انسان قدم پورا رکھے ادھورے قدم کو خدا پسند نہیں کرتا جو بات طاقت سے باہر ہے وہ تو خدا معاف کر دیگا مگر جو طاقت کے اندر ہے اس سے مواخذہ ہوگا جب انسان نیک بنتا ہے تو خدا کے فرشتے دائیں بائیں آگے پیچھے خدا کی رحمت اور فرشتے ہوتے ہیں سچا مومن ولی کہلاتا ہے اور اس کی برکت اس کے گھر اور اس کے شہر میں ہوتی ہے۔ جو خدا کو ناراض کرتا ہے وہ نجاست کھاتا ہے اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑ دے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلا اُسے دیتا ہے۔ مثلاً ایک چور اگر چوری کرتا ہے اور وہ چوری کو چھوڑ دیوے تو پھر خدا اس کی وجہ معاش حلال طور سے کر دیگا اسیطرح زمینداروں میں پانی وغیرہ چرانیکا دستور ہوتا ہے اگر وہ چھوڑ دیویں تو خدا ان کی کھیتی میں دوسری طرف سے برکت دیدیگا ایک نیک متقی زمیندار کے واسطے خدا تعالےٰ بادل کا ٹکڑا بھیجدیا کرتا ہے اور اس کے طفیل دوسرے کھیت بھی سیراب ہو جاتے ہیں۔ خدا کو چھوڑ کر بدی اور گناہ میں رہنا صرف خدا کی نافرمانی ہی نہیں ہے بلکہ اس میں خدا تعالےٰ پر ایمان میں بھی شک ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو ایمان اس میں نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں نہیں ہوتا۔ یاد رکھو کہ وسوسہ جو بلا ارادہ دل میں پیدا ہوتے ہیں اُن پر مواخذہ نہیں ہوتا جب پکی نیت انسان کسی کام کی کرے تو اللہ تعالےٰ ... مواخذہ کرتا ہے اچھا آدمی وہی ہے جو دل کو ان باتوں سے ہٹا وے ہر ایک عضو کے گناہ ہونے سے بچے یا نہ سے کوئی بدی کا کام نہ کرے کان سے کوئی بری بات چغلی غیبت گلہ وغیرہ نہ سنے۔ آنکھ سے محرمات پر نظر نہ ڈالے پاؤں سے کسی گناہ کی جگہ چلکر نہ جا وے +

بار بار میں کہتا ہوں کہ تم لوگ طاعون سے بے خوف نہ ہو اور یہ نہ سمجھو کہ اب اس کا دورہ ختم ہو گیا ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کو کیوں نہیں آتی اور وہ بدی پر مصر ہیں ان کو وہ ضرور پکڑے گی۔ اس کا دستور ہے کہ اول دور دور رہتی ہے۔ اب دیکھو کہ مکہ میں قحط بھی پڑا وبا بھی آئی لیکن ابوجہل کا بال بھی بانکا نہ ہوا حالانکہ وہ آنحضرت (صلعم) کا سخت دشمن تھا۔ ۱۴ برس تک خدا نے اُسے ایسا رکھا کہ سر درد تک نہ ہوا آخر وہاں ہی قتل ہوا جہاں پیغمبر خدا نے اس کا نشان بتایا تھا۔ اس دنیا میں اللہ تعالےٰ سب کام پردہ سے کرتا ہے اگر وہ قہری تجلی ایک دن دکھا دے تو سب ہندو وغیرہ مسلمان ہو جاویں۔ تم میں سے کوئی تکبر اور غرور سے یہ نہ کہے کہ مجھے طاعون نہیں آئی خدا تعالےٰ شریروں کو اس لئے مہلت دیتا ہے کہ شاید باز آجاویں اور ہدایت ہو۔

آج تم لوگوں نے توبہ کی ہے اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہو گئے اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہوگا۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گذشتہ نامہ اعمال سب چاک کر دیویں اور تم اب ایک نیا جنم لیا ہے یاد رکھو کہ جیسے ایک آقا نے اپنے غلام کے بہت سے قصور معاف کر دئے ہوں اور اُسے تاکید ہو کہ اب کرو گے تو سخت سزا ہوگی۔ پھر اگر وہ کوئی قصور کرے تو اُسے سخت غصہ آتا ہے ایسا ہی حال خدا کا ہے۔ خدا تہارا رب ہے اگر اس کے بعد کوئی باز نہ آیا تو اس کا ...... غضب بڑھ کیگا جیسے وہ ستار ہے ویسا ہی منتقم اور غیور بھی ہے قرآن کو بہت پڑھو۔ نمازوں کو ادا کرو۔ عورتوں کو سمجھاؤ۔ بچوں کو نصیحت کرو کوئی عمل اور بدعت ایسی نہ کرو جس سے خدا ناراض ہو اگر ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور دوسرے لوگوں میں فرق کر کے دکھلا دیگا

قبل از عشا | جس صاحب نے کل حضرت اقدس سے رخصت طلب کی تھی اُن سے مخاطب ہو کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہی مناسب ہے کہ عید کی نماز کے بعد روانہ ہوں کیونکہ پھر سخت گرمی کا موسم آنیوالا ہے سفر میں بہت تکلیف ہوگی میں جیسے آپ نے وعدہ کیا ہے دعا کرتا رہونگا مجھے کسی امیر یا بادشاہ کا خط نہیں ہے میرا کام دعا کرنا ہے +

ہم سے رخصت ہونیوالے احمدی دوست نے کہا کہ حضرت جب سے میں آپ پر ایمان لایا ہوں میں آج تک فرق نہیں کر سکا کہ میری محبت آپ سے زیادہ ہے یا آنحضرت (صلعم) سے اور ایسے ہی نہیں معلوم کہ میں خدا سے زیادہ پیار کرتا ہوں یا آپ سے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ فطرت انسانی ہے لیعمل علی شاکلتہٖ ہی ہے جب زر کو آگ میں ڈالتے ہیں تو آخرکار وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے کہ آگ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں رہتا اور اگر وہ آگ سے الگ ہو جاوے تو بھی ایک مفید شے ضرور رہتا ہے صرف اتنی بات ہوتی ہے کہ چرک اس میں نہیں رہتا آگ اپنے رنگین میں لاکر چرک اس سے دور کر دیتی ہے +

توبہ کی انتہا فنا ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں یعنی خدا تعالےٰ کے نزدیک ہونا یہی آگ ہے جس سے انسان صاف ہوتا ہے جو شخص اس کے نزدیک قدم رکھنے سے ڈرتا ہے کہ کہیں آگ سے جل نہ جاوے وہ ناقص ہے لیکن جو قدم آگے رکھتا ہے اور جیسے پروانہ آگ میں گر کر اپنے وجود کو جلاتا ہے ویسے ہی وہ بھی گرتا ہے۔ وہ کامیاب ہوتا ہے مجاہدات کی انتہا فنا ہی ہے اس کے آگے جو لقا ہے وہ امر کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اس کاروبار کا انتہا مرنا ہے اور یہ تخم ریزی ہے اس کے بعد روئیدگی یعنی پیدا کرنا وہ فعل خدا کا ہے۔ ایک دانہ زمین میں جا کر جب بالکل نیست ہوتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ اُسے سبزہ بنا دیتا ہے مگر یہ مرحلہ بہت خوفناک ہے۔ بالکل ٹھیک کہا ہے ؎

عشق اول سرکش و خونی بود ۔ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

جب آدمی سلوک میں قدم رکھتا ہے تو ہزارہا بلا اس پر وارد ہوتی ہیں۔ جیسے جنات اور دیو نے حملہ کر دیا ہے مگر جب وہ شخص فیصلہ کر لیتا ہے کہ میں اب واپس نہ ہونگا اور اسی راہ میں جان دیدونگا تو پھر وہ حملہ نہیں ہوتا اور آخرکار وہ بلا ایک باغ میں متبدل ہو جاتی ہے اور جو اس سے ڈرتا ہے اس کے لئے وہ دوزخ بنجاتی ہے اس کا انتہائی مقام بالکل دوزخ کا تمثل ہوتا ہے تاکہ خدا تعالےٰ اُسے آزماوے۔ جس نے اس دوزخ کی پرواہ نہ کی وہ کامیاب ہوا یہ کام بہت نازک ہے بجز موت کے چارہ نہیں +

درس قرآن کے متعلق

ضروری نوٹ

ذنب ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنے اردو زبان مین گناہ کے کئے جاتے ہین اور انسان سے جسقدر دوسرے حرکات یا افعال یا اعمال اللہ تعالی کی نافرمانی یا اس سے قطع تعلق کے رنگ مین سرزد ہوتے ہین + اور ان کے جسقدر مختلف الفاظ قرآن مین ہین ان کے معنے بھی گناہ کے کئے جاتے ہین حالانکہ وہ ہر ایک لفظ اپنا الگ الگ مفہوم رکھتا ہے اور ہر ایک مرتکب کی اعتقادی اور عملی حالت کے لحاظ سے اسپر بولا جا سکتا ہے۔

ذنب کا لفظ وسیع ہے اور ان تمام معانی کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ ذنب کے مختلف عیوب پر اطلاق پاتے ہین اور جب لفظ کسی پر چلایا جاتا ہے تو اس کے معنے اسی نقص یا بدی کے ہوتے ہین جس کا ارتکاب اس شخص کی شان اور حالت کے لحاظ سے ممکن ہو اور اگر ذنب کے معنے کرتے ہوئے محل شناسی کو کام نہ لیوین تو اس سے ایک بڑا نقص یہ پیدا ہوگا کہ جب کسی کو مذنب کہا جائیگا تو اسے لوگ ایسے فعل کا مرتکب جان لینگے کہ جس کا ارتکاب اس بیچارے نے ساری عمر مین بھی نہ کیا۔ مثلاً ایک شخص رسم و رواج کی پابندی مین مبتلا ہے اور وہ کوشش کر رہا ہے کہ اس سے نجات پاوے تو وہ مذنب تو ضرور ہوگا مگر اس کے یہ معنے نہین ہین کہ وہ باغی یا شرابخور بھی ہے یا زانی بھی ہے غرضکہ لفظ ذنب کے معنے کرنے مین محل اور موقع شناسی ضروری ہے تاکہ تفاوت قائم رہے اور ایک شخص جو کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہو وہ بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب سمجھا جاوے۔

جب کسی کو مجرم کہا جاوے گا تو اس کا ذنب جرم ہوگا نہ کہ فسق اسیطرح اثیم کا ذنب اثم ہوگا نہ کہ جرم علی ہذا القیاس۔

قرآن کریم مین لفظ ذنب کا جن معانی مین آیا ہے اس کی فہرست ہم ذیل مین درج کرتے ہین اور یاد رہے کہ اس مین احادیث کے معنے ہرگز نہین لئے گئے وہ اگر ضرورت ہوئی تو کسی اور وقت درج اخبار کئے جاوینگے +

لفظ ذنب جن معانی پر مشتمل ہو وہ یہ ہین

(۱) **جرم** - بمعنے باری تعالی سے قطع تعلق کرنا۔ اس کی مثال جیسے ایک شخص کہتا ہے کہ میاں خالق سے خلقت رکھنی مشکل ہے اور مخلوق کے مقابل وہ کوئی عظمت اور پرواہ خالق کی نہین کرتا اور اس سے قطع تعلق کر کے نافرمانی کی جرأت کرتا ہے اسے مجرم کہتے ہین +

(۲) **جناح** - جو کہ بگڑ کر گناہ بن گیا ہے اس کے معنے کسی کی طرف جھکنا۔ پیار کرنا۔ جناح کا مرتکب خدا کی نافرمانی تو کرتا ہے مگر اس کو اس مین دلیری اور جرأت اس کے ارتکاب کی نہین ہوا کرتی کچھ خوف بھی دلمین ہوتا ہے +

(۳) **کفر** - سرے سے ہی ایک بات کا انکار کر دینا +

(۴) **شرک** - خدا جیسا کسی اور کو ماننا +

(۵) **فسق** - بدعہدی کرنی

(۶) **طغیان** - ارادۃً حد بندی کو توڑنا جیسے دریا کی طغیانی کے یہ معنے ہوتے ہین کہ مقررہ حدود سے پانی باہر نکل جاوے اس کے مرتکب کو **طاغوت کہتے ہین** +

(۷) **بغی** - بغاوت کی ایک قسم ہے اس مین دلیری ہوتی ہے کہ خدا بخشنہار ہے اس لئے عمداً بدی کا ارتکاب کرتا ہے +

(۸) **رکن الی الظلم** - بدکاری کے ساتھ پیار اور تعلق کا ہونا مگر خود اس مین شریک ہونا ایسے بھی لوگ ہین +

(۹) **نفاق** - اس کے مرتکب مین ایک قسم کی دبدہ اور تذبذب دل مین ہوتا ہے۔ قوت فیصلہ کمزور ہوتی ہے۔ نہ مقابلہ کی طاقت ہوتی ہے نہ موافقت کی۔

(۱۰) **سوء** - کسی دوسرے کو ناخوش کرنا۔ اور احسان کے خلاف بدی سے پیش آنا +

(۱۱) **فحشاء** کھلے قبائح کا مرتکب ہونا۔

(۱۲) **منکر** - کسی دوسرے کو دکھ دینا۔

(۱۳) **بغی** - جس بادشاہ کے زیر سایہ رعایا ہونا اسی کے مقابل علم کھڑا کرنا +

(۱۴) **اثم** - شوخی سامی لئے اسے شراب پر استعمال کیا ہے اس سے طبیعت مین شوخی پیدا ہوتی ہے +

(۱۵) **ہوا** - گری ہوئی خواہش۔ یعنی اپنے نفس کی لذت کی خاطر تنزل کو قبول کرنا۔ جیسے بعض خاندانی اور شریف لوگ کسی رنڈی وغیرہ سے نکاح کرتے ہین اپنے نفس کی لذت پوری کرتے ہین مگر نسل کا ستیاناس کر بیٹھتے ہین

(۱۶) **مداہن** - یعنی مداہنت - یعنی چپڑی بات کرنا ہان مین ہان ملانا +

(۱۷) **عدم استقلال** - یہ بھی ایک ناکامی کی جڑ ہے یعنی ایک بات پر قائم نہ رہنا +

(۱۸) **رسم و رواج کی پابندی** - اس مین آبائی قومی عقیدہ شامل ہے جس مین اکثر لوگ ہین +

یہ اوپر کے معنے ذنب کے ہین جن مین ایک بھی کسی نبی کے حق مین استعمال نہین ہوا اور نہ ان مین سے کوئی عیب ان مین پایا جاتا ہے +

(۱۹) **نسیان** جیسا

خطاء -

یہ دونون قسمین ذنب کی نبی سے سرزد ہو سکتی ہین مگر جب وہ فرض تبلیغ ادا کر رہا ہو اور منصب رسالت کے لحاظ سے کام کر رہا ہو تو یہ بھی نبی سے سرزد ہوا کرتیں +

(۲۱) **ظلم** - اس کی دو قسمین ہین - ایک محمود یعنی کسی کامیابی کے لئے اپنے آپ کو خطرات مین ڈالنا - دوسرے مذموم - جیسے حق تلف کرنا وغیرہ - اس لئے اسی خارج از بحث رکھا ہے +

جمیلہ - سناؤ بوا خدیجہ آج سے ۲۰ برس پیشتر تو تمہارا میاں بات بات پر بگاڑ کیا کرتا تھا اور تم ہی کہا کرتی تھین کہ ذرا ذرا سی بات پر لڑتا ہے دکھ دیتا ہے - جان عذاب مین تھی مگر اب تم نے کبھی شکایت نہین کی +

خدیجہ - ہان بہن اس سے پہلے تو یہی حال تھا مگر سنا ہے کہ بگڑی بنتی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے

جمیلہ - اچھا پھر بتاؤ تو سہی کہ بگڑی کیسے بنگئی

خدیجہ - کوئی مرزاجی مرزاجی کر کے مشہور ہین قادیانی بھی ان کو کہتے ہین ان کے مریدون سے کہین انکا میل جول ہوا ہے پہلے تو اُن سے جھگڑتے جھگڑا کرتے رہے آخر وہ ان کے پاس پہنچے کچھ دن وہان رہکر یہ بھی ان کے مرید ہو گئے ہر مہینہ مین ایکدو دفعہ ہو آتے ہین - بس جب ہی کچھ مزاج دھیما ہو گیا ہے - مین تو مرزاجی کو دعائین دیتی ہون کہ دودھون نہائین اور پوتون پھلین کہ جن کی برکت سے میری جان عذاب سے بچی + جمیلہ اری بوا

تازہ حالات اور دلچسپ خبرین

عیسویت کے درخت کو اندر سے بھی کیڑا لگ گیا ہے

آسمان بارد نشان۔ الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پی تصدیق من استادہ اند
حضرت احمد مرسل یزدانی

میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سے عیسائی مذہب کی بیخکنی کے لئے قلم اوٹھایا ہے اس کے ساتھ ہی خود زمانہ نے عیسویت کی تردید کے لئے بھی سامان ہر طرف سے بہم پہنچا دیئے ہیں۔ ان تمام اسباب کا اس زمانہ مین جمع ہونا ایک بدیہی ثبوت حضرت میرزا صاحب کی صداقت کا ہے گویا آپ کا دعوی بالکل اللہ کے ارادہ اور مشیت سے ہے ورنہ کوئی بتلا دے کہ زمانہ میں اسی وقت ان تمام شہادتون کا پیدا ہونا اگر میرزا صاحب کی دعاوی کی تائید نہین ہے تو کس کی تائید ہے۔ حضرت میرزا صاحب نے جب سے وفات مسیح کے مسئلہ کو پیش کیا ہے اس وقت خود زمانہ نے عجیب طور سے اس کی تائید کی ہے.... ادھر مسیح علیہ السلام کی قبر کا ثبوت ملا۔ ادھر مسیح اور مریم کا کشمیر مین آنا ثابت ہوا تاریخ نے شہادت دی کہ کشمیری اور افغان یہ قومین بنی اسرائیل سے ہین ان کی ہدایت کے لئے ضرور تھا کہ مسیح ان کی طرف آتا کیونکہ وہ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث تھا ادھر ملک شام سے خود پطرس کے ہاتھ کا ایک کاغذ نکلا جس سے بڑے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے پچاس سال بعد تک مسیح زمین پر زندہ موجود تھا۔ ایکطرف عیسائی قومون مین خود ایسے افراد پیدا ہوگئے ہین جو کہ عیسویت کے جانی دشمن ہین اور پادریون کو نیست و نابود کرنے کے واسطے وہ ادھار کھائے بیٹھے ہین جیسے کہ ہم البدر کے کسی نمبر مین اخبار فری تھنکر کی رائے وغیرہ کے حوالہ سے اس امر کو دکھا چکے ہین۔ اب تعلیم یافتہ نوجوانون مین عیسویت کی جو گت بننے لگی ہے اس کا نمونہ ملاحظہ فرمایئے

اس وقت انگلینڈ مین عیسائی مذہب کا بڑا امر گز اکسفورڈ کی یونیورسٹی ہے وہان سے ایک مذہبی سہ ماہی رسالہ نکلا کرتا ہے جس کے حوالہ سے امریکہ کے ایک میگزین نے لکھا ہے کہ وہان کے علماء فضلاء نے تجویز کیا ہے کہ نو تعلیم یافتہ جوانون کا اس وقت مذہبی مذاق بدلا ہوا ہے ان لوگون کو مذہبی امور مین آزادی ملنی چاہیئے اور پرانے مذاق پر ان کو پابند کرنے کی ضرورت نہین اور ان کے سامنے ایسا مذہب پیش کرنا چاہیئے جو کہ قابل فہم ہو اسی اصول پر انہون نے ان طلباء کے لئے مذہبی تحقیقات کی رو سے ذیل کے سوالات تجویز کئے ہین ✦

(۱) کیا خدا شناخت کیا جا سکتا ہے ✦

(۲) کیا دعا قبول ہو سکتی ہے اور کوئی نتیجہ اس پر مرتب ہو سکتا ہے ✦

(۳) کیا یسوع مسیح انسان سے بڑھکر کچھ تھا اگر تھا تو اس کے کیا معنے ہین ✦

(۴) نئی پیدائش کے کیا معنے ہین ✦

(۵) کیا ایسا نہین ہو سکتا کہ مسیح کی اخلاقی باتون کو تو ہم لین اور اس کی ذاتیات کی باتون کو چھوڑ دین ✦

(۶) کیا گناہ ایک کمزوری کا نام نہین ہے

(۷) کیا کفارہ کا عقیدہ ایک بے ایمانی کا عقیدہ نہین ہے ✦

(۸) کیا عیسائی مذہب کا اخلاق علمی اصول کے برخلاف ایک دیرینہ اور ناقابل تسلیم اخلاق نہین ہے۔

اس کے اوپر امریکا کا اخبار رائے دیتا ہے کہ ان طلباء کو چاہئے کہ جیسے اور کتابون کی جانچ اور پڑتال کرتے ہین ویسی ہی وہ بائیبل کی جانچ اور پڑتال کرین اور اس امر مین طالبعلمون کو آزادی ہونی چاہیئے بائیبل کی نامعقول باتون کو الہام کا پردہ ڈالکر کیون معقول کہا جاتا ہے طلباء کو اس بحث کی اجازت ہونی چاہیئے ہر ایک مذہب مین خوبی ہوتی ہے وہ کیون بائیبل پر پابند ہین وہ سوچین کہ عیسائی مذہب ابتلا مین ہے

ہماری رائے یہ ہے کہ در اصل یہ اسلام کے لئے راہ صاف کی جا رہی ہے اور نئی ذریت کے قلوب کو طیار کیا جا رہا ہے کہ وہ مسیح موعود کی تعلیم کو قبول کرین

نیوگ کا تھیٹر سنا گیا ہے کہ ملتان مین سناتن دھرم کے ہندو اپنی ہولی تہوار کی تقریب پر ایک تھیٹر کیا کرتے ہین جسمین آریہ صاحبون کے عقیدہ دیانندی کے مطابق ایک آریہ اپنی بیاہتا بیوی کو اولاد کی خاطر ایک ہٹے کٹے مسٹنڈے بیرج داتا کے سپرد کرتا ہے تاکہ وہ اس سے ہمبستر ہوکر اسے اولاد نرینہ عطا کرے یا درہے کہ سناتن دھرم والے نیوگ کے قائل نہین ہین اور صرف آریہ مذہب کا خاکہ اڑانے کی خاطر وہ یہ نیوگ کا تھیٹر کرتے ہین

طوفان سول ملٹری لکھتا ہے کہ ہوا اور مینہ کا سخت طوفان ملایا مین آیا ہے جس سے بہت سی جانون کا نقصان بھی ہوا ہے ایک جہاز مین کچھ مسافر تھے بصد مشکل وہ بال بال بچا ہے ✦

طاعون الہ آباد مین روزانہ اوسط ۱۵۰ موتون کی ہے اکثر لوگ بیٹھے بٹھائے بلا بخار و گلٹی مر جاتے ہین۔ گوجرانوالہ مین بھی طاعون کا سخت زور ہے لوگ ہراسان ہین۔ یوگنڈا اوسط افریقہ مین ایک بیماری ایسی پیدا ہوئی ہے کہ لوگ رات کو سوتے ہین اور دن کو مردہ پائے جاتے ہین اس کی تحقیقات کے واسطے ایک کمیشن ڈاکٹرون کی ولایت سے روانہ ہوکر وہان پہونچی ہے اس کا نام انہون نے سلیپنگ سکنس قرار دیا ہے ✦

اصل مین یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشان ہین جو کہ پورے ہو رہے ہین ✦

قصیدہ من تصنیف شیخ عبد الصمد احمدی ساکن صدر بازار چھاونی سیالکوٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

شر اوٹھایا جس نے جہلم مین — اسپہ سکہ جما دیا تو نے
جو مزاحم ہوا مقابل مین — اسکو آخر بھگا دیا تو نے
جس نے مانا تجھے امام زمان — اس کو جنت دکھا دیا تو نے
تجھ پہ بہتان باندھی جس کسی نے — اس کو جھوٹا بنا دیا تو نے
ہم کو دوزخ کی آگ سے احمد — ذرہ ذرہ بچا لیا تو نے
سوتے تھے ہم لحاف غفلت مین — اے مسیحا جگا دیا تو نے
تیرے پانے سے سب کو پایا ہے — دل ہی جانے ہے جو دیا تو نے
آفرین کہئے تیری ہمت پر — ایکعالم تھکا دیا تو نے
میرا دشمن میرے مقابل مین — پست ہمت بنا دیا تو نے
ساری دنیا مین پھیلیگی طاعون — حکم آخر سنا دیا تو نے
ہان کسوف و خسوف رمضان مین — وعدہ حق کا دکھا دیا تو نے
تو کلیم خدا ہے اے مہدی — نام عیسیٰ بنا دیا تو نے
کشتی دین کا ناخدا ہے تو — پار بیڑا لگا دیا تو نے
روتے پھرتے ہین دشمن اسلام — رخت ان کا بہا دیا تو نے
بول بالا ہو تیرا اے عیسیٰ — ایک عالم جلا دیا تو نے
تو نے وہ فیصلے کئے آخر — جھگڑا سب کا چکا دیا تو نے
تیرے فیضون کا کیا کہنا ماہر — جاہلون کو پڑھا دیا تو نے
مین بھی گمنام اور جاہل تھا — ابتو شاعر بنا دیا تو نے
تیری مدحت سرائی ہے مقصود — ہان خدا کا پتا دیا تو نے
دیکھا احمد کو ہم نے اے احمد — جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے
مصطفیٰ کی ہے تیرے پاس شبیہ — اپنا شیشہ لگا دیا تو نے
تھا مین خود گندہ اور ناکارہ — اس کو طاہر بنا دیا تو نے

اطلاع

[illegible]

عاقبة المکذبین

[illegible]

شیخ فیض علی صابر منیجر اخبار نے بشیر ہند پریس امرتسر سے چھپوا کر قادیان دار الامان سے شائع کیا ✦

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸

۷۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

| نمبر ۱۰ | قادیان دارالامان ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۷ ذوالحجہ ہجری سنہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ | جلد ۲ |

ڈائری

۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو پھر کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے ۔ مرد کو چاہیئے کہ اپنے قوائے کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے ۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے ۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اُس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے اسیطرح وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلان فلان اوصاف تقویٰ کے ہیں جیسے سخاوت ۔ حلم ۔ صبر ۔ اور جیسے اُسے پرکھنے کا موقع ملتا ہے وہ دوسرے کو مل نہیں سکتا اسی لئے عورت کو سارق بھی کہا ہے کیونکہ یہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی رہتی ہے حتی کہ آخر کار ایک وقت پورا اخلاق حاصل کر لیتی ہے ایک شخص کا ذکر ہے وہ ایک دفعہ عیسائی ہوا تو عورت بھی اس کے ساتھ عیسائی ہو گئی ۔ شراب وغیرہ اول شروع کی پھر پردہ بھی چھوڑ دیا غیر لوگوں سے بھی ملنے لگی خاوند نے پھر اسلام کی طرف رجوع کیا تو اُس نے بیوی کو کہا کہ تو بھی میرے ساتھ مسلمان ہو اس نے کہا کہ اب میرا مسلمان ہونا مشکل ہے یہ عادتیں جو شراب وغیرہ آزادی کی پڑ گئی ہیں

یہ نہیں چھوٹ سکتیں ۔

مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں ۔

سیر کتابوں کی اشاعت کے متعلق خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ ان کی اشاعت کرو ایسا نہ ہو کہ صندوقوں میں بند پڑی رہیں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آریہ لوگ ان کتابوں کے جواب میں ایک گالیوں کا طومار لکھینگے کیونکہ جواب دینے کی تو ان میں طاقت نہیں ہوتی صرف گند ہی گند بولیں گے ہم نے تو نہایت نرم الفاظ میں لکھی ہیں مگر یہ بہتان لگائے بغیر نہ رہینگے ۔ شاید ایک اور کتاب پھر اس کے جواب میں لکھنی پڑے دیانند کو اسلام کی خبر نہیں تھی مگر چونکہ اس نے کتابیں ناگری زبان میں لکھیں اس لئے لوگوں کو اس کی گندہ زبانی کی خبر نہیں ہوئی لیکھرام نے اردو میں لکھیں اس کی خبر سب کو ہوئی ۔

میرا اصول ہے کہ جو شخص حکمت اور معرفت کی باتیں لکھنا چاہے وہ جوش سے کام نہ لیوے ورنہ اثر نہ ہوگا ہاں بعض امور تو برمحل عبارت میں لکھنے پڑتے ہیں مگر الحق مُرٌّ کا معاملہ ہو کر ہم اُس میں مجبور ہو جاتے ہیں میرے خیال میں سناتن دھرم اور نسیم دعوت وغیرہ لاہور بمبئی ۔ کشمیر وغیرہ شہروں میں آریوں کے پاس ضرور روانہ کرنی چاہئیں اگر شائع نہ ہوں

تو پھر وہی مثال ہے ۔ زہر بہادن چہ سنگ وچہ زر

امامت مسجد اور ختم و نذر وغیرہ ایک سوال پر فرمایا کہ خدا کے پاک کلام قرآن کو ناپاک باتوں سے ملا کر پڑھنا بے ادبی ہے وہ تو صرف روٹیوں کی غرض سے ملان لوگ پڑھتے ہیں اس ملک کے لوگ ختم وغیرہ دیتے ہیں تو ملان لوگ لمبی لمبی سورتیں پڑھتے ہیں کہ شوربا اور روٹی زیادہ ملے وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۔ کفر ہے جو طریق آج کل پنجاب میں نماز کا ہے میرے نزدیک ہمیشہ سے اوس پر بھی اعتراض ہے ۔ ملان لوگ صرف مقررہ آدمیوں پر نظر کر کے جماعت کراتے ہیں ایسا امام شرعاً ناجائز ہے صحابہ میں کہیں نظیر نہیں ہے کہ اس طرح اجرت پر امامت کرائی ہو پھر اگر کسی کو مسجد سے نکالا جاوے تو چیف کورٹ تک مقدمہ چلتا ہے یہاں تک ایک دفعہ ایک ملا نے نماز جنازہ کی ۶ یا ۷ تکبیریں کہیں لوگوں نے پوچھا تو جواب دیا کہ یہ کام روزمرہ کے محاورہ سے یاد رہتا ہے کبھی سال میں ایک آدمی مرتا ہے تو کیسے یاد رہے ۔ جب کبھی یہ بات بھول جاتی ہے کہ کوئی مرا بھی کرتا ہے تو اس وقت کوئی میت ہوتی ہے اسیطرح ایک ملا یہاں آ کر رہا ہمارے مرزا صاحب نے اُسے محلے تقسیم کر دئے ایک دن وہ روتا ہوا آیا کہ مجھے جو محلہ دیا ہے اس کے آدمیوں کے قد چھوٹے ہیں اس لئے اُن کے مرنے پر جو کپڑا ملیگا اس سے چادر بھی نہ بنیگی اس وقت ان لوگوں کی حالت بہت ردی ہے صوفی لکھتے ہیں کہ مردہ کا مال کھانے سے دل سخت ہو جاتا ہے

مولود خوانی ایک شخص نے مولود خوانی پر سوال کیا فرمایا کہ

www.aaiil.org

آنحضرت کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ اولیاء اور انبیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرے کی ترغیب دی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ایسے بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو آجکل کے مولوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے آنحضرۃ کی بعثت پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ ہم مجاز نہیں ہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنالیویں بعض ملا اس میں غلو کر کے کہتے ہیں کہ مولود خوانی حرام ہے اگر حرام ہے تو پھر کس کی پیروی کروگے کیونکہ جسکا ذکر زیادہ ہو اس سے محبت بڑھتی ہے اور پیدا ہوتی ہے مولود کے وقت کھڑا ہونا جائز نہیں ان اندھوں کو اس بات کا علم ہی کب ہوتا ہے کہ آنحضرت کی روح آگئی ہے بلکہ ان مجلسوں میں تو طرح طرح کی بدطینت اور بدمعاش لوگ ہوتے ہیں وہاں آپکی روح کیسے آسکتی ہے اور یہ کہاں لکھا ہے کہ روح آتی ہے

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

وہابی اور مشرک دونوں گمراہ ہیں | امت وسط ہونا چاہیے

دونوں طرف کی رعایت رکھنی چاہیے جب تک وہابی جو کہ آنحضرۃ کی عظمت نہیں سمجھتا وہ بھی خدا سے دور ہے انہوں نے بھی دین کو خراب کر دیا ہے جب کسی نبی ولی کا ذکر آجاوے تو چلا اٹھتے ہیں کہ ان کو ہم پر کیا فضیلت ہے انہوں نے انبیاء کے خوارق سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہا۔ دوسرے فرقے نے شرک اختیار کیا حتیٰ کہ قبروں کو سجدہ کیا اور اس طرح اپنا ایمان ضائع کیا۔

ہم نہیں کہتے کہ انبیاء کی پرستش کرو بلکہ سوچو اور سمجھو.... خدا بارش بھیجتا ہے ہم تو اس پر قادر نہیں ہوتے مگر بارش کے بعد کیسی سرسبزی اور شادابی نظر آتی ہے اسیطرح انبیاء کا وجود بھی بارش ہے۔ پھر دیکھو کہ کوڑی اور موتی دونوں دریا ہی سے نکلتے ہیں۔ پتھر اور ہیرا بھی ایک ہی پہاڑ سے نکلتا ہے مگر سب کی قیمت الگ الگ ہوتی ہے اسیطرح خدا نے مختلف وجود بنائے ہیں انبیاء کا وجود اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اور خدا کی محبت سے بھرا ہوا اس کو اپنے جیسا سمجھ لینا اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا۔ بلکہ خدا نے تو وعدہ کیا ہے کہ جو اس سے محبت کرتا ہے وہ انہی میں سے شمار ہوگا آنحضرۃ نے ایک دفعہ فرمایا کہ بہشت میں ایک ایسا مقام عطا ہوگا جس میں صرف میں ہی ہونگا ایک صحابی رو پڑا کہ حضور مجھے جو آپ سے محبت ہے میں کہاں ہوگا آپ نے فرمایا کہ تو بھی میرے ساتھ ہوگا۔ پس سچی محبت سے کام نکلتا ہے ایک مشرک ہرگز سچی محبت نہیں رکھتا۔ میں نے جہاں تک دیکھا ہے وہابیوں میں تیزی اور چالاکی ہوتی ہے خاکساری اور انکساری تو ان کے نصیب نہیں ہوتی یہ ایک طرح سے مسلمانوں کے آریہ ہیں وہ بھی الہام کے منکر یہ بھی منکر۔ جب تک انسان براہ راست یقین حاصل نہ کرے قصص رنگین ہرگز خدا تک پہنچ نہیں سکتا جو شخص خدا پر پورا ایمان رکھتا ہے ضرور ہے کہ اس پر کچھ تو خدا کا رنگ آجاوے گا۔

دوسرے گروہ میں سوائے قبر پرستی اور پیر پرستی کے کچھ روح باقی نہیں ہے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ خدا نے **امت وسط** کہا تھا وسط سے مراد میانہ رو اور وہ دونوں گروہ نے چھوڑ دیا ہے پھر خدا فرماتا ہے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ۔ کیا آنحضرۃ نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑھا تھا اگر آپ نے ایک روٹی پر پڑھا ہوتا تو ہم ہزار پر پڑھتے۔ ہاں آنحضرت نے ایک دفعہ خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپ اس پر روئے بھی تھے۔ جب یہ آیت آئی وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا آپ روئے اور فرمایا کہ بس کر میں آگے نہیں سن سکتا آپ کو اپنے گواہ گذرنے پر خیال گذرا ہوگا ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں۔ آنحضرت نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا ہے وہ ہمیں کرنا چاہیئے۔ سچے مومن کے واسطے کافی ہے کہ دیکھ لیوے کہ یہ کام آنحضرت نے کیا ہے کہ نہیں اگر نہیں کیا تو کرنے کا حکم دیا ہے کہ نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے جد امجد تھے اور قابل تعظیم تھے کیا وجہ کہ آپ نے انکا مولود نہ کروایا (اس سے مراد یہ ہے کہ مولود بطور رسم و عادات کے نہ ہوا اور نہ بدعت کے رنگ میں ہو۔ صرف ذکر کے طور پر جیسے اوپر بیان ہوا ہو تو قابل حرج نہیں۔ ایڈیٹر)

اشعار اور نظم | اشعار اور نظم پر سوال ہوا تو فرمایا کہ نظم تو ہماری مجلس میں بھی سنائی جاتی ہے

آنحضرۃ نے بھی ایک دفعہ ایک شخص ...... خوش الحان کی تعریف سنکر اس سے چند ایک اشعار سنے پھر فرمایا کہ رحمک اللہ یہ لفظ آپ جسے کہتے تھے وہ جلد شہید ہی ہو جاتا چنانچہ وہ بھی میدان میں جاتے ہی شہید ہوگیا۔

ایک صحابی نے آنحضرت کے بعد مسجد میں شعر پڑھے حضرۃ عمر نے روکا کہ مسجد میں مت پڑھو وہ غصہ میں آگیا اور کہا کہ تو کون ہے کہ مجھے روکتا ہے میں نے اسی جگہ اور اسی مسجد میں آنحضرت کے سامنے اشعار پڑھے تھے اور آپ نے مجھے منع نہ کیا حضرۃ عمر خاموش ہوگئے۔

ایک شخص کا اعتراض پیش ہوا کہ میرزا صاحب شعر کہتے ہیں فرمایا آنحضرت نے بھی خود شعر پڑھے ہیں پڑھنا اور کہنا ایک ہی بات ہے۔ پھر آنحضرت کے کل صحابی شاعر تھے۔ حضرۃ عائشہ۔ امام حسن اور امام حسین کے قصائد مشہور ہیں۔ حسان بن ثابت نے آنحضرت کی وفات پر قصیدہ لکھا ہے۔

سید عبد القادر صاحب نے بھی قصائد لکھے ہیں کسی صحابی کا ثبوت نہ دیسکوگے کہ اس نے تھوڑا یا بہت شعر نہ کہا ہو مگر آنحضرت نے کسیکو منع نہ فرمایا قرآن کی بہت سی آیات شعروں سے ملتی ہیں۔

ایک نے عرض کی کہ سورہ شعرا میں آخر پر شاعروں کی مذمت کی ہے۔

فرمایا کہ وہ مقام پڑھو وہاں خدا نے فسق و فجور کرنے والوں شاعروں کی مذمت کی ہے اور مومن شاعر کا وہاں خود استثنا کر دیا ہے۔ پھر ساری زبور نظم ہے۔ یرمیاہ سلیمان اور موسیٰ کی نظمیں توریت میں ہیں اس سے ثابت ہوا کہ نظم گناہ نہیں ہے ہاں فسق و فجور کی نظم نہ ہو۔

ہمیں خود الہام ہوتے ہیں بعض ان میں سے مقفےٰ اور بعض شعروں میں ہوتے ہیں فقط

قبل از عشاء | **تعبیر رویا**۔ کتے سے مراد ایک طماع آدمی جو کہ تھوڑی سی بات پر راضی اور تھوڑی سی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں اور بندر سے مراد ایک مسخ شدہ آدمی ہے۔

مسخ | مفسرین سے یہ بات ثابت نہیں ہو کہ مسخ شدہ بھیڑیں پشم بھی پیدا ہوگئی تھی اور ان کی دم بھی نکل آئی تھی بلکہ ان کے عادات مثل بندروں کے ہوگئے تھے اس وقت بھی امت مثل یہود کے ہوگئی ہے اس سے مراد یہی ہے؟ کہ ان کی خصلت انمیں آگئی ہے کہ مامور کا انکار کرتے ہیں۔

کسر صلیب پر فرمایا کہ اب ایک ہوا چل پڑی ہے جیسے ہمارے دلوں میں ڈالا ہے کہ مسیح مرگیا ویسے ہی اب ان کے (اہل یورپ و امریکہ) لوگوں کے دلوں میں ڈالا ہے اخبار اور رسالے نکلتے ہیں اور مسیح کی امید لگ رہی ہے سب پکار رہے ہیں کہ یہی زمانہ ہے

تعبیر رویا۔ دانت کی داڑھ نکلکر اگر کانچ کی نظر آوے تو خطرناک ہوا کرتی ہے۔ دانت اگر ٹوٹ کر ہاتھ میں رہے تو عمدہ ہے۔

اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب نے پھر سول اخبار کا لیفہ مضمون سنانے لگے جس میں اسلامی عورتوں کا ذکر تھا۔ اس پر حضرۃ نے فرمایا کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے جس میں اسلامی عورتیں صالحات میں نہ ہوں گو تھوڑی ہوں مگر ہوں گی ضرور جس نے عورت کو صالح بنانا ہو وہ آپ صالح بنے ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر

بتلا سکتی ہو کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈریگی جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی اس لئے چاہئیے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلادیں عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں یہ نہ خیال کرنا چاہئیے کہ وہ احمق ہیں وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کر لیتی ہیں جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا تو وہ اُس سے بھی ڈریگی اور خدا سے بھی۔ ایسا نمونہ دکھانا چاہئیے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جاوے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک بھی دنیا میں نہیں ہے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنیوالا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جاویگا تو ممکن نہیں کہ وہ خود نیکی سے باہر رہے۔ سب انبیاؤں اولیاؤں کی عورتیں نیک تھیں اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے۔

الرجال قوامون علی النساء اسی لئے کہا ہے کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھاویگا کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لینگی ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہوگا تو بدمعاشی سے وہ حصہ لینگی۔

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء بروز دوشنبہ

سیر بعض احباب نے اپنے اپنے رویا سنائے آپنے فرمایا کہ خواب بھی ایک خیال ہوتا ہے اور اس کی تعبیر صرف قیاسی ہوتی ہے۔

رویا والہام رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنی جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا اُدھر آنکھ کھل گئی سوچتا رہا کہ کیا تعبیر کریں قیاسی طور پر جو بات اقرب ہو وہ لگائی جا سکتی ہے کہ اس اثناء میں غنودگی غالب ہوئی اور الہام ہوا کہ استقامت میں فرق آگیا۔ ایک صاحب نے کہا کہ وہ کون شخص ہے حضرت نے فرمایا کہ معلوم تو ہے مگر جب تک خدا کا اذن نہ ہو میں بتلایا نہیں کرتا میرا کام دعا کرنا ہے۔

سود اور ایمان ایک نے سوال کیا کہ ضرورت پر سودی روپیہ لیکر تجارت وغیرہ کرنیکا کیا حکم ہے فرمایا حرام ہے ہاں اگر کسی دوست اور تعارف کی جگہ سے روپیہ لیا جاوے اور کوئی وعدہ اُس کو زیادہ دینے کا نہ ہو نہ اُس کے دل میں زیادہ دینے کا خیال ہو پھر اگر مقروض اصل سے کچھ زیادہ دیدے تو وہ سود نہیں ہوتا بلکہ یہ تو ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ہے۔ اس پر ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ضرورت سخت ہو اور سوائے سود کے کام نہ چل سکے تو پھر اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے اس کی حرمت مومنوں کے واسطے مقرر کی ہے اور مومن وہ ہوتا ہے جو ایمان پر قائم ہو اللہ تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہوتا ہے اسلام میں کروڑہا ایسے آدمی گذرے ہیں جنہوں نے نہ سود لیا نہ دیا آخر ان کے حوائج بھی پورے ہوتے رہے کہ نہ؟ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ لو نہ دو جو ایسا کرتا ہے وہ گویا خدا کے ساتھ لڑائی کی طیاری کرتا ہے ایمان ہو تو اس کا صلہ خدا بخشتا ہے۔ ایمان بڑی بابرکت شئے ہے الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ اگر کسے خیال ہو کہ پھر کیا کرے تو کیا خدا کا حکم بھی بیکار ہے اُس کی قدرت بہت بڑی ہے۔ سود تو کوئی شئے ہی نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا کہ زمین کا پانی نہ پیا کرو۔ تو وہ ہمیشہ بارش کا پانی آسمان سے دیا کرتا اسیطرح ضرورت پر وہ خود ایسی راہ نکال ہی دیتا ہے کہ جس سے اس کی نافرمانی بھی نہ ہو۔ جب تک ایمان میں میل کچیل ہوتا ہے۔ تب تک یہ ضعف اور کمزوری ہے کوئی گناہ چھوٹ نہیں سکتا جب تک خدا نہ چھڑاوے ورنہ انسان تو ہر ایک گناہ پر یہ عذر پیش کر سکتا ہے کہ ہم چھوڑ نہیں سکتے اگر چھوڑیں تو گذارہ نہیں چلتا۔ دوکانداروں عطاروں کو دیکھا جاوے کہ پرانا مال سالہا سال تک بیچتے ہیں دھوکا دیتے ہیں ملازم پیشہ لوگ رشوت خوری کرتے ہیں اور سب یہ عذر کرتے ہیں کہ گذارہ نہیں چلتا ان سب کو اگر اکھٹا کرکے نتیجہ نکالا جاوے تو پھر یہ نکلتا ہے کہ خدا کی کتاب پر ہی عمل نہ کرو کیونکہ گذارہ نہیں چلتا حالانکہ مومن کے لئے خدا خود سہولت کر دیتا ہے یہ تمام راستبازوں کا مجرب علاج ہے کہ مصیبت اور ضرورت میں خدا خود راہ نکال دیتا ہے یہ لوگ خدا کی قدر نہیں کرتے۔ جیسے بھروسہ انکو حرام کے دروازے پر ہے ویسا خدا پر نہیں ہے۔ خدا پر ایمان یہ ایک ایسا نسخہ ہے کہ اگر قدر ہو تو جی چاہیے کہ جیسے اور عجیب نسخہ مخفی رکھنا چاہتے ہیں ویسے ہی اسے بھی مخفی رکھا جاوے۔

میں نے کئی دفعہ بیماریوں میں آزمایا ہے کہ پیشاب بار بار آرہا ہے دست بھی لگے ہیں۔ آخر خدا سے دعا کی صبح کو الہام ہوا دعاءک مستجاب اس کے بعد ہی وہ کثرت جاتی رہی اور کمزوری کی جگہ طاقت آگئی یہ خدا کی طاقت ہے ایسا خدا عجیب ہے کہ ان نسخوں سے بھی زیادہ قابل قدر ہے جو کیمیا وغیرہ کے ہوتے ہیں مجھے بھی ایک دفعہ خیال آیا کہ یہ تو چھپانے کے قابل ہے پھر سوچا کہ یہ تو بخل ہے ایسی مفید شئے کو دنیا پر اظہار کرنا چاہئیے کہ مخلوق الٰہی کو فائدہ حاصل ہو۔ یہی فرق اسلام اور دوسرے مذاہب کے خداؤں میں ہے انکا خدا بولتا نہیں۔ خدا معلوم یہ بھی کیسا ایمان ہے اسلام کا خدا جیسے پہلے تھا ویسے ہی اب ہے نہ طاقت کم ہوئی نہ بوڑھا ہوا نہ کچھ اور نقص اسمیں واقع ہوا۔ ایسے خدا پر جسکا ایمان ہو وہ اگر آگ میں بھی پڑا ہو تو اُسے حوصلہ ہوتا ہے ابراہیم علیہ السلام کو آخر آگ میں ڈالا ہی تھا ویسے ہی ہم بھی آگ میں ڈالے گئے خون کا مقدمہ بنایا گیا۔ اگر اس میں ۵ یا دس سال کی قید ہو جاتی تو سب سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ سب قوموں نے متفق ہو کر یہ آگ سلگائی تھی گیا کم آگ تھی اس وقت سوائے خدا کے اور کون تھا اور وہی الہام ہوئے جو کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کو ہوئے تھے آخر میں الہام ہوا ابراء اور تسلی دی کہ سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے۔

بونس وغیرہ کا روپیہ اور بنکوں کا سود ایک صاحب نے سوال کیا کہ ریلوے میں جو لوگ ملازم ہوتے ہیں ان کی تنخواہ میں سے ا/ فی روپیہ کاٹکر رکھا جاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ روپیہ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ زائد روپیہ بھی وہ دیتے ہیں اسکا کیا حکم ہے۔

فرمایا کہ شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے یہ تعریف جہاں صادق آویگی وہ سود کہلاویگا۔ لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے تو وہ سود سے باہر ہے چنانچہ انبیاء ہمیشہ شرائط کی رعایت رکھتے آئے ہیں اگر بادشاہ کچھ روپیہ لیتا ہے اور وہ اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ بھی سود میں داخل نہیں ہے وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی وقت اوسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ نہ دیدیا ہو یہ خیال رہنا چاہئیے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے وہ سود میں داخل نہیں ہے

ایک صاحب نے بیان کیا کہ سید احمد خان صاحب نے لکھا ہے اضعافًا مضاعفۃ کی ممانعت ہے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے۔ کہ سود در سود کی ممانعت کی گئی ہے اور سود جائز رکھا ہے شریعت کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے یہ فقرے اسی قسم کے ہوتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ در گناہ مت کرتے جاؤ اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ گناہ ضرور کرو۔

اس قسم کا روپیہ جو کہ گورنمنٹ سے ملتا ہے وہ اسی حالت میں سود ہوگا جبکہ لینے والا اسی خواہش سے روپیہ دیتا ہے کہ مجھکو سود ملے ورنہ گورنمنٹ جو اپنی طرف سے احسانًا دیوے وہ سود میں داخل نہیں ہے۔

رشوۃ وغیرہ حرام مال سے جو عمارت وغیرہ بنی ہو

ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ایک شخص تائب ہو تو اس کے پاس جو اول جائداد رشوۃ وغیرہ سے بنائی ہو اس کا کیا حکم ہے فرمایا شریعت کا حکم ہے کہ توبہ کرے تو جس جس کا وہ حق ہے وہ اسی پہنچایا جاوے ۔ رشوۃ اور ہدیہ میں ہمیشہ تمیز چاہیئے ۔ رشوۃ وہ مال ہے کہ جب کسی کی حق تلفی کے واسطے دیا یا لیا جاوے ورنہ اگر کسی نے ہمارا ایک کام محنت سے کر دیا ہے اور حق تلفی بھی کسی کی نہیں ہوئی تو اس کو جو دیا جاویگا وہ اس کی محنت کا معاوضہ ہے ۔

انشیورنس اور بیمہ وغیرہ

انشیورنس اور بیمہ پر سوال کیا گیا فرمایا کہ سود اور قمار بازی کو الگ کر کے دوسرے اقراروں اور ذمہ داریوں کو شریعت نے صحیح قرار دیا ہے قمار بازی میں ذمہ واری نہیں ہوتی ۔ دنیا کے کاروبار میں ذمہ داری کی ضرورت ہے ۔ دوسرے ان تمام سوالوں میں اس امر کا خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف میں حکم ہے کہ بہت کھوج نکال نکال کر مسائل نہ پوچھنے چاہئیں مثلاً اب کوئی دعوت کھانے جاوے تو اب اسی خیال میں لگ جاوے کہ کسی وقت حرام کا پیسہ ان کے گھر آیا ہوگا پھر اسطرح تو آخر کار دعوتوں کا کھانا ہی بند ہو جاویگا ۔ خدا کا نام ستار بھی ہے ورنہ دنیا میں عام طور پر راستباز کم ہوتے ہیں مستور الحال بہت ہوتے ہیں یہ بھی قرآن میں لکھا ہے ولا تجسسوا یعنی تجسس مت کیا کرو ورنہ اسطرح تم مشقت میں پڑوگے +

قبل از عشاء

ایک صاحب (جوکہ اپنا نام اظہار کرنا نہیں چاہتے) کا نکاح امرتسر میں ایک احمدی بھائی کی دختر کے ساتھ پڑھا گیا ۔ جس پر حکیم نور الدین صاحب نے ایک لطیف خطبہ پڑھا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اپنی شادی بیاہوں میں ان باتوں کو ضرور مدنظر رکھا کریں تاکہ ان کا ہر ایک فعل الٰہی امر کی اطاعت کے رنگ میں ہو اور نفسانی اور رسم ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تقوی اختیار کرو ۔ شادی کرنے میں لوگوں کو کبھی مال کا لحاظ ہوتا ہے اور کبھی جمال کا لحاظ ہوتا ہے ۔ کبھی حسب و نسب کا خیال ہوتا ہے ۔ غرض بہت قسم کے نفسانی امور اور شہوانی اغراض مد نظر ہوتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے جو نکاحوں کے معاملات بتلائے ہیں ان میں تقوی پر زور دیا ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ انسان شہوت کی نظر سے بچے بری اور گندی گفتگوؤں سے بچے ۔ دیکھا گیا ہے کہ تعدد ازدواج کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے لوگ حکیمانہ طرز پر چلے جاتے ہیں مگر اصل اور صحیح بات کہ جس کے لئے تعدد ازدواج کے جواز کی ضرورت ہے وہ تقوٰی ہے صحیح اور سیدھی بات انسان کو جب ہی نصیب ہوتی ہے جب اسے تقوی کا خیال ہو اس وقت خود خدا اعمال افعال میں تقوی عطا کرتا ہے +

پھر ان آیات میں اللہ تعالیٰ بتلاتا ہے کہ خلقکم من نفس واحدۃ کہ اسنے ایک ہی جی سے تم کو پیدا کیا اور دیکھو کہ اس سے کس قدر مخلوق بڑھی ہے ۔ رشتہ ناتہ لڑکے لڑکیاں وغیرہ کیسے تعلقات ہیں کہ آپس میں بڑھتے جاتے ہیں اور انہی کے لئے نکاح ہے تاکہ محبت امن اور باہمی تعلقات آپس میں پیدا ہوں پھر اس سب سے اصل مقصود تقوٰی ہی ہے ۔ متقی کا ہر ایک عمل قبول ہوتا ہے ۔ متقی ہر ایک تنگی سے بچایا جاتا ہے متقی کو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے جہاں اس کو پتہ نہو یاد رکھو کہ ان رشتہ داریوں کی بنا تقوی پر ہے آنحضرت کو ان تعلقات کا کہاں تک خیال تھا اس کی نسبت سنلو ۔ کہ ایک دفعہ آپ نے وعظ میں فرمایا کہ مصر فتح ہوگی تو وہاں ہمارے رشتے کا خیال رکھنا آخر جب صحابہ نے اسے فتح کیا تو اس پر عمل کیا اور جب وہاں کے پادریوں وغیرہ سے بہت احسان اور مروت کی گئی تو انہوں نے متحیر ہو کر باعث پوچھا تو بتلایا گیا کہ ہمارے نبی کریم نے فرمایا تھا کہ وہاں ہمارا رشتہ ہے اس کو سنکر بڑے پادری نے کہا کہ اتنے دور دراز رشتے کا خیال سوائے ایک نبی کے اور کوئی کر ہی نہیں سکتا اس لئے وہ مسلمان ہو گیا +

مجھے اس وقت حیرت ہوتی ہے جب کہ دیکھتا ہوں کہ بعض لوگوں کو اپنے باپ دادا کے نام سے بھی اطلاع نہیں ہوتی شادی کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے سے سلوک کیا جاوے ۔ جب انسان شادی کرتا ہے تو ساس سالی اور بیوی کے دوسرے خویش و اقارب کا اسے خیال رکھنا پڑتا ہے ان سب کے ساتھ احسان اور نیکی سے پیش آنا چاہیئے دوسری غرض شادی سے یہ ہے کہ انسان کے اندر بہت سے قوی ایسے ہیں کہ انکا نشوونما ہو ہی نہیں سکتا جب تک شادی نہ ہو جن بعض لوگوں کی بیوی بچے سالے وغیرہ نہیں ہوتے وہ ایسے بتال ہو جاتے ہیں کہ نفس پر حکومت کا ذریعہ ان کو مل ہی نہیں سکتا اکیلے ہوتے ہیں جہاں سے ذرا طبیعت بگڑی جلد سے اور اسی قسم کی باتیں اُن سے سرزد ہوتی ہیں یہ موقعہ نفس پر قابو پانے اور حکومت کرنے کے ہوتے ہیں جو ان کو میسر نہیں آتے ۔ جو شادی کرتا ہے تو اکثر اوقات ایک ان پڑھ ۔ کمزور ۔ ناآشنا عورت سے پالا پڑتا ہے ۔ پھر اسے ایک مقام پر اپنے ساتھ رکھکر باہم زندگی بسر کرنی ذرا سوچکر دیکھو اس کے لئے کس قدر قوت درکار ہے جب تک انسان اپنے قواے پر حکمران نہو تو گذارہ ہو ہی نہیں سکتا ۔ اپنے نفس کے خلاف عورت سے کلمات سننے پڑتے ہیں وہ نا تربیت یافتہ ہوتی ہے اس کو وسیع علم نہیں ہوتا ۔ اس کی باتوں پر اور بعض خانگی نقصانوں پر صبر کرنا پڑتا ہے یہ ایک سبق ہے جو کہ شادی کرنے سے انسان کو ملتا ہے ۔ خدا طرفین کے دلمیں بیوی والے کو وحدت اور الفت اور تقوے کی نیت سے یہ رشتہ ہو اور سب دعا کرو کہ جو امور قرآن چاہتا ہے وہ پوری ہوں

اس کے بعد مولوی صاحب نے لڑکے سے پوچھا کہ فلاں شخص اپنی بیٹی بنام ...... بمہر مبلغ ۱۵۰ روپیہ آپ کے نکاح میں دیتا ہے آپ کو قبول ہے لڑکے نے کہا ہاں پھر لڑکی کے والد سے پوچھا کہ آپ کو قبول ہے اس نے کہا ہاں قبول ہے اس کے بعد دعا کی گئی +

بعدازیں پنڈت نندکشور صاحب جو کہ سناتن دہرم مذہب کے ایک عالم فاضل متبحر لکچرار ہیں حضرۃ صاحب کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے آتے ہی حضرت صاحب سے انہوں نے سلام علیکم کیا اور مصافحہ کیا ۔ حضرت صاحب نے نیسم دخوت اور سناتن دہرم وغیرہ کی نسبت ان کی رائے دریافت کی ۔ پنڈت صاحب نے فرمایا کہ ان کتب میں آپنے ویسے ہی لکھا ہے ۔ جیسے انبیاء کا ذکر ہے خدا کے برگزیدوں سے گندے لفظ نکل ہی نہیں سکتے آریہ لوگوں کی مثال انہوں نے یہ دی کہ جیسے کھاری چشمہ سے میٹھا پانی نہیں نکل سکتا اسیطرح وہ لوگ لکھ ہی کیا سکتے ہیں +

حضرۃ اقدس نے آریہ سماج کی نسبت ذکر کیا کہ یہ لوگ بالکل حقیقت ایمان سے بے نصیب ہیں ۔ ایمان تو عقلمندوں کی آزمائش کے لئے ہے کہ کچھ عقل سے کام لیوا اور کچھ ایمان سے ۔ معجزات میں یہ عادۃ اللہ ہرگز نہیں ہے کہ ایسے کام دکھلائے جاویں جو کہ خدا کی عادت کے برخلاف دنیا میں ہوں ۔ مثلاً سوال کرتے ہیں کہ سو یا پچاس سال کا مردہ آکر شہادت دیوے ۔ گو کہ یہ ہو تو سکتا ہے مگر سوال ہے کہ جو اس کے بعد قبول کریگا اسے کیا فائدہ ہوگا جب سب حقیقت کھل گئی اور ایک سو دو سو آدمی کی شہادت بھی ملگئی تو اب کس کی عقل ماری ہے کہ انکار کر نہ ہند ورنہ جبار سکو گنجائش ہی انکار کی نہیں رہتی ہمارے ہاں لکھا ہے کہ اس قسم کا ایمان فائدہ نہیں دیتا ۔ اگر دن چڑھا ہوا ہو اور کوئی کہے کہ میں دن پر ایمان لایا یا چاند پورا چودہویں کا ہے اور کوئی اس پر ایمان لا دے تو اسے کیا فائدہ ہوگا اور کس تعریف کا مستحق ہو ہاں اگر اول شب کی چاند پر جسکا نام ہلال ہے کوئی اسے دیکھکر بتلا دے تو اس کی نظر کی تعریف کی جاویگی اور جس کی نظر کم و بیش ہے وہ کھل جاویگی تو نشانوں میں بھی اصول خدا نے رکھا ہے کہ ایک پہلو میں ایمان سے فائدہ اٹھاویں اور ایک پہلو میں عقل سے ۔ ورنہ ایمان ایمان نہیں رہتا ایک مخفی امر کو

عقل سے سوچکر قرائن ملاکر مان لینے کا نام ایمان ہے ...... ان لوگون کی عقل موٹی ہے ایسے نشان طلب کرتے ہین جو کہ عادت اللہ کے خلاف ہین۔ ہم یہ پیش کرتے ہین کہ جو سچا مذہب ہوتا ہے اسمین امتیاز ہوتا ہے جس قدر تائیدات اور خوارق جس حد تک خدا نے اسلام کی تائید مین رکھے ہین وہ کسی دوسرے مذہب کے لئے ہرگز نہین ہین مگر یہ ان امور مین مقابلہ چاہتے ہین جو کہ عادت اللہ کے خلاف ہین دوسرے خدا غلام نہین ہے کہ کسی کے تابع ہو بلکہ وہ خدا کے تابع ہین ہم نے ان سے یہ چاہا ہے کہ اس طرح سے فیصلہ کر لو کہ ہزارون اعتراض جو تم لوگ کرتے ہو ان مین سے دو اعتراض چن لو اگر وہ سچے نکل آدین تو باقی کے تمہارے سب سچے اور اگر وہ جھوٹے نکل آدین تو باقی کے سب جھوٹے مگر ان لوگون کو موت کا خوف نہین۔ اگر عقل ہو تو لازم ہے کہ وہ اسلام کے سوائے کوئی سچا پاک مذہب دکھلا دین

اور طلاق کی نسبت اعتراض ہے ہم کہتے ہین کہ اچھا آج تک جس قدر طلاق اسلام مین ہوئی ہین ان کی فہرست ہم سے لو اور جس قدر نیوگ تم مین ہوا اس کی فہرست ہمین دو

مدارات اور مداہنہ مین فرق	اس کے بعد مختلف ذکر ہوتے رہے کبھی چولہ پر کبھی کسی پر۔ اثنائے

گفتگو مین فرمایا کہ مدارات اسے کہتے ہین کہ نرمی سے گفتگو کی جاوے تاکہ دوسرے کے ذہن نشین ہو اور حق کو اسطرح اظہار کرنا کہ ایک کلمہ بھی باقی نہ رہے اور سب ادا ہو جاوے اور مداہنہ اسے کہتے ہین کہ ڈر کر حق کو چھپا لینا۔ کھا لینا۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نرمی سے گفتگو کرکے پھر گرمی پر آجاتے ہین یہ مناسب نہین ہے حق کو پورا پورا ادا کرنے کے واسطے ایک ہنر چاہیئے وہ شخص بہت بہادر ہے جو کہ ایسی خوبی سے حق کو بیان کرے کہ بڑے غصہ والے آدمی بھی اُسے سن لیوین۔ خدا ایسو پر راضی ہوتا ہے ہان یہ ضرور ہے کہ حق گو سے لوگ راضی نہ ہون اگرچہ وہ نرمی بھی کرے مگر تاہم درمیان مین ایسے بھی ہوتے ہین جو اچھا کہنے لگتے ہین +

مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین۔ سیر مین کوئی ایسی بات نہ ہوئی کہ وہ درج اخبار ہو صرف قبل از عشا چند ایک باتین ہوئین جو کہ درج کی جاتین +

قبل از عشا	پنڈت نندکشور صاحب سے معجزات پر گفتگو ہوئی

پنڈت صاحب نے معجزہ شق القمر کی نسبت کہا کہ بھوج سوانح ایک کتاب سنسکرت مین ہے مجھ سے پنڈتون نے بیان کیا ہے کہ اس مین شق القمر کی شہادت راجہ بھوج سے ہے کہ وہ اپنے محل پر تھا یکایک اس نے چاند کو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا

(حاشیہ: معجزہ شق القمر کی شہادت ہندو کتابون مین)

اُس نے پنڈتون کو بلاکر پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ چاند اس طرح پھٹا راجہ نے خیال کیا کہ کوئی عظیم الشان حادثہ ہوگا پنڈتون نے جواب دیا کہ کوئی خطرہ نہین ہے پچھم کے دیس مین ایک مہاتما پیدا ہوا ہے وہ بہت یوگی ہے اس نے اپنے یوگ بھیاش سے چاند کو ایسا کر دیا ہے۔ تب راجہ نے اُسے تحفہ تحائف ارسال کئے۔

قرآن کی تفسیر کے متعلق فرمایا کہ خدا کے کلام کے صحیح معنے تب سمجھ مین آتے ہین کہ اس کے تمام رشتہ کی سمجھ ہو جیسے قرآن شریف کی نسبت ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض کی تفسیر کرتا ہے اس کے سوا جو اور کلام ہوگا وہ تو اپنا کلام ہوگا دیکھا گیا ہے کہ بعض وقت ایک آیت کے معنے کرنے کے وقت دو سو آیتین شامل ہوتی ہین ایجادی معنے کرنے والونکا منہ اس سے بند ہو جاتا ہے +

مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرۃ اقدس سیر کے لئے تشریف لائے پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین +

بعد مغرب گرمی کو محسوس کرکے اپنے احباب سے مشورہ کیا کہ اب موسم بدلا ہوا ہے اس لئے اگر مناسب ہو تو اوپر چل بیٹھین چنانچہ احباب نے اس سے اتفاق کیا اور اسیوقت تمام احباب اور حضرۃ اقدس اوپر بالائی مسجد مین تشریف لیگئے

قبل از عشا	اپنے شہ نشین پر بیٹھکر ابوسعید صاحب سے فرمایا کہ اگر آپ چلے گئے ہوتے تو اوپر کا جلسہ

کیسے دیکھتے اور یہ کہان نصیب ہونا تھا اس اثنا مین نواب صاحب تشریف لائے حضرت نے فرمایا مدت کے بعد آج پھر نواب صاحب کا چہرہ نظر آیا ہے آگے تو ایک گھر سے نکلکر دوسرے گھر مین جا بیٹھا کرتے اور اندھیرے مین چہرہ بھی نظر نہ آتا تھا بیٹھے بیٹھے آپنے ذکر فرمایا کہ جیسے ایک مرض ہوتی ہے کہ اس مین جب تک مکھیان مارتے رہین تو آرام رہتا ہے اسیطرح فراغت میرے واسطے مرض ہے ایکدن بھی فارغ رہون تو بے چین ہو جاتا ہون اس لئے ایک کتاب شروع کر دی ہے جسکا نام حقیقت دعا رکھا ہے ایک رسالہ کی طرز پر لکھا ہے۔ دعا ایسی شئے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا آخر شیطان پر آدم علیہ السلام نے فتح بذریعہ دعا کے پائی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اور آخر مین بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے گویا اول بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے تمام اسلامی طاقتین کمزور ہین اور ان موجودہ اسلحہ سے وہ کیا کام کر سکتی ہین اب اس کفر وغیرہ پر غالب آنے کے واسطے اسلحہ کی ضرورت بھی نہین آسمانی حربہ کی ضرورت ہے اس کے بعد اخبار رسول ملٹری گزٹ حضرت اقدس سنتے رہے +

درس قرآن مجید

تفسیر انا اعطینک الکوثر جو کہ حضرۃ مولوی نورالدین صاحب نے عید الضحی کے خطبہ مین کی

انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک هو الابتر +

یہ ایک سورت شریف ہے بہت ہی مختصر + لفظ اتنے کم کہ سننے والے کو کوئی ملال طوالت کا نہین۔ یہان تک کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی ایک دن مین اسے یاد کر لے۔ مگر ان کے مطالب اور معانی کو دیکھو تو حیرت انگیز۔ ان کو بیان کرنے سے پہلے مین ایک ضروری بات سنانی چاہتا ہون +

واعظون اور سامعین کے اقسام	اور وہ یہ ہے کہ جہان تک مین غور کرتا ہون واعظون اور سننے والون ...... کی دو قسم پاتا ہون۔ ایک وہ واعظ ہین جو

دنیا کے لئے وعظ کرتے ہین۔ دنیا کا وعظ کرنے والے بھی پھر دو قسم کے ہین۔ ایک وہ جو اپنے وعظ سے اپنی ذات کا فائدہ چاہتے ہین یعنی کچھ روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہین اور ایک وہ لوگ ہوتے ہین جن کی یہ غرض تو نہین ہوتی کہ خود کوئی روپیہ حاصل کرین مگر یہ مطلب ضرور ہوتا ہے کہ سننے والونکو ایسے طریقے اور اسباب بتائین جس سے وہ روپیہ کما سکین۔ مادی ترقی کرنے والے بنین۔ دنیا کے لئے وعظ کرنیوالون مین اس قسم کے واعظون کی اغراض ہمیشہ مختلف ہوتی ہین کوئی قوم کو جوش دلانے ان مین مستعدی اور ہوشیاری پیدا کرنے کے لئے تحریک کرتا ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ کے لئے چست و چالاک ہو جاوین کوئی امور خانہ داری کے متعلق کوئی تجارت اور حرفہ کے لئے۔

مختصر یہ کہ ان کی غرض انتظامی امور یا عامہ اصلاح ہوتی ہے۔ جو دوسرے الفاظ مین سیاسی یا پولیٹیکل تمدنی یا سوشل اصلاح ہے۔

اور وہ لوگ جو دین کے لئے وعظ کرنے کو کھڑے ہوتے ہین ایک وہ جو محض اس لئے کھڑے ہوتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرین اور امر بالمعروف کا جو فرض ان کو ملا ہے اسکو ادا کرین بنی نوع انسان کی بھلائی کا جو حکم ہے اُس کی تعمیل کرین اور اپنے آپ کو اس خیر امتہ مین داخل ہونے کی فکر ہوتی ہے جسکا ذکر یون فرمایا گیا ہے + کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الاٰیۃ تم بہترین امتہ ہو جو لوگون کے لئے مبعوث ہوئے ہو۔

امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر۔

اور ایک وہ ہوتے ہین جن کی غرض دنیا کا کمانا بھی نہین ہوتی۔ مگر یہ غرض بھی نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف حاضرین کو خوش کرنا چاہتے ہین یا ان کی واہ واہ کے خواہشمند کہ کیسا خوش تقریر یا موثر واعظ ہے۔

دینی واعظون مین سے پہلی قسم کے واعظ بھی فتوحات کا ارادہ کرتے ہین مگر ملکی فتوحات سے ان کی فتوحات نرالی ہوتی ہین ان کی فتوحات یہ ہوتی ہین کہ برائیون پر فتح حاصل کرین نیکی کی حکومت کو وسیع کرین۔

جیسی واعظون کی دو قسم ہین ایسی ہی سننے والون کی بھی دو حالتین ہین ایک وہ جو محض اللہ کے لئے سنتے ہین کہ اس کو سنکر اپنی اصلاح کرین اور دوسرے جو اس لحاظ سے سنتے ہین کہ واعظ انکا دوست یا کوئی اور ایسا ہی تعلق رکھتا ہے۔ یعنی واعظ کی خاطرداری سے۔ اب تم دیکھو کہ تمہارا واعظ کیسا ہے اور تم سننے والے کیسے؟ تمہارا دل تمہارے ساتھ ہے اسکا فیصلہ تم کرلو مین جس نیت اور غرض سے کہڑا ہوا ہون وہ مین خوب جانتا ہون اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ دل کیسا نفع خدا ہی کے لئے کہڑا ہون۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک تقسیم فرمائی ہے کہ واعظ یا مامور ہوتا ہے یا امیر یا متکبر۔ امیر وہ ہوتا ہے جس کو براہ راست اس کام کے لئے مقرر کیا جاوے اور مامور وہ ہوتا ہے کہ جس کو امیر کہے کہ تم لوگون کو وعظ سنا دو۔ اور متکبر وہ جو محض ذاتی بڑائی اور نمود کے لئے کہڑا ہوتا ہے یہ تین اقسام واعظون کی ہین۔

اب مین پھر تمہین کہتا ہون کہ اس بات پر غور کرو کہ تمہین وعظ کہنے والا کیسا ہے اور تم کیسا دل لیکر بیٹھے ہو؟ میرا دل اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر و ناظر ہے۔ جو بات میری سمجھ مین مضبوط آئی ہے آپ سے سنانا چاہتا ہون اور خدا کے لئے۔ پہر مجھے حکم ہوا ہے کہ تم مسجد مین جاکر نماز پڑھا دو۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے کہڑا ہون اور سناتا ہون۔

مین دنیا پرست واعظون کا دشمن ہون کیونکہ ان کی اغراض محدود ان کے حوصلے چھوٹے خیالات پست ہوتے ہین جس واعظ کے اغراض دینی ہون وہ ایک ایسی زبردست اور مضبوط چٹان پر کہڑا ہوتا ہے کہ دنیوی وعظ سب اس کے اندر آجاتے ہین۔ کیونکہ وہ ایک امر بالمعروف کرتا ہے ہر بھلی بات کا حکم دینیوالا ہوتا ہے اور ہر بری بات سے روکنے والا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ نے ہیمن فرمایا یہ جامع کتاب ہے جس مین جیسے ملٹری (فوجی) واعظ کو فتوحات کے طریقون اور قواعد جنگ کی ہدایت ہے ویسے ہی نظام مملکت اور سیاست مدن کے اصول اعلیٰ درجے کے بتائے گئے ہین۔ غرض ہر رنگ اور ہر طرز کی اصلاح اور بہتری کے

اصول یہ بتاتا ہے۔

پس مین قرآن کریم جیسی کتاب کا واعظ ہون جو تمام خوبیون کی جامع کتاب ہے اور جو سکھ اور تمام کامیابی کی راہون کی بیان کرنیوالی ہے اور اسی کتاب مین سے یہ چھوٹی سی سورۃ مین نے پڑھی ہے۔

قرآن کا طرز بیان ہم اور مین

مین اس سورۃ کے بیان کرنے سے پہلے یہ بات بھی تمہارے ذہن نشین کرنا چاہتا ہون کہ قرآن شریف کا طرز بیان دو طرح پر واقع ہوا ہے بعض جگہ تو اللہ تعالیٰ نے ایک فعل کو واحد متکلم یعنی مین کے لفظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور بعض جگہ جمع متکلم یعنی ہم کے ساتھ۔ ان دونون الفاظ کے بیان کا یہ سر ہے کہ جہان مین کا لفظ ہو وہان کسی دوسرے کا تعلق ضروری نہین ہوتا لیکن جہان ہم ہوتا ہے وہان اللہ تعالیٰ کی ذات اوسکے فرشتے اور مخلوق بھی اس کام مین لگی ہوئی ہوتی ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھو یہان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا اعطینک الکوثر۔ اے رب ہم نے تجھکو دیا ہے الکوثر۔ ہر ایک چیز مین بہت کچھ۔

یہان اللہ تعالیٰ نے ہم کا لفظ استعمال فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا کام ہے۔ جیسے اس مین آپ پر فضل کیا ہے فرشتون اور مخلوق کو بھی لگایا ہے۔

بہت کچھ کے معنے مختلف حالتون مین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے بہت کچھ عطا فرمایا ہے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ اس بہت کچھ کی کیا مقدار ہے؟ تم مین سے بہت سے لوگ شہرون کے رہنے والے ہین جنہون نے امیرونکو دیکھا ہے بہت سے دیہات کے رہنے والے ہین جنہون نے غریبونکو دیکھا ہے خدا تعالیٰ نے محض مجھے اپنے فضل سے ایسا موقع دیا ہے کہ مین نے غریبون۔ امیرون کے علاوہ بادشاہون کو بھی دیکھا ہے اور ان تینون مین بہت بڑا فرق ہوتا ہے ان کی ہر چیز مین ہر بات مین علی قدر مراتب امتیاز ہوتا ہے مثلاً ایک فقیر کسی غریب کے گھر جاکر سوال کرے تو وہ اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دیدیتا ہے اس کی طاقت اتنی ہی ہے۔ لیکن جب ایک امیر کے گھر جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس کو کچھ دیدو۔ تو اس کے کچھ سے مراد تین چار روٹیاں ہوتی ہین اور مین نے دیکھا ہے کہ جب بادشاہ کہتا ہے کہ کچھ دیدو تو اس کے کچھ سے مراد بیس تیس ہزار روپیہ ہوتا ہے۔ اس سے عجیب بات پیدا ہوتی ہے جس قدر کسیکا حوصلہ ہوتا ہے اسی کے موافق اس کی عطا ہوتی ہے اب اس پر قیاس کرلو یہان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ہم نے بہت کچھ دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی کبریائی اس کی عظمت وجبروت پر نگاہ کرو

اور پھر اس کے عطیہ کا تصور۔ دیکھو ایک چھوٹی سی شمع یسوع اسے بنایا ہے اس کی روشنی کیسی عالمگیر ہے ایک چھوٹی سی لالٹین چاند ہے اس کی روشنی کو دیکھو کس قدر ہے۔ کنوؤن سے پانی نکالنے مین کس قدر جد وجہد کرنی پڑتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی عطا پر دیکھو کہ جب وہ بارش برساتا ہے تو کس قدر دیتا ہے۔

غرض یہ سیدھی سادی بات ہے اور ایک مضبوط اصل ہے جس قدر کسی کا حوصلہ ہو اسی قدر وہ دیتا ہے پس اللہ تعالیٰ کی لحاظ سے اب اس لفظ کے معنے پر غور کرو کہ ہم نے بہت کچھ دیا ہے۔ خدا کا بہت کچھ وہم وگمان مین بھی نہین آسکتا اور پھر اس کا اندازہ میری کھوپڑی کرے یہ احمقانہ حرکت ہوگی اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے اس وقت کوئی کوشش کرے کہ وہ پانی کے ان قطرات کو شمار کرنے لگے جو آسمان سے برس رہے ہین (ایڈیٹر۔ جس وقت آپ یہ خطبہ پڑھ رہے تھے آسمان سے نزول باران رحمت ہو رہا تھا) ہان یہ بیشک انسانی طاقت کے اندر ہرگز نہین ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے اس کو سمجھ سکے۔ چونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور آپ کی عظمت کا علم بھی مجھے دیا گیا ہے اس لئے مین اندازہ تو ان عطیات کا نہین کرسکتا لیکن ان کو یون سمجھا سکتا ہون۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پیدا نہین ہوئے تھے کہ باپ انتقال کرگیا اور چلنے ہی لگے کہ ماں کا انتقال ہوا کوئی حقیقی بھائی آپکا تھا ہی نہین۔ چنانچہ اسی کے متعلق فرمایا۔

الم یجدک یتیما

ہم نے تجھے یتیم پایا

اس یتیم کو جسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے بہت کچھ دیدیا۔ خاتم الانبیاء۔ خاتم الرسل۔ سارے علوم کا مالک سارے سلطنتون کا بادشاہ بنا دیا آپ کی عادت شریف تھی کہ کبھی جو انتہا روپیہ مالیہ کا آیا تو مین ہی خرچ کردیا

غرض غور کرو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے بہت کچھ دیا کس قدر خیر کثیر آپ کو دیگئی ہے آپکا دامن نبوۃ دیکھو تو وہ قیامت تک وسیع ہے کہ اب کوئی نبی نیا نہیں پیدا ہو۔ اتنا ہوا ہی نہین سکتا کسی دوسرے نبی کو اس قدر وسیع وقت نہین ملا۔ یہ کثرت تو بلحاظ زمان کے ہوئی اور بلحاظ مکان یہ کثرت کہ

انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا

مین نے فرمایا کہ مین سارے جہان کا رسول ہون یہ کوثر بلحاظ مکان کے عطا ہوئی کوئی آدمی نہین جو یہ کہدے کہ مجھے احکام الٰہی مین اتباع رسالت پناہی کی ضرورت نہین کوئی صوفی کوئی بالغ مرد یا بالغہ عورت کوئی ہو اس سے مستثنیٰ نہین ہو سکتے اب کوئی وہ خضر نہین ہو سکتا جو لن تستطیع معی صبرا بول اٹھے یہ وہ موسیٰ ہے جس سے کوئی الگ نہین ہو سکتا۔ کوئی آدمی مقرب نہین ہو سکتا جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع نکرے۔ (باقی آئندہ)

پنڈت نند کشور اور آریہ سماج قادیان

کچھ دنون سے قادیان مین عجیب رونق ہے اور یہان کے سناتن دہرم ہندؤن کے بھی نصیب جاگے ہوئے ہین کہ پنڈت نند کشور صاحب ساکنہ ضلع بجنور جو کہ سناتن دہرم کے ایک عالم فاضل پنڈت ہین آریہ سماج کھنڈن کے واسطے یہان تشریف لائے ہوئے ہین ہمین بھی تعجب تہا کہ شاذ و نادر ہی کوئی ایسا گاؤن رہا ہوگا کہ یہان آریہ صاحبان نے اپنی سماج قائم نہ کی ہو اور اپنے ہر ہفتہ وار جلسون سے گرد و نواح کے اہل ہنود کی توجہ کو اپنی طرف نہ کھینچ لیا ہو اور اہر سناتن دہرم ہین کہ یہ لوگ بالکل خاموش بیٹھے ہوئے دن بدن اپنی جمعیت کو کم کرتے جاتے ہین اور جس کی بڑی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ سناتن دہرم ہندؤن کی کوئی باقاعدہ سبھا وغیرہ ان دیہاتون مین قائم نہین ہے اور نہ امرتسر اور لاہور وغیرہ کی سبھاؤن نے اسطرف توجہ کی ہے کہ آریہ سماج کی طرح وہ بھی اپنے اپدیشک ہر مقام پر بھیجکر سبھائین قائم کرین اور آریہ سماج کے شکار ہونے سے لوگون کو بچاوین کیونکہ گذشتہ ایام مین جو جلسہ آریہ سماج کا قادیان مین ہوا ہے اور دور دور دراز شہرون سے آریہ صاحبان نے تشریف لاکر جو حملے سناتن دہرم کے ہندون پر کئے ہین وہ اس امر کا تقاضا کرنے تھے کہ قادیان اور اس کے گرد و نواح کے سناتن دہرم ہندو بھی ضرور ویسے ہی ایک جلسہ کرکے انکا جواب دیتے اور امرتسر لاہور کی سبہاؤن سے اس امر مین امداد طلب کرتے۔ سوان لوگون نے بذات خود تو کوئی کوشش نکی مگر ان کے نصیبون سے پنڈت صاحب موصوف خود بخود قادیان مین آ رہے ہے اور حضرت اقدس میرزا صاحب سے پہلی ہی ملاقات مین انہون نے ارادہ ظاہر کیا کہ مین آریہ سماج کا کھنڈن کرنا چاہتا ہون اور پنڈت صاحب نے بڑی کشادہ دلی سے اس امر کو قبول کیا کہ وہ حضرۃ صاحب ہی کے ہان مہمان ٹھہرین۔ آریہ صاحبان کو جب خبر پہونچی تو ان کو ہاتھ پاؤن کی پڑ گئی اور فکر پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ پنڈت صاحب کوئی جلسہ کرکے آریہ سماج کی قلعی کھولدین۔ اس لئے انہون نے سناتن دہرم ہندؤن کو اسطرح سے بہکانا شروع کیا کہ ہم اور تم ایک ہی ہین اور پنڈت نند کشور اصل مین سناتن دہرمی ہندو نہین ہے ورنہ وہ کیون مسلمانون کے ہان مہمان ہوتا یہ اصل مین مرزا صاحب کا بلایا آیا ہے تا کہ مرزا صاحب اس کے ذریعہ سے آریہ سماج کے جلسہ کی تلافی کرین انکا یہ منتر بعض کم سمجھ لوگون پر تو کارگر ہوا۔ مگر جو حقیقت شناس تھے وہ ان دمبازیون مین نہ آ سکتے تھے۔ مگر پنڈت نند کشور صاحب جنہون نے سناتن دہرم کی اشاعت اور آریہ دہرم کے کھنڈن کا بیڑا اوٹھایا ہوا ہے کیسے رک سکتے تھے آخر جمعہ کے دن عصر کے وقت پنڈت صاحب نے اپنا لکچر بازار کے چوک مین شروع کیا اور سب سے اول سوال آپ کا آریہ سماج پر یہ تہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ ہر ایک مذہب اور قوم کے لیڈر اور راہ نمایان کا ہمیشہ سے یہ دستور چلا آیا ہے کہ جب کبھی انہون نے اصلاح کے واسطے اپنے آپ کو قوم مین انٹرڈیوس کیا ہے تو اپنا حسب و نسب ضرور ظاہر کیا ہے اور اگر کسی نے خود ظاہر نہ کیا تو وہ بذات خود ایک ایسا آدمی گذرا ہے کہ قوم خود اس کے حسب و نسب سے واقف ہوتی رہی ہے مگر دیانند کے سوانح مین اسبات کا کہین پتہ نہین ملتا ہے کہ وہ کس حسب و نسب کے ہین ان کے پتا کا نام کیا ہے نہ دیانند نے خود اس بات کو لکھا ہے۔ حالانکہ یہ اس کا فرض تہا تا کہ ان کی پیروی کرنیوالی قوم کو جہان انکو ذریعے سے کسی صداقت کو قبول کرنے کا فخر ہو سکتا وہان ان کو لوگون کے سامنے ذاتی سوانح کا ہر ایک پہلو الزام اور عیب سے مبرا ہونا چاہیئے اور کوئی گوشہ اس کا ایسی تاریکی اور ظلمت مین نہ پڑا ہوا ہو جو دوسرے گوشون کی روشنی کو بھی ماند کر دینا ہو اس لئے دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک مذہب کا پیشوا ہمیشہ عالی خاندان اور نسب کا آدمی ہوتا رہا ہے ابھی یہ بات ختم نہ ہوئی تھی کہ آریہ سماج کے پر جوش ممبرون نے شور و غوغا ڈال دیا اور اس بیان سے پنڈت صاحب کو روکا حالانکہ پنڈت صاحب کا یہ ایک سوال تہا جسکا جواب آریہ سماج کو بڑی متانت سے دینا چاہیئے تہا اور پبلک کو دیانند صاحب کے حسب نسب خاندان سے اطلاع دینی تھی مگر کمال افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس وقت آریہ سماج کے ممبرون سے ایک شرمناک حرکت سرزد ہوئی اور جس جہاد کا اعتراض وہ لوگ اہل اسلام پر کوتاہ فہمی سے کرتے ہین اپنے عملی نمونہ سے انہون نے ثابت کر دیا کہ دراصل اس کے خواہان وہ خود ہین اور ان کی طبائع بالکل آمادہ ہین کہ ایک فتنہ اور ہنگامہ برپا کرین اور انہون نے اپنے فعل سے اس امر کی تصدیق کی اور شہادت دیدی کہ حضرت میرزا صاحب کا نقض امن اور فتنہ فساد کے اندیشہ کی وجہ سے ان لوگون سے پبلک مین گفتگو اور بحث مباحثہ سے انکار واقعی طور پر مصلحت پر مبنی ہے۔ آریہ سماج کے اس شور و غوغا پر جب چند ایک منصف مزاج سناتن دہرم لوگون نے یہ کہا کہ ابھی زیادہ عرصہ نہین گذرا کہ قادیان آریہ سماج نے اپنے سالانہ جلسہ پر حضرت میرزا صاحب کو کیسی کیسی ناگفتنی باتین کہی نہین کہ جنکو سنکر خود گورنمنٹ افسر محکمہ پولیس نے بھی ان کو روکا مگر میرزا صاحب کی طرف سے کسی نے شور و غوغا نہین کیا اور صبر سے سب سنا تو اب آریہ سماج کو بھی لازم ہے کہ صبر سے سنے اور اگر کچھ اعتراض ہو تو اس کی تردید اپنی سماج مین کرے۔ مگر جیسے کہ لالہ یوگندر پال کو باوجود بار بار منع کرنے کے اثر نہ ہوا تہا ویسے ہی اس نصیحت کا بیان بھی اثر نہ ہوا اور ایک آریہ ممبر بڑی جوش سے ایک ہندو صاحب سناتن دہرم پر حملہ آور ہوئے اور تین چار مکے بھی رسید کئے لالہ صاحب نے بڑی صبر اور تحمل سے کام لیا کہ جلسہ برخاست نہو اور کوئی مقابلہ نہ کیا لوگون نے آخرکار بیچ مین پڑکر ہنگامہ کو فرو کیا اور پنڈت صاحب لکچر دیتے رہے۔ اس کے بعد کچھ کاروائی پنڈت صاحب اور آریہ صاحبون کے درمیان بطور خط و کتابت کے ہوئی جس کی نقل انشاء اللہ کسی دوسرے نمبر مین دیوینگے

پیسہ اخبار کی ایک خائنانہ کاروائی

ماہ مارچ ۱۹۰۳ء کے کسی پیسہ اخبار مین زیر عنوان مراسلات ایک مراسلہ کسی گمنام شخص کا جہلم سے چھپا ہے جس مین حضرۃ میرزا صاحب کی الہامی دعا رب کل شئی خادمك رب فاحفظني وانصرني وارحمني کا صرف اول حصہ رب کل شئی خادمك لکھکر اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ ہر ایک شئ کا جو رب ہے وہ مرزا صاحب کا خادم ہے ہمین اس شخص پر کمال افسوس ہے کہ حضرت احمد مرسل یزدانی کی مخالفت نے ان لوگون کو حق۔ دیانت اور راستی سے کہان دور لا ڈالا ہے۔ حضرۃ میرزا صاحب کی مخالفت سے ایک بڑا عذاب نوان کو بھی محیط ہو گیا ہے کہ جن باتون کو یہ لوگ خود اور نیز دیگر تمام مذاہب حرام خیال کرتے ہین اب انکے نزدیک شیر مادر کی طرح حلال ہو گئی ہین جیسے کہ اس مراسلہ مین اس دعا کے نصف مضمون کو لکھکر راقم مضمون نے پبلک کو دہوکا دینا چاہا ہے مگر اس سے بڑھکر افسوس ہمین پیسہ اخبار پر ہے جو اپنے آپ کو ایک قومی خادم کی حیثیت سے پیش کرتا ہے کیا یہی عملی نمونہ ہے جو کہ پیسہ اخبار پبلک کے سامنے پیش کر کے اپنی خدمات کی داد حاصل کرنا چاہتا ہے کیا کسی مراسلہ کے اندراج کے وقت پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کا یہ فرض نہ تہا کہ وہ دیکھ لیتا کہ مضامین واقعات حقہ پر مبنی ہین کہ نہین کیا پیسہ اخبار کو آج تک علم نہین ہے کہ اس دعا کا مضمون رب کل شئی خادمك ہی نہین ہے بلکہ اس کے آگے رب فاحفظني وانصرني وارحمني بھی ہے۔ کیا پیسہ اخبار کو اس دعا کا ترجمہ نہین پہنچا جو کہ خود حضرت میرزا صاحب کا فرمودہ ہے۔ ہان اگر پیسہ اخبار انکار کر دے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات الحکم اور البدر اس کے پاس نہین پہونچے تو شاید وہ اس الزام سے اس وقت بری ہو سکے جب وہ یہ ثابت کرے کہ اس مراسلہ کے پہنچنے پر اسے حضرۃ میرزا صاحب سے اس دعا کے معنے پوچھے تھے اور کوئی جواب نہ ملا اس لئے مجبوراً اس نے مراسلہ کے مضمون کو صحیح سمجھکر شائع کر دیا۔ کیا پیسہ اخبار اس سفید جھوٹ کے بولنے کی جرأت کریگا۔ پھر جس حال مین اسے علم تہا کہ مراسلہ مین صرف پبلک کو دہوکا دینے کی نیت سے دعا کا نصف نصف مضمون شائع کر کے بد دیانتی سے اس کے معانی بھی غلط کئے گئے ہین جو کہ حضرۃ میرزا صاحب کے فرمودہ اور شائع شدہ معانی کے برخلاف ہین تو پھر دیدہ دانستہ اس مضمون کو . . . اسیطرح بلا کسی نوٹ اصلاحی کے شائع کر دیا اگر خیانت نہین تو اور کیا ہے۔ دیدہ دانستہ ایک امر حق کو چھپانا اور پبلک کو

ریویو

المنصف

پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین قرآن کریم پر جس قدر اعتراضات کئے ہین انکا جواب پنڈت نندکشور صاحب متوطن قصبہ محمد پور دیومل پرگنہ منڈاور ضلع بجنور نے اس کتاب مین دیا ہے اور بڑی خوش اسلوبی سے انہون نے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ دیانند کے ایسے اعتراضون نے اس کی ویددانی کی حقیقت کھولدی ہے اور ضد اور تعصب کا ایسا پردہ اس کی آنکھون پر پڑ گیا ہے کہ جو باتین خود وید مین موجود تھین اور جنکا قرآن شریف بھی مصدق تھا اونہی پر دیانند نے اعتراض کر دیا ہے جن آیات کو دیانند نے محل اعتراض بنایا تھا اونہین آیات کے مضامین کو پنڈت نندکشور نے ویدمین سے ثابت کر کے دکھلایا ہے جیسے کہ حضرت اقدس نے اپنی تصانیف مین دکھلایا ہے کہ زوائد کو چھوڑ کر اگر سناتن دہرم کی اصلیت کو دیکھا جاوے تو اسلام اور سناتن دہرم کے اصول قریب قریب ایک ہی ہین اس قول کی تصدیق اس کتاب مین پورے طور سے کر دی ہے اور علاوہ الزامی جوابون کے مدلل و محققانہ طرز پر بھی جواب دیا ہے غرضیکہ جسطرح بعض اہل یورپ کے محققون نے باوجود عیسائی ہونے کے دیانت اور امانت کو کام مین لا کر عیسائی پادریون کے اسلام پر الزامات کی تردید کی ہے ایسے ہی سناتن دہرم کے عالمون فاضلون مین سے قرآن کریم کی تائید مین اور آریون کے الزامات کی تردید مین یہ ایک نرالی تصنیف ہے پنڈت صاحب نے سردست اصل کتاب کا ایک جزو بطور نمونہ کے طبع کرایا ہے ہر ایک اہل اسلام کو چاہیئے کہ اسے قدردانی کی نظر سے دیکھے اور اس کے چند نسخے خرید کر گرد و نواح مین تقسیم کرے اور اس طرح سے پنڈت صاحب کو امداد دیوین تاکہ باقی حصہ کتاب کی طبع کے واسطے حوصلہ افزائی ہو حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی پنڈت صاحب کی محنت کی داد دی ہے اور خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ اپنی جماعت مین اس کے چند ایک نسخے فروخت ہو جاوین۔ یہ کتاب مصنف یا دفتر اخبار وکیل امرتسر سے بقیمت ۸؍ مل سکتی ہے۔

البدر

البدر نمبر ۸ و ۹ کی اشاعت مین جو غیر معمولی التوا ہوا ہے اس سے ناظرین کو بہت مایوسی ہوئی ہوگی اور جن احباب نے اس سے پیشتر بعض نمبرون کے دیر سے نکلنے پر یہ ظن کر لیا تھا کہ اخبار بالکل بند ہی ہو گیا اب تو اپنی نازک طبع سے انہون نے پورے طور پر یقین کر لیا ہوگا کہ اگر پیشتر نہین تو اب تو ضرور ہی بند ہوا ہے مگر مین اپنے پیارے احباب کو یقین دلاتا ہون کہ ان سے بڑھکر مجھے اس بات کی فکر ہوتی ہے کہ کوئی نقص کسی قسم کا اخبار مین نہ رہے اور مین حتی الوسع کوئی دقیقہ فروگذاشت کرنا نہین چاہتا مگر تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بعض وجوہات ایک امر مقدر کیطرح ایسی واقع ہوئی ہین کہ کوئی کوشش کام نہین کرتی۔ ایسے ہی نمبر ۸ و ۹ کے ساتھ ہوا۔ جس پریس مین اخبار چھپتا تھا اس کے پاس اس کثرت سے کام تھا کہ اس کے لئے وقت نکال سکا۔ آخر اس دقت کا اندازہ کر کے یہی تجویز کی گئی کہ توکل علی اللہ اپنا پریس قائم کیا جاوے اور پریس مشین جسکے انتظام کی خبر نمبر ۷ مین دیگئی ہے خریدی گئی ہے چونکہ قادیان مین مشین کے ساری ضروریات یکدفعہ میسر نہین آتین اس لئے اس نمبر کے اشاعت مین دیر ہوئی ہے امید ہے کہ آئندہ ایسی دیر انشاء اللہ نہ ہوا کرے گی۔

مین ان احباب کا بھی تہ دل سے شکر گذار ہون جنہون نے مجھے اس اثناء مین استقلال اور استقامت کی تاکید سے بھرے ہوئے خط ارسال کئے اور بار بار لکھا کہ ہمت نہ ہارنا۔ مین ان کو یقین دلاتا ہون کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ وہ وقت نہ آوے گا کہ مین ہمت ہار دون۔ مگر جسطرح سے مین یقین دلاتا ہون اوسیطرح البدر کے ناظرین کو چاہیئے کہ وہ مجھے یقین دلاوین کہ وہ بھی اس کی اشاعت اور استحکام کے ذریعہ تلاش کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرین گے۔

مین خدا تعالیٰ کا اسپر شکریہ کرتا ہون کہ اگرچہ مارچ کے مہینے مین البدر کی اشاعت قریباً بالکل ہی بند رہی مگر تاہم اس کی خریداری اور نمبرون کی درخواستین آتی رہین اور اب اس وقت اس کی اشاعت ۳۲۵ ہے اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ احمدی جماعت کو اس اخبار کی بہت ضرورت ہے کیونکہ باوجود اخبار کے دو دو ہفتہ تک شائع نہ ہونے کے پھر بھی درخواست آتی رہی اور مین خود اس امر کو محسوس کرتا ہون کہ اس حال مین جبکہ البدر کی چھپائی صفائی۔ لکھائی سب قابل اصلاح ہے یہ حالت ہے تو پھر اس حال مین جبکہ خدا کے فضل سے یہ تمام نقص رفع ہون گے اور اخبار وقت پر شائع ہوا کریگا تو احمدی جماعت کی توجہ کو یہ کس قدر اپنی طرف کھینچیگا۔

بالآخر مین پھر ملتمس ہون کہ جہان تک ہو سکے میرے احباب اس کے ایسے خریدار پیدا کرنے مین ہرگز سست نہ ہون جو کہ پیشگی قیمت پر خریدین اور اخبار کی اشاعت ایکہزار ہو جاوے تاکہ مطبع کا ماہواری کام پورا ہو اور زیربار خرچ کا نہ ہونا پڑے۔ (ایڈیٹر)

مناجات از میان عطا محمد صاحب ڈنگوی کلرک اگزیمنر لاہور

یا الٰہی یا الٰہی یا اللہ — مین ہون تیرا بندہ پر از گناہ
مین ہون بندہ تو میرا پروردگا — ہین تیرے احسان مجھ پر بیشمار
ہے بھروسہ مجھکو تیری ذات پر — ہر گھڑی ہر وقت ہر شام و سحر
گرچہ ہون مین عاجز و زار و نزار — بار عصیان ہین اٹھائے صد ہزار
فضل تیرے پر نگاہ ہر آن ہے — جان میری تجھ پہ ہی قربان ہے
کر منور میرا سینہ ایخدا — رحم فرما مجھ پہ اے رب الورا
عشق دے اپنا مجھے اے ذوالمنن — تا کرون قربان تجھ پہ جان و تن
کر کرم اس ناتوان پر اے کریم — رحم فرما اے خداوند رحیم
ہون مین عاصی مجھکو یارب بخشدے — بخشدے میرے گناہ سب بخشدے
مجھکو دکھلا از رہ جود و عطا — راہ صبر و شکر و تسلیم و رضا
دین و دنیا مین مجھے خورسند کر — دشمنون کو زیر اور پابند کر
رکھ مسیح احمدی کا اک غلام — ہے یہ میری آرزو رب الانام
کر حیات جاودان مجھکو عطا — از طفیل سرور ہر دو سرا۔

الہام ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء - فرمایا آج میری طبیعت علیل تھی اس لئے میری آنکھ لگ گئی جب اوٹھا تو یہ الفاظ زبان پر جاری تھے یا سنائی دیے۔ **طاعون کا دروازہ کھولا گیا**۔ معلوم ہوتا ہے کہ طاعون اب پیچھا نہین چھوڑتی۔

اطلاع جن جن احباب کی خریداری کی میعاد پوری ہو چکی ہے [illegible] ان سے درخواست [illegible] انتظار [illegible] وی پی روانہ ہوگا [illegible] (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک رجسٹر کھولا جاوے اس لئے ہر ایک احمدی بھائی کو مناسب ہے کہ اپنے گرد و نواح مین ہر ایک مرد برادر وہ ہمشیرہ کو اطلاع کر دے تاکہ ہر ایک [illegible] مقام کی احمدی جماعت کی کامل فہرست دارالامان مین روانہ فرما دی۔ (ایڈیٹر)

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۹۸
۸۱
بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
فیض علی صابر مہتمم و منیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۱۱ | قادیان دارالامان - ۳ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ڈائری

مورخہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج ظہر اور عصر کی نماز میں حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک نہ ہو سکے باقی نمازیں باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین سیر میں کوئی نیا ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا ✦

قبل از عشا آپ نے شہ نشین پر جلوہ گر ہو کر فرمایا کہ آج طبیعت نہایت علیل تھی کہ اُٹھنے کی طاقت نہیں ہوئی اسی لئے ظہر و عصر کے اوقات میں نہ آسکا ✦

چند ایک دریدہ دہن آریوں کے بیبا کانہ اعتراض پر فرمایا کہ یہ گندہ زبانی سے باز نہیں آتے - ہم بھی ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ✦ ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

جب انسان کے دل میں میل ہوتا ہے تو ایک فرشتے کو بھی میلا سمجھ لیتا ہے ✦

پنڈت نند کشور صاحب نے بیان کیا کہ آج خلاف عادۃ میرے دماغ پر ایک دباؤ پڑا جس سے مؤثر ہو کر میں بہت دیر تک تقریر کرتا رہا اور مجھے وہ بات سوجھی جو آج تک نہ سوجھی تھی ✦

رویا فرمایا کہ آج میں نے ایک خواب دیکھا جیسے آنکھ کے آگے ایک نظارہ گذر جاتا ہے دیکھتا ہوں کہ دو سنگھیوں کے سر جسم سے الگ کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہیں ایک ایک ہاتھ میں اور دوسرا دوسرے ہاتھ میں

اسلام کی حالت اور علاج جس حالت میں اب اسلام ہے اس کا علاج اب سوائے دعا کے اور کیا ہو سکتا ہے لوگ جہاد جہاد کہتے ہیں مگر اس وقت تو جہاد حرام ہے اس لئے خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے چونکہ توحید کے لئے دعا کا جوش دل میں ڈالا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ الٰہی بھی یہی ہے جیسا کہ **ادعونی استجب لکم** اس کا وعدہ ہے

مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں اور جمعہ حسب دستور مسجد اقصیٰ ہی میں ادا کیا اور سوائے جمعہ کے بعد کے اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہ ہوا ✦

جمعہ بعد نماز جمعہ ایک احباب نے بیعت کی ان کو حضرت اقدس نے یہ نصیحت فرمائی ✦ کہ غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے زیادہ خطرناک ہے اور ایک اور گناہ ہے کہ جس کا سلسلہ اس قدر لمبا ہوتا ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا وہ خطرناک اور زہریلا ہوتا ہے - جو توبہ کرتا ہے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں جو اپنی توبہ کو نہایت درست کریگا وہ دوسروں کی نسبت بچایا جاوے گا - دیکھو کہ نوح کا بیٹا ہلاک ہوا - عیسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہلاک ہوئے ان کو ایمان نصیب نہ ہوا اسی طرح موسیٰ کا چچا زاد بھائی تھا اس کو کچھ فائدہ موسیٰ کے رشتہ سے نہ ہوا - دعا تو ہم کرتے ہیں مگر جب تک انسان خود سید ھا نہ ہو دعا شفاعت فائدہ نہیں کرتی - اگر انسان رحمت کے مقام سے خود ہی بھاگے تو رحمت اُسے کہاں کہاں تلاش کریگی - انسانی زندگی کا ایک تانہ سلسلہ ہر روز شروع ہوتا ہے اس لئے ہر روز توبہ استغفار کرے خدا کا رحم تلاش کرنیوالوں کو رحم دیا جاتا ہے - اور پناہ ڈھونڈنے والوں کو پناہ دیجاتی ہے - جب بلا نازل ہو جاوے تو اس کو رد کرنا خدا کی عام عادت نہیں ہے اس لئے بلا کے نزول سے پیشتر تضرع سے دعا کرنی چاہئے - بلا کے نزول کے وقت تو کافر بھی ڈرتا ہے جیسے آج کل سنا گیا ہے کہ ہندو اور سکھ لوگ طاعون کے ڈر سے مسلمانوں کو بلا بلا کر اپنے گھروں میں بانگ دلواتے ہیں مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں - غرض کے وقت یہ لوگ نرم ہو جاتے ہیں جب غرض نکل گئی پھر ویسے ہی سخت قلب ہو گئے مومن کی یہ حالت نہ چاہئے بلکہ اُسے خدا سے صدق اور وفا سے دعا کرنی چاہئے - اگر طاعون نہ بھی ہو تو بھی وہ خدا سے ایسا ہی ڈریگا جیسے ہزار طاعون ہو ✦

بیہودہ تحیل و قال بیفائدہ ہے عملی نمونہ دکھلانا چاہئے ایسا نہ کرو کہ ڈر کے سامان نزدیک ہوئے تو ڈرے اور جب وہ سامان دور ہو گئے تو نہ ڈرے بلکہ ہر وقت اس

کرنا چاہئے کیا اسے زہر جیسے تاثیر لگنی ہے۔ جو اس کی ذات پر بھروسا کرتا ہے ممکن نہیں کہ وہ اور دوسرا ایزا بر ہو جب کہ یہ خدا کا وعدہ ہے تو وہ ضرور فرق کریگا بیعت کی بنیاد یہی ہے کہ سچی توبہ ہو اور گناہ چھوٹ جاویں اگر یہ نہ ہو تو بیعت خود گناہ ہوگی۔ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔ مقتاً خدا کے غضب اور غصہ کو کہتے ہیں خدا کا بڑا غضب اس پر ہوتا ہے جو اقرار کر کے پھر توڑے یہ بیعت میرے ہاتھ پر نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ پر ہے جیسے یہ الہام ہے ان الذین یبایعونک یبایعون اللہ

اس لئے خدا کے سامنے جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے اور خدا کے سامنے جھوٹ بولکر انسان کہاں جائیگا+ اس لئے زیادہ دعا کرو۔

عشا کے وقت جلسہ میں کوئی تقریر وغیرہ نہیں ہوئی +

۲۱ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین مغرب کی نماز کے بعد بارش کے آثار دیکھکر عشائی نماز بھی بہت جلد ادا کی گئی اور کوئی مجلس نہ ہوئی +

سیر — کسی خاص شخص کی ہدایت پر زور دینے کے بارے میں فرمایا کہ ایک فرد واحد پر ہدایت کے لئے زور دینا ٹھیک نہیں ہوتا اور نہ اسطرح کبھی انبیاء کو کامیابی ہوئی ہے عام دعا چاہئے پھر جو لائق ہوتا ہے وہ اس سے خود بخود موثر ہوتا ہے +

خدا کی توبہ — توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کلی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے طور سے یہ عہد ہو کہ موت تک پھر گناہ نہ کرونگا ایسی توبہ پر خدا کا وعدہ ہے کہ مین بخشدونگا۔ اگرچہ یہ توبہ دوسرے دن ہی ٹوٹ جاوے مگر بات یہ ہے کہ کرنے والے کا اسوقت عزم مصمم ہو اور اس کے دل مین ٹوٹی ہوئی نہ ہو۔ ایک توبہ انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور ایک خدا کی طرف سے۔ خدا کی توبہ کے معنے رجوع کے ہین کیونکہ اس کا نام تواب ہے انسان توبہ کرتا ہے تو گناہ سے نیکی کی طرف آتا ہے اور جب خدا توبہ کرتا ہے تو وہ رحمت سے اس کی طرف کرتا ہے اور اس انسان کو لغزش سے سنبھال لیتا ہے۔ جب اس قسم کی خدا کی توبہ ہو تو پھر لغزش نہین ہوتی۔ حدیث مین ہے کہ انسان توبہ کرتا ہے پھر اس سے ٹوٹ جاتی ہے اور قضا و قدر غالب آتی ہے۔ پھر وہ روتا ہے گڑگڑاتا ہے پھر توبہ کرتا ہے مگر پھر ٹوٹ جاتی ہے اور وہ باربار تضرع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے پھر آخر کار جب انتہا تک اس کی تضرع اور ابتہال پہنچ جاتے ہین تو پھر خدا توبہ کرتا ہے یعنی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے اعمل ما شئت فقد غفرت لک۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ اب اسے کہتا ہے کہ انسانی فطرت ایسی بدل دی گئی ہے کہ گناہ نہ ہو سکے گا جیسے کسی بدکار کا آلہ تناسل کاٹ دیا جاوے تو پھر وہ کیا بدکاری کر سکیگا یا آنکھین نکالدی جاوین تو وہ کیا بدنظری کرے گا۔ اسیطرح خدا سرشت بدل دیتا ہے اور بالکل پاکیزہ فطرۃ بنادیتا ہے بدر مین جب صحابہ کرام نے جان لڑائی تو ان کی اس ہمت اور اخلاص کو دیکھکر خدا نے ان کو بخشدیا۔ ان کے دلون کو صاف کر دیا کہ پھر گناہ ہو ہی نہ سکے یہ بھی ایک درجہ ہے جب فطرۃ بدل جاتی ہے تو وہ خدا کی رضا کے برخلاف کچھ کر ہی نہین سکتا۔ اگر انسان سے گناہ نہ ہون اور وہ توبہ نکرے تو خدا ان کو ہلاک کر کے ایک ایسی قوم پیدا کرے جو گناہ کرے اور پھر خدا ان کو بخشے اگر یہ نہو تو پھر خدا کی صفت غفوریت کیسے کام کرے گی۔ گناہ ایک مہلک زہر مثل سم الفار وسٹرکنیا وغیرہ کے ہین مگر توبہ کے ساتھ ملکر تریاق کا حکم رکھتے ہین انسان کے نفس کے اندر رعونت پیدا ہو جاتی ہے پھر گناہ دو کسر نفس پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے زہر کو زہر مارتی ہے ایسا ہی رعونت وغیرہ کی زہر کو گناہ مارتا ہے حضرت آدم کے ساتھ جو ذات آئی اس کی یہی نسبت ہین ورنہ اس کے اندر تکبر پیدا ہوتا کہ مین وہ ہون جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور ملائکہ نے سجدہ کیا مگر اس خطا سے وہ شرمسار ہوئے اور اس تکبر کی نوبت ہی نہ آئی پھر اس شرمساری سے سارے گناہ معاف ہوئے اسیطرح بعض سادات آج کل فخر کرتے ہین مگر کسی دعوی کیا ہے یہ اس سے رعونت پیدا ہوتی ہے۔ سراسر تکبر نہ قابل ہوتا ہے اسے کسی نہ کسی طرح مارنا چاہئے +

باغ آدم — سوال ہوا کہ آدم کی جنت کہان تھی فرمایا ہمارا مذہب یہی ہے کہ زمین مین ہی تھی جیسا فرمایا ہے منها خلقناکم و فیها نعیدکم آدم کی بود و باش آسمان پر بیان بالکل غلط ہے +

شجر — شجر کی نسبت سوال ہوا کہ وہ کونسا درخت تھا جسکی ممانعت کی گئی تھی فرمایا کہ مفسرون نے کئی باتین لکھی ہین۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ انگور ہوگا بسبب شراب اس سے پیدا ہوتی ہے اور شراب کی نسبت لکھا ہے انه من عمل الشیطان یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت کا انگور ایسا ہی ہو کہ بغیر سڑانے گلانے کے اس کے تازہ شیرہ مین نشہ ہوتا ہو جیسے تاڑی کہ ذرا سی دیر کے بعد اس مین نشہ پیدا ہو جاتا ہے

تمباکو — کی نسبت فرمایا کہ یہ شراب کی طرح تو نہین ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقوی یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ مین اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھوان اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت ندیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے ہان مسکرات مین اسے شامل نہین کر سکتے اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہین ہے ورنہ یونہی مال کو بیجا صرف کرنا ہے عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شئے کے سہارے زندگی بسر نہین کرتا ہے انگریز بھی چاہتے ہین کہ اسے دور کردین

۲۲ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین سیر آج ملتوی رہی۔ مغرب کے وقت تمام اصحاب منتظر تھے کہ حضرۃ اقدس باہر تشریف لاوین گے کہ یکایک ایک پیغام آیا اور کہا کہ حضرت صاحب فرماتے ہین کہ چونکہ ہوا زیادہ ہے اس لئے نماز نیچے ہوگی اور ہوا کے نہ ہونے کے جلسہ کے اور کوئی جلسہ نہ ہوا

قبول از عشا — مذاہب کے مقابلے پر گفتگو فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے اپنے اقبال کے ساتھ تمام مذاہب کو اپنے پیر دکھین لے لیا ہوا ہے۔ اسلام ایسے ملک سے شروع ہوا جہان لوگ درندون کی طرح زندگی بسر کرتے تھے اور طرح طرح کی بداعمالیون مین مبتلا تھے ان کو حیوانیت سے انسانیت مین اسلام ہی لایا۔ ہر طرف اس کی مخالفت ہوئی لوگون نے دشمنی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا پھر بھی وہ تمام کام پورے ہوکر رہے جو نبی کریم صلعم نے فرمائے تھے اور کوئی فرد بشر بھی اس کا بال نہ بگاڑ سکا حتی کہ خدا نے الیوم اکملت لکم دینکم و رضیت لکم الاسلام دینا۔ اس کے بعد دیگر تذکرہ آریہ وغیرہ کے ہوتے رہے +

۲۳ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین آپ نے باجماعت ادا کین سیر ملتوی رہی۔

قبل از عشا — جیسے کہ بعض لوگون کا دستور ہے کہ جب ہندو مسلمانون مین کوئی گفتگو ہو۔ تو گاؤخوری وغیرہ باتون پر بحث ہوا کرتی ہے۔ اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ اصل اشیاء مین حلت ہے اب دنیا مین کروڑہا اشیاء ہین۔ کوئی کچھ کھاتا ہے اور کوئی کچھ اس لئے

سرمہ زنگاری کی دو صد پڑیان بطور نمونہ کے وقف ہین مرکے ٹکٹ روانہ کر کے جو چاہین منگوالین +

ایسی باتون مین پڑنا مناسب نہین ہوا کرتا - چاہئے کہ ایسے مباحثات مین ہمیشہ اسلام کی خوبیان اور صداقت بیان کی جاوے اور ظاہر کیا جاوے کہ کن کن نیک اعمال کی تعلیم اسلام نے دی ہے کن مہلکات سے بچایا ہے گاؤ خورلی کے مسائل وغیرہ بیان کرنے سے کیا فائدہ - جو اسلام کو پسند کریگا وہ خود گاؤخوری کو بھی پسند کریگا جس بات کا فساد اسکے نفع سے بڑہکر ہو اس کو بیان کرنیکی ضرورت نہین ٭

فاتحہ خوانی

ایک صاحب نے عرض کی کہ میرا اللہ تعالےٰ سے معاہدہ تہا کہ جب مین ملازم ہوں گا تو اپنی تنخواہ مین سے آدہ آنہ فی روپیہ نکالکر اللہ کے نام پر دیا کرونگا اسی لئے جو کچھ اب مجھے ملتا ہے اسی حساب سے نکال کر کہانا وغیرہ پکاکر اس پر ختم اور فاتحہ وغیرہ پڑہوادی جاتی ہے حضور کا اس بارہ مین کیا حکم ہے - فرمایا کہ مساکین وغیرہ کی پرورش کر دینی چاہئے باقی اگر کسی مقام پر مگر فاتحہ خوانی کرائی یہ تو ایک بدعت ہے اسے نہ کرنی چاہئے ٭

ایمان اور انسانی زندگی کے اغراض

چند ایک احباب نے بیعت کی اس پر حضرت اقدس نے ایک تقریر فرمائی چونکہ اس کا اول حصہ انہی تمام باتون کا اعادہ تہا جو کہ کثر شائع ہو چکے ہین اس لئے اسے ترک کرکے اگلا حصہ تقریر کا درج کیا جاتا ہے - فرمایا ادہورا ایمان کام نہین آتا اس لئے مکمل ایمان حاصل کرنا چاہئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے - من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو ہر ایک مشکل سے تم کو رہائی ہوگی اور ایسی جگہ سے رزق ملیگا کہ تم کو پتہ بھی نہ ہوگا - لیکن آج کل اگر کسی کو کہا جاوے کہ تم تقوے کرو تو وہ آگے سے جواب دیتے ہین کہ اگر ہم متقی نہین ہین تو کیا بدکاریان کرتے پھرتے ہین - ایسے لوگ خدا کے قول کی تکذیب کرتے ہین - باوجود جاننے کے وہ چونکہ برخلاف کرتے ہین اس لئے خدا کی لعنت اونپر ہوتی ہے ان کی دعا قبول نہیں ہوتی - خدا کا قرب حاصل نہیں ہوتا پھر منہہ سے کہے جاتے ہین کہ ہم متقی ہین اگر کہو کہ نہین ہو تو نالش کے لئے طیار ہوجاتے ہین - یہان رزق سے مراد ایک شے نہین بلکہ بہت سی چیزین ہین بہلا دیکھو کہ ایک شخص لکڑی اوٹہاتا ہے سارا دن دہوپ مین کام کرتا ہے تو دو آنے اُسے شام کو ملتے ہین کیا یہ بھی رزق ہے جو کہ کس قدر ذلت سے حاصل ہوتا ہے داؤد علیہ السلام کا قول ہے کہ متقی کو کبھی ذلت کی روزی نہین ملتی اور نہ کبھی اس کی اولاد ٹکڑے مانگتی دیکھی جاتی ہے بلکہ لکہا ہے کہ متقی کی سات پشت تک اثر رہتا ہے قرآن مین ایک ذکر ہے کہ خدا نے موسےٰ اور خضر علیہ السلام کو ایک مقام پر بھیجا کہ وہان ایک دیوار کی مرمت کرین اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ تہا جو کہ اللہ تعالےٰ دو لڑکون کو دینا چاہتا تہا اگر دیوار گر جاتی تو ان کے ہاتہہ نہ آتا اس لئے خدا نے اپنے ان دو بندون کو وہان بھیجا کہ اس دیوار کی مرمت کرین تاکہ جب وہ جوان ہون تو اس خزانہ کو نکالکر استعمال کرین - کیا وجہ تھی کہ خدا نے ایسے دو عظیم الشان آدمیون کو وہان بھیجا اس کی وجہ یہی تھی **وکان ابوھما صالحا**..... یعنی ان کا باپ نیکوکار تہا - اس مقام پر ان بچون کے اعمال کا ذکر نہین کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان کے عمل اچھے نہون گے مگر باپ کی صلاحیت کا ذکر کیا ہے کہ اس معاملہ مین ساری رعایت باپ کی ہوتی ہے اسی کا نام شفاعت ہے - جب انسان نیکی کرتا ہے تو اس کا اثر سب پر پہنچتا ہے مگر دہوکا یہ ہے کہ سب نیکی اور تقویٰ کا دعوی کرتے ہین اور ہوتا کسی مین بھی نہین - مشکل اگر یہ پڑتی ہے کہ ان کا دعوے قرآن کے برابر اگر ٹہیک نہین بیٹھتا خدا تعالےٰ فرماتا ہے **وھو یتولی الصالحین ان اولیاءہ الا المتقون** اگر وہ واقعی طور پر صالح اور متقی ہے تو کیون اللہ تعالےٰ اس کا کفیل نہین ہے اور خدا کا قول اس پر کیون صادق نہین آتا تو بات یہی ہے کہ خدا کے نزدیک جو تقوی درکار ہے وہ نہین ہے صرف لاف ہوتی ہے دنیا مین ایمان تہوڑا ہے اور لاف بہت خدا فرماتا ہے **ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا** جب تک انسان اپنا ایمان اس حد تک نہین پہونچاتا کہ سنت سے فائدہ اُٹہاوے تو خدا کیسے اس کے لئے سنت بدلدیوے اس واسطے ناکارہ ایمان کو خدا تعالےٰ لعنت کے رنگ مین رکہتا ہے اور اسی لئے دنیا تباہ ہورہی ہے ٭

یہ بات حاصل ہوتی ہے مگر مشکل لیکن اگر خدا چاہے تو آسان ہے - جس رنگ کو خدا نے پسند کیا ہے اس رنگ تک اپنے آپ کو پہنچانا چاہیئے - خدا نے انبیاؤن اور عیسی اور موسی کی نظیرین اس لئے دی ہین کہ لوگ سمجھین کہ ہم نے اُن کو کیسی عزت دی تھی اس کا دعوی ہے کہ جو اس کا ہوتا ہے وہ اس کا ہو جاتا ہے اور اس کے لئے وہ ایک امتیازی نشان رکہ دیتا ہے مگر بعض لوگ بدنام کنندہ نکونامے چند کی مثال ہوتے ہین ایسے مدعی لوگ جماعت کو بدنام کرتے ہین اور ذلت وغیرہ اوٹہاتے ہین ٭

انسان کو یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی عمر دراز ہو مگر لمبی زندگی وہ اسی لئے چاہتا ہے کہ عمدہ کھانا ہو - عمدہ پہننا ہو - سونے کے ہر ایک ضروریات اسے میسر ہون - عمدہ کھیتی ہو - جائداد ہو - بیوی ہو بچے ہون اگر انہی ارادون پر وہ لمبی زندگی چاہتا ہے تو پھر اس مین خدا کا دخل تو نہین ہے خدا تو فرماتا ہے **ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** کہ ہم نے جن وانس کو اسی لئے پیدا کیا کہ وہ ہماری عبادت کرین یعنی زندگی کا مقصد خدا کی پرستش ہے مگر یہان رات دن یا تو بیوی کی پرستش ہے - یا یہ فکر ہے کہ اولاد کو لنڈن بھیجکر تعلیم دلادین - یا پیٹ کی پرستش ہے غرضیکہ ارادہ اور غرض ہی اور ہے اس کی مثال بعینہ یہ ہے کہ ایک باغبان نے ایک شخص کو باغ مین بھیجا کہ وہان جاکر آبپاشی کرے - زمین کو درست کرے دائری وغیرہ جو باغ مین ہین ان کو ٹہیک کرے - لیکن اس نے باغ مین آکر اور تو کچھ نکیا - صرف اچھے اچھے پہلون کو کاٹ دیا آبپاشی کے بدلے یہ کیا کہ باغ کو بالکل خشک کردیا اور ناجائز طور پر مال بیچدیا تو کیا وہ باغ کا مالک اُسے انعام دیوے گا - اسیطرح خدا نے اس لئے پیدا کیا تہا کہ سب سے قطع تعلق کرکے میری طرف رجوع ہوتا اور کہانا پینا - بیوی - بچے وغیرہ یہ سب ایسے تہے جیسے دم لینے کے لئے یکہ والے گہوڑون کو راستہ مین آرام دیتے ہین - تمہاری کہلانے مین کہ آگے چلنے کی قوت اس مین پیدا ہو - یہ غرض ہرگز نہ تھی کہ کہانے پینے اور عیش وعشرت کے سوا اور کوئی غرض نہ ہو یہ سب اسلام کے برخلاف ہے اور ہرگز خدا کا یہ مقصود نہین ہے - جب یہ حالت ہے تو بتلاؤ کہ خدا کو ایسے شخص کے زندہ رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے شیخ سعدی نے کیا عمدہ لکہا ہے ؎

خوردن برائے زیستن وذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

کروڑہا جو مسلمان ہین ان کی بھی اغراض ہین کہ نہین خوب دیکھلو - رات کو جب سوتے ہین تو بھی خیال ہوتا ہے کہ عیش سے بسر ہو - کبھی انہون نے یہ بھی سوچا ہے کہ ہماری زندگی کی غرض کیا ہے کیون دنیا مین ہم آئے ہین تو بات یہ ہے کہ اصل نیکی اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب تقوے ہو ٭ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم یہ بھی اصل مین ما خلقت الجن والانس ہی کا ترجمہ ہے

سرمہ زنگاری کی دو صد پڑیان وقف ہین - ٹکٹ روانہ کرکے پرچہ جاہے منگوائے ٭

جب تم کو بندگی کیواسطے پیدا کیا ہے تو حقوق نفس جائز تب تک انسان ماندہ نہو ۔ نہ کہ عیاشیان ۔ پھر جبکہ ان اغراض کو ہر ایک نے الگ الگ مقصود بالذات جا لیا ہے تو اب ہر ایک اپنی اپنی ترقی الگ چاہتا ہے ۔ یہ سب باتین قرآن کے برخلاف ہین وہ تو ایک موت چاہتا ہر کہ کھانا پینا اور بیوی وغیرہ صرف اسی لئے ہو کہ خدا کی بندگی کی اس سے قوت حاصل ہو سکے اور بدن جو معرض تحلیل مین ہر اس کی طاقتین تازہ ہو سکین ۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذرا کوفتہ ہوتے تو حضرۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے زانو پر ہاتھ مارکر فرمایا کرتے کہ اے عائشہ تو راحت پہنچا ۔ عورتون کو پیدا کرنے مین سر یہی ہے کہ خدا کی راہ مین نفس کی قربانی کے واسطے جو ایک کوفت پیدا ہوتی ہر یہ اس کا سہارا ہوجا دین اس لئے آدم کے ساتھ حوا کو پیدا کیا ۔ ایک طبیب کا نسخہ جب تک پورا پورا استعمال نہ ہو تو فائدہ نہین ہوا کرتا کیا نسخہ کا کاغذ پی لینے سے شفا ہوجاویگی ۔ یہ کارخانہ ہی اب بالکل اولٹ پلٹ ہوگیا ہے اس لئے برکت بھی جاتی رہی اگر کوئی اس حی وقیوم خدا کی برکت چاہتے تو وہ عہد کا سچا رہے ۔ خداتعالے رحیم کریم ہے ماں باپ اور دوست سے بڑھکر اس کا رحم ہے اگر وہ اس کا نہ بنے پھر کوئی بھی اس کا نہین ہو سکتا ۔

ایک ذاکر لکھا ہر کہ وہ ریاکاری سے بہت دنون تک لمبی لمبی نمازین پڑھتا رہا مگر کسی نے اس کی تعریف نکی ایک دن خیال آیا کہ مین نے خدا کی نماز ایکدفعہ بھی نہ پڑھی اسیدن توبہ کی اور حسب سابقہ نماز لمبی ادا کی بلکہ مختصر پڑھکر چلدیا تو گلی اور کوچہ کے بچے اُسے دیکھتے اور کہتے کہ یہ متقی ہے ۔ قبولیت ہمیشہ آسمان سے اترتی ہے چالاکی سے پیدا نہین ہو سکتی اہل اللہ اور رسولون کے اعمال کا بہت سا حصہ پوشیدہ ہی رہتا جب تک اظہار پر وہ مجبور ہوجاتے اُسے ظاہر کرتے اب دیکھو کہ ان کے برکات کس قدر ہین ۔ نیکی کو دکھانا ایک معنے ہوتی ہی اور مسخرہ کا نہ کام ہے نیک جب ہوتا ہے جب دوسرون کو مردہ جانے کہ نہ کسی کے نفع نہ ضرر پر خیال ہو اس وقت پوری نیکی مین داخل ہوگا اہل اللہ اور دنیا کی کوشش ہوتی کہ چھپ جاوین مگر خدا ان کو ظاہر کرتا .... بعض لوگ دعائین کرتے ہین کہ خداتعالے ہمین مخفی رکھ مگر خدا ان کو دھکیل کر آگے کر دیتا ہے انبیا کی یہی خواہش اور حالت رہی ہے ان کی بڑی غرض یہی تھی کہ خدا کے عشق مین فنا ہون آنحضرۃ صلعم اگر میدان تبلیغ مین نہ آتے تو آپ کا ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ لوگ تعریف کرین ہزارون اشعار آپکی مدح مین پڑہے جاتے مگر کفر ہوگا اگر کوئی یہ کہے کہ آپ سنکر پھولتے ایک مقام ہوتا ہے کہ انسان اس لائق ٹھہر جاتا ہے کہ خدا اس کی مدح کرے مگر جو دوسرون سے مدح چاہتا ہے خدا اس کی مدح نہین کرتا ۔ سب توفیق خدا سے ہے جب تک وہ نہ توفیق دے ہم ایک جوتک نہین بڑھا سکتے صرف مجمع کے لحاظ سے بیان کرتے ہین کہ بہت سننے والے ہین جس کے دل کو مناسبت ہوگی وہ احتیار کر لیگا ورنہ دوسرا ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال دیگا وہ درجہ ایمان کا جس سے انبیا رنگین رنگ دنیا اور آخرت مین حاصل ہو پوری ایمان کے بغیر نہین ملسکتا ۔

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سیر مین بھی کوئی ذکر قابل درج اخبار نہ ہوا ۔ سیر مین سے ایک دو فقرہ ہدیہ ناظرین ہین ۔

سیر آریہ مذہب کی نسبت فرمایا کہ مذہب کی جڑ خدا شناسی ہے اور اس سے کمتر درجہ یہ کہ باہمی تعلق پاکیزگی کے ہون سو یہ دونون باتین آریہ مین نہین ہین ۔

قبل از عشا گائے وغیرہ کی حلت پر اور حرمت پر ذکر ہوا فرمایا کہ حرام کی تو تفصیل خدا نے دی ہے اور حلال کی کوئی تفصیل نہین دی جس سے پتہ لگے کہ فلان شئے ضرور کھاؤ سو اس لئے گائے کے ذبح وغیرہ کا ذکر کرکے ناحق موجب فساد ہونا مناسب نہین ہوتا ۔

اور ایک لطیف فقرہ حضور کی زبان سے نماز اور دعا کے بارے مین نکلا کہ بندہ بولتا رہتا ہے اور خدا سنتا رہتا ہے آخرکار یہ نوبت پہنچتی ہے کہ خدا بولنے لگتا ہے اور بندہ سنتا ہے ۔

۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

چونکہ خاکسار مطبع کے انتظام کے واسطے گوردا سپور گیا ہوا تھا اس لئے پوری ڈائری آج کی ضبط نہیں ہوسکی ۔

قبل از عشا حضرت اقدس نے جو حجرہ دعائیہ بنایا ہے اس کی نسبت فرمایا کہ ہمارا سب سے بڑا کام تو کسر صلیب ہے اگر یہ کام ہوجاوے تو ہزارون شبہات اور اعتراضات کا جواب خود بخود ہی ہوجاتا ہے اور اسی کے ادہورا رہنے سے سیکڑون اعتراضات ہم پر وارد ہو سکتے ہین ۔ دیکھا گیا ہے کہ چالیس یا پچاس کتابین لکھین ہین مگر ان سے ابھی وہ کام نہین نکلا جس کے لئے ہم آئے ہیں ۔ اصل مین ان لوگون نے جسطرح قدم جمائے اور اپنا دام فریب پھیلایا ہے وہ ایسا نہین کہ کسی انسانی طاقت سے درہم برہم ہوسکے ۔ دانا آدمی جانتا ہے کہ اس قوم کا تختہ کسطرح پلٹا جا سکتا ہے یہ کام بجز خدائی ہاتھ کے انجام پذیر ہوتا نظر نہین آتا اسی واسطے ہم نے ان ہتھیارون یعنی قلم کو چھوڑکر دعا کے واسطے یہ مکان (حجرہ) بنوایا ہے کیونکہ دعا کا میدان خدا نے بڑا وسیع رکھا ہے اور اس کی قبولیت کا بھی اس نے وعدہ فرمایا ہے ۔

اللہ تعالی کا یہ فرمانا کہ من کل حدب ینسلون اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہے کہ یہ کل دنیا کی زمینی طاقتون کو زیر پا کرینگی ورنہ اس کے سوا اور کیا معنے ہین کیا یہ قومین دیوارون اور ٹیلون کو کودتی اور پہاندتی پھرینگی نہین بلکہ اس کے یہی معنے ہین کہ وہ دنیا کی کل ریاستون اور سلطنتون کو زیر پا کر لین گی اور کوئی طاقت ان کا مقابلہ نکر سکے گی ۔

واقعات جس امر کی تفسیر کرین وہی تفسیر ٹھیک ہوا کرتی ہے اس آیت کے معنے خداتعالے نے واقعات سے بتا دئے ہین ان کے مقابلہ مین اگر کسی قسم کی سیفی قوت کی ضرورت ہوتی تو اب جیسے کہ بظاہر اسلامی دنیا کے امیدون کے آخری دن ہین چاہئے تہا کہ اہل اسلام کی سیفی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی اور اسلامی سلطنتین تمام دنیا پر غلبہ پاتین اور کوئی ان کے مقابل پر ٹھہر نہ سکتا ۔ مگر اب تو معاملہ اس کے برخلاف نظر آتا ہر خداتعالے کی طرف سے بطور تمہید یا عنوان کے یہ رہا ہے کہ ان کی فتح اور ان کا غلبہ دنیوی ہتھیارون سے نہین ہوسکے گا بلکہ ان کے واسطے آسمانی طاقت کام کرے گی جسکا ذریعہ دعا ہے ۔ غرضیکہ ہم نے اس لئے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہین ہے ساٹھہ یا پینسٹھ سال عمر سے گذر چکے ہین موت کا وقت مقرر نہین خدا جانے کس وقت آجاوے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے ادہر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے ۔ رہی سیف اس کے واسطے خداتعالی کا اذن اور منشا نہین ہے لہذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعدا پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا ۔

ہم نے دیکھا کہ اب اُن مسلمانون کی حالت تو خود مورد عذاب اور شامت اعمال سے قہر الہی کے نزول کی محرک بنی ہوئی ہر اور خدا کی نفرت اور اس کے فضل وکرم کی جاذب مطلق نہیں رہی جب تک یہ خود نہ سنورین تب تک

سرمہ زنگاری کی ۳۵ صد پڑیاں بطور نمونہ بیرونجات کے مفت ہین ۔ ½ کا ٹکٹ روانہ کرکے منگوالین ۔

خوش حالی کا منہ نہین دیکھ سکتے اعلاء کلمۃ اللہ کا ان کو فکر نہین ہے خدا کے دین کے واسطے ذرا بھی سرگرمی نہین اس لیئے خدا کے آگے دست دعا پھیلانے کا قصد کر لیا ہے کہ وہ اس قوم کی اصلاح کرے اور شیطان کو ہلاک کرے تاکہ خدا کا سچا نور دنیا پر دوبارہ چمک جاوے اور راستی کی عظمت پھیلے ◆

بنی اسرائیل کی کتابون سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ قوم فسق و فجور مین تباہ ہو جاتی اور اس کی توحید و جلال کو بالکل بھول جاتی تھی تو ان کے انبیاء اسیطرح جنگلون اور الگ مکانون مین دست بدعا ہوتے تھے اور خدا کے رحمت کے تخت کو جنبش دیا کرتے تھے

دنیا کو علم نہین ہے کہ آج کل عیسائی کیا کر رہے ہین مسلمانون کی کس قدر ذریت کو انہون نے برباد کیا ہے کس قدر خاندان ان کے ہاتھون سے نالان ہین گویا دنیا کا تختہ بالکل پلٹ گیا ہے اب خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ اس کی توحید اور جلال کی ہتک ہو اور اس کے رسول کی زیادہ بےعزتی کی جاوے اس کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اپنے نور کو اب روشن کرے اور سچائی اور حق کا غلبہ ہو سو اس نے مجھے بھیجا اور اب میرے دل مین تحریک پیدا کی کہ مین ایک حجرہ بیت الدعا صرف دعا کے واسطے مقرر کر دون اور بذریعہ دعا کے اس فساد پر غالب آؤن تاکہ اول آخر سے مطابق ہو جاوے اور جسطرح سے پہلے آدم کو دعا ہی کے ذریعے سے شیطان پر فتح نصیب ہوئی تھی۔ اب آخری آدم کے مقابل پر آخری شیطان پر بھی بذریعہ دعا کے فتح ہو

---

۲۶ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ◆

سیر

رفع یدین رفع یدین کے متعلق فرمایا کہ اس مین چندان حرج نہین معلوم ہوتا خواہ کوئی کرے یا نہ کرے احادیث مین بھی اس کا ذکر دونون طرح پر ہے اور وہابیون اور سنیون کے طریق عمل سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کیونکر ایک تو رفع یدین کرتے ہین اور ایک نہین کرتے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت رفع یدین کیا اور بعد ازان ترک کر دیا ◆

وتر فرمایا کہ اکیلا ایک وتر کہین سے ثابت نہین ہوتا۔ وتر ہمیشہ تین ہی پڑھنے چاہئین خواہ تینون اکھٹے ہی پڑھ لین خواہ دو رکعت پڑھکر سلام پھیر لین اور پھر ایک رکعت الگ پڑھی جاوے ◆

قبض و بسط بابو نبی بخش صاحب احمدی کلرک لاہور نے عرض کی کہ بعض وقت تو دل مین خود بخود ایک ایسی تحریک پیدا ہوتی ہے کہ طبیعت عبادت کیطرف راغب ہوتی ہے اور قلب مین ایک عجیب فرحت اور سرور محسوس ہوتا ہے اور بعض وقت یہ حالت ہوتی ہے کہ نفس پر ہر اور لوجہ ڈالنے سے حلاوت پیدا نہین ہوتی اور عبادت ایک بار گران معلوم ہوتی ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسے قبض اور بسط کہتے ہین قبض اس حالت کا نام ہے جب کہ ایک غفلت کا پردہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے اور خدا کی طرف محبت کم ہوتی ہے اور طرح طرح کے فکر اور رنج اور غم اور اسباب دنیوی مین مشغول ہو جاتا ہے اور بسط اس کا نام ہے کہ انسان دنیا سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور موت کو ہر وقت یاد رکھے۔ جب تک اس کو اپنی موت بخوبی یاد نہین ہوتی وہ اس حالت تک نہین پہنچ سکتا۔ موت تو ہر وقت قریب آتی جاتی ہے کوئی آدمی ایسا نہین جس کے قریبی رشتہ دار فوت نہین ہو چکے اور آجکل تو وبا سے گھر کے گھر صاف ہوتے جاتے ہین اور موت کے لیئے طبیعت پر زور دیکر سوچنے کی حاجت ہی نہین رہی۔

یہ حالتین قبض اور بسط کی اس شخص کو پیدا ہوتی ہین جسکو موت یاد نہین ہوتی کیونکہ تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ انسان قبض کی حالت مین ہوتا ہے اور ایک ناگہانی حادثہ پیش آجانے سے وہ حالت قبض معًا دور ہو جاتی ہے جیسے کوئی زلزلہ آجاوے یا موت کا حادثہ ہو جاوے تو ساتھ ہی اس کا انشراح ہو جاتا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قبض اصل مین ایک عارضی شئے ہے جو کہ موت کے بہت یاد کرنے اور اللہ تعالے کے ساتھ سچا پیوند ہو جانے سے دور ہو جاتی ہے اور پھر بسط کی حالت دائمی ہو جاتی ہے۔ عارفون کو قبض کی حالت بہت کم ہوتی ہے نادان انسان سمجھتا ہے کہ دنیا بہت دیر رہنے کی جگہ ہے۔ مین پھر نیکی کر لونگا اسواسطے غلطی کرتا ہے اور عارف سمجھتا ہے کہ آج کا دن جو ہے یہ غنیمت ہے۔ خدا معلوم کل زندگی ہو کہ نہین ◆

رویا مین اس مکان کی طرف سے مسجد کی طرف چلا جا رہا ہون۔ مین نے ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا جو کہ ایک سکھ کی طرح معلوم ہوتا تھا جسطرح سے اکالئے اور کوکے سکھ ہوتے ہین اس کے ہاتھ مین ایک بہت تیز خوفناک بڑا اور چوڑا چھرا تھا اور اس چھرے کا دستہ چھوٹا سا تھا وہ چھرا بڑا ہی تیز معلوم ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ اس سے لوگون کو قتل کرتا پھرتا تھا جہان اس نے چھرا رکھا اور گردن اڑ گئی کچھ اس طرح معلوم ہوتا تھا جسطرح مین نے لیکھرام کے وقت مین ایک آدمی خواب مین دیکھا تھا اس کی صورت بڑی ڈراونی تھی اور بڑا ہی دہشت ناک آدمی معلوم ہوتا تھا۔ مجھے بھی اس سے خوف معلوم ہوا اور مین نے اس کی طرف جانا نہ چاہا۔ لیکن میرے پاؤن بہت بوجھل ہو گئے اور مین بڑا ہی زور لگا کر ادہر سے نکلا لیکن اس نے میری مزاحمت نہ کی اور اگرچہ مجھکو اس سے خوف معلوم ہوا لیکن اس نے مجھکو کوئی تکلیف نہ دی اور پھر وہ خبر نہین کہ کس طرف کو نکل گیا ◆

رویا ایک حنائی رنگ کا کاغذ لکھا ہوا دو ورقہ کاغذ کچھ تھوڑے فاصلہ پر گر پڑا ہے مین نے ایک ہندو کو کہا کہ اس کو پکڑو جب وہ پکڑنے لگا تو وہ کاغذ کچھ تھوڑی دور آگے جا پڑا۔ پھر وہ ہندو .... اٹھانے لگا تو وہ وہان سے اڑکر دور آگے جا پڑا۔ لیکن وہ دو ورقہ اس طرح کچھ ترتیب سے کھلکر اڑتا رہا ہے کہ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کوئی جاندار چیز ہے جب وہ کچھ فاصلہ تک چلا گیا تو وہ ہندو وہان جاکر پھر اس کو پکڑنے لگا تب وہ دو ورقہ اڑکر میرے پاس آگیا تو اس وقت میری زبان سے یہ کلمہ نکلا ◆

جسکا تھا اسی کے پاس آگیا۔

پھر مین نے اس کو مخاطب ہو کر کہا کہ ہم وہ قوم ہین جو روح القدس کے بلائے بولتے ہین۔ ہم وہ قوم ہین جن کے حق مین خدا نے فرمایا ہے

لنفخنا فیہم من صدقنا فقط

اسلامی خدمات کسی دوسرے سے اللہ تعالے لینا ہی نہین چاہتا شاید دوسرا اس مین کچھ غلطی بھی کرے واللہ اعلم

جو شخص اسلام کے عقائد کا منافی ہے وہ اسلام کی تائید کیا کریگا۔

سناتن دہرم مین اس طرح کے بھی آدمی ہوتے ہین کہ وہ کسی فرقہ کے مکذب نہین ہوتے۔ اور معمولی چیزون کے آگے بھی ہاتھ جوڑتے پھرتے ہین۔

خدا نہیں چاہتا کہ جو سلسلہ اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اس کا کوئی شریک ہو۔ یہان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کاغذ ہمارے پاس آگیا ◆

سرمہ زنگاری کی دو صد پڑیان بیرونجات کے لیئے مفت ہین مرکا ٹکٹ روانہ کرکر جو چاہے منگوالین۔

درس قرآن کے متعلق

بقیہ تفسیر انا اعطینک الکوثر

گذشتہ اشاعت سے آگے

تعلیم اور کتاب میں وہ کاملیت اور جامعیت اور کثرت عطا فرمائی کہ فیہا کتب قیمہ کل دنیا کی مضبوط کتابین اور ساری صداقتین اور سچائیان اس مین موجود ہین۔

ترقی مدارج مین وہ کوثر کہ جبکہ یہ سچی بات الدال علی الخیر کفاعلہ پھر دنیا بھر کے نیک اعمال پر نگاہ کرو۔ جب کہ ان سکے دال محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو ان جزائے نیک آپکے اعمال مین شامل ہوکر کیسی ترقی مدارج کا موجب ہو رہی ہے +

اعمال مین دیکھو۔ اتباع۔ فتوحات۔ عادات علوم۔ اخلاق۔ مین کس کس قسم کی کوثرین عطا فرمائی ہین۔ آدمی وہ بخشے جن کے نام لیکر عقل حیران ہوتی ہے۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے لوگ عباسیون اور مروانیون جیسے کیا انتخاب سے ایسے آدمی ملسکتے ہین کہ جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی گرانے کا حکم دین خون گرانے کے لئے طیار ہوجائین جگہ وہ بخشی کہ ایران۔ توران۔ مصر۔ شام ہند تمہارا ہی ہے۔ وہ ہیبت اور جبروت آپکو عطا فرمائی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی طرف کا ارادہ کرتے تو ایک مہینہ کی دور راہ کے بادشاہون کے دل کانپ جاتے۔ اور جب دیتا ہے تو اس طرح دیتا ہے۔

یہ بڑا لمبا مضمون ہے جو اس تھوڑے وقت مین بیان نہین ہوسکتا مختلف شاخون اور شعبون مین جو کوثر آپکو عطا ہوئی ایک مستقل کتاب اس پر لکھی جاسکتی ہے

باطنی دولت کا یہ حال ہے کہ تیرہ سو برس کی تو مین جانتا نہین اپنی بات بتاتا ہون جس قدر مذاہب ہین مینے ان کو ٹٹولا ہے ان کو پرکھ پرکھ کر دیکھا ہے قرآن کریم کے تین تین لفظون مین سے ان کو رد کر دینے کی طاقت رکھتا ہون کوئی باطل مذہب اسلام کا مقابلہ نہین کرسکتا +

مین نے تجربہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب اور طرز انسان کے پاس ہو تو باطل مذاہب خواہ وہ اندرونی ہون یا بیرونی وہ ٹہر نہین سکتے۔

پھر استحکام وحفاظت مذہب کے لئے دیکھو جس قدر مذاہب دنیا مین موجود ہین یعنی جو اللہ تعالی کی طرف سے آئے ہین اس کی حفاظت کا ذمہ وار اللہ تعالے نے ان لوگون کو ٹھہرایا ہے۔ مگر قرآن کریم کی تعلیم کے لئے فرمایا انا له لحافظون یہ کیا کوثر ہے !!!

اللہ تعالے خود اس دین کی نصرت اور تائید اور حفاظت فرماتا اور اپنے مخلص بندون کو دنیا مین بھیجتا ہے جو اپنے کمالات اور تعلقات الہیہ مین ایک نمونہ ہوتے ہین ان کو دیکھکر معلوم ہوجاتا ہے کہ ایک انسان کیونکر خدا تعالی کو اپنا بنا لیتا ہے۔ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا ہے جو ایک خاص جماعت قائم کرتا ہے۔ میرا اعتقاد تو یہ ہے کہ ہر ۲۵-۵۰ اور سو برس پر آتا ہے اس سے بڑھکر اور کیا کوثر ہوگا +

پھر ساری مذاہب مین دعا کو مانتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ جب بندہ اپنے مولا سے کچھ مانگتا ہے تو اُسے کچھ نہ کچھ ضرور ملتا ہے گو مانگنے کے مختلف طریق ہین مگر مشترک طور پر یہ سب مانتے ہین کہ جو مانگتا ہے وہ پاتا ہے اس اصل کو لیکر مینے غور کیا ہے کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہلو سے بھی کیا کچھ ملا ہے۔ تیرہ سو برس سے برابر امتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکے لئے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کہکر دعائین کر رہی ہے اور پھر اللہ اور اللہ کے فرشتے بھی اس درود شریف کے پڑھنے مین شریک ہین اور ہر وقت یہ دعا ہو رہی ہے کیونکہ دنیا پر کسی نہ کسی نماز کا وقت موجود رہتا ہے اور علاوہ نماز کے درود کے پڑھنے والے بھی بے انتہا ہین۔ اب سوچو کہ اس تیرہ سو برس کے اندر کس قدر روحون نے کس سوز اور تڑپ کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی کامیابیون اور آپکے مدارج عالیہ کی ترقی کے لئے اللھم صل علی محمدؐ کہکر دعائین مانگی ہونگی۔ پھر ان دعاؤن کے ثمرہ مین جو کچھ آپکو ملا کیا اس کی کوئی حد ہوسکتی ہے۔ ؟

اگر دعا کوئی چیز ہے ؟ اور ضرور ہے تو پھر اس پہلو سے آپکے مدارج اور مراتب کی نظیر پیش کرو۔ کیا دنیا مین کوئی قوم اور امتہ ایسی ہے جس نے اپنے نبی اور رسول کے لئے یہ التزام دعا کا کیا ہو ؟ کوئی بھی نہین۔ کوئی عیسائی مسیح کے لئے یہودی موسی کے لئے۔ سناتنی شنکر چارج کے لئے دعائین مانگنے والا نہین ہے

اس دنیا کے مدارج کو تو ان امور پر قیاس کرو اور آگے جو کچھ آپ کو ملا ہے وہ وہان چلکر معلوم ہوجاویگا مگر اسکا اندازہ اسی بات سے ہوسکتا ہے کہ برزخ مین حشر مین۔ صراط پر بہشت مین غرض کوثر ہی کوثر ہوگا +

اس عاجز انسان اور اس کی ہستی کو دیکھو کہ کیسی ضعیف اور ناتوان ہے لیکن جب اللہ تعالے اس کے بنانے پر آتا ہے تو اس عاجز انسان کو اپنا بناکر دکھا دیتا ہے اور ایک جڑی بستی کو آباد کرتا ہے کیا تعجب انگیز نظارہ ہے بڑے بڑے شہرون اور بڑے اکثر باز مدبرون کو محروم کردیتا ہے حالانکہ وہان ہر قسم کی ترقی کے اسباب موجود ہوتے ہین اور علم و واقفیت کے ذرائع وسیع مثلاً اس وقت دیکھو کیسی بستی کو اس نے برگزیدہ کیا ؟ جہان نہ ترقی کے اسباب نہ معلومات کی توسیع کے وسائل نہ علمی چرچے نہ مذہبی تذکرے نہ کوئی دار العلوم نہ کوئی کتب خانہ صرف خدائی ہاتھ ہے جس نے اپنے بندے کی خود تربیت کی اور عظیم الشان نشان دکھایا غور کرو کہ کس طرح اللہ تعالی ثابت کرتا ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوثر عطا فرمایا۔ لیکن غافل انسان نہین سوچتا افسوس تو یہ ہے کہ جیسے اور لوگون نے غفلت کی ویسی ہی غفلت کا شکار مسلمان ہوئے آہ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مدارج پر خیال کرتے اور خود بھی اُن سے حصہ لینے کے آرزومند ہوتے تو اللہ ان کو بھی کوثر عطا فرماتا +

مین دیکھتا ہون کہ جھوٹ بولنے مین دلیر فریب دغا مین بیباک ہو رہے ہین۔ نماز و نمازین سستی۔ قرآن کے سمجھنے مین سستی اور غفلت سے کام لیا جاتا ہے اور سب سے بدتر سستی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال چلن کی خبر نہین۔ مین کہتا ہون کہ عیسائی اور آریہ آپکے چال چلن کو تلاش کرتے ہین اگرچہ اعتراض کرنے کے لئے مگر کرتے تو ہین مسلمانون مین اس قدر سستی ہے کہ وہ کبھی دیکھتے ہی نہین اس وقت جتنے یہان موجود ہین ان کو اگر پوچھا جاوے تو شاید ایک بھی ایسا نہ ہو جو یہ بتا سکے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی معاشرت کیسی تھی۔ آپ کا سونا کیسا تھا۔ جاگنا کیسا مصائب اور مشکلات مین کیسی استقلال اور علو ہمتی سے کام لیا اور رزم مین کیسی شجاعت اور ہمت دکھائی مین یقین سے کہتا ہون کہ ایک بھی ایسا نہین جو تفصیل کے ساتھ آپکے واقعات زندگی پر اطلاع رکھتا ہو حالانکہ یہ ضروری بات تھی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات زندگی پر پوری اطلاع حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ آپ دن رات مین کیا کیا عمل کرتے تھے ؟ اس وقت تک ان اعمال کی طرف تحریک اور ترغیب نہین ہوسکتی۔

خدا تعالے کی محبت یا اس کے محبوب بننے کا ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع ہے۔ پھر یہ اتباع کیسے کامل طور پر ہوسکتی ہے جب معلوم ہی نہ ہو کہ آپ کیا کیا کرتے تھے + اس پہلو مین بھی مسلمانون نے جس قدر اس وقت سستی اور غفلت سے کام لیا ہے وہ بہت کچھ ان کی ذلت اور ضعف کا باعث ٹھہرا +

(باقی آئندہ)

سرمہ زنگاری کی دو صد پڑیان بطور نمونہ کے وقف ہین ۔ مر کے ٹکٹ روانہ کرکے جو چاہے منگوا سکتا ہے +

پنڈت نندکشور صاحب

گذشتہ نمبر میں ہم دکھا چکے ہیں کہ پنڈت نندکشور صاحب نے جب آریہ سماج کے پول کھولنے چاہے تو کس کس ناجائز حیلوں سے آریہ سماج نے کوشش کی کہ پنڈت صاحب لکچر نہ دے سکیں۔ اس لکچر میں پنڈت صاحب نے ایک بات یہ بھی بیان کی تھی کہ سوامی دیانند صاحب نے اپنی کتب میں بیل گائے اور نیز گائے کے مارنے کی اجازت دی ہے۔ چونکہ یہ بات سناتن دہرم ہندوں میں عام چرچا پاگئی تھی اس لئے آریہ سماج اور سناتن دہرم ہندؤں میں اس بات پر گفتگو رہی اور آخرکار جب دوسری دفعہ پنڈت صاحب بازار میں لکچر دینے آئے تو آریہ سماج کے بعض ممبروں نے پنڈت صاحب کی مؤلفہ کتاب المصنف ہندؤں کو دکھا دکھا کر یہ خیال پیدا کرانا چاہا کہ دیکھو یہ شخص ہندو ہوکر قرآن اور حامل قرآن کی تائید میں لکھتا ہے۔ اس ناشائستہ حرکت سے قادیان آریہ سماج کے ممبروں کی خفیف [illegible] ہو کر وہ کیسا بے محل باتیں پیش کرکے عوام الناس کو دہوکا دینا چاہتے ہیں مگر پنڈت صاحب نے اسی وقت خود پنڈت دیانند کی تصنیف میں سے اس امر کا ثبوت دیدیا کہ خود اس نے تسلیم کیا ہے کہ قرآن میں صداقتیں بھی ہیں۔ اس پر آریہ ممبران کو شرمندہ ہونا پڑا اور اس لکچر میں سناتن دہرم ہندوں کی طرف سے اس بات پر بہت [illegible] دکھا [illegible] اصرار رہا کہ وہ مقامات دیانند کی تصنیف میں سے دکھلائے جاویں جہاں گائے وغیرہ کے مارنے کا ذکر ہے مگر پنڈت صاحب نے رفع [illegible] فساد کے [illegible] ان حوالوں کا وہاں پڑھنا مناسب نہ جانا اور بعض اشتعال طبائع میں دیکھکر لکچر بند کر دیا اور [illegible] ایک صفحہ کا مفصل اشتہار معہ ان تمام حوالجات [illegible] کے شائع کیا جس میں پنڈت دیانند کی تصنیفات سے نقل کرکے دکھلایا ہے کہ پنڈت دیانند نے گائے کے بارہ میں کیا کیا کلمات لکھکر سناتن دہرم ہندؤں کے دل کو دکھایا ہے۔ غرضیکہ پنڈت صاحب ایک بڑی کامیابی کے ساتھ قادیان سے رخصت ہوئے ہیں اور ان کے اشتہار کا آخری پیرا بھی ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کر دیتے ہیں + اور وہ یہ ہے۔

"مجھکو ایک افسوس ہے کہ میرے ہاتھ سے ایک شکار نکل گیا اور وہ یہ ہے کہ قادیان کے آریہ لوگوں نے قبل از یں لکچر کے مجھے بذریعہ تحریر کے چیلنج شاستر ارتھ کا دیکر اور پھر پہلو تہی کرگئے ہر چند کہ میں نے ان کو بار بار تحریک کی مگر انہوں نے حیلہ ہی بنا دیا [illegible] موقع تنگ [illegible] کیا اور ان کے لئے موقع فراخ دیا مگر اس پر بھی وہ شاستر ارتھ کے لئے مقابل نہ آئے [illegible] افسوس کرتا ہوں کہ [illegible] اس شکار نکل گیا اگر وہ شاستر ارتھ کو مقابل آجاتے تو ضرور ہے کہ وہ بھی سناتن دہرم کے شکار ہو جاتے آریہ سماج [illegible] سناتن دہرم میں شامل ہو جاتے اگرچہ میں قادیان میں صرف دو روز کے لئے آیا تھا اور میری یہاں آنے کی یہ غرض تھی کہ میں نے ایک کتاب [illegible] نسیم دعوت دوسری سناتن دہرم مصنفہ جناب مرزا صاحب امرتسر میں دیکھی تھی۔ اس میں سناتن دہرم اور ویدوں اور اوتاروں کی عظمت درج تھی چونکہ میں سناتن دہرم کا گرویدہ ہوں مجھے شوق ہوا کہ [illegible] کے ضرور درشن کروں جو کہ سناتن دہرم کے ویدوں اور اوتاروں اور سناتن دہرم کی عظمت کرتے [illegible] ہیں۔ [illegible] موصوف کے درشن کو تو وادیا آیا۔ مگر آریوں نے مجھے یہاں ہوتا شاستر ارتھ کا دیدار دکھلاکر [illegible] کیا اپنا بازار تیز اور ہماری آتش شوق کو بھڑکا دیا اس وجہ سے مجھے یہاں قریب دس روز کے لگ گئے۔ میں نے بہت انتظار کیا کہ یہ شکار میرے ہاتھ سے نہ جانے پائیں مگر افسوس ہے کہ وہ ہاتھ نہ آئے دور ہی دور بھاگتے رہے اب میں بعد بہت انتظار کے یہاں سے واپس ہوتا ہوں اور کہتا ہوں کہ کبھی کسی دوسرے وقت میں آکر اِن لوگوں کو سناتن دہرم میں پکڑ لونگا "

البدر

درس قرآن۔ چند ایک احباب نے مجھے دوبارہ اس بارہ کہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ البدر سے الگ طبع کیا جاوے تاکہ اس کو جلد کرا سکیں چونکہ اس سے پیشتر مطبع وغیرہ کا انتظام ٹھیک نہ تھا اور [illegible] وقت پر شائع نہ ہوتا تھا اس واسطے اس امر کو [illegible] اپنے احباب کی خدمت میں پیش نہ کر سکا اب چونکہ بفضل خدا مطبع اپنا ہو گیا ہے اور البدر کی اشاعت [illegible] ناکافی ہے [illegible] ایک ہفتہ میں مطبع کو ۲ یا ۳ دن خالی رہنا پڑتا ہے اب یہ موقع پر درس قرآن کی علیحدہ اشاعت نہایت موزون ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ اول دیکھ لیا جاوے کہ کس قدر خریداران البدر اس تجویز کو پسند کرتے ہیں

اس لئے میں ملتمس ہوں ہر ایک خریدار [illegible] منظور ہے وہ مجھے اطلاع دیوے اور جب تک خریداروں کا زیادہ حصہ اس امر کو پسند نہ کریگا تب تک درس [illegible] علیحدہ نہ ہو سکیگا۔

تیرہ نمبرہ آنے کے دو خریدار

البدر جلد ۲ نمبر ۳ کے بعد ان خریداروں کی تلاش چھوڑ دی گئی تھی مگر اب ہمارے دوست میاں احمد دین صاحب جن کو البدر سے خاص دلچسپی اور ہمدردی ہے اور جو کہ آج تک کئی خریدار بہم پہنچا چکے ہیں اور حال ہی میں انہوں نے چک کے ایک خریدار کو تحریک کرکے للعہ روپیہ کا خریدار بنا دیا ہے اور جن کی طرف سے ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء کی اخبار میں یہ شرط شائع ہوئی تھی کہ جو صاحب دو دو خریدار پوری اور پیشگی قیمت والے سب سے اول البدر کے لئے بہم پہنچاوینگے وہ یہ تیرہ آنے میں اخبار خرید سکیں گے پھر ان میں سے ایک خریدار کی باقی ماندہ قیمت ہمارے مکرم دوست اپنی گرہ سے دیوینگے اب پھر میاں احمد دین کی تحریک سے آخری میعاد ۳۰ اپریل تک دیجاتی ہے کہ اس تاریخ تک جو صاحب مذکورہ بالا شرط سے فائدہ اٹھانا چاہیں اٹھالیں ورنہ پھر یہ موقع جلد نہ مل سکیگا اور وہ اس شرط کی علت غائی کو خوب سمجھیں یعنی یہ کہ چار خریدار البدر کے پوری قیمت کے ان کی معرفت پیدا ہوں۔ ۱۲ جنوری سے آج تک کئی خریدار ہوئے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ بعض خریدار ہی لکھ دیتے کہ ہمیں منجملہ ان دو نئے خریداروں کے سمجھا جاوے جن کی طفیل سے ایک کم استطاعت بھائی سہ آنہ میں اخبار خرید سکتا تو ان کو ثواب بھی ہوتا اور کسی کی آرزو بھی پوری ہو جاتی۔ اب بھی موقعہ ہے کہ چار اصحاب جو البدر کے خریدار آج کی تاریخ کے بعد ہونا چاہیں وہ اس شرط سے مشروط اپنی درخواست روانہ کر دیویں

البدر اپنے مہربان جناب منشی حسین صاحب مختار عدالت گوجرانوالہ کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے میاں احمد دین صاحب کی تحریک سے بجائے چک کے للعہ سالانہ دینے منظور فرمائے ہیں۔ ایسے مہربانوں کے واسطے اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر البدر چھاپنے کا انتظام زیر نظر ہے +

اطلاع

جن صاحبان کی قیمت [illegible] ان کی میعاد [illegible] ختم ہو چکی ہے [illegible] جلد [illegible] مطلع کریں [illegible]

درود شریف

حضرت اقدس کا ایک پرانا خط جو کہ آپ نے ۱۸۸۳ء میں میر عباس علی کے نام لکھا۔ ہم فائدہ عام کے لئے درج اخبار کرتے ہیں

(کرامت نامہ حضرۃ اقدس جس میں عشق خدا و رسول کے حاصل کرنے اور درود شریف اور نماز پڑھنے کا طریقہ ہے)

جو کچھ بطور رسم و عادت کے ہے وہ کچھ چیز نہیں اور نہ اس سے کچھ مرحلہ طے ہو سکتا ہے۔ سچا طریق اختیار کریں گو طالب صادق آگ میں ڈالا جائے مگر جب اپنے مطلب کو پائیگا سچائی سے پائیگا۔ راستباز آدمی نہ عزت سے کام رکھتا ہے نہ نام سے نہ ننگ سے نہ خلقت سے نہ انکے لعن سے نہ انکے طعن سے نہ ان کی مدح سے نہ انکی ذم سے۔ جب سچی طلب دامن گیر ہو جاتی ہے تو اس کی یہی علامت ہے کہ غیرہ سے امید بکلی دل سے اٹھ جاتا ہے اور توحید کی کامل نشانی یہ ہے کہ محب صادق کی نظر میں غیر کا وجود اور نمود باقی نہ رہے۔ ذالک فضل الله یؤتیہ من یشاء

آپ اتباع طریقہ مسنونہ میں یہ لحاظ بدرجہ غایت رکھیں کہ ہر ایک عمل رسم اور عادت کی آلودگی سے بکلی پاک ہو جائے اور دلی محبت کے پاک فوارہ سے جوش مار کر نکلا اور درود شریف اس طور سے نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں نہ ان کو جناب حضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی الله علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نکر سکے کہ ابتداء زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گذرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی فرد ایسا آنیوالا ہے جو اس سے ترقی کریگا اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جو کچھ محبان صادق آنحضرۃ صلے الله علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے۔ وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نکر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روگ یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی نسبت میں حصہ دار ہو اور جب یہ مذہب قائم ہو گیا تو درود شریف جیسا کہ میں نے زبانی بھی سمجھایا تھا اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہئے جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا چاہئے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے کہ اس سے مجھکو یہ ثواب حاصل ہوگا یا یہ درجہ ملیگا بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت چاہئے اور دن رات دوام توجہ چاہئے یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔ پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ و ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جاوے۔ علی ہذا القیاس نماز جس کے خداوند کریم نے صد ہا مرتبہ قرآن شریف میں تاکید فرمائی ہے اور اپنے تقرب کے لئے فرمایا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ یہ بھی رسم اور عادت کے پیرایہ میں کچھ چیز نہیں ہے اس میں بھی ایسی صورت پیدا ہونی چاہئے کہ مصلی اپنی نماز کی حالت میں ایک سچا دعا کنندہ ہو نماز میں بالخصوص دعا اهدنا الصراط المستقیم دلی آہوں سے دلی تضرعات سے دلی خضوع سے دلی جوش سے حضرت احدیت کا فیض طلب کرنا چاہئے اور اپنے تئیں ایک مصیبت زدہ اور عاجز اور لاچار سمجھکر اور حضرۃ احدیت کو قادر مطلق اور رحیم کریم یقین کر کے رابطہ محبت اور قرب کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ اس جناب میں خشک ہونٹوں کی دعا قابل پذیرائی نہیں۔ فیضان سماوی کے لئے سخت بیقراری اور جوش و گریہ زاری شرط ہے اور نیز استعداد قریبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے دل کو ماسوا الله کے شغل اور فکر سے بکلی خالی اور پاک کر لینا چاہئے کسی کا حسد اور بغض دل میں نہ رہے۔ بیداری بھی پاک باطنی کے ساتھ ہو اور خواب بھی۔ بے مغز باتیں سب فضول ہیں اور جو عمل روح کی روشنی سے نہیں وہ تاریکی اور ظلمت ہے۔ خذوا التوحید والتفرید والتمجید و موتوا قبل ان تموتوا۔ فقط

ہر چہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از خرابیٔ بسیار

حدیث شریف میں لکھا ہے کہ گھوڑوں کے ایال اور دم کے بال نہ کاٹنے چاہئیں لیکن اہل یورپ نے اس تراش خراش کو ایک حسن اور خوبی سمجھا تھا اب آخر کار بعد تحقیقات ثابت ہو گیا ہے کہ آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا بالکل حکمت پر مبنی تھا اور فوجوں میں حکم نافذ کیا گیا ہے کہ گھوڑوں کے دم اور ایال وغیرہ ہرگز نہ کاٹے جاویں ۔

ولایت میں خودکشی

آنحضرت صلعم نے خودکشی سے اپنی امت کو منع کیا ہے اور اسی حرام موت کہا ہے اس لئے کہ خودکشی نتیجہ ہے خدا کی قدرتوں پر ایمان نہ ہونیکا۔ ایسے لوگ جو ایمان کے مدعی ہیں ان کے مقام انگلستان اور ویلز میں ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۰ء تک ۲۲۳۲۵ وارداتیں خودکشی کی ہوئی ہیں اور بہ نسبت زن کے تعلق کے پرانٹسٹنٹ زیادہ اس کے مجرم ہیں اور ہر ایک سال کی تعداد دیکھنے پر پتہ لگتا ہے کہ ہر سال اس میں ترقی ہوتی رہی ہے اور اس کا باعث اکثر شراب خوری لکھا ہے ۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وهم لا یفتنون

کوئٹہ میں ایک لڑکے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اس پر اس کے والد نے اُسے عاق کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک ذات اس مال و دولت سے ہزارہا درجہ بڑھکر قیمتی ہے جو کہ والدین نے دینی تھی اور اخلاص اور دلی بیعت سے وہ مل جاتی ہے ۔

ولادت

حضرت اقدس کے مخلص خادم میاں نصیر الدین صاحب ملازم مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہاں ماہ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ کی چاند رات کو دو بجے ایک فرزند پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت اقدس نے حسن دین تجویز کیا ہے۔ خدا مولود کی عمر کو دین کی خدمت میں دراز کرے ۔

مسجد البیت و بیت الدعا

۲۰ مارچ کے البدر میں جس حجرہ دعائیہ کی ہم نے خبر دی ہے اس کا نام حضرت احمد مرسل یزدانی نے مسجد البیت و بیت الدعا تجویز فرمایا ہے ۔

اطلاع

جن اصحاب کی ششماہی قیمت باقی ہو وہ جلد ارسال فرماویں
ایڈیٹر

انوار الاسلام پریس قادیان میں بہ اہتمام منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

البدر

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

علینا من تینۃ ۱۳ ... + وجب الشکر علینا

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع و شرح قیمت

[illegible]

قابل توجہ ناظرین

[illegible]

نمبر ۱۲ | قادیان دار الامان - ۱۰ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ - محرم الحرام ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ڈائری

۲۸ مارچ ۱۹۰۳ء

انسان اور بہائم مین فرق

بچپن کی عمر پر ذکر ہوا فرمایا کہ انسان کی فطرۃ مین یہ بات ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے - بچوں مین عادت ہوتی ہے کہ جھوٹ بولتے ہین آپس مین گالی گلوچ ہوتے ہین ذرا ذراسی باتون پر لڑتے جھگڑتے ہین جون جون عمر مین وہ ترقی کرتے جاتے ہین عقل اور فہم مین بھی ترقی ہوتی جاتی ہے رفتہ رفتہ انسان تزکیہ نفس کی طرف آتا ہے انسان کی بچپن کی حالت اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ گائے بیل وغیرہ جانورون ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے صرف انسان کی فطرت مین ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے اور یہ صفت انسان مین ہی ہوتی ہے کیونکہ بہائم مین تعلیم کا مادہ نہین ہوتا - سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک قصہ نظم مین لکھا ہے کہ ایک گدھے کو ایک بیوقوف تعلیم دیتا تھا اور اسپر شب و روز محنت کرتا ایک حکیم نے اسے کہا کہ اے بیوقوف تو یہ کیا کرتا ہے اور کیون اپنا وقت اور مغز بے فائدہ گنواتا ہے

یعنی گدھا تو انسان نہ ہوگا - تو بھی کہین گدھا نہ بنجاوے

درحقیقت انسان مین کوئی ایسی الگ شئے نہین ہے جو کہ اور جانورون مین نہ ہو عموماً سب صفات درجہ وار تمام مخلوق مین پائے جاتے ہین لیکن فرق یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق مین ترقی کرتا ہے اور حیوان نہین کرتا - دیکھو اڑند کا تیل اور کہانڈ کیسے غلیظ ہوتے ہین - لیکن جب خوب صاف کیا جاوے تو مصفا ہوکر خوشنما ہوجاتے ہین - یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے - اصل مین صفات کل نیک ہوتے ہین - جب ان کو بے موقع اور ناجائز طور پر استعمال کیا جاوے تو وہ برے ہوجاتے ہین اور ان کو گندہ کر دیا جاتا ہے لیکن جب انہی صفات کو افراط تفریط سے بچاکر محل اور موقع پر استعمال کیا جاوے تو ثواب کے موجب ہوجاتے ہین - قران مجید مین ایک جگہ فرمایا ہے **من شر حاسد اذا حسد** اور دوسری جگہ **السابقون الاولون** - اب سبقت لیجانا بھی تو ایک قسم کا حسد ہی ہے سبقت لیجانیوالا کب چاہتا ہے کہ اس سے اور کوئی آگے بڑھ جاوے - یہ صفت بچپن ہی سے انسان مین پائی جاتی ہے اگر بچون کو آگے بڑھنے کی خواہش نہ ہو تو وہ محنت نہین کرتے اور کوشش کرنیوالے کی استعداد بڑھجاتی ہے - سابقون گویا حاسد ہی ہوتے ہین لیکن اس جگہ حسد کا مادہ مصفا ہوکر سابق ہوجاتا ہے اسیطرح حاسد ہی بہشت مین سبقت لے جا دین گے +

اسی طرح سے غضب اگر موقع اور محل پر استعمال کیا جائے تو وہ ایک صفت محمود ہے وہ ملنسان ہی کیا ہے جسے مستورات کے عصمت کی محافظت کے لئے کبھی غضب نہ پیدا ہوتا ہو - حضرۃ عمر رضؓ مین غضب اور غصہ بہت تھا - مسلمان ہونے کے بعد کسی نے آپ سے پوچھا کہ اب وہ غضب اور غصہ کہان گیا - فرمایا کہ غضب تو اسیطرح میرے مین ہے لیکن آگے بےمحل اور بے موقع اور ظلم کے رنگ مین تھا اور اب محل اور موقع پر استعمال ہوتا ہے اب انصاف کے رنگ مین ہے + صفات بدلتے نہین ہین ہان انمین اعتدال آجاتا ہے اسیطرح گلہ کرنا ناجائز ہے لیکن استاد یا مان باپ اگر گلہ کرین تو وہ قابل مذمت نہین کیونکہ مرشد استاد یا باپ اگر گلہ کرتے ہین تو وہ اس کی ترقی کے لئے گلہ کرتے ہین اور اس کے عیوب کو اس کے لئے بیان کرتے ہین تاکہ عبرت ہو اور اس کے اعمال مین اصلاح ہو - ایسے ہی چوری بھی ایک بری صفت ہے لیکن اگر اپنے دوستون کی چیز بلا اجازت استعمال کرلی جاوے تو معیوب نہین (بشرطیکہ دوست ہون)

حقوق دوستی

لطیفہ - دو شخصون مین باہمی دوستی کمال درجہ کی تھی .... اور ایک دوسرے کا محسن تھا اتفاقاً ایک شخص سفر مین گیا - دوسرا اس کے بعد اس کے گھر مین آیا اور اس کی کنیز سے دریافت کیا

www.aaiil.org

کہ میرا دوست کہاں ہے اس نے کہا کہ سفر کو گیا ہے پھر اس نے پوچھا کہ اس کے روپیہ والے صندوق کی چابی تیرے پاس ہے کنیز نے کہا کہ میرے پاس ہے اس نے کنیز سے وہ صندوق منگواکر چابی لی اور خود کھولکر کچھ روپیہ اس مین سے لے گیا۔ جبکہ صاحب خانہ سفر سے واپس آیا تو کنیز نے کہا کہ آپکا دوست گھر مین آیا تھا۔ یہ سنکر صاحب خانہ کا رنگ زرد ہوگیا اور اس نے پوچھا کہ کیا کہتا تھا۔ کنیز نے کہا کہ اس نے مجھ سے صندوق اور چابی منگواکر خود آپکا روپیہ والا صندوق کھولا اور اس مین سے روپیہ نکالکر لے گیا۔ پھر تو وہ صاحب خانہ اس کنیز پر اس قدر خوش ہوا کہ بہت ہی پھولا اور صرف اس صلہ مین کہ اس نے اس کے دوست کا کہا مان لیا اس کو ناراض نہین کیا۔ اس کنیز کو اس نے آزاد کردیا اور کہا کہ اس نیک کام کے اجر مین جو کہ تجھ سے ہوا ہے مین آج ہی تجھکو آزاد کرتا ہون +

غرض جس قدر یہ جرائم ہین جن کی نواہی کی شریعت مین تاکید ہے مثلاً گلہ نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ وغیرہ وغیرہ یہ سب صفات بداستعمال کی وجہ سے خراب ہوگئے ہین ورنہ حقیقتاً ان کا موقع اور محل پر استعمال درست اور انسان کی فطرۃ کے مطابق ہے۔ عفو ایک موقع پر تو قابل استعمال ہوتا ہے اور بعض موقعہ پر قابل ترک کیونکہ اگر کسی مجرم کو بار بار عفو ہی کر دیا جاوے تو وہ اور زیادہ بیباک ہوکر جرم کریگا ایسے موقع پر اس سے انتقام لینا ہی عفو ہوتا ہے انجیل کی تعلیم مین جو کہ بعض جگہ زیادہ نرمی کی ہدایت ہے اس کا بھی یہی مقصود ہوگا کیونکہ وہ تو صرف یہود کے لئے ہی (اس کی تمام تعلیم بالمقصود تھی) جو کہ سخت سرکش اور ظالم طبع لوگ تھے اس مسئلہ کو آجکل لوگون نے خوب سمجھ لیا ہے برہمو لوگون نے بھی اس پر اعتراض کئے ہین مین نے ایک برہمو کی کتاب مین دیکھا وہ لکھتا ہے کہ تمام عمر مار ہی کھاتے جانا اور ہمیشہ طمانچے کھانا بلکہ ایک گال زخمی کراکر دوسری گال بھی پھیر دینا یہ کہان کا انصاف ہے دوم انسان اس پر عمل کب کرسکتا ہے اور نہ کسی سے آج تک اسطرح کے عفو پر عمل ہوسکا انجیل کی اس تعلیم کے متبع عیسائی لوگ کبھی بھی اس مسئلہ پر عمل نکر سکے آج کسی عیسائی کو ایکبات کہو جو کہ اس کی مرضی کے برخلاف ہو پھر دیکھو وہ کتنی سناتا ہے اور عدالت کی طرف دوڑتا ہے کہ نہین۔ بعض نادان عیسائی کہتے ہین کہ حضرت مسیح کی اس تعلیم سے یہ مقصود ہے کہ مار اور طمانچہ کھاکر عرضی ڈالدو اور عدالت سے چارہ جوئی کرو۔ لیکن اتنا نہین سوچتے کہ اگر کسی شخص نے ایک عیسائی کو طمانچہ مارکر اس کے دانت نکالدئے پھر اس نے حسب حکم شریعت دوسری گال آگے کی اور اس نے ادہر کے بھی دانت نکال دئے کیونکہ دشمن کا طمانچہ کوئی پیار کا طمانچہ تو نہ ہوگا وہ تو تمام قوت سے طمانچہ ماریگا اب جب دونون طرف کے دانت نکل گئے تو پھر عدالت مین جانے سے وہ دانت کیا واپس لگ جاوین گے اگر مجرم کو سزا بھی ہوگئی تو اس کو کیا ملیگا جو ساری عمر کے لئے ایک نعمت سے محروم ہوکر عمدہ کھانے پینے بولنے کی لذات سے جاتا رہا ایسے ہی اگر ایک بدکار کسی عیسائی کی عورت پر ناجائز حملہ کرنا چاہے تو وہ عیسائی اس وقت تو اس کا مزاحم نہ ہو مگر بعد مین عدالت کے ذریعے چارہ جوئی کرے اور گواہ اور ثبوت دیتا پھرے عجیب تعلیم ہے +

پھر ذکر ہوا کہ بلاد یورپ اور امریکہ اور جرمن وغیرہ مین آج کل ایک عجیب تحریک پیدا ہوتی چلی جاتی ہے لوگ خود بخود ہی ان خیالات فاسدہ سے دست کش ہوتے جاتے ہین اور ان کی تجویز ہے کہ ان تثلیث اور کفارہ کے بے دلیل خیالات کو مہذب دنیا سے اڑاکر بادلیل اور آزادی پسند خیالات نوجوانون کے آگے پیش کئے جاوین۔ فرمایا کہ اب خدا چاہتا ہے کہ اس کی توحید دنیا مین قائم ہو اور اسی کا تصرف تمام دنیا پر اور لوگون کے دلون پر ہے اور کوئی کام نہین ہوسکتا جب تک کہ خدا تعالےٰ نہ چاہے اس زمانہ مین ان تمام پرانی جہالت کے زمانہ کی غلطیون کا اسطرح خود بخود ظاہر ہوجانا یہ بھی ایک مسیح موعود کے زمانہ کی نشانی ہے تاکہ زمانہ کی حالت بھی ایسی ہوکہ وہ مسیح موعود کی تائید کرے۔ جب خدا کسی بات کو چاہتا ہے کہ وہ ہوجاوے تو وہ تمام زمانہ کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے پھر ہر طرف سے اس کی تائید ہی تائید ظاہر ہوتی ہے کیا زمین کیا آسمان گویا سب ہی اس کی خدمت مین لگجاتے ہین اگر زمین کسی اور طرف رجوع کرے اور آسمان کسی اور طرف تو پھر حالت ٹھیک نہین رہتی۔ اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ وہ ہماری تائید کرے اور چاہتا ہے کہ ہر قسم کے شرک کفر اور بطلان کو ذلیل کرکر توحید کی سچائی کو دنیا مین قائم کرے اسی لئے اس نے تمام زمانہ مین ایک عجیب تحریک پیدا کر دی ہے اور ہر ایک طرف سے ہماری ہی تائید نظر آتی ہے مثلاً ایک ذرا سی آگ تمام جہان کے جلانے کے لئے کافی ہے اسی طرح زمانہ مین یہ آگ لگ گئی ہے اور اب تو یہ ہوا چل رہی ہے کہ ان کے دلون مین پھونکدیا گیا ہے کہ وہ ان تمام پرانے اور بے معنے بلکہ غیر معقول خیالات سے خود بخود بیزار ہوکر حقیقت اور راستی کے جویان ہوجاوین جیسے اب جرمن کے بادشاہ کے مذہب مین سخت انقلاب ہوا ہے یہی ایک کافی مثال ہے سلاطین کے دل مین اللہ کریم نے ایسے ایسے خیالات ڈالدیے ہین تو رعیت کا تو بہت سا حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو کہ بادشاہ کے مذہب کے ہوتے ہین اور اپنے بادشاہ کے اشارون پر چلتے ہین۔

اللہ کی شان ہے کہ ایک زمانہ مین تو حضرت مسیح کی حد سے زیادہ اور مبالغہ سے بڑھکر تعریف کی گئی تھی اور اب اس کا رد در و دیوار سے خود بخود عیان ہوتا جاتا ہے +

ابی طالب کی نجات

بعض لوگ جو کہ غیر مذاہب مین برائے نام ہوتے ہین مگر خلوص دل سے وہ اسلام کے مداح ہوتے ہین ان کے ذکر پر فرمایا کہ ابی طالب کی بھی ایسی ہی حالت تھی خدا تعالےٰ کی یہ عادت نہین ہے کہ ایک خبیث اور شریر کو ایک ادب اور لحاظ کرنیوالے کے برابر کردیوے اگر اس نے بظاہر تو مذہب قبول نہین کیا مگر بزرگ سالی کی رعونت اس مین تھی احادیث مین بھی اس قدر تحقیقات کہین نہین ہوئی ہے ممکن ہے کہ اس نے کبھی کلمہ پڑھ دیا ہو بجز اعتقاد کے محبت نہین ہوا کرتی اول عظمت دل مین بیٹھتی ہے پھر محبت ہوتی ہے

اہل اللہ کی لذات دنیاوی

ایک ذکر پر فرمایا کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ مین نے گوشت کا منہ نہین دیکھا ہے اکثر مسی روٹی (بیسنی) یا اچار اور دال کے ساتھ کھالیتا ہون آج بھی اچار کے ساتھ روٹی کھائی ہے

نسخ مدامی

فرمایا کہ ایک سالک کی عمر مین نسخ ہوتا رہتا ہے انبیاء کی زندگی مین بھی نسخ ہوتا ہے اسی لئے اول حالت آخر حالت کے ساتھ مطابق نہین ہوا کرتی جسمانی حالتون مین بھی نسخ دیکھا جاتا ہے

۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرۃ اقدس سیر کو نہین گئے صرف عشا کے قبل ایک مجلس مین کچھ ذیل کی باتین ہوئین +

قتل انبیاء

صلیب چونکہ جرائم پیشہ کے واسطے ہے اس واسطے نبی کی شان سے بعید ہے کہ اُسے بھی صلیب دی جاوے

اس لئے توریت میں لکھا تھا کہ جو کاٹھ پر لٹکایا جاوے وہ ملعون ہے، آتشک وغیرہ جو خبیث امراض خبیث لوگوں کو ہوتے ہیں اُس سے بھی انبیا محفوظ رہتے ہیں نفس قتل انبیاء کے لئے معیوب نہیں ہے مگر کسی نبی کا قتل ہونا ثابت نہیں ہے جیسا آلہ سے خبیث قتل ہو اس آلہ سے نبی قتل نہیں ہوتا +

فعدلک
خوش خطی پر ذکر ہوا فرمایا کہ حسن تناسب اعضا کا نام ہے جب تک یہ نہ ہو ملاحت نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے اسی لئے اپنی صفت فسواک فعدلک فرمائی ہے عدلک کے معنے تناسب کے ہیں کہ نسبتی اعتدال ہر جگہ ملحوظ رہتے۔

۳۰ مارچ ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں سوائے عشا کے باجماعت ادا کیں سیر کو آپ تشریف نہیں لائے ۔

بعد ادائے نماز مغرب ایک صاحب نے کسی شخص غیر حاضر کی طرف سے مسئلہ دریافت کیا کہ اس نے غصہ میں اپنی عورت کو طلاق دی ہو اور لکھ بھی دی ہو مگر ایک ہفتہ کے قریب گذرنے پر وہ رجوع کرنا چاہتا ہے اس میں کیا ارشاد ہے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ جب تک وہ شخص خود حاضر ہوکر بالمشافہ بات نہ کرے ہم نہیں فتوٰی دے سکتے ۔

تھوڑی دیر مجلس ہوئی تھی کہ حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز ہوگئی اور آپ تشریف لے گئے۔

۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء

بوجہ ناسازی طبیعت حضرۃ اقدس فجر ظہر اور عصر کی نماز باجماعت میں شریک نہ ہوسکے ۔ عشا کے وقت آپ نے مجلس کی مگر کوئی ذکر قابل اندراج اخبار نہ ہوا

یکم اپریل ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور سوائے ظہر کے وقت کے آپ کسی اور نماز باجماعت میں شامل نہ ہوسکے +

۲-اپریل ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور صرف مغرب اور عشا کی نماز باجماعت میں شامل ہو سکے ۔

جلسہ بین المغرب والعشا
اخبار پائنیر اور سول ملٹری میں سے دو لطیف مضمون حضرۃ اقدس سنتے رہے جنہیں مذہب عیسویت کے زوال اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دل لگ کرنے کے مضامین تھے انشاء اللہ وہ البدر میں دوسری جگہ شائع ہوں گے +

انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی
فرمایا کہ میرے نزدیک اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ شخص بمنزلہ توحید کے ہوتا ہے جو کہ ایسے زمانہ میں آوے جبکہ توحید کی حقارت اور بے عزتی ہوتی ہو اور شرک کی عظمت اور قدر کیجاتی ہو۔ اس شخص مامور شدہ کو توحید کی پیاس ایسی لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے اغراض اور مقاصد کو ایک طرف رکھکر توحید کے قائم کرنے میں خود ایک مجسم توحید ہو جاتا ہے اس کے اُٹھنے بیٹھنے اور حرکت اور سکون اور ہر ایک قول وفعل میں توحید کی لَو سے لگی ہوئی ہوتی ہے دنیا میں لوگوں نے اپنے اپنے مقاصد کو بت بنا رکھا ہے ۔ مگر جب تک خدا کسیکو یہ سوز وگداز توحید کیواسطے نہ لگائے تب تک نہیں لگ سکتا جیسے لوگ اولاد اور اپنی دوسری اغراض کے لئے بے قرار ہوتے ہیں حتی کہ بعض خودکشیاں کر لیتے ہیں اسیطرح وہ توحید کے لئے بے قرار ہوتا ہے کہ خدا کی خواہشات اس کی توحید اور عظمت اور جلال غالب آویں اس وقت کہا جاتا ہے کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی ۔ توحید کی وجہ سے ہزاروں تباہ ہوئے جنگوں میں لوگ قتل ہوئے ۔ طاعون وغیرہ قحط اور دیگر بلاؤں سے ملک کے ملک ہلاک ہوئے تو آخر توحید پیاری تھی تو یہ ہوا۔

عقیدہ
عقیدہ ایسی شے ہے کہ اعمال سے بڑھ جاتا ہے جس قوت سے عقیدہ ہو اسی قوت سے اس سے اعمال سرزد ہوتے ہیں اور یہی ایک تمیز شے ہے ورنہ نماز اور روزہ وغیرہ عبادات ایسی چیزیں ہیں کہ اس میں ہر ایک شامل ہے حتی کہ عورتیں بھی شریک ہیں اس لئے چاہیئے کہ عقیدہ میں ترقی کریں

توجہ کی دو قسم
ایک توجہ محبت کی ہوتی ہے اور ایک عداوت کی وہ بھی مفید ہوا کرتی ہے۔ آنحضرت کے وقت عداوت ہی کی توجہ تھی کہ عدوانہ رنگ میں ہر جگہ آپ کا چرچا ہوا کرتا ۔ آپ کے بعد مسیلمہ کذاب وغیرہ بھی مدعی ہوئے مگر ان کو کسی نے پوچھا بھی نہ ۔ اسیطرح اب اس وقت ہماری طرف لوگوں کی توجہ ہے جہاں جاؤ ادہر ادہر کی بات میں ہمارا ذکر ضرور آجاتا ہے

دابۃ الارض
فرمایا کہ دابۃ الارض کے معنے قرآن شریف سے ہی معلوم کرلنے چاہئیں حضرۃ سلیمان علیہ السلام کے قصے میں یہ لفظ آیا ہے وہاں کیڑے ہی کے معنے ہیں پس معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ہاتھی وغیرہ جانور ہرگز نہیں ہے +

۳-اپریل ۱۹۰۳ء

آج بفضل خدا حضرت کی طبیعت درست رہی اور آپ نے نمازیں اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کیں جمعہ مسجد اقصٰی میں ادا کیا +

جمعہ
نماز جمعہ کے بعد گرد و نواح کے لوگوں اور چند ایک دیگر احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضرت احمد مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر کھڑے ہوکر فرمائی +

اس وقت تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بیعت کا اقرار کیا ہے اور تمام گناہوں سے توبہ کی ہے اور خدا سے اقرار کیا ہے کہ کسی قسم کا گناہ نہ کریں گے ۔ اس اقرار کی دو تاثیریں ہوتی ہیں یا تو اس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کا وارث ہو جاتا ہے کہ اگر اسپر قائم رہے تو اس سے خدا راضی ہوگا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کریگا اور یا اس کے ذریعہ سے خدا کا سخت مجرم بنے گا کیونکہ اگر اقرار کو توڑیگا تو گویا اس نے خدا کی توہین کی اور اہانت کی ۔ جسطرح سے ایک انسان سے اقرار کیا جاتا ہے اور اُس سے بجانہ لایا جاوے تو توڑنے والا مجرم ہوتا ہے ایسے ہی خدا کے سامنے گناہ نہ کرنے کا اقرار کرکے پھر توڑنا خدا کے روبرو سخت مجرم بنا دیتا ہے +

آج کے اقرار اور بیعت سے یا تو رحمت کی ترقی کی بنیاد پڑگئی ... اور یا عذاب کی ترقی کی اگر تم نے تمام باتوں میں خدا کی رضا مندی کو مقدم رکھا اور عمر دراز کی تمام عادتوں کو بدلدیا تو یا درکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو۔ عادت کو چھوڑنا آسان بات نہیں دیکھتے ہو کہ ایک افیمی یا جھوٹ بولنے والے کو جو عادت پڑگئی ہوئی ہوتی ہے اس کا بدلنا کس قدر مشکل ہوتا ہے اسی لئے جو اپنی عادت کو خدا کے واسطے چھوڑتا ہے۔ تو وہ بڑی بات کرتا ہے ۔ یہ نہ سمجھو کہ عادت چھوٹی ہو یا بڑی

ایک عرصہ تک انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کرنے کو ایک عادت اس کے کرنے کی ہو جاتی ہے تو کیا تمہارے نزدیک اسے چھوڑ دینا کوئی چھوٹی بات ہے جب تک انسان کے اندر ہمت ۔ استقلال نہ ہو تب تک یہ دور نہیں ہو سکتی ۔ ماسوا اس کے ان عادتوں کے بدلنے میں ایک اور مشکل ہے کہ عادتوں کا پابند آدمی عیالداری کے حقوق کی بجا آوری میں سست ہو اکرتا ہے مثلاً ایک افیمی ہر تو وہ نشہ میں مبتلا ہو کر عیالداری کے لئے کیا کچھ کریگا اور اسیطرح بعض عادتیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ کنبہ اور اہل وعیال کے آدمی اس کے حامی ہوتے ہیں اس کا چھوڑنا اور بھی دشوار تر ہوتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص بذریعہ رشوت کے روپیہ حاصل کرتا ہے عورتوں کو اکثر علم نہیں ہوتا وہ تو اس کو اچھا جانے گی کہ میرا خاوند خوب روپیہ کماتا ہے تو وہ کب کوشش کرے گی کہ خاوند سے یہ عادت چھڑاوے تو ان عادتوں کو چھڑانے والا بجز اللہ تعالے اکے ذات کے کوئی نہیں ہوتا باقی سب اس کے حامی ہوتے ہیں بلکہ ایک شخص جو نماز روزہ کو وقت پر ادا کرتا ہو اسے یہ لوگ سست کہتے ہیں کہ کام میں حرج کرتا ہو اور جو نماز روزہ سے غافل رہکر زمینداری کے کاموں میں مصروف رہے اسے ہشیار کہتے ہیں اس لئے میں کہتا ہوں کہ توبہ کرنی بہت مشکل کام ہے اور ان ایام میں تو بہت سے مقابلہ آکر پڑے ہیں ایک طرف عادتوں کو چھوڑنا دوسری طرف طاعون ایک بلا کی طرح سر پر ہے اس سے بچنا ۔ اب دیکھو کونسی مشکل کو تم قبول کر سکتے ہو رزق سے ڈر کر انسان کو کسی عادت کا پابند نہونا چاہیئے اگر اس کا خدا پر ایمان ہے تو خدا رزاق ہے اس کا وعدہ ہو جو تقوی اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ وار میں ہوں ۔ من یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہو اُسے خدا سے ڈر کر جو چھوڑے گا خدا ہر ایک مشکل سے اُسے نجات دیگا یہ اس لئے کہا ہے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آکر پڑتی ہیں کہ پیر کرنا پڑ جاتا ہے خدا وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اُسے ہر مشکل سے بچا لیگا اور پیر آگے ہے ویرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دیگا کہ اس کے گمان میں بھی وہ نہ ہوگی ایسے ہی دوسرے مقام پر ہے وھو یتولی الصالحین ۔ جیسے ماں اپنی اولاد کی والی ہوتی ہو ویسے ہی وہ نیکوں کا والی ہوتا ہو پھر فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون پ ۲۶ یعنی جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور تمہارا رزق آسمان پر ہے ۔ جب انسان خدا پر بھروسا چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے خدا پر بھروسا اور ایمان اس کا ہوتا ہے جو اُسے ہر بات پر قادر جانتا ہے ۔

اب ایسا زمانہ ہے کہ جو توبہ کرنا چاہتے ہیں خدا ان باتوں کے لئے اپنے ہاتھوں سے ان کی مدد کر رہا ہے اس کی ذات رحمت سے بھری ہوئی ہے طاعون کے حملے بہت خوفناک ہوتے ہیں مگر اصل میں یہ رحمت ہے سختی نہیں ہے ۔ ہزاروں لوگ ہوں گے جو کہ عبادت سے غافل ہوں گے اگر اتنی چشم نمائی خدا نکرے تو پھر تو لوگ بالکل ہی منکر ہو جاویں یہ تو اس کا فضل ہے کہ سوئے ہوؤں کو ایک تازیانہ سے جگا رہا ہے ورنہ اُسے کیا پڑی ہے کہ کسیکو عذاب دیوے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم پ ۵ کہ اگر تم میری راہ اختیار کرو تو تم کو کیوں عذاب ہو اس کی رحمت بہت وسیع ہو جیسے بچہ جب پڑھتا نہیں ہو تو اسے مار پڑتی ہے اس کا سبب یہی ہے کہ اس کی آئندہ زندگی خراب نہ ہو اور وہ سدھر جاوے اسیطرح اللہ تعالیٰ یہ عذاب اس لئے دیتا ہے کہ لوگ سدھر جاویں اور یہ اس کی رحمت کا تقاضا ہے سچی توبہ کرو بھلا دیکھو تو سہی اگر بازار سے کوئی دوا مثل شربت بنفشہ کے تم لاؤ اور اصل دوا تم کو نہ ملے بلکہ سڑا ہوا پرانا شیرہ تم کو دیا جاوے تو کیا وہ بنفشہ کے شربت کا کام دیگا ہرگز نہیں اسیطرح سڑے ہوئے الفاظ جو زبان تک ہوں اور دل قبول نکرے وہ خدا تک نہیں پہنچتے بیعت کرانے والے کو تو ثواب ہو جاتا ہے مگر کرنے والے کو کچھ حاصل نہیں ہوتا +

بیعت بیعت کے معنے ہیں بیچدینا ۔ جیسے ایک چیز بیچدی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچدیتے ہو تو کیا اُسے کہہ سکتے ہو کہ اس سے اسطرح نہ استعمال کرنا ہرگز نہیں اس کا اختیار ہو جسطرح چاہے استعمال کرے اسیطرح جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اوٹھا سکتے ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا اسیطرح بیعت اگر پورے معنوں میں ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی خدا تعالے کیلئے دہوکہ میں نہیں آسکتا اس کے ہاں نمبر اور درجہ مقرر ہیں اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہوگی تو وہ قبول کریگا ۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک کوشش کرو ۔ پوری صالح بنو عورتوں کو نصیحت کرو ۔ نماز روزہ کی تاکید کرو ۔ سوائے اُن آٹھ سات دنکے جو عورتوں کے ہوتے ہیں اور جس میں نماز معاف ہے تمام نمازیں پوری پڑھیں روزہ معاف نہیں ہیں ان کو پھر ادا کریں انہی کمیوں کی وجہ سے کہا کہ عورتوں کا دین ناقص ہو اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو بھی نیکی کی تاکید کرو غافل نہ ہو اگر علم نہ ہو تو واقف سے پوچھو کہ خدا کیا چاہتا ہے +

مسلمانوں کی دینی حالت اس وقت مسلمانوں نے اپنے دین کو بدل دیا ہے جو خدا چاہتا تھا اُسے بدلکر اور کا اور بنا دیا ہے اس وقت ایک شور برپا ہے اگر کہا جاوے کہ آنحضرت صلعم فوت ہوئے ہیں اور عیسیٰ زندہ ہے تو سب خوش ہوتے ہیں مگر جب کہا جاوے کہ آنحضرت زندہ اور خاتم النبیین اور آپ کے بعد کوئی غیر نبی نہیں آنے والا تو سب ناراض ہو جاتے ہیں ۔ ہمارے نبی صلعم کو جیسے خدا نے سب سے آخر پیدا کیا ویسے ہی آخری درجے کے سب کمال آپکو دیئے کوئی بھی خوبی کسی دوسرے نبی میں ایسی نہیں جو کہ آپکو نہ دی گئی ہو ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہاں بہت سے مہمان ہوں تو ان میں سے ایک کو وہ مکلف کہانا پلاؤ وغیرہ دیوے ۔ اور دوسرے کو معمولی کہانا شوربا یا روٹی وغیرہ باقی مہمان کہیں گے کہ کاش کہ ہم اس گھر میں مہمان نہوتے اسیطرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جو گذرے ہیں انہوں نے کیا گناہ کیا کہ جو فضیلت اور رتبہ عیسیٰ علیہ السلام کو دیا جاتا ہے ان میں سے ایک کو بھی وہ نہ ملا ان سب کو موت مانتے ہو اور ایک عیسیٰ کو زندہ اور وہ بھی آسمان پر ۔ قرآن فرماتا ہے رب زدنی علماً اور حضرت تو اس دعا کو برابر مانگتے رہے آنحضرت کی عمر ۶۳ برس کی ہوئی دوسرے تمام پیغمبروں کو گھٹانا اور مسیح کو سب سے بڑھکر فضیلت دینا ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کونسی فضیلت مسیح کو دوسروں پر تھی انہوں نے نہ ساری دنیا کی اصلاح کا دعوی کیا نہ کوئی دکھ آنحضرت کی طرح ان کو پہنچا نہ مقابلہ کی نوبت آئی نہ کوئی شکست اوٹھانی پڑی ۔ چند آدمی صرف ایمان لائے وہ بھی پکڑے گئے ۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت کو دیکھو آپکا دعوی کل جہان کے لئے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہونچے ۔ جنگیں بھی آپنے کیں ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ آپ کی زندگی میں موجود تھے پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائیگا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے ان کمبختوں سے کوئی پوچھے کہ پھر تم محمد رسول اللہ کیوں کہتے ہو عیسیٰ رسول اللہ ہی کہو

اب تم کو چاہئے کہ جہان تک ہو سکے آنحضرتؐ کو عزت دو اگر تم یہ کہو کہ آنحضرت آسمان پر زندہ ہین تو ہم آج مانتے ہین مگر جب سے تم کو فیض اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا اس کو جھوٹی فضیلت دینے سے تم کو کیا حاصل۔ تمام فیضون کا سرچشمہ قرآن ہے نہ انجیل نہ توریت جو قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف جھکتا ہے وہ مرتد اور کافر ہے مگر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے وہ مسلمان ہے کیا ان لوگون کو شرم نہین آتی کہ آنحضرتؐ کو جب حفاظت پیش آئی تو خدا نے آپ کو غار مین جگہ دی اور عیسیٰ کو جب وہ موقعہ پیش آیا تو آسمان پر جا بٹھایا پھر آنحضرت کی عمر ۶۳ برس کی کہتے ہین اور عیسیٰ کو اب تک زندہ مانتے ہین ان تمام باتون کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ عیسائیون کا دین غالب ہے آج مسلمان کم ہین اور عیسائی زیادہ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہی دلائل بیان کر کے پادریون نے مسلمانون کو عیسائی بنایا ہے۔ خدا تو فرماتا ہے کہ عیسیٰ مر گیا فلما توفیتنی کی آیت موجود ہے اگر تمہارا مذہب قرآن ہے تو اس پر ایمان کیون نہین لاتے۔ آنحضرت کے واسطے خدا نے ہرگز نہ چاہا کہ باہر سے لوگ آوین سورۂ نور مین بھی وعدہ ہے کہ تمام خلیفہ اور امام تیری امت مین سے آوین گے سو خدا نے وہ پورا کیا اور اسیطرح اسنے ہین مامور کیا۔ جیسے چودہ سو برس کے بعد موسیٰ کی امت مین سے مسیح آیا تھا ویسے ہی چودہ سو برس گذرنے کے بعد ہمین بھیجا وہ مسیح بھی صاحب شریعت نہ تھا توریت پر ان کا عمل تھا ایسے ہی ہم ہین تاکہ مماثلت پوری ہو اور کوئی کمی نہ رہ جاوے جیسی محبت خدا ہم سے کرتا ہے ویسی کسی اور سے نہین کرتا اگر یہ خیال ہو کہ عیسیٰ کو خدا آسمان پر لے گیا اس کو آج تک زندہ رکھا اور اس کو پھر لاوے گا تو پھر ساری محبت خدا کی عیسیٰ کے ساتھ چاہیئے جو ان تمام باتون کو غور سے دیکھیگا تو سمجھیگا کہ جو آپ کی شان ہے وہ اور کسی نبی کی نہین ہے۔ جب تک تم آنحضرتؐ کو ہر ایک خوبی مین افضل نہ جانو گے مسلمان نہ ہو گے بلکہ کرانی ہو گے یہ تو عقیدہ چاہیئے اور نمازون مین دعا کرو کہ خدا طاعون سے ہمین بچا جو لوگ ہنسی کرتے ہین اور کہتے ہین بڑے آدمی کیون نہین مرتے وہ نادان ہین خدا کا کام ہے آہستہ آہستہ پکڑنا۔ اس لئے غافل نہ بنو تہجد وں مین دعا کرو۔ پانچون وقت کی نمازون مین دعا کرو جب تمہارا گھر دعا سے بھر جاوے گا تو پھر ہرگز وبا نہ آوے گی اور اگر کوئی روک رکھو گے تو دعا کام نہ دیگی۔ خدا کے ساتھ معاملہ صاف رکھو گے تو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ تم کو ضرور محفوظ رکھے گا۔

قبل از عشا کی مجلس مین حضرت نے پھر اسی تقریر کا اعادہ فرمایا۔

بیت الدعا کی تعمیر کا خرچہ

مسجد البیت و بیت الدعا کی تعمیر کے اخراجات جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر بمبئی ہوس نے اپنے ذمے لئے ہین۔ خدا تعالیٰ ان کو اس کی بہتر جزا عطا فرماوے۔

امرا اور رؤسا کے لئے قابل تقلید نمونہ

سرکار عالیہ بھوپال نے طاعون کے متعلق کچھ عرصہ گذرا ہے کہ اعلان شائع کیا ہے جس کا خلاصہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ اس اعلان کو پڑھکر سرکار عالیہ کی خدا ترسی اور خدا شناسی کا کسی قدر پتہ لگتا ہے جو ہمارے باعث مسرت ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ نیکدل بیگم کا اعلان بہت موثر ثابت ہوگا قدیم زمانے مین ایسا دستور تھا کہ جب ملک پر کوئی آفت یا وبا آئی تو وہ نہ صرف رعایا ہی کو اعمال صالحہ کی ہدایت کرتے اور خشوع خضوع سے دعائین مانگنے کے احکام صادر فرماتے بلکہ خود بھی ابتہال اور اضطراب کے ساتھ دعاؤن مین مصروف ہوتے اور مشکلات اور آفات کے دور ہونے کی کلید دعا ہی کو سمجھتے اور اس کے نتائج سے فائدہ اٹھاتے۔ اسی زمانہ مین جبکہ خدا تعالیٰ کے پاک نام کو ہنسی مین اڑایا جاتا ہے۔ بیگم بھوپال کا یہ اعلان بہت ہی قابل قدر ہے کیا اچھا ہو کہ تمام حکمران اس قسم کے اعلان شائع کرین بہرحال اس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

"کثرت معاصی اور اخلاقی کمزوری کے باعث یہ خدا کا غضب نازل ہوا ہے۔ مخلوق کو چاہیئے کہ توبہ کرے استغفار پڑھے اور درگاہ خداوند مین التجا کے ساتھ دعا مانگے امید ہے کہ خدا رحم فرمائیگا وہ ارحم الرحمین ہے اس کے سوا کوئی شخص تدبیر نہین کر سکتا"

یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ عام مخلوق کے ساتھ مین بھی اس تضرع زاری اور دعا مین شریک ہون (ایڈیٹر)

حقیقت نزول مسیح بزبان پنجابی

میان فتح الدین صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ حضرت اقدس کے ایک مخلص خادم کی تصنیف جو کہ غالباً ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہوگی زیر طبع ہے حیات وفات مسیح اور احمدی سلسلہ کے متعلق بحث مناظرہ کے لئے پنجابی زبان مین عمدہ تصنیف ہوگی ہر ایک حدیث اور آیت اور اقوال السلف کے حوالہ اس مین مشرح دئے ہین پنجاب کے دیہات وغیرہ مین تبلیغ اور وعظ کے لئے ہر ایک احمدی ممبر کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد ۸ر ملنے کا پتہ احمدیہ بک ایجنسی قادیان یا خود صاحب تصنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

چونکہ مڈل امتحان کا نتیجہ نکل گیا ہے اسواسطے پریپریٹری (یعنے فورتھ ہائی) یکم اپریل ۱۹۰۳ء سے کھولی گئی ہے جو احباب چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا کو موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم اور نیک صحبت کا بھی حصہ ملے وہ اپنے بچون کو جلد روانہ کر دین تاکہ تعلیم مین حرج نہ ہو اس جماعت کی فیس مدرسہ ادنیٰ درجہ ۱۲ ہے اور فیس بورڈنگ ہوس ۱۲ار۔ اور خرچ خوراک ۳ر سے لے ۶ر تک درجہ وار ہر بات کی تفصیل کے واسطے جو صاحب چاہین راقم کے ساتھ خط وکتابت کر سکتے ہین۔ والسلام

محمد صادق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء

البدر

مشورہ - البدر کے ایک مہربان نے جو کہ گذشتہ ایام مین کپورتھلہ مین تھے ایک کارڈ لکھا تھا جسمین وہ تحریر فرماتے ہین کہ اگر خریدارون کی رائے کو بھی البدر مین دخل رہے تو یہ اخبار بہت ہردلعزیز رہیگا۔

پیشتر اس کے کہ یہ خط آتا خریداران البدر مین سے جسنے کوئی ایزادی یا کسی نئے مضمون کا اندراج اخبار مین چاہا اس کی تعمیل یا عدم تعمیل کی وجوہات اخبار مین درج ہوتی رہین اور اب بھی یہ خاکسار ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنیکے واسطے طیار ہے بلکہ مین بڑے ادب سے اپنے بیرونجات کے احباب سے عموماً اور قادیان مین جو اصحاب کبار میرے مخدوم اور تعظیم گاہ ہین ان سے خصوصاً ملتمس ہون کہ البدر اور اس کے متعلق مفید مشورون سے اس خاکسار کو اپنی عنایت سے ہمیشہ سرفراز فرماتے رہا کرین اور یہی نہین بلکہ مین تو یہ بھی چاہتا ہون کہ وہ میری غلطیون اور قابل اصلاح امور پر بھی مجھے آگاہ کرتے رہین کیونکہ مین اس فن ایڈیٹری مین مشاق نہین ہون اور نہ کسی اخبار کا ایڈیٹر رہ چکا ہون مین نے تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدمون مین زندگی کے ایام بسر کرنے کے واسطے یہ ایک خدمت اپنے ذمہ لی ہے جس کو خدا نے اپنے فضل سے نباہنا ہے نہ میری استعداد اور لیاقت نے۔ اور خدا کے فضل سے مین آج تک ہر ایک مفید مشورہ پر کاربند ہونے کے لئے اپنے آپ کو طیار ثابت کر چکا ہون۔

مثلاً ہمارے دوست منشی محمد اکرم بیگ صاحب کمپونڈر نے ایک دفعہ بیعت کے کالم کے بارہ مین تاکید کی اور واقعی طور پر اس کی ضرورت کو محسوس کر کے اوس کالم کو کھولا گیا مگر انجام کار معلوم ہوا کہ آج کل بیعت کی تعداد اس قدر بڑھ رہی ہے کہ اگر ہفتہ وار پوری درج ہو تو نصف اخبار کے قریب صرف بیعت کنندگان کے نامون سے پُر ہوتا ہے اس لئے وہ کالم بند کر دیا گیا

اسیطرح چند ایک احباب نے مشورہ دیا کہ درس قرآن اخبار مین ہوا کرے اور اس کی ضرورت کو بھی ضرورت حقہ محسوس کر کے شروع کر دیا گیا اب چند ایک احباب نے چاہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ الگ بطور ضمیمہ اخبار کے ہوا کرے تا کہ مجلد ہو سکے اگرچہ مین نے اس خدمت کے بجا لانے کے واسطے احباب کا مشورہ بذریعہ البدر نمبر ۱۱ طلب کیا ہے لیکن بعد غور و فکر کے میری اپنی رائے یہ ہے کہ اس کی علیحدگی کی ضرورت نہین ہے کیونکہ ضمیمہ کیطور پر جب وہ ہوگا تو بہر حال البدر کی قیمت مین اضافہ کرنا پڑیگا اور چونکہ شیخ یعقوب علی صاحب کے اہتمام سے ایک ماہواری تفسیر القرآن نکلتی بھی ہے جس سے احمدیہ جماعت کی یہ غرض پوری سکتی ہے اس کے ہوتے ہوئے اب دوسری تفسیر کی کیا ضرورت ہے جس چشمہ سے مستفید ہو کر وہ احمدی احباب کی خدمت کر رہے ہین اُسی چشمہ سے مین بھی پانی پینے آیا ہون اور وہی اپنے احباب تک درس قرآن کے نام سے پہونچا دیتا ہون بلکہ شیخ صاحب کی رہائش چونکہ قادیان مین ایک عرصہ دراز سے ہے اور وہ کئی بار قرآن کو سن چکے ہونگے اس لئے سابق بالخیرات ہونے کی وجہ سے جو ملکہ ان کو حاصل شدہ ہے وہ مجھے سردست کب حاصل ہو سکتا ہے بایں وجوہات مین درس قرآن کی علیحدہ اشاعت کی تجویز کو پسند نہین کرتا ہان اگر میرے پیارے ناظرین بعض دوسری معقولی وجوہات پر اسے ضرور علیحدہ پسند کرتے ہین تو لکھکر روانہ کرین بعد غور اور مشورہ کے دیکھا جاویگا۔

ایک اور بڑا ضروری کام قابل تکمیل ہے جس کی تکمیل مین بطور ضمیمہ البدر کرنا چاہتا ہون اور وہ کام

رجسٹر بیعت کنندگان کی طیاری ہے

بذریعہ اردو میگزین اور اخبار الحکم کے احمدیہ احباب پر یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ مردم شماری کی رپورٹ مین احمدیہ جماعت کی تعداد جو بتلائی گئی ہے وہ موجودہ تعداد احمدیہ جماعت سے کئی گنا کم ہے اور یہ نقص کیون مردم شماری مین رہا اس کی وجوہات پر بھی لکھا جا چکا ہے مگر چونکہ قادیان مین ابھی تک کوئی ایسا باقاعدہ رجسٹر بیعت کا نہین ہے کہ جس کی بنا پر اول ابتدا سلسلہ بیعت سے لیکر آج تک اور آئندہ جسقدر مبایعین ہون ان کے صحیح نام اور پتہ معلوم ہو سکین اس لئے حضرت اقدس نے تجویز فرمایا تھا کہ ایک نیا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جائے اور از سر نو ہر ایک مقام سے فہرست بیعت طلب کی جاوے جیسے کہ البدر کے گزشتہ نمبرون مین متواتر اس کے متعلق اشتہارات نکلتے رہے ہین اسی تحریک پر مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ایک چھپا ہوا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جاوے تو وہ بطور عظیم الشان نشان کے ہوگا اور ہر ایک احمدی ممبر اگر چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھ سکیگا کیونکہ خدا کے فضل و کرم سے حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل اب ہم لوگون کا ایک نیا رشتہ اور تعلق قائم ہوا ہے جسے خدا نے اپنے بابرکت ہاتھون سے گانٹھا ہے اور اس کا قائم ہونا کوئی معمولی بات نہین بلکہ بہت سے رحمی اور قومی رشتون کو قطع برید کر کے اسے باندھا گیا ہے اور اب جبکہ اس کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ گئی ہے اور اکثر احباب ایسے ہین کہ ان کو ایک دوسرے کی صحیح تعداد دوسرے نام اور پتہ وغیرہ سے بھی واقفیت نہین ہوتی اس لئے آپس کے تعلقات اور تعارف کو بڑہانے کی غرض اور آپسین سلسلہ اتحاد اور اخوت کو مضبوط کرنے کی نیت سے ایک ایسے رجسٹر کی اشد ضرورت ہے جسمین مبایعین کے نام پتہ عمر تاریخ بیعت وغیرہ درج ہو۔

یہ رجسٹر عظیم الشان نشان کو دنیا مین دکھلا سکیگا جو کہ حضرت اقدس کی سالہ پیشگوئی کے متعلق ظاہر ہوا ہے اور جس کا ذکر حضرت اقدس نے کتاب مواہب الرحمان مین کیا ہے اور حضرت اقدس فرمایا کرتے ہین کہ ہمارے لئے ہر ایک بیعت کنندہ ایک نشان ہے کیونکہ جو شخص آتا ہے وہ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہے۔

میری رائے مین یہ عظیم الشان خدمت احمدی جماعت کی ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب اسے قدر کی نگہ سے دیکھینگے۔

سردست میرا ارادہ یہ ہے کہ وہ یہ رجسٹر البدر اخبار کی تقطیع پر طیار ہو تا کہ بیعت کے متعلق ہر ایک تفصیل مکمل دیجاوے اور بطور ضمیمہ کے ہفتہ وار ۴ صفحہ پر البدر کے ساتھ شائع ہوتا رہے اس کے دوسرے انتظام اور ترتیب اور قیمت کے بارے مین مین ابھی نہین لکھتا احمدیہ احباب کی توجہ اسطرف دیکھکر پھر لکھونگا میری اپنی رائے یہ ہے کہ یہ ضمیمہ البدر ہر دوسرے ہفتہ وار اخبار کے ساتھ نکلے اور اس کی قیمت ایسی ہو جو کہ احباب پر دوسرے چندون اور ضروری اخراجات کے ساتھ ایک بار گران نہ ہو احباب کو جن امور پر مشورہ دینا ہے وہ یہ ہین

(۱) رجسٹر کی ضرورت ہے کہ نہین ہے تو کس سائز پر

(۲) یہ رجسٹر ہفتہ وار ہو یا دو ہفتہ وار

(۳) ہر دو صورتین اس کی قیمت اخبار کے ساتھ الگ الگ کیا ہونی چاہیئے۔

(۴) رجسٹر کی طیاری مین کیا کیا امور پتہ اور شناخت کے ملحوظ رکھے جائین۔ اور اس کے کالم کی تقسیم کسطرح ہو۔

(۵) ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت اور اگر دو ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت

(۶) کاغذ البدر کا ہو یا اس سے اعلیٰ اگر اعلیٰ تجویز کیا جاوے تو قیمت مین اس کا خیال رکھا جاوے اور اس رجسٹر کا نام کیا ہو۔

قیمت لگانے کے وقت احباب کو اس محنت کو بھی مدنظر رکھ لینا چاہیئے جو اس کی طیاری مین درکار ہوگی ممکن ہے کہ اس کے واسطے ایک خاص آدمی کو کل نقلات کا دورہ کرنا پڑے۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ ہمارے بھائی اس اطلاع کے دینے مین لاپروائی کرتے ہین باوجودیکہ البدر

درس قرآن

{ انا اعطینٰک الکوثر کی بقیہ تفسیر
گذشتہ اشاعت سے آگے }

اس ضروری کام کو تو چھوڑا پر مصروفیت کس کام میں اختیار کی۔ نفسانی خواہشون کے پورا کرنے میں چائے پی لی۔ حقہ پی لیا۔ پان کہا لیا غرض ہر پہلو اور ہر طرف سے دنیوی امور میں ہی مستغرق ہو گئے۔ مگر پھر بھی آرام اور سکھ نہیں ملتا ساری کوششیں اور ساری تگ و دو دنیا کے لئے ہوتی ہے اور اس میں بھی راحت نہیں لیکن جو خدا تعالےٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو وہ دیتا ہے تو پھر کس قدر دیتا ہے؟ اور ساری راحتون کا مالک اور وارث بنا دیتا ہے۔ مین نے پہلے بتا دیا ہے کہ جتنا چھوٹا ہوتا ہے اس کا اتنا ہی دینا ہوتا ہے اور جس قدر بڑا اسی قدر اس کی دہش ہوتی ہے۔ جس قدر کبریائی اللہ تعالےٰ رکھتا ہے اسی کے موافق اس کی عطا ہے اور اس کی عطا کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔

مین نے ایک دنیا دار کو دیکھا ہے وہ میرا دوست بھی ہے مین کلکتہ مین اس کے مکان پر رہتا۔ اس نے مجھے دکھایا کہ وہ ایک ایک دن مین چار چار سو یا پانچ پانچ سو روپیہ کیسے کما لیتا ہے۔ مگر تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ مین نے اس کو ایک مرتبہ گجرات مین دیکھا بہت ہی بری حالت مین مبتلا۔ مین نے اس کو اور تو کچھ نہ کہا صرف یہ پوچھا کہ بتاؤ کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ یہ حالت ہو گئی ہے کہ رہنے کو جگہ نہیں۔ کہانے کو روٹی نہیں۔ اس وقت یہان آیا ہون کہ فلان شخص کو پندرہ ہزار روپیہ دیا تہا مگر اب وہ کبھی جواب دیتا ہو۔ مین نے اس کی حالت کو دیکھکر یہ سبق حاصل کیا کہ چالاکی سے انسان کیا کما سکتا ہے؟ ادہر بالمقابل دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع نے کیا کمایا۔ مین نے ان لوگون کو دیکھا ہے کہ وعظ کرتے ہین چالاکیان کرتے ہین لیکن ذرا پیٹ مین درد ہو تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم گئے۔

پس تم وہ چیز بنو جسکا شہد اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکے اتباع پر تجربہ کرکے دکہلایا ہے کہ جب وہ دیتا ہے تو اس کا کوئی بھی مقابلہ نہین کر سکتا۔ یہ لمبی کہانی ہے کہ کس کس طرح پر اپنے برگزیدہ بندون کی نصرت کی ہو اسی گاؤن مین دیکھو میرزا غلام احمد ایدہ اللہ الاحد ایک شخص ہو۔ کیا قدمین لعام الدین اس سے چھوٹا ہے یا اس کی داڑہی چھوٹی ہے اس کا مکان دیکھو تو حضرت اقدس کے مکانون سے بھی مکان بڑا ہے داڑھی دیکھو تو وہ بھی بڑی لمبی ہو۔ کوشش بھی ہے کہ مجھے کچھ ملے مگر دیکھتے ہو کہ خدا کے دینے مین کیا فرق ہے۔ مین یہ باتین کسی کی اہانت کے لئے نہین کہتا مین ایسے نمونون کو ضروری سمجھتا ہون اور ہر جگہ یہ نمونے موجود ہوتے ہین +

مین خود ایک نمونہ ہون جتنا مین نمونہ ہون جتنا مین بولتا ہون اور لوگون کو سناتا ہون اس کا بیسوان حصہ بھی میرزا صاحب نہین بولتے۔ رسالے کیونکہ تم دیکھتے ہو وہ خاص وقتون مین باہر تشریف لاتے ہین اور مین سارا دن باہر رہتا ہون لیکن پھر تو بدظنی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کی باتون پر کیا عمل ہے بات یہی ہے کہ اللہ کا دین الگ ہے اور وہ موقوف ہے ایمان پر +

منصوبہ باز چالاکیون سے کام لینے والے بامراد نہین ہوتے وہ اپنی تدابیر اور مکائد میں بہروسا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم یون کرین گے مگر اللہ تعالیٰ ان کو دکہاتا ہے کہ کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو اس کے سامنے کوئی چیز نہین ٹہر سکتی۔ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دینے کے منتظر ہو اور یہ عطا منحصر ہے ایمان پر ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ کو جو ملا وہ سب سے بڑھکر ملا شرط یہ ہے +

فَصَلِّ لِرَبِّكَ

اللہ تعالےٰ کی تعظیم مین لگو۔ نماز سنوار کر پڑہو۔ نماز مومن کی الگ اور دنیا دار کی الگ۔ منافق کی الگ ہوتی ہے۔ آنحضرت صلعم کا پاک نام ابراہیم بھی تہا جس کی تعریف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابراہیم الذی وفی اور وہی ابراہیم جو جاء بقلب سلیم کا مصداق تہا اس نے سچی تعظیم امر الہی کی کر دکہائی اس کا نتیجہ کیا دیکھا۔ دنیا کا امام ٹہرا اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ التعظیم لامر اللہ کے لئے تو فصل لربک کا حکم ہے اور شفقت علی خلق اللہ اور تکمیل تعظیم امر الٰہی کے لئے

وَانْحَرْ

قربانی کرو

قربانی کرنا بڑا ہی مشکل کام ہے جب یہ شروع ہوئی اس وقت دیکھو کیسے مشکلات تہے اور اب بھی دیکھو +

ابراہیم علیہ السلام بہت بوڑہے اور ضعیف تہے ۹۹ برس کی عمر تھی۔ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدے کے موافق اولاد صالح عنایت کی۔ اسمٰعیل جیسی اولاد عطا کی جب اسمٰعیل جوان ہوئے تو حکم ہوا کہ ان کو قربانی مین دیدو۔ اب ابراہیم علیہ السلام کی قربانی دیکھو زمانہ اور عمر وہ کہ ۹۹ تک پہونچ گئی۔ اس بڑہاپے مین آئندہ اولاد ہونے کی کیا توقع اور وہ طاقتین کہان؟ مگر اس حکم پر ابراہیم نے اپنی ساری طاقتین۔ ساری امیدین اور تمام ارادے قربان کر دئے ایک طرف حکم ہوا۔ اور معاً بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کر لیا پھر بیٹا بھی ایسا سعید بیٹا تہا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بیٹا! انی اری فی المنام انی اذبحک تو وہ بلا چون و چرا یونہی بولا کہ افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ ابا جلدی کرو ورنہ وہ کہہ سکتے تہے کہ یہ خواب کی بات ہے اس کی تعبیر ہو سکتی ہے مگر یہی کہا پھر کر لیجئے۔ غرض باپ بیٹے نے ایسی فرمانبرداری دکہائی کہ کوئی عزت کوئی آرام کوئی دولت اور کوئی امید باقی نہ رکھی یہ آج ہماری قربانیان اسی پاک قربانی کا نمونہ ہین۔ مگر دیکھو کہ اس مین اور ان مین کیا فرق ہے؟

اللہ تعالےٰ نے ابراہیم اور اس کے بیٹے کو کیا جزا دی اولاد مین ہزارون بادشاہ اور انبیاء پیدا کئے وہ زمانہ عطا کیا جس کی انتہا نہین خلفا ہون تو وہ بھی ملت ابراہیمی مین سارے نبی خلفاء الٰہی کے قیامت تک اسی گروہ مین ہونیوالے ہین۔

پس اگر قربانی کرتے ہو تو ابراہیمی قربانی کرو انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت والارض کہتے ہو تو روح بھی اس کے ساتھ متفق ہو۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین کہتے ہو تو کر کے بھی دکھلاؤ +

غرض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کی فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے لئے جو اسلام کا سچا مفہوم اور منشا ہو مگر مین دیکھتا ہون کہ ہزارون وسوسے اور دنیا کی ایچا پیچی ہوتی ہے +

خدا کی راہ مین اپنے کل قویٰ اور خواہشون کو قربان کر ڈالو اور رضائے الٰہی مین لگا دو تو پھر نتیجہ یہ ہوگا +

"ان شانئک ہو الابتر"

تیرے دشمن ابتر ہون گے

انسان کی خوشحالی اس سے بڑھکر کیا ہوگی کہ خود اس کو راحتین ...

... والی چیز نیکی اور اعمال صالحہ ہین خدا اسکو توفیق عطا کرے آمین +

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر غیر ممالک مین

اس عنوان سے البدر مین ہمیشہ غیر ممالک کے خیالات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت درج ہوتے ہین ولایت مین مسٹر گیپٹ نے جو دعوےٰ **خداوند مسیح ہونے کا کیا تہا** اس کو ایک غیرت سے بھری دعوت حضرت اقدس نے کی تہی اس پر انگلستان کے ایک اخبار بنام سنڈے سرکل مورخہ ۱۴ فروری نے جو ریمارک دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے*

ایک تازہ مسیح

مسٹر گیپٹ کا ہندوستانی حریف

مسٹر گیپٹ کے خداوند ہونے کا حیرت انگیز جوش ابھی تک ناظرین کے دلون مین تازہ ہے اس لئے اس خبر کو بھی دلچسپی سے سنینگے کہ بلاد مشرق مین صوبہ پنجاب مین مسٹر گیپٹ کا ایک حریف پیدا ہو گیا ہو اس جدید مسیح کا نام **مرزا غلام احمد رئیس قادیان** ہے اس مذہبی جنونی نے یورپ اور امریکہ مین اشاعت کے لئے ایک اعلان شائع کیا ہے جسکا عنوان ہے

الوہیت کے مدعی مسٹر گیپٹ کو تنبیہ

اس کے مکالمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر گیپٹ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے میرزا غلام احمد صاحب کو وہ دونون اعلان بھیجے ہین جنمین مسٹر گیپٹ کے دعاوی کا تذکرہ ہے ۔ ہندوستانی مسیح مرزا صاحب گیپٹ کو گستاخ ۔ کفر گو ۔ متکبر ۔ بے ادب اور مسرف وغیرہ کا خطاب دیتے ہین اور اُسے تنبیہ کرتے ہین کہ اُس توہین اور گستاخی کی وجہ سے خدا کا غضب سخت جوش مین ہے جو اس کے مقدس نام اور اس کے برگزیدہ رسولون کی مسٹر گیپٹ نے کی ہے کہ نہایت شوخی سے **خدا اور زمین و آسمان کے خداوند ہونے کا دعوی کیا ہے** ۔ اس لئے میرے پاک قدوس کامل اور مقتدر خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین اس مقدر سزا سے اُسے تنبیہ کر دون جو اس کے لئے مقدر ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ اپنے ان غیر متعلق دعاوی سے **توبہ نہ کرے گا تو وہ بہت جلد میری زندگی مین ہلاک ہوگا** یہ سزا اس خدا کی طرف سے ہے جو رب السموات والارض ہے اس کا غضب اس جہوٹے مدعی کو ہلاک کر دیگا تاکہ آئندہ کوئی ایسے جھوٹ اور ناپاک دعوون سے دین کو ناپاک کرکر اگرچہ ہندوستانی پیغمبر حقیقی مسیح ہونے کے مدعی ہین اور دعوی کرتے ہین کہ وہ عیسیٰ مسیح کی خو اور طبیعت پر آئے ہین لیکن پھر بھی وہ اقرار کرتے ہین کہ مین انسان ہون اور ان کا بیان ہے کہ ہزارون آسمانی نشان ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہین اور ایک لاکھ سے زیادہ انسانون مین ان کے ذریعے سے پاک تبدیلی ہو چکی ہے ۔

وہ اپنے اس غیر معمولی اعلان کو اس پر ختم کرتے ہین کہ مسٹر گیپٹ کی موت میری زندگی مین میرا ایک اور نشان ہوگا اور اگر مین مسٹر گیپٹ سے پہلے مر جاؤن تو مین مسیح نہین ہون اور نہ مین خدا کی طرف سے ہون لیکن اگر قادر مطلق خدا مجھے مسٹر گیپٹ کی موت کا شاہد بنا دے جو میری ہی دعا کا نتیجہ ہوگی پھر **ساری دنیا گواہ رہے کہ مین سچا مسیح ہون اور مین خدا کی طرف سے آیا ہون** ہم دونون اس اعلیٰ طاقت کے زیر تصرف ہین جو مقتدر خدا ہے اور جہوٹے مسیح کو حقیقی کے سامنے ہلاک کریگا میری عمر ۷۰ سال سے متجاوز ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ مسٹر گیپٹ مجھ سے ۱۵ سال چہوٹا ہے

مرزا صاحب کی پیشگوئی بالکل صاف ہے وہ دعوے کرتے ہین کہ ان کی گذشتہ پیشگوئیان صحیح ہین ۔ انگلستانی اور ہندوستانی مدعیون کا مقابلہ بہر حال نہایت دلچسپی سے دیکھا جاویگا *"

عمدہ نمونہ امرا کے لئے

امیر کابل کی نسبت اخبار غیری تہنکر لکہتا ہے کہ انہون نے چار سے زائد جس قدر بیویان تہین ان کو طلاق دیکر صرف چار بیویان حسب پابندی شریعت اپنے نکاح مین رکھ لی ہین اور باقی رعایا کے واسطے بہی یہی حکم صادر فرمایا ہے مسلمان روساء اور امراء کو اس کی تقلید ضرور کرنی چاہئے ۔ وہی اخبار پھر اس پر ایک عجیب ریمارک یہ دیتا ہے کہ شاید لوگ ۴ بیویون کا نام سنکر حیرت مین آجاوین مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام مین یہ چار بیویان جن کے ساتھ ایک مسلمان صفائی سے معاملہ رکہتا ہے بہت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک عیسائی نام کو تو ایک بیوی کرے اور پوشیدہ طور پر اس کا کئی عورتون سے ناجائز تعلق ہو

چھ ماہ مین قرآن شریف ختم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو معلم بنام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی نے کئی سال کے تجربہ کے بعد خدا کے فضل سے یہ بات حاصل کی ہے کہ وہ پانچ سال اور اس سے زائد عمر کے بچے کو ۶ ماہ مین اس عمدگی سے قرآن شریف پڑہا سکتے ہین کہ امتحاناً جہان سے کوئی چاہے پڑہا کر سن لے ۔ بچہ پڑہکر سنا دے گا مسلمانون کے لئے یہ ایک عجیب موقعہ ہے اور نعمت غیر مترقبہ ہے حقوق الخدمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کرکے وہ اپنے بچے ان کے سپرد کر سکتے ہین *

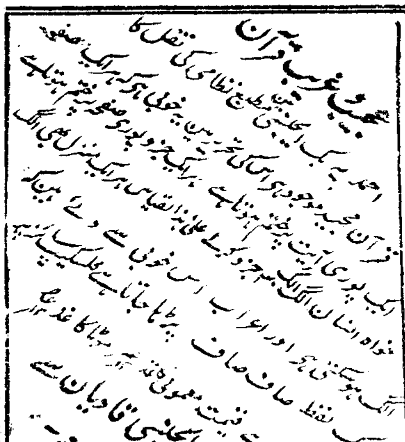

نظم

ازمولوی عبد اللہ صاحب کشمیری ثم القادیانی

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء

از بدِ سبحانے تو سحر فرنگ	ریزہ ریزہ شد مگر در وقت جنگ
آن نشانہا ئیکہ در لیل و نہار	گشتہ بر روئے جہانے آشکار
آنہمہ بیرون ز یارا بشر	کس شمار آن ندارد و سر بسر
ہر کہ بر جانِ تو تیغ خود کشید	غیرت ایزد رگِ جانش برید
ایزدِ غیور در وقت دعا	سوئے تو آمد دوان ہم از سما
کس ز تیرہ آہِ تو جا بر نشد	لیک چشم این یہودان تر نشد
بس نشانہا صد ہزاران دیدہ اند	چشم خود دیدنت پوشیدہ اند
روئے پاکت می درخشد از ضیا	این ہمہ کوران در انکار وا با
آن نشانہا ئیکہ از پیغمبران	تا زمان مصطفی گشتہ عیان
زان ہمہ افزون تو بخشیدہ اند	خلق در عالم این تماشا دیدہ اند
زانکہ تو از عاشقان سرمدی	وارث تخت جناب احمدی
ہر کہ آمد سوئے تو زہر جنگ	پارہ کردی جان او را از خدنگ
آتھم و اندر من ہم لیکھرام	از سنانت کار او شان شد تمام
این گروہِ منکران قوم یہود	منعدم شد از زمین گویا نبود
شد کجا معدوم شیخ دہلوی	ہم رسل بابا آئین نوی
شد کجا نادان غلام دستگیر	موت او مشہور در ہر نا و پیر *(آئندہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۸

۹۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

قیمت سالانہ پیشگی

ہندوستان میں عمر
ہندوستان سے
باہر
کوکل خریداروں سے
عہ
اگر ایک پتہ پر تین
اخبار منگوائے جاویں
تو فی خریدار عہ

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل پروپرائٹر آنی چاہئیں
(۳) اشتہار کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتی ہے
(۴) دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے

نمبر ۱۳	قادیان دارالامان - ۱۷ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ	جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳ - اپریل ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشا

بار ہا ہمیں تعجب آتا ہے کہ کیوں یہ لوگ حضرت عیسیٰ سے بیجا محبت کرتے ہیں انہوں نے ان کا کیا دیکھا تھا جو ایسے شیدا ہیں کہ ان کو خدا ہی بنا دیا ہے - ایسے ان کی محبت میں اندھے ہو رہے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ جن کا کلمہ پڑھتے ہیں اُن کی توہین اپنی زبان سے کرتے ہیں - توہین کیا ہوتی ہے یہی کہ ایک شخص جس میں اعلیٰ درجہ کے اوصاف ہوں ان کو نظرانداز کرکے ایک ایسے شخص کو اُس سے بڑھ چڑھ کر متصف با وصاف کیا جاوے جس میں وہ اوصاف نہیں ہیں - تعزیرات میں توہین کی مثال کے نیچے یہ مثال لکھی ہے کہ ایک شخص کہے کہ زید اور بکر نے (جو درحقیقت چور تھے) چوری کی ہے مگر عمرو (جو ایک شریف آدمی ہے اور درحقیقت اُس کی کوئی سازش اُس چوری میں نہیں) نے چوری نہیں کی اور نہ ہی اس کا اس میں کچھ تعلق ہے تو قانوناً ایسا کہنے والا شخص عمرو کی توہین کرتا ہے اور وہ مجرم قرار دیا جاوے گا اور مستحق سزا کا ہوگا - غرض توہین کے کئی پہلو ہوتے ہیں - حضرت عیسیٰ کی اتنی تعریف کی جاتی ہے کہ گویا اُن پر جب مصیبت آئی تو خدا کو زمین پر اُن کے بچاؤ کی کوئی راہ نظر آئی اور ان کو آسمان پر اور پھر دوسرے آسمان پر جا چھپایا - بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جب سخت مصائب اور شدائد آئے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے نعوذ باللہ بقول مولویوں کے آپ کو بالکل بے مدد اور کس مپرسی چھوڑ دیا اور آپ ایک غار میں جو آسمان کے مقابل میں جس طرح وہ بلند ہے اسفل میں واقع تھی پناہ دی - غار کی تعریف بھی کیا کہ بچھوؤں سانپوں اور ہر قسم کے موذی حشرات الارض کا گھر تھا - بھلا اب سوچو یہ توہین نہیں تو کیا ہے -

پھر کہتے ہیں کہ وہ سرور کائنات فخر الاولین والآخرین اشرف الخلق تو امید وار ہیں کہ ہم بھی عمر پاویں مگر ان کو تو صرف ترسٹھ برس کی عمر دی جاتی ہے اور ان کے مقابل میں حضرت عیسیٰ گویا اب تک زندہ ہیں اور دو ہزار برس کی ان کی عمر ہو چکی ہے اور اس کی حالت میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا آپ رہتے تو دنیا کی اصلاح کرتے جیسا کہ پہلا تجربہ بتا چکا ہے کہ ہزار ہزار دن کی اصلاح کرتے اگر اور عمر پاتے - مگر بالمقابل حضرت عیسیٰ اتنی عمر میں نہ کوئی نیکی کرتے ہیں نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ اور نہ کسی کی اصلاح ہے اُن سے نہ کبھی توقع ہے اور نہ وہ کسی سے کسی قسم کے ضرر کو دور کر سکتے ہیں - تیز پر اُن کا تجربہ یہ بھی اس امر کا کافی شاہد تھا کہ صرف بارہ آدمی مدت کی کوشش سے طیار کئے آخر وہ بھی یوں الگ ہوئے کہ کسی نے لعنت کی اور کسی نے تیس روپے کے عوض دشمن کے ہاتھ میں دیا - پھر مرنے کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح آسمان پر گئی تو پھر وہ حریف موجود تھے کہ وہ تو آسمان میں معہ جسم عنصری تشریف رکھتے ہیں اور جناب کا جسم ہزاروں من مٹی کے نیچے پڑا ہے اور پھر اسی پر ختم نہیں آخر کار ان کی امت میں وہ پھر آویں گے اور چالیس سال تک اُن پر حکومت کریں گے اور اُن سے بیعت لیں گے **بھلا غور تو کرو کہ یہ توہین نہیں تو اور کیا ہے -**

پھر بات اور ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن شریف میں یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں تیری امت میں تیری امت کی اصلاح کے واسطے خلیفے بھیجتا رہوں گا مگر آخر اس وعدے کا ذرا بھی پاس نہ کیا اور ایک قوم میں سے جس کے متعلق اُس نے وعدہ کر لیا ہوا تھا کہ اس قوم پر میرا غضب نازل ہو چکا ہے - میں اُن پر کبھی کوئی روحانی اور جسمانی فضل اور نعمت ہرگز نازل نہ کروں گا مگر آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وعدہ خلافی فرما کر اُسے بھیجا اور اپنے قانون کو بھی توڑا - کیا یہ کوئی گوارا کر سکتا ہے کہ خدا پر وعدہ خلافی عائد ہو ہرگز نہیں ان اللہ لا یخلف المیعاد

ہماری تو یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ اُسی عیسیٰ کو اُتار کر کریں گے کیا؟ آخر ان کے قویٰ تو وہی ہوں گے جو پہلے تھے - پہلے کیا کیا تھا جو اب کر لیں گے ایک ذلیل سے معدودے چند ایک قوم تھی ان کی اصلاح بھی نہ ہوئی - لکھا ہے کہ ایک دفعہ اُن سے پانسو آدمی مرتد ہو گئے تھے - یہ لوگ اگر حضرت موسےٰ کے دوبارہ آنے کی امید رکھتے تو کچھ موزوں بھی تھا کیونکہ وہ صاحب عظمت اور جبروت تو تھے اُن میں شجاعت بھی تھی

اب یہ جیسے لکیر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں پھر مشکل ہے کہ عادت کا جانا محال ہے ان کو مار کھانے اور بزدلی کی عادت ہوگئی ہوئی تھی وہ اگر دجال سے جنگ کریں گے تو کسطرح ادھر ان مسلمانوں کی بھی یہ عادت ہوگئی ہے کہ حضرت عیسے ہی آویں گے۔ لکیر کے فقیر ہیں۔ باپ دادا اور مولوی جو اس بات کی تعلیم دیتے ہوئے گذر گئے وہ خواہ قرآن شریف کے مخالف ہی ہو وہ اسی ہندوؤں کی گنگا کی طرح اس اعتقاد کو ترک نہ کریں گے خواہ کوئی دلیل ہو یا نہ ہو۔

ان لوگوں کو تو اپنے گھر کا بھی حال معلوم نہیں کہ ان کے اس اعتقاد نے اسلام کو کیسا ضعف پہنچایا ہے۔ عیسائی جب کسی کو مرتد کرنے پر آتے ہیں تو یہی حجۃ پکڑتے ہیں کہ تمہارا نبی مردہ اور ہمارا زندہ اور آسمان پر موجود ہے اب بتاؤ کہ ان دونوں میں سے کون اچھا اور خدا کا پیارا ہے اور وہ مسلمانوں کی کتابوں سے ہی نکال کر دکھا دیتے ہیں اب قریباً ہر ایک فرقہ میں سے الگ الگ ملا جلا کر ۲۹ لاکھ کے قریب آدمی مرتد ہو چکے ہیں۔ کیا سید کیا پٹھان کیا قریشی کیا مغل ہر قوم اس وبا میں ہلاک ہوئی ہے ایسے ایسے لوگ جو فخر اسلام کہنے کے مستحق بنجانے کے قابل تھے وہ اب بیدین ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور پھر اسی پر ابھی تمام نہیں بلکہ وہ جان سے مال سے عزت سے غرضیکہ عورتوں سے لڑکیوں سے اس امر کے لئے کوشاں ہیں کہ کسیطرح دنیا سے اسلام کا نشان مٹا دیں۔ بھلا اگر یہی وہ دجال لوگ نہیں تو اور کون ہوگا اس قوم کا فتنہ تو مسلمانوں کے بنا وٹی دجال کے فتنہ سے بھی کہیں بڑھ گیا بھلا یہ بتا دیں تو سہی کہ اس قوم کی جس کا فتنہ دجال سے بھی زیادہ ہے خبر کہاں دیگئی ہے قرآن شریف نے تو اسی واسطے دجال کا نام نہیں لیا بلکہ ولاالضالین کہا جس سے مراد یہی قوم نصاریٰ ہے ولاالدجال کیوں نہ کہا اصل امر یہی ہے کہ وہ یہی قوم ہے جس سے تمام انبیا اپنی اپنی امتہ کو ڈراتے آئے ہیں۔

ان لوگوں کے خیالات کی بنا احادیث موضوعہ پر ہے جو قرآن شریف کی مہر سے خالی ہیں۔ مگر ہم قرآن شریف کو ان احادیث کی خاطر چھوڑ نہیں سکتے قرآن شریف بہر حال مقدم ہے۔ بھلا قرآن کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جمع کیا۔ لکھوایا۔ اور پھر نمازوں میں بار بار پڑھکر سنایا کیا اگر احادیث بھی ویسی ہی ضروری ہیں تو ان میں سے بھی کسیکو اسیطرح جمع کیا اور بار بار سنایا اور دور کیا ہرگز نہیں۔ اور جب نہیں کیا گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرض منصبی میں کوتاہی کی ہرگز نہیں بلکہ صحیح امر یہی ہے کہ قرآن شریف ہی آپ لائے تھے اور اسی کے جمع کرنیکا آپ کو حکم تھا سو آپ نے کر دیا اب احادیث میں سے وہ قابل عمل اور اعتقاد ہے جس پر قرآن شریف کی مہر ہو کہ یہ اُس کے خلاف نہیں۔

پھر اسی پر بس نہیں قرآن شریف کہتا ہے کہ عیسیٰ مر گئے اور پھر دوبارہ قیامت تک وہ اس دنیا میں نہیں آئینگے بلکہ آنیوالا اس کا مثیل ان کی خو بو لیکر آویگا جیسا کہ آیت قرآن شریفہ فلما توفیتنی میں صاف بیان ہے پھر کہتے ہیں کہ سیدنا المسیح کی توہین کرتے ہیں بھلا سوچو تو کہ ہم اگر اپنے پیغمبر سے ان جھوٹے اعتراضات کو جو نافہمی اور کور چشمی سے کر کے مسیح کو آسمان پر زندہ بٹھا کر آنحضرت پر کئے جاتے ہیں ان کے دور کرنے کے واسطے مسیح کی اصلی حقیقت کا اظہار نہ کریں تو کیا کریں ہم اگر کہتے کہ وہ زندہ نہیں بلکہ مر گئے جیسے دوسرے انبیاء بھی مر گئے ہیں تو ان لوگوں کے نزدیک تو یہ بھی ایک قسم کی توہین ہوئی ہم خدا کے بلائے بولتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو فرشتے آسمان پر کہتے ہیں افترا کرنا توہین آتا نہیں اور نہ ہی افترا خدا کو پیارا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جسطرح آنحضرت ص کی کسر شان اور ہتک کی گئی ضرور ہے کہ اس کا بدلا لیا جاوے اور آنحضرت ص کے نور اور جلال کو دوبارہ از سر نو تازہ و شاداب کر کے دکھایا جاوے اور یہ اس مسیح کے بت کے ٹوٹنے اور اس کی موت کے ثابت ہونے میں ہے۔ پس ہم خدا کے منشاء اور ارادے کے مطابق کرتے ہیں اب ان کی لڑائی ہم سے نہیں بلکہ خدا سے ہے۔

ان لوگوں نے تو حضرت مسیح کو خاصہ خدا بنایا ہوا ہے اور موحد کہلاتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ وہ زندہ ہے قائم ہے علی السماء خالق۔ رازق۔ عیب دان محی ممیت ہے بھلا اب تبلاؤ کہ اگر یہ صفات خدا کی نہیں تو کس کی ہیں بشریت تو ان صفات کی حامل ہو سکتی نہیں پھر خدائی میں فرق ہی کیا رہا۔ یہ تو عیسائیوں کو مدد دے رہے ہیں پورے نہیں ہم عیسائی تو ضرور ہیں اگر ہم ان کے عقائد ردیہ کی تردید نہ کریں تو کیا کریں پھر ہمیں ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ اسلام۔ آنحضرت صلعم خدا کی طرف سے پاک نبی اور قرآن شریف خدا کا کلام برحق نہیں۔ اور حضرت مسیح زندہ نہیں بلکہ مر کر کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہیں یہی سچا عقیدہ ہے

طلاق ایک صاحب نے سوال کیا کہ جو لوگ ایک ہی دفعہ تین طلاق لکھدیتے ہیں ان کی وہ طلاق جائز ہوتی ہے یا نہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف کے فرمودہ کی رو سے تین طلاق دی گئی ہوں اور انہیں سے ہر ایک کے درمیان اتنا ہی وقفہ لکھا گیا جو قرآن شریف نے بتایا ہے تو ان تینوں کی عدۃ گذرنے کے بعد اس خاوند کا کوئی تعلق اس بیوی سے نہیں رہتا ہاں اگر کوئی اور شخص اس عورت سے عدت گزرنے کے بعد نکاح کرے اور پھر اتفاقاً وہ اس کو طلاق دیدے تو اس خاوند اول کو جائز ہے کہ اس بیوی سے نکاح کر لے۔ مگر اگر دوسرا خاوند خاوند اول کی خاطر سے یا لحاظ سے اس بیوی کو طلاق دے کہ تا وہ پہلا خاوند اس سے نکاح کر لے تو یہ حلالہ ہوتا ہے اور یہ حرام ہے۔

لیکن اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدت گزرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھا اور اللہ و رسول کے فرمان کے موافق نہ دیا گیا تھا

دراصل قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالے کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے۔ کہ پرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جاویں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کیواسطے بڑے بڑے شرائط لگائے ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ امور سب اسواسطے ہیں کہ شاید کسی وقت ان کے دلی رنج دور ہو کر آپس میں صلح ہو جاوے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کبھی کوئی قریبی رشتہ دار وغیرہ آپس میں لڑائی کرتے ہیں اور تازے جوش کے وقت میں حکام کے پاس عرضی پرچے لے کر آتے ہیں تو آخر دانا حکام اس وقت ان کو کہدیتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ اصل غرض ان کی صرف یہی ہوتی ہے کہ یہ آپس میں صلح کر لینگے اور انکے یہ جوش فرو ہونگے تو پھر ان کی مخالفت باقی نہ رہیگی اسی واسطے وہ اسوقت ان کی وہ درخواست لینا مصلحت کے خلاف جانتے ہیں۔

اسیطرح اللہ تعالیٰ نے بھی مرد اور عورت کے الگ ہونیکے واسطے کافی موقعہ رکھدیا ہے یہ ایک ایسا موقع ہے کہ طرفین کو اپنی بھلائی برائی کے سوچنے کا موقع ملسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے الطلاق مرتن یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جدا کر دیا جاوے اگر اتنے لمبے عرصے میں بھی ان کی آپس میں صلح نہیں تو پھر ممکن نہیں کہ وہ اصلاح پذیر ہوں۔

وتر ایک صاحب نے سوال کیا کہ وتر کسطرح پڑھنے چاہیئے ایک اکیلا بھی جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا اکیلا وتر تو ہم نے کہیں نہیں دیکھا۔ وتر تین ہیں۔ خواہ دو رکعت پڑھکر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھ لو خواہ تینوں ایک ہی سلام سے آخر میں التحیات بیٹھکر پڑھ لو ایک وتر تو ٹھیک نہیں۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضور مخالفین سے جو ہمیں اور حضور کو سخت گالی گلوچ نکالتے ہیں اور سخت سست کہتے ہیں اُن سے سلام وعلیکم لینا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا مومن بڑا غیرتمند ہوتا ہے کیا غیرۃ اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ تو گالیاں دیں اور تم اُن سے سلام وعلیکم کرو ہاں البتہ خرید و فروخت جائز ہے اس میں حرج نہیں کیونکہ قیمت دینی ہے اور مال لینا کیسکا اس میں

احسان نہیں ۔

ہمیں کئی بار اس آیت کی طرف توجہ ہوئی ہے اور اس میں سوچتے ہیں کہ من کل حدب ینسلون ۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ساری سلطنتیں ۔ ریاستیں اور حکومتیں ان کے زیر کریں گے اور کسیکو ان کے مقابلے کی تاب نہ ہوگی ۔

دوسرے معنے یہ ہیں دوڑنا ۔ یعنی بلندی پر سے دوڑ جاویں گے کل ۔ عمومیت کے معنے رکھتا ہے یعنی ہر قسم کی بلندی کو کود جاوینگے ۔ بلندی پر چڑھنا ۔ نہایت بڑی بھاری اور آخری بلندی مذہب کی بلندی ہوتی ہے ۔ ساری زنجیروں کو انسان توڑ سکتا ہے مگر رسم اور مذہب کی ایسی زنجیر ہوتی ہے کہ اسکو کوئی ہمت والا ہی توڑ سکتا ہے ۔ سو ہمیں اس ربط سے یہ بھی ایک بشارت معلوم ہوتی ہے کہ وہ آخر کار اس مذہب اور رسم کی بلندی کو اپنی آزادی اور جرأت سے پھلانگ جاوینگے ۔ اور آخر کار اسلام میں داخل ہوتے جاوینگے اور یہی منک کے لفظ سے بھی ٹپکتا ہے اور اس امر کی بنیادی اینٹ قیصر جرمن چند دن ہوئے اپنا عقیدہ عیسویت کے متعلق ظاہر کرکے رکھدی ہے ۔

۴ - اپریل سے لیکر ۱۳ - اپریل تک کے ملفوظات کسی آئندہ نمبر میں درج ہونگے

۱۴ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں اور سیر بھی ہوئی ۔

سیر

کشش ۔ جسطرح انسان کا جسم ایک ہیکل کی طرح بنا کر اس میں خدا نے روح پھونکی ہے ویسی ہی ایک کشش بھی دلوں میں دی ہے جو ان کو کھینچکر یہاں لا رہی ہے انسان اگر ایک شخص کو دوست صادق بنانا چاہے تو نہیں بنا سکتا ہزارہا روپیہ خرچ کرکے وہ کسی شخص کی صدق و وفا پر بھروسا کرتا ہے مگر پھر وہی آخر بے وفا نکل آتا ہے مگر الٰہی کاموں کی طرف دیکھو کہ کسطرح لاکھوں آدمیوں میں صدق و وفا بھر دیتا ہے کیا یہ تھوڑی سی بات ہے براہین میں ہمارا یہ الہام بھی درج ہے والقیت علیک محبۃ منی ۔ یہ سب کشش ہے حتیٰ کہ دشمن بھی ایک کشش میں آیا ہوا ہے جو نہایت بغض میں جل رہا ہے ورنہ دیکھا جاتا ہے کہ ہزاروں بدعتی فقیر ہیں ان کے واسطے کوئی شخص سالا در تکفیر کے فتوے نہیں لکھتا مگر ہمارے لئے ہر ایک طرف سے کوشش ہے کہ یہ کاروبار رک کے گمرہ بڑا بنا جاتا ہے کیونکہ ان لوگوں کی فطرت اولٹی ہے اس لئے ان کو کشش بھی اولٹی ہے ایسا ہی ہوتا رہا ہے آنحضرت صلعم نے دعویٰ کیا تو سب اپنا اپنا کاروبار اور آرام چھوڑ کر آپ کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے اور کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کذاب نے دعویٰ کیا تو کسی نے ایک دفعہ بھی کسی قسم کی ہنسی ٹھٹھا کی بات نہ اڑائی

قبل از عشا

لباس کفار ۔ ایک شخص نے حضرت اقدس سے بیعت کی اور اس کے بعد سوال کیا کہ میری دھوتی باندھنے پر لوگ اعتراض کرتے ہیں فرمایا کہ مسلمانوں کو تشبہ بالکفار نہ چاہیئے مثلاً کوئی مسلمان ہندوؤں کی طرح بودی وغیرہ رکھ لیوے اگرچہ قرآن اور حدیث میں اس کا کہیں ذکر صریح نہیں ہے مگر چونکہ کفار سے اس میں مشابہت پائی جاتی ہے اس لئے اس سے پرہیز چاہیئے تہ بند اور سراویل یعنی پاجامہ آنحضرت کے وقت میں ہوتا تھا اور سراویل کا خریدنا آپ سے ثابت ہے ۔ جب خریدا ہے تو پہنا بھی ہوگا مسلمانوں کا پیرایہ اختیار کرنا عمدہ بات ہے سو انسان مسلمان ثابت ہوتا ہے حتی الوسع دوسرے کو اعتراض کا موقعہ نہ دینا چاہیئے جو لباس اسلام کا ہے اسی میں تقویٰ ہے یہ دھوتی وغیرہ کا طریق یا جو انگریزی ٹوپی رکھ لیا کرتے ہیں مکروہ معلوم ہوتا ہے ۔ آنحضرت صلعم پگڑی باندھا کرتے تھے اگر کرتہ پگڑی اور پاجامہ یا تہ بند سے زائد ضرورت ہو تو حتی الوسع اپنے آپ کو ایسے لباس سے بچانا چاہیئے کہ جس سے مشابہت کفار ہو جاتی ہے ۔ جب لباس کفار کا ہے تو دوسرے انسان کو وہ کافر ہی نظر آوے گا ۔ یہ انسان کی فطرت ہے کہ چھوٹی چھوٹی بات پر اصرار کرتا ہے تو آخر کار بڑی بڑی باتوں پر آ جاتا ہے مگر جب مسلمان کہلاتا ہے تو اسے کفار کے لباس کی کیا ضرورت ہے ۔

پھر سوال ہوا کہ اگر جاتے جاتے دو راستے آ جاویں ایک داہنے کو اور ایک بائیں کو تو کونسے راستے پر جاوے فرمایا اگر سوال کا تعلق ظاہری راستوں سے ہے تو جو راستہ عافیت کا ہو اسی سے جاوے مثلاً ایک راستہ میں مفسد لوگ کنجر وغیرہ آباد ہیں یا شراب خوری ہوتی ہے تو اس کو چھوڑ دیوے اور اگر باطنی راستوں سے سوال کا تعلق ہے تو بھی وہی راستہ اختیار کرے جس میں صلاح اور تقویٰ ہو ۔

اسکے بعد ایک اور سوال پیش ہوا مگر چونکہ اس کو کامل طور پر مورخہ ۱۵ اپریل کی سیر میں حل کیا گیا اس لئے کل تقریر اس کے متعلق اسی تاریخ کی سیر میں درج کرتے ہیں

۱۵ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں اور حسب معمول سیر کے لئے بھی تشریف لائے ۔ بعد نماز مغرب کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا ۔

سیر

سوال ۔ جس حال میں کہ محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا مثیل ہے تو کیا وجہ ہے کہ امت محمدیہ کے مجددین اور اکابر نے اپنے واسطے نبی کا لفظ اختیار نہ کیا حالانکہ موسوی سلسلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ نبی کہلاتے ہیں اور جس حال میں کہ اس امت میں کسی نے آج تک اپنے آپ کو اسطرح کھلے طور پر نبی نہیں کہا تو اب مرزا صاحب کیوں اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں ۔

جواب ۔ مماثلت میں عین ہونا ضروری نہیں کیونکہ اگر بالکل وہی ہو گیا تو پھر وہی چیز ہوئی نہ کہ مثال ۔ اس لئے کچھ کچھ فرق ہونا ضروری ہے جیسے کسیکو اگر شیر کہا جاوے تو یہ ضرور نہیں کہ وہ کچا گوشت بھی کھاتا ہو اور اس کے ایک دم بھی ہو اور جنگلوں میں رہتا ہو وغیرہ وغیرہ صرف بعض صفات شجاعت وغیرہ میں اس کی مماثلت ہوگی اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلعم بھی مثیل موسیٰ تھے مگر آپ نے کوئی اعصار وغیرہ کا سانپ نہ بنایا مگر جیسے موسیٰ نے ایک قوم کو جو غلامی کی حالت میں تھی فرعون کے پھندے سے نجات دی ویسے ہی آنحضرت نے ایک قوم عرب کو شیطان اور طاغوت وغیرہ کے پھندے سے نجات دی ۔ مشابہت میں من وجہ مخالفت چاہیئے اور من وجہ مطابقت ۔ اور اس امت میں جو مراتب خدا تعالیٰ نے رکھے ہیں وہ موسوی سلسلہ سے بہت زیادہ ہیں اگر ایسکے برابر ہوتے تو پھر فضیلت کیا ہوتی ۔ پھر جسقدر علوم کی کثرت اور وسعت اس وقت اس امت میں ہے کیا وہ موسوی امت میں بھی تھی چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ اور کوئی شریعت اب آنحضرت کے بعد نہ ہوگی اس لئے آپکو وہ علوم اور ذکا [illegible] کہ کسیکو پھر نئی شریعت کی ضرورت ہی نہ پڑے خاتم النبیین کی آیت بتلا رہی ہے کہ جسمانی نسل کا انقطاع ہو کر روحانی نسل کا اس لئے جس ذریعہ سے وہ نبوت کی نفی کرتے ہیں اسی سے نبوت کا اثبات ثابت ہے ۔ آنحضرت کی جو کمال عظمت خدا تعالیٰ کو منظور تھی اس لئے کہدیا کہ آئندہ نبوت آپ کی اتباع کی مہر سے ہوگی اور اگر یہ معنے ہوں کہ نبوت ختم ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کے فیضان کے بخل کی بو آتی ہے ہاں یہ معنے ہیں کہ ہر ایک قسم کا کمال آنحضرت پر ختم ہوا اور پھر آئندہ آپ کی مہر سے وہ کمال آپ کی امت کو ملا کریگا

نبوت کے معنے مکالمہ کے ہیں جو غیب کی خبر دیوے وہ نبی ہے اگر آئندہ نبوت کو باطل قرار دو گے تو پھر یہ امت خیر الامۃ نہ رہے گی بلکہ کالانعام ہوگی اور سورہ فاتحہ کی تعلیم جس میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ہے بے سود ٹھہرے گی کیونکہ انعام اور اکرام تو خدا کا اب کسی پر ہونا نہیں تو پھر دعا کا فائدہ کیا ہوا اور نعوذ باللہ یہ ماننا پڑا کہ آنحضرت صلعم

خط

مکرمی ایڈیٹر صاحب البدر سلکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علی گڈہ کالج کے ایک طالب علم نے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب عم فیضہ کے خدمت مین ایک خط لکہا تہا کہ مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اور بھی بہت سے عالم اور پرہیزگار مولوی ہین کہ جو اشاعت اسلام کرتے اور اصلاح اخلاق مین سعی فرما ہین پھر بیعت کی کیا ضرورۃ حضرت مولانا کے حکم کے مطابق خاکسار نے یہ چند سطور لکھی ہین اپنے اخبار مین درج فرمادین شاید کسکو فائدہ ہو +

اپکا بہائی محمد نواب خان ثاقب مالیرکوٹلوی +

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس مین کچھہ شک نہین کہ اس قسم کی جسمانی کمزوریان جیسی آپ بیان کرتے ہین۔ انتشار خیالات۔ ضعف دماغ۔ ہم وغم۔ عدم استقلال وغیرہ یہ سب اسی سبب سے ہین کہ روحانی قوئے بہت کمزور ہین۔ جبتک قرآنی پاک تعلیم کے مطابق اپنی روح اور اخلاق کو مہذب نہ بنایا جائے جسمانی قوئے مین بھی پھرتیلاپن اور استقلال اورسکون پیدا نہین ہوسکتا۔ جو جو فعل خدا تعالے نے جس جس اعضا کے متعلق کیا ہے اس سے وہی فعل باحتیاط لیا جاوے تو وہ اپنی طبعی حالت پر رہتا ہے جب ان قوئے سے ایسے کام لئے جاوین جو ان کے کرنے کے نہین تو وہ بالکل کمزور اور اپنے افعال سے بالکل معطل ہو جاتے ہین یہی راز ہے

ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کا

آپ لکھتے ہین کہ مرزا صاحب کیطرح اشاعت اسلام کرنے والے اور اصلاح اخلاق کرنیوالے بہت سے لائق اور پرہیزگار مولوی ہین اور جیسے مرزا صاحب عالم اور متبحر فاضل ہین ایسے ہی سرسید مرحوم بھی تھے پھر بیعت کی ضرورت کیا ہے۔ سو صرف اس لئے کہ شاید آپ کو یا آپکے کسی دوست کو خدا توفیق دے کہ مرزا صاحب کی ضرورت اور انکے دعوے کی صداقت سمجھہ مین آجائے عرض ہے۔

سرسید خان احمد خان صاحب مرحوم کے پیرون کو سرسید کی لیاقت علمیہ پر ناز ہو تو ہو۔ ہمین تو حضرت اقدس مرزا صاحب علم کے اور مبلغ علم کا کچھہ پتہ نہین ہم تو ان کو محض امی جانتے ہین اور خدا کے علیم وخبیر کا مامور اور تائید یافتہ یقین کرتے ہین۔ یہ خیال ان ناواقف لوگون کا ہے جو علی گڈہ کالج کے احاطہ مین ہین انکو نور نبوت اور منہاج رسالت سے بالکل بیخبری ہے سرسید احمد خان صاحب کو نبی پہ تحدی پیشگوئی کی جوان کے جیتے جی پوری ہوئی اور اس نے دکھایا کہ خدا ہی حضرت اقدس نے ہزارون اعجازی نشان دکھائے جنکا سلسلہ جاری ہے علوم وفنون منہ کی مہارت خدا شناسی نہین بتا سکتی۔ ہان خدا دانی اور خدا شناسی تمام علوم وفنون کی جہوٹی چمک کو مدھم کرسکتی ہے۔ افسوس ہے کہ ان مادی علوم کے بندون نے قرآن کریم مین تدبر کرنا چھوڑ دیا ہے جو ایک نبی امی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل ہوا جس سے آب تک مکالمہ الٰہی کا فیض جاری ہے یہی تو اصل بات ہے جس مین کوئی دوسرا مولوی یا صوفی یا فلسفی لگا نہین کھا سکتا آئینۂ کمالات اسلام پڑہو پھر پتہ لگے گا

آپ جانتے ہین کہ دنیا صوفیون اور فلسفیون اور دیگر ہر قسم کے لائق لوگون سے اور مین جانتا ہون کہ متقیون اور پارساؤن سے بلکہ ملہمون اور ارباب کشف سے بھی خالی نہین ہے ہر ایک شخص بجائے خود کچھہ نہ کچھہ نیکی کا کام کر رہا اور بتا رہا ہے مختلف قسم کی اور مختلف اغراض کی انجمنین اور کمیٹیان ہین جو اپنے اپنے اغراض اور مقاصد کی مد کے اندر محدود کوششین کررہی ہین اور ہم اس امر کو مانتے ہین کہ وہ کسقدر مفید خلائق کام کر رہے ہین نہ یہ کہ لوگون کو ہدایت کی راہ بتارہے ہین اور اخلاقی گندگیون کو نکالکر اخلاق فاضلہ کا پاک نور بھر رہے ہین ہرگز نہین قرآن کریم جس معلم خیر امام کی ضرورت بیان کرتا ہے اس مین تین صفات ہونی چاہیئے جیسے ارشاد کرتا ہے یتلوا علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون یعنی جو ہماری آیتون کو پڑہکر سناتا ہے اور تم کو ردی اور ناپاک اخلاق وآداب سے پاک کرکے پاک آداب سکہاتا ہے اور وہ باتین تعلیم کرتا ہے جو تم جانتے بھی نہ تھے پھر آیت اس افضل الرسل خاتم الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے اب یہان ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے یہودی احبار ورہبان مین الہام وکشف والے اور بڑے عابد وزاہد نہ تہے جو نحن ابناء اللہ واحباءہ کا دم بھرتے اور بڑے بڑے مشائخ اور علما نہ تھے جو اپنے علم وفضل پر بڑے بڑی شیخیان بگھارتے تھے ہان تھے اور ضرور تھے۔ مگر ایک امی نے فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا کے بیت العلم کی ڈگری حاصل کئے ہوئے تہا اور صرف اپنے رب کے آغوش محبت کا تربیت یافتہ تہا ان سب کے علوم وکشوف اور معارف اور حقائق پر پانی پھیر دیا اگر صرف نیکی اور عبادت اور پارسائی اور زہد وتقوی ہی اصلاح خلق کے لئے کافی ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت نعوذ باللہ بے سود ٹھہری۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے واجعلنا للمتقین اماما۔ یعنی ہمین امام المتقین بنا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہ کتنا ہی بڑا متقی اور پارسا اور لائق مولوی یا صوفی ہو وہ امام نہین ہوتا امام تو وہ ہوتا ہے جو متقیون اور پارساؤن اور تمام علمائے زمانہ اور دانایان فرزانہ سے آگے قدم رکھے اور اس فوج کا سپہ سالار ہو اور اپنے قوت اخلاقی۔ قوت امامت۔ قوت بسطت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ۔ قوت کشف والہام مین اول واقدم ہو۔

اوّل قوت اخلاق۔ پھر اس لئے اس مین موجود ہو کہ اسکو آنا دشمنون اور اوباشون سے بھی واسطہ پڑتا ہے اس لئے اس قوت اخلاق کے ذریعے طیش نفس اور جوش مجنونانہ نہ ہوگا وہ بڑے ثبات اور تحمل سے انکی شوخیون کو برداشت کرے یہ کہ بدحواس ہوکر نیلی پیلی آنکھین کرکے۔ جھاگ منہہ پر آجائے اور ایسا بدحواس ہو جائے کہ وہ کچھہ بھی مفید بات نہ کرسکے۔ غرض وہ انک لعلی خلق عظیم کا مصداق ہو۔

دوّم قوت امامت۔ یہ اس لئے ہو کہ اس کو معارف اور محبت الٰہی مین آگے بڑہنے کا شوق ہو اور اس امر کو وہ دکھ سمجھے کہ وہ ترقی سے روکا جائے یہ ایک فطری قوت ہے جو امام مین ہوتی ہے خواہ لوگ اس کے علوم ومعارف کی پیروی کرین یا نہ پھر بھی اپنی قوت پیشروی سے امام ہے۔ کیونکہ یہ قوت اس کو قوی کی طرح فطری دی گئی ہے جسطرح وہ سنتا اور دیکھتا ہے اسی طرح اسے دوسرے سے آگے بڑہنے کی قوت دمبدم آگے ہی بڑہنے کے لئے اکساتی ہے +

سوم بسطت فی العلم چونکہ امام تمام حقائق ومعارف اور لوازم محبت وصدق ووفا مین آگے آگے قدم رکھتا ہے اور ہردم رب زدنی علما دعا مین لگا رہتا ہے اور اپنے تمام قبضے کو ابھی

الکتب والحکمۃ ویعلمکم ۴

خدمت مین لگا دیتا ہے اور اسکے حواس پہلے سے جوہر قابل ہوتے ہین اس لئے ہر ایک اہل علم کے مقابلہ اسکو علوم الہیہ مین بسطت عنایت کی جاتی ہے اور قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاصنہ اور اتمام حجت مین ان کے برابر کوئی نہین ہوتا۔ نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ وہ نور چمکتی ہوئی شعاعون کیساتھ دوسرون کو نہین دیا جاتا وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

چہارم۔ قوت عزم۔ کسی حالت مین تھکنا اور نا امید ہونا اور ارادہ مین سست ہونا اس کے پاس نہ آئے۔ بسا اوقات انبیاء کو جو امام الزمان ہوتے ہین بہت ایسے ابتلا ہوتے ہین۔ وحی رک جاتی ہے پیشگوئیان ابتلا، کے رنگ مین ظاہر ہوتی ہین کہ عام پر صدق کھلتا نہین مگر پھر بھی وہ بیدل نہین ہوتے یہان تک نصرت الہی کا وقت آجاتا ہے

پنجم اقبال علی اللہ۔ تمام مصائب۔ اور ابتلاؤن کے وقت خصوصاً جبکہ دشمن سے مقابلہ آپڑے کسی نشان کا مطالبہ ہو۔ کسی فتح کی ضرورت ہو یا کسی کی ہمدردی واحباب سے ہو خدا کی طرف جھکتے ہین اور محبت اور وفا اور عزم سے بھری ہوئی دعاؤن سے ملاء اعلیٰ مین ایک شور پڑ جاتا ہے جیسے شدت گرمی کے بعد مینہ آتا ہے اسی طرح سے ان کے اقبال علی اللہ کی حرارت سے آسمان پر باران رحمت کا نزول ہونے لگتا ہے ؎

ان دعائے شیخ نے چون ہر دعا است
فانی است گفت او گفت خدا است

ششم۔ الہامات وکشوف۔ اس ذریعے سے علوم ومعارف خدا سے پاتا ہے ان کے الہامات دوسرونکے الہامات سے اعلےٰ اور اکمل ہوتے ہین جن کے ذریعہ بڑے بڑے علوم کھلتے ہین۔ دینی عقدے حل ہوتی ہین۔ ان کے الہامات دوسرے لوگون کی طرح ذاتیات تک محدود نہین ہوتے اس سے اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیان جو مخالف قومون پر اثر ڈال سکین قوة ایمان اور نصرت دین کے لئے ظاہر ہوتی ہین اور خدا تعالےٰ ان کے ساتھ صفائی کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے یہان تک سوال وجواب کا سلسلہ بندھ جاتا ہے اسیطرح امام الزمان گویا خدا کو دیکھ لیتا ہے

پس یہ چھ باتین اب کسی اور صوفی اور مولوی اور شیخ مین ہے تو وہ کیون دبے سکڑے بیٹھے ہین۔ صلیبی فتنہ سے بڑھکر پادریون کے ریشہ دوانیان تخریب بنائے اسلام کے لئے۔ ان کی ابلہ فریبیان۔ تثلیث اور کفارے جیسی بے بنیاد عقیدے کو پھیلانے مین پانی کی طرح مال بہایا جانا۔ اور کروڑون آدمیون کا دین اسلام سے مرتد ہوجانا اور ایک سچے خدا کو چھوڑ بیٹھنا۔ اور سب جانتے ہین ایک کمزور مریم کے بیٹے یسوع کو زندہ آسمان پر چڑہانا اور خدا کے پہلو بہ پہلو بٹھانا۔ ان سب باتون سے بڑھکر کوئی فتنہ ہوگا جسپر یہ اپنے تقوے اور علم سے زور لگائین گے۔

ارے میان ان بودے اور کچے اعتقاد کے ملاؤن سے اور تو کیا ہوتا یہ تو عیسائیون کے قدم بقدم چل نکلے۔ مسیح کو عالم الغیب۔ محی۔ ممیت۔ رازق۔ مان بیٹھے۔ یہ تو تھوڑے دنون مین اسلام کو خیرباد کہنے کو تیار ہین۔ انہون نے باہر کے لوگون کو اپنا اچھے نمونے سے امام بنکر تو کیا تارنا اور اصلاح کرنا تھا۔ یہ تو اپنے گھر مین ہی آگ لگانے کو پھر رہے ہین۔ اگر یہ امر غلط ہے تو ہمین بتاؤ کہ کون اپنی قبولیت اور عزت وجاہت سے دست بردار ہوکر صرف اپنے عزم ثابت اور استقامت سے ثبوت دے رہا ہو کہ وہ قرآن کا سچا خادم اور اس نبی امی عربی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دل سے غلام ہے کس کا یہ حوصلہ ہے کہ کہدے کہ آگ مجھے نہین جلا سکتی۔ پانی مجھے ڈبا نہین سکتا۔ تیز تلوارین میرا بال بیکا نہین کرسکتین۔ کسر صلیب ہوجائے تو بات ہے چراغ لیکر ڈھونڈو ایسا روشن ضمیر نہ پاؤ گے جو خدا کے نور قرآنی سے چشم عالم کو منور کرنا چاہتا ہے مگر یہی

ایک غلام احمد قادیانی صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی نبیہ المتبوع۔ جو بائیس برس سے لگاتار اسلام کے زندہ مذہب ثابت کرنے اور عیسیٰ پرست مردون کو زندہ درگور دکھانے اور حضور علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ایک زندہ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ثابت کرنے مین اپنے جان ومال۔ قوے اور وقت کو صرف کرنے مین مصروف ہین۔

سید مرحوم اوٹھے۔ مسلمانان ہند کی ہمدردی کا دل مین درد محسوس کرکے کھڑے ہوگئے اور بڑی بڑی دلگداز۔ اور جگرد وز تقریرین کین مؤثر لکچر دئے۔ کانفرنسین قائم کین۔ خلاصہ یہ کہ علیگڑھ کالج کی بنیاد ڈلوائی۔ یعنی گورے کالے کو ایک کرنا چاہا حاکم محکوم مین آشتی پیدا کرنے کی تدبیرین سوچین چنانچہ وہ کسی قدر کامیاب ہونے لگے تھے کہ پیام اجل آگیا جب تک زندہ رہے انگریزی انگریزی پکارتے رہے بڈھے ہوگئے تھے مگر نوجوان مسلمانون کو ہائی ایجوکیشن کی طرف مائل کرنا چاہتے تھے ہائے ہائے کیا انہون نے کسی کلاس مین قرآن کا درس بھی رکھا جو اولی الامر کی اطاعت کا سب سے پہلا سبق دینے والا تھا مسجد بنائی کبھی عین وقت پر نماز باجماعت اداکرنے بھی آئے! مولوی صاحبان کو کالج کی پروفیسری پر بولایا مگر ارکان اسلام کا ذکر تک نہ آیا۔ پس معلوم ہوا کہ سرسید صاحب مرحوم صرف دنیوی اغراض کی تکمیل کے بھوکے تھے ان کو مذہب سے کیا سروکار تھا ان کو انگریزی پڑھاکر قومی لباس پہنانا منظور تھا۔ لباس تقوے کا وہان کیا ذکر تھا

اب سنیئے حضرت اقدس مرزا صاحب کی تعلیم۔ ایک طرف تو یہ زور ہے کہ کفارہ اور تثلیث کو جڑ سے اوکھاڑ دیا جائے اور یہ ارادہ الہی ہے کہ اب یہ صلیبی فتنہ دور ہو۔ اور دلائل اور حجج قرآنیہ۔ براہین رحمانی سے کسر صلیب ہو۔ خلاصہ یہ کہ عیسائیت کے باطل عقیدے کو زور سے توڑ دیا جائے اور اس خدمت کے لئے مین مامور ہون اور مجھے خدا نے محمدی مسیح کا لقب دیکر بھیجا ہے۔ مین تمام اختلافون کو مٹانے اور اپنا فیصلہ سنانے کے لئے آسمانی تائیدات اور الہی نصرتون کے ساتھ ٹھیک چودہوین صدی مین نازل کیا گیا ہون۔ جیسے وہ مسیح موسوی موسیٰ علیہ السلام سے چودہوین صدی مین آئے تھے اور ادہر یہ تاکید ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور اس کے احکام کی بجاآوری ہمارا فرض موقت ہے نہایت کوتاہ اندیش اور احمق ہے وہ جو وحشیانہ طور پر گورنمنٹ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے اور اب جنگ وجدال اور جہاد وقتال کے جھگڑے فضول ہین ہر طرف امن وسلامت کی آواز آرہی ہے شیر وبکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین۔ فرائض منصبی بڑی آزادی کے ساتھ انجام دئے جاتے ہین ان لوگون کی سخت غلطی ہے جو دین کی آڑ مین تلوار نکالنا چاہتے ہین اور خواہ مخواہ مخلوق خدا کو توپ وتفنگ کا نشانہ بناکر کشت وخون کا ہنگامہ گرم کرنا چاہتے ہین۔ اب آپ اس سے نتیجہ نکال سکتے ہین جو اس اعلیٰ تعلیم سے ایک عالم کو اپنی طرف کھینچ رہا ہو۔ اسکے ہاتھ اور پاؤن چومنے چاہیئے اور اس کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ سمجھکر بیعت کرنا چاہئے یا نہین؟ جسطرح رسول کریم صلعم کے

بقیہ ملفوظات ۱۵ - اپریل ۱۹۱۲ء

حقیقی اور لطیف جواب

اس امت میں سابقہ مجددین اور ماموریں کا نبی نہ پکارا جانا آنحضرت کی شان اور عظمت کو ثابت کرتا ہے جسکا فخر آنحضرت صلعم کو ہی ہے موسیٰ کو ہرگز نہیں ہے کیونکہ جب موسیٰ ع کے بعد نبی کہلانیوالے بار بار آئے اور صدہا ہزارہا آئے تو اس سے موسیٰ کی کسر شان ہوئی کہ جو خطاب ان کا تہا وہی اورونکو کثرت سے ملا موسیٰ ع کے بارہ میں خاتم النبیین کا لفظ استعمال نہیں ہوا مگر آنحضرت کے حق میں ہوا ہے اس لئے خدا نے اس امت میں یوں کیا کہ بہت سے ایسے پیدا کئے جن کو شرف مکالمہ تو دیا مگر آنحضرت کی شان اور عظمت کے لحاظ سے لفظ نبی کا ان کے حق میں نہ رکہا لیکن اگر اس امت میں کوئی بھی نبی نہ پکارا جاتا تو مماثلت موسوی کا پہلو بہت ناقص ٹھہرتا اور من وجہ امت موسوی کو ایک فضیلت ہو جاتی اس لئے یہ خطاب آنحضرت نے خود اپنی زبان مبارک سے ایک شخص کو دیدیا جس نے مسیح ابن مریم ہو کر دنیا میں آنا تہا کیونکہ اس جگہ دو پہلو مدنظر تہے ایک ختم نبوۃ کا اسے اسطرح نبہایا کہ جو نبی کے لفظ کی کثرت موسوی سلسلہ میں تہی اسے اڑا دیا - دوسری مشابہت - اُسے اسطرح سے پورا کیا کہ ایک کو نبی کا خطاب دیدیا تکمیل مشابہت کے لئے اس لفظ کا ہونا ضروری تہا سو پورا ہو گیا اور جو مصلحت یہاں مدنظر تہی وہ موسوی سلسلہ میں نہیں تہی کیونکہ موسیٰ ع خاتم نبوت نہیں تہے۔

نبوت کے بارہ میں اپنا مذہب

محی الدین ابن عربی نے لکہا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف آنحضرت کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے۔

کیا عورت نبوۃ کر سکتی ہے

نبوت پر ذکر ہونے ہوئے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عورت نے نبوت کا دعوےٰ کیا جب اسکے سامنے لانبی بعدی کی حدیث پیش ہوئی تو اس نے جواب دیا کہ لا نبیۃ بعدی تو نہیں ہے مردوں کی نبوت کی نفی ہے نہ کہ عورتوں کی۔ فرمایا یہ اس کی غلطی تہی قرآن شریف میں اکثر خطاب مردوں سے ہے اور ہر جگہ خدا فرماتا ہے کہ الرجال قوامون علی النساء یعنی مرد مثل آقا کے ہیں تو جو احکام آقا کے لئے ہوں خادم اس میں خود ہی شریک ہوتا ہے پس جب مردوں کی نبوۃ کی نفی ہوئی تو عورتوں کی بدرجہ اولیٰ ہوئی۔

درس قرآن

پارہ اول سورہ بقرہ رکوع ۲

ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمومنین

ان تمام لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بتاتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور یوم الاخر پر ایمان لائے اور وہ دراصل ایماندار نہیں ہیں۔

اس سے پیشتر کے رکوع میں منعم علیہم اور مغضوب علیہ گروہ کا ذکر ہوا ہے اور اب ضالیں کا ذکر ہے یعنی ان لوگوں کا جو کہ گمراہی میں ہیں۔ منافق بھی چونکہ متزلزل یقین ہوتا ہے کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ صراط مستقیم پر اس کا قدم نہیں ہوتا اس لئے وہ بھی ضال یعنی گمراہ ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں یہ ذکر اس لئے ہیں کہ ہر ایک مومن اپنے نفس کو ٹٹولے اور جو مذموم صفت اُسے نظر آوے اُسے دور کرے اور نفس کے اس دہوکے میں نہ آوے کہ اس سے مراد وہ منافق ہیں جو کہ کسی نبی یا مامور پر ایمان کے بارے میں نفاق رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو حقیقی مومن ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ اپنی حالت قلبی اور اللہ تعالےٰ کے عنایات اور تائیدات کا رنگ اپنے وجود میں امتحان کر کے اس بات کو پرکھے کہ اگر میں منافق نہیں ہوں تو کیوں ناکامیاں میرے شامل حال ہیں اور جن کو میں منافق کہتا ہوں ان سے میرے حالات متمیز ہیں کہ نہیں۔ حضرت احمد مرسل یزدانی نے ۲۵ مارچ کی ایک تقریر میں فرمایا ہے کہ اگر یہ لوگ نیکی اور تقوی کا دعوی کرتے ہیں تو ان کا دعوی کیوں قرآن کے برابر آکر ٹھیک نہیں بیٹھتا خدا تو وعدہ کرتا ہے وہو یتولی الصالحین اور ان اولیاء اللہ المتقون اگر یہ لوگ واقعی طور پر متقی ہیں تو خدا ان کا کیوں کفیل نہیں اور خدا کا قول کیوں صادق نہیں آتا الخ پس ہر ایک نفس کو دیکہنا اور غور کرنا چاہئے میں جو دوسروں کو منافق اور کافر وغیرہ کہکر الہی تائید اور نصرت سے محروم کہتا ہوں کہیں وہی محرومی میرے شامل حال تو نہیں ہے پس اگر دیکھے کہ وہ بھی ظلمتوں میں پہنسا ہوا ہے اور الہی تائید اس کی معاملات اور کاروبار میں شریک نہیں ہے اور اُسے کھلی کھلی اور بین صراط مستقیم نہیں تو سمجھ کہ کوئی شعبہ نفاق یا کفر کا ضرور دل میں ہے اور ممکن ہے کہ اس کی اُسے خبر بھی نہ ہو۔

من - بمعنے جو - وہ - کون - یہ لفظ ایک دو تین اور اس سے زیادہ کے واسطے آتا ہے۔

یقول - بمعنے بتلاتا ہے - خواہ زبان سے - خواہ ہاتھ سے خواہ اپنے اور اعضاء سے تحریر سے یا تقریر سے غرض دوسر کو بتلا دینے کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے اس سے قال کا لفظ عام ہے یہ ضرور نہیں کہ بالشافہ گفتگو ہو اسی لئے اکثر قصہ اس قسم کے بنے ہوئے ہوتے ہیں کہ دیوار نے میخ کو کہا کہ اس سے پوچھ جو مجھے ٹھوک رہا ہے میخ اور دیوار کی زبان نہیں ہوتی یہاں زبان سے مراد زبان حال مراد ہے۔

امنا باللہ اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہیں کہ کل قرآن شریف کی باتوں کو ماننا۔ اسلام میں اللہ لفظ کے یہ معنے ہیں کہ ایسا خدا جو کہ تمام صفات کاملہ اور عالیہ سے متصف اور جمیع خصائل اور رزائل سے منزہ ہو اور اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے۔ جو کہ کتابیں نازل کرتا۔ اپنے بندوں سے کلام کرتا۔ ان کی ہدایت کے لئے نبی اور رسول اور مجدد مبعوث کرتا جو اسکا طالب ہوتا اس کو اپنی راہیں دکھاتا۔ نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ بد دینا۔ اور اپنے دوستوں کو عزت دیتا اور انکے لئے خوارق عادت کام کرتا اور اپنے دوستوں کے دشمنوں کو ذلیل کرتا۔ ایسے خدا کو جو ماننے والا ہو اُسے نفاق کی کیا ضرورت ہے اور کس کا ڈر ہے کہ وہ حق کو چھپاوے اور درپردہ خدا کے دشمنوں سے بھی تعلقات رکھے۔

یوم الاخر - یوم الاخر پر ایمان کے یہ معنے ہیں کہ انسان جزا و سزا کا قائل ہو اس کے دل میں یہ بات جمی ہوئی ہو کہ نیکی کا بدلہ بدی اور بدی کا بدلہ نیکی نہیں ہو سکتا پھر جس کو یہ ایمان حاصل ہو اور وہ ہر وہ خدا کو ایک متصرف مقتدر ہستی مانتا ہو تو بتلاؤ نفاق کہاں رہیگا

اسی لئے خدا تعالےٰ آگے فرماتا ہے کہ یہ لوگ اس دعوی میں جہوٹے ہیں صرف ظاہری باتوں اور فعلوں سے دکھلانا چاہتے ہیں کہ ہم بھی مومن ہیں۔

وما ھم بمومنین - وہ مومن ہرگز نہیں ہیں جب ما کا صلہ با آوے تو اس سے تاکید مراد ہوتی ہے دا ؤ یہاں حالیہ ہے (باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

[illegible]

تعلیم الاسلام کالج

دار الامان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کا کالج بنانے کے متعلق جو اعلان حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب نے اخبار الحکم مین کیا تھا اور اخبار البدر مین جس کے متعلق آرٹیکل نکل چکا ہے۔ اس کے متعلق اب اعلیٰ کارروائی کا وقت آگیا ہے کیونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس عنقریب نکلنے والا ہے احباب کے مشورہ اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت کے بعد یہ قرار پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر **کالج** کا افتتاح ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو کر دیا جاوے۔ وما توفیقنا الا باللہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اس کالج مین موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم۔ یعنی انگریزی ہسٹری پرشین۔ سائنس کے ساتھ دینی تعلیم اور علم ادب عربی بالخصوص پڑھایا جاویگا۔ جو بزرگ چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا اپنے ایام تعلیم بزرگان دین کی نیک صحبت اور پابندی شریعت حقہ اسلام کی مین گذارین اور مفاسد زمانہ سے بچکر رسمی تعلیم بھی حاصل کرین ان کے لئے موقعہ ہے کہ اس سے فائدہ حاصل کرین

فی الحال فرسٹ ییر کھلے گا۔ فیس مفصلہ ذیل ہوگی

درجہ اول۔ سو روپیہ سے زائد آمد — للعہ ماہوار
درجہ دوم۔ پچاس سے سو تک آمد — ہے ″
درجہ سوم۔ پچاس سے کم آمد — عاہ ″

داخلہ دو روپے

غریب طلباء کی فیس پرنسپل صاحب کی سفارش اور ڈائرکٹر صاحب کی اجازت سے نصف یا معاف بھی ہو سکے گی۔

اس بات کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ حضرت حکیم الامۃ مولوی حکیم نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بھی اپنے اوقات گرامی مین سے کالج کے طلباء کی تعلیم پر صرف فرمایا کرین گے جو طلباء داخل ہونا چاہین ان کو چاہئے کہ ۱۵ مئی سے پہلے یہان آجائین۔ باہر کے طلباء کیواسطے ایک بورڈنگ طیار ہے جسکی فیس ۱۲ ماہوار اور خرچ ۳ روپے سے ۴ ماہوار تک ہوتا ہے مفصل قواعد کے لئے راقم سے خط وکتابت کرنی چاہئے

المشتہر

محمد صادق عفی عنہ سپرنٹنڈنٹ کالج قادیان
۱۴ - اپریل

طاعون

جب سے حضرۃ اقدس کو یہ الہام ہوا ہے کہ ’طاعون کا دروازہ کھولا گیا ہے‘ تب سے ایک غیر معمولی تدفی طاعونی اموات مین دیکھی جاتی ہے اور طاعون نے اپنے حملے مختلف طرق سے کرنے شروع کئے ہین جس سے پتہ لگتا ہے کہ اب صرف گلٹیان وغیرہ کا ہونا ہی طاعون کی علامت نہین ہے بلکہ ہر ایک فوری موت جو ہوتی ہے اور جس طریق سے ہوتی ہے وہ طاعون ہی ہے کہین پیٹ مین درد ہوتا ہے اور ایک قے خون کی آئی اور مریض کا دم ٹوٹا کہین پسلی وغیرہ مین درد ہوا اور بخار چڑھا اور جان گئی۔ حال مین سیالکوٹ کے آمدہ خطوط سے پتا لگا ہے کہ مریض کے پاس اس قدر سخت بدبو آتی ہے کہ عزیز سے عزیز رشتہ دار بھی اسکے پاس نہین ٹھہر سکتا قادیان کے گرد و نواح مین بھی سخت طوفان طاعون کا برپا ہے مگر بفضل خدا خود قادیان اس سے آج تک پاک ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ طاعون آجکل ایک پورے خاندان کو تباہ کرتی ہے اکثر اطراف سے یہ خبرین آرہی ہین کہ ایک گاؤن مین ایک کیس ہوا اور اسکے گھر کے سارے آدمی شام تک مرگئے دوسرے گاؤن سے اگر اس کا رشتہ دار تعزیت کے واسطے آیا وہ واپس گھر میں پہنچا ہی ہے کہ اس کو طاعون ہوئی اور پھر رفتہ رفتہ وہ سارا گھر تباہ ہوا اور شام کو حکام نے انکے گھر مین قفل لگوایا غرضکہ اب طاعون بہت خطرناک صورتین اختیار کرتی جاتی ہے اور اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ صرف ایک دو خرد سال بچے باقی رہ گئے ہین اور کوئی ان کا خبر گیران نہ رہا بہت بڑی عبرت کا مقام ہے اور خدا تعالےٰ کا غیور ہاتھ ولایخاف عقبٰہا کا نظارہ دکھا رہا ہے اس لئے حتی الوسع ہر ایک کو تقوی طہارت اور استغفار مین کوشش کرنی چاہئے اور پاک تبدیلیان پیدا کرنی چاہئین

تخرج الصدور الی القبور

یہ حضرت اقدس کا الہام ہے جو کہ کئی ماہ پیشتر شائع ہوچکا ہے اس کے معنے یہ ہین کہ اعلیٰ طبقے کے لوگون مین موت واقع ہوگی اس کے مصداق اس سے پیشتر مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی رسل بابا وغیرہ ہو چکے ہین اور حال مین مولوی زین العابدین صاحب پروفیسر کالج انجمن حمایت اسلام لاہور جو کہ حضرت اقدس کے منکرین سے تھے طاعون کا لقمہ اجل ہوئے ہین سنا گیا ہے کہ ان کے اہل و عیال مین سے کوئی شخص بھی زندہ نہ رہا ایک ہی دفعہ سب کا خاتمہ ہوا ہے۔

چونکہ آج کل مخالفین مین سے اکثر لوگ نشانہ طاعون ہو رہے ہین اس لئے ہر ایک مقام کے احمدی احباب سے التماس ہے کہ وہ صحیح خبرین ایسی موتون کی برائے اندراج اخبار روانہ کیا کرین کیونکہ یہ نشان الٰہی ہے ✦

انگلستان مین قماربازی کی ترقی

انگلستان مین قماربازی کی یہانتک ترقی ہے کہ ہل کے بشپ صاحب کو اپنی ایک پبلک تقریر مین اعتراف کرنا پڑا ہے کہ قماربازی مین بڑے آدمیون کی وجہ سے ترقی ہو رہی ہے انہون نے بیان کیا کہ جب تک جنٹلمین اور لیڈیز اپنے کمرون مین بیٹھکر بیڈ ہیرک سٹرطین بڑہنے سے باز نہین آتے اس وقت تک مفلسون اور غریبون کی تباہی قماربازی سے ہوتی رہیگی قماربازی کا انسداد محض اس طریق سے نہیں ہوسکتا جب تک انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون کی تعلیم نہ دیجاوے

البدر نمبر ۱۲ اور ۱۳ کے دیر سے اشاعت کی وجہ

مورخہ ۷ اپریل کو مجھے لاہور سے یہ خبر ملی کہ میری والدہ ماجدہ سخت بیمار اور جان بلب ہین اس لئے مین بہ اجازت امام الزمان لاہور چلا گیا اور اسی دن میری والدہ نے وفات پائی اور مجھے ۱۳ دن تک لاہور ٹھہرنا پڑا بہ این وجہ یہ دونون نمبر دیر سے شائع ہوئے اور نمبر ۱۳ مین مین تازہ حالات امام الزمان کے بسط سے درج نکر سکا۔

ہر ایک مقام کی احمدی جماعت سے التماس ہے کہ میری والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ پڑہین اور دعائے مغفرت کرین۔

یاد رہے کہ میری والدہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار تھین ✦

البدر نمبر ۱۲ مین جو مشورہ رجسٹر بیعت کے بارہ مین دریافت کیا ہے۔ اس پر جلد توجہ کرنی چاہئے اور مشورہ سے مطلع فرماوین ✦

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

محکمہ مردم شماری کی غلطی کا اعتراف

ہزا و نر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمت مین جو چٹھی اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محکمہ مردم شماری کی رپورٹ کی اس غلطی کے متعلق بھیجی تھی جو اس نے آپ کی تبلیغ کے متعلق گورداسپور گزیٹیر کی بنا پر کھائی تھی کہ معاذ اللہ مرزا صاحب کا پہلا کام چوڑہون کو تبلیغ تھی۔ اس خطرناک اور مزیل حیثیت ریمارک پر پنجاب گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی اور ہم خوشی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین کہ اس پر مناسب نوٹس لیا لاٹ صاحب بہادر نے افسوس کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب ہوا ہے۔

ہم گورنمنٹ کے شکر گذار ہین کہ اس نے ملک کو ایک خطرناک مغالطہ سے بچانے کے لئے اپنے فرض کو ادا کیا ہم امید کرتے ہین کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا اس کی اصلاح شائع کی جاوے گی۔

مسقط مین ایک احمدی عرب کا نزول

ہمارے دوست عبد اللہ عرب صاحب بغدادی جو کہ کئی سال سے اپنے مذہب شیعہ سے توبہ کرکے احمدی سلسلہ مین داخل تھے اور ایک عرصہ دراز امام الزمان کی صحبت مین رہکر چند ماہ ہوئے کہ ہندوستان سے عربستان کی طرف روانہ ہو گئے ہین وہ مسقط پہونچکر تحریر کرتے ہین کہ جہاز مین ایک ترکی سیاح سے میری ملاقات ہوئی جو کہ علوم فلسفہ وغیرہ سے ماہر تھا اور وفات مسیح کا قائل تھا اس نے حضرۃ امام الزمان کے حالات نہایت دلچسپی سے سنے مگر جب اسے دعاوی مہدویت اور مسیحیت کی نسبت کہا گیا تو اس نے مخالفت کی مسقط مین اترکر اس نے عبد اللہ عرب صاحب کو پادریون کے سپرد کر دیا کہ یہ شخص اصل مین عیسائی ہے اور مسلمانون کے لباس مین پھرتا ہے پادریون نے سفیر برطانیہ کے آگے پیش کیا اور رفتہ رفتہ سلطان مسقط تک نوبت پہنچی مگر سلطان مسقط نے جب کیفیت سنی تو اس نے کہا کہ اس مین کوئی بات قابل اشتباہ نہین کچھ عرصہ گذرا ہے کہ میرے پاس ایک کتاب مرزا صاحب کی پہونچی ہے اس مین انہون نے اپنے دعاوی اور عقائد کی تفصیل دی ہے اور بہت آدمی ان کے ملنے والے ہین چنانچہ وہ کتاب اس نے اہل مجلس کو دکہا کر عبد اللہ عرب صاحب کو آزاد کیا اور آخرکار عرب صاحب کی اخلاقی حالت اور خشوع خضوع کی عبادت دیکھکر اہل مسقط کی بدظنی رفع ہوئی اور تعلق محبت

بڑھ رہا ہے۔

وفات - مولوی بہاؤالدین صاحب حکیم احمدی جو کہ سلسلہ احمدیہ کے ایک بڑے سرگرم ممبر تھے کچھ عرصہ سے عارضہ دق مین مبتلا تھے ۴ - اپریل ۱۹۰۶ء کو انہون بمقام احمد آباد پر وفات پائی ورثا کی احمدی احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے حق مین دعائے مغفرت کرین۔

دین کا تقدم دنیا پر

دین کا بڑا جزو دینی غیرت ہے اور بیعت کا جزو اعظم دین کا تقدم دنیا پر ہے جیسے ہمارے ایک احمدی بھائی نے لاہور مین سمجھایا ہے کچھ عرصہ سے منشی محمد اعظم صاحب احمدی جو کاپی نویسی کا کام کرتے ہین کارخانہ پیسہ اخبار مین ملازم تھے گذشتہ ایام مین ان کو ایک مضمون کتابت کے واسطے دیا گیا جو کہ حضرت اقدس کے خلاف تھا منشی محمد اعظم صاحب نے اس کے لکھنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ اسی وجہ سے ان کو کارخانہ کی طرف سے برطرف کیا گیا۔ سبحان اللہ دین اسیکا نام ہے اور جب تک یہ دینی غیرت قوم مین نہ ہو۔ قوم ترقی کے مدارج طے کر ہی نہین سکتی۔ لیکن ہمین پیسہ اخبار کے ایڈیٹر اور منیجر پر افسوس ہے کہ انہون نے کیون اس امر پر اصرار کیا کہ ضرور اسی کے قلم سے وہ مخالفت سے بھرا ہوا مضمون لکھا جاوے۔ منشی محمد اعظم صاحب نے جس سپرٹ سے کام لیا ہے وہ تو قوم کے خیر خواہان کے لئے بہت قابل قدر تھی اور ایسا نمونہ دیکھکر چاہئے تھا کہ منشی صاحب کی بہت قدر کی جاتی۔

ضروری اطلاع

چونکہ محبی فیض علی صابر صاحب احمدی نے چند وجوہات پر اپنے تعلقات اخبار البدر اور مطبع سے منقطع کر لئے ہین اس لئے آئندہ ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ارسال زر اور درخواست کتب احمدیہ بک ایجنسی و ادویہ وغیرہ صرف بنام محمد افضل پروپرائیٹر اخبار البدر ہونی چاہئے۔

اطلاع - جن صاحبوں کے بلٹم بقایا ہے وہ جلد ارسال زر فرماوین (ایڈیٹر)

نظم

طبعزاد جناب منشی محمد حسین صاحب ساغر احمدی ساکن لاہور

دوستو اک نظر خدا کے لئے + سید الخلق مصطفےٰ کے لئے

رک نہین سکتا دلِ مجبور واللہ اندنون
دیکھکر جو ہو رہا ہے شور برپا اندنون
وائے برحالِ مسلمانان سمجھ سکتے نہین
کیون ہوئے جاتے ہین طاعونی نوالا اندنون
اک مسیح وقت کی خاطر عزیز و بے خطا
افترا تم نے بھلا کیا نہ باندھا اندنون
حسب استدلال قرآن ابن مریم مر گیا
پر خیالِ زندگی پھر بھی نہ بدلا اندنون
صدقے اس فضل و کرم کے اور اس احسان کے
کھلگیا رفع توفی کا معما اندنون
ہان جو از روی بخاری انتظاری تھی ہمین
ہوگیا ہے خاتمہ بالخیر اس کا اندنون
آ نیو الا آ گیا صد آفرین صد آفرین
توڑکر دکھلا دیا دجلِ نصاریٰ اندنون
کر چکا تھا شرک و جہل اپنا تصرف جابجا
غیرت حق نے ہر ایک کو توڑ ڈالا اندنون
مہک گئی ہے اب نئی اک روح پھر توحید مین
دھوم ہے تجدید کی چارون طرف کیا اندنون
حضرت باری کے صدقے اور قربان کیون نہون
لطف کا اپنے دکھایا کیا نمونہ اندنون
سینکڑون ہوئے بھٹکتے اور بگڑتے بنگئے
بحر رحمت نے جو آکر جوش مارا اندنون
چھوڑ دو فسق و فجور و شرک اور سب بدعتین
ہین یہی طاعون کا باعث سراپا اندنون
دل مین اور اعمال مین اک پاک تبدیلی کرو
اور بنا حاصل کرو کچھ زہد و تقویٰ اندنون
جان و ایمان پر نہین اب رحم کرنا چاہئے
اس غضب کے وقت مین کچھ تو حذر ار اندنون
مین چلے دل کے پھپولے توڑنے والا نہین
خوب روشن ہے خدا پر میرا شیوا اندنون
ہے بقول ملہم صادق مسافر کی دعا
کھول دے ہر اک پہ اصلیت خدایا اندنون

ضرورت ہے ایک عمدہ پریسمین اور ایک ایسے کاتب کی جو عربی اور اردو خط لکھ سکتا ہو درخواست کنندگان اپنی اپنی درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر

مطبع انوار الاسلام قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

البدر

طلع البدر علینا من ثنیّۃ الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

قیمت سالانہ پیشگی
(۱) ہندوستان مین ...
(۲) ہندوستان سے باہر ...
(۳) لوکل خریدارون سے ...
(۴) اگر ایک پتہ پر تین اخبار منگوائے جاوین تو فی خریدار ...
(۵) ہر خریدار کو خط وکتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہیے

ضوابط
(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

نمبر ۱۴ | قادیان دارالامان - ۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۴ اپریل ۱۹۰۳ء

طلاق - ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ طلاق ایک وقت مین کامل نہین ہوسکتی طلاق مین تین طہر ہونے ضروری ہین فقہاء نے ایک ہی مرتبہ تین طلاق دیدینی جائز رکھی ہے مگر ساتھ ہی اسمین یہ رعایت بھی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اُسی خاوند سے نکاح کرسکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کرسکتی ہے۔

قرآن کریم کی رو سے جب تین طلاق دیدی جاوین تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہین کرسکتا جب تک وہ کسی اور کے نکاح مین آوے اور پھر وہ دوسرا خاوند بلا عمداً سے طلاق دیدیوے اگر وہ عمداً اسی لئے طلاق دیگا کہ اپنے پہلے خاوند سے وہ پھر نکاح کرلیوے تو یہ حرام ہوگا کیونکہ اسیکا نام حلالہ ہے جو کہ حرام ہے فقہاء نے جو ایک دم کی تین طلاقون کو جائز رکھا ہے اور پھر عدت کے گذرنے کے بعد اوسی خاوند سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے اول اوسے شرعی طریق سے طلاق نہین دی۔

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو طلاق بہت ناگوار ہے کیونکہ اس سے میاں بیوی دونون کی خانہ بربادی ہوجاتی ہے اس واسطے تین طلاق اور تین طہر کی مدت مقرر کی کہ اس عرصہ مین دونون اپنا نیک وبد سمجھکر اگر صلح چاہین تو کرلیوین۔

نماز جنازہ فرمایا کہ اگر متوفی بالجہر مکفر اور مکذب نہ ہو تو اس کا جنازہ پڑھ لینے مین حرج نہین کیونکہ علام الغیوب خدا کی پاک ذات ہے فرمایا جو لوگ ہمارے مکفر ہین اور ہمکو صریحاً گالیان دیتے ہین اُن سے السلام علیکم مت لو اُن سے ملکر کھانا کھاؤ ہان خرید وفروخت جائز ہے اسمین کسیکا احسان نہین۔

جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ مین نہ ادہر کا اور نہ ادہر کا ہون اصل مین وہ بھی ہمارا مکذب ہے اور جو ہمارا مصدق نہین اور کہتا ہے کہ مین ان کو اچھا جانتا ہون وہ بھی مخالف ہے ایسے لوگ اصل مین منافق طبع ہوتے ہین ان کا یہ اصول ہوتا ہے کہ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام - ان لوگون کو خدا سے تعلق نہین ہوتا بظاہر کہتے ہین کہ ہم کسیکا دل دکھانا نہین چاہتے مگر یاد رکھو کہ جو شخص ایک طرف کا ہوگا اس سے کسی نہ کسی کا دل ضرور دکھیگا۔

من کل حدب ینسلون فرمایا کہ مین نے اس آیت پر بڑی غور کی ہے اس کے یہی معنے ہین کہ ہر ایک بلندی سے دوڑین گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صورتین ہین اول یہ کہ ہر ایک سلطنت پر غالب آجاوین گے دوم یہ کہ بلندی کی طرف انسان قوۃ اور جرأت کے بغیر دوڑ اور چڑھ نہین سکتا اور مذہب پر غالب جانا بھی ایک بلندی ہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر وہ زمانہ بھی آویگا کہ مذہب کے اوپر سے بھی گذر جاوین گے یعنی اپنے اوس تثلیثی مذہب سے بھی عبور کر جاوین گے اور اس کو پاؤن کے نیچے مسل دیوینگے اور اسی سے ہمین ان کے اسلام مین داخل ہوجانے کی بو آتی ہے اب پہلی بات تو پوری ہوچکی ہے اب انشاء اللہ دوسری بات پوری ہوگی اور یہ باتین خدا کے ارادے کے ساتھ ہوا کرتی ہین جب خدا کی مشیت ہوتی تو ملائکہ نازل ہوتے ہین ... دلون کو حسب استعداد صاف کرتے ہین تب یہ کام ہوا کرتے ہین۔

اخلاق نبوی فرمایا آنحضرت کے اخلاق کا نمونہ ایک صوفی لکھتا ہے کہ آپ کے پاس ایک نصرانی ملاقات کو آیا آپ نے اس کو اپنا مہمان کیا رات کو کھانا اور بسترہ دیا مگر وہ کم بخت بہت کھا گیا رات کو بدہضمی ہوئی تو لحاف مین اُس کا دست نکل گیا اس لئے شرمندہ ہوکر صبح کو چوری چوری چلدیا جب وہ دور نکل گیا تو آنحضرت کو معلوم ہوا کہ مہمان چلا گیا ہے - بستر دیکھا تو پاخانہ سے بھرا ہوا - آپ نے اُسے اپنے ہاتھ سے دھونا شروع کیا صحابہ نے ہرچند اصرار کیا کہ ہم دہوئین مگر آپ نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا مجھے دھونے دو - ادہر راستہ مین نصرانی کو یاد آیا کہ وہ اپنی سونے کی صلیب بستر پر بھول آیا ہے اُسے لینے کے واسطے وہ واپس آیا دیکھا تو آپ وہی نجاست بھرا لحاف اپنے ہاتھ سے دہو رہے ہین اس نظارہ کو دیکھکر صلیبی ایمان پر اُس نے لعنت کی اور مسلمان ہوگیا۔

قبل از عشا ایک عرب صاحب ملک مصر سے تشریف لائے ہوئے تھے اور قرآن شریف خوش الحانی سے پڑھتے تھے حضرت اقدس نے ان کا قرآن شریف سنکر ان کے لب ولہجہ کو بہت پسند کیا اور قرآن شریف کی عظمت کے خیال سے ان کی تکریم کی۔

سر کے درد کی گولی - کیسا ہی سر درد کیون نہ ہو آرام ہوجاتا ہے قیمت ۱۲ گولی ...

www.aaiil.org

۵ اپریل ۱۹۰۳ء

کثرت بیماری کی وجہ | ان مختلف امراض اور عوارض کے ذکر پر جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ جیسا ایک بیماری ہی انسان کو لاحق کر دیتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی امراض ہیں جن میں وہ مبتلا ہوتا ہے اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے تا کہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارضات اور امراض میں گھرا ہوا پاکر اللہ تعالیٰ سے ترسان و لرزان رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پروا نہ ہو جاوے

مرا بمرگ عدو جائے شادمانی نیست | بعض مخالفین کے طاعون سے ہلاک ہونے کی خبر آئی۔ اس پر فرمایا کہ دشمن کی موت سے خوش نہیں ہونا چاہیئے بلکہ عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ ہر ایک شخص کا خدا تعالیٰ سے الگ الگ حساب ہے سو ہر ایک کو اپنے اعمال کی اصلاح اور جانچ پڑتال کرنی چاہیئے۔ دوسروں کی موت تمہارے واسطے عبرت اور ٹھوکر سے بچنے کا باعث ہونی چاہیئے نہ یہ کہ تم ہنسی ٹھٹھے میں بسر کر کے اور بھی خدا سے غافل ہو جاؤ۔ میں نے ایک جگہ توریت میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ اس میں فرماتا ہے کہ ایک وقت ہوتا ہے کہ جب میں ایک قوم کو اپنی قوم بنانی چاہتا ہوں تو اس کے دشمنوں کو ہلاک کر کے اسے خوش کرتا ہوں مگر اسی قوم کی بے اعتنائیوں سے ایک وقت پھر ایسا آجاتا ہے کہ اس کو تباہ کر کے اس کے دشمنوں کو خوش کرتا ہوں ؎

اعمال کی دو قسمیں | فرمایا اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نظر میں نیک اور نمازی وغیرہ ہوتے ہیں مگر ان کا اندر بدیوں اور گناہوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا ظاہر و باطن یکسان ہوتا ہے وہ عند اللہ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوتے ہیں مگر ان دونوں سے کامیاب ہونے والے وہی ہوتے ہیں جو عند اللہ متقی اور خدا کی نظر میں نیک ہوتے ہیں اور ان پر خدا راضی ہوتا ہے صرف لافزنی کام نہیں آسکتی ؎

اس وقت دو قوموں کا آپس میں مقابلہ ہے۔ ایک تو ہمارے مخالف ہیں اور دوسری ہماری جماعت اب خدا تعالیٰ دونوں کے دلوں کو دیکھتا اور ان کے اعمال سے آگاہ ہے وہی جانتا ہے کہ ہماری جماعت اس کی نگاہ میں کیسی ہے اور دشمن کیسے اور وہ ان سے کہاں تک ناراض ہے پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنا حساب خود ٹھیک کرے چاہیئے کہ دوسروں کا ذکر کرتے وقت تقویٰ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اپنے اعمال کا خیال ہو۔ کہ کہاں تک ہم خدا کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں یا صرف لافین ہی لافین ہیں۔ ابھی طاعون ہو تو نہیں ہو گئی خدا جانے کب تک اس کا دورہ ہے اور اس نے کیا کچھ دکھانا ہے سات سال سے تو ہم برابر دیکھتے ہیں کہ یہ تو افیونی کا ٹہہنی ہی جاتی ہے اور پیچھے قدم نہیں ہٹاتی ہے ہر سال پہلے کی نسبت سنا جاتا ہے کہ ترقی پر ہے

زمانہ ایسا آیا ہوا ہے کہ لوگ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں ہزار ہا انعامات اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نشانات ہیں اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے سے تو نفس کو شرم نہ آئی کہ خدا کا بھی حق ادا کرے مگر شاید اس قہری نشان کو دیکھ کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ افسوس لوگ انعامات اور احسانات الٰہیہ سے تو شرمندہ نہ ہوئے اب اس عذاب ہی سے ڈر کر سنور جاویں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ایسے ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ مسلمان کہلا کر مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح گالیاں دیتے ہیں جیسے چوڑھے چمار کسی کو نکالا کرتے ہیں اللہ اور رسول سے ان کو بجز گالیوں کے اور کوئی تعلق ہی نہیں۔ بڑے گندہ دہن اور پرلے درجے کے عیاش بدمعاش۔ بھنگی چرسی قمار باز وغیرہ بن گئے ہیں ؎

اب ایسے لوگوں کی زجر اور توبیخ کے واسطے خدا جوش میں نہ آوے تو کیا کرے خدا غفور بھی ہے وہ شدید العقاب بھی ہے ایسے لوگوں کی اصلاح بھلا بجز عذاب اور قہر الٰہی کے نازل ہونے کے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں۔ چونکہ بعض طبائع عذاب ہی سے اصلاح پذیر ہوتی ہیں، اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون۔ جب عذاب الٰہی نازل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنا کام کر کے ہی جاتا ہے اور اس ہدایت سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ قبل از نزول عذاب توبہ و استغفار سے وہ عذاب ٹل بھی جایا کرتا ہے

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بد ثمرات سے خدا محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا ہی وقت نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں یہ وقت خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف ہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب، اور جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا پس تم اپنی طرف سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے ؎

۶ اپریل ۱۹۰۳ء

قبل از عشا | فرمایا کہ ہمارے دوستوں کو بعض وقت دعا کے متعلق ابتلا پیش آجاتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان کو دعا کی حقیقت سے اطلاع دی جاوے اور اسی لئے میں نے حقیقت الدعا کے نام سے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے مگر چونکہ طبیعت علیل رہی ہے اس لئے ختم نہیں کر سکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام مدار دعا پر ہی تھا اور ہر ایک مشکل میں آپ دعا کرتے تھے ایک روایت سے ثابت ہے کہ آپ کے گیارہ لڑکے فوت ہو گئے ہیں تو کیا آپ نے ان کے حق میں دعا نہ کی ہوگی ؎

آج کل ایک عام غلط فہمی لوگوں کے دلوں میں پڑ گئی ہے اور یہ اس جہالت کے زمانے کی نشانی ہے اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں بزرگ فلاں اولیاء کی ایک پھونک مارنے سے صاحب کمال ہو گیا اور فلاں کے ہاتھ سے مردے زندہ ہوئے۔

اس کے بعد چند ایک احباب نے جو گوجرانوالہ کے ضلع سے حضرت اقدس کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے تھے آپ سے ملاقات کی انہوں نے . . . . . بیان کیا کہ گھر سے نکل کر جہاں جہاں ہمیں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا ہے وہاں ہی ابتلا پیش آیا کسی نے کہا کہ مرزا صاحب کو جذام ہے کہیں سنا کہ خدا نخواستہ مرزا صاحب زیر حراست ہیں۔ کہیں سنا کہ فوت ہو گئے ہیں مگر چونکہ ہم نے دل میں ٹھانی تھی کہ ضرور قادیان پہنچنا ہے اس لئے آگئے ورنہ ہمارے واپس جانے میں کوئی شبہ باقی نہ تھا۔ پھر انہیں سے ایک نے حضرت اقدس کا دست مبارک پکڑ کر دوسروں کو دکھایا کہ اب دیکھ کر اپنے شبہات دور کر لو اور کہا کہ جو انسان کو جذام بتلاتے ہیں خدا خود ان کو مجذوم کرے اس کے بعد ان سب نے بیعت کی اور بعد بیعت ان کو حضرت اقدس نے نصیحت فرمائی ؎

بیعت اور توبہ | بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اس طرح سے

اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ اس اقرار کو نہ کرے یہ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اُسے قبول کرلیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی مین توبہ کرنیوالے کی توبہ قبول کرتا ہون خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ اوس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا

سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالےٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنیوالون کے ساتھ کئے ہین - اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل مین شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ مین تمام گناہون سے بچون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا تو اس کے یہ معنے ہین کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیون - قریبی رشتہ دارون اور سب دوستون سے قطع تعلق چھوڑنا ہون ایسے لوگون پر خدا کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہی کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے پھر جو لوگ دل سے دعا کرتے ہین خدا ان پر رحم کرتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ آسمان زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اسکو پیدا ہی نکرتا - گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہین سچی توبہ کرنے والا خدا سے بڑے بڑے انعام پاتا ہے - یہ اولیا قطب اور غوث کے مراتب اسیواسطے لوگون کو ملے ہین کہ وہ توبہ کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ سے ان کا پاک تعلق تھا اس واسطے ہرگز نہین ہے کہ وہ منطق - فلسفہ اور دیگر علوم طبعیہ وغیرہ سے ماہر تھے جو لوگ خدا تعالےٰ پر بھروسا کرتے ہین وہ ان بندون مین داخل ہو جاتے ہین جنپر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔

اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ مین مالدار ہو جاؤن گا مجھے فلان عہدہ مل جاویگا یا در کھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا بیزار ہے - بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا مین انسان کی کوئی مراد حاصل نہین ہوتی طرح طرح کے آفات - بلائین - بیماریان اور نامرادیان لاحق حال ہوتی ہین مگر ان سے گھبرانا نہ چاہیئے - موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاویگا غریبی مین بھی مرنا ہے بادشاہی مین بھی مرنا ہے اس لئے سچی توبہ کرنیوالی کو اپنے ارادون مین دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہئے۔

خدا تعالےٰ کی یہ عادت ہرگز نہین ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اُسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی

* یہی کرنا پڑے گا مرضی خدا تعالیٰ کو سب پر مقدم رکھونگا اور اسی کے لئے اپنے تعلقات

ضائع نہیں ہوتا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلان شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا خدا تعالیٰ بندہ سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشین اس کے حضور پیش نکرے اور خالص + ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اسطرح جھکتا ہے اُسے کوئی تکلیف نہین ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے ہے من یتق الله یجعل له مخرجا و یرزقه من حیث لا یحتسب اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہین بلکہ عزت - علم - وغیرہ سب باتین جن کی انسان کو ضرورت ہے اس مین داخل ہین خدا تعالےٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہین ہوتا - من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ - ہمارے ملک ہندوستان مین نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانون کی طرح وہ بھی زمینون مین ہل چلاتے معمولی کام کرتے مگر خدا تعالےٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہین +

خدا تعالیٰ اپنے بندون کا حامی ہو جاتا ہے دشمن چاہتے ہین کہ ان کو نیست و نابود کرین مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہین اور اپنے دشمنون پر غالب آتے جاتے ہین جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کتب الله لاغلبن انا و رسلی یعنی خدا تعالےٰ نے لکھدیا ہے کہ مین اور میرے رسول ضرور غالب رہین گے اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظرون مین حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جون جون وہ تعلقات الٰہی مین ترقی کرتا ہے تون تون اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے جیسے خدا تعالےٰ بڑا ہے - اسیطرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ آخر کار خدا کا خلیفہ بنجاتا ہے +

اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ کرو کہ اُسے یونہی چھوڑ جاؤ بلکہ اُسے ایک امانت اللہ تعالےٰ کی خیال کرو - توبہ کرنیوالا خدا تعالےٰ کی اس کشتی مین سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے - اس نے مجھے فرمایا ہے واصنع الفلک اور پھر یہ بھی فرمایا ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیھم جسطرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسکو بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا مین بھیجتا ہے - آجکل توبہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہین رہین گے بلکہ اولاد تک

بھی پہونچینگے سچے دل سے توبہ کرنے والون کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہین -

دنیوی لوگ اسباب پر بھروسا کرتے ہین مگر اللہ تعالےٰ اسباب کے لئے مجبور نہین ہے کہ اسباب کا محتاج ہو کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیارونکے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کرکے کرتا ہے اور کسیوقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جسطرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو مین آجاتا ہے اسیطرح خدا تعالےٰ کے ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دیسکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے اگر تم نے سچی توبہ نہین کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین مین بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے آجکل اس توبہ مین بڑے بڑے مشکلات ہین - اب یہان سے جاکر تم کو بہت کچھ سننا پڑے گا اور لوگ کیا کیا باتین بنائین گے کہ تم نے ایک مجذوم - کافر - دجال - وغیرہ کی بیعت کی - ایسا کہنے والون کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا تم تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہین اس لئے چاہیے کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ خدا ان کو بھی ہدایت دے اور جیسے کہ تم کو امید ہے کہ وہ تمہاری باتون کو ہرگز قبول نہ کرینگے تم بھی اُن سے منہ پھیر لو +

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ دینی علوم کی واقفیت - خدا کی عظمت کو مد نظر رکھنا اور پانچون وقت کی نمازون کو ادا کرنا - نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس مین دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

---

۷ و ۸ اپریل ۱۹۰۳ء

۷، ۸ اپریل کو کوئی قابل اشاعت ذکر نہین ہوا +

---

۹ اپریل ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشا	اول طاعون کے ٹیکہ کے متعلق بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی اس کے بعد توبہ

کا نوکر چل پڑا۔

توحید اور شرک نے اسباب

فرمایا کہ توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ کہ لیا بلکہ توحید کے یہ معنے ہیں کہ عظمت الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسرے شے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اوسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ ہو اور خدا کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے مثلاً کسان کہتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نکروں گا اور وہ پھل نہ لائے گی تب تک گذارہ نہیں ہو سکتا اسیطرح ہر ایک پیشے والے کو اپنے پیشے پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی ہوا غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدار زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک خدا تعالےٰ کا اذن نہ ہو اسی لئے جب انسان پانی پیئے تو اس سے خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے پانی کو پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دیتا ہے ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا۔ جب افطار کیا تو پانی پیتے ہی لیٹ گیا اس کے لئے پانی ہی نے زہر کا کام کیا جو کام ہے خواہ معاشرۃ کا خواہ کوئی اور جب تک اس میں آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہیں ہوتا غرض کہ اللہ کے تصرفات پر کامل یقین چاہیے جسکا یہ ایمان نہیں ہے اس میں دہریت کی ایک رگ ہے پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے تب زمین پر ہوتا ہے۔

لاف و گذاف کا نام توحید نہیں مولویوں کی طرف دیکھو کہ دوسروں کو وعظ کرتے ہیں اور آپ کچھ عمل نہیں کرتے اسی لئے اب ان کا کسی قسم کا اعتبار نہیں رہا تو ایک مولوی کا ذکر ہے کہ وہ وعظ کر رہا تھا سامعین میں اس کی بیوی بھی موجود تھی۔ انفاق۔ صدقہ خیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا جس سے مؤثر ہو کر ایک عورت نے پاؤں سے ایک پازیب اتار کر واعظ صاحب کو دیدی جب پر واعظ صاحب نے کہا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں دوزخ میں جلے یہ سنکر اس نے دوسری بھی دیدی۔ جب گھر میں آئے تو بیوی نے بھی اس وعظ پر عمل در آمد چاہا کہ کچھ خیرات کرے تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں سنانے کی ہوتی ہیں کرنے کی نہیں ہوتیں اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نکریں تو گزارہ نہیں ہوتا انہی کے متعلق یہ ضرب المثل خوب ہے ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

تعبیر رویا مردہ کو کلمہ پڑھتے سننا۔ یعنی دین کا دوبارہ سرسبز ہونا

بڑ۔ یعنی بوہڑ کے درخت سے مراد نصاریٰ کا دین ہے کہ جس کی عظمت اور سرکشی تو بہت ہے مگر پھل ندارد

۱۰ - اپریل ۱۹۰۳ء

گناہ بعد از نماز جمعہ چند اشخاص نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے اللہ تعالےٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کریگا اس کے گناہ بخشدونگا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان تمام احکام کے برخلاف کرے جنکا حکم اللہ نے دیا ہے اور ان باتوں کو کرے جنکی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی۔

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے بہت لوگ ہیں کہ توبہ کر کے بھول جاتے ہیں مثلاً حج کرنیوالے حج کر کے آتے ہیں اور واپس آکر چند دنوں کے بعد پھر سابقہ بدیوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو ان کے ایسے حج سے کیا فائدہ۔ خدا تعالیٰ گناہوں سے ہمیشہ بیزار ہے اس لئے انسان کو گناہ سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ جو شخص اسباب پر قادر ہو کر گناہ چھوڑ دے اور پھر نہ چھوڑے تو خدا تعالےٰ ایسے شخص کو ضرور پکڑے گا اگر تم چاہتے ہو کہ اس توبہ کے درخت سے پھل کھاؤ اور تمہارے گھر دباؤں سے بچے رہیں تو چاہیے کہ سچی توبہ کرو۔

خدا تعالےٰ اپنی سنت کو نہیں بدلا کرتا جیسے قرآن شریف میں ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور جو انسان ذرا سی بھی نیکی کرتا ہے تو خدا اُسے ضائع نہیں کرتا اسی طرح جو ذرہ بھر بدی کرتا ہے اوس پر بھی خدا تعالےٰ مواخذہ کرتا ہے پس جب یہ حالت ہے تو گناہ سے بہت بچنا چاہیئے۔

گناہ کی پرواہ نکرنی بعض لوگ گناہ کرتے ہیں اور پھر اس کی پرواہ نہیں کرتے گویا گناہ کو ایک شیرین شربت کی مثال خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے کوئی نقصان نہوگا مگر یاد رکھیں کہ جیسے خدا تعالےٰ بڑا غفور اور رحیم ہے ویسے ہی وہ بڑا بے نیاز بھی ہے۔ جب وہ غضب میں آتا ہے تو کسی کی پرواہ نہیں کرتا وہ فرماتا ہے ولا یخاف عقبٰہا یعنی کسی کی اولاد کی بھی اُسے پرواہ نہیں ہوتی کہ اگر فلان شخص ہلاک ہو گا تو اس کے یتیم بچے کیا کریں گے آجکل دیکھو یہی حالت ہو رہی ہے آخر کار ایسے بچے پادریوں کے ہاتھ پڑ جاتے ہیں اس لئے گناہ کر کے کبھی بے پرواہ مت ہو اور ہمیشہ توبہ کرو۔ یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہیں دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہونچ گیا ہوں بہت سے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالےٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو بری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے مگر قبول نہیں ہوتی یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہوگا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دیگا یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو ہاں

سر درد کی گولی۔ کیسا ہی سر درد کیوں نہ ہو آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱۶ گولی عمر

یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے جیسے ایک انسان اگر دور بین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہتے تو جب تک وہ دور بین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہین اٹھا سکتا یہی حال نماز اور دعا کا ہے اسیطرح ہر ایک کام کے ایک شرط ہے جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پیئے نہ تو فائدہ نہین اٹھا سکتا یا اگر اس مین سے ایک دو قطرہ پیئے تو کیا ہو گا پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہوگا غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا نے ایک حد مقرر کی ہے جب وہ اس حد پر پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہونچین تو وہ اچھے نہین کہلاتے اور نہ ان مین برکت ہوتی ہے۔

عاجزی اختیار کرنی چاہئے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہین ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے **ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزین ہین اگر وہ اس بناوٹ کو کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت مین عاجزی ہی نظر آوے گی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھرون مین امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائین بہت کرو اور اپنے گھرون کو دعاؤن سے پر کرو جس گھر مین ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا اسے برباد نہین کیا کرتا لیکن جس بستی مین زندگی بسر کرنا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہین۔ اگر تم ہر وقت اللہ کو یاد رکھوگے تو یقین رکھو کہ اللہ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے نہ اگو کوئی ضرورت نہین کہ تم کو عذاب دیوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے خدا فرماتا ہے **ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم** اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نکرے جب تک انسان اپنے آپکو صاف نکرے تب تک خدا عذاب کو دور نہین کرتا ہے۔

یہ دنیا خود بخود نہین ہے اس کے لئے ایک خالق ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کی مرضی سے ہو رہا ہے بغیر اس کے رضا کے ایک ذرہ حرکت نہین کر سکتا جو اللہ تعالیٰ سے ترسان رہیگا وہ خود محسوس کرے گا کہ اس مین ایک فرقان (فرق کرنیوالی شے دوسرون سے) پیدا ہو گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ شیطانی سیرت کا انسان نہ ہو تکالیف تو نبیون پر بھی آتی ہین مگر وہ عام لوگون کی طرح نہین بلکہ انکے لئے وہ باعث برکت ہوتی ہین ؛

دغاباز آدمی کی نماز قبول نہین ہوتی وہ اس کے منہ پر پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہین پڑھتا بلکہ خدا کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہین کرتا ؛

نماز کوئی ایسی ویسی شے نہین ہے بلکہ یہ وہ شے ہے جسمین **اہدنا الصراط المستقیم** الخ جیسی دعا کی جاتی ہے اس دعا مین یہ بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہین ان پر دنیا مین خدا کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادے سے ہوتا ہے. چنانچہ طاعون بھی اسی کے حکم سے آئی ہے۔ یہ دنیا سے رخصت نہ ہوگی جب تک ایک تغیر عظیم پیدا نہ کرے جو اس سے نہین ڈرتا وہ بڑا بدبخت ہے اور اس کے استیصال کے لئے ایک ہی راہ ہے وہ یہ کہ اپنے آپ کو پاک کرو کیونکہ اگر پاک ہو کر مر بھی جاویگا تو بھی بہشت کو پہونچیگا۔ مرنا تو سب نے ہے مومن نے بھی اور کافر نے بھی۔ مگر مومن اور کافر کی موت مین خدا فرق کر دیتا ہے ؛

دیکھو ان باتون کو منتر جنتر نہ سمجھو اور یہ خیال نہ کرو کہ یونہی فائدہ ہو جاویگا جیسے کہ بھوکے کے سامنے روٹیون کا انبار فائدہ نہین دیتا جب تک وہ نہ کھاوے اسیطرح آجکے اقرار کے مطابق جب تک کوئی اپنے آپ کو گناہ سے نہ بچاوے گا اسے برکت نہ ہو گی یاد رکھو کہ **مین اس بات پر شاہد ہون۔ کہ مین نے تم کو سمجھا دیا ہے** اب تم کو چاہیے کہ برائیون سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **یجعل لہ مخرجا** یعنی جو امور اسے کشان کشان گناہ کی طرف لے جاتے ہین اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے قرآن کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا سے طلب کرنی چاہیئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہین ملتا کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین مین ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے اسیطرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاویگا **لیس للانسان الا ما سعی** دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہئے جب یہ ہوگا تو دل خود خدا سے ڈرتا رہے گا اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤن سے اسے بچاتا ہے۔

گناہ سے بچو۔ نماز ادا کرو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو خدا کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔

ہر ایک شخص کو خود بخود خدا سے ملاقات کرنے کی طاقت نہین ہے اس کے واسطے۔ واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن **شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** ہین اس واسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے اسیطرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ قرآن کریم مین خدا فرماتا ہے **قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسکم** اس جگہ بندون سے مراد غلام ہی ہین نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نکرو۔ سب حکمون پر کاربند ہو جیسے کہ حکم ہے **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** یعنی اگر تم خدا سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم کی راہ مین فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا ؛

جب لوگ بدعتون پر عمل کرتے ہین تو وہ کہدیتے ہین کہ کیا کرین دنیا سے چھٹکارا نہین ملتا یا کہتے ہین کہ ناک کٹ جاتی ہے ایسے وقت مین گویا الدنیا خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو چھوڑتا ہے جو رسول کریم کی اطاعت کا ہے اور خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنا بے فائدہ ہے ؛

الہام ۱۸ اپریل کی شام کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے پھر یہ لفظ الہام ہوئے۔

ساخبرہ فی آخر الوقت انک لست علی الحق ؛

سر درد کی گولی۔ کیسا ہی سر درد کیون نہ ہو آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱۶ گولی عہ

ڈائری اس کی ترتیب اور اشاعت

اس عنوان سے ایک مضمون ۱۴ عصر الحکم مین نکلاہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرۃ امام الزمان کی ڈائری ایسی شے نہین ہے کہ ہر ایک شخص اس کے لکہنے کے واسطے قلم اوٹہائے اور نہ اس قوم ماموریں کے قول و فعل سے مفید نتائج اور تعلیم کا پیدا کر لینا ہر ایک انسان کا کام ہے اور اگرچہ یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ان کا کوئی قول و فعل ایسا نہین ہوتا جو اللہ تعالےٰ کی جلی یا خفی وحی کے ماتحت نہ ہو مگر ہم یہ کبھی نہین مان سکتے کہ ہر شخص ان اسرار اور رموز کو سمجھ سکتاہے جو اس کی تہ مین ہون ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ہمین اس امر کے اعتراف مین کوئی افسوس اور شرم نہین ہے کہ ممکن ہے بسا اوقات ہم اس فرض کو کماحقہٗ ادا نکر سکین کیونکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ مامور کی ڈائری لکھنے والا انبیا علیہم السلام کی سیرۃ اور بجائے خود علم السیرۃ کے اغراض اور مقاصد پر غائر نظر رکھتا ہو اور ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ امام الزمان کی ڈائری لکہنے کا اصل حق حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب یا حضرت حکیم الامتہ کا ہو سکتاہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے ہم نے اس کی ضرورت کو محسوس کر کے بڑی احتیاط کے ساتھ ڈرتے ڈرتے اس سلسلہ کو شروع کیا ہوا تہا جو ابتک جاری ہے ۔

لیکن اب تو یہ سمجھو کہ اس سلسلہ کی ترقی کی ضرورت پیش آئی یا کچھ اور اور اسباب واقع ہوئے کہ مطبوعہ ڈائریون سے گزر کر قلمی ڈائریان بھی لکہی جانی شروع ہوئین اور ایک رنگ مین شائع کی جاتی ہین اور اس سے ایک نقص یہ پیدا ہوگیاہے کہ بعض امور جو کہ ڈائری کے تحت مین نہین آسکتے اور نہ ان کو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے قول فیصل کے ماتحت رکھا جاسکتاہے اشاعت پاتے ہین ہماری معمولی فردگذاشت یا عدم احتیاط قوم کے لئے مضر ثابت ہوسکتی ہے اور بجائے مفید ہونے کے ہم قوم کے لئے خطرناک ہو سکتے ہین اس لئے اپنی ان ذمہ واریون کو سمجھتے ہوئے ہم کو کئی مرتبہ ضرورت پیش آئی کہ ہم نے ڈائری کے متعلق اپنی برئیت کے اعلان دئے اور بتایا کہ اس مین ہمارا اپنا کس قدر تصرف ہوتا ہے ۔

یہ خلاصہ اس مضمون کے جزو اعظم کا ہے جو کہ الحکم مین شائع ہوا ہے اور ہمین اس سے بکلی اتفاق ہے اور ہم طیار تہے کہ حضرۃ اقدس کے ان الفاظ کے بعد کہ یا ہم کو خاموش رہنا پڑیگا یا اخبار بند ہوگی ۔ ایک آرٹیکل اس مضمون پر لکھتے کیونکہ اب اخبار البدر بھی آہستہ آہستہ الحکم کے ساتھ احمدی قوم کا ایک آرگن بنتا جاتا ہے اور گو ابھی اس کی عمر ۱۶ ماہ کی ہے مگر احمدی جماعت نے جس مستعدی سے اس کی خدمات کو قبول کیاہے وہ بتلاتی ہے کہ انشاء اللہ البدر بہت جلد احمدی جماعت کا ایک بڑا بہاری آرگن ہوجاویگا اور اس کی آواز بھی ایک قوم کی آواز ہوگی اور جیسے کہ یہ بڑہ رہاہے اس کی ذمہ واریان بھی ویسی ہی بڑھ رہی ہین بلکہ جو کچھ تشکر سے رائین اور خیالات البدر کی نسبت احمدی احباب نے اظہار کئی ہین وہ بتلانے ہین کہ احمدی جماعت اس اخبار کی اس لئے بھی بہت مشکور ہے کہ اسکی آمد سے تازہ حالات اور تقریرین پہونچنے کی ایک راہ کہل گئی ہے جو کہ قبل ازین بند تھی ہان جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ کہ مومن کی فراست سے ڈرو وہ خدا کے نور سے دیکھتاہے اسیطرح جب کسی ذراسی فروگذاشت پر ذکر آتا رہاہے تو حضرت حجۃ اللہ علی الارض نے ایک ہی دفعہ بلکہ دو تین دفعہ اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگرچہ ہمارا ان اخبارون سے کوئی تعلق نہین ہے ۔ مگر چونکہ یہ لوگ ہماری کلام نقل کرتے ہین اس مین غلطیون کے ہوجانے کا امکان ہے اور کبھی الہام غلط لکھا جاتا ہے اور کبھی مقدم موخر لکھدیا کرتے ہین اس سے مخالف کو ایک موقعہ اعتراض کا ملتا ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے اور پھر آخرکار اپریل کے شروع مین ہی ایک دفعہ کسی بات پر ذکر آیا تو آپ نے وہ کلمات فرمائے جنکو ہم نے اس سے پیشتر درج کیا ہے مگر تاہم بعض البدر کے احباب کو اس سے جو یہ مغالطہ لگاہے کہ یہ خاص البدر کے حق مین ہین یہ بات ہرگز درست نہین ہے بلکہ اس کا مشاراً علیہ ہر ایک ایسا شخص ہے جو آپ کے کلمات کو اشاعت کی غرض سے ضبط کرتاہے اور یہ عبارات جو کہ الحکم مین البدر کے متعلق لکہی ہین ۔ اور نہ معلوم کس مصلحت سے کہول کر

(۱) اگر لکہا جاوے کہ حضرت اقدس اس وقت آئے اور دروازہ کھولکر پھر کچھ یاد آیا اور واپس چلے گئے ۔

(۲) آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ۔

اگرچہ ان کو حضرت اقدس کے کلمات کے ساتھ ہی لکھکر ان پر نکتہ چینی کی ہے مگر یاد رہے کہ یہ باتین اس کلام کی مشاراً علیہ نہین ہوسکتین اور نہ نمازون کے بارہ مین حضرت اقدس نے یا کسی جلیل القدر صحابہ نے ریمارک مندرجہ الحکم پاس کیا ہے اور نہ ان عبارتون کو ان احتیاطون اور ذمہ واریون سے تعلق ہے جس سے کسی مشکلات کا اندیشہ ہو سکتاہے ۔

حضرت اقدس آئے اور چلے گئے یہ بات تو البدر مین درج نہین ہوا کرتی ہان نمازون کی ادائیگی کا ذکر ہوا کرتا ہے مگر جن وجوہات پر ان کو محل اعتراض بنایا جاتا ہے یعنی یہ کہ مخالف کہہ سکتا ہے کہ اس سے پیشتر حضرت نماز باجماعت نہین پڑھتے تھے سو مخالفون کے ایسے اعتراض کا کوئی حقیقت نہ رکھنا خود اپنے مضمون کے ابتدا مین الحکم تسلیم کر چکاہے جہان لکہاہے " ایک ہی قول یا فعل ہے جو ایک ارادتمند سعید الفطرت کے نزدیک اور شفا اور رحمت ہے اور وہی قول یا فعل ہے جو کہ بدقسمت مخالف کی نظر مین ٹہوکر تھپرا اور ابتلا کی چٹان ہے " ہم نے ادائگی نماز کا ضبط اس نیت سے رکھا ہوا ہے کہ یہ افواہین جو اڑتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رہتی ہین کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب کو جذام ہوگیا ہے ۔ اور آج فوت ہوگئے ہین یا جیسا کہ اشاعۃ السنہ مین ایک دفعہ شائع ہوا تہا کہ مرزا صاحب کی تعلیم یہ ہے سے

نہ رکھ روزہ نہ مرہو کا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ

وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

اور وہان نماز نہین پڑہی جاتی یا خود مرزا صاحب جماعت مین شامل نہین ہوتے تو ہر روز نمازون کا اندراج ایک قوی حربہ ان غلط بیانیون کے رد کے واسطے ہوگا ۔ اور عام طور پر احمدی احباب کو علم ہوگا کہ بذات خود حضرت اقدس کس قدر پابندی جماعت کی کرتے ہین اور سوائے سخت مجبوری کے ہرگز شمولیت جماعت سے محروم نہین رہتے اور اسکو پڑھ کر انکے دلون مین یگانگت اور جماعت بندی کی تحریک ہوگی ورنہ اس سے پیشتر جبکہ تقریرون کی اشاعت مین تاریخ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہ تہا کسی کو ۔ ۔ ۔ تفصیل کیا تھی یہ کب معلوم ہو سکتا تہا کہ اس ہفتہ مین حضرت اقدس کی طبیعت کیسی رہی ۔ باوجود ہر ہفتہ کی بیماری اور عوارضات کے جسقدر تقریرین اور کار نمایان خدا کے مرسل سے صادر ہوتے رہتے ہین وہ بھی ایک بدیہی ثبوت اس کے منجانب اللہ ہونیکا ہے جو مومنون کی زیادتی ایمان کا موجب اور ایک سلیم الفطرۃ کے واسطے غور کا مقام ہے ۔ نمازون کو مقررہ اوقات پر باجماعت ادا کرنے اور اپنے فرائض منصبی کو کماحقہ بجا لانا کوئی آسان بات نہین ہے یہ ایک مجاہدہ ہے پہر انہی کے ضبط سے معلوم ہوتا ہے کہ امراض کے دورہ کی یہ حالت ہے کہ صبح کو حضرت اقدس چنگے بہلے پہر کر آئے ہین اور سب کو امید ہے کہ ظہر مین شریک ضرور ہون گے مگر جماعت انتظار مین ہے کہ اب آپ تشریف لاتے ہین اور اتنے مین خبر آتی ہے کہ حضرت اقدس تشریف نہین لا سکتے آپکا بدن سرد ہے سر مین چکر ہے اٹھ نہین سکتے ۔ چارپائی کے نیچے آگ رکھی ہوئی ہے مالش ہو رہی ہے کہ کسی طرح گرمی پیدا ہو ۔ مگر کوئی فائدہ نہین ہوتا ۔ نبض کا بھی پتہ نہین ۔ اصحاب پر ایک مایوسی

ظاہر ہوتی ہے کہ اس محفل کا چراغ نہیں روشن ہوا کوئی کچھ آرزو لیکر بیٹھا ہوتا ہے اور کوئی کچھ۔ آخر کار ہر ایک نماز ادا کرکے بادل پژمردہ اٹھ جاتا ہے پھر ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کیا کام لے رہا ہے اور وہ اپنے فرائض منصبی کو باوجود اس حالت کے کس طرح امانت سے ادا کر رہا ہے اس کا پتہ ایک بیرک کو اوقات نماز کے ضبط اور آپ کی تصنیفات اور تقریروں سے ہی لگتا ہے اور بہت سی بدظنیان عوام الناس کی اس سے رفع ہوتی ہیں غرضیکہ ہمارے نزدیک ضبط ادائگی نماز کے چند ایک فوائد ہیں جو کہ ہم نے بیان کئے ممکن ہے کہ کسی کی نظر میں ہمارا یہ فعل بیہودہ ہو تو فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ مگر تاہم جب سے البدر جاری ہے میرا یہ اصول ہے کہ اگر کسی خاص امر کے اندراج پر کوئی صاحب معقول طور پر اعتراض کریں تو اُسے چھوڑ دیتا ہوں اور اگر وہ نیا امر ایزاد چاہیں تو کر دیتا ہوں جیسے کہ درس قرآن اور بیعت کے کالم کے بارہ میں البدر نمبر ۱۲ میں لکھا جا چکا ہے اور جیسے کہ گذشتہ ایام میں جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کو ڈائری کا عنوان پسند نہیں ہوا اور مجھے بھی یہ خیال ہوا کہ ملفوظات اور کلمات طیبات جیسے پاکیزہ لفظ کو چھوڑ کر کیوں ڈائری کا لفظ …… اختیار کیا جاوے تو میں نے اُسے ترک کر دیا ہے اسیطرح اگر اب بھی یہ ضبط ادائگی نماز کا احمدیہ پبلک کو ناگوار گذرتا ہے تو مجھے اس کے ترک کر دینے میں کوئی عذر نہیں ہے مگر تو یہ ایک ایسا مشورہ تھا کہ جس کی اطلاع مجھے زبانی یا تحریری طور پر صاحب مضمون خود دیکھتے تھے ہم کون سے کو سوں کے فاصلہ پر بیٹھے ہیں جو اسے بذریعہ اخبار ہی ہمارے کانوں تک پہنچانے کی ضرورت پڑی۔ اور میرے نزدیک مضمونوں کی وہی نیچرل اور طبعی ترتیب ہی زیادہ پسند ہے جو کہ واقعات۔ سوالات اور ضروریات خود ان کو ایک مامور من اللہ کی زبان سے دلواتے ہیں۔

اسیطرح جب کسی نئی ایجاد یا کسی بیمار کا ذکر ہوتا ہے تو اس پر بھی حضرت اقدس جب کبھی کوئی بات یا نکتہ فرماتے ہیں یا ایسے الفاظ آپ کے ذہن مبارک سے نکلتے ہیں جو کہ میری رائے میں تفویض الی اللہ۔ توکل توحید یا معرفت کے کسی نکتہ کا سبق ہوتے ہیں تو میں اسے نوٹ کر لیا کرتا ہوں کیونکہ ایک مومن کا دل کا کسی بات پر دیا رک اپنے اندر ایک بات رکھتا ہے جو کہ دوسروں کے کلام میں نہیں ہوتی الحکم نے اس پر بھی اعتراض کیا ہے مگر جب ہم الاعمال بالنیات پر نظر کرتے ہیں تو نہ ہم کسی کی شکایت کرتے ہیں اور نہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم ان کے اندراج میں

درس قرآن

گذشتہ اشاعت سے آگے

یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون (یہ منافق لوگ ایسی باتوں سے) چھوڑ دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو (نتیجہ یہ ہوتا ہے) وہ اپنے آپکو محروم رکھتے ہیں اور نہیں سمجھتے۔

سچی اخلاص اور محبت اور اطاعت سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں وہ صرف زبانی باتوں اور ریاکاری کے اعمال سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ اگر صرف زبانی قول پر نجات کا مدار ہوتا تو پھر قول تو منافقون کا بھی اللہ تعالیٰ نے نقل کرکے دکھایا ہے بلکہ وہ ایسے قول سے بجائے نجات کے عذاب کے حقدار بن گئے ایک ہی قول ہے کہ ایک ایسے شخص کے زبان سے نکلتا ہے جسکا دل اور زبان ایک ہے نیت میں اخلاص ہے اسی قول سے وہ واصل الی اللہ اور باری تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے وہی ایک قول ہے جو کہ ایسے شخص کی زبان سے نکلتا ہے جسکا قلب اور زبان ایک نہیں ہے وہ خدا تعالیٰ سے بُعد اور قطع تعلق کا باعث ہوتا ہے خدا اور یوم آخر پر ایمان کا اصل نتیجہ کیا تھا کہ خدا سے تعلقات بڑھتے اور اس کے انعامات اور اکرام کا مورد وہ ہوتا مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقون نے اس کا اولٹا پھل پایا یعنی ترقی معکوس کہ بجائے قریب ہونے کے وہ اللہ تعالیٰ سے اور دور ہوتے گئے اور ان کے نفسوں کو دہوکا لگا۔

یُخَادِعُوْنَ - کے معنے ترک کرنا یعنی چھوڑتے ہیں اور یخدعون کے معنے محروم کر لیتے ہیں۔ عام ترجموں میں جو اس کے معنے فریب اور دہوکہ دینے کے کئے جاتے ہیں اُن کی تصدیق قرآن کی کسی آیت سے نہیں ہوتی ہے بلکہ قاموس وغیرہ لغت کی کتب میں خادع کے معنے ترک کے لکھے ہیں۔ قرآن سے بھی ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے دیکھئے سورہ نساء میں ہے ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعہم یعنی منافق خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور خدا ان کو چھوڑتا ہے۔

خدا کو چھوڑ دینے کے یہ معنے ہیں کہ اس کے اوامر احد

بوائی کی پروا نکرلی۔

بعض وقت ایک انسان مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے اور اس وقت شکایت کرتا ہے کہ خدا اس کی مدد کیوں نہیں کرتا اس کا باعث یہی ہوتا ہے کہ اس نے اپنے تعلقات خدا سے قائم نہیں رکھے ہوئے ہوتے اور اسی وجہ سے خدا نے اس کی حفاظت سے اپنا ہاتھ اٹھایا ہوا ہوتا ہے جیسے کہ آجکل طاعون اس نظارہ کو دکھا رہی ہے۔

وما یخدعون الا انفسہم خدع کے معنے روک کے ہیں یعنی یہ لوگ نہیں روک رکھتے۔ فوائد سے یا نہیں بخل کرتے۔ یا نہیں محروم رکھتے مگر اپنی جانوں کو۔ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں سے قطع تعلق کر لیا تو تعلق سے جو فوائد حاصل ہونے تھے اُن سے وہ محروم ہو گئے محرومی نفاق کا نتیجہ ہے۔

وما یشعرون - انہیں شعور نہیں - شعور ایک حیوانی صفت ہے اللہ تعالیٰ ... یہاں منافقوں کو شرم دلاتا ہے کہ تم تو حیوانات سے بھی گئے گذرے ہوئے انہیں شعور ہوتا ہے تم اس سے بھی محروم ہو۔

ہمیشہ اس امر کا خیال رکھو کہ کلمہ منہ سے نکالتے ہو اس کا تعلق دل اور زبان دونوں سے ہو اور تمہارا ہر ایک عمل اس کی تصدیق کرتا ہو۔

فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون۔ ان کے دلوں میں روگ ہے اللہ ان کے روگ کو بڑھا دیگا اور ان کو دکھ دینے والا دکھ ملیگا اس لئے کہ جھوٹ بولتے ہیں۔

نفاق ایک قلبی مرض کا نام ہے اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے مریض میں قوت فیصلہ بہت کمزور ہوتی ہے اور اُسے کسی کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہوتی ابتدا میں جبکہ اسلام کی جمعیت کم تھی اور وسائل تھوڑے تھے تو ایسی حالت میں جب انکو جھوٹ اور مداہنہ سے کام لینا پڑا حالانکہ اس وقت ادنےٰ سے ادنےٰ انسان بھی مقابلہ کرتا تھا۔ تو جب اسلام کی جمعیت ترقی کرے گی اور وسائل بڑھتے جاویں گے تو اپنی اس کمزوری کی وجہ سے ہر ایک بات اور حکم پر وہ آمنا صدقنا کہیں گے حالانکہ ان کے دل میں وہ بات نہ ہوگی گویا اس طرح سے ان کو زیادہ جھوٹ بولنا پڑے گا اور جن جن باتوں کو ان کے دل تسلیم نہیں کرتے ان ان باتوں کو زبان سے ماننا پڑیگا اور انجام یہ ہوگا کہ ہلاکت کا طعمہ بن جاویں گے۔

(باقی آئندہ)

غلطی پر ہیں ہاں ہم البدر کے خریداروں سے ان سے متعلق مشورہ طلب کرتے ہیں کہ ان مضامین میں سے وہ کس کس کی آئندہ اشاعت پسند کرتے ہیں اور کس کی نہیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا غیر ممالک مین اثر

ایک امریکن احمدی

کچھ عرصہ ہوا کہ محمد الگزینڈر رسل وب صاحب نے ایک امریکن مسٹر اینڈرسن صاحب نومسلم کو یہ فہمائش کی تھی کہ اگر آپ اسلام کی روحانیت سے کچھ بہرہ حاصل کرنا چاہتے ہین تو حضرت مرزا صاحب قادیانی سے تعلق پیدا کرین اس پر مسٹر اینڈرسن صاحب نے مفتی محمد صادق صاحب سے خط وکتابت شروع کی اس کا کیا نتیجہ ہوا وہ مسٹر اینڈرسن کے خط سے ظاہر ہے جسکا ترجمہ ذیل مین درج ہے

نیویارک ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

آپ کا ۲۸ جنوری کا لکھا ہوا نوازشنامہ مجھے ملگیا اور اب مین اس کا جواب لکھتا ہون اکثر اوقات مجھے مسٹر وب کے ذریعہ سے ریویو آف ریلیجنز کے نسخے ملتے رہے ہین جو کہ قادیان سے شائع ہوتا ہے مجھے اس کے بعض آرٹیکلون سے حقیقی طور پر دلچسپی ہے کیونکہ وہ واقعات حقہ پر لکھے جاتے ہین اور میرا خیال ہے کہ جس شخص کی فطرت مین تحقیق حق کا شوق ہوگا۔ اس کی نظر مین وہ بہت قابل قدر ہون گے مین خود اسے خریدنا چاہتا ہون اور امید ہے کہ اسی ماہ مین اس کی قیمت ارسال کردون گا۔

احمدیت مین مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور مین اس امر مین تم سے متفق الراء ہون کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب کے واسطے یہ امر مقدر ہے کہ وہ اسلام کے مختلف فرقون کو ایک کردیوین اور ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ اور نیز دوسرے ذرائع سے مین اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ یہ مقدس انسان ہی **مہدی ہے یا کم از کم مہدی کا پیش خیمہ ہے۔**

یہ جو مین نے اوپر کے فقرہ مین دوسرے ذرائع کا لفظ کہا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان دنون ایک صاحب مسٹر محمد برکت اللہ صاحب بمبئی کے باشندہ یہان وارد ہین اور جنسے مجھے مسٹر وب نے ملاقات کرائی ہے اُن سے مین نے بہت سے امور دریافت کئے جنمیں سے ایک مسیح کے مقبرہ واقعہ سری نگر کشمیر کا امر بھی تھا مسٹر برکت اللہ نے تو اسے محال سمجھا ہے مگر میرا اپنا خیال یہی ہے کہ یہ بات بالکل سچ ہے (کہ مسیح سرینگر مین مدفون ہے) کیونکہ میرا الیقین ہے کہ اس کو صلیب سے ہرگز نہین مارا گیا ہے تاہم مسٹر برکت اللہ کا یقین ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب ایک عجیب قابلیت اور لیاقت کے اور نیز منعم علیہ انسان ہین اور ان کی طاقت بدن بدن بڑھ رہی ہے لیکن جیسا کہ آپکو معلوم ہے ریویو آف ریلیجنز مین جسقدر دعاوی ہین اور جہان تک اُن سے میرا تعلق ہے مین ان تمام کی تائید کرتا ہون اور مین دیکھتا ہون کہ اسلام کے تمام فرقون مین عنقریب ایک وحدت پیدا ہونے والی ہے اور ہمارے شاندار مذہب کا اقبال پھر ویسا ہی چمکیگا جیسا کہ پہلے پانصد سال یعنی ساتوین صدی سے لیکر گیارہوین تک چمکتا رہا۔

اب مین اپنے خط کو ختم کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ تم سے اس سلسلہ کے متعلق بہت کچھ خبرین مجھے ملینگی۔

امین ہون تمہارا سچا دوست اینڈرسن

آریہ سماج واقعہ سٹیشن چھینیا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے

سوال وجواب

۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو بروز اتوار مقام مذکور مین باہتمام سردار سوجیت سنگھ صاحب جلسہ ہورہا تھا کہ اتفاق سے ہمارے مہربان میان جمال الدین صاحب احمدی ساکن سیکھوان تحصیل بٹالہ کا ادھر سے گذر ہوا۔ سردار صاحب کی درخواست پر میان جمال الدین صاحب نے اس امر کو منظور کرلیا اور اس خبر کے مشہور ہونے پر اردگرد کے اور بھی بہت سے لوگون نے جمع ہوکر جلسہ کی رونق کو دوبالا کردیا لالہ مرلیدھر صاحب ساکن گورداسپور جلسہ کے پریذیڈنٹ ہوئے اور مفصلہ ذیل شرائط آریہ سماج کی طرف سے سنائے گئے۔

(۱) سامعین سے کوئی مجاز نہ ہوگا کہ فریقین کی گفتگو مین کسی قسم کا دخل دیوے۔ اگر کوئی شخص دخل دیوے گا تو اُسے جلسہ سے باہر نکالا جاویگا۔

(۲) تقریر کنندہ اثنائے تقریر مین فریق مخالف کے مذہب یا اس کے کسی بزرگ مہاتما پر کوئی ایسا لفظ بولنے کا حق نہ رکھیگا جس سے کوئی رنج پیدا ہو۔

(۳) کوئی فریق جو اپنے فریق مخالف پر حجت قائم کرنا چاہے مثلاً احمدی صاحب اگر آریہ سماج کے متعلق کوئی حوالہ دینا چاہین تو آریہ صاحبان کی تصانیف معتبرہ یا وید کے تراجم جو آریہ صاحبان کے کئے ہون ان کا حوالہ دیوے کسی سناتن دھرمی یا عیسائی وغیرہ کا ترجمہ وغیرہ قابل تسلیم نہ ہوگا ایسا ہی آریہ صاحبان جو جو حوالہ دیوین گے تو قرآن شریف کے ان تراجم سے جو مسلمانون نے کئے ہوئے ہین اور اسلامی مطابع مین چھپے ہوئے ہین اور احادیث وغیرہ سے دیوین گے اور کسی غیر از اسلام کا ترجمہ وغیرہ ہرگز قابل سماعت نہ ہوگا۔

(۴) مباحثہ ایک گھنٹہ ہوگا اور سائل اور مجیب مین سے ہر ایک کو پانچ پانچ منٹ اعتراض اور جواب کے لئے دئے جاوینگے۔

ان شرائط کی ترمیم میان جمال الدین صاحب نے اس طرح سے کی کہ شرط اول دوم اور چہارم مین مجھے اتفاق ہے لیکن تیسری شرط مین یہ کلام ہے کہ جیسے آریہ صاحبان اپنے لئے صرف آریہ صاحبان کی تصانیف اور تراجم تسلیم کرتے ہین اور ہندو مذہب کے دوسرے فرقون سے سروکار نہین رکھتے ایسا ہی چونکہ یہ خاکسار حضرت میرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خادم ہے اور اسلام کے دیگر فرقون اور ہم مین بہت سا اختلاف تراجم وغیرہ مین ہے اس لئے ان کی تصانیف اور تراجم ہمارے لئے حجت نہ ہون گے (صرف وہی تصانیف و تراجم حجت ہونگے جو حضرت مرزا صاحب [illegible])

نظم

طبعزاد میان ہدایت اللہ صاحب مشہور ومعروف پنجابی شاعر ساکن لاہور

میان ہدایت اللہ صاحب حضرۃ اقدس کی بیعت مین داخل ہین اور انہون نے ایک لمبی نظم حضرۃ کی شان مین طیار کی ہے جو کہ عنقریب طبع ہونیوالی ہے اس نظم مین سے چند ایک اشعار مورخہ ۱۸۔ اپریل کی شام کو خود ہدایت اللہ صاحب نے حضرت کو سنائے جنمین آیت فلما توفیتنی کے مضمون کو سمجھایا ہے وہ یہان درج کئے جاتے ہین۔

دوبارہ جو دنیا مین آ کر مسیح … وہ دیکھے نصاریٰ کی یہ ابتری
کرے اس جہان سے جب آخر سفر … خدا پوچھے اس سے بروز حشر
کہ تو نے سکھایا تھا اس قوم کو … کہ بیٹا خدا کا مجھے تم کہو
کہینگے مسیح تب یہ پیش خدا … مین جب تک کہ ان مین تھا زندہ رہا
مین توحید اُن کو سکھاتا رہا … رہ راست ان کو بتاتا رہا
اور اٹھایا جو تو نے مجھے فوت کر … ہوا ان کی حالت سے مین بیخبر
مسیح ان مین کا ٹین جو چالیس سال … کہین کیون نہین جانتا انکا حال
ہے قرآن کی آیت کرو اسمین غور … بتا دو جو کچھ اس کے معنی ہین اور
مسیح آنیوالے تھے جو آ گئے … سعید ان کو بس دیکھتے پا گئے
جو بدبخت شب پر ہین اندھے ہوئے … منور ہو سورج نہین دیکھتے
گہن ہین چاند سورج کا رمضان … شہادت یہ مہدی کی ہین نشانین
جو مامور پہلے بھی آتے رہے … وہ پیغام حق کے سناتے رہے
مخاطب جو ان کو ستاتے رہے … کیا اپنا آخر وہ پاتے رہے
وبا قحط طوفان سے مارے گئے … کچھ اندر زمین کے نگہار گئے
ڈبایا عدو موسیٰ فرعون کو … مسیح کے عدو سونپے طاعون کو

البدر

خریدار نمبر ۸۰۵ - دفتر البدر کی معرفت جسقدر روپیہ لنگر خانہ یا کسی دوسری مد کا آتا ہے وہ اماننا وس جگہ پہنچا دیا جاتا ہے مگر جب تک جوابی کارڈ ہمراہ نہ ہو رسید نہیں دی جا سکتی جو صاحب مزید اطمینان کے واسطے رسید چاہتے ہین وہ جوابی کارڈ ارسال کیا کرین +

نظم - ۱۸ - اپریل ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدس نے بعد نماز مغرب ایک ذکر پر فرمایا کہ اخبار مین ایک حصہ نظم کا لگاتار ہوتا چاہیئے اور وہ ہمارے سلسلہ کے متعلق ہوا کرے الحمد للہ کہ البدر شروع سے اس خدمت کو بجا لا رہا ہے احمدی احباب جو کہ فن عروض سے واقف ہین ان کی خدمت مین التماس ہے کہ مثل سابق کے وہ ضرور اپنی طبع آزمائی کے نتائج البدر کے دفتر مین ارسال کرتے رہا کرین

رجسٹر بیعت اور درس قرآن - جس کی نسبت

البدر نمبر ۱۲ مین ہم نے مشورہ طلب کیا ہے اسکے بارے مین اکثر احباب اپنے اپنے مفید مشورون سے ہمین اطلاع دے رہے ہین مگر بعض تو اس امر کی تائید کرتے ہین کہ رجسٹر بیعت ضرور الگ کیا جاوے اور بعض درس قرآن الگ کرنے کو کہتے ہین ابھی اس مین کوئی فیصلہ ناطق نہ ہوا تھا کہ مورخہ ۱۲ اپریل کی شام کو اسمائے مبائعین کی اشاعت پر خود حضرت اقدس نے ایک تقریر فرما کر ہم کو...... متنبہ کیا ہے اگرچہ اس تقریر کے تمام نصائح صرف ہماری اپنی ہی ذات سے تعلق رکھتے ہین مگر چونکہ وہ ایک عام نصیحت بھی ہے اس کا خلاصہ ہم فائدہ عام کی خاطر درج کئے بغیر نہین رہ سکتے +

فرمایا کہ اس سے پیشتر بیعت کرنے والوں کے نام اخبارون مین چھپا کرتے تھے مگر اب نظر نہین آتے اور ان لوگون نے اس التزام کو چھوڑ دیا ہے اگر ان کی اخبارون سے ہمارے سلسلہ کی اتنی بھی امداد نہ ہوئی تو پھر یہ کس کام کے - پھر تو صرف دنیا ہی دنیا ہے کہ اسی کے کمانے کے واسطے یہ سب کاروبار ہوا - اگرچہ یہ مشکل امر ہے کہ کامون مین انسان کو اخلاص حاصل ہو اور محض خدا کی رضا کو مد نظر رکھکر صرف دین کے واسطے اُن کو کیا جاوے مگر تاہم اگر ملونی ہی ہو تو بھی کچھ حصہ دین کا شامل ہو جاتا ہے اور بالکل دنیا داری کی مد سے وہ کام نکل جاتا ہے بیعت کے نام تک چھپے ہوئے ہونے سے اس سلسلہ کا ایک رعب اور دبدبہ اثر ہوتا ہے - مخالف مذہب کے لوگ ان کو دیکھ کر معلوم کر لیتے ہین کہ ان کی کوششون کا کیا انجام ہے اور یہ ایک بڑا نشان الٰہی ہے یہ ان لوگون سے بڑی غلطی ہوئی ہے کہ اس کی اشاعت کو ترک کر دیا ہے اب تو یہ کرین اور آئندہ ایسا نہ کرین - ایک صفحہ پورا اخبار مین بیعت کے نامون کے واسطے ہونا چاہیئے لکھتے لکھتے جو ان لوگون نے بند کر دیا یہ ان کی سستی ہے - قاعدہ کی بات ہے کہ انسان سست ہوتا ہوتا بہت دور تک چلا جاتا ہے اس لئے آئندہ اس کی اصلاح کرین یہ شیطانی وساوس ہوتے ہین ہمیشہ ان کا خیال رکھنا چاہیئے +

اس تقریر پر مین نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ اس سے پیشتر ہی یہ امر میری زیر نظر تھا کہ رجسٹر بیعت کنندگان کی اشد ضرورت ہے اور اس تقریر نے اس ارادہ کی اس طرح اصلاح کر دی ہے کہ اشاعت بیعت کو اخبار کا ضمیمہ نہ رکھا جاوے کہ کم استطاعت احباب پر اس کی خریداری دو بھر ہو - بلکہ اخبار کے مضمون کا ایک جزو اعظم قرار دیکر اس کے ۸ صفحون مین سے ایک صفحہ اسکو دیا جاوے اسی کی اطاعت کی نیت سے اس دفعہ یہ الگ شائع کیا جاتا ہے اور آئندہ اخبار کا صفحہ صرف اسمائے مبائعین کے واسطے ہوا کرے گا -

مگر

چونکہ اس طرح کی ہفتہ وار اشاعت پھر بھی رجسٹر بیعت کی ضرورت کو پورا نہین کرتی اور یہ اخبار ہی اشاعت تو صرف بیعت کنندگان کی فہرست ناظرین تک پہنچاتی رہے گی اس لئے میرا ارادہ ہے کہ رجسٹر بیعت اس سے علیحدہ بھی چھپا ہوا مرتب کیا جاوے جسمین ابتدائے سلسلہ بیعت سے کل اسمائے مبائعین ترتیب وار درج ہون اور جو صاحب اسے اخبار کے ساتھ ہفتہ وار الگ خریدنا چاہین وہ بطور ضمیمہ خرید کر سکین گے +

اب رہا درس قرآن

سو چونکہ اخبار کا ایک کالم صفحہ بیعت کی اشاعت کے واسطے رکھا گیا ہے اس لئے اس امر کی بہت ہی ضرورت پیش آگئی ہے کہ درس قرآن کو ضرور الگ کر دیا جاوے مین انشاء اللہ البدر نمبر ۱۵ یا نمبر ۱۶ مین بتلا سکونگا کہ کم از کم کس قیمت اور ترتیب اور کتنے صفحوں پر درس قرآن البدر م

محکمہ ڈاک کے توجہ کے قابل

باوجودیکہ اخبار البدر ہفتہ وار ہر ایک خریدار کے نام پر باحتیاط تمام ڈاک مین ڈالا جاتا ہے پھر بھی ہم دیکھتے ہین کہ بعض مقامات سے اس قسم کی شکایت کے خط آتے ہین کہ متواتر سہ ہفتہ یا کم و بیش گذر گئے اور اخبار نہین آیا اسیطرح ٹکٹ زار پٹیالہ سے متواتر دو ماہ تک اس امر کی شکایت آتی رہی ہے کہ اوسی بازار مین دو پتون پر اخبار طلب کئے جاتے ہین مگر ایک مکتوب الیہ کو برابر ملتا ہے اور دوسرے کو ایک [illegible] بھی نہین ملا یہ خصوصیت بدانتظامی کی صرف البدر ہی کے ساتھ نہین بلکہ ریویو آف ریلیجنز کے دفتر سے پتہ لگا ہے کہ بعض مقامات پر تو ڈاک کی یہ بدانتظامی دیکھی گئی ہے کہ ایک شخص کے نام میگزین روانہ کیا ہے اس نے شکایت کی کہ وصول نہ ہوا - پھر روانہ کیا پھر نہ ملا حتیٰ کہ تیسری دفعہ پھر روانہ کیا اور پھر اوسے نہ ملا آخر کار مکتوب الیہ نے تنگ آکر ایک شخص کی معرفت اور نام سے جب میگزین طلب کیا تو اسے اب برابر پہنچتا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ بعض مقام کے خاص خاص حلقہ کے پوسٹ مین کا قصور ہے اس لئے ہم یہ نمبر اخبار کا ان تمام ڈاک خانہ کے انسپکٹرون کے نام روانہ کرتے ہین جہان جہان سے اس قسم کی شکایت آتی ہے تاکہ وہ مناسب انتظام اس امر کا کرین +

صر کے ساتھ بطور ضمیمہ کے احمدی جماعت کو دیا جا سکتا ہے اور اوس پر احباب کا مشورہ اور رائے لے کر پھر اس کا آغاز کیا جاویگا

(ایڈیٹر)

سرمہ [illegible] - اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر دھند غبار - ککرے - یعنی روہے آشوب چشم - پانی بہنا - پڑ وال اور خارش اور ضعف بصر کا نادر علاج اعلیٰ طبقے کے اطبا کا مجرب نسخہ قیمت فی تولہ ۱۲ر آنکھوں سے پانی بہنے والے مریض اپنی مرض کو اپنی درخواستون مین واضح طور پر لکھین ان کے لئے اس طیاری مین دوا تبدیل کیجاتی ہے + دفتر البدر سے طلب کرو +

مبایعین کے نام

نمبر شمار	نام	مقام
۱	ماسٹر مولوی آل نبی صاحب چندوسی مرادآباد	
۲	سید جماعت علی صاحب پوسٹماسٹر	〃 〃
۳	مولوی محمد صادق صاحب مدرس	〃
۴	طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی	〃
۵	قاضی رحمت اللہ صاحب (بادپور)	کپورتھلہ
۶	میاں قادر بخش صاحب (اجیانی)	امرتسر
۷	میاں نور احمد صاحب (لودی ننگل)	گورداسپور
۸	میاں عبدالخالق 〃	〃
۹	حکیم حبیب اللہ صاحب 〃	〃
۱۰	سید ارادت حسین صاحب (مونگیر بہار)	بجرہ
۱۱	غلام محمد صاحب	گوجرانوالہ
۱۲	حسن بی بی زوجہ مستری محمد سعید راولپنڈی ورکشاپ	
۱۳	سبداں بی بی زوجہ خواجہ احمد صاحب کوٹ گگے شاہ گجرات	پاڑیانوالی
۱۴	میاں غلام علی صاحب قلعہ دیوان سنگھ گوجرانوالہ 〃	پہلوکی
۱۵	میاں چوہڑ صاحب کشمیری 〃	〃
۱۶	میاں عمر صاحب 〃	〃
۱۷	میاں بڈھا صاحب 〃	〃
۱۸	میاں فیروزالدین صاحب 〃	〃
۱۹	میاں اللہ دتا صاحب 〃	〃
۲۰	مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ بنت غلام علی 〃	〃
۲۱	اینہ بی بی 〃 〃	〃
۲۲	کرم بی بی 〃	〃
۲۳	عالم بی بی 〃	〃
۲۴	عمر بی بی 〃	〃
۲۵	امام بی بی 〃	〃
۲۶	حسین صاحب 〃	〃
۲۷	میاں لکھا چوکیدار صاحب 〃	〃
۲۸	میاں علم دین صاحب 〃	〃
۲۹	میاں کرم علی صاحب 〃	〃
۳۰	میاں کریم بخش صاحب 〃	〃
۳۱	زینب بی بی بنت غلام محی الدین صاحب کوٹ	

نمبر شمار	نام	مقام
	صاحب خاں پنڈدادنخان	
۳۲	اکبر شاہ خان صاحب	نجیب آباد
۳۳	چودھری فضل احمد صاحب درانج	
	امیدوار ضلعدار نہر جہلم (ڈاکخانہ پیلووال)	
۳۴	جھنڈو صاحب منشی پھلی وال	ہرسر
۳۵	میاں نبی بخش صاحب (پھولی وال)	〃
۳۶	منشی خدابخش صاحب چک پرنچہ نمبر ۱۵	جھنگ
۳۷	مولوی عبدالحمید صاحب (جنگو)	کوہاٹ
۳۸	میاں شیر محمد صاحب السنی محمد کلانہ	جھنگ
۳۹	خدابخش جان نائب مدرس رعیہ	سیالکوٹ
	چک جگت رائے (پسرور)	
۴۰	پٹھانا (بستی دریا ہم کلانہ)	جھنگ
۴۱	میاں صلابت صاحب 〃	
۴۲	حسین بخش صاحب جمعدار اسٹیشن	
۴۳	شیخ نور محمد صاحب تحصیلدار ضلع ہولی علاقہ نظام الملک۔	
۴۴	میاں محبوب علی صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ ای آئی ریلوے جمالپور	
۴۵	حکیم محمد ابراہیم (شیدا مونگیر محلہ دلادرپوری) شیدا مونگیر	
۴۶	میاں محمد سعید الحسن صاحب مختار نواب سرے	مونگیر
۴۷	سید عبدالفتاح بن مولوی میر طالب علی ضلع گوداوری ترسالپورم جلہ	
۴۸	میاں عبدالستار صاحب (دیناپور)	صب
۴۹	سید فتح حسین شاہ	سیالکوٹ
۵۰	رلی محمد صاحب (بٹہ معماراں)	〃
۵۱	کریم بخش صاحب معمار محلہ شاہ گڑہ علے	اٹاوہ
۵۲	میاں مراد بخش صاحب 〃	〃
۵۳	حکیم محمد یوسف صاحب 〃	〃
۵۴	محمد عبدالصمد صاحب متعلم انجنیر کلاس	لاہور
۵۵	عباس خان نائک پلٹن ۱۲ الیفنٹ نمبر ۲ چھاؤنی منتعینہ سرے پارٹی نمبر ۱۵ کیمپ دیا میر	
۵۶	میاں عبدالرحیم صاحب	
	ہیدنی مردان حال منتعینہ نمبر ۱۵ سرے پارٹی	
۵۷	محمد اکبر صاحب درویش مسجد	گوجرانوالہ
۵۸	سید محمد تقی صاحب قصبہ ماچھی واڑہ	لودیانہ
۵۹	شیخ غلام محمد (قصبہ ماچھی واڑہ محلہ ملا حان	〃

نمبر شمار	نام	مقام
۶۰	غلام موسیٰ صاحب مدرس مدرسہ صدر نوشہرہ	پشاور
۶۱	میاں عبدالحق صاحب کلرک ہیڈ آفس	پسرور
۶۲	مسماۃ امیرن زوجہ رمضان علی صاحب الہ آباد محلہ کٹرہ	
۶۳	میاں اللہ دتا صاحب (لوڑیکی)	سیالکوٹ
۶۴	میاں محبوب عالم صاحب نائب مدرس مدرسہ من ماجرہ	
۶۵	میاں ابراہیم صاحب	گجرات
۶۶	میاں احمد دین صاحب	
۶۷	میاں الہی بخش صاحب (نوان محلہ)	جہلم
۶۸	مسماۃ بیگم زوجہ الہی بخش صاحب	〃
۶۹	میاں برہان بخش نمبردار (فروز والہ)	گوجرانوالہ
۷۰	میاں اللہ دتا موچی (بازار موچیاں)	راولپنڈی
۷۱	میاں دین محمد (کرمل)	امین پوری
۷۲	میاں امیر بخش (محلہ چابک سواران)	لاہور
۷۳	فیروزالدین صاحب (کوٹلی فقیر چند)	
۷۴	میاں محمد صدیق صاحب 〃	
۷۵	میاں غلام محی الدین (اکبری دروازہ)	لاہور
۷۶	محمد حسن خان صاحب (نونہ می کشمیر)	اسلام آباد
۷۷	میاں غلام رسول صاحب گونیکی	گجرات
۷۸	مسماۃ برکت بی بی ہمشیر سلطان عمر خان	شاہ پور
۷۹	میاں فتح الدین صاحب (محلہ بٹہ	سیالکوٹ
۸۰	رحیم بخش صاحب عرضی نویس رعیہ	〃
۸۱	مسماۃ عائشہ بی بی	امرتسر
۸۲	مسماۃ نظر النساء (مونگیر)	گجرات
۸۳	غلام محمد خان صاحب (جگلن)	لودیانہ
۸۴	مریم بی بی 〃	〃
۸۵	عبدالحکیم صاحب ملتان چھاؤنی	
۸۶	اہلیہ سید نہال شاہ صاحب اسسٹنٹ ہاسپیٹل ممباسا ملک افریقہ	
۸۷	فتح علی صاحب (ملک پور)	گجرات
۸۸	میاں دین محمد اکرالہین پوری	
۸۸	منشی عمرالدین صاحب مدرس	گوجرانوالہ
۸۹	میاں الہی بخش صاحب رنگریز لاہور جھیووالی	
۹۰	میاں کریم بخش صاحب رنگریز	〃
۹۱	محمد زکریا صاحب سنور ریاست	پٹیالہ
۹۲	حافظ کریم بخش صاحب	
۹۳	میاں عمرالدین صاحب	
۹۴	میاں اللہ داد حجام	
۹۵	میاں عبدالکریم صاحب	گوجرانوالہ

نمبر شمار	نام	مقام
۹۶	چوہدری سکندر (رجوعہ گجرات)	پیالہ
۹۷	خدابخش صاحب (رجوعہ)	〃
۹۸	حسن محمد صاحب 〃	
۹۹	غلام محمد صاحب 〃	〃
۱۰۰	خان محمد صاحب 〃	〃
۱۰۱	میاں خنجر صاحب 〃	〃
۱۰۲	میاں فضل دین صاحب 〃	〃
۱۰۳	میاں خوشی محمد صاحب 〃	〃
۱۰۴	میاں شاہ محمد صاحب 〃	〃
۱۰۵	میاں سلطان صاحب رجوعہ	〃
۱۰۶	میاں محمد دین صاحب 〃	〃
۱۰۷	میاں عمر صاحب 〃	〃
۱۰۸	میاں امام الدین صاحب 〃	〃
۱۰۹	مسماۃ فتح بی بی زوجہ محمد یار 〃	〃
۱۱۰	کریم الدین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ ساہیوال شاہ پور	
۱۱۱	میاں غلام نبی صاحب امام مسجد پریمی کوٹ گوجرانوالہ (حافظ آباد)	
۱۱۲	میاں محمد علی صاحب محلہ پنڈتان گجرات اصل باشندہ سیالکوٹ	
۱۱۳	محمد اسماعیل صاحب ڈ نیفہ نویس لودیانہ	
۱۱۴	سیف الدین صاحب حال وارد شہر میرٹھ اصل باشندہ سیالکوٹ	
۱۱۵	برکت علی صاحب برادر عبدالعزیز صاحب چھاؤنی	
۱۱۶	علم الدین (دہولن) سیالکوٹ	ظفروال
۱۱۷	قطب الدین اصل باشندہ 〃 حال وارد میرٹھ	
۱۱۸	حکیم یوسف علی صاحب منیجر صبح صادق اٹاوہ۔ برادر صادق صاحب اڈیٹر اخبار اظہار الحق	پدیسی
۱۱۹	عبدالستار صاحب دریہ خیل	
۱۲۰	حبیب الرحمن صاحب 〃	
۱۲۱	عنایت اللہ صاحب 〃	
۱۲۲	عثمان صاحب 〃	
۱۲۳	خلیل الرحمن صاحب 〃	
۱۲۴	اسعد صاحب 〃	
۱۲۵	میاں عبدالرب صاحب 〃	
۱۲۶	لقی اللہ صاحب 〃	
۱۲۷	غلام محمد صاحب 〃	
۱۲۸	نورالدین صاحب 〃	

بطور نمونہ سرمہ زنگاری کی ایک ایک پڑیہ بیرونجات کے لئے مفت - مر کا ٹکٹ بھیجکر منگا سکتے ہیں قیمت فی تولہ ۱۲ ار

قیمت سالانہ پیشگی

ہندوستان میں ؏
ہندوستان سے باہر سے ؏
نوکل خریداروں سے ؏
اگر ایک پتہ پر تین اخبار
منگوائیں جاوین تو فی خریدار ؏

۱۱۴

رجسٹرڈ ایل ۳۸۸

ضوابط

(۱) البدر ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) درخواستیں بنام محمد افضل ایڈیٹر و پرائیٹر آنی چاہئیں
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

اطلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

نمبر ۱۵ | قادیان دارالامان - یکم مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۳ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلّمہ الرحمٰن

۱۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

(پانچوں نمازیں حضرت نے با جماعت ادا کیں)

اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا - بعد از نماز مغرب حضرت اقدس نے اُس تقریر کا اعادہ فرمایا جو کہ مورخہ ۱۵ - اپریل کی سیر میں درج ہو چکی ہے اُس کی تکمیل میں ایک نئی بات یہ ذکر فرمائی

نبی کہ اس وقت میں امت موسوی کی طرح جو مامور اور مجدد آئے اُن کا نام نبی رکھا گیا تو اس میں یہ حکمت تھی کہ آنحضرت صلعم کی شان ختم نبوۃ میں فرق نہ آوے (جسکا مفصل ذکر قبل ازیں گذر چکا ہے) اور اگر کوئی نبی نہ آتا تو پھر مماثلت میں فرق نہ آتا اس لئے اللہ تعالےٰ نے آدم - ابراہیم - نوح اور موسیٰ وغیرہ میرے نام رکھے حتیٰ کہ آخر کار جری اللہ فی حلل الانبیاء کہا گویا اس سے سب اعتراض رفع ہو گئے - اور آپ کی امت میں ایک آخری خلیفہ ایسا آیا جو موسےٰ کے تمام خلفا کا جامع تھا -

۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج بوجہ علالت طبع حضرت اقدس نماز جمعہ میں شریک نہ ہو سکے سیر بوجہ جمعہ کے ملتوی رہی - باقی نمازیں با جماعت ادا کیں -

قبل از عشا دو گریجویٹ لاہور سے حضرت اقدس کی ملاقات کو تشریف لائے تھے اُن کی آمد پر عیسوت کے متعلق ذکر چل پڑا - اُس پر حضرت اقدس نے عیسوت کی تعلیم کے متعلق فرمایا کہ انسان اس کے قویٰ اور اخلاق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک درخت ہو اور اُس کی بہت سی شاخیں ہوں اور سب اسی لئے ہوتی ہیں کہ پھل دیوں - ایسے ہی انسان کو جو اخلاق دئے گئے ہیں ان کے استعمال کے مختلف موقعے ہوتے ہیں - کبھی حلم کی قوت ہوتی ہے گر وقت اُس کے استعمال کا نہیں ہوتا مصلحت اُس سے کام لینے کا تقاضا نہیں کرتی ایسے ہی غضب کا حال ہے جسقدر قوے انسان لیکر آیا ہے حکمت الٰہی کا بھی تقاضا ہے کہ وہ اپنے اپنے محل پر استعمال ہوں ورنہ پھر خدا تعالےٰ کا فعل عبث ٹھہرتا ہے - ایک خدمتگذار نیک ہوتا ہے اور ایک شریر ہوتا ہے تو اب اگر شریر کو شرارت کیوقت درگذر کیا جاوے تو نظام تمدن کیسے قائم رہ سکتا ہے اور پھر تعدد النون کی قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی - اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ انسان مضطر ہے جیسے حلم کو استعمال کرتا ہے ویسے ہی غضب کو اگر ہمکو خدائی کلام قرآن شریف سے یہ ہدایت نہ ملتی کہ انجیل ایک مختص الزمان تعلیم تھی تو پھر اس کی کلام الٰہی ہونے میں ہی شک پڑتا ہے - ایک ہی پہلو اختیار کرنا اور حلم اور عفو پر زور دینا اور وقت اور مصلحت کو نہ دیکھنا کسقدر خلاف عقل ہے عقل ہمیں دکھلاتی ہے کہ ہزار ہا انسان ہیں جو کہ سزا کے ذریعہ ہدایت یاب ہوتے ہیں اب یہ زمانہ ہے کہ اُن کو یہ تعلیم جسمانی چاہیئے کیونکہ ناقص ہے اور اس سے عہدہ برآئی ہو نہیں سکتی -

۱۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے با جماعت ادا کیں -

سیر نو وارد مہمانوں میں سے ایک نے سوال کیا کہ آپ کا دعوےٰ کیا ہے - فرمایا - ہمارا دعوےٰ مسیح موعود کا ہے جس کے کل عیسائی اور مسلمان منتظر ہیں - وہ میں ہوں -

پھر پوچھا کہ اس کے دلائل کیا ہیں - فرمایا کہ اب وقت تھوڑا ہے سوال تو انسان چند منٹوں میں کر لیتا ہے مگر بعض اوقات جواب کے لئے چند گھنٹے درکار ہوتے ہیں جب تک ہر ایک پہلو سے نہ سمجھایا جاوے تو بات سمجھ میں نہیں آیا کرتی اس لئے آپ کتابیں دیکھیں یا پھر کافی وقت ہو تو بیان کر دئے جاوینگے -

دوسرے صاحب نے سوال کیا کہ خاتم نبوت کی شرح کیا ہے اس کے جواب میں حضرت اقدس نے اپنا وہی مذہب بیان کیا جو کہ ہم صفحہ ۱۰۲ پر لکھ چکے ہیں - اور یہ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جو جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے کلام کئے بغیر نہیں رہ سکتا اسی طرح خدا جس سے پیار کرتا ہے تو اس سے بلا مکالمہ نہیں رہتا آنحضرت کی اتباع سے جب انسان کو خدا پیار کرنے لگتا ہے تو اُس سے کلام کرتا ہے غیب کی خبریں اُس پر ظاہر کرتا ہے اسی کا نام نبوت ہے

معرفت الٰہی فرمایا - خدا کی معرفت کی راہ بہت باریک اور تنگ ہے اس لئے اس کا مشاہدہ انسان پر مشکل ہے ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ اسباب کے ڈھیر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور اسی لئے انسان اُس پر مائل ہو جاتا ہے مگر تاہم ایک حصہ امراض کا انسان کو ایسا لگا ہوا ہے کہ طبیب ہاتھ ملتے ہی رہجاتے ہیں اور کچھ پیش نہیں جاتی -

دنیادار اور دیندار کی مصیبت بعض دنیادار اعتراض کرتے ہیں کہ دینداری اختیار کی تو مصیبت آئی مگر وہ بہت جھوٹے ہوتے ہیں خدا کے ولیوں پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اُس کے ثواب اور معرفت کا موجب ہوتی ہے اور دنیادار پر جو مصیبت آتی ہے وہ اُس کی لعنت کا موجب ہوتی ہے آنحضرت صلعم پر مصیبت پڑی - مگر کیا ہی پیاری مصیبت تھی کہ جیسے جیسے وہ بڑھتی

www.aaiil.org

جاتی ویسے ہی زور سے قرآن نازل ہوتا جاتا۔ وہ ذکر کو جہاد بھی ختم ہو گیا یعنے صرف حضرت معاویہ تک ہی رہا مگر وہ بہت ان میں ہے بان سعید گروہ کے آثار قیامت تک رہے اور ہیں کا نام بھی ارادہ کاش کہ ابوجہل کبھی زندہ ہو کر آتا تو دیکھتا کہ جس کو وہ حقیر اور ذلیل خیال کرتا تھا خدا نے اس کی کیا شان بنائی ہے مشرق اور مغرب تک کہاں کہاں بلاد اسلامیہ پھیلے۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں جو صحابہ فوت ہوئے انہوں نے تو وہ ترقیات نہ دیکھیں مگر جنہوں نے حضرت عمر کا زمانہ پایا۔ انہوں نے دیکھ لیں۔ اگر ابوجہل وغیرہ کو معلوم ہوتا کہ یہ عروج ہو گا تو مثل غلاموں کے آنحضرت کے ساتھ ہو جاتے۔

۲۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں شام کی مجلس میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا

موت - فرمایا باوجود اسقدر بے بنیاد ہستی کے انسان دنیا میں بنیادیں قائم کرتا ہے صرف ایک دم کی آمد و شد ہے اور کچھ نہیں۔ پھر خدا نے یہ بھی کیا عجیب سلسلہ رکھا ہے کہ جو شخص یہاں سے رخصت ہو جاوے۔ اس کو اجازت نہیں کہ واپس آکر دنیا کی [illegible] بتلادے اس میں علماء فلاسفر اور زمانہ کے سب دانا عاجز ہیں اور صرف اسیقدر پتہ ملتا ہے جسقدر خدا کے کلام نے بتلایا ہے۔

آدمی مرتا ہے تو اپنے بڑے بڑے خویش و اقارب اور تعلقات چھوڑ جاتا ہے اور مرنے کے بعد کسی سے کوئی تعلق نہیں رہتا آجکل امریکہ اور یورپ کو ہر ایک بات کی تلاش ہے چنانچہ امریکہ میں ایک شخص سے جو کہ قابل قتل تھا معاہدہ ہوا کہ جب اس کا سر کاٹا جاوے تو اسے بلند آواز سے پکارا جاوے گا وہ صرف آنکھ سے اشارہ کر دیوے۔ مگر جب سر کاٹا گیا تو ہر چند زور سے اسے آوازیں دیں کوئی حرکت نہ ہوئی سچ ہے۔ ؎ **کانراکہ خبر شد خبرش باز نیامد**۔

جو کچھ خدا نے فرمایا ہے وہی سچ ہے ہاں موت اور نیند کو آپس میں مشابہت ہے۔

فرمایا۔ اس میں ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ اعجازی طور پر بھی احیاء موتے نہیں ہوتا بلکہ یہ عقیدہ ہے کہ وہ شخص مردہ دوبارہ رجوع دنیا کیطرف نہیں کرتا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس شخص کی باقاعدہ طور پر فرشتہ جان قبض کرے اور زمین میں دفن بھی کیا جاوے تو پھر کبھی زندہ نہیں ہوتا شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

واہ کہ گر مردہ باز گردیدے ؎ درمیان قبیلہ و پیوند
رد میراث سخت تر بودے ؎ وارثان را زمرگ خویشاوند

خدا بھی فرماتا ہے **فیمسک الذی قضی علیہ الموت**

اسپر فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے گا۔ اس کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر قرآن کی نص صریح سے پایا جاوے یا حدیث کے تواتر سے ثابت ہو کہ نبی قتل ہوتے رہے ہیں تو پھر ہمکو اس سے انکار نہ کرنا ہوگا قتل انبیاء کوئی ایسی شئی نہیں ہے کہ اس سے ایک نبی کی شان میں خلل آوے کیونکہ قتل تو شہادت ہے مگر ہاں ناکام قتل ہو جانا انبیاء کی علامات سے نہیں ہے یہ بات مصالحہ پر موقوف ہے جب ایک شخص (نبی) کے قتل سے ایک فتنہ برپا ہوتا ہے تو مصلحت نہیں چاہتی کہ اسکو قتل کیا جاوے اور جسکو قتل سے ایسا اندیشہ نہیں اسمیں حرج نہیں

فرمایا قرآن میں سب کچھ ہے اور احادیث میں جو کچھ وہ قرآن سے لیا گیا ہے۔ ہاں یہ بات ہے کہ بعض لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ آنحضرت نے فلان بات قرآن کے کس مقام سے استنباط کی ہے تو ان کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن میں نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ سب کچھ قرآن سے ہی لیا گیا ہے مگر اس باریک در باریک استنباط کا ان لوگوں کو علم نہیں ہوتا خدا نے قرآن کو کتاب مفصل کہا ہے تو اس لحاظ ہونا چاہیے۔ بعض استنباط سوائے انبیاء کے دوسرے کو سمجھ ہی نہیں آیا کرتے۔

اس پر مولوی محمد احسن صاحب نے کہا کہ جیسے اب مسیح موعود اور اس زمانہ کے فتن کی خبر حضور نے سورہ فاتحہ سے استنباط کر کے بتلائی ہیں آجتک کسکو خبر تھی کہ یہ سب کچھ قرآن میں ہے

۲۱ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

سیر - فرمایا کہ جب سماع کے ذریعہ سے کوئی خبر دیجاتی ہے تو اسے وحی کہتے ہیں اور جب رویت کے ذریعہ سے کچھ بتلایا جاوے تو اسے کشف کہتے ہیں اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ بعض وقت ایک الہام ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا تعلق صرف قوت شامہ سے ہوتا ہے مگر اس کا نام نہیں رکھ سکتے جیسے یوسف کی نسبت حضرت یعقوب کو خوشبو آئی تھی۔ **انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون** - اور کبھی ایک امر ایسا ہوتا ہے کہ جسم اسے محسوس کرتا ہے گویا کہ حواس خمسہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنی باتیں اظہار کرتا ہے۔

ہندوستان اور یورپ کی دہریت میں فرق ہے یورپ کی دہریہ اس خدا کے منکر ہیں جو مصنوعی ہے اور عیسائی لوگ وہاں اسکو دہریہ کہتے ہیں جو کہ مسیح کو خدا نہ مانے اور اسے فسق و فجور نے بھی اثر ڈالا ہے لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ سب اثر کفارہ پر سے

کا ہے تو اب وہ کیسے مانیں۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ یہ قضاء عمری کیا شئے ہے جو کہ لوگ عید الضحیٰ کے پیشتر جمعہ کو ادا کرتے ہیں فرمایا کہ میرے نزدیک یہ فضول باتیں ہیں ان کی نسبت وہی جواب ٹھیک ہے جو کہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دیا تھا جبکہ ایک شخص ایک ایسے وقت نماز ادا کر رہا تھا جس وقت میں نماز جائز نہیں اس کی شکایت حضرت علیؓ کے پاس ہوئی تو آپ نے اسے جواب دیا کہ میں اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتا۔ **ارایت الذی ینہیٰ عبدا اذا صلیٰ** یعنے تو نے دیکھا اس کو جو ایک نماز پڑھتے بندے کو منع کرتا ہے نماز جو رہ جاوے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا ہاں روزہ کا ہو سکتا ہے۔

اور جو شخص عمداً سال بھر اس لئے نماز کو ترک کرتا ہے کہ قضاء عمری والے دن ادا کر لوں گا۔ وہ تو گنہگار ہے اور جو شخص نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اس نیت سے پڑھتا ہے کہ آئندہ نماز ترک نہ کرونگا تو اس کے لئے حرج نہیں ہم تو اس معاملہ میں حضرت علیؓ ہی کا جواب دیتے ہیں۔

سوال ہوا کہ نماز کے بعد دعا کرنی یہ سنت اسلام آئی ہے یا نہیں۔ فرمایا ہم انکار نہیں کرتے آنحضرت نے دعا مانگی ہوگی۔ مگر ساری نماز دعا ہی ہے اور آجکل دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نماز کو جلدی جلدی ادا کر کے گلے سے اتار دیتے ہیں پھر دعاؤں میں اس کے بعد اسقدر خشوع خضوع کرتے ہیں کہ جسکی حد نہیں اور اتنی دیر تک دعا مانگتے رہتے ہیں کہ مسافر دو میل تک نکل جاوے بعض لوگ اس سے تنگ بھی آ جاتے ہیں تو یہ بات معیوب ہے خشوع خضوع اصل جزو تو نماز کی ہے وہ اس میں نہیں کیا جاتا اور نہ اس میں دعا مانگتے ہیں۔ اس طرح سے وہ لوگ نماز کو منسوخ کرتے ہیں انسان نماز کے اندر ہی ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگ سکتا ہے۔

جب اسلام کے فرقوں میں اختلاف ہے تو سنت صحیحہ کیسے معلوم ہو

اس کے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف۔ احادیث اور ایک قوم کی تعامل اور طہارت اور سنت کو جب آپس میں ملایا جاوے تو پھر پتہ لگ جاتا ہے کہ اصل سنت کیا ہے۔

نماز اور قرآن شریف کا ترجمہ جاننا ضروری ہے

اس پر مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا کہ **ولا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون** سے ثابت ہے کہ انسان کو اپنے قول کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسپر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ جن لوگوں کو ساری عمر میں **تعلموا** نصیب نہ ہوا ان کی نماز ہی کیا ہے

غیرت ایک عورت کا ذکر کرتے ہیں کہ نماز پڑھا کرتی

کرتی تھی ایک دن اس نے پوچھا کہ درود میں جو صَلِّ علیٰ محمّد آتا ہے اس کے کیا معنے ہیں خاوند نے کہا کہ محمد صلعم ہمارے رسول تھے اس پر اس نے تعجب کیا اور کہا کہ ہائے ہائے میں ساری عمر بیگانہ مرد کا نام لیتی رہی۔

(یہ حالت آجکل اسلام اور مسلمانوں کی ہے اور پھر اس پر کہا جاتا ہے کہ ایک مزکّی نفس انسان کی ضرورت نہیں ہے)۔

[illegible] فرمایا۔ ہم ہرگز فتوے نہیں دیتے کہ قرآن کا صرف ترجمہ پڑھا جاوے اس سے قرآن کا اعجاز باطل ہوتا ہے جو شخص یہ کہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ قرآن دنیا میں نہ رہے بلکہ ہم تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو دعائیں رسول اللہ نے مانگی ہیں وہ بھی عربی میں پڑھی جاویں دوسرے جو اپنی حاجات وغیرہ ہیں۔ ماثورہ دعا کے علاوہ وہ صرف اپنی زبان میں مانگی جاویں۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور حنفی مذہب میں صرف ترجمہ پڑھ لینا کافی سمجھا گیا ہے۔ فرمایا کہ اگر یہ امام اعظم کا مذہب ہے تو پھر انکی غلطی ہے۔

صدقہ اور ہدیہ میں فرق صدقہ میں رد بلا ملحوظ ہوتی ہے اور یہ صدق سے نکلا ہے کیونکہ اس کے عمل در آمد میں انسان اللہ تعالیٰ کو صدق و صفا دکھلاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہدیہ ہدایت سے نکلا ہو کہ اسمیں محبت بڑھے ہے۔

بعد وفات میت کو کیا شے پہنچتی ہے فرمایا کہ دعا کا اثر ثابت ہے یا ایک روایت میں ہے کہ اگر میت کی طرف سے حج کیا جاوے تو قبول ہوتا ہے اور روزہ کا ذکر بھی ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ جو ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ فرمایا کہ اگر اس کے یہ معنے ہیں کہ بھائی کے حق میں دعا نہ قبول ہو تو پھر سورہ فاتحہ میں اھدنا کے بجائے اھدنی ہوتا۔

قبل از عشا (اسباب پر نظر) ایک شخص کی موت کا ذکر ہوا اس کا باعث بیان ہوا کہ فلان مرض اور اسباب تھے فرمایا کہ جب انسان یہیں آکر ٹھیر جاوے کہ فلان باعث موت کا ہے اور آگے نہ چلے تو ایسی باتیں معرفت کی روک ہیں اور اس سے نظر اسباب تک ہی رہتی ہے۔

لولا الاکرام لھلک المقام فرمایا جب طاعون کی آگ بھڑک رہی ہے تو اب کوئی سوچے کہ ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ لولا الاکرام لھلک المقام کیا ممکن نہ تھا کہ وہ خود ہی مرجاوے اور طاعون کا شکار ہو اس وقت قادیان شل مکہ ہے کہ اس کے اردگرد لوگ ہلاک ہو رہے ہیں اور یہاں خدا کے فضل سے بالکل امن ہے مکہ کی نسبت بھی ہے یتخطف الناس من حولھا کہ لوگ اس کے گردونواح سے اچک لئے جاویں گے

لولا الاکرام سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس سرزمین سے راضی نہیں ہے اور مجھے یہ بھی الہام ہوا ہے ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

قنوت آج کل چونکہ وبا کا زور ہے اس لئے نمازوں میں قنوت پڑھنا چاہئے۔

۲۲ - اپریل ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس نے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں

سیر

گوشت خوری آریوں کے مسئلہ گوشت خوری پر ذکر چلا فرمایا کہ انسانی زندگی کے واسطے دوسری اشیا کی ہلاکت لازمی پڑی ہوئی ہے۔ مثلاً دیکھو ریشم جب ہی حاصل ہوتا ہے جب ریشم کے کیڑے مریں۔ پھر شہد کی مکھی کب چاہتی ہے کہ اس کا شہد لیا جاوے اکثر جونکیں خون پی کر مرجاتی ہیں پھر ہوا میں کیڑے ہیں جو سانس سے مرتے ہیں جب یکجائی نظر سے خدائی کے کل دائرے کو دیکھا جاوے تو پھر سمجھ میں آتا ہے کہ دنیا میں سلسلہ اکل اور ماکول کا برابر جاری ہے اور اس کے بغیر دنیا رہ ہی نہیں سکتی کہ بعض کی جان لی جاوے ورنہ اس طرح تو پھر کدو دانہ وغیرہ کیڑے جو پیٹ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی نہ مارنا چاہئے۔

ایک شخص نے کہا کہ حضور آریہ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ جو انسان کی طاقت سے باہر امر ہے اس میں اس پر الزام نہیں فرمایا کہ طاقت سے باہر تو وہ کہا جاویگا جس کا تعلق انسانی زندگی سے نہ ہو اور جو اس کے اندر ہے وہ سب طاقت میں ہوگا خدا تعالیٰ کا ہی یہ منشاء ہے کہ انسانی حفاظت کے واسطے بہت جانوں کو لیا جاوے پھر فطرت انسان میں بعض قوی ایسے ہیں کہ اگر گوشت نہ کھایا جاوے تو ان کا نشوونما ہو ہی نہیں سکتا شجاعت پیدا ہی نہیں ہوتی اس لئے سکھ وغیرہ اقوام جو گوشت خوار ہیں وہ نسبتاً شجاعت بہت زیادہ رکھتے ہیں۔

اسپر اعتراض کیا گیا کہ بنگالی گوشت خوار ہیں مگر وہ ایسے بہادر نہیں ہوتے فرمایا کہ ایسی حالتوں میں قوموں کی مجموعی حالت کو دیکھا کرتے ہیں کہ کس قدر اقوام گوشت خوار ہیں اور کس قدر نہیں پھر مقابلۃً دیکھا جاوے کہ کونسی اقوام شجاعت میں بڑھکر ہیں۔

قبل از عشا

احمدی جماعت کے طبقے فرمایا کہ ہمارے مریدوں کے بھی کئی قسم کے طبقے ہیں ایک تو طاعون ہیں جو طاعون سے ڈر کر اور اس سے بچنے کی نیت سے اب آرہے ہیں۔ دوسرے قمری اور شمسی ہیں جو کہ قمر اور شمس کا گرہن دیکھکر داخل بیعت ہوئے کچھ خوابی ہیں کہ بذریعہ خواب کے ان کی راہ نمائی کی گئی بعض عقلی ہیں کہ انہوں نے عقل سے کام لیکر بیعت کی بعض نقلی ہیں کہ احادیث آثار وغیرہ و دیگر امور کو پورے ہوتے دیکھکر ایمان لائے اور ابھی شاید اور بھی چند قسمیں ہوں۔

ہمارا نقارہ فرمایا کہ اعدا کا وجود ہمارا نقارہ ہے یہ انہی کی مہربانی ہے کہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں مثنوی میں ایک ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک چور ایک مکان کو نقب لگا رہا تھا ایک شخص نے اوپر سے دیکھکر کہا کہ کیا کرتا ہے چور نے کہا کہ نقارہ بجا رہا ہوں اس شخص نے کہا کہ آواز تو نہیں آتی چور نے جواب دیا کہ اس نقارہ کی آواز صبح کو سنائی دیوگی اور ہر ایک سنیگا ایسے ہی یہ لوگ شور مچاتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو لوگوں کو خبر ہوتی رہتی ہے

فلسفہ جدیدہ کا فائدہ فلسفہ جدیدہ نے اگرچہ نقصانات بھی پہنچائے ہیں مگر ایک صورت میں یہ مفید بھی ہوا ہے کہ بہت سی غیر معقول باتوں سے دلوں میں نفرت دلادی ہے مثلاً یہ فرقہ شیعہ کہ جن کی اصلاح کی کبھی امید نہ تھی مگر اس فلسفہ سے مؤثر ہوکر وہ بھی راہ راست پر آتے جاتے ہیں

صلحا اتقیا سے محبت ایک شخص کے اس سوال پر کہ اولیاء اللہ سے محبت رکھی جاوے کہ نہ فرمایا کہ ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ صلحا اور اتقیا اور ابرار سے محبت رکھی جاوے مگر حد سے گذر جانا جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکو مقدم رکھنا یہ مناسب نہیں ہے جیسے کہ گذشتہ ایام میں بعض شیعہ کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی اس میں لکھا تھا کہ صرف امام حسین کی شفاعت سے تمام انبیاء نے نجات پائی حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور اس میں آنحضرۃ صلی اللہ علیہ کی کسر شان ہے اس سے تو ثابت ہوا کہ خدا نے غلطی کی کہ آنحضرتؐ پر قرآن نازل کیا اور حسین پر نہ کیا۔

۲۳ - اپریل ۱۹۰۳ء

کل پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں سیر میں کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا۔

قبل از عشا

روح اللہ ایک عیسائی اخبار میں حضرت مسیح کی نسبت لکھا تھا کہ قرآن میں ان کو روح کہا گیا ہے اور یہ سب سے بڑا درجہ ہے

اسپر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح کو روح منہ فرمانے سے اصل میں ان تمام اعتراضات کا جواب دینا مقصود تھا جو کہ مسیح کی ولادت پر کئے جاتے ہیں۔ ولادت دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جسمیں روح الٰہی کا جلوہ ہوتا ہے اور ایک وہ جسمیں شیطان کا حصہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَ شَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ یہ شیطان کو خطاب ہے غرض خدا تعالےٰ نے روح منہ فرماکر یہودیوں کے اس اعتراض کا کہ ان کی پیدائش ناجائز تھی جواب دیا اور

بکہ ان کی ولادت پاک تھی۔

یہودی بہت بیباک تھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ان کو کہا کہ تم کو جلدی ہی انجام کا پتہ لگ جاوے گا تو اس کے جواب میں ایک یہودی نے کہا کہ آپ کو پتہ لگ گیا کہ تیری پیدائش ناجائز ہے اس طرح کی باتیں انکو منہ پر کہی جاتی تھیں۔

حدیث شریف میں جو الفاظ ہیں کہ مس شیطان سے پاک تھی اس کی وجہ بھی یہی ہے ورنہ سب انبیاء مس شیطان سے پاک ہی ہوا کرتے ہیں اس میں مسیح کو کیا خصوصیت تھی چونکہ مسیح علیہ السلام پر ایسے اعتراض ہوئے اس لئے اس کی بریت کیواسطے خدا نے بھی روح اور کلمہ کے لفظ بولے تاکہ یہود کی تردید ہو لیکن آنحضرتؐ پر اس قسم کے اعتراض بالکل نہ ہوئے کیونکہ گو ایک انسان ایسے الزاموں سے بالکل بری ہے مگر تاہم اعتراض کا ہونا بھی ایک کسر شان کا موجب ہوتا ہے مثلاً اگر ایک مسلم اور مقبول شخص کی نسبت کہا جاوے کہ وہ زانی نہیں ہے تو یہ بھی ایک قسم کا مخفی حملہ اس کی عزت پر ہے اہل مکہ آنحضرت کے اخلاق اور مرتبہ اور پاکیزگی کو خود تسلیم کرچکے تھے اور امین آپکا نام رکھا ہوا تھا۔

غرض ان الفاظ سے حضرت مسیح عؑ کی فضیلت نہیں بلکہ ایک قسم کا کلنک ثابت ہوتا ہے پھر ان الفاظ سے کوئی خصوصیت مسیح کی نہیں ہے قرآن شریف میں لکھا ہے یومن باللہ وکلماتہٖ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے کلمے اور بہت سے ہیں اور صحابہ کی شان میں ہے ایدھم بروح منہ اور صدیقہ کا لفظ حضرت مریم عؑ کے حق میں اس لئے بولا ہے کہ یہودیوں کے اعتراض کا جواب ہو۔

۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں جمعہ حسب دستور مسجد اقصیٰ میں ادا کیا گیا۔

قبل از عشا

طاعونی موت کسی نے اعتراض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کیوں کوئی احمدی طاعون سے فوت ہوتا ہے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ انجام کو نہیں دیکھتے آنحضرت کے وقت جب ایک طرف کافر مرتے ہوں گے اور ایک طرف صحابہ بھی تو لوگ اعتراض تو کرتے ہونگے کہ مرنے تو وہ بھی ہیں پھر فرق کیا اس لئے ہمیشہ انجام کو دیکھنا چاہیئے۔ ایک وہ وقت تھا کہ آنحضرت اکیلے تھے اور کوئی ساتھ نہ تھا ہر ایک مقابلہ کیلئے طیار تھا اب ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر طاعون سے ہمارے مرید مرتے جاتے ہیں تو پھر ہماری ترقی کیوں ہوتی جاتی ہے اور ان کی جمعیت کیوں گھٹتی جاتی ہے یہ اعتراض تو پھر سب پیغمبروں پر ہوگا اور ہم نے تو اس لئے کشتی نوح میں لکھدیا تھا کہ اگر عافیت کا پہلو نسبتاً ہمارے طرف ہے تو ہم سچے اور موت تو سبکو آتی ہے اس سے کسکو انکار ہے۔

طاعون کو جو ایک طرف شہادت اور ایک طرف عذاب کہا جاتا ہے اس کے یہی معنے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے جس فریق کے لئے برکات ظاہر ہو رہی ہیں انکے لئے تو شہادت اور رحمت ہے اور جنکے لئے برکات ظاہر نہ ہوں اور کمی ہوتی جاوے ان کے لئے عذاب ہے ہمکو اس کے دو فائدے ہیں اور ان کو دو نقصان ہیں اور پھر ہم بیس سال سے براہین میں یہ پیشگوئی عذاب کی شائع کر چکے ہیں خدا نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ ان کا فروں کو جسطرح چاہے عذاب دیوے پھر جب ان لوگوں کو وہ عذاب ایک جنگ کے رنگ میں نازل ہوا تو کفار کیا تھے صحابہ کیوں اس میں حصہ لیتے رہے یہ امر اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایک پہلو اخفا اور ایمان بالغیب کا بھی رہے

ہندوؤں کا بانگ دلوانا آج کل طاعون کی کثرت کے وقت اکثر سکھوں اور ہندوؤں کے گاؤں میں یہ علاج کیا جاتا ہے کہ اذان نماز بڑی زور اور کثرت سے ہر ایک گھر میں دلائی جاتی ہے اس کی نسبت ایک شخص نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ یہ فعل کیسا ہے فرمایا کہ اذان سراسر اللہ تعالیٰ کا پاک نام ہے ہمیں تو علیؓ کا جواب یاد آتا ہے کہ آپ نے کہا تھا کہ میں اس آریت الذی ینھٰی ـ عبداً اذا صلےٰ کا مصداق ہونا نہیں چاہتا ہمارے نزدیک بانگ میں بڑی شوکت ہے اور اس کے دلوانے میں حرج نہیں (حدیث میں آیا ہے کہ اس سے شیطان بھاگتا ہے)

۲۵ - اپریل ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرۃ اقدس شریک نہیں ہوئے باقی کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔ اور سیر کو تشریف نہیں لائے۔

قبل از عشا

مقدمات کی نسبت ذکر ہوا فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے جو سید ان میں ہم کو فتح دی ہے براہین میں یہ الہام موجود ہے۔

احیاء موتےٰ فرمایا ہم اعجازی احیاء کے قائل ہیں مگر یہ بات بالکل ٹھیک نہیں ہے کہ ایک دفعہ اس طرح زندہ ہوا ہو کہ وہ پھر اپنے گھر میں آیا اور رہا اور ایک اور عمر اس نے بسر کی اگر ایسا ہوتا تو قرآن ناقص ٹھہرتا ہے کہ اس نے ایسے شخص کی وراثت کے بارہ میں کوئی ذکر نہ کیا اور الیوم اکملت لکم دینکم کیا ہوا

احیاء الطیر فرمایا اسی طرح ہم چڑیوں کو مانتے ہیں کہ وہ بھی ٹاپنے لگ گئی ہوں اور چڑیاں کیا شے ہیں ہم تو یہ بھی مانتے ہیں کہ ایک درخت بھی ٹاپنے لگے مگر پھر بھی وہ خدا کی چڑیوں کیطرح ہرگز نہیں ہو سکتی کہ جس سے تشابہ فی الخلق لازم آ جاوے بڑی بات قابل فیصلہ وفات مسیح ؑ ہے۔

نرمی فرمایا نرمی اس بات کا نام نہیں ہے کہ دوسرا اگر مقابل پر نرمی کرتا رہا تو تم بھی کرتے رہے اور جب اس نے ذرا تیور بدلے تو تم نے بھی بدل لئے بلکہ جب فریق مقابل سختی کرے اور اس وقت تم نرمی کرو تو اس کا نام نرمی ہوگا۔

عمر کا اثر انسان پر فرمایا کہ عمر کا بھی اثر انسان کے اخلاق اور عادات پر پڑتا ہے چالیس سال تک انسان بہت سی بے ہودگیاں کرتا ہے اس کے بعد جب انحطاط شروع ہوتا ہے تو ساتھ ہی خیالات کا بھی انحطاط شروع ہوتا ہے اور ایک تغیر عظیم انسان کے اندر ہوتا ہے۔

۲۶ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں۔ بعد نماز فجر مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط حضرۃ کو سنایا جو کہ انہوں نے ایک دیرینہ ہم مکتب کی طرف لکھا تھا۔

سیر

علم خدا فرمایا کہ خدا کے علم کے ساتھ بشر کا علم مساوی نہیں ہوسکتا اس لئے انبیاء سے اجتہاد میں غلطیاں واقع ہوتی رہی ہیں اور پھر جب خدا نے اس پر اطلاع دی تو ان کو علم ہوا یہودیوں کو مسیح کیوقت یہی مغالطہ ہوا انہوں نے کہا کہاں داؤد کی بادشاہت قائم ہوئی اور یہی دعوےٰ آخر کار رخنہ کا موجب ہوا اگر پیغمبر پر ہر ایک تفصیل کھولدی جاتی تو پھر ہر ایک پیغمبر کو یہ علم ہوتا کہ میرے بعد فلاں پیغمبر آویگا اور موسیٰ علیہ السلام کو علم ہوتا کہ میرے بعد آنحضرت صلعم ہونگے حالانکہ ان کا یہی خیال ہوگا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہونگے اسیطرح آئندہ کے امور بعض وقت ایک نبی پر منکشف کئے جاتے ہیں مگر تفصیلی علم نہیں دیا جاتا پھر جب ان کا وہ وقت آتا ہے تو خود بخود حقیقت کھلجاتی ہے ہم کہتے ہیں آنحضرت صلعم جو حکم ہو کر آئے تھے تو کیا آپنے یہود کی کل باتیں تسلیم کرلی تھیں۔

قبل از عشا

دینی غیرت ایک مقام کے چند ایک احباب آریوں کے ایک ایسے جلسے میں گئے تھے جہاں آنحضرت صلعم

اور آپ کی پاک تعلیم پر ناجائز اور فحش سے بھرے ہوئے نامعقول حملہ ہوئے تھے اسپر حضرت اقدس نے ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ لوگ ایسی مجلسوں میں کیوں جاتے ہیں اور جب ایسے ذکر اذکار شروع ہوں تو کیوں نہیں اٹھکر چلے آتے ہماری رائے میں ہمارے احباب کو یہ طریق اختیار کرنا چاہیے کہ وہ اپنی ہفتہ وار کمیٹی میں ایسی باتوں کی تردید کیا کریں) اور بذریعہ اشتہار کے ان تمام لوگوں کو مدعو کیا کریں جو کہ اعتراض کرتے ہیں یہ طریق نہایت امن اور عمدہ تبلیغ حق کا ہے اور غیرت دینی کے بہت اقرب ہے)

ختم نبوۃ

اعتراض - ایک شخص کی طرف سے یہ سوال پیش ہوا کہ مرزا صاحب اپنی تصنیفات میں کہیں نبوۃ کی نفی کرتے ہیں اور کہیں جواز۔

جواب - فرمایا یہ اس کی غلطی ہے ہم اگر نبی کا لفظ اپنے لئے استعمال کرتے ہیں تو ہم ہمیشہ وہ مفہوم لیتے ہیں جو کہ ختم نبوۃ کا مخل نہیں ہے اور جب اس کی نفی کرتے ہیں تو وہ معنے مراد ہوتے ہیں جو ختم نبوۃ کے مخل ہیں۔

نیوگ اور طلاق

طلاق پر آریوں کے اعتراض سنکر فرمایا کہ اگر طلاق ایسا امر ہوتا جو کہ کانشنس کے خلاف ہے تو پھر دیگر اقوام بھی اسے بجا نہ لاتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی ایسی قوم نہیں ہے جو ضرورت کے وقت عورت کو طلاق نہ دیتی ہو لیکن اگر نیوگ بھی ایسا ہی ہے تو آریوں کو چاہیے کہ اپنے قوم کے معزز اور برگزیدہ کئی سو ممبر انتخاب کریں کہ جنکی اولاد نہ ہو اور پھر وہ اپنی عورتوں سے نیوگ کراویں اور شائع کریں کہ فلاں فلاں صاحب اپنی عورت سے نیوگ کروا رہے ہیں جب تک وہ یہ نمونہ نہ دکھلاویں تب تک بحث فضول ہے اور جب وہ ایسا کریں تو پھر ہمکو ان پر کچھ افسوس ہوگا ہمارا اعتراض اس وقت تک ہے جب تک وہ اسے عملی طور پر قوم میں نہیں دکھلاتے اسیطرح اگر وہ بالمقابل چاہیں تو ہم اہل اسلام کے روساء اور معزز لوگوں کی ایسی فہرست تیار کر دینگے جنہوں نے معقول وجوہات پر اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے۔

طلاق

ہماری جماعت میں سے ایک صاحب نے اپنی عورت کو طلاق دی۔ عورت کے رشتہ داروں نے حضرت کی خدمت میں شکایت کی کہ بے وجہ اور بے سبب طلاق دی گئی ہے۔ مرد کے بیانوں سے یہ بات پائی گئی کہ اگرا سے کوئی ہی سزا دیجاوے مگر وہ اوس عورت کو بسانے پر ہرگز آمادہ نہیں ہے عورت کے رشتہ داروں نے جو شکایت کی تھی ان کا منشا تھا کہ پھر آبادی ہو اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ عورت مرد کا معاملہ آپس میں جو ہوتا ہے اسپر دوسرے کو کامل اطلاع نہیں ہوتی بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی فحش عیب عورت میں نہیں ہوتا مگر تاہم مزاجوں کی ناموافقت ہوتی ہے جو کہ باہمی معاشرت کی مخل ہوتی ہے ایسی صورت میں مرد طلاق دیسکتا ہے بعض وقت عورت گودلی ہو اور بڑی عابدہ اور پرہیزگار اور پاکدامن ہو .... اور اس کو طلاق دینے میں خاوند کو بھی رحم آتا ہو بلکہ وہ روتا بھی ہو مگر پھر بھی چونکہ اس کی طرف سے کراہت ہوتی ہے اسی لئے وہ طلاق دیسکتا ہے مزاجوں کا آپس میں موافق نہ ہونا یہ بھی ایک شرعی امر ہے اس لئے ہم اب اس میں دخل نہیں دیسکتے جو ہوا سو ہوا مہر کا جو جھگڑا ہو وہ آپس میں فیصلہ کر لیا جاوے۔

۲۷ - اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں ۔

ضرورۃ حکم

جب مدت دراز گذر جاتی ہے اور غلطیاں پڑ جاتی ہیں تو خدا ایک حکم مقرر کرتا ہے جو ان غلطیوں کی اصلاح کرتا ہے آنحضرت صلعم حضرت مسیح کے ... سو برس بعد آئے اس وقت ساتویں صدی میں ضرورت پڑی۔ تو کیا اب چودہویں صدی میں بھی ضرورت نہ پڑتی اور پھر جس حال میں کہ ایک ملہم ایک صحیح حدیث کو وضعی اور وضعی کو صحیح بذریعہ الہام کے قرار دیسکتا ہے اور یہ اصول ان لوگوں کا مسلم ہے تو پھر حکم کو کیوں اختیار نہیں ہے ایک حدیث کیا اگر وہ ایک لاکھ حدیث بھی پیش کریں تو ان کی پیش کب چلسکتی ہے۔

ہم نے اونچا کیا تھا

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ذکر پر فرمایا کہ انہوں نے لکھا تھا کہ ہم ہی نے اونچا کیا تھا اور ہم ہی اسے نیچا گرا دینگے مگر ہم پوچھتے ہیں کہ انہوں نے چڑھانے کے لئے کیا کوشش کی تھی ہمپر تو سوائے خدا کے کسیکا ذرہ بھر بھی احسان نہیں ہاں اب گرانے کے لئے انہوں نے بہت کوشش کی اور جتنی اس نے کی اور کسی نے مطلق نہیں کی مگر خدا کے آگے کس کی پیش چلتی ہے اس کے بعد مولوی صاحب کی شہادت نقل کئے مقدمہ میں اور وہاں کرسی وغیرہ مانگنے کا ذکر ہوتا رہا اس پر حضرت نے فرمایا کہ علماء دین کے واسطے ظاہری بلندی چاہنی عیب میں داخل ہے قلوب میں عظمت ڈالنی انسانی ہاتھ کا کام نہیں ہے یہ ایک کشش ہوتی ہے جو کہ خدا کے ارادہ سے ہوتی ہے ہم کیا کر رہے ہیں جو ہزارہا آدمی کھچے چلے آتے ہیں یہ سب خدا کی کشش ہے ان لوگوں کی علمیت اور حکمت دانائی ان کے کچھ کام نہ آئی مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک شخص دولتمند تھا مگر بیچارے کی عقل کم تھی وہ کہیں جانے لگا تو اس نے شکر بے پر بوری میں ایک طرف جواہر ڈالے اور وزن کو برابر کرنے کے واسطے ایک طرف اتنی ریت ڈالدی۔ آگے چلتے چلتے اسے ایک شخص دانشمند ملا مگر کپڑے پھٹے ہوئے بھیک کا مارا ہوا یہ بگڑی نہیں اس نے اس کو مشورہ دیا کہ تو نے ان جواہرات کو نصف نصف کیوں نہ دونوں طرف ڈالا اب ناحق جانور کو تکلیف دے رہا ہے اس نے جواب دیا کہ میں تیری عقل نہیں برتتا تیری عقل کے ساتھ نحوست ہے بلکہ میں تجھ بدبخت کا مشورہ بھی قبول نہیں کرتا ۔

ادب

انسان کو چاہیے کہ جب کہیں جاوے تو سب سے نیچی جگہ اپنے لئے تجویز کرے اگر وہ کسی اور جگہ کے لائق ہوگا تو میزبان خود اسے بلا کر جگہ دیگا اور اس کی عزت کرے گا۔

عوام الناس کی کم فہمی

پر فرمایا کہ جن لوگوں کے دلمیں کچھ بیہودہ فقدان انبیاء کی طرف جاتے ہیں ... جن لوگوں نے حضرت موسے اور عیسی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا انہوں نے آیات بینہ سے فائدہ نہیں اٹھایا حضرۃ موسی علیہ السلام نے ایک حبشی عورت سے نکاح کیا تو لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ اگر یہ منجانب اللہ ہوتا تو حبشن سے نکاح نکرتا اس ذراسی بات پر ان کے تمام معجزات کو نظر انداز کر دیا ۔

معبر کی رائے کا اثر قبل از وقت

ایک شخص نے سوال کیا کہ جب خواب بیان کیا جاتا ہے تو یہ بات مشہور ہے کہ سب سے اول جو تعبیر معبر کرے وہی ہوا کرتی ہے اور اسی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہر کس ناکس کے سامنے خواب بیان نہ کرنا چاہیے فرمایا جو خواب مبشر ہے اس کا نتیجہ انذار نہیں ہو سکتا اور جو منذر ہے وہ مبشر نہیں ہو سکتا اس لئے یہ بات غلط ہے کہ اگر مبشر کی تعبیر کوئی معبر منذر کی کرے تو وہ منذر ہو جاویگا اور منذر مبشر ہو جاویگا ہاں یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی منذر خواب آوے تو صدقہ خیرات اور دعا سے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔

تفاءل

کسی کے نام سے بطور .... تفاءل کے فال پر سوال ہوا فرمایا کہ یہ اکثر جگہ صحیح نکلتا ہے آنحضرت صلعم نے بھی تفاءل سے کام لیا ہے۔ ایک دفعہ میں گورداسپور مقدمہ پر جا رہا تھا اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی میرے دل میں خیال تھا کہ اسے سزا ہوگی یا نہیں کہ اتنے میں ایک لڑکا ایک بکری کے گلو...

طاعون کے متعلق ایک تازہ الہام

قلنا یا ارض ابلعی مائک و یا سماء اقلعی

اس الہام کے متعلق جہانتک میری رائے ہے وہ یہ ہے کہ یہ عام شہروں اور دیہات کے متعلق نہیں اور نہ اس میں دوام منع ثابت ہوتا ہے غالباً یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہر جن میں جنکی نسبت خدا کا ارادہ ہے چند مہینوں تک طاعون بند رہے ... ان خداوند قدیر چاہے پھر ... بکلی بند نہیں ہوگی جبتک وہ

نوٹ: الہام - مورخہ ۲۷ - اپریل ۱۹۰۳ء کی شام کو فرمایا۔ رب انی مظلوم فانتصر ... مورخہ ۲۹ - اپریل ... الہام ہوا ...

آریہ سماج چھینانے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے

سوال وجواب

۵ منا مباحثہ

میان جمال الدین صاحب نے یہ بھی شرط پیش کی کہ اثنائے گفتگو مین تالی ہرگز نہ بجائی جاوے اس کے بعد پہلا موقعہ سوال کا میان جمال الدین صاحب کو دیا گیا۔

میان جمال الدین صاحب احمدی۔

آریہ صاحبان کا یہ اعتقاد ہے جو پرانو یعنے روح و مادہ انادی وقدیم ہین انکو پرمیشر نے پیدا نہیں کیا یہ بذات خود قایم ہین۔ اسپر اعتراض یہ ہے کہ جبکہ پرمیشر روح اور مادہ کو پیدا نہین کرسکتا اور نہ انکو نیست ونابود کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ پھر سرب شکتی مان نہ رہا کیونکہ سرب شکتی مان اسی کو کہتے ہین جو تمام طاقتین رکھتا ہو جسمین تمام طاقتین نہیں اُسپر سرب کا لفظ عائد نہیں ہوسکتا۔

(۲) یہ کہ اس سے آریون کا پرمیشر محتاج بھی ثابت ہوا کیونکہ اگر اُس کو روح ومادہ نہ ملتے تو خلقت کہان سے پیدا کرتا آپ تو کچھ پیدا نہ کرسکا آخر چپ چاپ ہی بیٹھا رہتا۔

(۳) محدود بھی ثابت ہوا وہ اس طرح کہ خدا بھی ازلی وابدی اور ارواح اور مادہ بھی ازلی وابدی چیزین ہین جس مکان اور زمان سے روح اور مادہ کا تعلق اور ٹھہراؤ ہے خدا کا اس جگہ تعلق نہیں ہوسکتا جیسکہ ایک شخص اپنے نصف گاؤن کا مالک ہے اور دوسرے نصف کے اس کے شرکا مالک ہین اگرچہ ایک اپنی طاقتونمین کمزور اور دوسرا اپنی طاقت اور مرتبہ اور حکومت مین طاقتور ہو تاہم بھی نہ عقلاً نہ رواجاً نہ قانوناً کمزور کی ملکیت مین طاقتور کا دخل ہوسکتا ہے ویسے ہی خدا تعالےٰ کا ارواح اور مادہ کے ازلی ابدی ہونے کے باعث اُنکی مکان وزمان میں لگاؤ نہیں ہوسکتا اسی طرح اُس کے حد بست قایم ہوگئی یعنی وہ محدود ہوگیا اور لامحدود نہ رہا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک روح اور مادہ ازلی وابدی یعنے خود بخود ہین اور خدا بھی ازلی وابدی ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسے راجہ اور پرجہ کہ اگر پرجہ ہے تو راجہ بھی ہے اگر راجہ ہو اور پرجہ نہ ہو تو بھی کام ٹھیک نہین ہے اگر پرجہ ہو اور راجہ نہ ہو تو بھی ٹھیک نہین ہے اگر بہ فرض محال ایسا ہی مانا جائے کوئی وقت یا زمانہ ایسا ہو کہ روح اور مادہ نہیں تھا تو اسوقت خدا کیا کرتا تھا کیا خالق تھا اور رازق تھا اور رحمان تھا اور کیا رحیم تھا وہ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔

اور یہ جو کہا گیا کہ وہ سرب شکتی مان نہین رہا۔ اگر ایسا ہی مانا جاوے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا مین شرارت بھی ہے یا وہ ہلاک نہین ہوسکتا ہے اگر وہ ہلاک نہ ہوسکے تو پھر وہ سرب شکتی مان نہ رہا جیسا کہ اس مین ہلاکت اور شرارت کی قوت نہیں ویسا ہی اس مین پیدا کرنے کی طاقت نہیں یعنی جیسے ان دو قوتون کے نہونے سے سکتی مان ہے ویسا ہی اس قوت کے نہونے سے شکتی مان ہے۔

میان جمال الدین صاحب احمدی

پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا بھی ازلی وابدی اور روح اور مادہ ازلی وابدی ہے پر تو آریہ سماج پر ایک اور بھی اعتراض پڑ گیا ہے وہ یہ کہ ان کا دعوے ہے کہ ہم نے ہندوؤن کی بت پرستی سے بیزار ہوکر توحید کو قایم کیا ہے میرے خیال مین تو یہ ان سے بھی بدتر ہوگئے ہین کیونکہ انہون نے تو اپنے بزرگ مہاتماؤن کی شکل پر بت بنا لئے ہین کہ خدا ان مین ظہور کرتا ہے اور آریون نے تو ایک ذرہ ذرہ کو خدا کی ذات کے ساتھ شریک کردیا بلکہ چوڑھی اور چمار کی روح اور ذرات جسم کو بھی پرمیشر کی قدامت کے ساتھ قدیم کردیا ہے اور یہ جو راجہ اور پرجہ کی مثال بیان کی ہے اگر اس طرح ہی مانا جاوے تو ہمکو یقینی پتہ ہے کہ قریباً دو ڈھائی سال کا عرصہ ہوا ہوگا جب ہندوستان مین مسلمان بادشاہ تھے اور تمام رعایا ان کے تابع تھی اور ان کے بعد پرجہ نے اتفاق کرکے اُن کی بادشاہی کو رد کیا۔

ایک طاعون زدہ کی نجات

موضع آدوران ضلع گوجرانوالہ مین ایک ہماری احمدی بہن کو سخت طاعون ہوا اُس حال مین ایک بڑی اونچی آواز سے جہان تک ہوسکتا تھا وہ کہتی تھی

سچیان ساتھ رلائین وڈی مالکا سچیان ساتھ رلائین اور کبھی بڑے زور سے اس کی یہ آواز ہوتی **مرزا صاحب سچے مرزا صاحب سچے** اور اسی عالم بیہوشی مین اس نے بہت سے اسرار دیکھے اور اپنے بھانجے سے کہا کہ اُن کو حضرت تک پہونچا دیا جاوے اس نے دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت ہاتھ تھا اور وہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ تھا جو کہ میری گردن مین پڑا ہوا تھا اس ہاتھ نے مجھے چار گھاٹیان دکھلائین اور کہا کہ دیکھ یہ گھاٹیاں ہین پھر بڑے خوبصورت لڑکے دکھلائی دینے لگے ایک لڑکے کے ہاتھ مین ایک گلاب کا بڑا خوبصورت پھول پکڑا ہوا تھا جو وہ مجھے دکھلا رہا تھا پھر ہماری اس طاعون زدہ بہن نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ آندھیان بڑی سخت چلینگی اور بہت لوگ طاعون سے مرینگے اور مین تجھے لوہے کی مانند کردون گا اور جب آندھی آوے تو تو اپنے بال بچون کو لیکر اندر بیٹھ جانا اور کوئی خطرہ دل مین مت لانا اور تو لوگون کے ساتھ کلام کرنا بند کردے اور وہ کہتی ہے جب مین بیمار تھی تو جو حضور کا مرید خالص تھا وہ تو مجھے اچھا معلوم ہوتا تھا اور جو مرید نہ تھا اس سے بدبو آتی تھی پھر وہ کہتی ہے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کہا ہے کہ قادیان سے تجھے حکم آویگا اور تو اس کے مطابق کرنا۔ پھر اس نے دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ (عبدالحی) اس موضع مین تشریف لائے ہین اس نے اپنے خاوند کو کہا کہ ان کو کیون تکلیف دی ان کو بڑی خاطر داری سے رخصت کردو۔ یہ ہماری بہن طاعون سے بالکل شفایاب ہوگئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک دو مستورات اور بھی مبتلا ہے طاعون تھیں ان مین سے ایک فوت ہوگئی اور باقی کی خبر نہیں۔

التماس دعا

علاقہ گوجرانوالہ سے اس مضمون کے بہت سے خط آرہے ہین کہ اے خدا کے مسیح واسطہ خدا کے ہمین طاعون سے بچا اور ہماری صحت اور زندگی کیلئے خدا سے دعا کر آج کل قادیان مین خاص التزام کے ساتھ نمازونمین طاعون سے نجات کیواسطے دعا کیجاتی ہے اس لئے ہر ایک مقام کی جماعت کو چاہیے کہ اپنے اور اپنے دوسرے بھائیون اور بہنون کیواسطے بھی دعا کرین کہ خدا ہر جگہ انکو اس مرض سے محفوظ رکھے۔

درخواست دعا

اخبار عام لاہور۔ مورخہ ۲۵- اپریل ۱۹۰۳ء

مین ناظرین اخبار عام سے بدین وجہ کہ اُن کے دو عزیز بھائی جنپر کارخانہ کی انتظامی حالت کا مدار ہے دونیز واڑکیان طاعون مین مبتلا ہین۔ ان الفاظ مین دعا کی درخواست کی گئی ہے کہ خداوند عالم کیطرف سے سخت امتحان کا موقعہ ہے اور ہم اپنے بے شمار مہربانون کیخدمت مین دست بستہ عرض کرتے ہین کہ ہم گنہ گار بندون کے حق مین دعا کرین اور پھر آگے لکھا ہے کہ ہمکو پورا نشچہ اور پختہ اعتبار اپنے پروردگار سے ہے کہ وہ دیالو پربھو ضرور اپنی رحمت اور پردہ پوشی کی تعریف کے لحاظ سے نا کہ ہمارے اعمال کیوجہ سے ہمکو اس مصیبت سے نجات دیگا اور ملکی خدمت کے فرائض پر بدستور قائم رکھیگا اس لئے ہم بھی تہِ دل سے ان کے عزیزون کے لئے دعا کرتے ہین اور ان سے خاص ہمدردی + بایں وجہ رکھتے ہین کہ اخبار عام کا ہمیشہ سے یہ شیوہ رہا ہے کہ بزرگان دین کے حق میں ہمیشہ ادب کو ملحوظ رکھا جاوے۔ خدا تعالیٰ ان کے عزیزون کو اس مرض سے نجات دے اور ہم اپنے ناظرین سے بھی التماس کرتے ہین کہ وہ ان کیلئے دعا کرین۔

مقدمہ

گورداسپور مین حکیم فضل دین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب نے جو دعوے فوجداری .... مولوی کرم دین صاحب پر کئے تھے اور عدالت گورداسپور سے ان مقدمات کو جہلم مین تبدیل کرانیکی جو درخواست مولوی کرم دین صاحب نے چیف کورٹ مین دی تھی وہ نامنظور ہوئی ہے اور چیف کورٹ نے فیصلہ احمدی صاحبان کے حق مین دیا ہے۔

البدر

اُس کی تائید مین منشی نواب خانصاحب تحصیلدار گجرات اور نیز منشی ہدایت اللہ صاحب پشاوری خط لکھتی ہین۔

کے بارے مین امرتسر۔ اور لاہور اور حیدرآباد دکن سے تائیدی مشورے آئے ہین اس لئے دیگر احباب سے گذارش ہے کہ وہ بھی اپنے قیمتی مشوروں سے جلد اطلاع دیوین۔

برادران۔ آجتک مختلف نمبرون مین آپ بران مالی مشکلات کا اظہار کیا گیا ہے جو کہ البدر کی اشاعت مین ہارج ہوئے ہین اور حساب کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ ابھی تک پونے چارسو روپیہ کے قریب ہمارے احباب کیطرف بقایا ہے چونکہ اخبار کے اجرا کا مدار بہت کچھ اس پر ہے کہ قیمتیں وصول ہون اس لئے ہر ایک بقایا دار بھائی کو چاہیے کہ جلدی اپنے حساب بیباق کرین اور اس بات سے کبھی بھی غافل نہ ہون کہ البدر کی مستقل اشاعت ہمنے خدا کے فضل سے توفیق پاکر ایک ہزار کرنی ہے اس وقت ۵۰۳ اشاعت ہے۔

ہمارے احباب مین سے منشی احمدین صاحب عرائض نویس درجہ اول گوجرانوالہ جنہون نے پانصد خریدار بہم پہونچانیکا ترمہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور حافظ غلام رسول صاحب سوداگر وزیرآباد خصوصیت سے شکریہ کے قابل ہیں جو کہ بڑی سرگرمی سے کوئی نہ کوئی خریدار بھیجتے رہتے ہین۔

کے کچھ مختلف نمبر ہمارے پاس موجود ہین جو اصحاب اپنے فائلون کو پورا کرنا چاہیں وہ خرید سکتے ہین۔ فی نمبر قیمت ۱۰/ ہے مگر نمبر سات بالکل نہیں ہے

لاڑکانہ۔ یہ امر بالکل سچ ہے کہ امسال حاجیوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے ایک احمدی صاحب بھی ملک کشمیر سے حج کو گئے تھے وہ حج کرکے اب واپس آئے تھے تو بیان کرتے تھے کہ قریب ایک صد کے آدمیون کی جان گئی ہے اور وہان کے عمالون نے اخراجات سفر وصول کرنے مین ظالمانہ طریق رکھا جس سے حاجیون کو سخت مشکلات پیش آئے دیدہ و دانستہ خطرہ مین جان کو ڈالنا اچھا نہیں ہے خدا تعالے فرماتا ہے **من استطاع الیہ سبیلا** اس امن کو دیکھ لینا ضروری ہے۔

گذشتہ نمبر مین جو مضمون ڈائری اس کی اشاعت اور ترتیب پر ہمنے دیا ہے اوسے ہمنے صرف رفع مغالطہ کیواسطے لکھا تھا لیکن ہمارے محسن اور مربی حکیم نورالدین صاحب نے اس پر مورخہ ۲۴ کی شام کو ایک ریمارک پاس کیا ہے جسنے ہمین بہت پشیمان کیا اور جس کے ذریعہ سے ایک حجاب ظلمت کا قلب سے اٹھتا ہوا محسوس ہوا۔ آپنے فرمایا کہ مجھے یہ مضمون پڑھ کر افسوس ہوا کہ ابھی جماعت ہی کیا ہے اور اس جماعت کے اخبار ہی کیا ہین صرف دو اخبار نکلتے ہین اور وہ بھی آپس مین نوک جھوک کرتے ہین۔ مین نے معذرت کی کہ میرا جواب دفاعی ہے تو فرمایا کہ اگر نہ لکھتے اور صبر سے کام لیتے تو کیا حرج تھا اور ہمنے تو صرف البدر کا ہی مضمون پڑھا ہے بہرحال اس نصیحت مین ایک نکتہ معرفت اور توکل کا سبق اور اسباب پرستی سے اجتناب کی تعلیم ہے لہذا مین آئندہ آپس مین ایسی تحریر کرنے سے توبہ کرتا ہون۔

ازدوالمیال **شبکوری**۔ اگر باعث گرمی کے ہو تو تخم خیارین۔ تخم خرفہ۔ تخم کاہو
۳ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ
صبح شام گھوٹ کر پیوین اور دیسی روشنائی سیاہ آنکھ مین لگاوین اگر سردی سے ہو تو املیسار۔ فلفل دراز کو سرمہ سا باریک کرکے دکھاوین اور کلیجی یعنے جگر کو آگ پر رکھ کر جو اس کا پانی نچڑے اُسے آنکھ مین ڈالین۔

ازامرتسر۔ شکایت۔ دماغ بند ہے خوشبو بدبو کا احساس نہیں ہوتا۔ مادہ ناک کے اندر جمع ہو کر خشک ہو جاتا ہے۔

اکثر دفعہ علاج سے فائدہ نہیں ہوتا اور سالہا سال گذر جاتے ہین باعث یہ ہوتا ہے کہ ناک کے اندر مسہ وغیرہ پیدا ہو کر مادہ کو اخراج سے روکتے ہین اور دماغ خوشبو بدبو کا احساس نہیں کرتا اس لئے غور سے دیکھین کہ ناک مین مسہ تو نہیں ہے اگر ہو تو کٹوا دیا جاوے اور دوبارہ حال کی اطلاع دیجاوے۔

ازلائل پور۔ کالی کھانسی۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب کا مجرب نسخہ اس مرض کے واسطے یہ ہے

پوٹاسی آئیوڈائڈ	پوٹاسی برومائڈ	ٹنکچر بلاڈونا
۵ گرین	۴ گرین	۵ بوند
ٹنکچر لوبیلیا	سپرٹ کلوروفارم	گلسرین
۱۰ بوند	۱۰ بوند	۱ اونس

۳ سال کے بچہ کو ۳ گھنٹہ بعد ایک ایک ڈرام دیجاوے اگر دو تین روز مین اس سے آفاقہ نہ ہو تو لائیکو ارسینی کیلس ایک انگریزی عرق ہے وہ ایک ایک بوند ایک ڈرام پانی مین ملاکر بعد غذا کے دین۔

نظم

ہمارے رب کو حاصل ہے ہمارا یک صفت لاثانی | نہین ثانی کوئی اس کا عبث ہو مسیحائی
نہ باوا ہے نہ بیٹا ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے | یہی تعریف سچی اسکی ہے قرآن مین آئی
مگر ہان اسکو اپنے خاص بندون سے تعلق ہے | کہ جیسی اپنے بچون سے محبت کرتی ہے مائی
جہان میں اب خدا نے ایک بندہ کو کیا مامور | شہادت جسکے حق مین چاند اور سورج نے ہے دی
مگر جو دل کے اندھے ہین نہیں پہچانتے اسکو | نہ سنتی ہین وہ بہرے گو ملائک کی صدائی
نہین ثانی کوئی اس بندہ حق کا جہان مین اب | خدا جانے کہ کسکے منتظر ہین تم یہ بھائی
یہ عیسیٰ ہے یہ مہدی ہے کرو اگر زیارت | کرو تم شکر کے سجدے یہ نعمت ہمکو ہاتھ آئی
ترستی مرگئی اسکی زیارت کے لئے اکثر | خدا کا فضل ہے تمپر یہ صورت تمکو دکھلائی
بحسب وعدہ دنیا مین خدا نے اس کو بھیجا ہے | مخالف پارٹی ذلت ہے لیکن خطا کھائی
صدی کے سر یہ آیا ہے نشان ہمراہ لایا ہے | نہین جو مانتے اسکو وہ ملانے مین سودائی
بر کتنی ہین جو اسکو نہین سمجھے وہ بڑے آخر | جو رسوا اسکو کرتے ہین رہینگی انکو رسوائی
کرو تم پہلے رسولوں کے صحیفون پر نظر یارو | کہ کیونکر مرسلوں کے منکرون نے ہے سزا پائی
تبہ ہوتے چلے آئے ہمیشہ منکران حق | تبہ کارون یہ آخر کو تباہی ہے تشبائی
ذرا سوچو ذرا سمجھو پڑھو قرآن کو دل سے | گروگی قعر ذلت مین جو ٹھوکر تمنے ہے کھائی
تباہ پہلے ہوئے مسیح یہودی سرکشی کرکے | نصاریٰ کی بھی کمبختی تمہارا عہد بد لائے
سزا کا اب تمہارا وقت آیا ہے ذرا سنبھلو | ڈرو اللہ سے طاعون اب نزدیک ہے آئے
تمہیں آگاہ کرتا ہون کہ وہ دن آنیوالا ہے | پھریگی نفسی نفسی کہتی کل مخلوق گھبرائی
مسلمانو کرو غیرت ذرا کچھ حق سے شرماؤ | خودی کرکے نہ تم لوگو بنو شیطان کے بھائی
رسول حق بلاتا ہے تم آؤ اس کی جانب کو | وہ گواہ صدق ہے یارو غلط کہتا نہیں راہی
بنائی نوح نے کشتی تم آکر اسمین بیٹھو | امان طوفان سے پاؤ کہ جیسی ہمنے ہے پائی
تمسخر مین اگر تمنے نبی کی بات کو ٹالا | تو وہ طوفان کی ساعت ابھی آگئی ابھی آگئی
دلونکو صاف کرکے اپنے حق سے یہ دعا مانگو | الٰہی فضل کر دیتا کہ مشکل ہمکو پیش آئی
خدا کے روبرو تم عاجزی سے گر پڑو لوگو | کرو توبہ کہ گھڑی ہے سر پہ آفت اور سودائی
ہماری قوم مردہ تھی خدا نے زندگی بخشی | خدا نے ہمکو دکھلائی مسیحائی مسیحائی
جو موسیٰ کیلئے عیسیٰ وہ ہے کشمیر مین مدفون | خدا جسکو بناتے ہین یہ یارو دلمین عیسائی
تحفہ کا یہ عیسیٰ ہی ہوا ہم پر جواب نازل | خلاصی جسکے باعث ہمنے ہے دجال سے پائی
[illegible] اس سے ملا خشک رہا اپنا | مقابل اس کے وہ آئے اجل ہے جسکی آئی
ادھر آؤ ادھر آؤ سنو آواز مہدی کی | تغافل چھوڑ دو بھائی تغافل چھوڑ دو بھائی
کرم کرنا الٰہی امت احمد یہ تو اپنا | ہمین تو بخش بینائی ہمین تو بخش شنوائی
بنائے ہمکو تو اپنا بنالے ہمکو تو اپنا | بنا دے ہمکو تو ربی بنا دے ہمکو مولائی
ہمین ایمان پر قائم کر ہمین دے نیت | ہمین عاشق بنا اپنا ہمین کر اپنا شیدائی
بچا طوفان سے ہمکو شریر شیطان سے ہمکو | دکھا اعدا کو نیچا بخش ہمکو سب پہ بالائی

خدائے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام									
			۳۵	میان محمد عمر خان صاحب لبتی علی خان		۷۱	چوہدری جیوا صاحب	مانگا	۱۰۷	میان واگو صاحب	
			۳۶	ریاست پٹیالہ		۷۲	میاں بڈھا صاحب مٹری لیس		۱۰۸	میان راجو صاحب	
۱	محمد نور صاحب	پٹھیں	۳۷	میان الہ دیا صیقل گر (ریاست)	پٹیالہ	۷۳	بٹالین اپر برہما		۱۰۹	میان فضلدین صاحب	امرتسر
۲	میان غلام رسول صاحب	//	۳۸	مولوی محمد نادر خان صاحب ہیڈ		۷۴	میان پیر بخش صاحب جہلم	جہلم	۱۱۰	رحمت علی منزدار (تلونڈی)	لدھیانہ
۳	میان محمد ایوب صاحب	//	۳۹	ماسٹر مدرسہ	چیندوی	۷۵	میان میر محمد صاحب		۱۱۱	محمد حسین صاحب مدرس ریاضی	
۴	میان داؤد صاحب	//	۴۰	مسماۃ راجن زوجہ چوہڑ (قلعہ)	[illegible]	۷۶	میان نور احمد صاحب		۱۱۲	گورنمنٹ سکول شہر انبالہ	
۵	میان فیض اللہ صاحب	//	۴۱	میان کرم علی صاحب //	//	۷۷	اہلیہ میان محمد بخش صاحب		۱۱۳	محمود حسن پسر محمد حسن	
۶	میان عبد الرحمان صاحب	//	۴۲	میان شیخ نتھو صاحب (بنوڑ)	پٹیالہ	۷۸	اہلیہ نوتا صاحب		۱۱۴	احمد حسن //	
۷	میان محمد کریم صاحب	//	۴۳	میان عبد الوہاب صاحب //	//	۷۹	اہلیہ اسمعیل صاحب		۱۱۵	چوہدری سلطان عمر خان	ہوشیار
۸	میان محمود صاحب	//	۴۴	میان برکت علی صاحب (سلطانپور)	کپورتھلہ	۸۰	اہلیہ ولی محمد صاحب		۱۱۶	میان علی بخش صاحب (کاہلاں)	گورداسپور
۹	میان فیض محمد صاحب	//	۴۵	میان محمد حسین صاحب //	//	۸۱	میان غلام رسول صاحب		۱۱۷	میان احمد صاحب (نوان پنڈ)	//
۱۰	مسماۃ نشان بی بی صاحبہ	//	۴۶	میان عبد الرحمن (کوٹ طوسکہ)	سیالکوٹ	۸۲	عالمہ بی بی بنت میاں رحیم بخش		۱۱۸	میان عبد اللہ صاحب	
۱۱	مسماۃ آمنہ بی بی صاحبہ	//	۴۷	میان ابراہیم صاحب کشمیری //	//	۸۳	دولت بی بی //		۱۱۹	میان شہاب الدین صاحب	//
۱۲	میان عبد الحی صاحب	//	۴۸	میان انعام اللہ صاحب (قلعہ دیدار سنگھ)	گوجرانوالہ	۸۴	الہ دین طالب علم مدکریان خورد	سیالکوٹ	۱۲۰	میان بڈا صاحب (ننگل)	//
۱۳	میان اسحق صاحب	//	۴۹	منشی اللہ دتا صاحب مدرس //	//	۸۵	مسماۃ دولان اہلیہ غلام محی الدین	لاہور	۱۲۱	میان کالو صاحب (نوان پنڈ)	//
۱۴	میان اسمعیل صاحب	//	۵۰	میان مرتضیٰ صاحب //	//	۸۶	مسماۃ عظمت بیوہ امیر علی (ناطہ)	منٹگمری	۱۲۲	میان تہا صاحب	
۱۵	میان سلیمان صاحب	//	۵۱	اہلیہ // //	//	۸۷	مسماۃ ولایت بنت امیر علی	//	۱۲۳	میان عصمت اللہ صاحب	قادرآباد
۱۶	میان محمد کریم صاحب	//	۵۲	میان محمد عالم صاحب //	//	۸۸	میان احمد علی صاحب //	//	۱۲۴	میان روڈا صاحب	//
۱۷	میان محمد شان صاحب	//	۵۳	میان محمد فاضل صاحب //	//	۸۹	میان محمد علی صاحب //	//	۱۲۵	میان چراغ صاحب	نوان پنڈ
۱۸	میان ہارون صاحب	//	۵۴	میان راجہ صاحب //	//	۹۰	میان کرم الدین صاحب	چونیاں	۱۲۶	خیر الدین صاحب	
۱۹	میان یونس صاحب	//	۵۵	مسماۃ فاطمہ صاحبہ //	//	۹۱	مسماۃ نوران اہلیہ کرم الدین	//	۱۲۷	میان فضل نادر صاحب	فیض اللہ چک
۲۰	میان رحمت اللہ صاحب	//	۵۶	مسماۃ حسین بی بی صاحبہ //	//	۹۲	مسماۃ احیائی بی بی بنت کرم الدین	//	۱۲۸	فرزند علی صاحب	
۲۱	میان آدم صاحب	//	۵۷	میان حبیب الرحمن صاحب //	//	۹۳	مریم //	//	۱۲۹	میان نور محمد صاحب	
۲۲	میان اسحق صاحب	//	۵۸	قاضی عبد الخالق صاحب ڈپٹی		۹۴	نورائی //	//	۱۳۰	زوجہ نور محمد صاحب	
۲۳	میان علم خان صاحب	//	۵۹	انسپکٹر اصل باشندہ پشاور حال		۹۵	نورائن //	//	۱۳۱	میان حاکم علی صاحب	
۲۴	میان سراج الدین صاحب	//	۶۰	سنجاوری (کوئٹہ بلوچستان)		۹۶	گل محمد //	//	۱۳۲	زوجہ حاکم علی صاحب	
۲۵	میان عبد الغفور صاحب	//	۶۱	میان حافظ امیر خان (بازار موچیاں)	راولپنڈی	۹۷	دل محمد //	//	۱۳۳	مسماۃ فضل بی بی	
۲۶	میان ابوبکر صدیق صاحب	//	۶۲	میان سلطان محمد //	//	۹۸	میان ابراہیم صاحب	//	۱۳۴	دختر حاکم علی صاحب	
۲۷	میان الیاس صاحب	//	۶۳	مسماۃ کرم النسا زوجہ نبی بخش صاحب		۹۹	مسماۃ بیگم اہلیہ ابراہیم صاحب	//	۱۳۵	عصمت دختر //	
۲۸	میان محمد ابراہیم صاحب	//	۶۴	سررشتہ دار (ضلع لاہور (چوک	منٹی)	۱۰۰	میان محمد صدیق	//	۱۳۶	میان برکت صاحب	
۲۹	میان صالح صاحب	//	۶۵	میان فضلدین (ملٹری ورکس)	راولپنڈی	۱۰۱	مسماۃ حسن بی بی صاحبہ	//	۱۳۷	میان ابراہیم (کاکووال)	
۳۰	میان زکریا صاحب	//	۶۶	میان جان محمد (تحصیل اجنالہ)	امرتسر	۱۰۲	// فاطمہ بی بی صاحبہ	//	۱۳۸	زوجہ رقیہ صاحبہ //	
۳۱	میان نیک محمد صاحب	//	۶۷	میان بوٹا صاحب		۱۰۳	چوہدری بوٹا نومسلم (اشہین)	//	۱۳۹	سکینہ صاحبہ //	
۳۲	میان صلاح دین صاحب	//	۶۸	میان محمد بخش صاحب		۱۰۴	مسماۃ جیوان زوجہ بوٹا		۱۴۰	خدیجہ //	
۳۳	میان عبد الکریم صاحب	//	۶۹	میان اسمعیل صاحب		۱۰۵	میان بوڑا صاحب		۱۴۱	میان کرم بخش صاحب	
۳۴	میان بلندا چوکیدار	مانگا	۷۰	میان دل محمد صاحب		۱۰۶	رمضان صاحب		۱۴۲	زوجہ کرم بخش صاحب	

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان باہتمام منشی محمد افضل کے چھپکر شائع ہوا

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان میں ۲ روپے
(۲) ہندوستان سے باہر ۳ روپے
(۳) لوکل خریداروں سے ۲ روپے ۸ آنے
(۴) اگر ایک پتہ پر دس اخبار منگوائے جائیں تو فی خریدار ۱ روپیہ ۸ آنے
(۵) خط وکتابت میں اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ (۱۲۱)

صوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئے
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

نمبر ۱۶ | قادیان دارالامان - ۸ مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۲۸ - اپریل ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں سیر آج ملتوی رہی قبل از عشا مجلس میں کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں۔

مہندی اور وسمہ مہندی اور وسمہ کی نسبت ذکر ہوا حضور نے فرمایا کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ وسمہ نہ لگانا چاہئے۔ یا مہندی لگائی جاوے یا وسمہ اور مہندی ملا کر۔

۲۹ اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں سیر آج بھی ملتوی رہی۔

قبل از عشا

زندگی اور دولت ایک شخص کی نئی ایجاد پر ذکر آیا کہ اس کی ایجاد بہت مقبول ہوئی ہے اور اس کے ذریعے سے وہ لاکھ ہا روپیہ اب کماوے گا فرمایا کہ دنیا چند روزہ ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ دولت آوے گی اور ان کی نظر یہاں تک ہی محدود رہتی ہے لیکن اگر زندگی نہ ہوئی تو کیا فائدہ لوگوں کا دستور ہے کہ ہر ایک پہلو پر نظر نہیں ڈالتے +

ہمارے امریکن احمدی کے کچھ سوانح مسٹر اینڈرسن جن کا ذکر خیر اور اس جماعت میں شمولیت پر ہم البدر صفحہ ۱۱۲ میں لکھ چکے ہیں ان کا ایک خط ہمارے مکرم اور معظم دوست مفتی محمد صادق صاحب کے پاس آیا تھا وہ انہوں نے حضرت اقدس کو سنایا جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں مفتی صاحب کی خط وکتابت کے عنوان میں بسم اللہ کا ترجمہ لکھا ہوا دیکھ کر اب ہمارے امریکن دوست نے بھی بسم اللہ لکھنی شروع کر دی۔

نیو یارک ۳۰ مارچ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

خدا کے نام سے شروع جو کہ بہت مہربان ہے

مجھے آپ کا ۲۸ تاریخ کا خط ملا اور میرا خیال ہے کہ اس وقت تک میرا پہلا جواب آپ تک پہنچا ہوگا جو استفسار آپ نے کئے ہیں میں حتی الوسع ان کے جوابات دیتا ہوں:

میں علاقہ روس کی ایک سرزمین نامی فنلنڈ میں پیدا ہوا تھا لیکن میرے آبا و اجداد روس کی جنوب مشرق کی طرف سے آئے تھے اور وہ یو یرجماعت سے تعلق رکھتے تھے یو یر لفظ کے وہی معنے ہیں جو کہ تاتاری زبان میں بہادر لفظ کے معنے ہیں اور ممکن ہے کہ ان کی رگوں میں تاتاری یا اسلامی خون کا کچھ حصہ بھی ہو ہمارے خاندان کا ایک حصہ جو کہ روس کے شمال اور فنلنڈ میں رہتا ہے وہ روسی گرجہ اور لوتھر کے گرجہ سے تعلق رکھتا ہے اور یہی مذہب کثرت سے فنلنڈ میں رائج ہیں +

اور میں کب سے مسلمان ہوں اس کا جواب یہ ہے کہ میرے پیارے دوست مسٹر محبوب صاحب نے تو مسلمانوں کے رجسٹر میں مقام قسطنطنیہ پر میرا نام نومبر ۱۹۰۱ء میں درج کیا تھا لیکن اس سے تین سال پیشتر ہی میرا خیال تھا کہ میں بعض اہل اسلام سے خواہ قسطنطنیہ میں خواہ کاذلف میں خواہ روس میں اپنے سچے دین اسلام کی قبولیت کے اظہار کی خط وکتابت کروں گا اور بڑی راستی سے کہہ سکتا ہوں کہ دراصل گذشتہ سات آٹھ سال یعنی ۱۸۹۶ء سے میں مسلمان ہوں میری عمر نومبر ۱۹۰۳ء میں ۳۳ سال کی ہوگی اور میرا پیشہ ایک کیمسٹ (یعنی دوا لی) کا ہے اگرچہ میں مرکب ادویہ کو مفردات میں لانے کا کام کرتا ہوں مگر مفردات کو مرکب بنانے کی بھی مجھکو مشق ہے

زبان دانی کے لحاظ سے میں انگریزی فرانسیسی سویڈش - ڈینش - جرمن - روسی اور نوسوجیین زبان سے بخوبی واقف ہوں اور تاترنسکی زبان سے بھی کچھ واقفیت رکھتا ہوں - لیکن ابھی تک میں نے عربی زبان کا مطالعہ بالکل نہیں کیا ہے - ان دنوں میں میں بیمار رہا ہوں اور ڈاکٹر نے مجھے زیادہ نوشت وخواند کو منع کیا ہے لیکن جونہی کہ میری صحت ترقی پکڑتی ہے میں ضرور عربی پڑھوں گا اور پھر قرآن کی تلاوت بھی عربی ہی میں کیا کروں گا اب میرے پاس قرآن کے انگریزی تراجم ہیں جنکو میں مطالعہ کیا کرتا ہوں۔

میری تعلیم کا یہ حال ہے کہ میں مقام سویڈن میں ۷ سال کی عمر میں مدرسہ جاتا تھا اور یہاں میرے والدین نقل مکانی کر کے آ گئے تھے اور میں نے کینیڈا کے ایک کالج میں ۱۷ سال کی عمر میں تعلیم پائی ہے اور خود نیو یارک کے

کالج میں بھی کچھ عرصہ جاتا رہا ہوں ۲۰ سال سے مجھکو امریکہ میں رہنے کا اتفاق ہے اور باقی ۷ سال میرے سویڈن ڈنمارک اور فنلنڈ وغیرہ ممالک میں گذرے ہیں ٭

میرے نام کی نسبت جو آپ کی بڑی آرزو ہے کہ میں کوئی اسلامی نام اختیار کروں شاید اس سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ میں اپنے نام کے ماقبل ایک حصہ نام کا ایزاد کروں سو واضح ہو کہ میں وہ حصہ اپنے نام کے ساتھ (احمد حسن) نام کا ایزاد کرتا ہوں لیکن تاہم اس امر کا خیال رہے کہ خط و کتابت میں نام کو بہت طول دیکر نہ لکھا جاوے کیونکہ امریکہ میں اس کو پسند نہیں کرتے اور اس لئے مناسب امر ہوگا کہ آئندہ آپ حسن ایف ایل اندرسن کے نام سے مجھے مخاطب کیا کریں۔

اب میں خط کو ختم کرتا ہوں اور بڑی آرزو ہے کہ آپکی صحت کامل اور ترقی درجات ہو اور مجھے دوسرے اور نئے دلچسپ حالات سے اطلاع دیویں ٭

۳۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء

آج مغرب اور عشاکی نمازوں میں حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک ہو سکے باقی کل نمازیں آپنے باجماعت ادا کیں ٭

سیر

الہام فرمایا کہ مجھے الہام ہوا مگر اس کا آخری حصہ یاد ہے دوسرے الفاظ یاد نہیں رہے جو الفاظ یاد ہیں وہ یہ ہیں ”فِیہِ خَیرٌ وَبَرَکَۃٌ“ اس کا ترجمہ بھی بتلایا گیا۔ اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے ٭

حج پر اعتراض اور جواب مخالفوں کے اس اعتراض پر کہ حضرت مرزا صاحب حج کیوں نہیں کرتے فرمایا کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو خدمت خدا نے اول رکھی ہے اس کو پس انداز کر کے دوسرا کام شروع کر دیوے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عام لوگوں کی خدمات کی طرح ملہمین کی عادت کام کرنے کی نہیں ہوتی وہ خدا کی ہدایت اور راہ نمائی سے ہر ایک امر کو بجا لاتے ہیں اگرچہ شرعی تمام احکام پر عمل کرتے ہیں مگر ہر ایک حکم کی تقدیم و تاخیر الہی ارادہ سے کرتے ہیں اب اگر ہم حج کو چلے جاویں تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنیوالے ٹھہریں گے اور مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کے بارے میں کتاب حجج الکرامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں ان کی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں ماموریں کا اول فرض تبلیغ ہوتا ہے آنحضرت ۱۳ سال مکہ میں رہے آپنے کتنی دفعہ حج کئے تھے ایک دفعہ بھی نہیں کیا تھا ٭

سوال۔ کیا قرآن میں کوئی صریح آیت مسیح بے پدر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بلا باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

جواب۔ فرمایا کہ یحیٰی اور عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ کو ایک جا جمع کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جیسے یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش خوارق طریق سے ہے ویسے ہی مسیح کی بھی ہے پھر یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش کا حال بیان کر کے مسیح کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے۔ یہ ترتیب قرآنی بھی بتلاتی ہے کہ ادنےٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کی ہے یعنی جسقدر معجز نمائی کی قوت یحیٰی کی پیدائش میں ہے اس سے بڑھکر مسیح کی پیدائش میں ہے۔ اگر اس میں کوئی معجزانہ بات نہ تھی تو یحیٰی کی پیدائش کا ذکر کر کے کیوں ساتھ ہی مریم کا ذکر چھیڑ دیا اس سے کیا فائدہ تھا یہ اسی لئے کیا کہ تاویل کی گنجائش نہ رہے ان دونوں بیانوں کا ایک جا ذکر ہونا اعجازی امر کو ثابت کرتے ہیں اگر یہ نہیں ہے تو گویا قرآن تنزل پر آتا ہے جو کہ اس کی شان کے برخلاف ہے۔

پھر اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ اگر مسیح بناباپ کے نہ تھا تو آدم سے مماثلت کیا ہوئی اور وہ کیا اعتراض مسیح پر تھا جسکا یہ جواب دیا گیا تو اریخی بات بھی یہ ہے کہ یہود آپ کی پیدائش کو اسی لئے ناجائز قرار دیتے تھے کہ آپکا باپ کوئی نہ تھا اس پر خدا نے یہود کو جواب دیا کہ آدم بھی تو بلا باپ پیدا ہوا تھا بلکہ بلا ماں بھی یہ اعتبار واقعات کے جو اعتراض ہوا کرتے ہیں ان سے جواب کو دیکھنا چاہئے اور اگر کوئی اسے خلاف قانون قدرت قرار دیتا ہے تو اول قانون قدرت کی حدبست دکھلاوے

یکم مئی ۱۹۰۳ء

فجر۔جمعہ۔ اور عصر کی نمازوں میں حضرت اقدس شامل نہ ہو سکے۔ جمعہ کیوقت آپنے وضو بھی کیا اور طیار تھے کہ مسجد اقصیٰ میں تشریف لاویں کہ یکایک چکر آگیا اور آپ سے کھڑا بھی نہ ہوا گیا اسوجہ سے شامل جمعہ نہ ہوسکے مغرب اور عشا کی نمازوں میں آپ بفضل خدا شریک ہوئے۔

قبل از عشا

رویا فرمایا کہ میں نے ایک منذر رویا دیکھی ہے مگر شکر ہے کہ وہ درمیان میں رہ گئی۔ دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ہے جو مسجد میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کریں گے وہ بالوں ہی میں رہا اور کوئی بیل وغیرہ ذبح نہ ہوا۔ اسی حالت میں الہام ہوا جس کے الفاظ تو یاد نہیں رہے

مسیح موعود آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ہوگا ایک صاحب نے پنجابی نظم پڑھی اس کو سنکر فرمایا کہ آنحضرت نے جو یہ فرمایا ہے کہ مسیح موعود میرے ساتھ قبر میں ہوگا اس سے یہ سِر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے محسوس کیا ہے کہ دوئنگی اور دوئی کو وہ بالکل محسوس نہ کرے گا کیونکہ کسی دوسرے نبی کے آنیسے سے تو دوئی ثابت ہوگی اس لئے اس میں اشارہ ہے کہ میں خود ہی آؤں گا جیسے موت میں وہ ساتھ ہے ویسے ہی حیات میں بھی ہوگا میں نے ایک دفعہ اس کی مثال کہیں لکھی بھی ہے کہ اگر میاں بیوی ایک مقام پر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوں اور ایک بڑا آئینہ سامنے ہو جس میں دونوں کا عکس پڑتا ہو۔ تو کیا میاں اس اپنے عکس کو غیر خیال کر کے اس امر پر غیرت کھائے گا کہ اس کی بیوی کسی اور کے ساتھ ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ جانے گا کہ یہ تو میں ہی ہوں پس بروز میں اسی طرح کوئی غیرت نہیں ہوتی لیکن اگر کوئی دوسرا آوے تو اس میں غیرت ہوگی اور آنحضرت کی غیرت کب تقاضا کرتی ہے کہ آپکی کرسی پر دوسرا بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تعریف کرے اور آپکا درجہ بلند کر کے آپکو ہر طرح کے سکھ اور آرام کا مالک بناوے اور آخر میں اگر یہ دکھ دیوے کہ آپ کی کرسی پر غیر کو بٹھا دیوے (یہ کبھی نہیں ہوسکتا) غیرۃ الانسان سے کبھی جدا نہیں ہوا کرتی آنحضرت صلعم کے سامنے جب حضرت عمر رض نے ایک توریت کا ورق پڑھا اور کہا کہ اس میں کچھ عمدہ باتیں ہیں تو آپکا چہرہ سرخ ہو گیا اسپر حضرت ابوبکر رض نے کہا کہ اے عمر تیری ماں مرے کیا تو رسول اللہ صلعم کے چہرہ کو نہیں دیکھتا۔ جب توریت کے ایک ورق پڑھے جانے پر آپ کے چہرہ کا یہ حال ہوا تو جب اسرائیلی مسیح آپ کی کرسی پر آکر بیٹھ جاویں گے تو کیا حال ہوگا ٭

ہوشعنا براہین میں یہ ایک الہام حضرت اقدس کا درج ہے یہ ایک ایرانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں ”نجات دے“ فرمایا کہ **یا مسیح الخلق عدوانا** کا مضمون اس سے ملتا جلتا ہے ٭

قوم میں کونسی روح ہو تو قوم قوم بنتی ہے فرمایا کہ ایک مامور کی اطاعت اسطرح ہونی چاہیئے کہ اگر ایک حکم کسی کو دیا جاوے تو خواہ اس کے مقابلہ پر دشمن کیسا ہی لالچ اور طمع کیوں نہ دیوے یا کیسی ہی عجز اور

انکساری اور خوش مدور آمد کیون نکرے گر بس نکر پر ان باتون مین دکسیکو بھی ترجیح نہ دینی چاہئے اور کبھی اس کی طرف التفات نہ کرنی چاہئے سیرت اور خصلت اس قسم کی چاہئے کہ جس سے دوسرے آدمی پر اثر پڑے اور وہ سمجھے کہ ان لوگون مین واقعی طور پر اطاعت کی روح ہے صحابہ کرام کی زندگی مین ایک بھی ایسا واقعہ نہ ملیگا کہ اگر کسیکو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا گیا ہو تو پھر خواہ بادشاہ وقت نے ہی کتنا ہی زور کیون نہ لگایا مگر اس نے سوائے اس اشارہ کے اور کسی کچھ مانی ہو۔

اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے

ہماری جماعت کے لوگونکو خوب سن لینا چاہیئے اور خدا سے توفیق طلب کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ...

---

۲ - مئی ۱۹۰۳ء

آجکی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین

سیر

مہر مہر کے متعلق ایک نے پوچھا کہ اس کی تعداد کس قدر ہونی چاہئے۔

فرمایا کہ تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں آتا - اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث مین کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگون کے مروجہ مہر سے ہو اکرتی ہے ہمارے ملک مین یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے صرف ڈراوے کے لئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو مین رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں نہ عورت والون کی نیت لینے کی ہوتی ہو اور نہ خاوند کے دینے کی۔

میرا مذہب ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آپڑے تو جب تک اسکی نیت یہ ثابت نہ ہو کہ ہان رضا اور رغبت سے وہ اسیقدر مہر پر آمادہ تھا جسقدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقرر شدہ نہ دلایا جاوے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھکر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون

عبرت مولوی محمد حسین بٹالوی کے ریویو پر جو کہ براہین پر لکھا ہے ذکر چلا اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمین اس کی حالت پر تعجب ہے کہ جس وقت ایک درخت کا ابھی تخم ہی زمین مین ڈالا گیا ہے اور کسی طرح کا نشو و نما اس نے نہین پایا نہ پتا نکلا ہے نہ پھل لگا ہے نہ کوئی پھول اس نے دیا ہے تو اس معدومی کی حالت مین تو اس کی یہ تعریف کی جاتی ہے کہ اس کی نظیر ۱۳ سو سال مین کہین نہین ملتی اور اب جب وہ درخت پھیلا اور پھولا اور نشو و نما پایا تو اس کے وجود سے انکار کیا جاتا ہے:

ابتدا مین ہمارے دعوے کی مثال رات کی تھی اس وقت تو شبیر کی طرح اسے قبول اور پسند نہ کیا اور اب جب دن چڑھا اور سورج کی طرح وہ چمکا تو آنکھ بند کرلی +

جن ایام مین شناخت کے آثار نہ تھے تو ذاتی نقصان اپنا یہ کیا کہ نور کو کھو بیٹھے اور اس وقت یہ امر مخفی اور مستور تھا تو ریویو لکھے اور رائے ظاہر کی - اب یہ وقت آیا تھا کہ وہ اپنے ریویو پر فخر کرتا کہ دیکھو جو باتین مین نے اول کہی تھین وہ آج پوری ہو رہی ہین اور میری اس فراست کے شواہد پیدا ہوگئے ہین مگر افسوس کہ اب وہ اپنی فراست کے خود ہی دشمن ہوگئے ہمارا کونسی بات نئی ہے جس حکم کے وہ لوگ منتظر ہین پہلا ہم پوچھتے ہین کیا اس نے اگر ہر ایک رطب و یابس کو قبول کرلینا ہے اور وہ وحی کی پیروی کریگا یا کہ ان مختلف مولویون کی اگر اس نے آکر انہی کی ساری باتین قبول کرلینی ہین تو پھر اس کا وجود بیہودہ ہے۔

قبل از عشا

رویا والہام فرمایا کہ کچھ دن ہوئے کہ مین بیمار دن کے لئے دعا کرتا تھا ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی دیکھا کہ وہ اٹھکر کھڑا ہو گیا اور پھر الہام ہوا کہ آثار صحت مگر تصریح بالکل نہین کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔

ہدایت کون پاتا ہے فرمایا کہ جو شخص محض عقدہ کر طلب حق چاہتا ہے تو خدا اسے راہ حق دکھاتا ہے اور جس مین نفسانی اغراض اور نفس کی ہی طلب ہوتی ہے تو اسے راہ نہین ملا کرتی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - غریب سے غریب بنکر خدا سے ہدایت طلب کرنی چاہئے اغراض نفسانی شرک ہو تی ہین وہ قلب پر حجاب لاتے ہین اگر انسان نے بیعت بھی کی ہوئی ہو تو پھر بھی اس کے لئے یہ ٹھوکر کا باعث ہوتے ہین ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کرکے توحید خالص پہ قدم مارے سچی طلب حق کی ہو ورنہ جب وہ اصل مطلوب مین فرق آتا دیکھیگا تو اسی وقت ننگ ہو جاویگا - کیا صحابہ کرام نے آنحضرت صلعم کو اسی واسطے قبول کیا تھا کہ مال و دولت مین ترقی ہو

ہماری بیعت تو صرف توبہ کی ہے اور ان کی بیعت سر کٹانے کی بیعت ہوتی تھی جب وہ اپنی جان دینے کو بیعت کرتے تھے تو خود ہی دیکھ لو کہ پھر ان کو دنیا وغیرہ کی کس قدر امید ہوگی جس نے مرنے کا ارادہ کر لیا باقی اس نے کیا رکھا ہان یہ خدا کا فضل ہے کہ جس نے خدا کے واسطے سب کچھ چھوڑ کر کمبل اوڑھا پھر اس کو سب سے اول دے دیا ابوبکر رضہ کا اس مین کوئی منشا نہ تھا کہ ضرور یہ سب کچھ ملے مگر خدا کا خود منشاء تھا کہ خود سب کچھ ان کو دیا جاتا اور ابوبکر رضہ نے دیا ہی کیا تھا زیادہ سے زیادہ سو روپیہ یا کچھ زیادہ ہوگا مگر ہان جسقدر تھا سب کا سب دیدیا تھا خدا کی ذات رحیم کریم ہے وہ کسیکا قرضہ اپنے ذمے نہین رکھتا ان لوگون کے بھی کیا اخلاص تھے جن کی بیعت سے یہ غرض مطلق نہ تھی کہ دنیا بھی ملے ادہر ایک طرف حواریون کی حالت کو دیکھو کہ انجیل کیا گواہی دے رہی ہے۔

ہمارا تجربہ ہے کہ انسان اپنی ہی اپنے نقصان کرتا ہے اور مایوسیون اور حسرتون مین رہتا ہے ورنہ اگر وہ اپنے مخفی اغراض سے الگ ہو جاوے تو خدا اسے ضعیف اور عاجز پاکر سب کچھ دیدیتا ہے جس کی اسے احتیاج ہوتی ہے دنیا کا خط فانی ہے مگر جو لوگ اسے خدا واسطے چھوڑ دیتے ہین تو پھر دنیا کا سچا عروج اور ترقی ان کو ملتی ہے حدیث شریف مین ہے کہ زمین مین اسے قبولیت دیجاتی ہے قبولیت سے مراد دولت دنیا ہی کی ہے - زمینی گورنمنٹون کے لئے جو ذرا سا کچھ کھوتا ہے ان کو اجر ملتا ہے تو جو خدا کے لئے گوائے کیا اسے اجر نہ ملے گا جو کچھ اس کی خاطر کھویا جاتا ہے وہ انسان کے مرنے سے پیشتر سب کچھ اسے دیدیتا ہے اپنے ذمہ نہین رکھتا مگر ان باتون پر ایمان لانے والے تھوڑے ہین - لوگ اسباب پر گرتے ہین ایمان نہین ہوتا اسی لئے دکھ اٹھاتے ہین ٹھوکرین کھاتے ہین انبیا اور اولیا جس قدر گذرے ہین اگر ان کی نظر اسباب پر ہوتی اور دنیا کے کامون مین پڑتے تو ذلیل ہوتے مگر خدا کے ساتھ صدق اختیار کیا تو ان کی عزت اس قدر ہوئی دنیا مین جو اغراض اور مقاصد انسان چاہتا ہے وہ سب کچھ اس کو دین ہی سے ملسکتے ہین دیکھو جو کہ جوجو نبی ہین ان کی سنت یہ ہے اپنی غذا مین زیادہ لذت محسوس کرتا ہے پھر یہ کی سنت ہے انسان جو کچھ غذا کھاتا ہے اس مین زیادہ لذت پاتا ہے کیونکہ اس مین قوت لذات کے احساس کرنے کی زیادہ ہے پس جو انسان خواص انسان ہین وہ اسیطرح ان لذات مین زیادہ لذت پاتے ہین اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیوی تمام لذات مین خواص کا ہی حصہ زیادہ ہے پنجابی شعر اسپر کیا عمدہ صادق آتا ہے جے تو میرا ہو رہین سب جگ تیرا ہو

آریہ سماج چھیناکے سالانہ جلسہ میں ایک احمدی ممبر کے سوال و جواب

۵ مئی کا مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور اپنے مین سے ایک سکھ صاحب کو اپنا بادشاہ بنالیا اب پرجہ نے اتفاق کرکے ان کی تختی بھی چھوڑ دی ہو سرکار انگریزی کو اپنا بادشاہ قائم کرلیا ہے اگر ایسا ہی عام ارواح جمع ہوجاوین اور اتفاق کرلیوین تو خدا کی خدائی کو جواب دے سکتے ہین اپنے مین سے ایک اور خدا بنالیوین تو ممکن ہو اور یہ جو کہا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا مین شرارت اور ہلاکت کی قوۃ نہین ویسا ہی پیدا کرنے کی طاقت نہین پنڈت صاحب کو اس مین دہوکا لگا ہے یا دیدہ دانستہ پبلک کو دہوکا دیتے ہین شرارت اور ہلاکت کوئی طاقت و شکتیان نہین ہین یہ اوصاف ہین۔ خدا ان سے پاک اور منزہ ہے کیا پیدا کرنا بھی کوئی وصف ہو یہ ایک خوبی اور شکتی کا کام ہو

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب فرماتے ہین کہ آریون نے جیو و پرماتو ٔون کو قدیم وانادی سمجھا ہو اس خیال سے جیو و پرماتو یعنی روح اور مادہ خدا کے شریک ہوگئے ہین ہمارا ایسا خیال ہرگز نہین خدا کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہین مانتے ہان یہ ٹھیک ہو کہ روح اور ذرات جسم ازلی و ابدی ہین اور خدا کی ذات ایک جوہر لطیف ہو جو نظر نہین آتا ویسا ہی روح بھی جوہر لطیف ہو اگر ایسا مانا جائے کہ ہر دو کی موجودگی مین شرک لازم آجاتا ہو تو اس وقت دیکھو ہماری ہستی بھی موجود ہو اور خدا بھی موجود ہو تو پھر اس حالت مین بھی شرک لازم آگیا ہے اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنی طاقت و شکتی سے روح پرماتو کو اپنا مقبوضہ پاکر اس سرشٹی کو رچ دیا ہو اگر اس طرح نہ مانا جائے یعنی ایک وقت تہا اور جیو پرمانو نہ تہے تو کس طرح خالق ہو سکتا ہو اور کس طرح رازق و رحمان و رحیم ہو سکتا ہو جب تک جیو پرمانو کو ازلی و ابدی نہ سمجھا جائے تو یہ سلسلہ نہین چل سکتا اور نہ خدا کو رازق و مالک مانا جاتا ہے کیونکہ جب مرزوق نہین تو رازق کس طرح اور مملوک نہین تو مالک کس طرح اور یہ جو کہا گیا ہو کہ شرارت ایک بد وصف ہے خدا تعالیٰ مین نہین ہو قرآن مین تو صاف لکھا ہو کہ خدا مکر کرتا ہو جیسے یہ آیت مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین اور اسرع المکر بھی لکھا ہو یعنی مکر کیا لوگون نے اور اللہ نے بھی مکر کیا اور خدا بہتر مکر کرنیوالا اور جلدی مکر کرنیوالا ہو اسی سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ خدا مکر کرتا ہو اور دہوکے باز ہو

میان جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا کی ذات بھی جوہر لطیف ہو اور روح بھی ایک جوہر لطیف ہے پس یہ ایک اور وجہ پنڈت صاحب نے بتلادی ہو کہ جیو اپنی لطافت کے لحاظ سے بھی خدا کے شریک ہین عرف مین جو دو شخص اپنی ذات و صفات مین ایک ہو وین ان کو ہی باہم شریک کہا جاتا ہو پنڈت جی فرماتے ہین کہ اس وقت ہماری ہستی موجود اور خدا بھی موجود تو اس صورت مین ہم شریک ہو سکتے ہین پنڈت صاحب کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ خدا ہمارا خالق اور ہم اس کے مخلوق یعنے وہ ہمارا بنانیوالا اور ہم اس کے بنے ہوئے ہین صریح فرق ہو کیا خالق اور مخلوق کی بھی شراکت ہو سکتی ہو۔ پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ اگر مان لیا جاوے کہ روح و پرمانو نہ تہے تو خدا کس طرح رازق مالک رحمان وغیرہ تہا اس مین گذارش ہو کہ پنڈت صاحب کا یہ خیال ہو کہ خدا سوائے مخلوق انسان کے اور کچہ مخلوق نہین بنا سکتا کیا خدا کی اتنی خدائی ہو جو پنڈت صاحب کے عقل مین آجائے بلکہ خدا ہمیشہ سے خالق و مالک رحمان رحیم وغیرہ چلا آتا ہو یہ ضروری نہیں ہو کہ ... اس کی ماہیت اور کیفیت الشان کے علم اور عقل مین آجائے پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ جیو و پرمانو کو قبضہ مین لاکر خلقت کو بنادیا پس ہم یہی تو پوچھتے ہین کہ خدا کے کون سے حقوق تہے جن سے جیو پرمانو کو اپنے قبضے مین لایا اور عبادت کرواتا ہو اور نہ ان کو پیدا کرسکا اور نہ ان کو توے دیسکا اور کس حقوق سے جیو و پرمانون کو اپنے قبضے مین لایا اور عبادت کرواتا ہے . . . .

. . . .

... بلکہ قبضہ جابرانہ معلوم ہوتا ہے اور یہ جو آیت قرآن شریف کی پیش کی ہو اس کے معنے مکر کئے ہین یہ غلط ہو۔ مکر ایک عربی لفظ ہو اور پنجابی مین اس کو مکر ہی استعمال کیا ہو اس کے معنے تدبیر کے ہین پنڈت صاحب نے سابق ازین لفظ مکر پر اعتراض کیا تہا اس کا مفصل جواب معہ حوالہ کتاب کہ مکر کے معنے تدبیر ہو لکھا تہا اس کا جواب آج تک نہین دیا۔

پنڈت بخشی رام صاحب

مولوی صاحب پوچھتے ہین کہ وہ کون حقوق ہین جن سے جیو پرمانو کو خدا اپنے قبضے مین لایا اور معبود بنایا بجز اس کے اور ہم کیا بتلا سکتے ہین کہ وہ ہمارا مالک اور ہم اس کے مملوک ہین۔ دوم یہ کہ ہم کو آنند پہنچتا ہے جسکو یہ بہشت کہتے ہین اسی کو ہم آنند کہتے ہین یہ تہوڑا ہے اور یہ جو فرماتے ہین کہ مکر کے معنے تدبیر ہین ہم نے مفصل لکھا اس کا جواب نہین دیا ہان مجھے یاد آگیا ہے بیشک انہون نے ایک خط بڑا طومار لکہا تہا اور اس مین بہت باتین خلاف تہذیب تہین اس لئے مین نے اس کا جواب نہ لکھا بلکہ اس خط کو چاک کردیا اب مین مکر کے معنے قرآن شریف سے بتلاتا ہون یہ دیکھو قرآن شریف مسلمانون کے مطبع مین چھپا ہوا ہے اور مسلمان مولویون کا ترجمہ کیا ہوا ہے نہ کسی عیسائی وغیرہ کا ہو دیکھو یہ ہو جو مین پڑھکر سناتا ہون اور مولوی صاحب خود پڑھ لین اور دیکھ لین وہ یہ ہے کہ مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (ترجمہ) فریب کیا ان لوگون نے فریب کیا اللہ نے اللہ بہتر ہو فریب کرنیوالا دیکھیے مین نے یہ لفظی ترجمہ جو چھپ لکھا ہوا ہے وہ پڑھا ہے مین نے اس مین کوئی بناوٹ نہین کی ہر کوئی جاہو دیکھ لے یہ قرآن شریف ہمارے پاس ہے مین ہو مکر کے معنے کس تدبیر کے ہو سکتے ہین جبکہ ترجمے مین صریح لفظ فریب لکھا ہو +

(باقی آئندہ)

ایک مامور من اللہ پر ایمان لانے کا کیا اثر انسان کے ایمان اور روح پر پڑتا ہے

ساحران فرعون احمق نہ تہے اکثر چالاک اور ہوشیار بہی تہے تو سحر کرتے تہے ان کو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر بلایا گیا تہا اس وقت بھی ان کا ایک ایمان تہا اور وہ اپنے افعال اور جان کی قدر شناخت کرتے تہے۔ تب ہی تو فرعون سے سوال کیا کہ ان لنا لاجراً ان کنا نحن الغالبین کہ اگر ہم غالب ہوجاوینگے تو ہم کو اجر ملیگا ان کو علم تہا کہ بادشاہ نے بلایا ہے اور وہ مقابلہ کروانا چاہتا ہو اور بادشاہون کا دستور ہوتا ہے کہ جب ان کے حکم کی اطاعت کی جاوے تو مزور انعام و اکرام دیا کرتے ہین اور پھر یہ تو مذہبی مقابلہ تہا مگر باوجود اس علم اور ایمان کے جان کو بادشاہ کے بارے مین تہا پھر بھی کس قدر کم حوصلگی ہو کہ وہ مزدوری کا سوال کرتے ہین ان کنا نحن الغالبین بھی ایک شکی فقرہ ہو جو کہ ان کے منہ سے نکلا اس کا جواب فرعون نے دیا کہ تم میرے مقربون سے ہوجاؤگے یہ بھی ایک وقت ساحران پر تہا جسکا ذکر ہوا اب دیکھو ایک دوسرا وقت بھی اونہی پر آتا ہو اور وہ کہہ اٹھتے ہین آمنا برب العالمین رب موسیٰ و ھرون۔ ایک مامور من اللہ یعنی موسیٰ کے رب پر جب وہ ایمان لائے تو ان کو دہمکی دیجاتی ہے اور جان کا خوف دلایا جاتا ہو کہ فلاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف و لاصلبنکم اجمعین کہ تمہارے ہاتھ اور پاؤن اس خلاف ورزی کے باعث کاٹ کر تم سب کو سولی دی جاوے گی اب دیکھو

احمدیہ روشنائی - میرزا عبدالکریم صاحب تاجر احمدی کی بنائی۔ بمقابلہ اور روشنائیون کے عمدہ احمدی جماعت کو خرید کر لائق قدر اعلیٰ قرار دی
سے طلب کرو۔

البدر

رجسٹر بیعت کی تائید مین بہت سے مشورے آئے ہین مولوی محمد یمین صاحب داتہ سے بخویز تحریر فرماتے ہین کہ ہر ایک خریدار البدر کم از کم دو دو خریدار ماہ جون کے آخر تک بہم پہنچا دے جو پیشگی قیمت ادا کرین اس کے بعد البدر کی قیمت ؏ کی بجائے ؏ ہو اور رجسٹر بیعت الگ بطور ضمیمہ مفت خریدارون کو دیا جاوے اس کی تائید مین دہ ایک خریدار نیا البدر کو پیشگی قیمت دالا دیتے ہین

مین نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ محصولڈاک الگ کرکے اگر فی صفحہ قیمت البدر دیکھی جاوے تو ۳؍ پڑتی ہے اس لئے اگر رجسٹر بیعت البدر کے دو صفحہ یا کتابی ۴ صفحہ پر شائع ہو تو اس کی قیمت ۶؍ سال ہونی چاہئے لہذا مجوزہ صورت مین البدر کو سراسر نقصان ہے میری رائے مین چونکہ رجسٹر کی طیاری ایک خاص انتظام اور ایک مستقل منشی کی مصروفیت چاہتی ہے اس لئے اسکے اخراجات اور بھی زیادہ ہونے چاہئے لیکن چونکہ عنقریب ایک ماہوار رسالہ کا اشتہار دفتر البدر سے شائع ہونیوالا ہے جس کے مضامین کی ترتیب دیکھکر انشاءاللہ ہماری احباب کی ایک بڑی آرزو پوری ہوگی اور جو آئندہ زمانہ پر ایک مرزا احسان احمدی قوم کا ہوگا اسلئے میری تجویز ہے کہ رجسٹر بیعت کو اس کا جزو قرار دیا جاوے اور خریداران البدر پر کسی قسم کی زیادتی قیمت کا بوجھ ہرگز نہ ڈالا جاوے بلکہ کوشش کی جاوے کہ اس کی مستقل اشاعت ایک ہزار سے زیادہ کر کے تا قیمت مین تخفیف کی جاوے

استہارات - تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض نمبر البدر کے جب کہین سے واپس شدہ آتے ہین تو ان کا ٹائیٹل پیج بہت میلا ہوا ہوتا ہے اور شکن کے مقام پر اکثر پھٹا ہوا اس لئے میری رائے یہ ہے کہ اگر ہماری جماعت کے وہ تاجر اصحاب جو کہ اشتہاری تجارت بھی کرتے ہین اپنے اپنے اشتہار کی البدر کیساتھ مستقل اشاعت رکھین تو اس صورت مین ایک خوشنما رنگدار پتلے کاغذ کے چار صفحہ البدر کے ساتھ ایزاد کر دیے جاوین اس ایزادی اخراجات کو اشتہارون سے وضع کیا جاوے اس صورت مین اشتہارون کی اجرت بہت تھوڑی ہوگی مگر تین صفحہ کامل کے اشتہار جمع ہونے چاہئے

خریدار ۱۶۰ - داتہ - حقیقۃ نزول مسیح پنجابی ابھی زیر طبع ہے اور محصولڈاک ہر حال مین خریدار کو ہی دینا پڑیگا کتابون کو مفت حاصل کرنیکی درخواست دفتر اخبار البدر مین نہ آنی چاہئے۔ بلکہ مفصل جوابات مفت طلبی کے مولوی عبدالکریم صاحب کو لکھنے چاہئین

قادیان کے لنگرخانہ کا لانگری اور کل سٹاف بفضل خدا صحیح وسالم تندرست ہے اور قادیان مین ابھی تک بفضل خدا طاعون سے ہر طرح کا امن ہے ہان اسکے اردگرد گاؤن مین اکثر وارداتین ہوتی رہتی ہین اور وہ دیہات قریب قریب تباہ ہوگئے ہین +

خریدار نمبر ۱۶۱ - بیرا نزلہ (۱) آنحضرت صلعم کی ذات پاک واقعی مین دافع الوبا والبلا ہے درود شریف ایک دعا ہے جسطرح چاہو اُسے پڑھو ہان منتر کا نفظ امین کوئی نہ ملاؤ (۲) بی بی اور خاوند ملکر باجماعت نماز پڑھ سکتے ہین اور دوسری محرم عورتین بھی شامل ہوسکتی ہین (۳) ماہ رمضان مین بی بی خاوند دن کو ایک بسترہ پر لیٹ سکتے ہین مگر ہمبستری منع ہے بلکہ ماہ رمضان مین بی بی کا بوسہ لینا بھی ثابت ہے (۴) عشورہ کی دسوین تاریخ کو خیرات کی تعین کرنی یہ بدعت ہے۔ صدقہ خیرات ہر ایک وقت ہوسکتا ہے (۵) برگ باتھو سے مراد باتھو یا بہتوی کے ساگ کے پتے ہین +

خریدار ۶۲ - کھوکھیاٹ - منارۃ المسیح کی بنیاد کی گہرائی ۱۹ فیٹ اور طول وعرض ۲۶ فیٹ مربع ہے ۵ فیٹ تک کنکریٹ کٹ چکی ہے اور اب بنیادی عمارہ شروع ہے۔ جو کہ قریب اختتام ہے

جو صاحب احمدی احباب دفتر البدر مین نظم ارسال کرتے ہین ان کی خدمت مین التماس ہے کہ نظم کے طیار کرنیمین ہمیشہ اس بات کا خیال رکھین کہ نظم یا تو ۱۸ یا ۲۷ یا ۳۶ اشعار کی ہو تا کہ ایک کالم اخبار مین پوری سما جاوے اور کوئی حصہ اوس کا ایسا باقی نہ رہ جاوے کہ باقی معدودے چند اشعارون کی وجہ سے دوبارہ نہ چھپ سکے اور آئندہ ہمیشہ حضرت اقدس کی تعلیم اور تصنیف کردہ دلائل وفات مسیح یا دعاوی وغیرہ کو منظوم کیا جاوے +

پیاس کا علاج

(۱) بیل کی چھال کی راکھ بنا کر اُسے پانی مین رکھو اور کچھ عرصہ تہ نشین ہونے دو پھر اوپر سے پانی نتھار کر پیو

(۲) کوری ہانڈی کی ٹھیکریان بنا کر پانی مین بھگو دو اور وہ پانی پیو +

(۳) بہت تھوڑی ملٹھی اصل سوس بہت سے پانی مین ڈال رکھو اور وہ پانی پیتے رہو +

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر ممنون فرماوین +

ایک عبرت انگیز اور خوفناک واقعہ

ناظرین کو واضح ہو کہ طاعون نے ۱۸۹۷ء کو ہندوستان مین اپنا خوفناک چہرہ دکھایا نہین معلوم کہ یہ دورہ کب تک طول پکڑیگا جس قدر جان ومال کا نقصان ہوا اس کا احاطہ کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے لیکن ۲۹ اپریل کے سول ملٹری گزٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جتنی وارداتِ طاعون رجسٹرات مین درج ہوچکی ہین ان کی تعداد سنہ ۱۸۹۷ سے آخر مارچ سنہ ۱۹۰۳ تک بہ تفصیل ذیل ہے +

سنہ ۱۸۹۷	۵۶۰۰۰
سنہ ۱۸۹۸	۱۱۸۰۰۰
سنہ ۱۸۹۹	۱۳۵۰۰۰
سنہ ۱۹۰۰	۱۹۳۰۰۰
سنہ ۱۹۰۱	۲۷۴۰۰۰
سنہ ۱۹۰۲	۵۷۷۰۰۰
سنہ ۱۹۰۳	۳۳۱۰۰۰ صرف آخر مارچ تک

کل ۱۶۸۴۰۰۰

گویا سولہ لاکھ ہلاک ہوگئے۔ اکثر فوتیان لکھنے مین نہیں آئین لوگ اخفاء سے کام لیتے رہے مین بہرحال یہ نہایت خوفناک نظارہ ہے اور آنحضرت صلعم کی وہ پیشگوئی پوری ہورہی ہے جو آپ نے مشکوۃ شریف کے باب الدجال صفحہ ۴۶۸ مین کی تھی اور وہ یہ تھی فیلرغب عیسٰی نبی اللہ واصحابہ ...... فیرسل اللہ علیہم النغف (طاعون) یعنی جب مخالفین حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بہت دکھ اور تکلیف دینگے تو حضرت عیسٰی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے اصحاب مخالفین کے لئے بد دعا کرینگے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سخت پر طاعون پڑیگی پس آپکی پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہورہی ہے کاش ہمارے مخالف اس پیشگوئی سے جو صدہا سال سے کتابون مین چھپی رہی ہے۔ فائدہ اٹھاتے اور لکھوکھا انسان طاعون سے ہلاک نہ ہوتے اب بھی وقت ہے کہ کم از کم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہی اس حدیث سے فائدہ اٹھا وین اہل ہنود اور دیگر فریق مخالف کو تو خدا کا زبردست ہاتھ خواب خرگوش سے جگا دیگا مگر مسلمانون پر نہایت افسوس اور رنج آتا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کے فرمودہ سے کیون پہلو تہی کرکے اپنی جانون اور بیگناہ بیوی بچون کا ستیاناس کر رہے ہین اور ان معصومون پر رحم نہیں کہاتے +

پس ہر ایک مومن کو چاہیے کہ اس وقت جبکہ غضب الٰہی کی ... ان کو اس مرض سے محفوظ رکھے +

کسرِ صلیب کا دروازہ کہل گیا ہی

امریکہ اور یورپ سے آئے ہوئے اخبار وں اور رسالون سے پتہ لگتا ہی کہ آج سے بیس سال پیشتر ایک راستباز کے منہہ سے نکلی ہوئی ندا جو اس عالم مین گونج رہی تھی اب مجسم ہوکر اپنا جلوہ دکھا رہی ہی وہ ندا کیا تھی اس کا خلاصہ یہ ہی کہ اس زمانہ مین صلیبی فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہی کہ اس کی نظیر کسی سابقہ زمانہ مین نہین پائی جاتی خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ مین اس فتنہ کو پاش پاش کر دون اور آنحضرت صلعم اور آپکی پاک تعلیم کی جو ہتک کی گئی ہی اس کی عظمت اور زندہ نظیر پھر دنیا مین قائم ہو مین اکیلا نہین آیا میرے ساتھ ایک ملائکہ کا لشکر بھی ہے اور اس نے چار دانگ عالم مین پہر کر مستعد دلون پر اپنے نفوس طیبہ کا اثر ڈالا ہی اور دلونمین اور دماغون مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگا۔ حقیقی نجات کے پیاسون کی پیاس سرچ الصدق کے آب حیات سے بجھائی جاوے گی ✦

کتابون رسالون اشتہارون کے ذریعہ سے اس کی منادی دنیا کے ہر گوشہ اور پہلو مین کی گئی یہ دعوی فضول اور بے سروپا ہوتا اگر اس کا مدعی کسی قسم کی کامیابی دیکھے بغیر اس جہان سے گذر جاتا یا اگر اس کی بات پوری نہوتی تو یہ خود ہی اس کی ذلت اور رسوائی کا کچھ کم موجب نہوتا مگر آج ہم دیکھتے ہین کہ اس کا قائل بفضل خدا سلامت باشد اور صداقت اور کامیابی اور فلاح کا تاج پہنے ہوئے زندہ موجود ہی اور یورپ اور امریکہ کے دلوں اور دماغون نے اُس کے کلام کے صدق پر عملی طور سے مہر لگادی ہی ہندوستان کے نادان اور ضرورت زمانہ سے ناواقف مولوی اور عہد طبع کے برائے نام مسلمان اپنی کورئی فطرۃ سے اس چمک اور دمک کو نہ دیکھ سکیں تو اور بات ہی ان کے نزدیک تو آج تک حضرۃ مرزا صاحب نے کچھ ترقی ہی نہین کی مگر جن کو خدا نے تھوڑا سی بھی نور فراست دیا ہی وہ خوب جانتے ہین کہ آج کس نے ایک دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہی آج کس کا ہر جگہ اور ہر مقام پر چرچا ہی آج اسلام کی طرف سے کون ہر ایک غیر از اسلام کا نشانہ بنا ہوا ہی آج یورپ اور امریکہ کی آنکھ کس پر لگی ہوئی ہی آج کس نے ہر ایک جھگڑے اور فتنہ کو مٹا کر صراط مستقیم پیش کرنیکا بیڑا اٹھایا ہی آج کس نے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ انسانون مین راستبازی کی روح پہونکدی ہی اور قرآن کا جوا انکی گردنون پر رکھوا دیا ہی آج کس نے دلوںمین ڈلوا دیا ہی کہ تم ہر ایک امر حتی کہ اپنے من تن دہن اولاد پر خدا تعالیٰ کے دین کو مقدم رکھو پس اگر یہ راستبازی کا نشان نہین تو اور کیا ہی ✦

امریکہ اور یورپ کے آئے ہوئے اخبارات اور خطوط کے ترجمے جو اس سلسلہ کے اخبار ات مین چھپتے ہین ناظرین کو چاہئے کہ انکو غور سے پڑہین کیونکہ یہ سب اوس الہی کلام کی تصدیق کرتے ہین اور اس کے شاہد ہین جو آج سے سالہا سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان سے نکلا تھا

آج کل یورپ و نجات سے جو خطوط اور رسائل آتے ہین ان سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک تغیر عظیم اس وقت دنیا مین ہی وہ انسان اور عاجز انسان جسے خدا بناکر آسمان پر بٹھایا تھا جس کی حد سے زیادہ عظمت دلونمین تھی آج اسکی تو ہین ہو رہی ہی اور اس کی تعلیم پر تمسخر کر رہی ہے صلیبی مذہب کی عظمت دلون سے گر گئی ہی جسطرح قبل ازین اسیح ناصری کی مدح کی جاتی تھی ویسی ہی آجکل ذم ہو رہی ہی حال مین جرمن کے بادشاہ نے علانیہ طور پر ظاہر کر دیا ہی کہ اس کے اپنے خیالات عیسویت سے کس قدر دور جا پڑے ہین یہ کیا ایک عظیم انقلاب نہین اور آج قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری نہین ہو رہی کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت وبرزوا للہ الواحد القہار ...... کچھ عرصہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک ہم صفحہ کا اشتہار دسمبر کے قریب چھپوا کر امریکہ یورپ آسٹریلیا افریقہ وغیرہ ہر ایک مقام پر ...... شائع کیا تھا۔ اس اشتہار کا اثر ہے کہ اب بلجیم وغیرہ اور دیگر بلاد یورپ امریکہ سے حضرت اقدس امام الزمان کی تعلیم آپکے مزید حالات اور مسیح علیہ السلام کی قبر کے بارہ مین دیگر تاریخی ثبوت طلب کئے جا رہے ہین ان واقعات کے پڑھنے سے پتہ لگتا ہی کہ اب کسر صلیب کا دروازہ کہل گیا ہی اور یورپ اور امریکہ کے دماغ اس صداقت کے قبول کرنے کے واسطے آمادہ ہو رہے ہین جو حقیقی نجات کیواسطے آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ ذیل مین ہم الہ آباد کے مشہور و معروف اخبار پائونیر ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء مین سے ایک آرٹیکل کا ترجمہ دیتے ہین جسمین قیصر جرمن کے مذہب پر رائے زنی کرتا ہوا اخبار کا ایڈیٹر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ایک عجیب ریمارک اپنی طرف سے کرتا ہی اور وہ یہ ہے۔

قیصر جرمن کا مذہب اور پائونیر اخبار کا ریمارک

حال مین شہنشاہ ولیم قیصر جرمن نے اپنے عقائد مذہبی کے بارہ مین ایک عجیب اشتہار دیا ہی جس مین اس نے اظہار کیا ہی کہ الہام کی دو قسمین ہین ایک وہ جو معمولی دنیا داروں کو ہوتے ہین جیسے موسیٰ (بادشاہ یہود) شارلیمین لکٹ اور میرے دادا ولیم اعظم کو ہوتے رہے یہ ادنیٰ درجہ کے الہام ہوتے ہین اور دوسرے وہ اعلیٰ درجہ کے الہام ہوتے ہین جو بالکل مذہبی امور کیساتھ خصوصیت رکھتے ہین۔ اب اس پر اخبار کا ایڈیٹر اپنی رائے دیتا ہی کہ جہانتک ہم سمجھ سکتے ہین قیصر جرمن قسم اول کے الہامات سے بڑھکر کسی بات کا مدعی نہین ہی لیکن قیصر کی نسبت بہرحال ہم ہندوستان مین اچھے رہے کیونکہ ہمارے ہان رئیس قادیان ہین جنہوں نے ڈاکٹر ڈوئی اور بشپ ویلڈن دونون کو مقابلے پر بلایا ہے اور کہا ہے کہ اگر کسیکو طاقت ہے تو میرے مسیح موعود ہونیکو غلط ثابت کرکے دکھلائے ہان (قیصر جرمن اور رئیس قادیان) کی اس بات مین مماثلت ضرور ہی کہ دونون طرف لفظ الہام کا پایا جاتا ہے ورنہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو ہر دو مین ایک بڑا بھاری فرق ہی کیونکہ رئیس قادیان آج تک پوشیدہ نہین رہے انہون نے اپنا **فوٹو** بھی ہمین دیا ہی اور لکھا ہے کہ یہ تصویر اس **موعود** کی مبارک شکل کھلاتی ہے جس کے انتظار مین کروڑہا انسان گذر گئے ظاہر ہی کہ رئیس قادیان اس خواہش مین ہی کہ عیسائی اپنا مذہب چھوڑ کر ان کے مریدونمین داخل ہوجاوین کیونکہ انہون نے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہی کہ عیسوی دین کے بانی کی وفات اوس طرح سے واقع نہین ہوئی جیسے کہ بیان کی جاتی ہی بلکہ وہ کشمیر کی طرف سفر کرکے آیا اور سری نگر مین سکونت اختیار کی جہان کہ وہ عیسیٰ صاحب کے نام سے مشہور رہا اس امر کے ثبوت مین اس کی قبر کی تصویر دی ہے جو سری نگر کے محلہ خانیار مین واقع ہے اور کسی قدر سرسری طور پر قدیم کتب کا حوالہ بھی دیا ہی اگر ہم ایک لمحہ کے لئے اپنے مذہب سے کفر اختیار کر لیوین تو ہم خوشی سے اس بات کا اعتراف کرتے ہین کہ جرمن مین جو کچھ کہا گیا ہے اس کی نسبت رئیس قادیان کا دعویٰ موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق اور روحانی منہاج نبوت پر واقع ہے اور فوٹو گرافی کا اون کا استعمال کرنا بھی یہ ثابت کرتا ہے کہ انگریزی سائنس دانون کی طرح وہ زمانہ کی روح و روان سے بخوبی واقف ہین ✦

اسم اعظم

موضع بہاگی ننگل ضلع گورداسپور مین ایک لڑکا طاعون مین مبتلا تھا کہ ایک احمدی ممبر آ اوسے جاکر کہا کہ رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھ چنانچہ وہ لڑکا بھی پڑھنے لگا اور اس کے گھر والے بھی پڑھ پڑھ کر اس پر پھونکتے .... اور ہاتھ پھیرنے لگے خدا کی شان ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس کی گلٹی بیٹھ گئی اور وہ طاعون سے بالکل تندرست ہوگیا مگر اس کے لئے صحت نیت اور اخلاص شرط ہی الاعمال بالنیات

[illegible]

گولے اور پاکٹ کیس سفر و حضر مین ہر قسم کی بیماری سے بچنے کے لئے ✦ کارخانہ مرہم عیسے حکیم محمد حسین لاہور سے طلب کرو

(خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس سے چاہے کوئی کام لے لے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کیا یہ کوئی چھوٹی سی بات ہے یا کوئی معمولی اشتہار ہے کہ اس کی طرف توجہ نہ کی جائے

قرآن شریف صرف چھ ماہ مین پڑہایا جاتا ہے

ہم بذریعہ اشتہار قرآن شریف کے عاشقون اور اپنی اولاد کے سچے خیرخواہون کو جو اپنی اولاد کے اوقات عزیز کی قدر کرتے ہین یہ خوشخبری دیتے ہین کہ اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل اور کرم سے ہمین یہ نعمت عظمی عطا فرمائی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالے ایک متوسط ذہن کے لڑکے کو جس کی عمر ۵ سال سے کم نہ ہو چھ ماہ مین اس خوبی سے قرآن شریف پڑہا سکتے ہین کہ عرصہ موعود کے انجام پر اگر امتحاناً بچے سے قرآن شریف سنا جاوے تو وہ صحت اور عمدگی سے سناویگا اور یہ امر قرآن شریف ہی تک محدود نہین بلکہ ہر ایک اعراب دار عربی کتاب کو بآسانی پڑھ سکیگا۔ پس جو لوگ اپنی اولاد کو قرآن جیسی رحمت نور۔ ہدایت اور شفا سے بہرہ ور کرنا چاہتے ہین وہ اپنی اولاد ہمارے پاس قادیان مین بھیجدین یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے کہ بچون کو جناب حضرۃ حکیم الامت مولانا مولوی **نورالدین صاحب** کے قابل قدر مشورون کے مطابق تربیت دی جاوے گی اور ان کی خوراک رہائش وغیرہ مین صاحب موصوف کے مشورے مقدم ہون گے اور بچون کو نہایت نرمی محبت اور پیار سے ان کی عمر کے تقاضے کے مطابق نہایت عمدگی سے رکھا جاویگا اور ان کی تعلیم و تربیت نہایت معقول طرز سے کیجاوے گی انشاء اللہ تعالی **وما توفیقنا الا باللہ**

شرائط ذیل کی رعایت ہر صاحب کو لازمی ہوگی

(۱) داخلہ ایک روپیہ اور فیس ماہوار مبلغ صہ روپیہ ہوگی جو کل رقم ۶ ماہ کی پہلے سے حضرت حکیم الامت کے پاس یا جس صاحب کو وہ معتبر جانین بطور امانت جمع کرادینی چاہئے اگر اختتام قرآن پر قدردان اس سے زیادہ قدردانی کرین گے تو بسر و چشم قبول کی جاوے گی ۔

(۲) ہر ایک طالب علم کو چھ ماہ کی حاضری ضروری ہوگی ایام رخصت یا بیماری اس مین شامل نہ ہون گے۔

(۳) انتظام سکونت اور خوراک وغیرہ مشتہرون کے ذمہ ہوگا مگر اس کے اخراجات پیشگی مبلغ للعہ ماہوار بطور امانت جمع کرانے ہون گے جو فیس مقررہ سے علاوہ ہون گے اور ان کا حساب ہر ماہ کے آخیر پر کر دیا جاویگا اس مین معمولی خوراک ملیگی خاص انتظام والون سے زیادہ رقم وضع ہوگی ۔

(۴) ہر ماہ کے اختتام پر لڑکون کی ترقی کی رپورٹ مصدقہ جناب حکیم الامت طالبعلمون کے سرپرستون کو بھیجی جایا کریگی ۔

(۵) لوکل طالبعلمون کو اجازت ہوگی کہ وہ تعلیم کے علاوہ اوقات کو اپنے سرپرستون کے منشاء کے مطابق صرف کرین

(۶) جو صاحب اپنے بچون کو بھیجنا چاہین وہ پہلے بچے کا نام وغیرہ اور داخلہ کا روپیہ بھیجدین پھر جب درخواستون کی کافی تعداد ہوجاویگی تو ان کو اطلاع دیجاوے گی کہ فلان تاریخ تک بچون کو قادیان مین پہنچادین

والسلام

تصدیق حکیم نورالدین صاحب۔ جہان تک میرا اپنا تجربہ اور علم ہے مجھے یقین ہے کہ دونون صاحب بہت نیک ہین انشاء اللہ بچون کے لیے ان کے ساعی مشکور ہون گے

المشتہران محمد اسمعیل و ماسٹر عبدالرحمن قادیانی

خواب کی تعبیر کا طریق

تعبیر کا بہتر طریق خیالات کا معلوم کرنا ہے کہ کس چیز مین کس شی کا گمان ہو سکتا ہے اور اس سے کیا مقصود ہوا کرتا ہے ۔

(۱) کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسمی سے اسم کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے جیسے ایک مرتبہ آنحضرت صلعم نے خواب مین اپنے آپکو عقبہ بن رافع کے گھر مین دیکھا اور اسی خواب مین کوئی شخص آپکے پاس ابن طاب (ایک خاص قسم کے چھوارے) تازہ تازہ لایا آنحضرت نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ ہم دنیا مین رفعت یعنی سرفرازی اور آخرۃ مین عاقبت کیساتھ رہین گے اور ہمارا دین طیب یعنی پاکیزہ ہوگا ۔

(۲) کبھی وہ چیز جو بہن التزام ہوتا ہے اور ملزوم سے لازم کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے جیسے کوئی شخص خواب مین اگر تلوار دیکھے تو اس کی تعبیر قتال ہوگی ۔

(۳) کبھی ایک وصف سے ایک ذات کیطرف جو اس وصف کے مناسب حال ہوتی ہے منتقل ہوتی ہے جیسے آنحضرت صلعم نے دو شخصون کو جنپر مال کی محبت غالب تھی خواب مین سونے کو دو کنگن کی صورت مین دیکھا ۔ علی ہذا القیاس ۔

نظم

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

خیمہ بنا بیسی نور ارض و سمیع الرحیم

طبعزاد مولانا مولوی نوردین صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر مدرسہ کنجاہ ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحمد خالق ارض و سماو لیل و نہار | بحمد خالق کون و مکان شہر و دیار
بحمد خالق ذرات و عالم ارواح | بحمد خالق وقت خزان و فصل بہار
بحمد او کہ فرستاد از پے اصلاح | جناب فخر رسل برگزیدہ ابرار
کہ در ازل پے تسلیم و نصرتش کردند | ہمہ گروہ رسل پیش حق ز دل اقرار
خلاف وعدہ نکردند تا ان مدتش | بعہد خویش نمودند بر امم اظہار
ستودہ کہ بتوصیفا وحدا فرمود | لوائی محمد و محمود احمد مختار
یگانہ کہ قضا گفت شان او کہ تو لی | بہ اذن ایزد سبحان شفیع روز شمار
رساند فردہ رحمت بہ اہل صدق و یقین | نشاند ضرب تبر اسر اولی الانکار
چو دین حق ز وجودش گرفت اوج کمال | گذاشت خدمت دین برائمہ اظہار
دلے بحکم مقدر رسید زمرو در زمان | ز کم توجہی اہل دین صغار و کبار
محل طعن شد اندر قیاس بیگانہ | محل مضحکہ شد بالمقابل اغیار
ضرورت است کہ آید بہر کسر صلیب | کہ بر صفات مسیح است و محرم اسرار
قلم بدست بگیرد بجای تیغ و سنان | بہ ترک حرب بتیغ قلم کند پیکار
رسید وقت ظہور امام حقانی | بر آسمان و زمین ست جملگی آثار
اگر نشان ز تفحیر بحر مے جوئی | چرا نظر نکنی سوئے کثرت انہار
شنیدہ کہ بمیل زمین حجاز | ز ریع راہ و سفر خود معطل است عشار
اگر یقین نداری تو بر نشان زمین | بہ بین کسوف و خسوف و ستارہ و مدار
بہ بین امام زمان ما کہ در حفاظت دین | گذشتہ است ز حفظ خود و سر و دستار
قلم گرفت و رقم زد کہ راست میگویم | مبارک اند کسانیکہ کردہ اند اقرار
فدا نمود ہمہ مال و جان بحب نبی | متاع عرض معون را بدین کند ایثار
مخالف اند کہ دشنام و لعن میگویند | نظر کنند بسوئش بدیدہ انکار
بفتوہا کہ خودش کردہ اند صد تکفیر | بخواستند کہ وے را کشند بر سر دار
دلے بحفظ خدا ہست این امام زمان | بغر عشق ایادی ز شان نیاید کار
غرض ازین ہمہ اتمام حجت است کنون | کہ مسیح عذر نیابد ز نشان بروز شمار
چو نیست طالب دنیا دلے عوض خواہا | نہ اختفیا نمودہ معیشۃ این کار
خلاف شان کہ فروشند دین بثمن قلیل | بگرد کردن غلات و درہم و دینار
کہ زہد و شان ہمہ مکر و فریب است | نوائے شان ز اغانی بشکل و استغفار
نماز نیست کسے را کہ مثل نو اہل | بحالۃ سر سجادہ مے زنند منقار
بے نماز چو خواہی بقادیان برو | کہ ہست مورد رحمت و مظہر انوار
مسجل حل نکات کلام یزدانی | ملاذ مرجع مردم مہاجر و انصار

ہر آنکہ رفت بہ دار الامان بیاری بخت
شنیدہ کلمہ توحید از در و دیوار

خدا کی پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	نمبر شمار	نام	مقام	نمبر شمار	نام	مقام
				میان فوجدار نمبردار (کوٹلی) صاحب	سیالکوٹ	٧٣	میان محمد زمان صاحب	خوشحال گڑھ
١	میان خوشی محمد صاحب	کاکووال ضلع	٣٧	میان محمد حسین صاحب	〃	٧٤	میان نیاز اللہ صاحب	
٢	میان نور محمد صاحب	〃	٣٨	میان مہر دین صاحب	〃	٧٥	میان عابد علی صاحب	بدوملی
٣	میان فتح محمد صاحب	〃	٣٩	میان فضل دین صاحب		٧٦	میان نور بخش صاحب پٹواری	گورداسپور
٤	میان علی محمد صاحب	〃	٤٠	میان جھنڈا صاحب		٧٧	میان مولا بخش صاحب 〃	〃
٥	میان شیر محمد صاحب	〃	٤١	میان جان محمد صاحب	ہوشیارپور	٧٨	میان حکم دین صاحب 〃	〃
٦	میان محمد احسن صاحب	〃	٤٢	میان علی حیدر صاحب (ضلع ڈیرہ غازیخان)	کوٹلہ	٧٩	میان مولا بخش 〃	〃
٧	جنت دختر صاحبہ	〃	٤٣	میان احمد دین صاحب عارف (پنڈی چیری)		٨٠	میان عطا محمد (چنو) بٹالہ	گورداسپور
٨	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	〃	٤٤	میان فضل عالم صاحب	گجرات	٨١	میان محمد بخش ننگل	〃
٩	میان الٰہی بخش صاحب	〃	٤٥	مسماۃ شہزادی بیگم اہلیہ میان فضل عالم	〃	٨٢	میان کرم دین صاحب 〃	〃
١٠	میان کاکا صاحب	قادرآباد	٤٦	دختر	〃	٨٣	میان جلال الدین محلہ چابک سواران لاہور	
١١	میان غلام صاحب	〃	٤٧	سعیدہ بیگم 〃	〃	٨٤	بابو پیر بخش صاحب	پیر بخش والا
١٢	میان گلاب صاحب	〃	٤٨	میان وزیر محمد پسر	〃	٨٥	میان محمد اصاحب ننگل باغبان	
١٣	میان نور محمد صاحب	〃	٤٩	اہلیہ میان وزیر محمد صاحب	〃	٨٦	میان عمر دین صاحب 〃	
١٤	میان کریم بخش صاحب	بھینی	٥٠	دختر 〃	〃	٨٧	میان شادی صاحب 〃	
١٥	میان عبد الحق صاحب	قادیان	٥١	اکبر علی صاحب		٨٨	میان محمد حسین صاحب 〃	
١٦	میان کرم الدین صاحب		٥٢	میان الٰہ بخش صاحب		٨٩	میان گوہر صاحب 〃	
١٧	میان حسن محمد (تلونڈی)	جھونگیاں	٥٣	میان محمد عالم صاحب		٩٠	میان پیران دتا صاحب 〃	
١٨	میان دلدار صاحب		٥٤	میان مستری شرف دین صاحب (دہیڑہ)	شاہ پور	٩١	میان نتھو صاحب 〃	
١٩	میان عبد اللہ خان صاحب		٥٥	مسماۃ عمر بی بی والدہ ہدایت اللہ	جہلم	٩٢	میان محمد بخش نمبردار	
٢٠	میان امیرا صاحب	تلونڈی جھنگلان	٥٦	میان کرم دین حجام (قلعہ لوہاران)	سیالکوٹ	٩٣	میان رحمت علی صاحب	
٢١	میان محمد دین صاحب		٥٧	میان محمد اسحاق صاحب محلہ ٹبہ	〃	٩٤	میان رحمان صاحب	
٢٢	میان نظام الدین صاحب (رنگا)	امرتسر	٥٨	میان جان محمد صاحب		٩٥	میان فجا صاحب	نوان پنڈ
٢٣	میان محمد علی صاحب	قادیان	٥٩	میان خان محمد نمبردار	گجرات	٩٦	میان عبد الحق صاحب احمد آباد	جہلم
٢٤	میان شاہ دین صاحب		٦٠	میان فضلدین صاحب		٩٧	میان شیر محمد صاحب	
٢٥	میان نور محمد صاحب	تلونڈی	٦١	میان رحیم صاحب		٩٨	میان مہر دین صاحب	
٢٦	میان عمر الدین صاحب		٦٢	میان عبد الغنی صاحب	لاہور	٩٩	میان کریم بخش صاحب	بھینی
٢٧	میان گلاب صاحب	نوان پنڈ	٦٣	میان محمد صاحب سردار بلیہ وال ضلع لودیانہ		١٠٠	میان مولا بخش صاحب	
٢٨	میان علی بخش صاحب		٦٤	میان شیر دین صاحب		١٠١	میان الہ دین صاحب	نوان پنڈ
٢٩	میان مہر دین صاحب		٦٥	میان نور محمد صاحب	قلات	١٠٢	میان جان محمد صاحب	بھینی
٣٠	میان سید وزیر شاہ صاحب		٦٦	میان سلطان محمد حجام	جہلم	١٠٣	میان نبی بخش	〃
٣١	کوٹلی حسن شاہ (رعیہ)	سیالکوٹ	٦٧	میان نبی بخش صاحب بٹالہ انارکلی		١٠٤	میان شیخ نیاز اللہ صاحب شاہ جہان پور	
٣٢	میان کھتو صاحب			شن ہوس				
٣٣	میان چودھری محمد بخش صاحب ظفروال سیالکوٹ		٦٩	میان محمد حسین طالب علم	قلعہ دیدار سنگھ	١٠٦	میان تفضل حسین خواہرزادہ مولوی	
			٧٠	میان تاج الدین صاحب	سیالکوٹ	١٠٧	غلام امام صاحب ریاست منی پور	
٣٤	میان کریم بخش صاحب (بازار حجا)	سیالکوٹ	٧١	میان عمر الدین صاحب		١٠٨	میان مولا بخش صاحب	شاہجہانپور
٣٥	میان جلال الدین صاحب 〃	〃	٧٢	میان خیر الدین صاحب (خوشحال گڑھ)		١٠٩	میان سید سعید الدین صاحب	

گناہ صغیرہ وکبیرہ

اس کو سمجھنے کے لئے ایک عجیب نکتہ حضرت مخدومنا حکیم نور الدین صاحب نے درس قرآن مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔

کہ ہر ایک گناہ کے دو حصہ ہوتے ہین ایک حصہ ان گناہون کا ہوتا ہی جو کسی خاص گناہ کے ارتکاب کے واسطے ابتدائی یا راستہ مین آکر واقع ہوتے ہین اور گنہگار کو ان کا اس آخری غرض کیلئے مرتکب گناہون کو صغیرہ گناہ کہا جاتا ہی اور جب وہ ان کو کرتا ہوا اس کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہو جو اسکا اصل مقصود ہوتا ہے تو اُسے کبیرہ کہتے ہین

مثال ۔ جیسے انسان اول بدنظری کرتا ہو اور ایک عورت پر نظر ڈالتا ہے اب اس سے شروع ہوتا ہو تو پھر آگے مین اسکو اور گناہ کرنے پڑتے ہین نظر کے بعد زبان کو گناہ مین آلودہ کرتا ہے اور کسی سے پوچھتا ہے کہ یہ کہان رہتی ہے اور کون ہے جسکے ساتھ ملاقات ہوسکتی ہو اور اس ذریعہ سے ایک دوسرے شخص کو بھی گناہ مین مبتلا کرتا ہی پھر دوسرا شخص پیغام دیتا ہے وہ سنتا ہی اور کانون کو گناہ مین آلودہ کرتا ہی حتیٰ کہ پھر مال ہاتھون سے خرچ کرتا ہی اور ہاتھون کے گناہ کا ارتکاب کرتا ہی اسیطرح سو آلودہ ہوتا ہوا حتیٰ کہ آخری حد یعنی زنا کاری کا مرتکب ہوتا ہی خاص زنا کو کبیرہ گناہ کہینگے اور اس کے متعلق جس قدر اس نے گناہ پہلے کئے وہ تمام صغیرہ ہون گے یہی حال چوری اور دیگر گناہون کا ہے کہ اول اس کے صغائر کا انسان مرتکب ہوتا ہی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ (۱۲۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان میں ۔۔۔ ہے
(۲) ہندوستان سے باہر ۔۔۔
(۳) لوکل خریدار ۔۔۔
(۴) اگر تین پرچہ ایک پتہ پر منگوائے جاویں تو فی خریدار ۔۔۔
(۵) خط وکتابت میں اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دار الامان سے شائع ہوتا ہے
(۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں
(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

نمبر ۱۷ | قادیان دار الامان ۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۷ صفر سنہ ۱۳۲۱ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۴ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ۔

سیر

خواب کے اقسام

ایک نو وارد صاحب نے سوال کیا کہ خواب کیا شے ہے میرے خیال مین تو یہ صرف خیالات انسانی ہین حقیقت مین کچھ نہین فرمایا کہ خواب کی تین قسمین ہین ۔ نفسانی ۔ شیطانی ۔ رحمانی ۔ نفسانی جسمین انسان کے اپنے نفس کے خیالات ہی متمثل ہو کر آتے ہین ۔ جیسے بلی کو چھیچھڑون کے خواب شیطانی وہ جسمین شیطانی اور شہوانی جذبات ہی نظر آوین ۔ رحمانی وہ جسمین اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبرین دیجاتی ہین اور بشارتین دیجاتی ہین ۔

سوال ۔ کیا کسی بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آتی ہے ۔

جواب ۔ فرمایا کہ ایک بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آجاتی ہے کیونکہ فطرتاً کوئی بد نہین ہوتا خدا تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تو جب عبادت کے واسطے سب کو پیدا کیا ہے سب کی فطرت مین نیکی بھی رکھی ہے اور خواب ... نبوت کا حصہ بھی ہے اگر یہ نمونہ ہر ایک کو نہ دیا جاتا تو پھر نبوت کے مفہوم کو سمجھنا تکلیف مالا یطاق ہو جاتا کسی کو علم غیب بتلایا جاتا وہ ہرگز نہ سمجھ سکتا ۔ بادشاہ مصر جو کہ کافر تھا اسے سچی خواب آئی مگر آج کل سچی خواب کا انکار دراصل خدا کا انکار ہے اور اصل مین خدا ہے اور ضرور ہے اسی کی طرف سے بشارتین ہوتی ہین اور نیک خوابین آتی ہین اور وہ پوری بھی ہوتی ہین جس قدر انسان صدق اور راستی مین ترقی کرتا ہے ویسے ہی نیک اور مبشر رویا بھی آتے ہین ۔

حسن عقیدت کیسے حاصل ہو

سوال ۔ مین ایک مسلمان ہون اور مسلمانون کی اولاد ہون عام طور پر دنیا کو دیکھکر حسن عقیدت کسی پر پیدا نہین ہوتی یہان کے لوگون کا طرز زندگی دیکھکر چاہتا ہون کہ حسن عقیدت ہو مگر پھر نہین ہوتی اس کی کیا وجہ اور کیا علاج ہے ۔

جواب فرمایا کہ انسان ہمیشہ تجارب سے نتیجہ نکالتا ہے اور عقل انسانی بھی بذریعہ تجارب کے ترقی کرتی رہتی ہے مثلاً انسان جانتا ہے کہ آم کے درخت کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور بعض درخت کے پھل کڑوے ہوتے ہین تو اس تجربہ کثیر سے اسے ایک فہم حاصل ہو جاویگا کہ آم کے پھل ضرور شیرین ہوتے ہین اسیطرح چونکہ تجربہ آج کل یہی ہوتا ہے کہ دنیا مین فسق وفجور اور مکر وفریب کا سلسلہ بڑھا ہوا ہے اسی لئے اس کا خیال بندھ جاتا ہے کہ ہر ایک فریبی اور مکار ہے ۔ سابقہ تجارب اسے تعلیم دیتے ہین کہ ...... ایسا ہی ہونا چاہئے اسی وجہ سے حسن عقیدت کی جگہ بدعقیدگی پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے لوگ انبیاء پر بھی سوء ظن رکھتے آئے ہین موسیٰ کی وفات کو ۲ ہزار برس گذر چکے تھے تو آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے اور اس زمانے مین بہت سے جھوٹے معجزات دکھانے والے اور دعوے کرنے والے پیدا ہوئے تھے لوگون کو ان کا تجربہ تھا جو ان جھوٹے مدعیون کے حق مین کہتے تھے یعنی ان ھذا الا شیئاً یراد کہ یہ تو دوکانداری ہے غرضیکہ انسان تجارب کے ذریعے سے بھول رہے ہین ۔ خدا کے بندون کی معرفت کا ہونا یہ خدا کا خاص فضل ہے وہی معرفت دے تو پتہ لگتا ہے ۔ دعا بہت کرو دعا کے سوا چارہ نہین ہان یہ امر ضروری ہے کہ استغنا نکرے کہ نیک اور بد کو ایک جیسا جانے اور رکھے کہ جیسے برے درخت ہوتے ہین ۔ ویسے ہی اچھے بھی ہوتے ہین ۔ یہ ایک قاعدہ اپنی طرف سے ہرگز نہ بنانا چاہئے بلکہ نفس کو یہ سمجھانا چاہئے کہ اچھے بھی ضرور ہین ۔ جب شیطان کا گروہ اس قدر دنیا مین موجود ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا کا گروہ بالکل ہی دنیا مین موجود نہ ہو

[illegible]

www.aaiil.org

۔۔۔ت ۔۔۔ عالم تاریک ہو کہ ۔۔۔ یہ طعین ؎

آن کل واقع میں علماء کی یہی حالت ہو ؎
واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

حافظ نے بھی اسی مضمون کا ایک شعر لکھا ہو

۔۔ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند

اور غور سے دیکھا جاوے تو سچے کے بغیر جھوٹ کی کچھ رونق ہی نہیں ہوتی اگر آج سچا سونا چاندی نہو تو جھوٹے سونے چاندی سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے۔ جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب اکراہ سے آگے ہوئے ہیں۔ گروہون اور مجلسون سے ان کی طبیعت متنفر ہوتی ہو دنیا مین انقطاع اور اخلاص کا مادہ بہت ہوتا ہو ان کی بڑی آرزو ہوتی ہو کہ لوگ ان کی طرف رجوع نہ کرین مگر چونکہ خدا نے فطرۃ ایسی دی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام کرین اس لئے ان کی عظمت جس قدر دنیا مین پھیلتی ہو وہ مکائد سے ہرگز نہین پھیلتی بلکہ خود خدا پھیلاتا ہے ان کے مقابل کے کل مکائد پاش پاش ہو جاتے ہین ان کے کام اعجاز اور پیشگوئیان بے نظیر ہوتی ہین اگر معجزات نہ ہون تو طبائع پر بہت مشکلات پڑتے کیسی ہی طبیعت کثیف ہو مگر ان کو دیکھکر لوگ حیرت زدہ ہو جاتے ہین ایک مخالف کا میرے پاس خط آیا کہ مین آپکا مخالف ہون مگر آج کل مجھے یہ حیرانی ضرور ہو کہ اگر آپ جھوٹے ہین تو اس قدر کامیابی اور ترقی کیون ہو۔ دنیا مین انسان اندھا ہے جو مختصر تجارب سے نتیجہ نکالتا ہو مگر سچا نتیجہ اس وقت نکلتا ہو جب تمام شواہد کو یکجائی نظر سے دیکھا جاوے۔ اگر خدا کی طرف سے آنے والے مامورون کو ایسی بات نہ ملے تو پھر ان کی سچائی کا ثبوت کیا ہے شاہی سند اس کے پاس ضرور ہونی چاہیۓ۔ آفتاب نکلا ہوا ہو اور کوئی اسے رات کہے تو کب تک کہ سکتا ہو خدا کی طرف سے جو آتا ہو۔ وہ دلائل شواہد۔ آثار۔ اخبار۔ زمینی نشان۔ آسمانی نشان سماوی تائیدات۔ قبولیت وغیرہ لیکر آتا ہے اس کی اخلاقی حالت اور تعلق خدا سب اس کی سچائی پر دلالت کرتے ہین اور اس کے لئے ایک میدان دلائل سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایک نیکدل اگر یقین کے لئے کافی ثبوت چاہے تو اسے فکر کرنے سے ملجا دین گے ؎

اگر اعتراض ہو کہ کل دنیا کے لوگ کیون نہین ایمان لاتے تو جواب یہ ہے کہ بعض لوگون کی فطرت مین روشنی کم اور بدظنی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض ہوا۔ نشان دیکھ دیکھ کر پھر ان کو جھٹلاتے رہے آنحضرت کو فریبی کہا ایسے لوگون کی فطرۃ بد ہوا کرتی ہو اسی لئے کہا ہو ع اے بسا ابلیس آدم روئے ہست۔ پس بہر دستے نباید داد دست یہ بھی نہ ہو کہ سبکو فریبی جان لے نہ بدظنی کو اتنا وسیع کرے کہ راستبازون کے فیوض سے محروم رہے نہ اس قدر حسن ظن کہ ایک مکار اور فریبی کو بھی خدا رسیدہ جان لے بجز دل سے دعا کرتا رہے انبیاء وغیرہ خدا کی چادر کے نیچے ہوتے ہین جب تک خدا نہ دکھا دے کوئی ان کو دیکھ نہین سکتا۔ ابوجہل مکہ مین ہی رہتا تھا آنحضرت کا نشوونما دیکھتا رہا آپکی ساری زندگی دیکھی مگر پھر بھی ایمان نہ لایا ؎

کہتے ہین کہ سلطان محمود ایک راجہ کو گرفتار کرکے اپنے ساتھ لے گیا وہ راجا کچھ عرصہ اس کے ساتھ رہ کر آخرکار اپنے مذہب اور اسلام کا مقابلہ کرکے مسلمان ہو گیا الگ خیمہ مین وہ رہا کرتا تھا ایک دن وہ بیٹھا ہوا رو رہا تھا کہ خیمہ کے پاس سے محمود گذرا اس کی رونے کی آواز سنی اندر آیا پوچھا اگر وطن یاد آیا ہو تو وہین کا راجہ بنا کر بھیج دیتا ہون اس نے کہا اب مجھے دنیا کی ہوس کوئی نہین اس وقت مجھے یہ خیال آیا ہو کہ قیامت کے دن اگر یہ سوال ہوا کہ تو کیا مسلمان ہو کہ جب تک محمود نے چڑھائی نہ کی اور وہ گرفتار کرکے تجکو نہ لایا جب تک تو مسلمان نہ ہوا کیا اچھا ہوتا کہ مجھ اس وقت ابتدا مین سمجھ آجاتا کہ اسلام سچا مذہب ہے ؎

نمازجنازہ

ایک صاحب نے پوچھا کہ ہمارے گاؤن مین طاعون ہے اور اکثر مخالف مکذب مرتے ہین ان کا جنازہ پڑھا جاوے کہ نہ۔ فرمایا کہ یہ فرض کفایہ ہو اگر کنبہ مین سے ایک آدمی بھی چلا جاوے تو ہو جاتا ہے مگر اب یہان ایک تو طاعون زدہ ہو کہ جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے دوسرے وہ مخالف ہے خواہ مخواہ تداخل جائز نہین ہے خدا فرماتا ہو کہ تم ایسے لوگون کو بالکل چھوڑ دو اگر وہ چاہیگا تو ان کو خود دوست بنا دیگا یعنی مسلمان ہو جاوین گے خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے **مداہنہ** سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گنواؤ گے

قبل از عشا

توبہ کا دروازہ بند ہونا

طاعون پر ذکر ہوا کہ بعض مقامات بالکل تباہ ہو گئے ہین مگر پھر بھی وہان کے لوگون کی فسق و فجور کی وہی حالت ہے کوئی تبدیلی پاک نظر نہین آتی فرمایا کہ سمجھ آتی ہے توبہ کے دروازہ بند ہونے کے ایک یہ معنے بھی ہین

کار اد نفضلہ

یہ ایک حضرۃ اقدس کا پرانا الہام ہے جو مسجد کے اوپر کے حصے مین لکھا ہوا تھا اور عمارتون کے تغیر و تبدل کے وقت وہ نوشتہ قائم نہ رہ سکا فرمایا کہ اسی پر لکھوایا جاوے اور نہین معلوم کہ اس کے معنے کس قدر وسیع ہین حضرۃ اقدس نے خواب مین دیکھا تھا کہ فرشتے اسے سبز روشنائی سے لکھ رہے ہین ؎

۴ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت نہ پڑھین

سیر

مہمانون کے انتظام مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا فرمایا میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہون کہ جہان تک ہو سکے مہمانون کو آرام دیا جاوے مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے اس سے پیشتر مین نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانون کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا ساتھ ہی مہمانون کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے بعض لوگ بیمار ہوتے ہین ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہو

قبل از عشا

ایک نوجوان مولوی صاحب کا پنور سے تعلیم پاکر اپنے وطن ڈیرہ غازیخان کی طرف جا رہے تھے کہ بعض تحریکات سے ان کو یہ خیال ہوا کہ تحقیق کے لئے قادیان بھی آدین چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کی ملاقات حکیم نورالدین صاحب سے ہوئی۔ حکیم صاحب نے ان کو کہا کہ آپ بہت استغفار کرکے اللہ تعالیٰ سے دعا کرین کہ وہ امر حق ظاہر کر دیوے بعد از نماز مغرب حکیم صاحب نے ان کی ملاقات حضرت اقدس سے کرائی اور عرض کی کہ یہ بعض امور کے جواب طلب کرنا چاہتے ہین اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ انسان نے بعض باتین بطور رسم و عادت کے اختیار کی ہوئی ہوتی ہین ان کا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ رسمی خیالات کا وہ پابند ہوتا ہے جب تک انکا قلع قمع نہ کیا جاوے تو حقیقت سمجھ مین نہین آتی یہی سر تھا کہ باوجود اس کے کہ ہمارے نبی صلعم کے اعلیٰ اصفیٰ طور پر روشن دلائل تھے مگر پھر بھی اس زمانہ کے کم بخت مولوی محروم ہی رہے ورنہ اور کیا باعث ہو سکتا ہے کہ ایک نبی کامل اور لاثانی آوے اور پھر نہ مانا جاوے ہان باپ سے جو ایک عادۃ نسل کی چلی آتی ہو وہ امر حق کو سمجھنے نہین دیا کرتی اب اس وقت بھی طریق تبلی اختیار کر نہین ہی بکلاہ

استفسار - ۴ مئی ۱۹۰۳ء کو مجھے رویا مین یہ الفاظ معلوم ہوئے - ا سف آباد (یا آصف آباد) مسجد سلطان روم - محمد زکریا خان - آخری نام مین سے کچھ حصہ بھول گیا ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کی کیا تعبیر ہو کوئی صاحب ان نامون کے متعلق کچھ اطلاع دیسکین تو خوب ہو - والسلام مفتی محمد صادق عفی عنہ قادیان

پڑتے ہیں ۔

ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ثبوت تین قسم سے باہر نہیں ہوتے اول نقلی طور پر جیسے جسکو خدا پر یقین ہے اور وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا ہے وہ ایک آیت سنکر کب دلیری کرے گا کہ اس کی تکذیب کرے صریح نص سے انکار مشکل ہے دوسرے ثبوت کا حصہ احادیث کا ہے وہ اس شرط سے قبول کے لائق ہے کہ قرآن شریف سے کسی طرح سے معارض نہ ہو کیونکہ حدیث کو تو نہ آنحضرت صلعم نے جمع کیا اور نہ ان مجموعہ کا نام رکھا احادیث کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ آج اہل اسلام کے ۷۳ فرقے ہیں جب سے لوگوں نے قرآن شریف کی طرف توجہ کم کردی ہے جب سے یہ فرقے ہوئے ہیں قرآن جو ایک مبارک کتاب تھی اور جو ایک مجسم یقین تھا اس سے روگردانی کی تو یہ حال ہوا جو آج اہل اسلام کا دیکھتے ہو پھر اس سے اتر کر تیسرے درجہ پر خدا نے عقل دی ہے کہ اس سے شناخت کرے جیسے کہ دوزخی قیامت کے دن کہیں گے لو کنا نسمع او نعقل ماکنا فی اصحاب السعیر تو انسان کو چاہیے کہ عقل سے غور سے کام لے اگر سوال ہو کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو ہم کو اللہ تعالیٰ کی عادت میں یہ بات دکھلا دو کہ دو چار انسان اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان سے آئے ہوں یہی خیال تو شرک کی جڑ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایک ایسی خصوصیت تجویز کی جاتی ہے جس کی نظیر کسی دوسرے نبیوں میں نہیں ہے پھر آخری حکم بھی اس کو مانا جاتا ہے گویا ام الشرک بات کو یہ لوگ مانتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک بات میں نظیر کا ہونا ضروری ہے اس سے پیشتر بھی یہ واقعہ پیش ہو چکا ہے کہ الیاس آسمان سے آوے گا اور پھر خود عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا اور ان کو وہی مشکل پیش آئی جو اس وقت آرہی ہے یہودیوں نے اس بات پر زور دیا کہ تجھ سے پیشتر الیاس کا بجسدہ آسمان سے آنا ضروری ہے آخر کار مسیح علیہ السلام کو بھی تاویل سے کام لینا پڑا اور اگر مسیح ع کا واقعی طور پر دنیا میں دوبارہ آنا ضروری ہے تو ان کا نبی ہونا بھی ثابت نہ ہوگا کیونکہ ان کی نبوۃ کا مدار تو الیاس کے آسمان پر سے آنے پر ہے اور وہ جب آئے تو مسیح بھی نبی نہ ہوئے ۔ غرضیکہ جس امر کی نظیر نہ اول موجود ہو نہ آخر ہو تو وہ ایسی نوع جزئی ہوگی جو کسی طرح سے قابل تسلیم نہیں ہے اور بالکل بے دلیل ہے تیسرے ثبوت نشانات ہوتے ہیں وہ بھی ہر قسم کے یہاں موجود ہیں کیا بلحاظ مکان اور کیا بلحاظ زمان کے پھر آنحضرت صلعم کے جسقدر نشان اس زمانے کے لئے تھے وہ بھی سب پورے ہو چکے اب سوائے اوہام اور وساوس کے ان لوگوں کے پاس باقی کیا ہے ۔

اہل اسلام کا ۷۳ فرقے ہو جانا خود طبعًا اس امر کو چاہتا ہے کہ ایک حکم ہو ابھی وہ زمانہ بہت نہیں گذرا کہ وہابیوں نے مقلدوں کی تکفیر کی اور شیعوں نے سنیوں کی اور پھر خوارج نے ہر دو کی غرضیکہ اس تکفیر کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان دنیا میں نہیں اور ان سب باتوں کی نسبت پیشگوئیاں اول سے موجود ہیں یہ بھی لکھا تھا کہ حکم "آنے والا ہے" بھلا اب بتلاؤ کہ جب ہر ایک نے ضد کر کے اپنی منوانی ہے تو پھر وہ حکم کس بات کا ہوگا اور جس کے یہ لوگ منتظر ہیں کہ وہ آسمان سے آوے گا تو قبول کریں گے تو وہ بھی اگر وہی کچھ سنیگا جو ہم سن رہے ہیں کیونکہ ہر ایک یہی کہیگا کہ میری مان لو گویا اس طرح سے اس کا وجود عدم وجود برابر ہے حکم کے معنے فیصلہ کرنے والا اس پر کسی قسم کا جبر نہیں ہو سکتا پرانی مدت مدید سے جو بات ذہن میں سمائی ہوئی ہے وہ ایک عادت ثانی کی صورت میں ہوتی ہے اس کا چھوٹنا مشکل ہوتا ہے خدا سے خوف ہو تو شاید سمجھ میں آوے فلما توفیتنی میں وہی توفی موجود ہے ۔ آنحضرت صلعم کے حق میں تو اس کے معنے وفات کے لئے اور جہاں مسیح کا ذکر ہو تو وہاں آسمان پر اٹھائے جانے کے ۔ غرض قرآن کو بوٹی بوٹی کرنا چاہتے ہیں ۔

سخت حیرت کا مقام ہے کہ ہمارے ہاتھ میں خدا کا کلام ہے ہم اس پر کسی شئے کو فوقیت نہیں دیتے قرآن کے مخالف کوئی حدیث ہو تو ہم اسے پلید اور خبیث اور گندی سے گندی خیال کریں گے مثلاً اگر کسی حدیث میں لکھا ہو کہ موسیٰ ابراہیم ع سے پیشتر ہوئے ہیں اور قرآن میں لکھا ہے کہ موسیٰ ع ابراہیم ع کے بعد ہوئے تو کیا ہم حدیث کو مان لیوینگے قرآن کو چھوڑنا دراصل ایمان کو چھوڑنا ہے ۔

سورہ فاتحہ میں بار بار غور کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مفسرین کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ مغضوب علیہم سے مراد یہودی مولوی اور ضالین سے مراد نصاریٰ مولوی ہیں ان دونوں کا اکٹھا ذکر کرنے سے صریح اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ کوئی نہ کوئی شخص بروزی رنگ میں آنیوالا ہے غیر المغضوب وہ لوگ تھے جو مسیح ع سے سرکش ہوئے اور ضالین وہ جو محمد صلعم سے سرکش ہوئے پس اس لئے اس آنے والے میں دونوں رنگ ہوئے امت محمدیہ کو جو یہ دعا تعلیم کی تو معلوم ہوا کہ ان کے لئے یہ واقعہ پیش آنے والا ہے اور اس لئے یہ مقام جمع کر دیا گیا کہ وہ دونوں رنگ اپنے اندر رکھیگا ۔

حکم کے ساتھ کسی کی پیش نہیں جاتی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیوں کے اقوال اور ان کے احادیث تالمود وغیرہ کوئی شے نہیں تھی پھر جسکو خدا براہ راست اطلاع دیتا ہے وہ کیا کرے ۔ ان لوگوں کی مانے ۔ یا خدا کی محدث خود کہتے ہیں کہ کسی حدیث کو صحیح یا موضوع کہنا ایک ظنی امر ہے

اس حالت میں ہماری ان لوگوں کے ساتھ کیونکر گفتگو ہو سکتی ہے یہ کہیں گے فلان حدیث ہے فلان روایت ہے اور ہمیں خود خدا بتلاتا ہے کہ یہ امر اس طرح ہے پس ہماری ان کی بحث ہی کیا ہے ہم ان کا رطب یابس لیکر کیا کریں خدا تو ہم سے ۳۰ سال سے کلام کرتا ہے ۔

۵ مئی سنہ ۱۹۰۳

آج پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر

نووارد صاحب نے بیان کیا کہ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ میں آپ سے سوال کر رہا ہوں کہ اگر آپکو عیسیٰ علیہ السلام تسلیم کیا جاوے اور ہم اس امر میں غلطی میں ہوں تو پھر آپ ذمہ وار ہیں ۔

فرمایا کہ اگر ہم نے یہ بار اپنے ذمہ نہ لیا ہوتا تو کئی لاکھ انسانوں کی دعوۃ کیسے کرتے بلکہ خود خدا نے یہ ذمہ داری لی ہے ۔ جو ہم سے انکار کرتا ہے تو پھر اسے تمام سلسلہ نبوۃ سے انکار کرنا پڑے گا مسیح علیہ السلام آئے تو اس کو نہ مانا اور یہ حجت پیش کی کہ اس سے پیشتر الیاس نے آنا ہے حضرۃ مسیح ع نے یہی جواب دیا کہ الیاس کی طبیعت اور خو پر یحییٰ آگیا ہے اور یہی الیاس کا آنا ہے غرض کہ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں تو پھر وہ نشان کیسے ظاہر ہوتے ہیں جو کہ مسیح کے لئے مقرر تھے آنحضرت صلعم جب تشریف لائے تو یہود کا یہی اعتراض تھا کہ وہ بنی اسرائیل میں ہوگا خدا اس کا جواب دیتا ہے کہ یہ اس کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے ہر ایک وقت پر عقلمند تو مانتے رہے اور بیوقوف ہمیشہ ضد کرتے رہے کہ سب باتیں پوری ہولیں تو مانیں گے ۔

غیر المغضوب علیہم سے مراد مولوی ہیں کیونکہ ایسی باتوں میں اول نشانہ مولوی ہی ہوا کرتے ہیں دنیاداروں کو تو دین سے تعلق ہی کم ہوتا ہے جب سے یہ سلسلہ نبوۃ کا جاری ہے یہ اتفاق کبھی نہیں ہوا کہ مولویوں کے پاس جس قدر ذخیرہ رطب و یابس کا ہے وہ حرف بحرف پورا ہوا ہو دیکھ لو ان ہی باتوں سے اب تک یہودیوں نے نہ مسیح کو مانا نہ آنحضرت صلعم کو حق کو قبول کرنا ایک نعمت الٰہی ہے یہ ہر ایک نہیں ملا کرتی کہ اس لئے ہمیشہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کرے ۔

قبل از عشا

حضرت حکیم نورالدین صاحب نے عرض کہ ایک دہلی صاحب ہیں

کہ رفع اور توفی کے اوپر کچھ اپنی مزید تسلی چاہتے ہیں اس پر حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر کی جو تمام دلائل مندرجہ کتب حضرت اقدس دربارہ رفع و توفی کا خلاصہ تھا اور چونکہ یہ وہ مضمون ہے جو کہ ہر ایک تصنیف میں موجود ہے اس لئے ہم اس کا اعادہ نہیں کرتے ❊

۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر

نو وارد صاحب نے دریافت کیا کہ گھنگر والے بالوں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا کہ احادیث ایک ظنی شے ہے یہ ہرگز ثابت نہیں ہے کہ جو آنحضرت صلعم کے منہ سے نکلا ہو وہی ضبط ہوا ہو معلوم نہیں کہ اصل لفظ کیا ہو۔ پیشگوئیوں میں ہمیشہ استعارات ہوتے ہیں اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب خبروں میں کوئی ایسی خبر موجود ہو جو ثابت شدہ واقعہ کے برخلاف ہو تو اسے بہرحال رد کرنا پڑیگا اس وقت جو فتنہ موجود ہے تم اس کی نظیر کسی زمانہ سابقہ میں دکھاؤ کہ کبھی ہوا ہے۔ پھر سب سے بڑا فتنہ تو یہی ہے اور اسی دجال کا فتنہ بڑا رکھا گیا ہے اور دجال کے معنے بھی لغت سے معلوم ہو گئے تو اب شک کی کونسی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر استعارات صرف دجال کے معاملہ میں ہوتے اور کسی جگہ نہ ہوتے تو بھی کسی کو کلام ہوتا کہ تم کیوں تاویل کرتے ہو مگر دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ خود قرآن شریف اور نیز احادیث بھی استعارات سے بھرے پڑے ہیں اور نہ اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر ایک استعارہ کی حقیقت کھولی جاوے کیا آج تک دنیا کو سب امور کسی نے جان لئے ہیں جو اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ ایک ایک لفظ کی حقیقت تبلاؤ دستور ہے کہ موٹے موٹے امور کو انسان سمجھکر باقی کو اسی پر قیاس کر لیتا ہے ❊

توفّی

توفّی کا لفظ صرف انسانوں پر ہی آیا ہے دیگر حیوانات پر استعمال نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت دہریہ طبع لوگ بھی تھے جو کہ حشر و نشر کے قائل نہ تھے ان کا اعتقاد تھا کہ کوئی شے انسان کی باقی نہیں رہتی اس لفظ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ روح کو ہم اپنی طرف قبض کر لیتے ہیں وہ باقی رہتی ہے قرآن اور حدیث میں جہاں کہیں یہ لفظ آیا وہاں معنے قبض روح کے ہیں اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں ہوتے

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ مفصلہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں ❊

مالیر کوٹلہ میں ایک احمدی خاتون کی تبلیغ

کوئی بیس روز سے یہاں ہمارے مکرم بھائی خواجہ کمال دین صاحب احمدی وظیفہ خوار ریاست جموں و کشمیر تشریف لائے ہوئے ہیں ان کے ہمراہ ان کی بیوی ساتھ ہیں ہمیں پہلے تو خواجہ صاحب کی نیاز حاصل نہ تھا صرف روشناسی تھی اب یہاں ملنے اور بیٹھنے سے دل کھول کر باتیں ہوئیں اور حد درجہ کا اختلاط اور محبت جیسی دینی بھائیوں میں ہونی چاہیئے بڑھ گئی اور سوچنے سے چنیدہ حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی تبلیغ کا سلسلہ چھڑ گیا کہ کن کن وسائل سے یہ اہم کام بسہولت انجام پذیر ہو سکتا ہے اثنائے تذکرہ میں معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کی بیوی صاحبہ سلسلہ کے مقاصد بتانے اور قرآن کریم کی حقائق و معارف کے بیان کرنے میں پوری بصیرت رکھتی ہیں ان کو خدا نے ایسا ملکہ دیا ہے کہ وہ ہر پہلو سے مستورات میں اپنا اثر علم و عمل دونوں سے ڈال سکتی ہیں اور اپنی خداداد طاقت اور لیاقت سے مخالفوں کا دم بند کر سکتی ہیں وہ حضرۃ حکیم الامتہ کی شاگرد خاص ہیں مدتوں تک ان کی آستانہ پر گری رہیں اور قرآن سیکھتی رہیں یہ معلوم کر کے مجھے از حد مسرت ہوئی ہمت بڑھ گئی - دلمیں قوۃ پیدا ہو گئی اور خیال آیا کہ کوٹلہ کی پردہ نشین شریف عورتوں کو بوجوہ چند قرآن کریم کی معارف و حقائق کے سننے کا موقع بہت ہی کم ملا ہے اور ملتا ہے اگر ہماری قوم کی معزز اور مقتدر مستورات اس ہماری لائق بہن کی وعظ پر اثر تقریر - دلگداز بیان اور دلکش طرز ادا کو سننا پسند کریں تو نہایت ہی مبارک ہو - یہ بات دلمیں ٹھان لی اور رہے کے خدا کا نام تحریک شروع کی بس پھر کیا تھا مدتوں کے بھوکوں کو گویا آسمان سے مائدہ نازل ہوا - چاروں طرف سے الجوع العطش کی آواز گونجنے لگی۔

ہم کن الفاظ میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ کس خوبصورتی اور خوش اسلوبی سے خواتین کوٹلہ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف کا خیر مقدم کیا کسی نے سر پر رکھا اور کسی نے آنکھوں سے لگایا اور آخر سب نے سویدائے قلب میں جگہ دی - مخالف اندھوں نے اس نور کو بجھانے میں کوشش اور اپنی شیریں سرائی سے آنکھیں بند کیں اور دوسروں کو جو اس نور تبلیغ سے دلکو روشن کرنا چاہتے تھے اپنی طرح اندھا کرنا چاہا۔ مگر وہ قادر اور مقتدر خدا جو اپنے بندوں کی نصرت کرتا اور ظلمات سے نور کی طرف رہنمائی فرماتا اور ان کے دشمنوں کو پامال کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ تھا اور ان کی تائید کی مشعل ہر تیرہ و تاریک کوچہ میں ہمارے ساتھ تھی آخر روز روشن کیطرح یہ بات جگمگا اٹھی کہ قرآن ہی نور ہے شفا ہے جن لوگوں نے دیکھنا چھوڑ دیا تھا خواجہ صاحب کی بیوی نے جو

ہر دلعزیزی کوٹلہ کی مستورات میں صرف قرآن کریم کی پاک آیتیں پڑھکر اور

حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوے کی تبلیغ کر کے حاصل کی ہے یہ حقیقت میں حضرت اقدس علیہ السلام کا معجزہ اور حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نورالدین صاحب کی کرامت ہے

احمدی سلسلہ میں ایسی قرآن دان - اور قرآن فہم المقرآت اور سنے القرآن خاتون ہم نے ابھی تک نہ دیکھی نہ سنی ❊

اے خدا تعالیٰ کے سچے مسیح تیری دعائیں ہم نے بھی وسحری سے خدا تعالیٰ ہماری عورتوں میں وہ نفخ روح کر کہ ہر ایک مریم بنے اور پھر ان کی اولاد .... پارسائی اور نیکی اور پاکدامنی میں ابن مریم ہو .... ❊

اے مسیحا! یہ تیری ہی انفاس طیبہ کا اثر ہے کہ کوٹلہ کی مستورات میں خواجہ کی بیوی اور ان کی قرآن خوانی سے تازہ روح آ گئی اور ہم امید کرتے ہیں کہ اور بہت سی مردہ روحیں حیات جاوید پائیں گی ❊

ہم آخر میں احمدیہ سلسلہ کے اصحاب کی خدمتمیں تحریک پیش کرتے ہیں کہ جب تک خدا کے فضل و کرم سے ہماری مستورات میں بہت سی ایسی خواتین پیدا ہوں جو اپنی دینی بہنوں کو اپنے اچھے نمونوں اخلاق و آداب محمدیہ و خصائل و اطوار احمدیہ کے ذریعے سے خواب غفلت سے بیدار کر سکیں اور قرآن کے ترجمہ اور تفسیر سے فائدہ پہونچائیں اور خدا تعالیٰ کے سچے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم اور ہدایت پر عملدرآمد کرنے کی تلقین اور تحریص دلائیں ہر ایک شہر کی احمدیہ جماعت کی سرگرم احباب .... خواجہ صاحب کی فاضل بیوی کو ضرور موقعہ دیں کہ ان کی بیویاں اور بہو بیٹیاں ان کی وعظ نصیحت سے فائدہ اوٹھائیں اور اس عمدہ اور مبارک نمونہ پر چلیں اور اپنے مردوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد میں کامیاب ہونے میں ذریعہ بنیں ❊

ظاہری خود آرائی - خود ستائی - خود نمائی کے زیور کو اتار کر پھینکدیں اور تقوی طہارت اور عفت کے چمکدار اور بیش بہا زیور سے اپنی روحانی حسن و جمال کو مالا مال کریں ہم امید کرتے ہیں کہ **قوم احمدی** اس تحریک کی دل سے تائید کریگی اور اس کام کو عملی طور سے شروع کرنے کے لئے خواجہ صاحب سے بمقام جموں خط و کتابت کرے گی کیونکہ وہ ہر مقام میں تبلیغ کرنے کے لئے مستعد اور طیار ہیں

نواب محمد خان ثاقب از مالیر کوٹلہ

منارة المسیح اور اس کی مخالفت

ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے توجہ طلب اور غور کے لائق

۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اشتہار منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق اپنی جماعت کی اطلاع کی خاطر شائع ہوا تھا اور قریباً تین سال بعد **مسجد اقصیٰ** جو قادیان کے بازار میں واقع ہے اور جسکو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے والد بزرگوار جناب میرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم رئیس قادیان نے تعمیر کرایا تھا کے مشرقی گوشہ پر اس منار کا بنوایا جانا تجویز ہوا اور کام شروع ہو گیا لیکن اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ سنت اللہ کے موافق اس منار کی تعمیر کی مخالفت کی جا رہی ہے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور یا اور ذمہ دار حکام کو اس منار کی تعمیر کی خیالی مضرتوں سے بدظن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے جناب میجر ڈالس صاحب کو اس مغالطہ سے بچانے کی کوشش کریں جو ان کو دیا جاتا ہے اور ہم صاحب موصوف کی بیدار مغزی اور معاملہ فہمی سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر سرسری نظر نہ کریں گے بلکہ بغور اسکو دیکھیں گے اور اصل معاملہ کی تہ تک پہونچکر مناسب نوٹس لیں گے

ہم خیال کرتے ہیں کہ صاحب موصوف کو اس امر کی بخوبی اطلاع ہوگی کہ قادیان میں بعض لوگ اس قسم کے موجود ہیں جو مرزا صاحب کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور ہر معمولی اور ادنیٰ معاملہ کو ہندو مسلمانوں کا سوال بنا دینا ان کی اغراض میں داخل ہے چونکہ ہمیں یقین ہے کہ صاحب موصوف کے پاس اس قسم کے لوگوں کی ایک فہرست ہوگی اس لئے ہم ضروری نہیں سمجھتے کہ اس پر زیادہ بحث کریں اور تفصیل دیں لیکن ہاں اگر وہ پھر بھی چاہیں تو ہم ان کو اس قسم کے لوگوں کا تفصیل کے ساتھ علم دے سکتے ہیں۔

بہر حال منارۃ المسیح کی مخالفت کا شور جو بلند کیا جاتا ہے اس کی غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپ کی جماعت کو دکھ دیا جاوے صاحب موصوف اگر خود قادیان میں آئیں اور ۔۔۔۔ چند روز قیام کریں تو انہیں مفصل حالات یہاں کے معلوم ہو سکتے ہیں اور بحیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انہیں معلوم ہونے چاہئیں اب تک جو کچھ آپ کو معلوم ہوگا وہ محض خارجی اور درمیانی اطلاعوں کی بنا پر ہوگا۔

غور طلب امر منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق یہ ہے کہ کیا یہ **منارۃ المسیح** کی تعمیر کسی مذہبی امر پر مبنی ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر منارۃ المسیح کی تعمیر **مذہبی** اصل پر مبنی ہے تو غالباً صاحب موصوف ۔۔۔۔ اس نکتہ پر پہونچ جاویں گے کہ ممانعت کرنیوالے محض گورنمنٹ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ مذہبی امور میں باوجودیکہ مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ دست اندازی کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ یہ منارہ ایک مذہبی اصل جو عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں ہے تعمیر کیا جاتا ہے اور اس کے روکنے کی کوشش کرنا ایک کثیر التعداد جماعت کے مذہبی فیلنگس کو صدمہ پہونچانے کی کوشش کرنا ہے اور ہماری عبادات میں سد راہ ہونا ہے۔

یہ سوال کہ منارۃ المسیح کی تعمیر سے بے پردگی ہوگی یہ خود صاحب ڈپٹی کمشنر قانونی طور پر حل کر سکتے ہیں کیا اپنے مکان کے اندر تعمیرات محض اس بنا پر روکی جا سکتی ہیں کہ وہ کسی دوسرے کے مکان سے اونچی ہیں اگر یہ کوئی قانونی نکتہ ہے تو پھر لاہور امرتسر کی وہ تمام عظیم الشان بلند عمارتیں گورنمنٹ کو گرا دینی چاہئیں جن پر چڑہکر دوسروں کے گھروں میں نظر پڑ سکتی ہے ہم تفصیل کے ساتھ ان معاملات پر کسی دوسرے وقت

سر دست ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ منارۃ المسیح مذہبی اصل کی بنا پر بنایا جاتا ہے دوسرے اس منارہ کی تعمیر سے **رفاہ عام** مقصود اور مد نظر ہے چنانچہ منارۃ المسیح کا جو اشتہار شائع کیا گیا ہے اس کے اغراض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جاوے گا یہ روشنی علاوہ مسجد کے روشن کرنے کے انسانوں کی آنکھوں کو روشن کرنے کے لئے دور دور جاوے گی۔

اور ایک مطلب اسی منارہ سے یہ بھی ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصہ پر ایک بہت بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانسو روپے کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جاوے گا تا نمازی لوگ اپنے وقت کو پہچانیں اور نیز دوسرے انسانوں کو بھی اپنے وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

یہ اغراض اس منارہ کی تعمیر کے متعلق ہیں غور کرنا چاہئے کہ کیا یہ عام فائدے کے لئے ہیں یا نقصان کے لئے خاص کر یہ منارہ اسلام کے مذہبی رسوم میں سے ہے اور مسجد کے عام اغراض کی تکمیل اس کا مقصود ہے ہر ایک جگہ ہندوؤں نے اپنے مذہبی معبد بہت اونچے بنا رکھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی اور گورنمنٹ عالیہ کے فیاضانہ آزادی نے ایسی عمارتوں کی نسبت ۔۔ خواہ وہ ہندوؤں کی طرف سے ہوں یا مسلمانوں کی طرف سے یا عیسائیوں کی طرف سے کوئی روک نہیں رکھی۔

اس مخالفت سے بجز اس کے اور کچھ غرض نہیں کہ سرکار کا وقت مفت ضائع کرایا جاوے اور ہماری جماعت کے مذہبی معتقدات کو صدمہ اور مالی نقصان پہونچایا جاوے اس لئے ہم صاحب ڈپٹی کمشنر سے امید کرتے ہیں کہ وہ کل امور پر کافی غور کر لیں گے۔ اور چونکہ عام طور پر ہر ایک قابض کسی زمین کا اسپر کوئی عمارت بنا سکتا ہے پھر وہ عمارتیں جو مذہبی رسوم کے واسطے کل برٹش انڈیا میں موجود ہیں ان پر اعتراض کرنے والے درحقیقت ایک مفسدہ کی بنیاد ڈالتے ہیں اور گورنمنٹ عالیہ کو دہوکہ دینا چاہتے ہیں جو غیر ممکن ہے اس لئے ہم صاحب موصوف کی خدمت میں مکرر عرض کرتے ہیں کہ وہ اس سوال پر جیسا کہ ان کی ذات سے امید کرتے ہیں نہایت دور اندیشی اور انصاف پژوہی سے نگاہ کریں گے اور واقعات کی اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فیس معاف

چونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس نکل چکا ہے (جس میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء ساتہ میں سے چار پاس نکلے ہیں اور ان چار میں سے ایک طالب علم ایسا بھی تھا جس نے گذشتہ سال امتحان مڈل پاس کیا تھا اور صرف ایک سال کی محنت سے اس نے انٹرنس پاس کر لیا ہے) اس واسطے جیسا کہ پہلے سے اعلان کیا جا چکا ہے ۱۵ مئی کو انشاء اللہ کالج کی پہلی جماعت کھولی جائے گی لیکن فی الحال دو سال تک مدرسہ کے صیغہ کالج میں کوئی فیس نہیں لی جائے گی اور تعلیم دینیات۔ انگریزی فارسی فلاسفی ہسٹری۔ ریاضی بھی ہوگی۔

المشتہر۔ محمد صادق عفی عنہ۔ سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

طاعون کے کارنامے ایک مراسلہ کے ذریعے سے

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین خط آپ کی خدمت مین ارسال کرتا ہون اور اضطراب مین جس کو مین بیان نہین کرسکتا آپ خود ہی اندازہ کرلین کہ ایسی حالتون مین انسان کے دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے یہان طاعون ہے اور اپنا کام نہایت زور سے کر رہی ہے گویا کہ طاعون کا لفظ خود ایسا خطرناک ہے کہ آج کل تو اس کی تشریح کرنی فضول ہے مگر خانقاہ ڈوگران اور خانقاہ کے علاقہ کی طاعون اس قسم کی ہے کہ اس طاعون کے واسطے کوئی اور زیادہ خطرناک لفظ ہونا چاہیئے گو سیالکوٹ مین بھی طاعون ہی ہے ۔

اور ظفروال وغیرہ مین بھی بہت سخت طاعون رہی ہے مگر یہان کا حال تو یہ ہے کہ کوئی اور مقام اس نظیر کے واسطے پیش نہین کیا جا سکتا ۔ جیسے گرمیون مین جب لڑکے کثرت سے کنکوے اڑاتے ہین تو چارون طرف سے وہ کاٹا اور وہ کاٹا کی آوازین آتی ہین یہی حال یہان ہے یہان دنون کا حساب نہین بلکہ رات دن مین کوئی گھنٹہ خالی نہین جاتا جس مین کوئی نئی موت کا شور نہین اٹھتا ۔ مرنے پر لوگ روتے اور اقربا بین کرتے ہین مگر یہان کے مرنے والے کے واسطے کوئی رونے والا نہین جوان بیٹا مرتا ہے مگر باپ کو نہ تو رونا آتا ہے اور نہ ماں کو بین یاد آتے ہین وہ مردہ کو وہین پڑا چھوڑ کر خود کسی اور درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین اور اس جوان مرنے والے کے ساتھ ان کی صرف یہ ہمدردی ہے کہ وہ تلاش کرتے ہین کہ کوئی آدمی ملے تو اس کو صرف یہ پیغام دے دیوین کہ فلان جگہ ایک لاش پڑی ہے اس کو جلا دو یا دبا دو ۔ دودہ پیتے بچون کو طاعون ہو جاتی ہے لیکن وہ ماں جو ذراسی تکلیف میں بچے کو چوم کر چھاتی سے لگا لیتی تھی وہی اس کو گود سے نکال کر سڑک پر یا اگر بہت رحم اور درد ہوا تو کسی درخت کے نیچے اسکو تڑپنے کے واسطے رکھکر خود بھاگ گئی ہے اور یہ اتفاقی واقعات نہین بلکہ ہر روز یہی حالت ہے جو مین اپنی آنکھون سے دیکھتا ہون اور کانپ اٹھتا ہون کہ خدا جانے یہ کیا ہو رہا ہے اور

خدا کیا کرنا چاہتا ہے اور اس مین شبہ نہین کہ اگر یہی حال رہا تو تو چند روز تک کوئی انسان کا بچہ یہان جیتا نظر نہ آوے گا انسان تو کیا مین چونکہ باہر جنگل مین کام کرتا ہون ہر صبح کئی سانپ دیکھتا ہون جو اپنی بلون سے نکل نکل کر باہر مرے پڑے ہین اور بعض مر رہے ہین اور اس مین شک نہین کہ وہ طاعون سے مرتے ہین ورنہ اس طرح سانپون کا خود بخود مرنا کیا معنے دارد ایک ایک قدم پر مین حضرت اقدس کے الفاظ پورے ہوتے دیکھتا ہون اور خدا گواہ ہے کہ دنیا مجکو تاریک نظر آتی ہے اس وقت جب کہ مین دیکھتا ہون کہ باوجود یہ حال ہونے کے کسی بشر کو یہ خیال نہین آتا کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے ہان حیلہ سے تو سب کہتے ہین کہ جو خدا کی مرضی ۔ مگر یہ الفاظ بھی اس طرح سے ادا نہین کرتے کہ واقعی ان کو یقین ہو کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور یہ خدا کر رہا ہے بلکہ ایک ٹھٹھے کے طور پر اور بعض وقت ساتھ گندی گالیان بھی نکالتے ہین اور خانقاہ مین جا جا کر اس طرح گڑگڑا کر اور سجدہ مین گر گر کر دعائین مانگتے ہین کہ میرا دل محسوس کرتا ہے کہ اس کثیر تعداد مین سے جو اس طرح خانقاہ مین گریہ زاری کرتے ہین اگر ایک بھی ایسے ہی سچے دل سے جیسے وہ خانقاہ مین جاتے ہین خدا کے سامنے رو دین تو خدا ضرور ضرور ان سے یہ آفت دور کر دیوے خانقاہ کے بڑے بڑے گنبد دیکھکر اور قبرون پر سبز سرخ کپڑے دیکھکر ان لوگون کو ایک منٹ کے واسطے یہ یقین نہین آتا کہ ان چیزون کے سامنے خدا کی بھی کوئی ہستی ہے یا نہین ۔ بس دیکھتے ہی سجدے مین گرتے اور **یا حاجی دیوان یا حاجی دیوان کے نعرے مارتے اور روتے اور خاک مین لیٹتے ہین** بلکہ ساتھ چھوٹے معصوم بچے ہوتے ہین ان کو پکڑ پکڑ کر زبردستی ان کا ماتھا قبرون کے ساتھ رگڑتے ہین اور پھر وہ بچے جون جون زیادہ روتے اور چلاتے ہین تون تون ان بچارون کو زیادہ رگڑتے ہین اور ان سے ان کا مدعا یہ ہے کہ جب بچون کو تکلیف دیجاوے گی تو خانقاہ والے حاجی دیوان صاحب ضرور رحم کرین گے غرض کہ میری تو یہ حالت ہے کہ جب کثرت سے موتیں چارون طرف دیکھتا ہون تو خواہ نخواہ کانپ جاتا ہون اور استغفار اور دعا کرتا ہون کہ یا اللہ اس آفت کو دور کر ۔ مگر جب خانقاہ پر نظر پڑتی ہے اور خانقاہ کا نظارہ دیکھتا ہون جو کہ ہر وقت پیش نظر رہتا ہے تو پھر خواہ نخواہ میرے منہہ سے یہ الفاظ نکلتے ہین کہ یا اللہ واقعی یہ لوگ

اسی قابل ہین ۔ جب تک یہ عمارت تباہ نہ ہو یا یہ لوگ تیری طرف نہ مڑین چارون طرف آگ ہی آگ نظر آتی ہے اور چونکہ ہر وقت آنکھون کے سامنے یہی حالت رہتی ہے کہ دو ادھر مرے تو جھٹ دو اسطرف مرے اودھر سے ہٹے تو چار دائین طرف سے جا رہے ہین ادہر وہان سے آگے بڑھے تو چار دوسری طرف چل بسے ہین غرض کہ قیامت کا نمونہ نظر آتا ہے لوگ کہتے ہین کہ قیامت مین جیسا سورج سوا نیزہ پر آجاوے گا لوگ گرمی اور جلن سے بیتاب ہو کر سب بھاگین گے مگر جو مسجد[*] مین چلا جاوے گا وہ بچے گا لیکن یہان ان لوگون کے واسطے کوئی ٹھکانا نہین جسطرف بھاگتے ہین یا جس درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہین کیونکہ درخت ہی ان کے گھر ہین وہان ہی موت منتظر بیٹھی ہوئی ہوتی ہے فصل پختہ ہو چکی ہے اور بالکل کٹنے کے قابل ہے بلکہ بعض کھیت تو خود بخود ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گر رہے ہین مگر کوئی ان کی خبر لینے والا نہین وہ کھیت جو زمیندارون نے بڑی محنت سے لگائے تھے اب جبکہ کاٹنے کا وقت ہے تو کسی انسان کے ہاتھ مین طاقت نہین رہی کہ ان کو کاٹے ہان چڑیان خدا نے اس کثرت سے بھیجدی ہین کہ چند دنون مین سوائے خالی پودون اور خوشون کے جس مین دانہ بالکل نہ ہون اور کچھ نظر نہین آوے گا دانے چڑیان کھا رہی ہین اور انسانون کو طاعون کھا رہی ہے نہ کوئی انسانون کو سنبھالنے والا اور نہ فصلون کو اور پھر غضب یہ کہ دن بدن کچھ زیادتی ہی ہے کمی نہین کوئی رات خالی نہین جاتی کہ ایک دو چھینٹے مینہہ کے نہ پڑین اور بادل تو ہر وقت رہتے ہین ۔ ہوا رات دن ہے سورج نظر ہی نہین پڑتا اور چارون طرف موت اور مردے ہی نظر آتے ہین ۔ غرض کہ مین نے یہ سب کچھ اسواسطے لکھا ہے کہ تا آپ اس جگہ کی حالت کا اندازہ کرسکین ۔ اور ان کے لئے درد بھرے دل سے دعا کرین اور مسجد مین بھی دعا کرا دین ۔

یہان اب ماتحتون سے لیکر افسرون تک سب بھاگ گئے ہین صرف مین ہی رہ گیا ہون ورنہ جہان جہان کسی کے سینگ سمائے ہین چلے گئے ہین اور جو چلے نہین گئے اور یہان موجود ہین وہ بھی باہر دور جنگلون مین اور باغون مین جا رہے ہین صرف شہر کا نظارہ دیکھنے کے واسطے شہر مین مین ہی باقی ہون جو ہر وقت دیکھ دیکھکر اور سہم سہم کر استغفار استغفار کرتا رہتا ہون

آج چونکہ طاعون نے ایک خاص حملہ کیا ہے اس واسطے بے چینی کی حالت مین لکھ رہا ہون خاص خانقاہ کے احاطے مین اور اس احاطے کے متعلق جو بستی ہے جس مین قریبًا سو ڈیڑھ سو گھر کی آبادی ہے وہان طاعون نہین تھی صرف یہ ٹکڑا ابھی تک بچا ہوا ہے اور یہی لوگون کی بڑی گمراہی کا اور اس بستی کے رہنے والون کے بڑے غرور کا باعث ہو رہا ہے اور لوگون کو یقین ہے کہ خانقاہ کے متعلق احاطے مین طاعون نہین آسکتی مگر آج وہان بھی ایک کیس ہوا ہے جسکو مین کہہ سکتا ہون کہ آج وہان بھی شروع ہوئی ہے ۔ گو اس وقت تک اس احاطے مین خیریت ہی ہے مگر مجکو تو معلوم ہے کہ خدا ان کو اتنی مہلت دیکر نہایت سختی سے پکڑنا چاہتا ہے کیونکہ جون جون طاعون کا زور زیادہ ہوتا جاتا ہے تون تون یہ لوگ زیادہ شوخ ہوتے ہین کہ ہمارے نزدیک طاعون نہین آتی ہے خاص[ط] وگر صاحبان کے قلعے مین سے بہت سے مر رہے ہین ۔ مگر وہ اس امر کی پرواہ نہین کرتے ۔ مین دوبارہ دعا کے واسطے عرض کرتا ہون اور ختم کرتا ہون ۔ فقط ارشاد از خانقاہ ڈوگران ۔

[*] اس مسجد سے مراد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد ہے ۔

جو سچے دل سے تلاش کرتے ہین وہ پاتے ہین

عبدالرحمن ولد غلام نبی صاحب رنگریز ساکنہ ملتان کا عجیب خواب

جولائی سنہ ۱۹۰۱ مین جبکہ ڈیرہ غازیخان مین حضرۃ اقدس میرزا صاحب کی سخت مخالفت ہوتی تھی تو مین نے بعد پڑھنے کتاب ہلم المصلح مصنفہ حضرۃ صاحب بارگاہ الٰہی مین دعا کی کہ ای اللہ اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھے اس کے ساتھ کردی اگر جھوٹا ہے تو مجھو اس کے پھندے مین نہ پہنائیو تب اس رات مجکو ایک رویا دکھلائی گئی جو کہ ذیل مین درج ہے ۔

ایک چھوٹی سی مسجد ہے مین اس مین داخل ہوا ہون وقت عصر کا ہے لوگ باجماعت نماز پڑھ رہے تھے مین نے وضو کیا اور ان کی طرف چلا اور دیکھتا رہا اور کچھ دیر کے بعد کہا کہ ان لوگون کی عجب نماز ہے جس مین نہ رکوع ہے نہ سجود۔ تو ایک آواز آئی کہ نماز کا پڑہانے والا مرزا **غلام احمد** ہے اور اس کے پیچھے پڑھنے والے کل انبیاء سے خاتم النبین تک کے ہین میرے دل مین غیرت آئی کہ یہ امتی ہوکر نبیون کو نماز پڑھاتا ہے تو پھر آواز آئی کہ تجھے اس بات کی سمجھ نہین آتی یہ شخص دنیا مین کھڑا ہوا ہے اور تمام نبیون کی طرف سے ہے یا تمام نبیون کا ظل ہے۔ یہ شخص کہتا ہے کہ اے رب العزت اسلام کو بالا کر اور پیچھے تمام کھڑے ہوئے آمین کہتے ہین وہ اس جہان سے سدہار چکے ہوئے ہین۔ اس اثنا مین مینے دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابل ایک شخص کھڑا ہوا ہے جسکے سر پر نہ صافہ ہے نہ گلے مین کرتہ۔ مین نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ اور سب نبی کپڑے پہنے ہوئے تھے مگر یہ شخص کون ہے نہ صافہ ہے نہ کرتا آواز آئی کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہین۔ صافہ تو عیسائی چھین کر لے گئے اور کرتہ مسلمانون نے اتار لیا ہے یہ شخص (**مرزا غلام احمد**) اسے کپڑے پہنانے کو آیا ہے ۔

عبدالرحمن ولد غلام نبی
رنگریز ملتانی

آریہ سماج چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے سوال جواب

مذہبی مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میان جمال الدین صاحب

پنڈت صاحب نے پرمانون کو قبضہ مین لانے کا اور ان سے عبادت کروانے کا کوئی تسلی بخش جواب نہین دیا بجز اس کے کہ وہ مالک رازق ہے میرے خیال مین آریہ صاحبان کے اپنے اعتقاد سے خدا تعالےٰ نہ تو حقیقی رازق اور نہ حقیقی مالک ہو سکتا ہے رازق تو اس لئے نہین کہ جب وہ اپنے مرزوق کو پیدا نہین کر سکتا ویسا ہی ان کا رزق بھی پیدا نہین کر سکتا پہر کسطرح حقیقی رازق ہو۔ اور مالک اس لئے نہین کہ ہمارے ملک کے عرف مین مملوک دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو جدی ملکیت اور دوسری اپنی طاقت سے پیدا کی جا سکتی ہے سو خدا تعالےٰ کی یہ مملوک دونون قسمون سے باہر ہے جدی تو اس لئے نہین خدا کو جد سے ورثہ نہین ملا بلکہ وہ خود اپنی ذات مین خدا کے شریک ہین اور تو پیدا کرنے کی اس مین طاقت ہی نہین پھر کس طرح حقیقی مالک و رازق ہوا اور نہ وہ معبود بن سکتا ہے کیونکہ پنڈت صاحب فرماتے ہین کہ خدا سے انند پہونچتا ہے کیا جس سے انند پہونچتا ہے وہ خدا اور معبود بن سکتا ہے ہم دیکھتے ہین کہ زمینداروں کے مقدمات مین یا اور کسی مصائب شدیدہ کے وقت مین ایک دوسرے سے مدد پہونچتی ہے تو وہ اس کے شکریہ مین کہتے ہین کہ مجکو فلان شخص سے بڑا انند پہونچا ہے کیا وہ بھی خدا ہو سکتا ہے۔ پنڈت جی نے خدا کی شناخت کی خوب راہ نکالی ہے۔ اور اسلام کے قرآن نے اس کا تسلی بخش جواب دیا ہے

یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم تا آخر۔ اے لوگو تم خدا کی پوجا کرو کیونکہ اس نے تم کو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پیدا کیا بلکہ تم سے پہلے بھی پیدا کرتا رہا کہ تم خدا کی پوجا کر کے متقی ہو جاؤ۔ اس لئے میرا معبود بننا تم پر ثابت ہے کہ میں نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور پھر بارش کی اور پھر اس سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا یہ خدا تعالےٰ کے حقوق و احسان ہین جن سے انسان کو خدا کی پوجا کرنی پڑتی ہے۔ دوم جو قرآن شریف کا ترجمہ پیش کیا گیا یہ ہمارے لئے حجت نہین کیونکہ مین مرزا صاحب مسیح موعود کا پیرو ہون میرے لئے ان کا ترجمہ اور تفسیر حجت ہو سکتے ہین۔ نہ عام علماء کا۔ مکر کے معنے تدبیر دیکھو لغت تاج العروس جلد ۳ ص۵۳۸ المکر والتدبیر۔ اس آیت شریف کے یہ معنے ہوئے کہ کفار نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھ اور ایذا پہنچانے کے لئے پوشیدہ تدبیرین کین۔ خدا نے ایسی تدبیر کی کہ ان کو ایذا رسانی سے بچا لیا اور کامیاب کیا ان کو ناکام رکھا نیز سیاق سباق دیکھنے سے بھی ایسا ہی پتہ لگتا ہے نہ کوئی فریب نہ دھوکہ ہے ۔

پنڈت بخشی رام صاحب چند باتین معمولی کین

اسکے بعد لالہ مرلیدہر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے یہ قاعدہ باندھا تھا کہ تیس منٹ تک ایک سوال پر جواب الجواب خرچ ہو دین اب ۴۰ منٹ گذر گئے ہین اب کوئی دوسرا سوال کرنا چاہئے اس پر خاکسار نے کہا کہ بہت بہتر مین دوسرا سوال نیوگ پر کرون گا ۔

میان جمال الدین صاحب۔

دوسرا سوال نیوگ پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جس عورت کا خاوند زندہ ہو اور وہ نیوگ یعنی جماع بھی کر سکتا ہو لیکن اس کی منی وغیرہ مین کیڑے نہ ہونے کے باعث اولاد نہ ہو سکے تو وید کے رو سے وہ اپنی بیوی کو اجازت خود دیوے کہ دوسرے غیر مرد کے پاس جاکر اولاد حاصل کر کے اس مرد کے لئے لاوے اور دس بچے تک ایسا کرے یعنی بیس پچیس برس تک غیر مردون سے ہمبستر ہوتی رہے شرط یہ ہے کہ اصلی خاوند کی خدمت مین کمر بستہ رہے اعتراض یہ ہے کہ کیا کسی مرد کی فطرت اجازت دیتی ہے کہ اپنی نیک استری کو خود کہے کہ تو غیر مرد کے پاس ہمبستر ہونے کے لئے جا۔ اگر آریہ صاحبان کے نزدیک یہ وید مقدس کا حکم ہے تو آج تک کس کس نے اس حکم کی پیروی کی ہے ہین اس مجمع مین اس کی فہرست دیوین ۔

پنڈت بخشی رام صاحب

بیشک نیوگ ہمارے مین ہے لیکن جو عورت بدہوا ہو جاوے یعنی رانڈ ہو جاوے اور اس کو اولاد کا شوق یعنی خواہش ہو تو وہ بیشک شریف خاندان کا آدمی تلاش کر کے اولاد حاصل کرے اس کو کوئی دوش نہین بلکہ اس کے خاوند کا خاندان

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونے والون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام
۱	میان علی محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب	لوہ بڑہ
۲	میان محمد صاحب ولد صاحب دین صاحب	//
۳	صاحب بی بی صاحبہ زوجہ صاحب دین صاحب	
۴	عالم خاتون دختر عالم صاحب	//
۵	بختاور زوجہ مراد صاحب	//
۶	میان مراد صاحب ولد اسماعیل صاحب	//
۷	میان ولی محمد ولد مراد صاحب	//
۸	میان متلی صاحب ولد مراد صاحب	//
۹	میان ولی داد ولد امیر دین صاحب	//
۱۰	میان احمد ولد امیر الدین صاحب	//
۱۱	میان بخش صاحب //	//
۱۲	بھاگ بی بی صاحبہ زوجہ امیر دین صاحب	
۱۳	فاطمہ صاحبہ دختر امیر الدین زوجہ محمد ولد احمد صاحب	//
۱۴	فتح بی بی صاحبہ زوجہ ولی داد	//
۱۵	برخوردار ولد احمد ترکھان صاحب	
۱۶	میان محمد صاحب ولد برخوردار صاحب	
۱۷	میان اللہ یار ولد برخوردار صاحب	//
۱۸	بخت بی بی زوجہ برخوردار صاحب	//
۱۹	علی محمد ولد جوایا صاحب ترکھان	//
۲۰	متلی ولد جوایا صاحب //	//
۲۱	میان مراد صاحب ولد جوایا صاحب //	//
۲۲	میان ولد فتو صاحب ترکھان	//
۲۳	میان ولی داد ولد مراد صاحب //	//
۲۴	محمد ترکھان صاحب ولد عالم صاحب	//
۲۵	میان احمد ولد عالم ترکھان صاحب	//
۲۶	میان ولی داد ولد عالم صاحب	//
۲۷	میان جوایا ولد غلام صاحب	
۲۸	میان محمد یار ولد جوایا صاحب	//
۲۹	میان احمد یار ولد جوایا صاحب	//
۳۰	میان مراد ولد غلام صاحب	//
۳۱	بھاگ بھری صاحبہ زوجہ مراد	//
۳۲	محمد کھیل صاحب ولد بہلول صاحب	//
۳۳	میان احمد ولد زیادہ قوم بھنڈر	//
۳۴	مولوی مولا بخش صاحب ولد محمد دین صاحب	

نمبر شمار	نام	مقام
۳۵	میان محمد دین ولد پیر محمد	لوہ بڑہ //
۳۶	میان اسمعیل صاحب ولد مولا بخش صاحب	
۳۷	میان ابراہیم ولد //	//
۳۸	ست بھرائی والدہ امیر دین صاحب	
۳۹	میان نور محمد صاحب	//
۴۰	میان عبدالمجید ولد نہنا صاحب	پاکو رائین ضلع جالندھر تحصیل سلطان پور
۴۲	میان عبدالقادر صاحب //	//
۴۳	میان عبدالرحمن صاحب //	//
۴۴	زوجہ صاحبہ عبدالمجید صاحب	//
۴۵	زوجہ صاحبہ میان عبدالقادر صاحب //	
۴۶	زوجہ میان عبدالرحمن صاحب //	
۴۷	میان جاہان صاحب ولد نذر صاحب //	
۴۸	زوجہ جاہان صاحب //	//
۴۹	میان نھنو ولد رکھو صاحب	//
۵۰	زوجہ نھنو صاحب	//
۵۱	دختر میان صاحب	//
۵۲	میان روڑا ولد محمد حسین صاحب	//
۵۳	میان عبدالرحمن صاحب داماد مولوی محمد حسین صاحب	
۵۴	والدہ صاحبہ مولوی محمد حسین صاحب	
۵۵	میان عبدالخالق صاحب	
۵۶	میان عبدالحق صاحب	
۵۷	زوجہ مولوی محمد حسین صاحب	
۵۸	زوجہ میان عبدالرحمن صاحب	
۵۹	زوجہ میان عبدالخالق صاحب	
۶۰	دختر مولوی محمد حسین صاحب	
۶۱	میان عبدالوہاب صاحب ولد علی محمد صاحب	
۶۲	میان نہنا صاحب ولد [illegible] صاحب	
۶۳	میان شمس الدین صاحب	
۶۴	میان مہتاب صاحب	
۶۵	میان عبدالرحمن صاحب	
۶۶	میان اللہ دتا صاحب	
۶۷	میان عبداللطیف صاحب	
۶۸	میان رحمت اللہ صاحب	
۶۹	میان ہاشم خان صاحب	
۷۰	میان نظام الدین صاحب	
۷۱	میان اللہ بخش صاحب	
۷۲	میان قطب الدین صاحب	کپورتھلہ

نمبر شمار	نام	مقام
۷۳	میان دہمان (کیپال والی)	ریاست کپورتھلہ
۷۴	میان محمد حسین صاحب	//
۷۵	میان سوہندا صاحب (ساناں)	ریاست پٹیالہ
۷۶	میان پیر بخش صاحب	پٹیالہ
۷۷	میان رحیم بخش صاحب	گجرات
۷۸	میان محمد یار	ملتان
۷۹	بالو عبدالرحمن صاحب	شہر انبالہ
۸۰	میان عبدالرحیم صاحب	//
۸۱	میان عبدالحکیم صاحب	//
۸۲	میان عبدالمجید صاحب	//
۸۳	میان عبدالحمید صاحب	//
۸۴	میان اللہ بندہ صاحب	//
۸۵	میان جان محمد صاحب	//
۸۶	میان غلام نبی صاحب	//
۸۷	میان اللہ بندہ ولد شادی	//
۸۸	میان عبدالکریم صاحب	//
۸۹	میان عبدالحق صاحب	//
۹۰	میان شادی صاحب ولد جیو	//
۹۱	میان احمد دین ولد عبدالرزاق صاحب	//
۹۲	میان رحیم بخش صاحب	//
۹۳	میان محمد رمضان صاحب	//
۹۴	میان عبدالرحیم صاحب	//
۹۵	میان رحمت اللہ صاحب	//
۹۶	میان عبداللہ صاحب	//
۹۷	میان عبدالعزیز صاحب	//
۹۸	میان محمد رمضان صاحب	//
۹۹	میان اللہ بخش صاحب	//
۱۰۰	میان عبدالحکیم صاحب	//
۱۰۱	میان عبدالکریم صاحب	//
۱۰۲	زوجہ جمال الدین صاحب	سعد اللہ پور
۱۰۳	میان کرم الدین صاحب	//
۱۰۴	میان امام الدین صاحب	//
۱۰۵	میان غلام محمد صاحب	//
۱۰۶	میان محمد عالم صاحب	//
۱۰۷	میان فضل احمد صاحب	//
۱۰۸	زوجہ میان نظام الدین صاحب	//
۱۰۹	میان امام الدین صاحب	بھین
۱۱۰	فضل بی بی زوجہ امام الدین صاحب	//

نمبر شمار	نام	مقام
۱۱۱	حسن بی بی بنت امام الدین صاحب	(بہین)
۱۱۲	میان حسن دین صاحب	
۱۱۳	میان مہر دین صاحب	
۱۱۴	مہر بی بی بنت اللہ بخش صاحب	
۱۱۵	میان محمد حسین ولد علی محمد	سعد اللہ پور
۱۱۶	میان علی محمد صاحب ولد	
۱۱۷	کرم الدین صاحب	

عجیب وغریب قرآن مجید

احمدیہ بک ایجنسی مین مطبع نظامی کی نقل کا قرآن مجید موجود ہے اس کی تحریر مین یہ خوبی ہے کہ ہر ایک صفحہ پوری آیت پر ختم ہوتا ہے ہر ایک جزو پورے صفحہ پر ختم ہوتا ہے خواہ انسان الگ ۳۰ جزو کرے علی ہذا القیاس ہر ایک منزل الگ الگ ہو سکتی ہے اور اعراب اس خوبی سے دئے ہین کہ ہر ایک لفظ صاف صاف پڑھا جاتا ہے فلسکیپ سائز پر ۶۱۲ صفحہ پر ہے قیمت معمولی کاغذ پر ۲/۱۲ موٹا کاغذ ۳/۱۲

روشنائی احمدیہ۔ میرزا عبدالکریم صاحب کی بنائی ہوئی بمقابلہ اور روشنائیون کے نہایت عمدہ ہے احمدیہ جماعت کے خریدنے کے لائق اعلیٰ قسم ۱/ دوم قسم ۸/

قادیان بک ایجنسی سے طلب کرو۔

جبوب جواہر زندگی تندرستی اور طاقت کے لئے۔ عجیب وغریب مرہم عیسیٰ

زخمون جراحتون چھوٹن۔ طاعون سرطان۔ خنازیر اور ہر قسم کے خبیثہ اور زہریلے پھوڑون گنج خارش ناصور کے لئے اور پاکٹ کیس سفر وحضر مین ہر قسم کی بیماری سے بچنے کے لئے۔

کارخانہ مرہم عیسیٰ [illegible] سے طلب کرو

انوار الاسلام پریس قادیان مین منشی محمد افضل صاحب پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان میں ۶؎

(۲) ہندوستان سے باہر سے ۸؎

(۳) لوکل خریداروں سے ۴؎

(۴) اگر ایک پتہ پر تین پرچے منگوائے جائیں تو فی خریدار ۲؎

(۵) خط و کتابت میں اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دار الامان سے شائع ہوتا ہے

(۲) تمام درخواستیں بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئیں

(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

نمبر ۱۸	قادیان دار الامان ۲۲- مئی ۱۹۰۳ء مطابق ۲۴- صفر ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ	جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

بقیہ ۶- مئی ۱۹۰۳ء

سوال - جب ایک شخص نے ایک بات تحصیل کی ہو تو دوبارہ اسی کے تحصیل کرنے سے کیا حاصل ہے؟

جواب - ہم اس اصول کو لا نسلم کہتے ہیں - یہ ٹھیک نہیں ہے قرآن میں لکھا ہے "قالوا الست بربکم قالوا بلا" ...... یعنی جب روحوں سے خدا نے سوال کیا کہ میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو وہ بولیں کہ ہاں! تو اب سوال ہو سکتا ہے کہ روحوں کو علم تو تھا پھر انبیاء کو خدا نے کیوں بھیجا گویا تحصیل حاصل کرائی - یہ اصل میں غلطی ہے ایک تحصیل پھیکی ہوتی ہے ایک گاڑھی ہوتی ہے دونوں میں فرق ہوتا ہے - وہ علم جو کہ نبیوں سے ملتا ہے اس کی تین اقسام ہیں - علم الیقین عین الیقین - حق الیقین - اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک شخص دور سے دھواں دیکھے تو اُسے علم ہوگا کہ وہاں آگ ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جہاں آگ ہوتی ہے وہاں دھواں بھی ہوتا ہے اور ہر ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہیں - یہ بھی ایک قسم کا علم ہے جس کا نام علم الیقین ہے - مگر اور نزدیک جا کر وہ اس آگ کو آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اسے عین الیقین کہتے ہیں - پھر اگر اپنا ہاتھ اس آگ پر رکھ کر اس کی حرارت وغیرہ کو بھی دیکھ لیوے تو اسے کوئی شبہ اس کے بارے میں نہ رہیگا اور اس طرح سے جو علم اسے حاصل ہوگا اس کا نام حق الیقین ہوگا اب کیا ہم اسے تحصیل حاصل کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!

در اصل سائل کا مطلب یہ تھا کہ جس حالت میں ہمارے پاس قرآن موجود ہے تو اب ہمیں بیعت کی کیا ضرورت ہے وہی نماز روزہ وہاں ادا کرنا ہے وہی بلا بیعت ادا کرتا ہے گویا تحصیل حاصل ہے مگر حضرت اقدس نے کھول کر بتلا دیا کہ تحصیل کے مدارج ہیں چنانچہ ...... اس فلسفہ کو سمجھ کر آخر سائل نے حضرت اقدس کی بیعت کر لی۔ (ایڈیٹر)

قبل از عشاء

وحی | وحی کا قاعدہ ہے کہ اگر اجمال ہو تو ساتھ ہی اس کی تفصیل بھی ہوتی ہے - مثلاً اگر نماز بتلائی گئی تو کشف میں اس کی صورت بھی بتلا دی - جب سے دنیا شروع ہے وحی سوائے کشفی حالت کے ہوتی ہی نہیں ہے ورنہ پھر یہ اعتراض ہوگا کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خائن تھے یا اپنی طرف سے بنا کر بتلا دیا کرتے تھے بلکہ جس طرح خدا تعالےٰ ان کے دل میں ڈالتا تھا وہ دوسرے کے دل میں ڈال دیتے۔

۷- مئی ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس باہر تشریف نہیں لے گئے - پانچوں نمازیں آپ نے با جماعت ادا کیں۔

قبل از عشاء

عورتوں کے حقوق | فرمایا کہ عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی مختصر الفاظ میں بیان فرما دیا ہے **ولھن مثل الذی علیھن** کہ جیسے مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں - بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات اُن سے لیتے ہیں - گالیاں دیتے ہیں - حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں - اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو - رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ **خیرکم خیرکم لاھلہ** تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے

۸- مئی ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج کی چاروں نمازیں اور جمعہ حضرت اقدس نے با جماعت ادا کیا - سیر بباعث جمعہ ملتوی رہی۔

قبل از عشاء

"وہ بہ ظاہری تاک بندی تو سیلمہ نے بھی کر لی تھی آمیز قرآن شریف کی خصوصیت کیا ہے -"

یہ ایک کلمہ ہے جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اول الکافرین کی قلم سے قرآن کریم کے شان میں لکھا ہے۔ اس پر حضرت اقدس

www.aaiil.org

نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کیا بے ادبی ہوگی کہ قرآن شریف کی آیات کو جو کہ ہر ایک پہلو اور ہر ایک رنگ کیا بلحاظ ظاہر اور کیا بلحاظ باطن کے معجزہ ہے تک بندی کہا جاتا ہے۔ جیسے قرآن شریف کا باطن معجزہ ہے ویسے اس کے ظاہر الفاظ اور ترتیب بھی معجزانہ ہے۔ اگر ہم اس کے ظاہر کو معجزہ نہ مانیں تو پھر باطن کے معجزہ ہونے کی دلیل کیا ہوگی ایک انسان کا اگر ظاہر ہی گندہ ناپاک اور خبیث ہوگا تو اس کی روحانی حالت کیسے اچھی ہو سکتی ہے۔ عوام الناس اور موٹی نظر والوں کے واسطے تو ظاہری خوبی ہی معجزہ ہو سکتی ہے اور چونکہ قرآن ہر ایک قسم کے طبقہ کے لوگوں کے واسطے ہے اس لیئے ہر ایک رنگ میں یہ معجزہ ہے ماموں من اللہ کی عداوت کا نتیجہ کفر تک پہونچا دیتا ہے +

۹ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز مین حضرت اقدس تشریف نہین لائے باقی نمازین باجماعت ادا کین - قبل از عشاء کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہوا +

سیر

طاعون سے حفاظت | عام لوگون کا خیال ہے کہ وبا سے بھاگنا نہ چاہیئے یہ لوگ غلطی کرتے ہین - آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اگر وبا کا ابتدا ہو تو بھاگ جانا چاہیئے اور اگر کثرت سے ہو تو پھر نہین بھاگنا چاہیئے - جس جگہ وبا ابھی شروع نہین ہوئی تب تلک اس حصہ والے اس کے اثر سے محفوظ ہوتے ہین اور ان کا اختیار رہتا ہے کہ اس سے الگ ہو جاوین - اور توبہ اور استغفار سے کام لیوین +

احمدی جماعت اور طاعون | یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے - کہ نشان بھی ہوتے ہین اور ان مین التباس بھی ہوتا ہے آنحضرت صلعم سے معجزہ مانگا گیا تو کہا کہ خدا قادر ہے - خواہ آسمان سے نشان دکھلاوے یا بعض کو بعض سے جنگ کرا کر نشان دکھاوے - چنانچہ جنگون مین صحابہ بھی قتل ہوئے بعض کمزور ایمان والون نے اعتراض کیا کہ اگر یہ عذاب ہے تو ہم مین سے لوگ کیون مرتے ہین اس پر خدا نے فرمایا - ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولہا بین الناس الخ

پس اگر ہماری جماعت مین سے کوئی بھی نہ مرے اور کل تو مین مرتی رہین تو کل دنیا ایک ہی دفعہ راہ راست پر آ جاوے اور بجز اسلام کے اور کوئی مذہب دنیا پر نہ رہے حتے کہ گورنمنٹون کو بھی مسلمان ہونا پڑے - اور یہی سر تھا کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ بھی فوت ہوئے تھے ہان سلامتی کا حصہ نسبتاً ہماری طرف زیادہ رہے گا - براہین احمدیہ مین بھی لکھا ہے ان الذین آمنو ولم یلبسوا ایمانہم بظلم - اب خدا جانے کہ کون ظلم سے خالی ہے - کسل اور غفلت بھی ظلم ہے - مگر تاہم دعا کرنا ضروری ہے - اس جماعت کا قطعاً محفوظ رہنا یہ الفاظ کہین ہم نے نہین لکھے اور نہ یہ سنت اللہ ہے اگر ایسا ہو تو پھر تو اکراہ فی الدین ہو جاتا ہے جب سے انبیاء پیدا ہوئے ہین ایسا کبھی نہین ہوا - احمقون کو ان بھیدون کی خبر نہین - خدا کا وعدہ نسبتاً حفاظت کا ہے نہ کہ کلیتہً پھر یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ اگر ہماری جماعت کا ایک مرتا ہے تو اس کے بدلے تین سو آجاتے ہین - انجام ہمیشہ متقیون کے واسطے ہی ہوتا ہے اگر خدا تعالےٰ ایسا کھلا کھلا فرق کر دیوے تو مین نہین جانتا کہ مذہبی اختلاف ایک ذرہ بھر بھی رہ جاوے حالانکہ اس اختلاف کا قیامت تک ہونا ضروری ہے +

بعض لوگ ہماری جماعت مین سے بھی غلطی سے کہدیتے ہین کہ ہم مین سے کوئی نہ مریگا یہ انکو مغالطہ لگا ہے ایسا ہرگز ہو نہین سکتا اگرچہ ایک حد تک خدا نے وعدے کئے ہوئے ہین مگر ان کا یہ مطلب ہرگز نہین ہے کہ جماعت سے مطلقاً کوئی بھی نشانہ طاعون نہ ہو - یہ بات ہماری جماعت کو خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہرگز نہین ہے کہ تم مین سے کوئی بھی نہ مریگا + ہان خدا تعالےٰ فرماتا ہے واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض پس جو شخص اپنے وجود کو نافع الناس بنا دینگے ان کی عمرین خدا زیادہ کریگا - خدا تعالےٰ کی مخلوق پر شفقت بہت کرو - اور حقوق العباد کی بجا آوری پورے طور پر بجا لانی چاہیئے

اعتراض ہوا کہ نوح کی کشتی مین چڑھنے والے سب کے سب طاعون سے محفوظ رہے تھے تو کیا وجہ ہے جو لوگ یہان بیعت مین ہین وہ محفوظ نہ رہین +

جواب - فرمایا کہ ہمارا سلسلہ آنحضرت صلعم کے سلسلہ کے قدم بر قدم ہے - نوح کے وقت ایمان کا دروازہ بند ہو چکا تھا اور اس وقت کوئی النباس ایمان کا نہ تھا - مگر اب ہے - نوح کے وقت یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ اب قوم تو ضرور ہلاک ہونے والی ہے خواہ ایمان لاوے خواہ نہ لاوے مگر آنحضرت کے وقت مہلت دی گئی کہ جو توبہ کرے گا - وہ بچ جاویگا - چنانچہ آنحضرت صلعم نے عین قتل کے وقت فرمایا کہ اگر کوئی ایمان لاوے تو تلوار روک لیجاوے - مگر نوح کی قوم کے واسطے تھا کہ صرف کشتی والے بچائے جاوینگے باقی سب تباہ اور ہلاک ہونگے وہ صورت خاص اور الگ تھی اور اعتراض تو خود نوح پر بھی تھا کہ اس نے کہا تھا کہ میرے اہل بچے رہین گے مگر پھر بھی مخالفون کو یہ کہنے کی گنجایش رہی کہ نوح اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا - معلوم ہوتا ہے کہ نوح کو بھی شبہ پیدا ہوا تھا تب ہی تو ان کو اللہ تعالےٰ کیطرف سے زجر ہوا - پھر دیکھو باوجود نبی ہونے کے ان کو دھوکا لگا اور یہ معاملہ اس طرح سے ہوا کہ مخالف تو در کنار خود نوح ؑ کو ہی تشکوک پیدا ہو گئے - خدا تعالےٰ اپنے رعب اور خوف کو دور نہین کرنا چاہتا - اگر آج وہ کھلا وعدہ دیدے کہ جماعت مین سے کوئی نہ مریگا تو پھر اس کا خوف دلون مین نہ رہے جہان خاص گھر کا اس نے وعدہ کیا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار وہان بھی ایک فقرہ ساتھ رکھ دیا ہے کہ الا الذین علوا باستکبار -

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا رجوع کب ہوگا | فرمایا کہ دیکھو بچہ جب پیٹ مین ہوتا ہے تو اگرچہ زندہ ہوتا ہے مگر تاہم خوشی پر ہنس نہین سکتا اور تکلیف پر رو نہین سکتا - بلاؤ تو بولتا نہین ہے مگر جب باہر آتا ہے تو اس کو حواس ملجاتے ہین - ہنستا بھی ہے روتا بھی ہے - بلانے سے بولتا بھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندگی جو کہ پیٹ مین تھی وہ اصلی اور حقیقی زندگی نہ تھی حواس اس مین نہ تھے - جب خدا ایک بات ڈالتا ہے - تو حواس آجاتے ہین - یہی حال مولوی محمد حسین صاحب کا ہے جب خدا کیطرف سے کوئی بات دل مین ڈالی جاوے گی تو اسی وقت تبدیلی ہو جاوے گی +

جو بلائے جاتے ہین وہ آتے ہین اور جو بلائے نہین جاتے وہ کفر مین ترقی کرتے ہین اگر قرآن شریف نہ آتا تو ابوجہل اعلےٰ درجہ کے لوگون مین شمار ہوتا - اسی طرح صدہا آدمیون کو ہم صلحا سمجھتے ہین مگر جب ان کے سامنے حق پیش کیا گیا اور انہون نے انکار کیا تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک ان مین صلاحیت نہ تھی کسی کے باطن کا کسی کو کیا علم ہے مگر حق پیش کرنے پر حقیقت کھل جاتی ہے - کہ خدا کی آواز سننے والے کون ہین اور اس سے انکار کرنے والے کون

غیر معمولی مجلس

کل سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب گورداسپور سے دورہ پر اور تحصیلدار صاحب بٹالہ سے مینار کی تعمیر کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لائے ہوئے تھے حضرت اقدس ؑ جب سیر سے واپس تشریف لائے تو کوئی آدھ گھنٹہ کے بعد ہر دو عہدہ دار صاحبان نے حضرت اقدس سے ملاقات کی طاعون پر ذکر اذکار ہوتے رہے اور مینار کے متعلق بھی تحصیلدار صاحب نے چند امور استفسار کئے موقعہ پر جو کچھ حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا اسے ہم یکجائی طور پر درج کر دیتے ہین + (ایڈیٹر)

طاعون کے تجربہ کے سوال پر فرمایا کہ اس کے تجربہ کا موقعہ ابھی بہت ہے۔ حکما نے لکھا ہے کہ اس کا دورہ ستر ستر برس تک ہوا کرتا ہے بڑے بڑے حکما نے پچاس ساٹھ برس تک اس کے دورہ کا مشاہدہ لکھا ہے لیکن خدا جانے کہ بعد میں اس نے کیا تجارب ہوں۔ یہ کہنا کہ تجربہ ہوا ہے کہ کھلی ہوا میں اس کے کیڑے زیادہ ہوتے ہیں ٹھیک نظر نہیں آتا۔ کیونکہ علاقہ بمبئی میں اس نے سب سے پہلے زیادہ حصہ شہر بمبئی کا ہی پسند کیا تھا شاید یہ بات بعد میں بدلجائے۔ ہم اس رائے کو اسوقت قبول کرتے ہیں جب طاعون کی رفتار بھی اسے قبول کرے جیسے حکام کے دورہ ہوتے ہیں اسی طرح اسکے بھی دورہ ہوتے ہیں۔ کسی جگہ پر عود کرتی ہے اور کسی جگہ نہیں۔ لیکن اس پر بھی زور نہیں دیا جا سکتا۔ شاید ایک ہی جگہ بار بار آجاوے۔ پہلا تجربہ یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ اپنی عمر پوری کر کے خودبخود ہی چھوڑ جاتی ہے +

سوال ہوا کہ طاعون کا اصل باعث کیا ہے۔ فرمایا کہ میں اس مجلس میں اس کا ذکر اس لیے پسند نہیں کرتا کہ مذہبی رنگ کے مسائل کو لوگ کم سمجھتے ہیں حقیقت میں جو لوگ خدا پر ایمان لائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ اس کی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان اپنی عقل پر بہت بھروسہ کرتا ہے تو ہر شے کا انکار کر دیتا ہے حتے کہ خدا سے بھی منکر ہو جاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آج کل کے جنٹلمین دینی بات کرنے والے کو بیوقوف کہدیتے ہیں لیکن یقین ہے کہ اب زمانہ خودبخود مودب ہو جاویگا نرے ارضی اسباب ہی اس طاعون کے موجد نہیں ہیں آخر اس کے کیڑے کسی پیدا کرنے والے کی وجہ سے ہی پیدا ہوئے ہیں اور وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگوں کو اسکی ہستی کا پتہ لگ جاوے گا۔ ابھی تک لوگوں کو عبرت کامل نہیں ہوئی ہے۔ طاعون کی گذشتہ چال سے پتہ لگتا ہے کہ اول عوام پر پھر خواص پر پھر ملوک پر حملہ کرتی ہے۔ اور اس کے اصل اسباب کا معما تو خدا خود ہی کھولیگا میں نے اس کی خبر آج سے ۲۲ سال پیشتر دی ہے۔ پھر سات سال کے بعد دی پھر اسوقت دی جبکہ ایک دو ضلعوں میں یہ تھی۔ قرآن میں انجیل میں دانیال نبی کی کتاب میں اس کا ذکر ہے غرضیکہ قبل از وقت ہم اسکی نسبت کھلکر بات نہیں کرتے کیونکہ اسپر ہنسی کی جاویگی جب خدا تعالےٰ اسکا پورا دورہ خود ختم کریگا تو اسوقت آپ ہی لوگوں کو پتہ لگ جائے گا +

اطبا نے لکھا ہے کہ جب موسم جاڑے یا گرمی کی طرف حرکت کرتا ہے تو اسوقت یہ زیادہ ہوتی ہے مگر ابھی تو موسم اتنی شدت گرمی کا نہیں ہے لیکن اگر مئی کے گذرنے پر یہی حال رہا تو شائد یہ قاعدہ بھی ٹوٹ جاوے مگر اصل بات کا علم تو خدا تعالےٰ ہی کو ہے +

اکثر جگہ چوہے کثرت سے مرتے ہیں تو وہاں طاعون کا اندیشہ ہوتا ہے مگر خدا کے فضل سے ہمارے گھر میں دو بلیاں ہیں اور وہ کوئی چوہا نہیں چھوڑتیں شائد یہ بھی خدا کی طرف سے ایک علاج ہو۔

سوال ہوا کہ پھر اس کا علاج کیا ہے۔

فرمایا۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ بجز تقوےٰ طہارت اور رجوع الی اللہ کے اور کوئی چارہ نہیں گو لوگ اسے دیوانہ پن سمجھتے ہیں مگر بات یہ ہے کہ یہ دنیا خودبخود نہیں ہے ایک خالق اور مدبر کے ماتحت یہ چل رہی ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ زمین پر پاپ اور گناہ بہت ہو گیا ہے تو وہ تنبیہ نازل کرتا ہے اور جب رجوع الی اللہ ہو تو پھر اُسے اٹھا لیتا ہے۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ لوگ بہت بیباک ہیں اور ان کو ابھی تک کچھ پروا نہیں ہے +

سوال ہوا کہ مینار کیوں بنوایا جاتا ہے +

فرمایا کہ اس مینار کی تعمیر میں ایک یہ بھی برکت ہے کہ اسپر چڑھکر خدا کا نام لیا جاویگا اور جہاں خدا کا نام لیا جاتا ہے وہاں برکت ہوتی ہے۔ چنانچہ آج کل اسی لیے سکھوں نے بھی اذانیں دلوائی ہیں اور مسلمانوں کو اپنے گھروں میں بلاکر قرآن پڑھوایا ہے۔ پھر اسکے اوپر ایک لالٹین بھی نصب کی جاوے گی جس کی روشنی دور دور تک نظر آوے گی۔ سنا گیا ہے کہ روشنی سے بھی طاعونی مواد کا دفعیہ ہوتا ہے۔ اور ایک گھنٹہ بھی اسپر لگایا جاوے گا۔ اس کی بلندی کی نسبت ہم کہہ نہیں سکتے ابھی سرمایہ نہیں ہے۔ سرمایہ پر دیکھا جاوے گا کہ کسقدر بلند ہوگا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ لوگ اُسپر چڑھکر چارپائیاں بچھاوینگے۔ کیونکہ ایک تو وہ مخروطی شکل کا ہوگا اور گھنٹہ کیوجہ سے اسے بند رکھا جاویگا کہ لوگ چڑھکر اسے خراب نہ کر دیویں +

مجھے حیرت ہے کہ یہاں کے ہندوؤں کیساتھ ہم نے آج تک برادرانہ برتاؤ رکھا ہے اور یہ لوگ ہمارے مینار کی تعمیر پر اس قدر جوش و خروش ظاہر کر رہے ہیں۔ اس مسجد کو ہمارے مرزا صاحب (والد صاحب) نے سات سو روپیہ کو خریدا تھا اور اس مینار کی تعمیر میں صرف مسجد ہی کے لیئے مفید بات نہیں ہے بلکہ عوام کو بھی فائدہ ہے۔ یہ خیال کہ اس سے بے پردگی ہوگی یہ بھی غلط ہے۔ اب ہمارے سامنے ڈپٹی شنکرداس صاحب کا گھر ہے اور اس قدر اونچا ہے کہ آدمی اوپر چڑھے تو ہمارے گھر میں اس کی نظر برابر پڑتی ہے تو کیا اب ہم کہیں کہ اسے گرا دیا جاوے بلکہ ہم چاہئے کہ اپنا پردہ خود کر لیویں۔ ان لوگوں کو چاہیئے تھا کہ مذہبی امور میں ہم سے دلبستگی ظاہر کرتے اور اس امر میں ہماری امداد کرتے اگر یہ لوگ اپنا معبد بلند کرنا چاہیں تو کیا ہم اسے روک سکتے ہیں +

یہ خیال کہ مسجد یہاں ہو اور مینار کہیں باہر ہو۔ ایک قسم کی ہنسی ہے اور اُس وقت قبولیت کے قابل ہے کہ اول مسجد باہر نکالدیجاوے پھر مینار بھی باہر ہو جاویگا اور یہ قبر ہمارے مرزا صاحب کی ہے انہوں نے نزول سے زمین خریدکر اس مسجد کو تعمیر کرایا تھا اور اپنی موت سے ۲۲ دن پہلے اپنی اس قبر کا نشان بتلایا کہ اس جگہ ہو +

مجھے ان لوگوں پر بار بار افسوس آتا ہے کہ ہمارے دل میں تو ان کی ہمدردی ہے۔ بیماریوں میں ہم ان کا علاج کرتے ہیں۔ ہر ایک ان کی مصیبت میں شریک ہوتے ہیں۔ انہی سے پوچھا جاوے کہ کبھی ان کے مذہبی معاملات میں ہمنے ان سے نقیض کی ہے۔ دنیاوی معاملات تو الگ ہوتے ہیں لیکن مذہبی معاملات میں شرافت کا برتاؤ ہوا کرتا ہے ان کو لازم تھا کہ ایسی باتیں نہ کرتے۔ جو آپس کی شکررنجی کا موجب ہوتیں۔ اس مینار کی بنیاد پر گیارہ سو روپیہ خرچ آیا ہے اور تین برس سے اسکا ابتدائی کام شروع ہے چنانچہ الحکم میں اسکا اعلان موجود ہے اگر ہمارا چار ہزار روپیہ کا نقصان ہوا اور پھر ان کو یہ روپیہ ملجاوے تو بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ خیر ہمسائیوں کو فایدہ پہونچا۔ لیکن ابھی تو مینار خیالی پلاؤ ہے جوں جوں روپیہ آوے گا بنتا رہے گا۔ جب وہ مکمل ہو جاوے۔ اور پھر کوئی اعتراض کی بات ہو تو اعتراض ہو سکتا ہے +

میں ایسا فعل کیوں کرنے لگا جس سے اوروں کو بھی نقصان ہو اور مجھے بھی۔ ہماری پردہ داری سب سے اعلےٰ ہے۔ اگر کوئی مینار پر چڑھے گا تو جیسے اوروں کے گھر میں نظر پڑ سکتی ہے ویسی ہی ہمارے گھر میں بھی پڑ سکتی ہے تو کیا ہم گوارا کرینگے کہ یہ بات ہو۔ بہرحال جب یہ بن جاوے گا تو لوگ سمجھ لیوینگے کہ ان کو اس سے کسقدر فائدہ ہے +

۱۰ - مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں +

خدا کی قدرت ہے کہ ایکطرف بعض حسد والے پرلے درجے کے ہیں اور ایک طرف وہ ہیں کہ جو تھوڑی سی تحریک پر راہ راست پر آجاتے ہیں +

ایک مامور کا زمانہ بھی ایک قسم کا حشر ہوتا ہے کیونکہ جیسے قیامت کے دن دوزخی اور بہشتی دو فریق ہو جاتے ہین ویسے ہی ایک مامور کے زمانہ مین بھی ہو جاتے ہین +

ایک پیشگوئی کا پورا ہونا اللہ تعالےٰ نے براہین مین جو پیشگوئی کی ہے وہ بڑی پیشگوئی ہے - فرمایا وجاعل الذین اتبعوا فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - اس مضمون کی آیت یا تو آنحضرت صلعم سے سات سو برس پیشتر نازل ہوئی یا آپ کے تیرہ سو برس بعد مجھ پر نازل ہوئی اور کیسی پوری ہو رہی ہے +

ابلیس اور شیطان کا وجود سوال ہوا کہ ابلیس ملائکہ سے تھا یا کون - فرمایا کہ عرب مین اس قسم کے استثناء ہوا کرتے ہین + صرف نحو مین غور کرو تو اس قسم کی بہت سی نظیرین ملینگی - جیسے کہا کرتے ہین کہ میرے پاس ساری قوم آئی مگر گدھا نہ آیا تو اس سے یہ مراد نہین ہوتی کہ ساری قوم گدھا تھی اور کان من الجن کے یہ معنے ہین کہ ابلیس جنون سے تھا ملائکہ سے نہ تھا - ابلیس کا راز ایسا ہے کہ بجز آمنّا وصدقنا کے انسان کو اور کچھ کہنا نہین پڑتا اللہ تعالےٰ نے اُس کو اقتدار تو نہین دیا مگر وہ وسوسہ اندازی بھی یہ بڑا راز ہے - جس طرح خدا کے ملائک انسان کو پاک مقدس اور مطہر بنا دیتے ہین اسی طرح یہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ انسان ناپاک ہو جاوے - بعض جگہ یہ اپنی کوششون مین کامیاب بھی ہو جاتا ہے .... اللہ تعالےٰ کا منشاء ہے کہ انسان کے اخلاق پاکیزہ ہون - تزکیہ نفس ہو - ابلیس کا مقابلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گندے ہو جاوین اور کوئی اخلاقی حالت انسان کی اچھی نہ ہو اور سراپا پلید ہو جاوے +

اس راز (ابلیس) کو انسان حاصل نہین کر سکتا - کارخانہ قدرت کے یہ دوش بدوش چل رہا ہے لیکن آخرکار خدا کا منشاء ہی غالب آتا ہے - ابلیس کیا شے ہے یہ ایک راز ہے اور اُن چار چیزون مین سے ہے جن کی کنہ اور کیفیت سے انسان عاجز ہے وہ یہ ہین - خدا - روح - ملائکہ - ابلیس - جو شخص روح یا خدا کو کچھ مانتا ہے تو اسکو دوسری چیزین بھی ماننی پڑتی ہین اور بجز جیسے کے اور کوئی معترض ہو نہین سکتا - روح جیسے آتی معلوم نہین ہوتی - ویسی ہی جاتی معلوم نہین ہوتی - جیسے انڈے کے بیچ مین روح آتی ہے اور بعض وقت بچہ بیچ مین ہی مر کر رہ جاتا ہے اور روح نکل جاتی ہے لیکن معلوم کسی کو نہین ہوتی پس یہ راز ہوتے ہین - انسان کو ان باتون کی کنہ دریافت کرنے مین نہ پڑنا چاہیئے - تقوے اور اطاعت مین ترقی کرنی چاہیئے تو اس طرح خدا خود اس کی تسلی کر دیگا - مثلاً ہلیلہ قبض کو دور کرتا ہے - سم الفار ہلاک کرتا ہے - اب ہمین کیا ضرورت پڑی ہے کہ دریافت کرتے پھرین کہ ان مین کونسی شے ہے جو یہ اثر کرتی ہے - طبیب کا یہ کام ہے کہ ان کے خواص کو دریافت کرے اور یہ سوال کہ یہ خواص اس مین کیون مین اس کو حوالہ بخدا کرے - یہ اس کی طاقت سے باہر ہے - جو شخص ہر ایک شے کی کنہ دریافت کرنا چاہتا ہے وہ احمق ہے - کسی چیز کے خواص کا معلوم کر لینا ہی اس کی اصلیت ہے +

اگر کوئی سوال کرے کہ شیطان دکھلاؤ تو کہدو کہ تمہارے اندر ہی اس کے خواص موجود ہین جیسے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ انسان بیٹھے بٹھائے یک دفعہ بدی مین ترقی کرنے لگجاتا ہے یہان تک کہ خدا سے منکر ہو جاتا ہے - اور کبھی نیکی مین ترقی کرنے لگتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اندر دو کششین موجود ہین پس ان کا کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہے باقی اشیاء کو بھی انسان نے اتنا ہی سمجھا ہے - سعادت کی یہ علامت ہے کہ خدا کی ہستی سے سیراب ہو کر اسکے موجود اور حاضر ناضر ہونے پر ایمان لاوے اور بڑی بات یہ ہے - کہ گناہ سے پرہیز کرے یہ بڑی آگ ہے اس سے بچنے کا کوئی چارہ بجز معرفت الٰہی کے اور کوئی نہین ہے +

بندہ چونکہ خدا کی معرفت کا محتاج ہے اس لئے خدا نے یہ دروازہ پورے طور پر کھولا ہوا ہے - جون جون اس راہ مین کوشش کریگا توں توں در رحمت اس پر کھلتا جاویگا دنیا مین ہزارون چیزین ایسی ہین کہ جن کی ہستی کی بھی ہمین خبر نہین ہے - پھر ایسی چیزون کے لیئے سرگردان ہونے سے کیا فائدہ - اور کونسی شے ہے کہ جس کی تحقیقات انسان نے پورے طور پر کر لی ہو جو شے خدا نے اسکے واسطے چندان مفید نہ سمجھی وہ پورے طور پر اسپر نہین کھولی - پس یہ جو ہر ایک شے کی حقیقت دریافت کرنا چاہتا ہے تو کیا خدا بننا چاہتا ہے - جس راہ پر انسان پہونچ نہین سکتا چاہیئے کہ اسے چھوڑ دیوے - انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس پر قانع رہنا چاہیئے - اگر یہ توقع رکھے کہ آسمان کے درخت کا پھل آوے گا تو مین کھاؤن گا - اگرچہ اسکا ہاتھ بھی وہان نہین پہونچتا تو پھر وہ مجنون ہے - ہان جب خدا اس کی فطرۃ کو ایسا بنا دے گا کہ آسمان تک پہنچ سکے تو پھر آسمان کے درخت کے پھل بھی کھا سکیگا +

گناہ کیسے دور ہون گناہ سے انسان کس طرح بچ سکتا ہے اس کا یہ علاج تو بالکل نہین ہے جیسے عیسائیون نے مانا ہے کہ ایک کے سر مین درد ہو تو دوسرا اپنے سر مین پتھر مارے اور پہلے کا درد سر جاتا رہے دراصل بات یہ ہے کہ انسان کی ہر ایک فطرت جو کہ حد اعتدال سے بڑھ جاتی ہے وہی گناہ کا موجب ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ پھر وہ عادت مین داخل ہو جاتی ہے اس پر سوال ہوتا ہے کہ یہ عادت دور ہو سکتی ہے کہ نہین - اکثر لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ دور نہین ہو سکتی عیسائیون کا عقیدہ بھی ایسا ہی ہے کہ ہم نے جو کفارہ مانا ہے اُس سے انسان کے گناہ دور نہین ہوتے (یعنے انسان کی فطرت ایسی نہین بدلجاتی کہ آیندہ اس سے گناہ سرزد ہی نہ ہون) بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ مسیح کی شفاعت کے باعث گناہ انسان سے دور ہو جاوینگے - (یعنے گناہ کا نتیجہ جو آخرت مین عذاب ہے وہ نہ ہوگا -) چنانچہ اسلئے ان کو گناہون کے ارتکاب مین ترقی کا بہت موقعہ ملا ہے -

ہماری جماعت کو اسپر توجہ کرنی چاہیئے کہ ذرہ سا گناہ بھی بُرا ہے جو گردن پر سوار ہو جاوے وہ انسان کو دیوانہ بنا دیتا ہے اور رفتہ رفتہ انسان ادنے سے اعلےٰ (یعنے صغیرہ سے کبیرہ) کیطرف چلا جاتا ہے - رعونت اور کبر بہت مخفی رنگ مین انسان کے اندر ہوتے ہین اور جب تک وہ اپنے آپ کو عاجز اور چھوٹا نہ سمجھے تب تک کب نجات پا سکتا ہے - کبیر نے کیا سچ کہا ہے ؎

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کا کیا سلام
جے ہوتے گھر اوچ کے ملتا کہان بھگوان

یعنے شکر ہے کہ خدا نے ہمین چھوٹون مین بنایا ورنہ بڑے آدمیون کے گندے افعال میرے اندر ہوتے اور خدا نہ ملتا - جب لوگ اپنی اپنی ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی قوم چمار پر نظر کرکے شکر کرتا - ایک نہایت کمزور بڑھیا کے ساتھ جب تک وہ اخلاق نہ برتے جو اعلے درجہ کے آدمی کے ساتھ برتے جاتے ہین تب تک یہ خدا کی بادشاہت مین داخل نہین ہو سکتا اور قوتین تو انسان کی کبھی کبھی غلبہ کرتی ہین مگر رعونت اور نخوت ہر وقت اسپر سوار رہے +

جس قدر نیک اخلاق ہین تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بد اخلاقی مین داخل ہو جاتے ہین - خدا نے جو دروازہ کھولا ہے وہ ایک ہی ہے کہ دعا تذلل - گریہ زاری کرے اسی سے اس کا دامن پاک ہو سکتا ہے اور یہی علاج ہے کہ عظمت الٰہی کا اس پر اس قدر غلبہ ہو کہ اس کی بیجا حرکتون اور کامون اور قوتون کو جلا دیوے جس حالت مین کہ انسان دنیاوی مہلک چیزون سے ڈرتا ہے تو گناہ سے کیون نہین ڈرتا - شاید اسکا یہ خیال ہے کہ اگر گناہ کرون تو کوئی حساب وکتاب لینے والا نہین - کیا اس کو یہ خبر نہین کہ خدا ہے جو اسے تباہ کر سکتا ہے - ایک رگ دہریت کی لوگونکے اندر ہے جبھی وہ گناہ کرتے ہین - کسی بدی کا موقعہ ملجاوے تو اسے سیر ہو کر پورا کرتے ہین اسی لئے حدیث مین آیا ہے کہ کوئی چور چوری نہین کرتا درحالیکہ وہ مومن ہو اور کوئی زانی زنا نہین کرتا درحالیکہ وہ مومن ہو - ان باتون سے نجات اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب یہ معرفت پیدا ہو کہ خدا کا عذاب ایک چمکتی بجلی کی طرح گرتا ہے - اور اس کے سوا اور کوئی طریق نہین ہے کہ عظمت الٰہی دل پر اسقدر غالب آجاوے کہ وہ سب افعال بد اس کے اندر ہی اندر گداز ہو جاوین +

(باقی آیندہ)

درس قرآن شریف

جزو ۵ رکوع ۸

الم تر الی الذین قیل لہم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ - فلما کتب علیہم القتال اذا فریق منہم یخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ - وقالوا ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب قل متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقے ولا تظلمون فتیلا -

کیا نہیں دیکھا تو نے ان لوگون کو جنکو کہا گیا اپنے ہاتھ روک رکھو - نماز کو پڑھتے اور زکوٰۃ کو دیتے رہو پس جب ان کو لڑنے کا حکم دیا گیا اسوقت ایک فریق ان مین سے اللہ کے ڈر کی طرح لوگون سے ڈرتا ہے یا اس سے بھی زیادہ ڈرتا ہے اور وہ بول اٹھے کہ اے رب تو نے کیون لڑائی ہمارے ذمہ لگا دی - تھوڑی مدت تک ہمین کیون اور ڈھیل نہ دی - تو ان کو کہدے کہ دنیا کا فایدہ تو تھوڑا ہے اور جو تقوے کرتا ہے انجام اس کے لئے بہتر ہے اور کوئی ایک فتیل کے برابر بھی بے انصافی نہین کیا جاویگا +

بعض لوگ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہین کہ ہم یون کرینگے وون کرینگے - اور اپنی جوانمردی اور بہادری کی ڈینگ مارا کرتے ہین لیکن یاد رکھو کہ ایسے متکبر کبھی اپنے دعوون کو پورا اور ثابت کر کے نہین دکھلایا کرتے - اور نہ دکھلا سکتے ہین - بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو کرنا یہ صرف انسان کے اپنے اختیار مین نہین ہوا کرتا - بغیر اللہ تعالے کی مدد کے نہ انسان برائیون اور فضولیون کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ کوئی بہادری کا کام کر سکتا ہے بدون حکم الہٰی دعوے کرنے والے اکثر ناکام رہتے ہین - مین نے ایک جنگی افسر سے پوچھا کہ آپ کے لشکر مین بہادر اور بزدل کی کیا نشانی ہوا کرتی ہے اس نے کہا کہ میرا تجربہ ہے کہ جو سپاہی اکثر موچھون پر تاؤ دیتے رہتے ہین وہ عموماً میدان جنگ مین بزدلی ظاہر کرتے ہین اور جو سیدھے سادے ہین وہ لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کرتے ہین - غرض خوب سمجھ رکھو کہ جو لوگ بلا وجہ تکبر کرتے ہین اللہ تعالے ان کو عمل کی توفیق نہین دیا کرتا - یہان بھی اللہ تعالے نے اسی بات کا بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اس قدر جلد باز تھے کہ ان کو کفوا ایدیکم کہنا پڑا - لیکن جب ان لڑنے کا حکم دیا گیا تو کہنے لگے لولا اخرتنا الی اجل قریب -

اس قسم کی لاف زنی وغیرہ کی غلطیان انسان مین جو ہوتی ہین ان کا علاج اور نیز ہر ایک مرض کا علاج کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھنا ہے - خدا تعالے سے دعا مانگنی چاہیئے کہ وہ سابقہ گناہون کے بد نتایج سے محفوظ رکھے اور آیندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشے -

استغفار اور لاحول کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ تیری قوۃ کے بغیر مین کوئی بدی نہین چھوڑ سکتا اور نہ تیری قوت کے بغیر کوئی نیکی کا کام کر سکتا ہون تب خدا نیکی کرنے کی توفیق بخشے گا - انسان پر مشکلات آتے ہین لیکن اللہ کے سوا کوئی مددگار نہین ہے -

مین خود بھی قرآن پڑھتا ہون اور تمکو بھی سناتا ہون - تم جانتے ہو کہ قرآن مین دو طرح کی راہین بیان کی ہین - ایک طرف انبیا اور متقین کا ذکر ہے اور ایک طرف فاسقون اور فاجرون کا بیان ہے - کہین گندے آدمیون کے برے انجام تبلائے ہین کہین بھلون کے نیک انجام دکھلائے ہین - پس مومن کا کام ہے کہ ان تمام راہون سے واقفیت حاصل کرے - کسی کو یہ خیال نہ گذرے کہ بعض وقت درس مین ایسی باتین بیان ہوتی ہین جن کی لڑکون کو خبر بھی نہین ہوتی اور جب بیان ہوتی ہین تو وہ ان سے آگاہ ہو جاتے ہین تو اس بدی کا ارتکاب کرتے ہین - ایسا خیال کرنا بے وقوفی ہے - میرے پاس ہزارون خط اس مضمون کے بھرے ہوئے آتے ہین - کہ ناواقفی کیوجہ سے ہم ہلاک ہو گئے - ناواقفی بہت بری بلا ہے - جو لڑکا ہم سے سُنے کہ زنا بھی کچھ شے ہے اور پھر اس سننے پر زناکاری شروع کردے اسکو تو پھر خدا اور رسول کی کلام سے بھی فائدہ نہین ہو سکتا صرف یہ کہتے رہنا کہ نیکی کرو نیکی کرو اور بدی کو چھوڑ دو یہ کوئی وعظ نہین ہے اور نہ اس سے سننے والیکو فائیدہ ہوتا ہے فایدہ تو جب ہی ہوگا جب نیکی اور بدی کا علم ہوگا اور کسی بدی کے ارتکاب سے وہ اُسوقت بچ سکے گا جب وہ جانتا ہوگا - کہ یہ بدی ہے - پھر اس قسم کے وعظ تو آدمی گرجون اور ٹھاکر دوارون مین بھی بیٹھکر کر سکتا ہے - جس سے بھلے اور برے دونون قسم کے آدمی خوش ہو جایا کرتے ہین اور کوئی مخالفت نہین ہوتی مخالفت اسی وقت شروع ہوتی ہے - جب کھول کھولکر بیان کیا جاوے اگر انبیاء علیہم السلام ان باتونکو مفصل کھولکر بیان نہ کرتے تو کوئی انکا مخالف بھی نہ ہوتا - آنحضرت صلعم کی مخالفت اسی واسطے ہوئی کہ انہون نے مکہ والونکے عیوب کھول کھول کر انپر ظاہر کر دئے اگر عیوب بیان نکرین تو پھر اور کیا بیان کر سکتے ہین قوم لوط کی بداخلاقی اور ان کی تباہی کی نسبت اگر کچھ بیان کرنا ہو تو کیا اصل واقعہ کو چھوڑکر ہم کہدیا کرین کہ انہون نے کوئی بدی کی تھی اور ہلاک ہو گئے -

انجام ہمیشہ متقی کا ہی اچھا ہوا کرتا ہے - اور ہر ایک خیر کا وارث بھی متقی ہی ہوا کرتا ہے اور خدا تعالے کسی کی حق تلفی نہین کیا کرتا (باقی آیندہ)

مراسلات

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم - آپکے پچھلے ہفتہ کا اخبار میری نظر سے گذرا اس مین صفحہ ۱۱ پر ایک طاعون زدہ کی نجات کی سرخی کے نیچے جو مضمون چھپا ہوا تہا - وہ میرے ہی خط کا مضمون تہا جو مین نے آدوراں سے لکھا تہا - آپنے اس مضمون کے اخیر مین جو عبارت لکھی ہے کہ اس کے ساتھ دو مستورات اور بھی طاعون سے مبتلا تھین اور ان مین سے ایک فوت ہو گئی ہے اور دوسری کی خبر نہین - مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ وہ ہیضہ سے مرگئی ہے اس کو طاعون نہ تھی - اور دوسری کو طاعون تھی وہ انیس ۱۹ دن بے ہوش پڑی رہی - آخر اس کو ایک رات خواب آئی - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی چارپائی پر آکر بیٹھے ہین اور آپ کے سر کے بال دھوئے ہوئے ہین اسی روز وہ اٹھکر بیٹھ گئی اور دن بدن آرام ہونے لگا - کسی کو امید نہ تھی کہ وہ بچ رہیگی حضرت جی نے خواب مین معجزانہ طور سے گویا مردہ کو زندہ کر دیا جس روز حضرت جی خواب مین ملے اسی روز اس کو ہوش آگئی + مہربانی کر کے آپ اس کو اخبار مین درج کرین -

محمد حسین احمدی از لاہور
۹ - مئی ۱۹۰۳ء

کثرت ازدواج | خدا کے فضل سے اب وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ اسلامی معاشرت کے اصول امریکہ اور یورپ مین رواج پا دین اور جسقدر اعتراض تکبر اور عناد سے اسلام پر کئے جاتے تھے اب وہ معترض خود انہی کا نشانہ ہین - یہ اسلام کی ایک بڑی فتح ہے - اور اس کے سچا اور منجانب اللہ مذہب ہونے کی ایک بھی دلیل ہے - حال ہی مین پتہ لگا ہے کہ امریکہ اضلاع متحدہ مین یارمن عیسائیونکا ایک فرقہ ہے جو ایک سے زیادہ عورتون کے ساتھ نکاح کرنا جایز بتاتا ہے - اس فرقہ کی تعداد اس قدر بڑھ رہی ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ کے بڑے بڑے مبران خایف ہو رہے ہین +

اسی طرح عیسائیون کا ایک مذہبی فرقہ ملک کنیڈا مین پیدا ہوا ہے انکا خیال ہے کہ کوئی شخص ایماندار نہین رہ سکتا اگر وہ خدا کی اطاعت کے ساتھ ساتھ انسانی گورنمنٹ کی فرمانبرداری بھی اپنا فرض سمجھے وہ اسکے لئے بائیبل کا حوالہ دیتے ہین جہان لکھا ہے کہ ایک انسان دو مالکون کی تابعداری نہین کر سکتا - ان کا خیال ہے کہ انسانونکو پوری آزادی ملنی چاہئیے - اس سوال پر کہ کیا وہ مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہین یا نہین جواب ملتا ہے کہ ساری دنیا کے انسان خدا کی اولاد ہین

اس قریۂ کا نام ڈھوکوپور ہے۔

استفسارونکے جواب

خریدار ۲۵۱- از سیالکوٹ۔

انہ لعلم للساعۃ اس کے متعلق جواب البدر مین شایع ہوچکا ہے اور وہ جواب ہے جوکہ اکثر معترضین کو حکیم صاحب نے دیکر ساکت کردیا ہے۔ چنانچہ وہ البدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۳۰ پر درج ہے۔ اگر آپ کے پاس البدر کا یہ نمبر موجود نہ ہو تو کسی دوسرے خریدار البدر سے سیالکوٹ مین لیکر مطالعہ فرمالیوین۔ نیز اس جلد کے صفحہ ۲۰-۱ اور حضرت اقدس کی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۰ پر بھی اس کا ذکر ہے مطالعہ فرمالیوین +

خریدار ۲۷۹- از لنگسگور۔

ماہواری رسالہ کی تجویز نے رجسٹر بیعت کو البدر سے بالکل علیحدہ کردیا ہے اس لئے اب کسی دیگر انتظام... کی ضرورت نہین رہی آپ کوشش فرماوین کہ ماہواری رسالہ کے خریدار پیدا ہون۔

البدر کے اجرا سے اصل غرض یہ ہے کہ جو ہمارے بھائی یہ استطاعت نہین رکھتے تھے کہ زیادہ قیمت پر کوئی اخبار خرید سکین اور اس طرح سے وہ اُن تمام استفادوں سے محروم رہتے تھے جوکہ اپنے مرشد کے کلمات طیبات کے سننے سے یا پڑھنے سے ایک مخلص مرید کو حاصل ہوتے ہین۔ اور آیندہ کی ذریت کے لئے، ایک عجیب ہدایت نامہ کا حکم رکھتے ہین وہ اس کم قیمت اخبار کو خرید کر اس بیش بہا نعمت سے فایدہ اٹھاوین اور البدر کم قیمت پرچہ ہونے کیوجہ سے کثرت سے اشاعت پاکر احمدی جماعت کی خدمت کرسکے۔ اور اس کم قیمت پرچہ کو خرید کر احمدی مشن کی دیگر دینی ضروریات مین مالی امداد کا زیادہ حصہ ایسے اصحاب حاصل کرسکین اور اسی لئے حضرت اقدس کے ملفوظات کا زیادہ حصہ حتی الوسع البدر مین دیا جاتا ہے +

موضع مدہ کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیش گوئی کا پورا ہونا

۱۵- نومبر سنہ ۱۹۰۲ء کو کتاب اعجاز احمدی مین حضرت اقدس نے موضع مدہ کے متعلق اپنے عربی قصیدہ مین ایک پیشگوئی کی تھی- جس مین صراحتاً بتلایا گیا تھا کہ عنقریب مدہ کی زمین تباہ ہوگی- چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۵۳ پر اول شعر یہ ہے + ؎

اری ارض مُدّ قد اریۂ تبارہا

مین مد کی زمین کو دیکھتا ہون کہ اس کی تباہی نزدیک آگئی

وغادرہم ربی کغصن تجذرو

اور میرے رب نے ان کو کٹی اونٹنی کیطرح کردیا

سو الحمد للہ کہ وہ بات پوری ہوکر رہی- مدہ ایک ایسا مقام ہے کہ جس کی آبادی دو ڈھائی سو آدمی سے زیادہ نہین ہے- اور اب ان مین سے ۱۰۰ طاعون... سے ہلاک ہوچکے ہین اور ابھی طاعون نے اپنا خیمہ وہان سے اٹھایا نہین ہے- یہ ہلاکت وہان نہ آتی اگر حضرت مسیح موعودؑ کے اس بتلائے ہوئے علاج پر عمل درآمد کیا جاتا اور اپنی شرارتون سے توبہ کی جاتی جوکہ آپنے اُسی قصیدہ کے صفحہ ۶۳ پر لکھا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ؎

ولیس علاج الوقت الا اطاعتی

علاج وقت میری اطاعت ہے

اطیعونِ فالطاعون یُفنی وُیدحرُو

پس وہ یہی طاعون ہے کہ انکی ملک مین پہنچگئی ہے تا انکی آنکھین کھلین

اور اسی قصیدہ مین صفحہ ۵۶ پر مُدہ کی نسبت دعا کے رنگ مین ایک اور پیشگوئی ہے۔ ؎

لقوم ہذی لا بارک اللہ مُدّہم

اس شخص نے ایک قوم کیخاطر کیلئے بکواس کی خدا انکے مُدّ کو برکت نہ دے

جہول فادّی حق کذب فاَبشروا

یہ شخص جاہل ہے اس نے دروغگوئی کا حق ادا کردیا اسلئے وہ لوگ خوش ہوگئے

کاش کہ سوچنے والے سوچین اور دیکھنے والے دیکھین کہ کیا یہ ایک نشان صداقت کا نہین ہے- ابھی چند ماہ ہوئے کہ ہم نے اخبارون مین پڑھا تھا کہ ایک شخص نے بنگال مین دربار دہلی وغیرہ کی تقریب پر چند ایک پیشگوئیان کی تھین مگر ایک بھی پوری نہ ہوئی اور ادھر یہ پیشگوئی ہے کہ جس کا قائل اسے اپنی صداقت کا معیار ٹھہراتا ہے اور اپنی زندگی مین اپنے کلام کے پورے ہونے کا ثبوت دیتا ہے +

آریہ سماج لاہور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم الشان فتح

کبھی نصرت نہین ملتی درمولےسے گندونکو
کبھی ضائع نہین کرتا وہ اپنے پاک بندونکو

کچھ عرصہ سے لاہور کی آریہ سماج مین مسئلہ نیوگ اور طلاق پر بحث چل رہی تھی اور آخرکار ان کا مقابلہ احمدی جماعت لاہور سے ٹھن گیا تھا- چنانچہ ۳۰- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو جو مباحثہ اس برگزیدہ جماعت اور لاہور کی آریہ سماج کے مابین ہوا ہے اس مین خدا تعالے کے فضل وکرم سے احمدی جماعت کو بڑی بھاری کامیابی اور نصرت حاصل ہوئی ہے- اسلام کی طرف سے احمدی جماعت کے پرجوش مخلص نوجوان ہمارے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور تھے- آریہ سماج کو کامل یقین تھا کہ جیسے وہ ہمیشہ اصل بحث کو چھوڑ کر سفلہ نکتہ چینیون پر آجاتے ہین اور اس طرح سے خلاف واقعہ امور بیان کرکے عوام الناس کو دھوکا دے لیا کرتے ہین اب بھی وہ اس طرح کامیابی حاصل کرلینگے۔ مگر خالق کی نصرت جہان ہو وہان مخلوق کی کیا پیش چل سکتی ہے- ہمارے احمدی ہیرو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو فیکٹس بیان کئے اُن کا کوئی جواب آریہ سماج سے بن نہ آیا اور اس نصرت کی چمک اسقدر تھی کہ آخرکار فریق مخالف نے اس امر کا اعتراف کیا کہ ان کی کلام محض ربانی تائید سے تھی +

ڈاکٹر صاحب نے کلام سے پیشتر جو بات بطور اصول موضوعہ کے پیش کی وہ بہت ہی قابل نوٹ ہے- اور جب کبھی کسی کو بحث کا موقعہ پیش آوے تو ضرور اسے پیش نظر رکھا جاوے اور مناظرہ کی یہ ایک عجیب کلید ہے جسے ہمارے امام علیہ الصلوۃ والسلام نے اس زمانہ مین پیش کیا ہے وہ بات یہ ہے کہ ہر ایک اہل مذہب جو اعتراض دوسرے کے مذہب پر کرے اس کی بنا اسکے اپنے مذہب کی مسلمہ الہامی کتب اور نیز ان کتب پر ہونی چاہیئے جن کو وہ فریق اپنے لیئے پیش کرتا ہے- چنانچہ انہون نے بتلادیا کہ ہم قرآن مجید کو مانتے ہین اور پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو اس شرط پر کہ وہ قرآن مجید کے مخالف کوئی بات پیش نہ کرین اور آریون کی طرف سے ہم وید مانین گے اور ان کا وہ ترجمہ جو پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش یا بھومکا مین کیا ہے اس شرط کو فریق مخالف نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور اس کے بعد مسئلہ نیوگ کے بدنتایج اور بے غیرتی سے بھرے ہوئے مقاسد ستیارتھ پرکاش کے حوالہ سے پڑھکر سنائے گئے اور طلاق کی فلاسفی بیان کی گئی تو آریہ سماج والے دریائے ندامت مین غرق ہوگئے- آخر انکو اعتراف کرنا پڑا- کہ اب آیندہ ہم اہل اسلام سے مسئلہ طلاق ونیوگ مین گفتگو نہ کرینگے +

اس جلسہ سے پیشتر بذریعہ ایک مبشر رویا کے اللہ تعالے نے ڈاکٹر صاحب کو کامیابی کی خبر دیدی تھی جو انہون نے قبل از وقت احباب کو سنادی تھی +

یہ جلسہ جس مین ایک فریق احمدی جماعت تھی بڑے حسن انتظام سے ہوا - اور آخر جلسہ مین سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اعتراف کیا کہ یہ جلسہ بڑے امن وامان اور بلا کسی قسم کے شور وشر کے سرانجام ہوا ہے +

اس جلسہ کے مفصل حالات ہم انشاء اللہ اپنے رسالہ ماہوار مین دیوینگے - کیونکہ یہ ایک ایسا رسالہ ہوگا جس مین احمدی جماعت کی ہر ایک مقام کی کارروائی نئی اور پورانی درج ہوا کرے گی - اور آیندہ نسلون کیواسطے محفوظ رہے گی +

البدر

ماہواری رسالہ :- جس کا اشتہار ہم نے البدر کے گذشتہ نمبر کے ساتھ شایع کیا ہے اس کی نسبت تجویز ہوئی ہے کہ ایک صد درخواست کے آجانے پر اسے جاری کر دیا جائے گا - اور سب سے اول نمبر مین تبرکاً حضرت اقدس کے وہ تمام الہامات ایک رسالہ کی صورت مین یکجائی طور پر معہ ترجمہ کے درج ہونگے جو کہ آپ کی سب سے پہلی تصنیف کتاب براہین احمدیہ مین درج ہین - ہر الہام کے ساتھ اصل کتاب براہین کا صفحہ اور سطر کا حوالہ ہوگا تاکہ سند کامل ہو -

ان مبارک الہامون مین وہ تمام خبرین جو آج پوری ہو رہی ہین - آج سے ۲۲ سال پیشتر کی درج ہین اور جو حضرت مسیح موعود ؑ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر ایک قوی دلیل ہے - اس لئے ان کا یکجائی طور پر ایک الگ کتاب کی صورت مین جمع کر دینا خالی از منفعت نہ ہوگا - عربی عبارت پر اعراب بھی دئے جاوینگے تاکہ پڑھنے مین سہولت ہو - انگریزی الہامات کی عبارت انگریزی خط مین بھی لکھی جاوے گی - درخواست خریداری بہت جلد آنی چاہئین +

بقایاداران البدر :- مین نے کسی گذشتہ نمبر مین اپنے احباب کو بتلایا تھا کہ کس قدر روپیہ خریداران کے ذمہ بقایا ہے اور یہ بھی دکھلایا تھا کہ اس روپیہ کی وصولی پر آیندہ سال بھر اخبار کے چلنے کا مدار ہے - مین اپنے مہربان دوست سید مدثر شاہ صاحب اپیل نویس پشاور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ انہون نے البدر کی ضروریات کو واقعی طور پر محسوس کیا اور جسقدر خریدار انہون نے البدر کو اپنی سعی سے بہم پہونچائے تھے قریباً ان مین سے سب کا روپیہ وصول کرکے بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیا ہے مین امید کرتا ہون کہ دیگر برادران احمدی بھی سید صاحب کی طرح کمر عقد ہمت باندھکر اپنے ذمہ کی رقمون کو جلد تر ادا کر دینگے مجھے اپنے احباب پر یہ بدظنی تو ہرگز نہین ہے کہ وہ ادا نہ کرینگے - صرف یہ خیال ہے کہ اگر اب اس سخت ضرورت کے وقت روپیہ وصول ہو جاوے تو بہت وقت پر کام آسکتا ہے

؎ وقت پر قطرہ بہت ہے ابر خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا

اسلئے بقایاداران ضرور اس امر کی فکر کرین کہ بہت جلد اپنے ذمہ کی رقم ارسال کر دیوین +

طبی نوٹ

(۱) آنکھ کے چھپرونکے نیچے اگر سفیدی زیادہ ہو تو قلت دم یعنی کمی خون جسم مین ہوگی + (۲) زبان اگر میلی زردی مائل ہو تو جگر کی بیماری اگر سفید ہو تو معدہ کی بیماری ہوگی - زبان کا جلدی اور خوب سخت نکلنا یا سست اور ٹھہر کر نکلنا قوت یا ضعف کا پتہ دیتا ہے - (۳) لب کے تغیرات معدہ کے حالات سے خبر دیتے - مرجھائے ہوئے اور پپڑے والے لب بواسیر والے کے ہوتے ہین - مریض اگر لب پر زبان پھیرے تو سمجھو کہ کیڑون کی بیماری ہے - (۴) بدہضمی اور سر درد والے کے دانتون کو دیکھنا چاہیئے دانتوں اور مسوڑھوں کی خرابی سے اکثر سر درد ہوا کرتا ہے + (۵) جو مرگیان اور جنون سر کی بناوٹ سے تعلق رکھتے ہین وہ عموماً لاعلاج ہوتے ہین +

(۶) سینہ کی ساخت ایسی ہونی چاہیئے کہ پسلیاں اوپر کی جانب کھچی ہوئی ہون اور ان مین اور پستان مین فاصلہ ۳ یا ۴ - انگل کا ہو اگر اسکے برخلاف ہو تو سمجھو کہ ضعف قلب ہے +

سینہ مین (آلہ) کی مشق اول تندرستو پر کرنی پھر بیمارون پر خود ہی فرق معلوم ہو جاتا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

نظم

(از منشی گلاب الدین مدرس رہتاس)

چڑھا قادیان مین ہدایت کا سورج ۔ ولایت کا سورج نبوت کا سورج
گئی رات کالی ہوئی صبح صادق ۔ ہوا نقص اخبار کے سب مطابق
ہوا پیدا کیا میرزا قادیان مین ۔ چمک اوٹھا نور خدا قادیان مین
وہ احمد وہ عیسے ہے روحانیت مین ۔ مکمل کمالات انسانیت مین
پیام الٰہی سنایا ہے سب کو ۔ طرف مائدہ کے بلایا ہے سب کو
خنازیر مارے صلیبون کو توڑا ۔ دکھائی وہ جرات کہ منہ سب کا موڑا
فنا فی النبی ہو کے یہ نور پایا ۔ اسے سمجھو اصلی نبوت کا سایا
طفیل محمد ملی ہے یہ نعمت ۔ غلامیٔ احمد کی ہے ساری برکت
نبی سے ملی ہے یہ رشد وہدایت ۔ اسی گھر کی ہے یہ فصاحت بلاغت
جسے دیکھ حیران ہے ساری دنیا ۔ تحیر مین ڈوبے زمانہ کے فصحا دو
ہوا دین اسلام کا بول بالا ۔ ہوا پست جس نے ذرا سر نکالا ہے
نہ ایسا کوئی پادری ہو نپٹتا ۔ کہ ہو کر مقابل اٹھائے نہ خفت ہے
زمانہ کے شاہون کو بھی کی ہے دعوت ۔ سوا مسیح کے ہوسکتی ہے ایسی جرأت
ہے ایمان کا حامی مجدد ہے دین کا ۔ بہت ذکر کرتا ہے حق الیقین کا ہے
ہے کام اسکا صبح ومسا دین کی خدمت ۔ کراتی ہے سب کچھ خدا کی محبت
وہ گھبرانے والا نہین سختیونسے ۔ ترش کچھ بھی ہوتا نہین تلخیونسے
غم دین کا کھانا ہے خوراک اسکی ۔ اسی غم سے ہے زرد پوشاک اسکی
ہے اسلامی جوہر دکھانیکو آیا ۔ نصاریٰ کا فتنہ مٹانے کو آیا
اسی واسطے نام ہے ابن مریم ۔ کمالات روحی مین ان سے نہین کم
تم اسلام سے کیا عداوت ہو کرتے ۔ کہ خاصان حق سے شرارت ہو کرتے
مگر ابتدا سے یہی ہے رسم جاری ۔ رہی اہل حق سے عداوت تمہاری
کسی اہل باطن کو چھوڑا تو کہدو ۔ کسی سے بھی گر منہ نہ موڑا تو کہدو
اگر مانہ پہونچا اسے مار ڈالا ۔ وگرنہ پکڑ کر وطن سے نکالا ہے
نہ اس مین بھی حاصل ہوئی کامیابی ۔ معاً فتوے کفر لکھا شتابی
ہوا اختلاف مسائل تو فتوے ۔ اگر پوچھو کچھ دین کے مسائل تو فتوے
یہ فتوے بھی کافر بنانیکی کل ہے ۔ طلسمات ہے یہ کوئی یا عمل ہے
اگر فتوے والونکے قابو مین ہوتا ۔ مسلمان زمانہ مین کوئی نہ رہتا
نہ تھی پہلے لوگون مین یہ جلد بازی ۔ طبیعت تھی تکفیر سے ان کی ڈرتی
اسی دھن مین رہتے تھے وہ جو کہ تھے + ۔ کہ اسلام سارے زمانہ مین پھیلے
کسی کو جو تھوڑا بھی گرویدہ پایا ۔ تو اس سے محبت کا رشتہ بڑھایا
محبت سے الفت سے رغبت دلا کر ۔ بڑھاتے تھے دین غیر ملکون مین جاکر
اخوت کو سمجھتے تھے وہ شرط ایمان ۔ وظیفہ تھا ان کا سدا عدل و احسان
سمجھتے تھے اورونکو اپنے سے بہتر ۔ نہین بدگمان ہوتے تھے وہ کسی پر
نمونہ تھے خلق محمد کا گویا ۔ محبت سے اپنی طرف سبکو کھینچا
ترقیٔ اسلام مد نظر تھی ۔ نہ ہوتی تھی آپس مین بے اتفاقی
نہ وہ اختلاف مسائل سے لڑتے ۔ نہ عیب اس طرح دوسرونکے پکڑتے
مشقت سے جو کچھ بنایا اسلاف نے ۔ بگاڑا اسے حال کے ناخلف نے

اشتہارات

احمدی تاجرون کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ ان کے اشتہارات البدر مین درج ہون - اور اس طرح سے چار صفحہ رنگدار کاغذ کے ٹائٹل پیج کے طور پر ایزاد ہو کر البدر کے اصل مضامین کی حفاظت کا مزید باعث ہون +

خدا کے آپ ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۱۱	مولوی رحمت اللہ صاحب ولد [illegible]	سہارنپور	سہارنپور
۱۱۲	محمد صادق صاحب ولد امیر الدین	گجرات	گجرات
۱۱۳	عبداللہ صاحب ولد امیر الدین	"	"
۱۱۴	مولوی حیات محمد صاحب	میانہ گوندل	شاہپور
۱۱۵	چوہدری اللہ دوہایا صاحب	سلار	گوجرانوالہ
۱۱۶	دائم الدین	"	"
۱۱۷	چہاور	"	"
۱۱۸	سیادہ	"	"
۱۱۹	کوڑا ولد مالوت	نمبر ۸ چک برنجہ	جھنگ
۱۲۰	میران بخش ولد کرم بخش	"	"
۱۲۱	محمد حنیف صاحب	چک بانیہ	گورداسپور
۱۲۲	غلام محمد صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۲۳	اہلیہ غلام محمد صاحب	"	"
۱۲۴	شاہ الدین صاحب	ماہل پور	ہوشیارپور
۱۲۵	خداداد خان صاحب ولد دائم خان	اٹاوہ	اٹاوہ
۱۲۶	ابراہیم صاحب ولد کرم بخش صاحب	مکووال	انبالہ
۱۲۷	فتح شاہ صاحب ولد نتھو شاہ صاحب	"	"
۱۲۸	خدا بخش ولد حافظ فتح محمد صاحب	کوٹ مومن	شاہ پور
۱۲۹	علی بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب	ماہل پور	ہوشیارپور
۱۳۰	نبی بخش صاحب ولد "	"	"
۱۳۱	اکبر علی صاحب ولد نبی بخش صاحب	"	"
۱۳۲	مستری حسن محمد صاحب ولد غلام علی	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۳۳	اسد اللہ خان صاحب ولد نواب خان	کریام	جالندھر
۱۳۴	شیخ منور علی صاحب ولد شیخ نور محمد صاحب	رجوپور	مراد آباد
۱۳۵	محمد شہاب الدین صاحب ولد غلام محی الدین	میرٹھ	میرٹھ
۱۳۶	اسمٰعیل معمار نواب صاحب ولد سوداگر	مالیرکوٹلہ	مالیرکوٹلہ
۱۳۷	حافظ اللہ دتا صاحب ولد یعقوب علی	"	"
۱۳۸	جان محمد صاحب ولد گلاب	پدہاری	امرتسر
۱۳۹	اسمٰعیل صاحب ولد رحیم بخش	"	"
۱۴۰	عائشہ بنت کمال	بھاگوراین	جالندھر
۱۴۱	اہلیہ حاکم	"	"
۱۴۲	ساریان ولد حاکم	"	"
۱۴۳	احمد الدین ولد گل احمد	تلونڈی رائے	گوجرانوالہ
۱۴۴	مسماۃ عائشہ بنت کالو	نوان پنڈ	گورداسپور
۱۴۵	مسماۃ سلطان بی بی بنت کمان	"	"
۱۴۶	مسماۃ مہتاب بی بی بنت رمضان	"	"

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۴۷	صاحب دیتہ	جھنگ	جھنگ
۱۴۸	عبداللہ ولد محمد اسمٰعیل	مالیرکوٹلہ	مالیرکوٹلہ
۱۴۹	آمہ ولد شرق	بھاگوراین	جالندھر
۱۵۰	کالو ولد جہان	"	"
۱۵۱	موسے ولد موڑا	"	"
۱۵۲	آمہ ولد تاڑر	"	"
۱۵۳	اسمٰعیل ولد محمدی	"	"
۱۵۴	گامو ولد بہیر	"	"
۱۵۵	والدہ موسئے	"	"
۱۵۶	احمد ولد موڑا	"	"
۱۵۷	برکت اللہ ولد ابراہیم	"	"
۱۵۸	ابراہیم ولد کالو	"	"
۱۵۹	عنایت اللہ ولد ابراہیم	"	"
۱۶۰	مسماۃ فاطمہ بنت کالو	"	"
۱۶۱	عبداللہ ولد محمدی	"	"
۱۶۲	رحمت اللہ ولد "	"	"
۱۶۳	محمدی ولد آمہ	"	"
۱۶۴	خیرا "	"	"
۱۶۵	عمر الدین "	"	"
۱۶۶	عبداللہ "	"	"
۱۶۷	اہلیہ آمہ	"	"
۱۶۸	مسماۃ عمری بنت آمہ	"	"
۱۶۹	مسماۃ داتی بنت آمہ	"	"
۱۷۰	فقیریا ولد جان	"	"
۱۷۱	حاکم ولد جہان	"	"
۱۷۲	دُلا ولد شرقو	"	"
۱۷۳	اہلیہ کالو	"	"
۱۷۴	فقیریا ولد عمرا	"	"
۱۷۵	سولا بخش ولد کریم بخش	بھینی	گورداسپور
۱۷۶	وریام ولد علی گوہر	"	"
۱۷۷	اللہ دین ولد کریم	"	"
۱۷۸	غلام ولد گوہر	"	"
۱۷۹	نور الٰہی ولد حکم دین	"	"
۱۸۰	امیر بخش ولد دولو	"	"
۱۸۱	جھنڈا ولد لیکھڑ	"	"
۱۸۲	علی احمد ولد وزیر	"	"
۱۸۳	پیراندتا ولد فتح دین	"	"
۱۸۴	فتح الدین ولد اللہ دتا	قادیان	گورداسپور

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۸۵	مہر الدین	ننگل باغبان	گورداسپور
۱۸۶	اسمٰعیل ولد حاکو	"	"
۱۸۷	نواب ولد خیر الدین	تلونڈی	"
۱۸۸	گلاب "	"	"
۱۸۹	غلام محمد ولد فضل الدین	"	"
۱۹۰	نور احمد ولد محمد علی	رجوعہ	گجرات
۱۹۱	سلطان احمد "	"	"
۱۹۲	غلام محمد ولد خنجر	"	"
۱۹۳	امام الدین ولد محمد	"	"
۱۹۴	پیر محمد ولد نورا	بھینی	گورداسپور
۱۹۵	قاسم علی صاحب ولد اسمٰعیل	عثمان پور	سنگرور
۱۹۶	کرم بخش ولد منگتا	ننگل	گورداسپور
۱۹۷	محمد بخش ولد تابا	گہمن	"
۱۹۸	شہاب الدین ولد نظام الدین	ننگل باغبانان	"
۱۹۹	جیون ولد محمدی	"	"
۲۰۰	شیر محمد ولد فتح	تلونڈی	"
۲۰۱	ابراہیم ولد گنی	[illegible]	"
۲۰۲	گہیڑا ولد سلطانہ	"	"
۲۰۳	پہینتا ولد دینا	ہرسیان	"
۲۰۴	صدیق محمد ولد علی محمد	رام بن	کشتواڑ
۲۰۵	عبداللہ ولد جان	ولور	"
۲۰۶	عبداللہ ولد سلطان احمد	شیر علیوال	راولپنڈی
۲۰۷	نظام الدین ولد دتا	ناگ	امرتسر
۲۰۸	کہتو ولد سلطان بخش چک نمبر ۱۴۳	جسڑ ہٹی	لائل پور
۲۰۹	شاہ الدین ولد امی	تلونڈی	گورداسپور
۲۱۰	مرزا محمد علی بیگ صاحب ولد مرزا قادر بیگ	قادیان	"
۲۱۱	نور محمد ولد ابراہیم	تلونڈی	"
۲۱۲	عمر الدین ولد بھاگو	نوان پنڈ	"
۲۱۳	گلاب ولد دینا	"	"
۲۱۴	علی بخش ولد بھاگو	"	"
۲۱۵	مہر الدین ولد گوہر	"	"
۲۱۶	عبد الحق صاحب ولد فتح	قادیان	"
۲۱۷	کرم الدین ولد کریم	بیٹھریں	"
۲۱۸	دلدار ولد فتح دین	"	"
۲۱۹	حسن محمد ولد الٰہی بخش	تلونڈی	"
۲۲۰	امیرا	"	"
۲۲۱	دیوان احمد	"	"
۲۲۲	محمد سردار ولد مولوی محمد علی صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ

انوار الاسلام پریس قادیان میں بابو محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا ۞

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✝ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع ✝ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

اے جہان منتظر خوش باش کامد لستان
آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

البدر

نمبر ۱۹ | قادیان دارالامان ۲۹ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

۱۰ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

نجات معرفت مین ہی ہے اور کوئی طریق نہین معرفت ہی سے نجات ملتی ہے اور معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے - غرضیکہ سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے - محبت کو بڑھانے والی دو چیزین حسن اور احسان ہین جس کو خدا کا حسن اور احسان معلوم نہین وہ کیا محبت کرے گا اسی لئے فرمایا ہے ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط پ ۱۲ کہ جنت مین داخل نہ ہونگے - جب تک کہ اونٹ ...... سوئی کے ناکہ مین سے گذرے اس کا مطلب مفسرین نے ظاہری طور پر لیا ہے - مگر مین کہتا ہون کہ نجات چاہنے والے کو خدا کی راہ مین نفس کے شتر بے مہار کو ایسا دبلا کرنا چاہیئے کہ وہ سوئی کے ناکہ مین سے گذر جاوے - بات یہ ہے کہ جب تک جسم موٹا ہے تب تک دروازہ سے گذر نہ سکیگا - اور بہشت مین بھی اسی لئے داخل ہونا محال ہے دنیاوی لذات پر موت وارد ... کرو - اور دبلے ہو جاؤ - تب گذر سکو گے ✝

قبل از عشاء

پابندی رسوم کا اثر ایمان پر | فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - اللہ تعالےٰ کے خوش کرنیکا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کیجاوے - دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات مین گرفتار ہین - کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کیجاتی ہین حالانکہ چاہیئے کہ مردہ کے حق مین دعا کرین - رسومات کی بجا آوری مین آنحضرت صلعم کی صرف مخالفت ہی نہین ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کیجاتی ہے - اور وہ اس طرح کہ گویا آنحضرت صلعم کے کلام کو کافی نہین سمجھا جاتا اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیون ضرورت پڑتی ✝

[افسوس ان لوگون پر جوکہ حضرت اقدس کے دعوٰی نبوت پر تو ایسی بے جا طراریان دکھاتے ہین کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلعم کا بڑا عاشق اور جان نثار ثابت کردیوین حالانکہ خود اپنی طرف سے بدعات گھڑ گھڑ کر نبوت کے دعوے کررہی ہین اور اپنے افعال اور کردار سے آنحضرت صلعم کو کامل نبی تسلیم نہین کرتے]

فرمایا کہ انسان کی وہ غلطی تو معاف ہو سکتی ہے جوکہ یہ نادانی سے کرتا ہے - مثلاً آنحضرت کے زمانہ کے بعد فیج اعوج کے زمانہ مین طرح طرح کی غلطیان پھیل گیئن ان مین سے ایک یہ بھی تھی کہ مسیح ع فوت نہین ہوئے اور اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر موجود ہین (اس مقام پر حضرت اقدس نے مسیح کی وفات کے دلائل مختصراً جامع طور پر بیان فرمائے) اور پھر ان کے بعد ایک تقریر اس مضمون پر فرمائی کہ ہماری جماعت سے کیون بعض لوگ طاعون ... جاتے ہین یا اس تقریر کا اعادہ تھا جو کہ گذشتہ نمبر البدر ... ہو چکی ہے ✝

اور فرمایا ... بالآخر مومن ہی کامیاب ہوتا ہے اور پھر ایک التباس بھی ہوتا ہے کہ جسپر ہر ایک کو ایمان لانا چاہیئے - اگر التباس نہ ہو تو ایمان ایمان نہین ہو سکتا - بعض کام تو اس لئے کئے جاتے ہین کہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے حجت پوری ہو جاوے اور بعض اس لئے ظہور مین آتے ہین کہ انسان تدبر کرین - اگر التباس نہ ہوتا تو تدبر کرنے والون کو ثواب کیسے حاصل ہوتا اور ایمان کے کیا معنے ہوتے - اگر موت صرف ہمارے دشمنون کے واسطے ہی ہو تو پھر کون بیوقوف ہے جو کہ ظاہری موت کو دیکھ کر مسلمان نہ ہوجاوے یون تو لوگ بے شک خدا کے سوا اورون کی عبادت کرتے ہین - مثلاً بعض ہندو قبرون کی بھی پوجا کرتے ہین تو جب ایسے لوگ دیکھ لیوین کہ عافیت تو صرف خدا کے ایک ماننے والونکے پاس ہے تو ان کو ایمان سے کون سی شے روک سکتی ہے ✝

۱۱ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس کی طبیعت بہت ناساز تھی چنانچہ آپ صرف نماز ظہر مین شامل جماعت ہوسکے اور اسی وجہ سے کوئی اور ذکر قابل نوٹ اس تاریخ مین نہین ہے ✝

www.aaiil.org

۱۲ مئی ۱۹۰۳ء

آج آپ کا خادم محمد افضل ایڈیٹر حاضر نہ تھا اس لئے کچھ حالات پیش نہیں ہوئے ہیں +

۱۳ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی سیر ملتوی رہی۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں بوجہ علالت طبع جمع کرکے ادا کی گئیں۔ باقی نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کیں +

۱۴ مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں۔ سیر ملتوی رہی +

ظہر

ایک ذکر پر فرمایا کہ صدق اور عاجزی کام آتی ہے مگر یہ کسی کا اختیار نہیں ہے کہ کسی کو ہاتھ ڈالکر بہشت عطا کر دیوے۔ ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا ضروری ہے۔ بوستان مین ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو کہ مین اچھا ہو جاؤن اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی جب کہ ہزاروں بے گناہ قیدی تیرے لئے بددعا کرتے ہین۔ اس نے یہ سن کر تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا +

قبل از عشاء

فرمایا کہ اس وقت صدہا فرقے ہین اگر ایک الہی فرقہ بھی ہو گیا تو کیا ہرج ہے خدا معلوم کیون ان لوگون نے شور مچا رکھا ہے .... ہمارا خدا بائیس برس سے زیادہ سے ہماری امداد کر رہا ہے اور ان لوگون کی کچھ پیش نہ گئی۔ بد دعا کرتے کرتے ان کے ناک بھی گھس گئے۔ اور ہمین تجربہ ہے کہ ہمارا وہی خدا ہے جس کی کلام ہم پر نازل ہوتی ہے اب اس کے مقابل پر ان کے ظنیات کس کام کے ہین جس حکم کے وہ منتظر ہین آخر اس نے بھی آکر ایک ہی فرقہ بنانا ہے ان کی باتون کا اکثر حصہ اگر وہ رد ہی کرے گا تو ہی ایک فرقہ بنا سکیگا پھر کیوں تقوےٰ اجازت نہین دیتا کہ ان کی باتین رد کیجاوین کتاب اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ حدیث بھی پکی سے پکی ہمارے ساتھ ہے کہ آنحضرت صلعم حضرت مسیح کو مردون مین معراج کی رات مین دیکھ کر آئے۔ اُدھر خدا کی قولی شہادت اِدھر آنحضرت کی عملی شہادت کہ مسیح ع فوت ہو گئے +

...... قاعدہ کی بات ہے کہ محبت اور ایمان کے لئے اسباب ہوتے ہین مسیح ع کی زندگی پر نظر کرو تو معلوم ہوگا کہ ساری عمر دھکے کھاتے رہے۔ صلیب پر چڑھنا بھی مشتبہ رہا۔ اُدھر ایک لمبا سلسلہ عمر اور سوانح کا آنحضرت صلعم کا دیکھو کہ کیسے نصرت الہی شامل رہی ہر ایک میدان مین آپ کو فتح ہوئی۔ کوئی گھڑی یاس کی آپ پر گذری ہی نہین یہان تک کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کا وقت آگیا ان تمام نصرتون مین کوئی حصہ بھی حضرت مسیح کا نظر نہین آتا اس سے صاف ثابت ہے کہ محبت آنحضرت کی خدا سے زیادہ ہو نہ کہ مسیح کی کیونکہ آنحضرت پر اللہ تعالےٰ کے انعامات باکثرت ہین اور اس لئے صرف آنحضرت کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ وہ آسمان پر زندہ ہون جو شخص نظارہ قدرت زیادہ دیکھتا ہے وہی زیادہ فریفتہ ہوا کرتا ہے +

اور اب اگر مسیح ع آ دین بھی تو اس مین اسلام کی اور خود مسیح کی بے عزتی ہے۔ اسلام کی بے عزتی اس طرح کہ کہنا پڑے گا کہ خاتم النبیین کے بعد ایک اور پیغمبر اسرائیلی آیا۔ اور مسیح کی بے عزتی اس طرح کہ ان کو آکر انجیل چھوڑنی پڑیگی

۱۵ مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج ناساز رہی چنانچہ آپنے جمعہ بھی مسجد خورد مین ادا کیا اور مغرب اور عشاء کی نمازون مین بھی آپ شامل نہ ہو سکے +

۱۶ مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس کی طبیعت ناساز رہی فجر۔ مغرب اور عشاء کی جماعت مین آپ شامل نہ ہو سکے باقی نمازین ظہر و عصر باجماعت ادا کین +

۱۷ مئی ۱۹۰۳ء

مغرب اور عشاء کی نمازین بوجہ علالت و یوم المطر جمع کرکے ادا ہوئین۔ باقی نمازون مین حضرت اقدس شامل ہوئے سیر ملتوی رہی +

۱۸ مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز مین حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے باقی نمازین اپنے احباب کے ساتھ ادا کین بوجہ ناسازی طبیعت سیر ملتوی رہی +

قبل از عشاء

.... قرآن کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

ان من قریۃ الا نحن مہلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذاباً شدیداً +
کوئی ایسا گاؤن نہین مگر روز قیامت سے پہلے پہلے ہم اسکو ہلاک کرکے رہین گے یا اسکو سخت عذاب دیوینگے۔ قرآن مین یہ ایک پیشگوئی ہے۔ فرمایا کہ یہ اب پنجاب پر بالکل صادق آرہی ہے بعض گاؤن تو اس سے بالکل تباہ ہوگئے ہین اور بعض جگہ بطور عذاب کے طاعون جاکر پھر ان کو چھوڑ دیتی ہے +

امریکا اور یورپ کے بلاد مین حضرت مسیح کی نسبت جو ایک انقلاب عظیم خیالات مین ہو رہا ہے اور جسکا ذکر ہم البدر کے ایک آرٹیکل بعنوان "کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے" کر چکے ہین اس پر ذکر ہوتے ہوئے فرمایا کہ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر سے معلوم ہوتا ہے کہ سماع اور عقل انسان کو ایمان کیواسطے جلد تیار کر دیتی ہے۔ ہماری قوم مین نہ سماع ہے نہ عقل ہے۔ دل مین یہی ٹھانی ہوئی ہے کہ تردید کرین۔ پیشگوئیون کو جھوٹا ثابت کرین۔ نص اور اخبار کی تکذیب کرین۔ کشوف وغیرہ جو اولیائے کرام کے ہماری تائید مین ہین ان سب کو جھوٹا کہدین۔ غرضیکہ یہ سماع کا حال ہے۔ اب عقل کا سن لو کہ نظائر پیش نہین کر سکتے کہ کوئی اس امر کا ثبوت دین کہ سوائے مسیح کے اور بھی کچھ آدمی زندہ آسمان پر گئے۔ ایک بات کو دیکھکر دوسری کو پیدا کرنا اس کا نام عقل ہے سو اسکو انہون نے ہاتھ سے دیدیا ہے دونون طریق (سماع اور عقل) قبول حق کے تھے۔ سو وہ دونون کھو بیٹھے۔ مگر یہ لوگ (اہل امریکہ و یورپ) غور کرتے ہین اگرچہ سب نہین کرتے مگر ایسے پائے تو جاتے ہین جو کرتے ہین۔ جس حال مین کہ وہ مانتے ہین کہ مسیح کے دوبارہ آنے کا زمانہ یہی ہے اور اس کی موت کے بھی قائل ہین تو دیکھ لو کہ وہ لوگ کسقدر قریب ہین +

اس قوم کا اقبال اب بڑھ رہا ہے اور مسلمانون کو ہم دیکھتے ہین کہ وہ دن بدن گرتے جاتے ہین اور وہ منتظر ہین کہ مسیح اور مہدی آتے ہی تلوار اٹھالیوے گا اور خون کی ندیان بہادیگا۔ کمبخت دیکھتے نہین کہ مسلمانون کے پاس نہ تو فنون حرب ہین نہ ان کے پاس ایجاد کی طاقت ہے نہ استعمال کی استعداد ہے۔ جنگی طاقت نہ بحری ہے نہ بری تو یہ زمانہ ان کے منشاء کے موافق کیسے ہو سکتا ہے اور نہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ جنگ ہو کیا تعجب ہو کہ خدا تعالےٰ انہی کو یہ سمجھ دیدیوے کیونکہ فہم۔ دماغ اور اقبال کے ایام انہی کے اچھے ہین اصل علم وہی ہے جو خدا کے پاس سے ہے زمانہ وہی ہے جسکا وعدہ تھا۔ مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ کیسے فاسق۔ فاجر۔ اور کاہل بھی ہین تو پھر بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہین کہ خدا اسی گروہ مین سے ایسے پیدا کر دے کہ وہ خود ہی سمجھ جاوین۔ خدا تعالےٰ کو توپ اور بندوق کی

کیا حاجت ہے اس نے بندون مین ہدایت پھیلانی ہے یا ان کو قتل کرنا ہے زمانہ کی موجودہ حالت خود دلالت کرتی ہے کہ یہ زمانہ علمی رنگ کا ہے اگر کسی کو مار مار کر سمجھاؤ بھی تو وہ بات دل مین نہین بیٹھتی لیکن اگر دلائل سے سمجھایا جاوے تو وہ دلپر تصرف کرکے اس مین دھس جاتی ہے اور انسان کو سمجھ آجاتی ہے۔ آنحضرت کے زمانہ کی حالت اور تھی اس وقت لوہے سے اور طرح کام لیا گیا تھا اب ہم بھی لوہے سے ہی کام لے رہے ہین مگر اور طرح سے۔ کہ لوہے کے قلمون سے رات دن لکھ رہے ہین میری رائے یہی ہے کہ تلوار کی اب کوئی ضرورت نہین۔ عیسائی بھی جہالت مین ڈوبے ہین اور مسلمان بھی حکمت الٰہی چاہتی ہے کہ رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے مثلاً ایک ہندو ہو اگر دس بیس مسلمان ڈنڈے لیکر اس کے پیچھے پڑ جاوین تو وہ ڈنڈے کے مارے لا الٰہ الا اللہ تو کہدیگا لیکن اس کا کہنا ایسا بودا ہوگا کہ بالکل مفید نہین ہو سکتا اور رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے تو وہ دل مین جم جاویگا حتے کہ اگر اس کو زندہ آگ مین بھی پھونک دو تو بھی وہ اس کے کہنے سے باز نہ آوے گا **اسلمنا** ہمیشہ لاٹھی سے ہوتا ہے اور آمنا اس وقت ہوتا ہے جب خدا دل مین ڈالدے ایمان کے لوازم اور ہوتے ہین اور اسلام کے اور۔ اسی لئے خدا نے اس وقت ایسے لوازم پیدا کئے کہ جن سے ایمان حاصل ہو۔ مسلمان تو اپنی موجودہ حالت کے لحاظ سے خود اس قابل ہین کہ انہی سے جہاد کیا جاوے۔ اب تو وہ زمانہ ہے کہ بچون کی طرح دین کی باتین لوگون کو سمجھائی جاوین +

---

۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس ع کی طبیعت ناساز رہی صرف فجر۔ مغرب اور عشاء کی نمازین باجماعت آپ نے ادا کین +

فجر

بعد نماز حضرت اقدس نے فرمایا کہ ۱۲-۱ بجے کے قریب مین نے ایک رویا مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح ہوگئی بار بار اسے تکرار کرتا ہے گویا کہ بہت سی فتوحات کیطرف اشارہ ہے اس کے بعد طبیعت وحی کیطرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا + **مجموعہ فتوحات**

قبل از عشاء

اپنی صداقت پر گفتگو فرماتے رہے اور اس امر پر ذکر فرمایا کہ خدا جھوٹے سے اتنا عرصہ دراز یارانہ نہین لگایا کرتا اگر ہم مفتری ہوتے تو آج تک تباہ اور ہلاک ہو جاتے +

پیشگوئیون کے ہمیشہ دو حصہ ہوا کرتے ہین اور آدم سے اس وقت تک یہی تقسیم چلی آرہی ہے کہ ایک حصہ متشابہات کا ہوا کرتا ہے اور ایک حصہ بینات کا اب حدیبیہ کے واقعات کو دیکھا جاوے۔ آنحضرت صلعم کی شان تو سب سے بڑھکر ہے مگر علم کے لحاظ سے مین کہتا ہون کہ آپکا سفر کرنا دلالت کرتا تھا کہ آپ کی رائے اسی طرف تھی کہ فتح ہوگی۔ نبی کی اجتہادی غلطی جائے عار نہین ہوا کرتی اصل صورت جو معاملہ کی ہوتی ہے وہ پوری ہوکر رہتی ہے انسان اور خدا مین یہی تو فرق ہے +

---

۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت کی طبیعت ناساز رہی صرف ظہر کی نماز کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازین بوجہ علالت طبع اور سخت ضعف کے جمع کرکے ادا کی گئین +

---

۲۱ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج بھی علیل تھی چنانچہ فجر اور ظہر کے وقت آپ تشریف نہ لا سکے باقی نمازون مین شریک ہوئے اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہوا +

مسئلہ طلاق اور نیوگ پر آخری فیصلہ کن امر +

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے معاملہ دل کا
ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا

گذشتہ کسی نمبر البدر مین ہم اس نمایان فتح کا ذکر کرچکے ہین جو کہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ کے بارے مین آریہ سماج پر احمدی جماعت لاہور کو حاصل ہو چکی ہے۔ چنانچہ آریہ سماج کے پریزیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹرایٹ لا نے ۳۰ اپریل کے جلسہ مین اعلان کردیا کہ آئندہ نیوگ کے متعلق بحث سناتن دھرم والون سے ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ کسی دوسرے نمبر مین ہم اس بحث کا خلاصہ درج کرینگے جسکو خود لاہور کی احمدی جماعت نے ایک لمبے چوڑے اشتہار مین شایع کیا ہے سردست ہم یہ دکھلانا چاہتے ہین کہ جیسے ایک شکست خوردہ آدمی داغ ندامت کو اپنے چہرہ سے دور کرنے کے واسطے ہاتھ پاؤن مارتا ہے اور جھوٹے عذر بنا بنا کر سرخروئی حاصل کرنا چاہتا ہے اسی طرح کی کوشش پھر ایک دفعہ اور آریہ سماج نے کی ہے اور ایک لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے جو ان غلط بیانیون اور خلاف واقعہ امور سے بھرا ہوا ہے جن کو کوئی فرقہ اہل اسلام کا قبول ہی نہین کرتا اور پھر روئے سخن کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر گیا ہے جسکا ذکر لاہور کی احمدی جماعت کے جائنٹ سکرٹری میان معراج الدین عمر صاحب رئیس لاہور نے اس ہفتہ قادیان مین کرکے وہ اشتہار بھی پیش کیا۔ اس پر حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آخری فیصلہ کن معیار تجویز کیا ہے جس سے بڑھکر آئندہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ پر روشنی پڑ ہی نہین سکتی +

ہمین آریہ سماج پر کمال افسوس ہے کہ جس حالت مین لیکھرام کی موت نے قطعی اور اصولی طور پر مذہب اسلام اور آریہ مین ایک فیصلہ کردیا ہوا ہے تو اب وہ کس منہ سے پھر سامنے آتے ہین اور فروعات پر بحث کرتے ہین لیکھرام کی موت نے اسلام کی صداقت پر مہر لگادی ہے اسلام کے خدا کو ایک سچا زندہ۔ مقتدر۔ متصرف اور دعاؤن کو قبول کرنے والی اور اپنے بندون کی تائید اور نصرت کرنے والی ہستی ثابت کردیا ہے۔ تو اب اس کے بعد مسئلہ طلاق اور نیوگ پر بحث شناختہ چہ معنے دارد۔ ہماری سمجھ مین ہی نہین آتا کہ آریہ سماج کیطرف سے جو ایک کامل مختار نامہ لیکھرام کو دیکر اس کی عزت افزائی کی گئی تھی اور بحیثیت ایک وکیل آریہ سماج کے حضرت امام الزمان علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کیا تھا۔ ایک طرف لیکھرام نے حضرت مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور ایک طرف حضرت مرزا صاحب نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور دو فریقین نے ایک دوسرے کی موت کو اپنے اپنے مذہب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا معیار قرار دیا تھا۔ مرزا صاحب بفضل خدا ابتک زندہ موجود ہین اور دن دونی رات چوگنی ترقی فرما رہے ہین۔ مگر ناکام لیکھرام مرکر خدا کے غضب کی آگ کا لقمہ بن چکا ہے اور اس طریق سے ایک ایسی نمایان فتح آریہ سماج پر مذہب اسلام کو حاصل ہو چکی ہے کہ اب اس کے بعد کسی اور مقابلہ کی ضرورت نہین۔ لیکھرام نے مرکر آریہ سماج کے پرمیشر اور اس کی قدرت وغیرہ کی حقیقت کھولدی۔ آریہ سماج کو لازم تھا کہ اب اس کے بعد حضرت مرزا صاحب کی طرف روئے سخن نہ کرتے مگر مصداق اس مثل کہ گو تمام جل گئی پر بل نہین جلا۔ آریہ سماج چاہتی ہے کہ ان کی ویاندی تعلیم کی اور حقیقت کھلے۔ سچ ہے

گرد کے پروانہ را چون موت آید فراز
سوئے فتنہ شمع سوزان از شوخی دواز

+ [illegible] +

وہ بہت ہی آسان فیصلہ کی راہ جس سے نیوگ اور طلاق کا فرق معلوم ہو سکتا ہے یہ راہ ہے کہ ہمارا ابتک یہ خیال ہے کہ جیسے ہر ایک فرد بشر میں مادہ حیا اور غیرت کا فطرتی طور پر موجود ہوتا ہے اور جس کی نظیر ہمیں فاسق سے فاسق قوم کنجرون میں بھی اسی طرح سے ملتی ہے کہ وہ اپنی بیویون کی نسبت جنکو وہ بہو کہتے ہیں ہرگز روا نہیں رکھتے کہ کسی غیر سے بجز حصول زر یا اولاد ہم بستر کرا دیں اسی طرح سے یہ مادہ حیا اور غیرت کا آریہ سماج کے ممبرون میں موجود ہے اور اس خداداد نعمت کو ان کی پبلک نے عموماً اور ان کے شرفاء نے خصوصاً ہاتھ سے نہیں دیا ہے اور نیوگ کے مسئلہ پر (جسکے معنے یہ ہیں کہ ایک زندہ خاوند والی عورت باوجود موجودگی اپنے خاوند اور اس کے شہواتی قوے کے حصول اولاد کے واسطے دوسرے غیر مرد کے پاس ہم بستر کرانے کے واسطے بھیجی جاوے اور وہ خاوند اس غیر مرد کے واسطے اپنے ہاتھ سے چارپائی اور بستر وغیرہ تیار کرے بلکہ دودھ اور جلیبی وغیرہ اشیاء مقویات بھی سرہانے رکھدے کہ اپنی طاقت کو تازہ کرنے کے واسطے وہ ان کو کھاتا رہے اور جب تک الیچھے نہ ہولین وہ برابر غیر مرد یا مردون سے ہم بستر ہوتی رہے) جسقدر زور یہ لوگ دے رہے ہیں اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسے بت پرست ہندوؤن میں یہ عادت چلی آتی ہے کہ وہ اپنے رشیون اور مہاتماؤن کی پرستش کرتے رہے ہیں انہی کے قدم بقدم چل کر یہ لوگ پنڈت دیانند کی کورانہ تقلید کرتے ہیں اور قطع نظر اسکے کہ وہ اس بات کو پرکھین کہ اس کی تعلیم فطرتی اور طبعی تقاضون کے موافق ہے انہیں محض قومیت کی غرض سے اس کی ہر ایک ناپسندیدہ بات پر بھی آمنا وصدقنا کہدیتے ہیں ورنہ یہ بات بالکل قرین قیاس نہیں ہے کہ اس دیوثی اور بے غیرتی کے اصول پر کوئی قوم بھی کاربند ہو سکے اور آج اگر آریہ قوم کے شرفاء اپنے دماغون سے اس خیال کو کہ یہ پنڈت دیانند کا فرمودہ اور اقتباس ہے ذرا دور کر کے پھر سوچیں کہ اگر یہی مسئلہ کوئی اور مذہب انکے سامنے قبولیت کے واسطے پیش کرتا تو کیا وہ قبول کرتے اور اس تعلیم پر اعتراض نہ کرتے تو ان پر نیوگ کی لفظی تائید کی حقیقت کھلجاتی +

پنڈت دیانند نے اس مسئلہ کو کیون لکھا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ پنڈت دیانند تمام عمر مجرد رہا - اور اسے بیوی نصیب نہیں ہوئی - اسلئے اسکو اس غیرت کی خبر نہیں تھی جو ایک شریف اور غیور انسان کو اپنی بیوی کی نسبت ہوا کرتی ہے - اسیوجہ سے اس کی ناتجربہ کار فطرت نے محسوس نہ کیا کہ میں کیا کہہ رہا ہون +

ایک انسان جو کہ مجردانہ زندگی بسر کرتا ہے اس سے ایسی غلطی کا امکان ہے مگر آریہ قوم تو ایک متاہل قوم ہے وہ اس غیرت اور حیا کو سمجھ سکتی ہے جو کہ ایک باحیا بیوی کے بارے میں ایک شریف مرد کو ہوا کرتی ہے اور ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ آریہ سماج کل ممبر اس نیوگ کے مسئلہ سے ہرگز متفق نہیں ہیں ان میں سے صرف چند ایک خواہش پرست لوگ اسکی تائید میں ہونگے جو کہ دوسرون کی بہو بیٹیون کی چادر عصمت کو پھاڑنے اور اپنے نفسانی جوشون کو پورا کرنے کے لئے اس کے موید ہون +

اور نیوگ کے مقابلہ پر طلاق کو پیش کرنا ایک سخت احمقانہ کارروائی ہے جسکا جواب مختلف کتابون رسالون اور اخبارون کے ذریعہ سے دیا جا چکا ہے کہ طلاق کو کوئی نسبت نیوگ سے نہیں ہے - طلاق میں عورت کا کوئی تعلق اس مرد سے نہیں رہتا جس کی وہ بیوی تھی - اور طلاق کی بنیاد حکیمانہ غیر تمدنانہ اصول پر ہے کہ جب عورت میں اخلاقی یا عملی طور پر ایسی بات پیدا ہو جاوے کہ اس کا تعلق اس کے مرد کے واسطے باعث خطر یا ضرر ہو تو جس طرح کہ دکھ دینے والے یا سڑے گلے عضو کو کاٹ کر جسم سے الگ کر دیا جاتا ہے اور وہ جسم کا عضو نہیں رہتا اسی طرح مطلقہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں اور جیسے مرد کو اختیار ہے کہ قطع تعلق کرے ویسے ہی عورت کو اختیار ہے کہ وہ بھی قطع تعلق کرے فرق صرف اتنا ہے کہ عورت اگر قطع تعلق چاہے تو وہ قاضی یا حاکم وقت کی معرفت کر سکتی ہے اور مرد کو کسی واسطہ کی ضرورت نہیں ہے جیسے کہ آیت ولهن مثل الذي عليهن سے ثابت ہے - مثل کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ عین نہ ہو کچھ فرق ہو وہ فرق بھی ہے کہ مرد بلا واسطہ اور عورت بالواسطہ قطع تعلق کر سکتے ہیں اور طلاق ایک ایسا فعل ہے کہ جسکے بجالانے میں نفس پر حرج نہیں ہے اور عقل اور کانشنس اور فطرت اور ہر ایک قوم اور مذہب نے اس کی ضرورت کو تسلیم کر کے اسپر عملدرآمد کیا ہے اور کرتے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں نیوگ پر عملدرآمد میں نفس پر حرج ہے اور اگر آریہ سماج ہمارے اس خیال سے متفق نہیں ہے کہ نیوگ اُن کی کانشنس - فطرت - عقل - حیا - غیرت کے مخالف پڑا ہوا ہے اور وہ صرف دیانند کی پرستش کے خیال سے اس کی تائید پر کلام کرتے ہیں - جس غیرت اور حیا کے ہم دعویدار ہیں کہ ان میں ضرور موجود ہے اور وہ اندرونی طور پر نیوگ سے متنفر ہیں - آریہ میں وہ ہرگز موجود نہیں اور ہمارا خیال غلط ہے اور طلاق میں نفس پر حرج نہیں ہوتا - اور نیوگ میں ہوتا ہے اور یہ کہ آریہ سماج کے شریف ممبر ہرگز اس کی تائید میں نہیں ہیں تو اس بات کے فیصلہ کرنیکے واسطے ہم یہ معیار پیش کرتے ہیں کہ اگر واقعی طور پر یہ ایک قابل عمل مسئلہ ان کے درمیان ہے تو وہ اس پر عمل کر کے دکھلاویں اور اس عملی ثبوت کے نشانات جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جب پورے ہو جاوینگے تو اس کے بعد ہمارا کوئی اعتراض نیوگ پر نہ ہوگا اور ہم سمجھ لیوینگے کہ آریہ سماج واقعی طور پر نیوگ کو مانتی ہے -

(۱) کہ آریہ سماج اپنے موجودہ سربرآوردہ ممبرون میں سے ان ممبرون کی فہرست پیش کرے جن کی ولادت بذریعہ نیوگ کے ہوئی ہے -

(۲) اپنے ان سربرآوردہ ممبرون مثلاً وکلاء بیرسٹر - ساہوکار - عہدہ داران گورنمنٹ و آریہ سماج وغیرہ کی فہرست شائع کرے جن کی شادیان بیاہ وغیرہ ایک عرصہ سے ہوئے ہیں اور ان کو اولاد نہیں ہوئی یا صرف لڑکیان ہوئی ہیں اور لڑکے نہیں ہوئے - اور ان تمام نے (الف) اپنی بیاہتا بیویون سے نیوگ کروا کر اولاد حاصل کی ہو -
(ب) یا اب نیوگ کروا رہے ہیں کہ اولاد حاصل ہو -
(ج) یا ان کی عورتیں کس عرصہ میں کس قدر غیر مردون سے نیوگ کروا کر کس قدر بچہ حاصل کر چکی ہیں اور اگر نہیں کروایا تو کیون نہیں -

(۳) نیوگی اولاد اور دوسری حقیقی اولاد میں کیا مابہ الامتیاز آریہ سماج نے قائم کیا ہے +

(۴) پنڈت لیکھرام صاحب جو کہ لاولد مرے ہیں انہون نے اپنی بیوی کو نیوگ کے واسطے کسی غیر کے حوالہ کیا تھا کہ نہیں - اگر ایک بیرج داتہ سے اولاد نہیں ہوئی تھی تو دوسرے بیرج داتہ کی تلاش کی گئی تھی کہ نہیں اگر نہیں کیا تو کیون نہیں +

(۵) اب پنڈت لیکھرام کی وفات کے بعد اس کی بیوہ نے آج تک نیوگ کیا کہ نہیں کہ اس مقتول کی نسل قائم رہتی - نہیں کیا تو کیون نہیں +

غرضیکہ یہ ثبوت ہیں کہ جن کے ذریعہ سے اس کا فیصلہ ہو جاتا ہے - اور اگر نمبر ۲ کی فہرست آریہ سماج نہ شائع کر سکے تو ہمیں اجازت دیجاوے تو کہ ہم ایک ایسی فہرست شایع کر دیں جس میں درج ہو کہ فلان فلان معزز آریہ کے گھر اتنے عرصہ سے اولاد نہیں ہے - اور انہون نے نیوگ نہیں کروایا +

اور اس ثبوت میں ایک امداد آریہ سماج کی ہم اپنے ذمہ لیتے ہیں کہ اگر آریہ سماج نیوگ پر عملدرآمد کرے اور جس دن کسی معزز آریہ کی بیوی نے کسی سے نیوگ کروانا ہو تو اس نیوگ کے اعلان کے اخراجات کے ہم کفیل ہوتے ہیں - دف - باجہ - وغیرہ ہم سب اپنی طرف سے مہیا کرینگے بلکہ ایک جماعت معزز اہل اسلام کی ان کے گھر جا کر اس بیرج داتا اور اس عورت کے حقیقی خاوند دونون کو مبارکباد دیا کرینگے اور اسکے بالمقابل اگر آریہ

درس قرآن شریف

جزو ۵ رکوع ۸

گذشتہ اشاعت سے آگے

این ما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ وان تصبھم حسنۃ یقولوا ھذہ من عند اللہ وان تصبھم سیئۃ یقولوا ھذہ من عندک۔ قل کل من عند اللہ۔ فمال ھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا۔ ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک وارسلنک للناس رسولا۔ وکفی باللہ شہیدا +

جہان تم ہو تم کو موت پا لے گی خواہ تم مضبوط قلعون مین ہی کیون نہ ہو۔ اگر ان کو کچھ سکھ اور نیکی پہونچتی ہے۔ تو کہتے ہین کہ یہ اللہ تعالے کیطرف سے ہے اور اگر دکھ پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ یہ تیری طرف سے ہے۔ تو کہدے کہ سکھ اور دکھ سب ہی اللہ تعالے کیطرف سے ہے کہ وہ ہی بھیجتا ہے ان لوگون کو کیا ہو گیا ہے کہ بات کو نہین سمجھتے۔ بات یہ ہے کہ جو سکھ اور نیکی پہونچتی ہے اس کا سرچشمہ تو اللہ تعالے کی پاک ذات ہے اور جو دکھ پہونچتا ہے اوسکا سرچشمہ تیرا اپنا ہی نفس ہے۔ اور ہم نے تو تم کو لوگون کی طرف پیغام پہونچانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس بات پر خدا کی گواہی کافی ہے +

جنگون کی فلاسفی سے تم آگاہ ہو کہ دین۔ آبرو جان اور مال کی حفاظت کے واسطے اس قسم کی ضرورت آ پڑتی ہے کہ جنگ کیجاوے اور بہت سی بیش قیمت جانون کو بچانے کے واسطے کچھ جانین قربان کردیجاتی ہین۔ موت سے انسان بچ سکتا تو ہے نہین پھر ذلت کی موت کیون اختیار کیجاوے +

ہر ایک قسم کا سکھ اور نیکی اللہ تعالے ہی کی طرف سے آتی ہے اوس کے سوا کسی دوسرے مین یہ طاقت نہین ہے کہ سکھ دیسکے خدا تعالے رحمن ہے اُس نے سکھ کے سامان ہاتھ پاؤن آنکھ کان ناک وغیرہ سب اعضا اور آرام دہ اشیا اپنے فضل سے عطا کئے ہین۔ قسم قسم کے لباس پھل پھول عقل اور قوت ادراکی وغیرہ یہ سب سکھ کی چیزین اللہ تعالے کے فضل ہی سے حاصل ہوتی ہین لیکن دکھ انسان کے اپنے ہاتھون کی کمائی ہوتی ہے جب وہ خدا تعالے کے عطا کردہ نعمتون کی قدر نہین کرتا اور ان کو بے محل استعمال کرتا ہے تو دکھ پاتا ہے خدا تعالے کی ذات ہرگز ہرگز ظالم نہین ہے۔ قل کل من عند اللہ کے یہ معنے ہین کہ گناہون کی سزا اور نیکیون کا ثواب اللہ تعالے ہی دیتا ہے۔ اگر یہ اعتراض ہو کہ دکھ کا سرچشمہ کیون اللہ تعالے کو کہا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی بدکاری کیوجہ سے اس دکھ کا دینے والا اللہ تعالے ہی ہے اس لئے دکھ کو بھی اس کی طرف منسوب کیا گیا۔ مثلاً ایک قیدی جو جیلخانہ مین جاتا ہے تو گورنمنٹ کے ہی حکم سے جاتا ہے اور گورنمنٹ اسے اُس کے بداعمال کی پاداش مین جیل خانہ بھیجتی ہے۔ اسی طرح بڑے بڑے منصب جو لوگون کو ملتے ہین وہ بھی گورنمنٹ سے ہی ملتے ہین۔ غرضیکہ گورنمنٹ ہی کی عنایات سے ایک شخص مورد انعام ہوتا ہے اور گورنمنٹ کے ہی خلاف ورزی سے مورد عذاب ہوتا ہے۔ لیکن مورد عذاب ہونے کی ایک وجہ ہوتی ہے جو کہ نافرمانی ہے اور مورد انعام ہونے کی بہت راہین ہین کبھی انسان اپنی لیاقت سے کبھی ذاتی اور خاندانی وجاہت سے کبھی حسن خدمات سے اور کبھی کسی مقرب کی سفارش سے مورد انعام ہو جاتا ہے مثلاً اگر مین چورون یا ڈاکوؤن کے گھر پیدا ہوتا تو باوجود اس کوشش اور محنت کے جو مین نے آج تک کی ہے اس موجودہ ترقی پر نہ پہونچ سکتا۔ تم معلوم کر سکتے ہو کہ سقدر رکاوٹین درمیان مین تھین یہ سب اللہ تعالے کا خاص فضل ہی تھا کہ اس نے اس مقام تک پہونچایا ہوا ہے۔ وکفی باللہ شہیدا۔ اللہ تعالے کی گواہی دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک تو اس طرح کہ وقت پر ان تمام پیشگوئیون کو پورا کر دیا جو کہ آنحضرت صلعم کے دعاوی اور زمانہ کے متعلق تھین۔ دوسرے اس طرح سے کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلعم کی نصرت کر کے اور آپکے دشمنون کو ہلاک کر کے اور آپ کی کامیابی مین ہر ایک روک کو دور کر کے گواہی دیدی کہ یہ ہمارا بھیجا ہوا ہے۔ دونون فریق اللہ تعالے ہی کی مخلوق تھے اور دونون کے اعمال سے وہ خوب واقف تھا جو سچا تھا آخرکار اللہ تعالے نے اسے فتح دیدی۔ اور نیز اچھے لوگون کو اپنے مکالمات سے بھی آگاہ کیا کہ یہ رسول اللہ اور استباز ہے۔ جیسے فرمایا **اذا وحیت الی الحواریین ان امنوا بی وبرسولی +**

احمدیہ روشنائی - مرزا عبد الکریم صاحب جرالبر کوٹلوی کی بنائی مقابلتہً دوسری روشنائیوں سے عمدہ دفتر البدر سے ملسکتی ہے فی بوتل اعلی قسم ۳ ادنی قسم تاجرون کو خاص رعایت +

مراسلات

برادرم سلمہ - السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ +

آپ کا اشتہار مورخہ ۱ مئی سنہ ۱۹۰۳ء بطور ضمیمہ البدر بابت ایک ماہوار رسالہ کے پہونچا۔ اس کو پڑھ کر جس قدر خوشی جماعۃ احمدی انبالہ کو ہوئی وہ تحریر سے باہر ہے خدا کا شکر ہے کہ آپنے اس اہم ضرورت کو محسوس کر کے اس کی انجام دہی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خدا عز وجل اس مین آپ کا حامی ہو اور بہت جلد یہ رسالہ جاری ہو کر آنکھون کو نور عطا فرماوے انشاء اللہ العزیز یہ رسالہ نہایت مقبول ہوگا اور آپ کو اسکی مساعی جمیلہ جزاء نیک عطا فرماویگا +

مندرجہ ذیل احباب کے نام آپ رسالہ جاری فرماویں قیمت فوراً ارسال خدمت ہوگی اور یہ تام درج رجسٹر خریداران فرمادین +

بابو عبد الرحمان صاحب ہیڈ کلرک خزانہ شہر انبالہ محلہ پختہ باغ

چوہدری رستم علی خانصاحب کورٹ انسپکٹر پولیس انبالہ

حاجی محمد رمضان صاحب خیاط عرف محمد متصل مسجد کلان۔ محلہ پختہ باغ انبالہ شہر۔

قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ انجمن موید الاسلام دہلی کوچہ بلاقی بیگم۔

مرسلہ نیاز مند قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی حال وارد شہر انبالہ۔

مقدمہ

گورداسپور کی عدالت مین جو مقدمات حکیم فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کیطرف سے کرم الدین وغیرہ پر دائر ہیں تھے اور جن کے انتقال کی درخواست کرم الدین کی طرف سے چیف کورٹ مین نامنظور ہوئی تھی مورخہ ۲۳ - مئی ان کی پیشی تھی مگر اس دن کوئی کارروائی نہین اور اب پھر ۲۲ - جون مقرر ہوئی ہے۔ جہلم کے مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ مئی تھی اس دن فریقین حاضر ہوئے مگر عدالت نے کوئی فیصلہ نہین سنایا اور کہا کہ آخر مئی تک کسی تاریخ مین فیصلہ دیا جاویگا +

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان ع کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جسمین فوٹوگرافر نے اپنے فن کو عمدگی سے نبھا کر ہر ایک خط وخال کا پورا نقشہ لائیٹ اور شید کو مد نظر رکھکر دیا ہے جسکے عکس مین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے + فل سائز پر دفتر البدر مین عمدہ کارڈ

اصلاح مستورات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی توجہ جن دینی امور کی اصلاح کی طرف ہے ان مین ایک جزو مستورات کی اصلاح کی بھی ہے - چنانچہ وقتاً فوقتاً اس پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام تقریرین بھی فرماتے ہین اور خود آپ کا عملی نمونہ بھی ایسا ہے کہ جسے سن سن کر قلب خود بخود فتوے دیتا ہے کہ اس میدان مین ہم تو ابھی طفل مکتب ہین اور جہان ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرین وہان یہ بھی ہے کہ اپنے اس ساتھی کو جو کہ تقوے کی راہون پر عملدرآمد کرنے مین ہمارا بڑا معاون و مددگار ہے - ان اخلاقی فضائل سے محروم نہ رہنے دیوین جو کہ انسانیت کا لازمہ اور جزو اعظم ہین اس خیال نے مجھے تحریک دی ہے کہ البدر کے کالمون کے مضامین مین سے ایک حصہ احمدی خاتونوں کے ...... لئے رکھا جاوے جس مین اسلام کی تاریخی مستورات کے حالات ان کے زہد و تقوے - جرأت بہادری - نیک دلی - عفت - صدق و وفا - کا بیان ہو اور جن کے حالات کو پڑھکر ہمارے احمدی بھائیون مین تحریک ہو کہ کاش ہماری عورتین بھی ایسی ہون اور احمدی بہنون کو یہ امنگ پیدا ہو کہ ہم بھی اپنی سابق بہنون کے ہمرنگ اخلاق فاضلہ مین ہون - جو احباب ان مضامین مین میرا ہاتھ بٹا وینگے ان کے مضامین بعد پسندیدگی شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوا کرینگے اور وقتاً فوقتاً بذریعہ البدر اطلاع دیجایا کرے گی کہ عورتون کے متعلق کس امر پر مضامین کی ضرورت ہے +

سردست افتتاحی طور پر ہم ایک صحابیہ خاتون کا حال درج کرتے ہین جس سے ہماری دینی بہنون کو معلوم ہوگا کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ مین عورتون کو نیک اعمال کی کثرت کی کسقدر تڑپ تھی اور نیکیو نمین سبقت کا خیال کس جرأت سے ان کو آنحضرت صلعم کے دربار مین لاتا ہے اور ان کے حقوق کا مطالبہ کرواتا ہے اور آج کل کی مستورات نے دنیوی آرایش کو کس قدر مرغوب کیا ہوا ہے اور وہ مذہبی زیب و زینت سے کسقدر عاری ہین +

اسماء

حضرت یزید بن السکن اشہلی صحابی انصاری کی دختر کا نام ہے - یہ صحابیہ فصاحت بیان اور طلاقت لسان مین شہرہ آفاق تھین ایک دفعہ تمام صحابیہ عورتون نے کمیٹی کرکے اور اسماء کو اپنا قائم مقام بناکر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کیا جب آپ بارگاہ رسالت مین آئین تو آپ سے مودب ہوکر یہ عرض کی -

"اے پیغمبر خدا میرے والدین آپ پر فدا ہون چونکہ آپ مردون اور عورتون دونون کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہین اس لئے عورتون کیطرف سے مین ایک بات عرض کرنے آئی ہون اور وہ یہ ہے کہ ہم عورتین اپنے شوہرون کے گھرون مین رہتی ہین پردہ مین رہنا ہمارا کام ہے - مردون کی خانگی اور ذاتی ضرورتون کو ہم ادا کرتی ہین اور ہم دیکھتی ہین کہ مرد جمعہ اور جنازہ کی نمازین پڑھتے ہین - بیمارون کی عیادت اور جنازہ کی مشایعت کرتے ہین - حج کو جاتے ہین جہاد ان کے لئے مخصوص ہے اور جبکہ مرد ان فرائض کو ادا کرنے کے لئے گھرون سے روانہ ہوتے ہین ہم ان کے عیال کی نگران رہتی ہین ان کے مال کی حفاظت کرتی ہین - کیا ہم کبھی مردون کے ان نیک اعمال مین سے کچھ حصہ ملنے کی امید ہو سکتی ہے"۔ آنحضرت صلعم یہ فصیح اور عاقلانہ تقریر سنکر اصحاب کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ کیا کبھی تم نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر سنی ہے سب نے بالاتفاق کہا ہرگز نہین سنی اس کے بعد آپ نے اسماء سے فرمایا اے عربیہ جا اور سب عورتون سے کہدے کہ اگر وہ اپنے شوہرون کو خوش رکھینگی تو ان کا یہ ایک عمل ان کے سب نیک اعمال کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا +

نوٹ - جیسے عورت کو حکم ہے کہ مرد کو خوش رکھے ایسے ہی مرد کو حکم ہے کہ عورت کو خوش رکھے قرآن شریف مین ہے عاشروھن بالمعروف اور و لھن مثل الذی علیھن اور حدیث شریف مین ہے - خیرکم خیرکم لاھلہ +

طبی نوٹ

پیٹ کو لٹاکر دیکھو اول پیٹ کی شکل پسلی کے مابین گولائی پر ہونی چاہئے اور چمڑا موٹا - اگر فرق ہو تو معدہ درست نہین - دوم اس کے ٹٹولنے سے جگر - طحال اور رسولی کا پتہ لگے گا - سوم ٹھوکو تاکہ نفخ اور پانی کا حال معلوم ہو - چہارم اولٹے ہاتھ سے دیکھو کہ حرارت کا اندازہ ہو - قارورہ یرقان او طحال مین سیاہ اور زرد رنگ کا اور قوام گاڑھا - گردہ کی ریت ہو تو گوشت کے دھوون کی طرح - ذیابیطس ہو تو مقدار مین زیادہ اور سوزاک ہو تو مقدار مین بہت کم ہوگا -

خصیہ اگر چھوٹے ہون تو اولاد کمزور - بدشکل - کم - یا صرف لڑکیان ہونگی +

مریض کے اٹھنے بیٹھنے سے مفاصل کا پتہ لگتا ہے - پاخانہ رسے کی طرح ایک دم آنا چاہیئے یہ صحت کی علامت ہے باقی کل اقسام ناقص ہین تھوڑا تھوڑا آوے تو امعا کا یبس ہے بہت پتلا ہو تو امعا کی رطوبت سے - آواز کے ساتھ آوے - تو ریاح ہے - زیادہ عفونت والا ہو تو حرارت ہے سفیدی مائل یرقان کے باعث - سبز جیسے...... ساگ یا گندک کی طرح ہو گو اختلاف ہے کہ گرمی یاسردی سے مگر زہریلے مادے ضرور ہوتا ہے +

استفسار

خریدار ۱۲۲۱ - از مورو -

جس قسم کا نسخہ آپ نے بذریعہ البدر کے چاہا ہے اس قسم کے نسخہ جات خلاف تہذیب سمجھکر البدر مین درج نہین ہوتے +

مختلف خبرین اور حالات

تخرج الصدور الی القبور اس الہام کے تحت مین ایک اور صاحب بھی چل بسے وہ سید محمود صاحب ہین جنہون نے غالباً ۸ - مئی کو بروز جمعہ انتقال کیا ہے - یہ سر سید احمد خان صاحب - کے سی ایس آئی کے صاحبزادہ تھے +

ریاست کپورتھلہ مین بھی طاعون زورون پر ہے +

شہر لاہور اور اسکے گرد نواح مین طاعون سے ۷۴ وارداتین ۸ - ۹ - ۱۰ مئی کو ہوئین - پنجاب مین ہفتہ مختتمہ ۲ - مئی تک طاعونی وارداتون کی تعداد ۴۸۰۴۲ ہے - ۲ - اور اموات ۱۲۹۸۴ تھی +

البدر

عربی نظم - حضرت اقدس کی عربی کتب مین جس قدر عربی اشعار اور قصاید ہین ان تمام کا ترجمہ معہ عربی ابیات کے جنپر پڑھنے مین آسانی کی خاطر اعراب بھی دئے ہونگے اور انشاء اللہ ایسے خوشخط لکھے ہونگے کہ ایک بچہ بھی پڑھ لیوے بذریعہ ہمارے ماہوار رسالہ کے احمدی احباب تک پہونچایا جاویگا ۔۔۔ صرف ایک صد درخواست پوری ہونے کی انتظار ہے +

ضروری التماس ! احمدی احباب سے میری یہ ہے کہ جس جس صاحب کے پاس حضرت کے مکتوبات یا حضرت حکیم الامت اور دیگر جلیل القدر اصحاب کے ایسے خطوط اور مراسلات ہون جن کی اشاعت سے آیندہ نسلین کچھ سبق حاصل کرسکتی ہین وہ ماہوار رسالہ مین اندراج کے واسطے ضرور ارسال فرماوین اور دور نزدیک اپنے احباب تک اس خبر کو پہونچادوین کہ یہ تمام متبرک مضامین اب ایک مجموعی ہیئت مین بہ شکل کتاب آنے والے ہین - جو اشتہارات یا خطوط وغیرہ احمدی احباب برائے اندراج رسالہ ارسال فرما دینگے وہ بعد اندراج بجنسہ واپس کردئے جاوینگے انشاء اللہ تعالے +

تواریخ کا جو حصہ ماہوار رسالہ مین رکھا ہے اسکی تکمیل کے واسطے یہ ضروری امر ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کے اسباب اور تحریکات اور بعد بیعت کے جو نشانات اس نے اپنے نفس یا خویش و اقارب مین دیکھے ہین یا استجابت دعا جو اس کی ترقی ایمان کا موجب ہوئی ہو ان تمام باتون کو معہ قید تاریخ و سنہ کے مفصل لکھکر دفتر البدر مین روانہ کرے اور تمام حالات ایسے ہون جن کی صحت پر ان کو کامل وثوق ہو +

بقایاداران البدر کو بار بار یاد دلائے بغیر ہم رہ نہین سکتے کیونکہ ضرورتین مجبور کرتی ہین امید ہے کہ میرے دینی بھائی اپنی ذاتی ضرورتون کی طرح البدر کی مالی ضرورتون کو محسوس کرکے بہت جلد اپنے حساب بے باق کردوینگے +

اردو و فارسی نظم - البدر کے گذشتہ نمبرون مین ہماری لاعلمی سے اکثر ایسی نظمین درج ہوچکی ہین جو کہ علم عروض کے قواعد کے روسے بالکل غلط تھین جس کی نسبت ہمارے معزز احباب نے شکایت کی ہے اسلئے آیندہ صرف وہی نظم درج اخبار ہوا کرے گی جو کہ فن شاعری کے روسے قابل اعتراض نہ ہو +

اشاعت - اخبار مین ناظرین ہمیشہ ساعی رہین ابھی تک اس کی اشاعت ۔۔ ہزار تک نہین پہونچی +

ماہوار رسالہ کی نسبت چودھری رستم علی صاحب احمدی انبالہ سے تحریر فرماتے ہین کہ مین حتی الوسع اس مین آپ کو امداد دونگا - نیز البدر سے خصوصیت سے ہمدردی رکھنے والے ہمارے دوست سید مدثر شاہ صاحب نے کچھ مضامین حضرت اقدس اور نیز مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے ارسال فرمائے ہین دیگر احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ ایسے مضامین کا ذخیرہ ضرور دفتر البدر مین ارسال فرماوین +

نوٹ - جن احباب کو اصل مضامین کی ضرورت ہو گی وہ ان کو بعد نقل واپس دئے جاوینگے +

صیانۃ الناس + ان دنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ ایجنسی سے بہ قیمت ایک آنہ ۱؎ پائی ملسکتا ہے + ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہیئے کہ اس کی متعدد کاپیان خرید لیوین +

خطاب بہ آریہ قوم

یہ نظم حضرت اقدس کے مخلص خادم جناب منشی نبی بخش صاحب کلرک ریلوے دفتر لاہور کی طبعزاد ہے جو انہون نے ایکدفعہ لاہور کے ڈیبیٹنگ کلب مین لیکھرام کے مقابلہ مین پڑھی تھی

نظم

آج ہم اس بزم مین کچھ ماجرا کہنے کو ہین ۔ یعنی توصیف خدا کبریا کہنے کو ہین
ذرہ از لطف و فیض مصطفٰے کہنے کو ہین ۔ صدق دل سے صاحبو یہ مدعا کہنے کو ہین
جز محمد مصطفٰے ہرگز خدا ملتا نہین
اس صبا بن غنچۂ دل مطلقاً کھلتا نہین
ہے خدا بیمثل و واحد جامع وصف کمال ۔ اور محمد ہے نبی باعزت و قدر و جلال
ملتی ہے اس کی اطاعت سے حیاۃ لازوال ۔ اور محبت اس کی بن سکتی فقط ہم کو ڈھال
اے عزیزو دیکھو ہم برملا کہنے کو ہین
قدسیان عرش اعظم مرحبا کہنے کو ہین
ہین زمین و آسمان شاہد بیک قول و زبان ۔ کررہی نغمہ سرائی قدسیان کروبیان
خالق و قیوم عالم ہے خداوند جہان ۔ اور محمد کی ثنا ہر ایک کے وِرد زبان
شاہد اس کلمہ پہ ہم قول خدا لاشک ہین
اور گواہ اسپر فرار دن اولیا لاشک ہین
غرق ظلمت ہو رہے تھے جبکہ جملہ بحر و بر ۔ اور شجر توحید کا مرجھا چلا تھا سربسر
ناخدائی کس نے کی تھی جا منن وقت خطر ۔ باغ وحدت کو بھی سینچی کسنے جز خیر البشر

اک جہان شاہد ہے اس پر کچھ نہان بیشک نہین
دیکھ لو تاریخ عالم کیا عیان تر یہ نہین
کیا عرب کے حال سے واقف نہین ہو صاحبو ۔ زمرہ دختر کشان و سیکڑون مین ذکر کن
پیر تھے یا طفل تھے یا تھے جوان پیلتن ۔ مبتلائے کفر تھے بس جاہلیت ۔۔۔۔۔ مرد و زن
پر اطاعت سے نبی کی خیر امت ہوگئے
اک نظر سے ماحئے بدعات و ظلمت ہوگئے
اک عرب پر ہی نہین احسان فخر مرسلان ۔ شرق و غرب اثر دکن دیکھے ہین خوان
بالیقین رہن منت ہین سبھی خورد و کلان ۔ ہوگئے اکسیر اکدم خاک سے وہ بیگمان
مردۂ صدسالہ تھے اک آن مین زندہ ہوئے
چھوڑ کر غیرون کو وہ اللہ کے بندے ہوئے
کم نہ تھی حالت تمہاری بھی کی اے دوستو ۔ مندرون مین بت پڑے تھے سیکڑون کیا ہم کہین
آب و آتش کی پجاری لاتعد اور بے بہا ۔ وحدت باری کا اسمین کچھ نہ تھا ظاہر نشان
یہ اثر تھا بید کا جس پر ہے تمکو فخر و ناز
چھوڑ دو اس بے ثمر کو دوستو اور آؤ باز
ہے کمال اسلام کا تم پہ احسان بڑا ۔ باب وحدت کھولکر تمکو سنایا بارہا
بدلہ نیکی کے بدی تم سے ملی ہمکو جزا ۔ وہ اثر قران کا تھا اور یہ نتیجہ بید کا
غور سے خود سوچ لو رکھتے ہو گر عقل سلیم
ہو تمہارا ہادی و ناصر خداوند کریم
تم بہت مغرور ہو اپنی وجاہت پر جناب ۔ مال و دولت کی فقط ہے چند روزہ آب و تاب
عیش باطل ہے تمہاری سعی کا لب لباب ۔ رنگ لائیگی تمہاری وقت مردن یہ شراب
کیون بھلایا دل سے خوف خالق ارض و سما
دیدہ و دانستہ کیون کرتے ہو تم ترک حیا
صدہزاران تم سے پہلے صاحب سیف و قلم ۔ تھے فریدون مرتبت جمشید شان دارا حشم
تھے مزین جن کے سر پر چتر شاہی و علم ۔ چل بسے سب چھوڑ کر باحسرت و رنج و الم
ہے عجب یہ کارخانہ بے ثبات و بے قیام
ذات باری کے سوا ہے دوستو کس کو دوام
تیغ بران محمد سے نہین کیا تم کو غم ۔ بوجہل آیا مقابل سر ہوا اسکا قلم
کسری و قیصر کی شوکت نے لیا راہ عدم ۔ دشمنان دین حق کا خاتمہ رنج و الم
اس نظیر رفتگان سے کچھ تو عبرت سیکھ لو
کچھ حیا سے کام لو اور کچھ تو غیرت سیکھ لو
زندگی اپنی کا یار و جب نہین کچھ اعتبار ۔ کر رہے ہو کیون عزیزو کبر و نخوت اختیار
منقطع ہوں موت سے آخر تمہارے کاروبار ۔ جب حقیقت یہ ہوئی پھر کسلیے یہ گیر و دار
کیون وصال یار کا تم کو نہین کچھ فکر و غم
کیون نہین رہتی تمہاری اس طرف چشم کرم
گر حیاۃ باد دات کی ہے تمہین یارو تلاش ۔ بت تعصب کا کرو تم ٹکڑے ٹکڑے پاش پاش
کفر اور باطل کو چھوڑ و اور کرو نخوت کا نا شر ۔ ہے نصیحت یہ مری کہتا ہون تمکو فاش فاش
راحت ہر دو جہان و شافع روز یقین
ہے محمد مصطفٰے ہی رحمۃ للعالمین
ہے دعائے عاجزانہ پیر مر ختم کلام ۔ اے خدائے بندگان اے مالک دار السلام
کر عطا حب حضرت خیر الانام ۔ اور عمل تیرے کلام پاک پر ہو صبح و شام
خاتمہ تیری رضا پر ہو خداوند کریم
ہو دعا مقبول میری یا سمیع یا علیم

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع
۲۲۳	عبد اللہ خان	پشاور	گورداسپور
۲۲۴	محمد دین ولد نظام الدین	پسرور	سیالکوٹ
۲۲۵	سید وزیر شاہ صاحب ولد سید فرزند علی شاہ	کوٹلی حسن شاہ	"
۲۲۶	مہر الدین ولد الٰہی بخش	مراد پور	"
۲۲۷	برکت علی صاحب ولد باجو خان	کھاریان	گجرات
۲۲۸	چوہدری خان محمد صاحب ولد تھریار	لوہیانوالہ	گوجرانوالہ
۲۲۹	چوہدری کرم داد صاحب ولد احمد یار	"	"
۲۳۰	حسین ولد خداداد	"	"
۲۳۱	نظام الدین ولد جان محمد	"	"
۲۳۲	اللہ دتا ولد جھنڈا	"	"
۲۳۳	جھنڈا ولد جان محمد	"	"
۲۳۴	جمال الدین ولد کرم الدین	"	"
۲۳۵	احمد ولد محمد بخش	"	"
۲۳۶	رحیم بخش ولد عبد الستار	"	"
۲۳۷	کریم بخش ولد "	"	"
۲۳۸	امام الدین ولد پیر بخش	"	"
۲۳۹	فضل الٰہی ولد عمر بخش	"	"
۲۴۰	بھولا ولد کرم داد	"	"
۲۴۱	فضل ولد جھنڈا	"	"
۲۴۲	غلام رسول ولد جھنڈا	"	"
۲۴۳	امیر بخش ولد جان محمد	"	"
۲۴۴	نبی بخش ولد عبد الستار	"	"
۲۴۵	رمضان ولد پیر بخش	"	"
۲۴۶	مولوی احمد یار صاحب ولد حافظ الٰہی بخش	فیروزوالہ	گوجرانوالہ
۲۴۷	حافظ احمد دین صاحب نقشہ نویس	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۲۴۸	مستری نظام الدین صاحب	"	"
۲۴۹	زوجہ مولا بخش بوٹ فروش	"	"
۲۵۰	مساۃ سہاگن زوجہ نور محمد	"	"
۲۵۱	مستری مہر الدین ولد پیر بخش	"	"
۲۵۲	مساۃ نور بھری والدہ مہر دین	"	"
۲۵۳	علی محمد ولد حسن محمد	"	"
۲۵۴	عبد الغنی صاحب محرر رجسٹری حال	نارووال ظفروال	سیالکوٹ
۲۵۵	مولا بخش	اٹاوہ	اٹاوہ
۲۵۶	کلو	"	"
۲۵۷	شتاب خان معمار ولد گہاسی خان	"	"
۲۵۸	مساۃ رکھی بنت بہار	احمد آباد	گورداسپور
۲۵۹	فضل بی بی دختر کرم بخش	احمد آباد	گورداسپور
۲۶۰	مساۃ بھولی " جواہر	"	"
۲۶۱	" برکت بی بی " دیندار	"	"
۲۶۲	چوہدری دولا صاحب	بیداپور	لاہور
۲۶۳	غلام محمد ولد چوہدری دولا	"	"
۲۶۴	علی محمد " "	"	"
۲۶۵	حیات محمد " "	"	"
۲۶۶	لال محمد " "	"	"
۲۶۷	سراج الدین " "	"	"
۲۶۸	محمد خان " "	"	"
۲۶۹	الیاس " "	"	"
۲۷۰	خاتم علی ولد غلام محمد	"	"
۲۷۱	سندر ولد ورک	"	"
۲۷۲	اللہ رکھا ولد سندر	"	"
۲۷۳	حسین شاہ ولد مہر شاہ	"	"
۲۷۴	زوجہ حسین شاہ	"	"
۲۷۵	فتح بی بی زوجہ چوہدری دولا	"	"
۲۷۶	امیر بی بی زوجہ "	"	"
۲۷۷	اللہ دتا ولد حسا	تولیکی	گوجرانوالہ
۲۷۸	مساۃ بیگم زوجہ اللہ دتا	"	"
۲۷۹	احمد دین ولد اللہ دتا	"	"
۲۸۰	احمد بی بی	"	"
۲۸۱	صدر الدین	بیداپور	لاہور
۲۸۲	حسن دین	"	"
۲۸۳	شہاب الدین ولد جھنڈا	"	"
۲۸۴	حیات بی بی زوجہ احمد دین	"	"
۲۸۵	مولاداد ولد احمد دین	"	"
۲۸۶	اللہ دتا ولد "	"	"
۲۸۷	کرم داد " "	"	"
۲۸۸	مساۃ رحمت بی بی دختر احمد دین	"	"
۲۸۹	سردار ولد سوہنا	"	"
۲۹۰	صوبا "	"	"
۲۹۱	سہاگن زوجہ سوہنا	"	"
۲۹۲	حاکم بی بی دختر "	"	"
۲۹۳	حسین بی بی " "	"	"
۲۹۴	کرم الدین ولد عظیم	"	"
۲۹۵	مولاداد ولد بھولا	"	"
۲۹۶	ریشم بی بی دختر مولاداد	"	"
۲۹۷	بیگم بی بی دختر مبارک	بیداپور	لاہور
۲۹۸	عالم بی بی دختر مولاداد	"	"
۲۹۹	بیگم بی بی " "	"	"
۳۰۰	رانی زوجہ بھولا	"	"
۳۰۱	اللہ دتا ولد قاسم	"	"
۳۰۲	قاسم ولد بلندا	"	"
۳۰۳	بیگم بی بی زوجہ قاسم	"	"
۳۰۴	رسول بی بی دختر قاسم	"	"
۳۰۵	امام الدین ولد ستار	"	"
۳۰۶	بیگم بی بی زوجہ امام الدین	"	"
۳۰۷	مولاداد ولد بڈھا	"	"
۳۰۸	محمد بی بی زوجہ مولاداد	"	"
۳۰۹	حسین بی بی دختر "	"	"
۳۱۰	غلام قادر ولد شیر محمد	"	"
۳۱۱	محمد علی ولد اللہ داد	"	"
۳۱۲	اکبر علی ولد "	"	"
۳۱۳	نادر علی " "	"	"
۳۱۴	ایمن بی بی دختر "	"	"
۳۱۵	بیگم بی بی زوجہ اللہ داد	"	"
۳۱۶	کرم داد ولد نواب	"	"
۳۱۷	اللہ دتا ولد سوداگر	"	"
۳۱۸	رسول بی بی زوجہ نواب خان	"	"
۳۱۹	غلام حیدر ولد بڈر خان	"	"
۳۲۰	جہان خان ولد علی گوہر	"	"
۳۲۱	محمد عثمان ولد محمد خان	"	"
۳۲۲	غلام احمد ولد فتح محمد	"	"
۳۲۳	زینب دختر "	"	"
۳۲۴	سکینہ بی بی دختر محمد خان	"	"
۳۲۵	فیض بخش ولد شیر محمد	"	"
۳۲۶	سردار بی بی بنت شیر محمد	"	"
۳۲۷	ایمن بی بی " "	"	"
۳۲۸	محمد خان ولد شیر محمد	"	"
۳۲۹	رابع بی بی بنت شیر محمد	"	"
۳۳۰	فضل دین	"	"
۳۳۱	اللہ دتا ولد کرم الٰہی	"	"
۳۳۲	صدر الدین ولد "	"	"
۳۳۳	فضل بی بی زوجہ دوہایا	"	"
۳۳۴	حسن بی بی زوجہ فضل	"	"

انوار الاسلام پریس قادیان میں بابو محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع + وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

+ اے جہان منتظر خوش باش کا مد گلستان + آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان +

البدر

نمبر ۲۰ | قادیان دارالامان ۵- جون ۱۹۰۳ء مطابق ربیع الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام الرحمان

۲۲ و ۲۳- مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی باجماعت نماز..... میں حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک نہ ہو سکے جمعہ اور باقی کل نمازیں آپنے باجماعت ادا کیں اور کوئی ذکر کسی مجلس میں قابل نوٹ نہ ہوا-

۲۴- مئی ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس کی طبیعت نسبتاً روبصحت تھی چنانچہ آپنے کل نمازیں باجماعت ادا کیں بعد مغرب آریہ سماج کے اعتراض طلاق وغیرہ پر گفتگو ہوئی جس کا اکثر حصہ گذشتہ نمبر میں درج ہو چکا ہے +

۲۵- مئی ۱۹۰۳ء

پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں +

قبل از عشاء

سوال ہوا کہ اکثر پیر اور گدی نشین لوگ مختلف وظایف بتلایا کرتے ہیں ہم کیا کریں- اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے :- **من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ**- اس کے یہ معنے ہیں کہ مومن جو بات یقین سے کہے وہ پوری ہو جاتی ہے لفظوں کی پابندی اس میں ضروری نہیں ہے- ہان انسان کو یہ آیت **قد افلح من زکھا** ضرور یاد رکھنی چاہیئے- کہ گناہ سے بچا رہے- جب انسان گناہ کر لیتا ہے اور وہ اس کی کوئی پروا نہیں کرتا تو دل سخت ہو جاتا ہے- اور جب دل سخت ہو جاوے تو پاک نہیں ہوا کرتا جبتک کہ پھر نرم نہ ہوا اور نرم نہیں ہوتا جبتک کہ نماز ون میں عاجزی نہ کرے- انسان توبہ پر توبہ کرکے توڑ دیتا ہے اور اسپر کار بند نہیں ہو سکتا جبتک خدا تعالےٰ ساتھ نہ ہو- اسپر قدرتی طور پر یہ سوال ہوتا ہے کہ پھر گناہ کا علاج کیا ہے- جواب یہ ہے کہ سچی خشوع اور خضوع پیدا کرو اور اپنی دعاؤن کو انتہا تک پہونچاؤ- انبیاء علیہم السلام بھی دعا ہی کیا کرتے تھے +

دو لشکر ہین کہ جن کے بیچون بیچ انسان چلتا ہے ایک لشکر خدا تعالےٰ کا ہے اور دوسرا شیطان کا- اگر یہ خدا تعالےٰ کے لشکر کیطرف جھک جاوے اور اس سے مدد طلب کرے تو اس گناہ سے بچایا جاتا ہے جو کہ شیطان کے لشکر کی وجہ سے اس سے سرزد ہونا ہوتا ہے اور اگر خدا کے لشکر کی مدد حاصل نہیں کرتا تو شیطان کے لشکر میں پھنس جاتا ہے- انسان کو چاہیئے کہ اس مرض سے بچنے کے واسطے یہانتک کوشش کرے کہ اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں آجاوے- خدا تعالےٰ سے دوری کا باعث گناہ کا مرض ہی ہے- جس نے اس سے بچنے کی کوشش کی وہ خدا سے ملا- اور جس نے نہ کی وہ دور رہا- گناہ سے بچنے کے دو ہی طریقہ ہیں **اول** یہ کہ انسان خود کوشش کرے لیکن یہ کوشش ناکافی ہوا کرتی ہے + **دوم** یہ کہ خدا تعالےٰ سے استغاثہ کرے یعنے استغفار (جسکے معنے ہیں حفاظت) طلب کرے نماز میں رکوع میں سجود میں اور ہر وقت دعا کرے- یہانتک کہ ایک پاک زندگی عطا ہو اسی کا نام **تزکیہ نفس** ہے جب یہ ہو جاتا ہے تو انسان فلاح پاتا ہے اور اپنے سلوک کا انتہا کر دیتا ہے اس کے علاوہ اور جو انعامات اور اکرامات اللہ تعالےٰ کیطرف سے آدمی کو ملتے ہیں وہ سب اس کے فضل سے مل سکتے ہیں + جیسے بنیا ہر روز اپنی کتاب پر حساب لکھتا ہے اور اسے کبھی نہیں بھولتا اسی طرح مومن کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنا حساب یاد رکھے اور جب گناہ سرزد ہو تو اس سے کشتی کرے اور ہر وقت اس فکر میں رہے کہ گناہ سے بچایا جاوے اس طریق سے انسان گناہ سے بچ سکتا ہے +

باقی جو فقیروں کے خود تراشیدہ طریقے ہیں جن کو دوسرے الفاظ میں بدعات کہہ سکتے ہیں کہ جو جا بجا کر دیا- ہرگز

www.aaiil.org

ماننے کے قابل نہیں ہیں کیونکہ اگر یہ وظیفوں سے سب کچھ کر سکتے ہیں تو پھر ذرہ ذرہ دنیوی معاملات میں کیوں جھگڑتے ہیں اور ایسی ایسی بکواس کرتے ہیں کہ آدمی بیان بھی نہیں کر سکتا ایک شخص سماؤ کرہے وہ کہتا تھا کہ میرے پاس ایک ایسا علم تھا کہ جو چاہتا کر لیتا مگر پھر ایسے وجوہات پیدا ہو گئے کہ غم پر غم پہنچا اور اب غموں میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ غرضیکہ یہ سب باتیں ہی باتیں ہیں کہ جن سے وقت ضایع ہوتا ہے چونکہ یہ سب شغل خلاف سنت نکلے ہیں اس واسطے سب غضب کی مدین ہیں ان کی مثال ایک پھوڑے کی سی ہے جسکے اندر پیپ بھری ہوتی ہے اور اوپر سے چمکا کرتا ہے ایسے ہی یہ اشتغال ہیں۔ کہ اوپر سے تو خوش نظر آتے ہیں مگر اندر کچھ نہیں۔ غرضیکہ انسان کو سب کچھ خدا تعالےٰ ہی سے طلب کرنا چاہیئے۔ جب وہ کسی کو کچھ دیتا ہے تو پھر واپس نہیں لیا کرتا۔ یہ لوگ اُس تزکیہ سے بہت دور بھاگ جاتے ہیں جو کہ انبیا کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ تین دن میں صرف چار دفعہ دم لیتا ہوں اور میرا بھائی صرف دو دفعہ۔ عام لوگ ایسا کرنے والے کو آج کل ولی کہتے ہیں۔ اور اس طرح کی دم کشی وغیرہ واہیات باتوں کو جائے فخر سمجھا جاتا ہے دراں حالیکہ فخر یہ ہے کہ خدا تعالےٰ سے موافقت کرے اور ابدال میں داخل ہو کیونکہ اس سے انسان اور نیکیوں کا وارث ہوتا ہے +

انسان کو چاہیئے کہ توحید میں کوشش کرے کیونکہ جب یہ پورے طور سے موحد بن جاوے گا تو خدا کا ڈر اس کے دل میں بیٹھ جاوے گا اور وظیفوں کے ہم قائل نہیں ہیں۔ ہاں دعا کرنی چاہیئے خواہ اپنی زبان میں ہو۔ چاہیئے کہ دل میں اللہ تعالےٰ کی ایسی عظمت بیٹھ جاوے کہ گویا ہر وقت اسکو دیکھ رہا ہے کیونکہ جب اس کی یہ حالت ہو گی تو وہ ہرگز گناہ نہ کرسکیگا جس طرح ظاہر آگ سے خوف آتا ہے اسی طرح خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈرنا چاہیئے وہ بھی ایک قسم کی آگ ہے۔ بس یہی مقصود بالذات ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے کہ نماز پڑھو اور دعا کرو +

دیکھو شیعہ لوگ استغفار وغیرہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حسین حسین کرتے ہیں حالانکہ حسین کو بھی بلکہ تمام رسولوں کو بھی استغفار کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی ہمیں ہے۔ اور رسول کریم صلعم کا فعل اس کا شاہد ہے +

۲۶- مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں۔ اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہ ہوا +

۲۷- مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں +

ظہر

ایک صاحب نے عرض کی کہ رسول اللہ صلعم کیوقت تو خدائے واحد پر لوگوں کا ایمان نہ تھا اس لئے بیعت کی ضرورت تھی مگر اب تو سب خدا کو مانتے ہیں پھر بیعت کی کیا ضرورت ہے +

فرمایا کہ اب بھی توحید کہاں ہے اس کا نام و نشان نہیں ہے جس طرح منافق صرف زبان سے کہہ چھوڑتے کہ ہم ایمان لائے ایسے ہی اب برائے نام خدا کا لفظ تو زبان پر آجاتا ہے جسکے اندر کوئی حقیقت نہیں ہوتی کفر اور فسق کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ نجاست سے بھرا ہوا دل لوگوں کا ہے خود اگر اپنے دل ہی سے شہادت لو۔ تو معلوم ہو گا کہ خدا سے کہاں تک تعلق ہے اور یہی توحید کہاں ہے

نزول اور بعثت کا فرق

جب زمانہ کی پلیدی حد درجہ تک پہنچتی ہے تو آسمان سے جو تائید یافتہ آتا ہے.... اس پر نزول کا لفظ بولا جاتا ہے اور جب زمانہ کچھ سُدھرا ہوا ہو تو بعثت کا لفظ اس کے موزون ہوتا ہے +

قبل از عشاء

الہام

فرمایا کہ یہ الفاظ الہام...... ہوئے ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔

"بلا نازل یا حادث یا"

یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔ رؤیا کا معاملہ بھی عجیب ہے پیچ در پیچ بات ہوتی ہے اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کی شہادت کو آنحضرت نے گایوں کے ذبح ہونے کے رنگ میں دیکھا۔ حالانکہ خدا اس بات پر بھی قادر تھا کہ خواب میں خاص صحابہ ہی کو دکھلا دیتا +

شیطان سے مراد

فرمایا شیطان سے مراد مجسم شے ہی نہیں ہوتی جیسے آج کل کے لوگ شیطان کے لفظ سے خیال کرتے ہیں کہ وہ کوئی لباس بھی پہنتا ہو گا بلکہ اس سے مراد شیطانی وساوس ہوتے ہیں یا کوئی شریر النفس آدمی +

۲۸- مئی ۱۹۰۳ء

پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے بخیر و عافیت باجماعت ادا کیں سوائے شام کے اور کوئی مجلس نہیں ہوئی۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاحی جلسہ

۱۵ مئی ۱۹۰۳ء کو کالج تعلیم الاسلام کا افتتاحی جلسہ ہونا تھا مگر چونکہ حضرت اقدس ع م کی طبیعت ناساز تھی اور آپ شریک جلسہ نہ ہو سکتے تھے اس لئے وہ تاریخ ملتوی کر دی گئی لیکن گذشتہ ایام سے آپ کی طبیعت رو بصحت تھی اس لئے آج کی تاریخ اس جلسہ کے لئے مقرر کی گئی ساڑھے چھ بجے کے بعد احاطہ سکول میں جلسہ کا انتظام ہوا اور ہر ایک پروفیسر اور مدرس اور لڑکے کی آنکھ خدا کے محبوب اور برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد آمد پر لگی ہوئی تھی۔ کہ اس اثناء میں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے آکر اطلاع دی کہ حضرت اقدس نے مجھے ایک پیغام دیکر روانہ کیا ہے اور وہ اس طرح سے ہے کہ میں نے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تشریف آوری کے واسطے عرض کی تھی آپ نے فرمایا کہ "میں اس وقت بیمار ہوں حتےٰ کہ چلنے سے بھی معذور ہوں لیکن وہاں حاضر ہونے سے بہت بہتر کام یہاں کر سکتا ہوں کہ اُدھر جس وقت افتتاح کا جلسہ شروع ہو گا میں بیت الدعا میں جا کر دعا کروں گا" یہہ کلمہ اور وعدہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کا بہت خوش کن اور امید دلانے والا ہے اگر آپ خود تشریف لاتے تو بھی باعث برکت تھا اور اگر اب نہیں لائے تو دعا فرما دینگے اور یہہ بھی خیر و برکت کا موجب ہو گی۔ اس قدر تقریر فرما کر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کرسی پر بیٹھ گئے اور اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے ڈائرکٹر **عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ** نے اٹھکر ذیل کی تقریر فرمائی +

جناب میر مجلس و حضار جلسہ۔ میں اسوقت کالج کے افتتاح کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں مگر بوجہ علالت طبع کے زیادہ دیر نہ بول سکوں گا۔ سب سے اول خدا کا احسان ہم پر ہے کہ جسکے فضل سے سب کام چل رہے ہیں یہ اسی کا فضل ہے کہ ہمیں اس سلسلہ میں داخل ہونے کی ہدایت ہوئی اور آخری زمانہ کے آخری امام یعنے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سایہ عاطفت میں ہمیں جگہ ملی خدا کرے کہ ہم کامل طور پر آخرین منہم میں سے ہو جاویں اس کالج کی غرض کوئی عام طور پر یہ نہیں ہے کہ معمولی طور پر دنیاوی تعلیم ہو اور صرف معاش کا ذریعہ اسے سمجھا جاوے بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ایک عالم اُس پاک سلسلہ کی تعلیم سے مستفید ہو جو کہ خدا نے قائم کیا ہے دنیوی تعلیم کا اگر کچھ حصہ اس میں ہے تو اس لئے کہ مروجہ علوم سے بھی واقفیت ہو۔ جس سے خدا تعالےٰ کی معرفت میں مدد ملے ورنہ اصل غرض دین اور دین کی تعلیم ہی ہے اور ایک بڑی غرض یہ بھی ہے کہ اپنی احمدی جماعت کے کم سن بچے ابتدا سے دینی علوم سے واقف ہوں اور حضور مسیح موعود ع م کے فیضان صحبت سے فائدہ اٹھاویں + اور بڑے ہو کر اُس پاک چشمہ سے ایک عالم کو سیراب کریں

جس سے وہ خود سیراب ہو چکے ہین +

یہ بھی عرض کرتا ہون کہ کالج کی موجودہ حالت سب احباب پر ظاہر ہے اس کے کارکنون نے جو کچھ آج تک کیا ہے وہ کسی انسانی طاقت کا نتیجہ نہین ہے بلکہ سب کچھ محض خدا کے فضل سے ہی ہوا ہے مدرسہ کو کھلے ہوئے پانچ سال ہو گئے یکم جنوری ۱۸۹۸ء مین پرائمری سکول کھلا تھا اس کے چار ماہ بعد ہی یعنے ۵ مئی ۱۸۹۸ء سے مدرسہ کو مڈل تک ترقی دیگئی پھر فروری ۱۹۰۰ء مین ہائی سکول ہوا اب اس امر کے اظہار کی خوشی ہے کہ آج وہ دن ہے کہ ہم اسے کالج بنا رہے ہین یہ ایک فوق العادت ترقی ہے اور صرف حضرت مسیح موعود کی دعاؤن کا نتیجہ ہے۔ علی گڈھ کالج ہندوستان مین ایک بڑا کالج ہے مگر اس نے بھی اس طرح ترقی نہین کی اور امید ہے جیسے کہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے دعاؤن کا وعدہ کیا ہے یہہ کالج بہت جلد ایک یونیورسٹی ہوگا اور اس احمدی جماعت کے لئے ایک بڑا مفید دارالعلوم ثابت ہوگا +

اگرچہ یہ سب کام خدا کے ہی ہین اور وہی ان کو چلا رہا ہے مگر تاہم ظاہری اسباب کے لحاظ سے طلباء اور ان کے والدین کو اس طرف بہت متوجہ ہونا چاہیئے اور اس ثواب کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے گو کہ یہ کالج چلیگا اور دعاؤن کے ذریعے اس کا نشوونما ہوگا مگر تاہم یہ بین خیال کہ ہر ایک اس کار خیر کے ثوابون سے حصہ لیوے کہا جاتا ہے کہ وہ مالی طور سے امداد دیوین + یہہ تقریر فرما کر ڈائرکٹر صاحب کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد احمدی جماعت کے

فخر حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب نے تقریر فرمائی جسے ہم انشاء اللہ آیندہ نمبر مین ہدیہ ناظرین کو کرینگے + (باقی دارد)

مغرب اور قبل از عشاء

بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس نے ماہ ربیع الاول ۱۳۲۱ ہجری بالمقدس کا ماہ مبارک دیکھا اور پھر اسپر فرمایا کہ ہر مہینہ اپنے اندر خیر اور شر کے لوازم رکھتا ہے اس لئے دعا کرنی چاہیئے +

مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا کہ عیسائیون کی طرف سے ایک انگریزی میگزین سہ ماہی رسالہ شایع ہونا شروع ہوا ہے اس مین ایک پادری نے لکھا ہے کہ اہل اسلام عیسویت مین اس لئے داخل نہین ہوتے کہ کثرت سے گناہون مین مبتلا ہین اور ان کے دل سخت ہو گئے ہین ہدایت کو قبول نہین کر سکتے +

اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جبتک انسان ایک فاسقانہ زندگی بسر کرتا ہے اس وقت تک اسے اس بات کی سمجھ نہین ہوتی کہ مین ایک مرنے والا جانور ہون جب بیماری یا موت آتی ہے تو اسکو سمجھ آتی ہے۔ اصل اسلام مین یہ خاصہ ہے کہ اگر ان کو دکھ ہو تو جلدی رجوع کرتا ہے ایسی چیز کوئی نہین لگی کہ اسے ہلاک کر دیوے۔ بدی کے ترک اور نیکی کے قبول کی طاقت اگر نہ ہو تو عیسائیون مین نہین ہو سکتی ہے دیکھا جاتا ہے کہ شراب جو ام الخبائث ہے اسے حلال سمجھا گیا ہے اس سے انسان خشوع خضوع سے جو کہ اصل جزو اسلام ہے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے۔ ایک شخص جو کہ رات دن نشہ مین رہتا ہے ہوش اس کے بجا ہی نہین ہوتے تو اسے دوسری بدیون کے ارتکاب مین کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے موقعہ موقعہ پر ہر ایک بات مثل زنا۔ چوری۔ قماربازی وغیرہ کر سکتا ہے۔ ہماری شریعت نے قطعاً اسکو بند کر دیا ہے اور یہانتک لکھدیا ہے کہ یہہ شیطان کے عمل سے ہے تا کہ خدا کا تعلق ٹوٹ جاوے۔ کیا عیسائی اس قابل ہین کہ دکھا دین کہ انجیل مین بھی کہین یہ لکھا ہے۔ جب مسیح کے معجزہ سے شراب بنی تو پھر اس کے استعمال مین دلیری خود ہی ہوگی۔ جو بڑا پرہیزگار ان مین ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ایک بوتل پی لیتا ہے ان کے اس قول پر تعجب آتا ہے کہ اسلام ایسی قوم ہے کہ عیسائیون کیطرف اس لئے نہین آتی کہ گناہ مین مبتلا ہے۔ حالانکہ جن امور کو وہ پیش کرتے ہین وہ خود گناہ کے اعلےٰ درجہ کے محرک ہین جبکہ زنا۔ شراب۔ حرامخوری وغیرہ سب حلال ہوئے تو اب ان کی اصطلاح کے لحاظ سے کونسی شے باقی ہے جسے گناہ کہا جاوے پس وہ بھی گناہ سے ایسے ہی پاک ہونگے جیسے کہ شاکت مت والے پاک ہوا کرتے ہین +

(شاکت مت ایک ہندوؤن کا فرقہ ہے کہ جب وہ ایک خاص منتر پڑھتے ہین تو اسوقت مان اور بہن بیٹی وغیرہ سے مجامعت انکے ہان جائز ہو جاتی ہے اور اسپر بڑا ثواب مترتب ہوتا ہے)

حکیم نورالدین صاحب نے اسوقت ایک قصہ سنایا کہ جب مین نے ایک شاکت مت والے پر ایک دفعہ اعتراض کیا تو اس نے جواب دیا کہ جب تمہارے قرآن کے منتر مین یہ طاقت ہے کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے بھائی کی لڑکی تمہارے لڑکے کے لئے جائز ہو جاتی ہے تو ہمارے منتر مین یہ طاقت ہے کہ وہ مان کو بھی جائز کر دیتا ہے حکیم صاحب نے فرمایا کہ اس کی اس جہالت کو سنکر مجھے کمال تعجب ہوا پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس پادری کا یہ مضمون اس لئے صدمہ دینے والا ہے کہ یہ لازمی امر ہے کہ جب ایک امر خلاف واقعہ بیان کیا جاوے تو طبعی طور پر انسان رنجیدہ ہو۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ وہ اس امر کا جواب دیوین کہ گناہ سے کیا مراد ہے۔ شراب۔ زنا۔ قماربازی گناہ ہے کہ نہین اگر گناہ ہے تو کیا اہل یورپ کی موجودہ حالت سے اہل اسلام کی حالت بہت اچھی ہے یا اسکے مساوی ہے یا اس سے کم ہے۔ اور جواب ایسے الفاظ مین دیوین کہ جسے پبلک خوب سمجھ لیوے اور ہمین دوبارہ استفسار کی ضرورت نہ پڑے۔ صغائر کا علم اللہ تعالےٰ کو ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بدنظری مین مبتلا ہے ممکن ہے کہ اس عورت کو بھی خبر نہو۔ جسپر بدنظری کرتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو۔ اور ایک شخص جو کہ شراب پیتا ہے یا زنا کرتا ہے تو اس کی خبر ایک دنیا کو ہوگی ان جرائم کا اسقدر بڑا جسم ہے کہ چھپ سکتا ہی نہین ہے شراب ایسی برائی ہے کہ بعض جرائم کو لازم پڑی ہوئی ہے۔ قماربازی مین اتلاف حقوق ہوتا ہے جہانتک ہم دیکھتے ہین اور خود مجرمین کی شہادت ملتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ شراب مین ترقی کا اول درجہ زنا ہے۔ آج کل کے تجارب سے ان باتون کی ترقی اور کثرت عیسائی ممالک مین ہے یا کہ اہل اسلام مین۔

اسی طرح پردہ کے اعتراض پر فرمایا کہ بے شک اہل اسلام نے طریق پردہ اختیار کیا ہے کتاب اللہ نے اسکو سمجھایا ہے تجارب نے اس کی تصدیق کی کہ وہ سچا تزکیہ نفس جو کہ بہت سے مجاہدات کے بعد پیدا ہوتا ہے وہ پردہ سے حاصل ہوتا ہے + مومنون کے تین قسم کے طبقات ہوتے ہین +

ایک وہ جو کہ ٹھوکر کھانے کے لائق ہوتے ہین **دوسرے** وہ جو کہ درمیان کے درجہ پر ہوتے ہین کہ ٹھوکر لگجاوے تو لگجاوے نہ لگے تو نہ ہی لگے۔ **تیسرے** سابقین۔ جن فطرتون نے کہ ترقی نہین کی وہ تو ٹھوکر کے قابل ہین۔ ان سے عورتونکو پردہ چاہیئے مثل مشہور ہے سہ خربط بہ گرچہ دزد آشنا است + ان کو ظالم بھی کہتے ہین جنپر کہ نفس امارہ غالب ہوتا ہے دوسرے درجہ والیکو مقتصد اور تیسرے والے کو سابق بالخیرات کہتے ہین اس حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر دیکھو کہ کیا تینون قسمون سے ایک قسم کا معاملہ ہو سکتا ہے کیا عیسائی اس بات کو بتلا سکتے ہین کہ ان مین سب پاک باز ہین شرابی نہین ہین زانی نہین ہین اگر پردہ ہوتا تو ان جرائم کی نوبت کیون آتی اور یہ ہزارہا ولد الحرام کیون ہوتے۔ تجربہ بتلا رہا ہے کہ عام زندگی والے یعنے ٹھوکر کھانے والے بہت ہین اور تیسرے درجہ والے دور کے ستارون کی طرح ہین اس لئے بلحاظ کثرت کے خدا کے قانون نے چاہا کہ پردہ کی رسم عام ہو۔ تجارب اور نظائر بھی بتلاتے ہین۔ یورپ اور امریکہ اور فرانس کی سیر کرو تو پتہ لگے گا۔ شرابی کو نہ طعن و تشنیع کا ڈر اور نہ ڈنڈے کا خوف ہوتا ہے (اس سے صاف ثابت ہے کہ اگر روبہ اصلاح ہونا محال ہے تو عیسائیونکا ہے)

۲۹- مئی سنہ ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے جمعہ اور باقی کی سب نمازین باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

بہت سے نئے احباب نے حضرت اقدس سے بیعت کی جسپر آپ نے ان کو بذریعہ ایک تقریر کے ارشاد فرمایا-

(اس تقریر کا اول حصہ ضبط نہ ہو سکا دنیا پرستی کا ذکر تھا اور اسوقت جو علما کیحالت تھی وہ بتلائی جارہی تھی)

پاک باطن اور پاک روح والے جو لوگ ہوتے ہین وہ ان باتون سے ہزارون کوس دور ہوتے ہین- علالوگ دین کے قیم ہوتے ہین جب وہی ایسے ہوئے- تو دنیا کا کیا حال- ایک زہرناک کیڑا انکے دلون کو کھا گیا ہے ہرایک شخص کو دیکھ لو کہ بہت سا حصہ دنیا کا اس کے اندر بھرا ہے ضرورت پر مقدمون مین جھوٹے گواہ بناتے ہین خود جھوٹ بولتے ہین کہ کسی نہ کسی طرح ہم کامیاب ہو جاوین ہر پہلو مین دیکھ لو دنیا پرستی نے ہلاک کر دیا ہے +

عیسائیون کی لگاتار یہ کوشش ہے کہ کسی طرح اسلام کا نام زمین سے مٹ جاوے اور اب خدا چاہتا ہے کہ از سر نو اسلام کو زندہ کرے- سابقہ کتب مین ان باتون کا ذکر تھا +

کہ مسلمانون کو ایک زحمت اندرونی ہوگی ایمان اٹھ جاویگا دنیا کے کیڑے ہو جاوینگے جو محبت خدا سے چاہیئے وہ دنیا سے کرینگے- دوستی محبت میل ملاپ سب دنیا کے واسطے ہوگا- دوسری بلا و آفت یہ ہوگی کہ ایک انسان کی پرستار عیسائی قوم ان کو گمراہ کرنے پر آمادہ ہوگی سو تم دیکھتے ہو کہ انہون نے مکر کا جال کیسا پھیلایا ہے- شہر بشہر ان کے پادری موجود ہین- عورتین ہر جگہ پھرتی ہین- گاؤن مین بھی دنیان ڈالی ہوئی ہین ان کا ارادہ ہے کہ ایک مسلمان بھی دنیا مین نہ رہے- من گھڑت باتین بنا کر آنحضرت کی بے ادبیان کرتے ہین اور راتدن اس کوشش مین ہین کہ آنحضرت صلعم سے مسلمانون کے دل بیزار ہون- حال کے مسلمان جن کی مت ماری گئی ہے بدقسمتی سے اندھے ہوگئے ہین وہی بات کرتے ہین کہ اسلام کو فائدہ پہونچے اور عیسائیون کو پہونچے- آنحضرت صلعم کی عمر ۶۳ برس گھٹتے ہین- اور مسیح کو قیامت تک زندہ مانتے ہین پھر یہ کہ آخری زمانہ مین وہی آوے گا- حکم اور قاضی بھی وہی ہوگا- دوسری بات یہ مانتے ہین کہ وہ خالق بھی ہے- جانور اس نے بنائے مردہ اس سے زندہ ہوگئے- غرضکہ اس قسم کی باتون سے عیسائیون کی اسقدر تائید کرتے ہین کہ ان مین اور عیسائیون مین صرف انیس اور بیس کا فرق رہ جاتا ہے جسقدر باتین یہ مسیح کی نسبت کرتے ہین ویسی ایک بھی آنحضرت کی نسبت نہین کرتے- آج تک ۲۹ لاکھ مسلمان مرتد ہو چکے ہین حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے کہ اگر ایک اس مین مرتد ہوتا تو قیامت برپا ہو جاتی ایسی باتین کہ جن سے خدا ناراض ہو کر کے عیسائیون کی امداد کرتے ہین ایک طرف نہ ان مین تقوےٰ الٰہی نہ طہارت ایکطرف عیسائی غالب آگئے کئی لاکھ رسالہ ہر ماہ عیسائیون کیطرف سے نکلتے ہین جن مین افترا عیب شماری- اور ہتک اسلام کے مضامین ہوتے ہین جس حالت مین خدا نے اسلام کی نسبت کہا کہ وہ قیامت تک زندہ مذہب ہوگا وہ اسلام کی اس حالت کو کیسے دیکھے اگر اب بھی وہ مجدد نہ بھیجے حالانکہ سو سال صدی کے گذر گئے ۲۰ سال اور بھی اوپر ہوئے تو اب اندازہ کر لو کہ اور ایک صد سال تک اسلام کا کیا حال ہوگا ۱۰۰ برس بعد مجدد آنے مین یہ حکمت ہے کہ ایک سو سال کے گذرنے تک پہلے علم والے گذر جاتے ہین اور اپنی باتین اپنے ساتھ قبر مین لے جاتے ہین- اگر نئے علوم پھر خدا نہ بتلا دے تو حق کیسے قایم رہے چونکہ علم مین فرق آجاتا ہے اسلئے آسمان پر ایک نئی بنیاد ڈالی جاتی ہے- تم دیکھتے ہو کہ صدی گذر گئی اور اس پر ۲۰ برس اور بھی گذر گئے اب خدا نے ایک سلسلہ قائم کیا اور مجھے مسیح موعود بنایا- یہ بات بناوٹی نہین ہے اسکے واسطے نشانات ہین- لکھا ہوا تھا کہ چاند اور سورج کا گرہن ماہ رمضان مین ہوگا ویسے ہی ہوا پھر طاعون لکھی تھی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر ستر ستر بلکہ چھتر برس کی ہوتی ہے- ابھی تو کے آدمی اور کے پیر شدی کا معاملہ ہے یہ خدا کی آفت ہے فیصلہ کر کے چھوڑے گی سب انبیاء نے اس کی خبر دی ہے- قرآن شریف مین اسکا ذکر ہے جیسے کہ لکھا ہے **ان من قریۃ نحن مھلکوھا او معذبوھا قبل یوم القیامۃ**- کوئی بستی اور گاؤن ایسا نہ ہوگا کہ جسے ہم قیامت سے پیشتر یا تو بالکل ہلاک اور تباہ کر دیوینگے یا خطرناک عذاب مین مبتلا کر دینگے اس سے مراد یہی طاعون ہے اور اسی آخری زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی تھی- غرضکہ یہ ایک خطرناک نشان ہے- گرہن والا نشان تو لوگون نے ہنسی خوشی سے دیکھ لیا- مگر یہ اس طرح نہ ہوگا- دیکھا جاتا ہے کہ ابھی تک طاعون کا اثر دلون پر کچھ نہین ہے- اعتراض کرتے ہین کہ ہمارے آدمی کیون مرتے ہین یہ لوگ سمجھتے نہین ہین کہ آنحضرت سے بھی جب یہ لوگ عذاب کا معجزہ طلب کرتے تھے تو یہ معجزہ ملا کہ تلوار سے ہلاک ہوگئے- یہ بھی ایک قسم کا عذاب تھا تو اگرچہ مقابلہ کیوقت صحابہ بھی شہید ہوتے تھے **مگر اسلام تو ان کے ساتھ شہید نہ ہو جاتا تھا**- ہر روز ترقی اسلام کی ہوتی کفار آخر کار گھٹتے گھٹتے ایسے معدوم ہوگئے کہ ان کا نام و نشان نہ رہا- اگر ایک کا ایک پیسہ چوری جاوے اور ایک سب کچھ گھر بار تک چلا جاوے تو کیا موخر الذکر پہلے کو کہہ سکتا ہے کہ چونکہ تیرا بھی ایک پیسہ چوری ہوا ہے تو مین اور تو برابر ہین- بھلا سوچو تو سہی اگر ستر برس تک ہمارا ایک آدمی بھی نہ مرے تو دنیا مین کوئی ایسا رہیگا جو مسلمان نہ ہو- خدا کو یہ امر منظور نہین ہے اور نہ ایسا کبھی ہوا- ایمان کی حالت مین التباس کا ہونا ضروری ہے جبتک ایک شخص ہماری جماعت مین داخل ہو کر وہ تقوےٰ اختیار نہ کرے جسے خدا چاہتا ہے- تب تک وہ خدا کی حفاظت مین پورے طور پر کیسے آسکتا ہے- صحابہ کرام رض مین بھی ہم یہ بات دیکھتے ہین کہ جنسے خدا نے بڑے بڑے کام لیئے تھے وہ تو ہلاک نہ ہوئے جیسے ابوبکر رض عمر رض اور دیگر اصحاب مگر دوسرون کو خدا نے جلدی دنیا سے رخصت کر کے کہا کہ تم لوگ بہشتون مین داخل ہو جاؤ ایک جاہل کو حقیقت کی خبر نہین ہوتی منہ مین جو بات آئی کہدی- ہر نبی کے ساتھ ایسا ہوا کہ مقابلہ کیوقت جہان کفار مرتے رہے اس کی جمعیت مین سے بھی کچھ مرتے رہے- حضرت موسےٰ کی جنگ مین اگر ایکطرف کنعانی مرتے تو ایکطرف اسرائیلی بھی مرتے- اگر خدا ایسی کھلی کھلی بات کر دے کہ اندھے بھی فرق کرین تو پھر ایک بھی کافر نہ رہے سوٹے کا سانپ اگر بنا دیا تو اس سے لوگو نکو کیا- مگر جان کے بچنے کا علاج اگر انکو ملتا ہو تو ایمان لانے سے کون باہر رہتا ہے تمام یورپ اور امریکہ بھی جلدی ہی داخل اسلام ہو جاوین مگر خدا تعالےٰ ہمیشہ امتیاز چاہتا ہے یہ ایک وقت ہے کہ جیسے صحابہ کرام کو خدا نے دین کی اشاعت کیواسطے پیدا کیا اور انہون نے توحید پھیلائی اب بھی خدا کا ارادہ ہے کہ وہی توحید پھیلے + **جو آویگا وہ خدا کی رحمت سے بے نصیب تو نہ رہیگا مگر اپنے وجود کو جسقدر کارآمد بناویگا اسیقدر اسکی حفاظت ہوگی + باقی آئندہ**

مقدمہ کی فتح

اور احمدی جماعت کو مبارک

جہلم کے جس مقدمہ پر حضرت اقدس تشریف لیگئے تھے اور جو خدا کے افضل سے اول پیشی پر ہی خارج ہوگیا تھا ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسکی نگرانی کی درخواست مولوی کرم الدین نے دی تھی اور جسکی نسبت ۱۵- مئی کو فریقین کو وجوہات سنکر عدالت نے یہ فرمایا تھا کہ آخر مئی تک فیصلہ سنایا جاویگا الحمدللہ کہ وہ فیصلہ ہمارے حق مین صادر ہوا اور نگرانی کی درخواست نامنظور ہوئی ہے +

درس قرآن شریف

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلنک علیہم حفیظا ✤

جس نے رسول کا کہا مانا اس نے بیشک اللہ تعالے کا ہی کہا مانا اور جس نے اطاعت سے منہ پھیرا تو ہم نے تجھکو ان پر پاسبان بناکر نہین بھیجا ✤

کچھ آج کل ایک مسئلہ ہے جو کہ لوگون کی جہالت اور شوخی سے پیدا ہوگیا ہے کچھ لوگ کہتے ہین کہ حدیثون کے ماننے اور ان پر عملدرآمد کی ضرورت نہین ہے اللہ تعالے نے اس کا جواب اس آیت مین دیا ہے کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے - دیکھو یہ نہین کہا کہ من یطع اللہ فقد اطاع الرسول بلکہ کہا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ - اس کا باعث یہ ہے کہ اللہ تعالے کا حکم تو ماننا ہی تھا اگر انکار ہوتا تو رسول کے حکم کا ہوتا تھا اور ممکن تھا کہ اگر من یطع اللہ فقد اطاع الرسول لکھا ہوتا تو لوگ رسول اور اس کے احکام کی مطلق پرواہی نہ کرتے - جیسے کہ اب اس وقت بعض لوگون کا خیال ہوگیا ہے اسی واسطے اللہ تعالے حکیم علیم اور خبیر نے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے ✤

جو لوگ احادیث کے منکر ہین انکو چاہئے کہ اس آیت شریف کے بالمقابل ایک اس مضمون کی آیت قرآن شریف مین سے پیش کرین جس مین اللہ تعالے نے رسول کی اتباع سے بالکل منع کیا ہو - اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اللہ تعالے کے احکام مین وہ تو اللہ تعالے کے ہین ہی لیکن جو احکام رسول کے ہین وہ بھی اللہ تعالے کے ہی ہین - خدا تعالے نے جس طرح قرآن شریف کی حفاظت کی ہے اسی طرح تعامل اور حدیث کی بھی کی ہے انشاء اللہ اس مسئلہ پر ہم مفصل مضمون کسی اور وقت سنا دین گے ✤

ویقولون طاعۃ فاذا برزوا من عندک بیت طائفۃ منہم غیر الذی تقول واللہ یکتب ما یبیتون فاعرض عنہم وتوکل علی اللہ وکفی باللہ وکیلا - پ ۵ ۸ -

وہ کہتے ہین کہ ہم تو فرمانبردار ہین - پس جب باہر چلے جاتے ہین تیرے پاس سے تو جو کچھ تو کہتا ہے - اس کے خلاف رات کو چھپ چھپ کر ایک گروہ سرگوشی کرتا ہے اور اللہ تعالے جو کچھ وہ کرتے ہین اسے محفوظ کر رکھتا ہے تو ان سے اعراض کر لے اور اللہ پر توکل کر اور اللہ ہی کافی کارساز ہے ✤

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

کیا یہ لوگ قرآن مین غور نہین کرتے اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس مین بہت بڑا اختلاف ہوتا ✤

قرآن کے منجانب اللہ ہونے کے جو دلائل ہین ان مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر یہ غیر اللہ کیطرف سے ہوتا تو اس مین بڑا اختلاف پاتے - مین نے اس امر پر غور کیا ہے کہ کیا کیا اختلاف ہو سکتے تھے تو ان مین سے مجھے چند ایک بڑے بڑے اختلاف یہ معلوم ہوئے ہین -

اول انسان جب بات کرنے لگتا ہے تو اس کے مخاطب مختلف قسم کے لوگ ہوا کرتے ہین - کبھی جاہل - کبھی عالم - کبھی نادان کبھی کم سمجھ - کبھی زکی الطبع تو ایسے موقعہ پر ایک سپیکر یا خطیب کو ناظرین کی طرز اور لیاقت کا خیال کر کے ان کے فہم اور عقل کے مطابق بات کرنی پڑتی ہے اور مختلف موقعون پر اسے مختلف کلام ... کرنیکا اتفاق پڑتا ہے تو اکثر اوقات دو مختلف موقعون اور مجلسون کی باتون مین جو وہ کرتا ہے بڑا بھاری اختلاف ہو جایا کرتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ قرآن کو ہر ایک قسم کے مذاق کے لوگون سے واسطہ پڑتا ہے مگر اس مین یہ اختلاف بالکل ممکن ہی نہین ہے - قرآن جیسے مکہ معظمہ کے جاہلون کے لئے ہے ویسے ہی مدینہ طیبہ کے بڑے بڑے عالم اور فقیہ یہودیون کے لئے بھی ہے ✤

دوم زمانہ کی تعداد سے بھی آدمی کے بیان پر اثر ہوتا ہے - مثلاً اگر ایک لکچرار متواتر ۲۳ برس تک لکچر دیتا رہے تو اسکے پہلے اور پچھلے لکچرون مین ضرور اختلاف ہوگا لیکن قرآن اس قسم کے اختلاف سے بھی بری ہے اس کا طرز بیان شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی ہے ✤

سوم ایک وقت مین جب انسان لکھتا ہے یا کچھ تقریر کرتا ہے تو جس قدرت کے اردگرد کے نظارون کا اسے محدود علم ہوتا ہے انہی کے مطابق وہ بیان کرتا ہے - اور اپنے استدلال مین انہی کے نظائر لاتا ہے لیکن چند دنون کے بعد قدرت کے نظارے جب اور رنگ دکھاتے ہین اور سابقہ تجارب جھوٹے اور کمزور ثابت ہوتے ہین تو اسے اپنے خیالات کی تبدیلی کرنی پڑتی ہے مثلاً اس سے پیشتر سب یہ مانتے تھے کہ ہوا اپنا بوجھ اشیاء پر ڈالتی ہے اور اب ایک کتاب لکھی گئی ہے کہ ہوا اپنا کوئی بوجھ نہین ڈالتی اور یہ مسئلہ سابقہ علم طبیعات کی تحقیقات کے بالکل برخلاف ہے ✤ (باقی آیندہ)

اصلاح مستورات

اسماء

اسماء - حضرت ابوبکر رض کی بیٹی اور حضرت عائشہ صدیقہ رض کی بڑی بہن کا نام ہے - جلیل القدر صحابیہ تھین سترہ اشخاص کے بعد مشرف باسلام ہوئین - حضرت عائشہ صدیقہ رض سے دس برس بڑی تھین - ان کے خاوند حضرت زبیر رض عشرہ مبشرہ سے تھے - اسماء ذات النطاقین کے لقب سے زیادہ مشہور تھین کیونکہ جس رات نبی آخر الزمان صلعم نے مکہ معظمہ سے ہجرت کی تو انہون نے اپنے نطاق (زیر جامہ) کے دو حصے کئے تھے - ایک حصے کو آپ کا دسترخوان اور دوسرے کو بند مشک بنایا تھا - آنحضرت صلعم نے ان کی اس خدمت سے خوش ہوکر دعا دی تھی کہ اے اسماء خدا تعالے تجھکو ایک نطاق کے بدلے دو نطاق عنایت کریگا ✤

لکھا ہے کہ یہود نے مشہور کیا تھا کہ ہم نے ایسا جادو کر دیا ہے کہ اب مسلمانون کی اولاد ہی نہ ہوگی - یہ تو نہین معلوم کہ اس افواہ کا اثر مسلمان پبلک پر کس قدر ہوا لیکن اتنا ضرور معلوم ہے کہ اس پیشگوئی کے بعد پہلا لڑکا "عبداللہ ابن زبیر رض" سنہ ۱ھ مین حضرت اسماء رض ہی کے بطن سے پیدا ہوا اور سب مسلمانون نے کفار کی تکذیب سے خوش ہوکر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے ✤

حضرت اسماء رض بڑی دلیر اور جنگجو تھین - خاصکر جنگ یرموک مین تو ان کا یہ حال تھا کہ اپنے شوہر حضرت زبیر رض کی باگ سے باگ ملادی تھی اور جب ان کے شوہر اپنی تلوار کا وار کفار پر کرتے تھے تو اسماء رض بھی اس کے جواب مین ایک وار کرتی تھین - ان کی جرأت اور دلاوری کو دیکھ کر مردون کو رشک پیدا ہوگیا تھا ✤

سنہ ۳۶ھ مین جبکہ حضرت زبیر رض واقعۃ الجمل سے واپس آرہے تھے تو ایک شخص عمرو بن جرموز المجاشعی نے وادی السباع مین آپ کو شہید کیا حضرت اسماء رض کو جب یہ واقعہ سنایا گیا تو آپ کو بہت ملال ہوا - اور اسی غم مین یہ مرثیہ زبان پر لائین جس کا ترجمہ یہ ہے - ؎

ابن جرموز نے مصیبت مین لڑنے والے سوار کیساتھ
پریشانی کے دن دغابازی کی ✤ اے عمر
اگر تو اسے متنبہ کر دیتا تو اسے ہرگز ہرگز بزدل اور
بودا نہ پاتا ✤ خدا تجھ سے سمجھے تو نے کس کو قتل کیا
✤ تجھ پر عذاب الہی نازل ہو ✤

(باقی آیندہ)

مراسلات

معزز ناظرین

آپ البدر کے سچے معاون اور خیرخواہ منشی احمد دین صاحب کے نام نامی سے بخوبی واقف ہونگے جو ہمدردی ان کو البدر سے ہے اس کا اور نیز احمدی جماعت کیواسطے البدر جیسے اخبار کی واقعی ضرورت کو محسوس کرکے انہوں نے ایک ضروری عرضداشت احمدی جماعت کیخدمت میں اسلئے روانہ کی ہے کہ اسے درج اخبار کیا جاوے اس لئے امید ہے کہ آپ اسے مطالعہ فرما کر عملی طور پر اس نصرت سے حصہ لینگے جس میں منشی صاحب نے آپ کے ساتھ ملکر ہاتھ بٹانا چاہا ہے +

خاکسار محمد افضل

فرقہ احمدیہ کیخدمین نہایت ادب اور محبت سے ایک ضروری عرضداشت

معزز برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں اپنا ما فی الضمیر اپنے معزز و مکرم بھائیوں کیخدمت میں بذریعہ اخبار ظاہر کرنے کی جرأت کرتا ہوں + اس میں شک نہیں کہ میری تحریر میں بلحاظ مضمون نگاری کے اعزاز سے مشرف ہونے کی قابلیت نہیں ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں ہو کہ اگر اس تحریر سے میرا اصل منشاء ناظرین کے ذہن نشین ہوگیا (شاید کہ ہمین بفضلہ بار دیر وبال) - تو مذکورہ بالا ناقابلیت کی حسرت نہیں رہیگی - وعلیہ التکلان +

برادرانم! یہ درست ہو کہ اس وقت ہر ملک ہر قوم اور ہر ملت کا مذاق بگڑا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس امام ہمام مسیح موعود مہدی مسعود نے نزول اجلال فرمایا +

میرا روئے سخن ان اشخاص کیطرف نہیں ہے - جو ابھی تک امام ہمام علیہ البرکات والسلام کے منکر ہیں یا انکی نسبت مذبذب ہیں بلکہ میں ان مکرم و ذی مبارک احباب کیخدمت میں عرض کر رہا ہوں جو امام وقت کی شناخت کے شرف سے مشرف ہو چکے ہیں اور جن کی تعداد دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اور جنکا اندازہ اسوقت ڈیڑھ لاکھ سے کچھ اوپر ہی ادیر لگایا جاتا ہے اور جسکے ہر ایک فرد نے امام وقت کے ہاتھ پر اس امر کا اقرار صحیح کر لیا ہوا ہے کہ وہ ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے - یعنی ایسی جماعت کو بلحاظ اس کہ ان سب کا مذاق واحد اور بلا اختلاف ہی بمنزلہ فرد واحد کے تصور کرکے اپنا مخاطب بناتا ہوں -

اس جماعت کو جو کہ ایک معزز رسول اور معزز امام نے تیار کی ہو اور جس کی عمارت کی بنیاد خالص اسلام کے عقاید صحیحہ اور معتقدات حقہ کی بنا پر رکھی گئی ہے اور بالکل وہ برگزیدہ اور بزرگ امام اس جماعت میں موجود ہو لازم اور ضروری ہے کہ (اول) امام ہمام کے احکام سے باخبر رہیں (دوم) احکام امام پر کاربند اور عامل ہونے کی سعی کریں - یہ صحیح ہے کہ کوئی بھی جماعت بغیر البدر میں اور آنا فانا کامل و مکمل نہیں ہو جایا کرتی لیکن پھر بھی نہایت افسوس کا مقام ہے کہ

امام ہمام کے منشاء و احکام سے باخبر رکھنے اور خصوصاً آنکے صبح و شام کے کلام سے مطلع کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ایک نہایت قانع دوست منشی محمد افضل صاحب کے اہتمام سے البدر اخبار نکلتا ہے جو ہفتہ بہفتہ حضرت اقدس عہ کی صبح و شام کی گفتگو اپنے ناظرین کو سناتا رہتا ہے

اس کا ایک ایک فقرہ جو خدا کے برگزیدہ - اور راستباز امام کے منہ سے نکلا ہوا ہوتا ہے راستی طلب احباب کے لئے مفرح یاقوتی سے کم نہیں +

اس کی درازی عمر کے لئے دعا کرنا فی المعنی حضرت اقدس عہ امام ہمام کی درازی عمر کی دعا کرتا ہے جن کے کلام مبارک پر اس کی زندگی موقوف ہے +

اس کی بہتری اور ترقی اشاعت میں کوشش کرنا درحقیقت امام ہمام کے مشن کی اشاعت کرنا ہے +

اس کی زیادہ جلدوں کے جمع ہونے کی خواہش اور آرزو کرنا موجودہ کتب خانوں اور لائبریریوں کی زینت بڑھانا ہے +

اس کے مضامین عالیہ و علوم حقہ کا ذخیرہ موجودہ نسلوں کیطرف سے آیندہ نسلوں کے لئے بہترین خزانہ چھوڑ جانا ہے +

اس کا کلام کلام الملوک ملوک الکلام کا حکم رکھتا ہے +

اس کا پڑھنا دارالامان میں رہنے اور حضرت اقدس امام ہمام کی زیارت کا قائم مقام ہے +

اس کے لکھنے اور نکالنے والے نے اسکے لکھنے میں لاریب دینی خدمت کو دنیوی تمتع پر مقدم رکھا ہے -

وہ قرآنی معارف اور علوم الٰہیہ کے نکات سے لبریز اور لبالب ہے + وہ اور صرف وہی ایک ایسا اخبار ہے جو نجات کے کفیل اور ضمین ہونیکا مستحق و سزاوار ہے +

پس ایسا پرچہ جو مندرجہ بالا اور دیگر ہمچو قسم صدہا برکات و نعماء پر مشتمل و مبنی ہو اور جسکی قیمت اسقدر قلیل و اقل ہو کہ کثیر الاشاعت ہونیکے بدون اسکا قیام بھی ناممکن ہو یعنے معہ محصول ڈاک صرف ۲ عہ + اس کی اشاعت ڈیڑھ لاکھ اشخاص کی جماعت میں ابھی ہزار تک بھی نہیں پہونچی +

میں پھر اپنے احمدی بھائیوں کی توجہ البدر کے قیام کیطرف منعطف کرنے کیلئے سمع خراش ہوتا ہوں کہ وہ اس ناچیز تحریر کو پڑھکر اس اپنے ضروری پرچے کے قیام و استحکام پر غور فرماویں اور کم از کم اسکو ایسا کر دیں کہ وہ آپ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جاوے +

دنیا کے ضروری غیر ضروری مشاغل ہر ایک دوست کو کرنے ہی پڑتے ہیں یہ ایک دینی خدمت ہو اور پھر ایسی خدمت کہ شاق نہیں مالا یطاق نہیں +

ہمارا کونسا دوست ایسا ہے کہ جو دس دس پانچ پانچ خریدار بہم نہیں پہونچا سکتا - بالفرض اگر معدودے چند ایسے اصحاب بھی ہیں تو وہ ایک ایک دو دو خریدار ہی دیدیں - غرضکہ ہر ایک دوست کم از کم ایک ایک خریدار بہم پہونچانا اپنا فرض سمجھے تو پھر بھی اس کو کچھ سہارا ہو جاتا ہے +

ایک اور بات بھی عرض کرنے کے قابل ہو کہ گو ہمارے مکرم دوست محمد افضل نے بوجہ اسکے کہ وہ درحقیقت اخبار نویسی کی مشکلات سے پورے واقف نہ تھے عام قیمت معہ محصول ۲عہ سالانہ رکھدی ہے لیکن ذی مقدرت احباب کے لئے اگر وہ اپنی عالی ہمتی اور علو حوصلگی سے امداداً کچھ زیادہ قیمت دیدیں تو مضایقہ کیا بلکہ عین مناسب و درشایان ہے - جیسا کہ میرے ایک عزیز مخلص منشی محمد الدین صاحب گرداور نے دو روپیہ چھ آنہ پر پرچہ اپنے نام جاری کرایا - بعد میں ان کے صاحبزادہ برخوردار محمد ظہیر الدین نے وہی پرچہ اپنے نام منگوانا شروع کر لیا - میں نے منشی محمد الدین صاحب کو اور پرچہ خریدنے اور زیادہ قیمت دینے کے لئے کہا تو انہوں نے للعہ روپیہ پر پرچہ اپنی نام جاری کرانا منظور کر لیا -

بالآخر میں صدق دل سے کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے دلی اخلاص سے لکھا ہے - اور بمصداق

آمادہ صد سرود در دم + ناکردہ تمام یک نوا را

بہت تھوڑا لکھا ہے - میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اور حضرت اقدس امام ہمام کے میامن و برکات سے اس پرچے کے قیام و استحکام کیطرف ہماری جماعت کو توجہ دلائے اور اس پرچہ کے مضامین عالیہ پر کاربند ہونے کی توفیق ہم سب کو نصیب کرے - آمین ثم آمین +

(خریداران البدر سے التماس ہے کہ اپنے ایک احمدی بھائی کی اس درخواست کو وہ دوسرے احمدی احباب کے کانوں تک ضرور پہونچا دیویں +) (محمد افضل)

ہیچمیرز احمد الدین عفی عنہ -
اپیل نویس از گوجرانوالہ

البدر

اس ہفتہ ہم نے ایک مراسلہ منشی احمد دین صاحب گوجرانوالہ کا اخبار مین دیا ہے امید ہے کہ ناظرین البدر اسپر کامل توجہ فرماوینگے اور جن احباب نے آجتک کوئی کوشش پیشگی قیمت ادا کرنیوالی خریدارونکے ہم پہونچانے مین نہین کی وہ اب ضرور کرینگے۔ اسقدر ارزان پرچہ کی اشاعت کو ایکہزار تک جلد پہونچا دینا ہمارے باہمت احباب کیلئے کچھ مشکل امر نہین ہے

رسالہ ماہوار

کے خریدارون کی درخواستین آرہی ہین اور بعض احباب نے تو یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی نمبر اسکا نکلا ہے تو جلد روانہ کرو۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اب نئے جماعت مین داخل ہوئے ہین انکو اس رسالہ کی بہت ضرورت ہے چنانچہ آج تک جسقدر درخواستین آئی ہین ان مین سے اکثر نو بیعت کنندگان کی ہین لیکن جبتک ایک صد درخواست پوری نہ ہولیگی رسالہ ہرگز شایع نہ ہوگا +

البدر جلد اول ۱۹۰۲ء

کے جسقدر خریدار ہین ان مین سے اکثر کیطرف ۱۹۰۲ء کے متعدد چند نمبرون کی قیمت ابھی تک بقایا چلی آتی ہے جو لینے ہین ایسے احباب کو چاہیئے کہ اسے جلد ادا کر کے حساب بیباق کر دین +

امریکہ مین احمدی سلسلہ کی تحریرات کا اثر اور اشاعت تصویر کے نتایج

احمدی جماعت کے لئے یہ بھاری خوشی کا مقام ہے کہ اب انکے ہادی کامل حضرت مسیح موعود ع کی دعاؤن نے اہل امریکہ کے دلون پر اثر اندازی شروع کر دی ہے البدر کے گذشتہ نمبرون سے ایک احمدی امریکن کا پتہ آپکو ملا ہوگا کہ جس نے بصدق دل حضرت اقدس کے مشن کو قبول کیا ہے اور اب امریکہ کے ایک اور علاقہ سنٹیا رو کیلیفورنیا سے ۱۲ اپریل کی لکھی ہوئی چٹھی ایک امریکن عورت کیطرف سے آئی ہے جو کہ مسٹر ڈوئی کے پیرو ؤن مین سے ہے۔ اسنے اس امر کی تفصیل تو نہین دی کہ اس نے کیون ڈوئی کو قبول کیا۔ وہ یہہ بیان کرتی ہے کہ جس نام کیساتھ محمد کا لفظ ہوتا مین اسکو بت پرست ہی خیال کرتی رہی۔ وہ اپنے خط مین انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو طلب کرتی ہے اور اظہار کرتی ہے کہ وہ بائیبل کی تعلیم کا تعاقب بڑی کوشش سے کر رہی ہے خط کے اخیر مین اسکا یہ فقرہ ہے۔ "کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مین مرزا غلام احمد کی تصویر کو دیکھتی رہون وہ تو بالکل مسیح کی طرح معلوم ہوتا ہے"

اسکا انگریزی فقرہ جو اسنے لکھا ہے یہ ہے +

I love to look at the photo of Mirza Ghulam ahmad he looks so like Jesus.

اخبار البدر کے پیشگی قیمت ادا کرنے والے خریدارونکو ہمارے کارخانہ کی مشتہرہ ادویہ ۵ روپیہ فیصدی رعایت سے ملا کرین گی +

(رپرو پرایٹر)

طبی نوٹ

روس کے ایک مشہور ڈاکٹر نے دریافت اور تجربہ کیا ہے کہ جو درد عمل جراحی سے پیدا ہوتا ہے اسکے رفع کرنے کا علاج صرف نیلگون روشنی ہے۔

خارش ہر ایک قسم کی بالکثر صفائی کے نہ رکھنے اور میلے پانی کے غسل سے ہوتی ہے۔

پسینہ آیا ہوا اور انسان نہا لیوے تو جریان اسہال زکام اکثر ہو جاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ پھر طبیعت کو پسینہ کیطرف رغبت دلائی جاوے +

زکام مین رائی کا پاشویہ بہت مفید ہے اور شربت بنفشہ خالص۔ عرق بادیان ۲ تولہ پوست اسبغول مجرب علاج ہے۔

نبض ہر ایک شہر کے عام تندرستون ہیشہ والون اور ہر ایک عمر کی نبض کو معیار بنا لینا چاہئیے اسکے بعد چار کہ انگلیان ایک جیسے دباؤ پر نبض پر رکھے۔ اگر دونون ہاتھون مین پہلی انگلی پر نبض کی ضرب زور سے لگے اور جلدی جلدی چلے تو سر کے اگلے حصہ مین ضرور درد ہوگا اگر دھیمی ہو تو پچھلے حصہ مین اگر ایک طرف زور دے تو سر کا ضعف ہوگا۔ اگر دوسری انگلی پر ضرب زور سے لگے تو داہنے ہاتھ سے جگر بائین سے طحال اور دونون سے معدے کی بیماری کا پتہ ملیگا۔ اگر دائین طرف خالی ہو تو کلی منی یا چربیان ہوگا اور چوتھی انگلی پر نبض کی زد کو تعلق رحم مثانہ خصیہ اور گردہ سے ہے +

عورتون کی ہر ایک بیماری مین حیض کے حالات اور ورم رحم کو ضرور مد نظر رکھنا چاہئیے +

جو مرد اور عورت قلت دم مین مبتلا ہون ان کی اولاد اکثر محفوظ نہین رہ سکتی۔ ایسے لوگون کو نباتی مقویات مثل گلو چرائتہ۔ کولمبا کو آشیا۔ جنتیانہ۔ ایک مدت دراز تک کھلانا چاہیئے۔ اور جماع سے پرہیز کرنا چاہیئے ہوا خوری اور محنت کی عادت کرین اور نباتی مقویات کے بعد آسوان (لوہے) کے مقویات کو استعمال کرین +

بچے کو جب معدہ کی بیماری ہو تو معدہ حرکت نہ کریگا سینہ حرکت کریگا اور اگر سینہ کی بیماری ہو تو سینہ کی بجائے معدہ حرکت کریگا امعا کی بیماری۔ یا سوء ہضم ہو تو نیند مین دانت کھلے رہتے ہین اگر آنکھ زیادہ بند کرے تو دانت کی بیماری منہ مین ہاتھ ڈالے تو حنجرہ کی بیماری تالو نیچا ہو تو دماغ کی بیماری ہوگی +

نظم

میرے عزیز و ہے اک گذارش سنو تم از راہ مہربانی
خدا تمہین بخشے اپنی رحمت سے پاک قرآن کی رازدانی
خدا کا وعدہ ہے درج قرآن کہ میرا لشکر رہیگا غالب
یہہ وعدہ حق ہے۔ یہہ قول فیصل ہے۔ اور ہے حکم آسمانی
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ قوی بشارت ہے کبریائی
ہے ظاہر اس سے کہ مرسلون کو خدا سے ملتی ہے کامرانی
خدا کے گلشن کے پاک پودے ہین اس کے مامور اور مرسل
وہ اپنے پودون کی آپ کرتا رہا ہے ہر وقت باغبانی
مخالفت کی اندھیریون سے بجھے نہ ہرگز چراغ صادق
خدا کے پرزور ہاتھ کرتے ہین اس کی ہر دم نگاہبانی
خدا نے اپنے حبیب سے یہہ کہا کہ اللہ یعصمک
عیان ہے اس سے کہ خود خدا صادقون کی کرتا ہے پاسبانی
اسی طرح ... یعنے جس طرح سے بچایا حق نے رسول اپنا
بچایا مولے نے اس مسیحا کو بھی کئی جا بہ مہربانی
بہت لگا زور منکرون کا بسازش قتل مہدی دین
گئین وہ سب سازشین اکارت الٹ گئی انکی کاردانی
یہی تو صادق کی ہے علامت کہ باوجود اپنی بیکسی کے
ہزارون ... اعدا مین گھر کے پھر بھی نکلتے ہین بچکے ناگہانی
ہے منکرون کا یہ زعم باطل کہ مفتری ہین امام برحق
عداوت مہدی مین ان کی بڑی ہوئی ہے گہر فشانی
مسیح موعود کے مخالف ہین فہم قرآن سے بے تعلق
اسی سبب سے انہون نے اس نور حق کی کچھ بھی نہ قدر جانی
ولو تقول سے برملا ہے خدا کی غیرت کا یہ تقاضا
کہ مفتری کا وہ بن کے دشمن مٹائیگا اسکی زندگانی
نظیر کوئی بتا دے ہمکو کہ تھا فلان مفتری بھی ایسا
کہ جس کو دیدی خدا نے مہلت رہا وہ زندہ بکامرانی
نہین ملے گی نظیر کوئی تمام عالم مین ہرگز ایسی
یونہی بکتے ہین سب مخالف غلط ہے سب انکی اینچا تانی
جناب مہدی کئی رسالون مین لکھ چکے ہین یہ پیشگوئی
کہ ان کو اسی برس کے لگ بھگ خدا نے بخشی ہے زندگانی
اگر وہ سچ مچ ہی مفتری ہین تو پھر وہ کیون موت سے بچے ہین
ہر کس [illegible] سال تک ہی مسیح نے اپنی عمر پائی ہو
قصوری و پنڈت و پشاوری علی گڈھی گنگوہی کا ملہم
مسیح کی موت سب نے مانگی ہوئے وہ خود ہی تمام فانی
ہر ایک مذہب کے پہلوانون نے کی جو مہدی سے زور کشتی
خدا نے انکو زمین پہ پٹخا گئی اکارت وہ چھیڑ خانی

(باقی آیندہ)

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

یہ ان بیعت کنندگان کے نام ہیں - جزوم

۱۵ اپریل سے ۲۱ اپریل ۱۹۰۳ء تک داخل ہوئے

نمبر	نام	سکونت	ضلع
۳۳۵	چراغ بی بی زوجہ اللہ دتا صاحب	بیداپور	لاہور
۳۳۶	مہتاب بی بی زوجہ کرم الٰہی صاحب	〃	〃
۳۳۷	بی بی تابان زوجہ اللہ دین	〃	〃
۳۳۸	جہان ولد فضل الدین	〃	〃
۳۳۹	حیات محمد ولد جہان	〃	〃
۳۴۰	طالع مند صاحب	〃	〃
۳۴۱	حسین بی بی زوجہ جہان	〃	〃
۳۴۲	عالم بی بی دختر جہان	〃	〃
۳۴۳	رسول بی بی 〃 〃	〃	〃
۳۴۴	نشر الدین صاحب	〃	〃
۳۴۵	احمد الدین صاحب	〃	〃
۳۴۶	ابراہیم صاحب	〃	〃
۳۴۷	مسماۃ ہری زوجہ جیونا	〃	〃
۳۴۸	رسول بی بی زوجہ اسمٰعیل	〃	〃
۳۴۹	محمد حیات ولد اسماعیل	〃	〃
۳۵۰	بی بی نور بیگم دختر 〃	〃	〃
۳۵۱	نور محمد صاحب 〃	〃	〃
۳۵۲	سردار بی بی دختر 〃	〃	〃
۳۵۳	صوبا ولد الٰہی بخش	〃	〃
۳۵۴	ولیداد ولد ملا	〃	〃
۳۵۵	علی محمد ولد ولیداد صاحب	〃	〃
۳۵۶	نور محمد ولد 〃	〃	〃
۳۵۷	حسین بی بی زوجہ ولیداد	〃	〃
۳۵۸	بیگم بی بی دختر ولیداد	〃	〃
۳۵۹	شیر محمد ولد مبارک	〃	〃
۳۶۰	نور بی بی زوجہ مہر الدین	〃	〃
۳۶۱	راج بی بی والدہ مہر الدین	〃	〃
۳۶۲	امام بی بی دختر مہر الدین	〃	〃
۳۶۳	بی بی عایشہ 〃 〃	〃	〃
۳۶۴	ابراہیم ولد 〃	〃	〃
۳۶۵	مولوی حسن محمد صاحب	〃	〃
۳۶۶	محمد دین ولد امیر	〃	〃
۳۶۷	جان بی بی زوجہ امیر	〃	〃
۳۶۸	زینب بی بی زوجہ محمد دین	〃	〃
۳۶۹	ہرا ولد رحیا	〃	〃

۳۷۰	حیات ولد ودھایا	بیداپور	لاہور
۳۷۱	اللہ بخش صاحب ولد ودھایا	〃	〃
۳۷۲	میاں علی بخش صاحب ملازم سید ناصر شاہ صاحب	کوٹلی	جموں
۳۷۳	احمد علی صاحب کی بیوی	بازید چک	گورداسپور
۳۷۴	غلام قادر ولد شیر خانصاحب	سٹروعہ	ہوشیارپور
۳۷۵	برکت علی ولد محمد بخش صاحب	〃	〃
۳۷۶	سید رحمت علی شاہ صاحب	〃	〃
۳۷۷	محمد علی ولد غلام قادر	〃	〃
۳۷۸	طفیل محمد ولد دارے خان	〃	〃
۳۷۹	داریخان ولد شیر جنگ خان	〃	〃
۳۸۰	بہنو خانصاحب	〃	〃
۳۸۱	عمر الدین ولد موجا	بہاگورائیں	جالندھر
۳۸۲	کالو ولد گامو	〃	〃
۳۸۳	رحمت اللہ لاہوریہ	بنگہ	〃
۳۸۴	حاجی محمد ملازم بارک ماسٹری	جہلم	جہلم
۳۸۵	امام علیخان دفعدار رسالہ نمبر ۱۱	چہاؤنی لکھنؤ	لکھنؤ
۳۸۶	غلام محی الدین متصل مسجد فقیر شاہ	لاہور	لاہور
۳۸۷	عبد السبحان ولد رحمٰن	〃	〃
۳۸۸	نور محمد ولد اللہ ودھایا	سالار	گوجرانوالہ
۳۸۹	غلام صاحب 〃	〃	〃
۳۹۰	غلام ولد سارنگ	〃	〃
۳۹۱	مراد ولد دولا	〃	〃
۳۹۲	امام الدین ولد نور محمد	〃	〃
۳۹۳	سجادہ ولد شہابل	〃	〃
۳۹۴	قمر الدین ولد خادم الدین	〃	〃
۳۹۵	ملا ولد جلال الدین	〃	〃
۳۹۶	جیادہ ولد قمر الدین	〃	〃
۳۹۷	ملازم الدین ولد حسن محمد	〃	〃
۳۹۸	قائم الدین 〃 〃	〃	〃
۳۹۹	نواب الدین ولد الٰہی بخش	〃	〃
۴۰۰	عمر الدین ولد نہال الدین	〃	〃
۴۰۱	رہانا ولد ستار	〃	〃
۴۰۲	محمد الدین ولد رہانا	〃	〃
۴۰۳	امیر الدین ولد شمس الدین	〃	〃
۴۰۴	خدا بخش ولد نور محمد	〃	〃
۴۰۵	احمد دین ولد مالک دین	〃	〃
۴۰۶	رکن الدین ولد مبارک الدین	〃	〃
۴۰۷	قمیر الدین ولد مراد	〃	〃

۴۰۸	محمد دین ولد سکندر	سالار	گوجرانوالہ
۴۰۹	حیات محمد ولد تاج محمد	〃	〃
۴۱۰	سید نور شاہ ولد ملنگ شاہ	〃	〃
۴۱۱	سجاول ولد امیر بخش	〃	〃
۴۱۲	محمد بیگ ولد عادل	〃	〃
۴۱۳	داد ولد رکن الدین	〃	〃
۴۱۴	اللہ بخش ولد عمر بخش	〃	〃
۴۱۵	نظام الدین ولد ملبندا	〃	〃
۴۱۶	تاج الدین ولد شہابل	〃	〃
۴۱۷	سکندر دین ولد اللہ دتا	〃	〃
۴۱۸	متلا ولد جلال الدین	〃	〃
۴۱۹	عالم ولد سجاول	〃	〃
۴۲۰	اللہ دتا ولد غلام محمد	〃	〃
۴۲۱	علی محمد ولد جلال الدین	〃	〃
۴۲۲	محمد دین ولد چغتا	〃	〃
۴۲۳	مرداد ولد دولا	〃	〃
۴۲۴	اہلیہ عبد العزیز جان	ننگاہی	〃
۴۲۵	محمد بخش ولد بوٹا	مدھ	امرتسر
۴۲۶	رحیم بخش ولد پیرو	〃	〃
۴۲۷	فیروز خانصاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس	شاہ پور	شاہپور
۴۲۸	مولا بخش صاحب نمبردار	خانپور	پٹیالہ
۴۲۹	نظام الدین صاحب	〃	〃
۴۳۰	اہلیہ نظام الدین	〃	〃
۴۳۱	سراج الدین ولد نظام الدین	〃	〃
۴۳۲	زین العابدین صاحب	〃	〃
۴۳۳	اہلیہ زین العابدین	〃	〃
۴۳۴	منظور احمد ولد زین العابدین	〃	〃
۴۳۵	امام	〃	〃
۴۳۶	رانجھا	〃	〃
۴۳۷	جمیل	〃	〃
۴۳۸	اللہ بخش صاحب	〃	〃
۴۳۹	قادر بخش صاحب	〃	〃
۴۴۰	ابراہیم وبہولا	بھکلو	جالندھر
۴۴۱	بی بی عمری زوجہ ابراہیم	〃	〃
۴۴۲	رحمت اللہ ولد 〃	〃	〃
۴۴۳	اسمٰعیل ولد 〃	〃	〃
۴۴۴	فتحدین ولد بہولا	〃	〃
۴۴۵	بی بی کریمان زوجہ فتحدین	〃	〃

انوار الاسلام پریس قادیان میں منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہہ نور سرمد کا
عکس ہے یہہ رخ محمدؐ کا

چودھوین کا ہے چاند یہہ البدر
فیض ہے یہہ غلام احمد کا

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع ؎
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع ؎

البدر

نمبر ۲۱ | قادیان دارالامان ۱۲-جون سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ روز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان مسیح الزمان علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

بقیہ-۲۹-مئی سنہ ۱۹۰۳ء

زبان سے اقرار اور زبانی باتین کام نہ آدین گی جب انسان ایک بدی کرتاہے اور جانتاہے کہ خدانے اس سے منع کیاہے تو وہ دہریہ ہوتاہے- خدا کی عظمت اور جلال اس کے دل مین نہین ہوتا- ایسا شخص خدا کی حفاظت مین نہین ہے وہ جب چاہے اسے مار دے یا ایسی بلا مین اسے ڈالدے کہ نہ زندون مین ہو اور نہ مردون مین لیکن جو شخص خدا کی عظمت دل مین رکھتاہے اور اس کی نافرمانی سے ڈرتاہے تو قبل اس کے کہ وہ کسی مصیبت مین پڑے خدا کی نظر مین ہوتاہے- اور وہ اسے محفوظ رکھتاہے- گھرون کو خدا کے ذکر سے معمور کرو- صدقہ-خیرات- ذکر خدا بہت کرو- گناہون سے بچو کہ خدا رحم کرے- خدا کی عادت ہے کہ ایسے گھر کو تباہ نہین کیا کرتا- لیکن جس کا کوئی کونہ خام ہو وہ گرتاہے جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہین اور پھر نہین آتے ان کی شکل بھی ہم کو یاد نہین رہتی تو ان کے لیئے دعا کیا ہو- بار بار ملکر تعلق محبت بڑھاؤ جو تعلق بڑھاتا ہے اور بار بار آتاہے تو ذراسی اُس کو مصیبت ہو تو اس کے لیئے دعا کا خیال آتاہے- مگر جو دنیا مین اس قدر غرق ہے کہ گویا اس نے بیعت ہی نہین کی اور اسے ملنے کی فرصت ہی نہین کیا وہ ان لوگون کے برابر ہو سکتاہے جو بار بار آکر ملتے رہتے ہین؟

بعض لوگ ایسے ہوتے ہین کہ مسلمان ہو کر پادریون سے تعلق رکھتے ہین بعض ہندؤن سے رکھتے ہین- خدا فرماتاہے کہ پھر وہ انہی مین سے ہین +

یہ باتین ہین ان کو یاد رکھو اور خدا سے عمل کی توفیق طلب کرو +

۳۰-مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک صاحب کے مقدمہ کی تاریخ عنقریب تھی- وہ دعا کروانے کے واسطے آئے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ چار پانچ دن یہان رہو اور ہر روز ملاقات کرو کہ دعا کی تحریک ہو- یہ نہ خیال کرو کہ پیچھے نقصان ہوگا- سب کچھ خدا کرتاہے اسباب پر نظر نہ رکھو ہم یہ نہین کہتے کہ رعایت اسباب ہی چھوڑ دو بلکہ یہ کہ یہ نہ خیال کرو کہ فلان بات ہو تو ہی یہ ہوگا جیسے کہ روٹی کھانی پانی پینا منع نہین ہے مگر اسپر یہ بھروسہ کرنا کہ اس سے زندگی ہے یہ منع ہے- کئی آدمی روٹی کھاتے ہین- اُدھر سول (درد) ہوا اور جان گئی- پانی پیا اور ہیضہ سے مر گئے- ان پر بھروسہ کرنا یہ شرک ہے- اسباب وہی بہم پہونچاتاہے +

ریاست کپورتھلہ سے خبر آئی کہ بعض لوگون نے ایک مشورہ کر کے اس امر کا منصوبہ بنانا چاہاہے کہ وہان کی احمدی جماعت کے بعض ممبرون کو ایذا دین اسپر فرمایا وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ- یہ اس امر پر دلالت کرتاہے کہ فتنہ فساد ہو- دعا کیجیاوے گی +

ایک شخص نے عرض کی کہ سارے گاؤن مین مین ایک اکیلا آپکا مرید ہون فرمایا خدا پر بھروسہ کرو- خدا پر بھروسہ کرنے والا اکیلا نہین ہوتا +

۳۱-مئی ۱۹۰۳ء

کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہے حضرت اقدس نے تمام نمازین باجماعت ادا کین +

۱ و ۲ و ۳ جون ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین کوئی بات قابل نوٹ نہین ہے +

یکم جون ۱۹۰۳ء کی مغرب اور عشا کی نمازون مین حضرت اقدس بوجہ علالت طبع شریک نہ ہوسکے ایک بار مقدمات کے ذکر پر فرمایا کہ مقدمہ ہمیشہ سیدھا کرنا چاہیئے جب معلوم ہو کہ از روے قانون بھی صاف طور پر ہمارا حق ثابت ہے اور از روئے شریعت بھی تو ابتدا کرنی چاہیئے ورنہ پیچ در پیچ بات ہو تو کبھی مقدمہ کیطرف نہ جانا چاہیئے +

۴-جون ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر سوا جلسہ قبل از عشا کے قابل نوٹ نہین ہوا

قبل از عشاء

خواب | فرمایا ۲ یا ۳ بجے رات کو مین نے ایک خواب دیکھا کہ ایک جگہ پر معہ چند ایک دوستون کے گیا ہون وہ دوست وہی ہین جو رات دن پاس رہتے ہین ایک ان مین مخالف بھی معلوم ہوتا ہے اس کا سیاہ رنگ - لمبا قد - اور کپڑے چرکین ہین آگے جاتے ہوئے تین قبرین نظر آئی ہین - ایک قبر کو دیکھ کر مین نے خیال کیا کہ والد صاحب کی قبر ہے اور دوسری قبرین سامنے نظر آئین مین ان کی طرف چلا اس قبر سے کچھ فاصلہ پر گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ صاحب قبر (جسے مین نے والد کی قبر سمجھا تھا +) زندہ ہو کر قبر پر بیٹھا ہوا ہے - غور سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ شکل ہے والد صاحب کے شکل نہیں مگر خوب گورا رنگ پتلا بدن فربہ چہرہ ہے مین نے سمجھا کہ اس قبر مین یہی تھا - اتنے مین اس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ مصافحہ کرے مین نے مصافحہ کیا اور نام پوچھا تو اس نے کہا نظام الدین پھر ہم وہان سے چلے آئے آتے ہوئے مین نے اسے پیغام دیا کہ پیغمبر خدا صلعم اور والد صاحب کو السلام علیکم کہہ چھوڑنا - راستہ مین مینے اس مخالف سے پوچھا کہ آج جو ہم نے یہ عظیم الشان معجزہ دیکھا کیا اب بھی نہ مانوگے تو اس نے جواب دیا کہ اب تو حد ہو گئی اب بھی نہ مانون تو کب مانون .... مردہ زندہ ہوگیا ہے اس کے بعد الہام ہوا - سلیم حامد مستبشرا کچھ حصہ الہام کا یاد نہین رہا +

والد کا زندہ ہونا یا کسی اور مردہ کا زندہ ہونا کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے - مین نے اس سے یہ بھی سمجھا کہ ہمارا کام والدین کے رفع درجات کا بھی موجب ہے +

شرطی طلاق | اسپر فرمایا کہ اگر شرط ہو کہ فلان بات ہو تو طلاق ہے اور وہ بات ہو جائے تو پھر واقعی طلاق ہو جاتی ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ اگر فلان پھل کھاؤن تو طلاق ہے اور پھر وہ پھل کھالے تو طلاق ہو جاتی ہے +

حضرت حجۃ اللہ امام الملۃ کے مکتوبات

حضرت حکیم الامت کے نام

یہ کرامت نامہ حضرت حکیم الامت کے نام آپ کی دوسری شادی کے بعد لکھا گیا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے

مخدومی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچکر بہت خوشی ہوئی خدا تعالے آپ مین اور آپ کی نئی بیوی مین اتحاد اور محبت زیادہ سے زیادہ کرے اور اولاد صالح بخشے آمین ثم آمین + اگر پرانے گھر والون نے کچھ نامناسب الفاظ منہ سے نکالے ہین ....

تو آپ صبر کرین - پہلی بیویان ایسے معاملات مین بباعث ضعف فطرت بدظنی کو انتہا تک پہنچا کر اپنی زندگی اور راحت کا خاتمہ کرلیتی ہین +

وحدہ لاشریک ہونا خدا کی تعریف ہے - مگر عورتین بھی شریک ہرگز پسند نہین کرتی ہین - ایک بزرگ کہتے ہین کہ میرے ہمسایہ مین ایک شخص اپنی بیوی سے بہت کچھ سختی کیا کرتا تھا - اور ایک مرتبہ اس نے دوسری بیوی کرنے کا ارادہ کیا - تب اس بیوی کو نہایت رنج پہنچا اور اس نے اپنے شوہر کو کہا کہ مین نے تیرے سارے دکھ سہے مگر یہ دکھ مجھ سے نہین دیکھا جاتا کہ تو میرا خاوند ہو کر اب دوسری کو میرے ساتھ شریک کرے - وہ فرماتے ہین کہ ان کے اس کلمہ نے میرے دل پر نہایت دردناک اثر پہنچایا - مین نے چاہا کہ اس کلمہ کے مشابہ قرآن شریف مین پاؤن سو یہ آیت مجھے ملی +

ویغفر مادون ذالک الایۃ

یہ مسئلہ بظاہر بڑا نازک ہے - دیکھا جاتا ہے کہ جیسے مرد کی غیرت نہین چاہتی کہ اس کی عورت اس مین اور اس کے غیر مین شریک ہو اسی طرح عورت کی غیرت بھی نہین چاہتی کہ اس کا مرد اس مین اور اس کے غیر مین بٹ جاوے + مگر مین خوب جانتا ہون کہ خدا تعالے کی تعلیم مین نقص نہین ہے - اور نہ وہ خواص فطرت کے برخلاف ہے - اس مین پوری تحقیق یہی ہے کہ مرد کی غیرت ایک حقیقی و کامل غیرت ہے جس کا انفکاک واقعی لاعلاج ہے - مگر عورت کی غیرت کامل نہین بالکل مشتبہ اور زوال پذیر ہے اس مین وہ نکتہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو فرمایا تھا نہایت معرفت بخش نکتہ ہے کیونکہ جب حضرت ام سلمہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی درخواست نکاح پر عذر کیا کہ آپ کے بہت بیویان ہین اور آئندہ بھی خیال ہے اور مین ایک غیرتمند عورت ہون جو دوسری بیوی دیکھ نہین سکتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تیرے لیے دعا کرون گا کہ تا خدا تعالے یہ غیرت تیری دور کرے اور صبر بخشے - سو آپ بھی دعا مین مشغول رہین +

نئی بیوی کی دلجوئی نہایت ضروری ہے کہ وہ مہمان کی طرح ہے - مناسب ہے کہ آپ کے اخلاق اس سے اول درجہ کے ہون اور ان سے بے تکلف مخالطت اور محبت کرین اور اللہ جلشانہ سے چاہین کہ اپنے فضل و کرم سے ان سے آپ کی صافی محبت و تعشق پیدا کردیوے کہ یہ سب امور اللہ جلشانہ کے اختیار مین ہین - اب اس نکاح سے گویا آپ کی ایک نئی زندگی شروع ہوئی ہے اور چونکہ انسان ہمیشہ کے لئے دنیا مین نہین آیا اس لئے نسلی برکتون کے ظہور کے لئے اب اسی پیوند پر امیدین ہین خدا تعالے آپ کے لئے یہ بہت مبارک کرے مین نے اس محلہ مین خاص صاحب اسرار و واقف لوگون سے اس لڑکی کی بہت تعریف سنی ہے کہ بالطبع صالح عفیفہ و جامع فضائل محمودہ ہے - اس کی تربیت تعلیم کے لئے بھی توجہ رکھین اور آپ پڑھایا کرین کہ اس کی استعدادین نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہین - اور اللہ جلشانہ کا نہایت فضل اور احسان ہے کہ یہ جوڑ بہم پہونچا یا ورنہ اس قحط الرجال مین ایسا اتفاق محالات کی طرح ہے خط سے کچھ معلوم نہین ہوا کہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۹ء تک رخصت ملے گی یا نہین - اگر بجائے بیس کے بائیس مارچ کو آپ تشریف لاوین - یعنے یوم یکشنبہ مین اس جگہ ٹھیرین تو بابو محمد صاحب

بھی آپ سے ملاقات کرینگے۔ یہ عاجز ارادہ رکھتا ہے کہ ۱۵- مارچ ۱۸۸۹ء کو دو تین روز کے لیے ہوشیار پور جاؤ اور ۱۹- مارچ ۱۸۸۹ء کو بہر حال انشاء اللہ واپس آجاؤں گا + والسلام

صاحبزادہ افتخار احمد اور ان کے سب متعلقین بخیر و عافیت ہین کل سات روپیہ اور کچھ پارچہ میرے لئے لائے تھے جو ان کے اصرار سے لئے گئے۔

خاکسار غلام احمد

اس خط پر تاریخ کوئی نہین معلوم ہوتا ہے کہ مارچ ۱۸۸۹ء کے پہلے ہفتہ کا ہے +

(از الحکم)

منارۃ المسیح کی مخالفت اور اس کا فیصلہ

کبھی ہرگز نہین رکتے خدا کے کام بندون سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے!

ہم نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ خدا تعالے کا شکر کرتے ہوئے اس خبر کا اظہار کرتے ہین کہ ہمین معلوم ہوا ہے کہ منارۃ المسیح کی جس قدر مخالفت کی گئی تھی وہ ضلع گورداسپور کے بیدار مغز اور دقیقہ رس جناب میجر ڈالس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کی عدالت سے آخر بے سود ثابت ہوئی + اور آپ نے اس معاملہ مین کسی قسم کی دست اندازی کو بالکل غیر ضروری سمجھا جیسا ہم نے اپنے اخبار مین صاحب موصوف کی بیدار مغزی اور معدلت گستری سے امید کی تھی۔ وہ امید پوری ہوئی اور ہماری تحریرین اس معاملہ مین نتیجہ خیز۔ ہم اس مسل کی نقل کے حاصل کرنے کی سعی کر رہے ہین باضابطہ مصدقہ نقل مل جانے پر ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا اصل حکم شایع کرنے کے قابل ہونگے +

بہر حال ہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے اپنے مخدوم مجسٹریٹ ضلع کے شکرگذار ہین کہ انہون نے ہمارے معروضات پر جیساکہ آپ کی تشریف آوری پر ہم نے توقع کی تھی پوری توجہ فرمائی اور ہماری مذہبی آزادی اور مذہبی عبادت گاہ کے جائز حقوق کی حفاظت فرماکر اپنی انصاف پسندی اور بے رو رعایت پالیسی کا ثبوت دیا ہے۔ ضلع گورداسپور کی رعایا کو ایسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر جسقدر ناز ہو وہ کم ہے +

منارۃ المسیح کے روکنے مین ہمارے مخالفون نے پوری کوشش کی مگر خدا تعالے نے ان کو اپنے ان ارادون مین پورا ناکام اور نامراد رکھا۔ والحمد للہ علے ذالک۔

ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی ذات سے توقع کرتے ہین کہ وہ آیندہ کے لئے ایسی سازشین کرنے والون کا پورا لحاظ رکھین گے پبلک کے امن مین خلل اندازی کرنے کا انہین موقع نہ دیا جاویگا۔ ہم یہ امر آپ کی توجہ کے لئے پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہین کہ بعض آدمی اس قماش کے یہان موجود ہین جو ہمیشہ ایسے ہی جوڑ توڑ مین لگے رہتے ہین۔

بہر حال ہماری قوم کے لئے یہ بہت بڑی شکرگذاری اور خوشی کا موقع ہے جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی بیدار مغزی سے ان کو ملا ہے اور سب سے زیادہ ہمارے لئے کہ ہماری تحریرین مؤثر ثابت ہوئین + (از الحکم)

استفسار اور ان کے جواب

خریدار نمبر ۲۹۳

اعتراض۔ ایک مراسلہ کے ذریعہ سے ہمارے پاس یہ اعتراض پہنچا ہے کہ حسب تحریر البدر نمبر ۱۸ صفحہ ۱۳۷ زیر عنوان "عورتونکے حقوق"۔ جس حال مین از روئے آیت ولہن مثل الذی علیہن عورتون کے حقوق مردون سے مساوی ہین تو کیا وجہ ہے کہ مرد تو چار عورتون تک نکاح کر سکے مگر اسکے برعکس عورت ایک بھی دوسرا شوہر نہ کر سکے اور مردون کو جنت مین علاوہ منکوحہ عورتون کے حورین بھی عطا ہونگی مگر پارسا عورتونکو علاوہ اپنے خاوندونکے حورون کا بدل کیا ملے گا......

جواب۔ البدر کی عبارت مین مساوی کا لفظ تو ہے نہین اور اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ عورتون سے جن حقوق کا تقاضا ایک مرد کی فطرت کرتی ہے وہ خدا تعالے نے مردون کے عورتون پر رکھے ہین اور مردون سے جن حقوق کا تقاضا ایک عورت کی فطرت کرتی ہے وہ خدا تعالے نے عورتون کے مردون پر رکھے ہین۔ اور جانبین کی حق شناسی مین اعتدال کے طریق کو مدنظر رکھا گیا ہے مگر دوسرے مذاہب نے حقوق شناسی کا یہ طریق مرعی نہین رکھا۔ کسی پہلو مین افراط اور کسی مین تفریط کر دی ہے۔

مثل کے کیا معنے ہین اسے ہم نے کھولکر البدر جلد ۲ صفحہ ۱۴۸ کالم ۲ سطر ۲۳ مین لکھدیا ہے کہ مثل کے معنے یہ نہین ہوا کرتے کہ بعینہ وہی ہو جس سے مثال دیگئی ہے ورنہ وہ تو پھر عین ہوگا نہ کہ مثل اس لئے مثل مین فرق ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے عورتون اور مردون مین طبعی طور پر جیسے ہر ایک پہلو اور رنگ مین فرق ہے ویسے ترتیب حقوق مین بھی ہے اور اگرچہ اسیقدر بیان سے اعتراض کا جواب پورا ہو جاتا ہے۔ مگر تشفی خاطر کے لئے ہم اور زیادہ لکھدیتے ہین +

جس مقام پر یہ آیت ولہن مثل الذی علیہن لکھا ہے اسکے ساتھ ہی یہ آیت ہے وللرجال علیہن درجہ کہ مردون کو عورتون پر فوقیت ہے اور یہ واقعی امر ہے۔ جیسے قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ محنت اور جفاکشی اور جان جوکھون کے جو کام مردون سے ہوتے ہین وہ عورتون سے علے العموم ہو ہی نہین سکتے اور اسی لئے حقوق مین تفاوت کا ہونا لازمی اور ضروری امر اور انصاف پر مبنی ہے +

اگر مساوات کے وہ معنے ہین جو کہ معترض بیان کرتا ہے تو وہی دکھاوے کہ جس قسم کا قد۔ جسم قوے وغیرہ قدرت نے مرد کو عطا کئے ہین کیا وہ عورتون کے بھی ہین۔ حال ہی مین تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ عورت کی نسبت ایک مرد کے دماغ مین ۳۲ یا ۳۶ اجزاء زیادہ پائے گئے ہین۔ اور حمل جننے۔ بچہ پالنے اور حیض اور نفاس کی جو تکلیفات عورتون کو ہین کیا مرد ان مین شریک ہے۔ پھر دیکھو کہ اولاد سے فایدہ تو مرد اٹھاتا ہے۔ نسل اس کی نام اس کا اس سے برقرار رہتا ہے مگر اولاد کی تکالیف عورت برداشت کرتی ہے +

پس جبکہ مساوات بناوٹ اور طبعی زندگی مین نہین ہے تو حقوق مین کیسے ہو + انسان پر جسقدر حکومت کم ہو اتنا اسے آرام زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص کے تین چار حاکم ہون تو وہ سکھ کی زندگی بسر کریگا یا وہ جسکا ایک حاکم ہو۔ پھر اگر ایک حاکم کی زیادہ رعایا ہو تو رعایا کو اس سے آرام پہونچے گا کہ حاکم کے احکام زیادہ آدمیون مین تقسیم ہو کر ہر ایک کے آرام کا موجب ہونگے پس اب سوچو کہ اگر ایک عورت کے دو چار خاوند ہون تو وہ کس طرح سکھ کی زندگی بسر کرے گی۔ اور ہر ایک کے تقاضا کو ایک وقت مین کیسے بہم پہونچا وے گی۔ کسی نفس پرست ناعاقبت اندیش کا شاید یہ خیال ہو کہ عورت اور مرد کے تعلقات صرف شہوت رانی کے لئے ہی ہوتے ہین اور سوائے جماع کے اور کوئی خوشی اور لذت اور راحت دنیا مین نہین ہے مگر یہ بالکل غلط ہے اور الٰہی مصالحہ کے برخلاف ہے۔ جنہون نے شہوت رانی کو اپنا مقصود بنایا ہے انکے انجام یہ ہوتے ہین ایک عورت کے زیادہ خاوند

ہونے کی صورت مین نسل اور قوم کی حفاظت کیسے ہوگی اور تقسیم وراثت مین کس قدر مشکلات پیش آوینگی ممکن ہے کہ جب عورت زیادہ خاوند کرنے کی مجاز ہو تو وہ مختلف قوم اور مذہب کے خاوند انتخاب کرے اور پھر رقابت کا نتیجہ یہ ہو کہ مذہبی اور قومی جنگ شروع ہو جاوے۔ کنجروں کی ایک قوم ہے کہ ایک ایک عورت کے کئی کئی مرد ہوتے ہین اب دیکھ لیا جاوے کہ اس سے ان کی صحت اور نسل پر کیا اثر پڑا ہے۔ عورت کا ایک خاوند ہونے مین عورت کو آرام ہے اور زیادہ خاوند ہونے مین دکھون کا سامنا ہے۔ اور جیسے ایک حاکم کی زیادہ رعایا ہو تو اس کے فخر اور عظمت اور شان کا موجب ہوتی ہے اسی طرح عورتون کا زیادہ ہونا ایک تو مرد کی عظمت وغیرہ پر دال ہے اور خود عورتون کے لئے آرام کا باعث ہے۔ باقی رہی انعام کی بات کہ جب نیک مردون کو عورتین انعام ملین تو نیک عورتون کو ان کا بدل کیا ہوگا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالے نے مختلف طبائع پیدا کی ہین اور ہر ایک کی خوشی کا معیار الگ الگ ہوتا ہے اسی لئے انعامات بھی مختلف ہوتے ہین۔ طبعی طور پر دیکھ لو کہ زیب وزینت عمدہ .... لباس اور ہر وقت کے بناؤ سنگار کو عورتین اپنی عزت اور شان خیال کرتی ہین۔ چنانچہ ایک خاوند جس کے آگے ہون وہ تورانی شمار ہوتی ہے حالانکہ ان انعامات مین مرد مطلق حصہ دار نہین پس جو ان کی فطرت کے مناسب انعام ہوگا وہ ان کو ملیگا اور اپنی طرف سے یہ تراش خراش کہ عورت کے لئے یہی انعام ہو سکتا ہے کہ اسکے مرد زیادہ ہون ناقابل تسلیم ہے۔ دنیا کا آج تک کا تجربہ اور مشاہدہ اسکے برخلاف ہے اور نہ آج تک کسی نے اپنی بہو بیٹی یا بہن پر ایسا انعام کیا ہے۔ ہان اب ایک آریہ قوم اٹھی ہے اس نے نیوگ کے روسے عورتون پر ایسے انعام اور شفقت جائز رکھی ہین مگر صرف زبانی دعوے ہے جب عملی طور پر وہ کر کے دکھا دینگے۔ تو نتیجہ خود دیکھ لینا +

ایک دلچسپ مکالمہ

حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین مولویون کی حالت کہانتک پہونچی ہے اس کا نقشہ ذیل کے سوال و جواب کے رنگ مین اشارہ مین ایک اشتہار کے ذریعہ کسی احمدی ممبر نے دکھایا ہے جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج اخبار کرتے ہین +

سائل - حضرت مولوی صاحب! مین ابھی تک میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید یا معتقد تو نہین ہون مگر مجھے اس عقیدہ مین کہ حضرت مسیح ؑ خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہین اور کئی صدیون سے ابتک آسمان پر زندہ موجود ہین اور پھر کسی زمانہ مین اسی جسم خاکی کے ساتھ زمین پر اتر ینگے شک واقع ہوگیا ہے اس لئے آپ براہ مہربانی کسی آیت قطعیۃ الدلالت یا حدیث صحیح مرفوع متصل سے یہ عقیدہ ثابت کر دیجئے تاکہ میرا ایمان سلامت رہے اور آپ کو ثواب عظیم حاصل ہو +

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال مضل - یہ مارا، وہ پچھاڑا - دیکھیو لیجیو! جانے نپائے!!!

سائل - اجی حضرت! یہ دجالی وظیفہ تو آپ پڑھ چکے - اب میری گذارش کے مطابق آیت یا حدیث بھی پیش کیجئے -

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال، مضل، یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو لیجیو! جانے نپائے!!! ملاحظہ ہون ضمیمجات شحنہ ہند و زٹلیات ملا جعفر +

سائل - جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو - اجی مولوی صاحب خیر ہے مین تو آپ سے حدیث مانگتا ہون آپ یہ اول فول کیا بک رہے ہین کیا آپ کا قرآن و حدیث یہی ہے ؟

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال، مضل، یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو لیجیو! جانے نپائے!!! (دیکھو فتاوائے تکفیر)

سائل - یا اللہ یہ معاملہ کیا ہے - کل تک تو یہی مولوی صاحب تقلید شخصی آمین بالخفا وغیرہ مسائل مین حنفیون سے بار بار قرآن و حدیث کا مطالبہ کرتے تھے - آج جو مین ان سے حیات و نزول جسمانی حضرت مسیح کے عقیدہ مین قرآن و حدیث سے سند چاہتا ہون تو عجیب بے تکی ہانک لگا رہے ہین

مجیب کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال، مضل، یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو لیجیو! جانے نپائے!!!

سایل - اچھا صاحب آپ کے نزدیک یہی آیت و حدیث سہی - مگر پھر اس سے بھی تو حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ موجود ہونا اور آسمان سے اترنا ثابت نہین ہوتا +

مجیب - کافر، دجال - مرتد، ناری، جہنمی، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال، مضل یہ مارا، وہ پچھاڑا، دیکھیو لیجیو! جانے نپائے!!! ہت تیری دم مین نمدا - کیسا ہارا!!! -

سائل - واہ! واہ!! واہ!!! واہ!! واہ!! واہ!!! سبحان اللہ سبحان اللہ! سبحان اللہ!!! آپنے یہ عقیدہ قرآن و حدیث سے خوب ثابت کیا - جزاک اللہ! جزاک اللہ! جزاک اللہ!!!

مجیب - کافر، دجال، مرتد، ناری، جہنمی، ملحد، زندیق، خارج اجماع، بدعتی، واجب القتل، ضال، مضل - یہ مارا وہ پچھاڑا - دیکھیو! - لیجیو! جانے نہ پائے - کیسا ہرایا!! خوب بھگایا!!!

سائل - بس بس - حقیقت جناب معلوم شد

ع از کوزہ ہمان برون تراود کہ در دست -

لیجئے مین تو آپکے عقیدہ سے ہمیشہ کے لئے تائب ہون اور اگر یہ خطا ہے تو اسکا بار آپ کی گردن پر - چلئے تو رخصت!!

راقم ایک حق پسند

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

ہمارے دوست علم توجہ کے نام سے واقف ہونگے اسی کو دوسرے الفاظ مین مسمریزم کہتے ہین اور یہی وہ کمال تھا جو کہ متقضائے وقت کے لحاظ سے مسیح کو کمال درجہ پر حاصل تھا ہمارا ارادہ ہے کہ ہم کچھ اسکے حالات اور اصلیت لکھکر خریداران البدر کو اس کی کیفیت اور ماہیت سے آگاہ کر دیوین اس لئے اب کچھ عرصہ کے لئے طبی نوٹ کے عنوان کے نیچے ہم اس علم کا ذکر کیا کرینگے +

واضح ہو کہ متقدمین بزرگون کی کتابون مین جو باب تصوف مین عام مشہور ہین اکثر سلب امراض کا ذکر آیا کرتا ہے اور اکثر اوقات بعض بزرگونکو بعض بیمارون پر تمنے دم کرتے بھی دیکھا ہوگا اسی کو سلب مرض اور علم توجہ بھی کہتے ہین :-

(باقی آیندہ)

درس قرآن شریف

گذشتہ اشاعت سے آگے

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۰ صفحہ ۱۵۵

ثالثاً دیکھ لیجئے اس پہلے زمانہ میں آگ کو ایک عنصر کہتے تھے مگر اب کہا جاتا ہے کہ یہ آگ صرف رگڑ کا نتیجہ ہے۔ اس سے بھی ایک نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کی تحقیقات محدود ہے اور جسقدر ایجادات یا معلومات آج تک ہوئی ہیں یا آیندہ ہوں وہ ہمیشہ اتفاقی ہوا کرتی ہیں اور جب ایک بات ہو جاتی ہے تو پیچھے سے انسان اسکے لئے وجوہات گھڑ لیتا ہے جن لوگوں نے علم سائنس اور طبیعات وغیرہ کے بڑے بڑے مسائل حل کئے ہیں وہ خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب مسائل اتفاقی طور پر ہی حل ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا فرمانا بالکل سچ ہے وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم جب اللہ تعالیٰ چاہے تو کوئی بات یا مسئلہ کسی کو معلوم ہو جاتا ہے مگر چونکہ قرآن نے ایسا اسلوب بیان کا اختیار کیا ہے کہ ان نظارون مین بھی اسکا اختلاف کہین نہین ہوتا۔ کوئی تحقیقات کسی قسم کی کیون نہ ہو آج تک قرآن کے خلاف ثابت نہین ہوئے +

جس قدر نئی تحقیقات والے ہین وہ تمام اسلام کے دشمن ہین ہر ایک اپنے رنگ مین قرآن پر حملہ کرنا چاہتا ہے یورپ کے فلاسفر دان نجومی اسٹرانومر سائنٹسٹ ڈاکٹر وغیرہ ہر عالم اپنے علم کے رو سے قرآن کی مخالفت پر آمادہ ہے لیکن ان مین سے کامیابی کسی کو نہین ہوتی اور قرآن کسی سچی بات سے بھی کہین مخالفت نہین کرتا اسی لئے مین ہمیشہ نئی تحقیقات کا متلاشی رہتا ہون ہر ایک نئی ایجاد اور کتاب کو دیکھتا ہون لیکن آج تک مجھے ثابت نہین ہوا کہ قرآن کی تکذیب کسی طریق سے بھی ہوئی ہو پھر میرے جیسے آدمی کو تو بہت سے مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ مین قرآن مین ناسخ منسوخ کا قائل نہین ہون۔ لغت عرب سے باہر نہین جاتا۔ حدیثون کو مانتا ہون باوجود اسکے مین نے کسی سچی بات کو قرآن سے باہر نہین دیکھا

چہارم۔ وجہ اختلاف کی یہ ہوا کرتی ہے کہ جب مذہب پر کچھ زمانہ گذر جاتا ہے تو مذہب والے اپنے اصلی مذہب سے دور جا پڑتے ہین اور اصلی مذہب کا پتہ ملنا مشکل ہو جاتا ہے جیسے اسوقت عیسائی مذہب کے بڑے بڑے عالم حیران ہین کہ مسیح کی اصلی کلام کدھر گئی اور اس کا کچھ پتہ نہین ملتا پہلے بعض لوگون نے فیصلہ کیا تھا کہ متی کی انجیل اصلی انجیل ہے لیکن اب اس کی مخالفت ہو رہی ہے [illegible] ایسا ہی اسلام مین [illegible] کہ قرآن کو [illegible] مانا جاتا ہے اور حدیث [illegible] وہ قرآن ہی کی شرح [illegible] لیکن باوجود اسقدر زمانہ گذرنے کے قرآنی تعلیم مین کوئی اختلاف نہین ہوا [illegible] کہ ۵۰ پچاس برس کے بعد [illegible] ہر وقت ایک [illegible] قرآن خادم حق اور [illegible] +

اس عام قاعدہ سے بھی کہ قرآن کا ابتدا اور انتہا ایک ہی طرح [illegible] سے ثابت ہے کہ ایک [illegible] آواز سے [illegible] قرآن کے مخالف [illegible] کی بات ثابت نہین کر سکے اور یہ کہ قرآن محفوظ ہے اس کا مذہب [illegible] اسکے اصل مین کوئی اختلاف نہین [illegible]

پنجم۔ ایک اور [illegible] اختلاف ثابت نہین ہو سکتی۔ قرآن نے جو پیشگوئیان کی تھین کہ محمد صلعم کے دشمن ہلاک ہو جائینگے اور مومن فتحیاب ہونگے اس مین بھی کوئی اختلاف نہین ہوا جیسی پیشگوئیان کی گئی تھین ویسی پوری ہوئین۔ رسول اللہ صلعم لڑائی کے وقت اپنی بیویون اور لڑکیون کو بھی ساتھ لے جاتے تھے لیکن کوئی بھی کسی وقت انکو پکڑ نہ سکا اور رسول اللہ صلعم نے اپنے دشمنون کو غلام بنایا پھر آزاد بھی کیا +

بعض لوگ آنحضرت صلعم کے تلوار پکڑنے پر اعتراض کرتے ہین یہ ان کی بڑی بیوقوفی ہے ہم پوچھتے ہین کہ کیا آنحضرت صلعم کے بالمقابل عرب کے پاس تلوار نہ تھی۔ اعتراض تو تب ہوتا کہ انکے پاس تلوار نہ ہوتی اور اہل اسلام پھر ان پر تلوار چلاتے جب مقابلہ پر بھی تلوار ہے تو پھر اعتراض کس بات کا۔ علاوہ ازین مسلمان تو قانون کے پابند تھے ان کو حکم تھا کہ عورتین اور بچے اور بوڑھے قتل نہ کئے جائین پھلدار درخت نہ جلائے جاوین لیکن مخالف تو کسی ایسے قانون کے پابند نہ تھے۔ (باقی آیندہ)

اصلاح مستورات

بقیہ ـــــــ اسماء

سلسلہ کے لیے دیکھو البدر نمبر ۲۰ صفحہ ۱۵۵

لکھا ہے کہ جب حجاج نے ۷ ماہ تک عبد اللہ ابن زبیر کو مکہ معظمہ مین محصور رکھا تو کھانے پینے کی تکالیف سے تنگ آکر بجز چند جان نثارون کے سب ہمراہی باہر چلے گئے حتے کہ ان کے دو فرزند حبیب اور حمزہ بھی انہین چھوڑ گئے سوائے ان کے لڑکے زبیر اور ان کی والدہ اسماء کے اور کوئی باقی نہ رہا۔ آپ حضرت اسماء کے پاس آئے اور وفاداروں کی بیوفائی اور باقیماندگان کی بے صبری بیان کی اور کہا کہ اگر آپ کی رائے ہو تو مین اطاعت قبول کر لون کیونکہ اس صورت مین ممکن ہے کہ حجاج اور ان کے ہمراہی جو مین چاہونگا وہی کرینگے آپ نے فرمایا اے فرزند اپنی مصلحت تم خوب جانتے ہو اگر تمہین اپنے حق پر ہونے کا یقین ہے تو تم کو ثابت قدم رہنا چاہئے تا کہ شہادت پاؤ۔ اور اگر دنیا کا قصد رکھتے ہو تو تجھ سے بد کون ہوگا کہ خود بھی ہلاک ہوا اور خلق خدا کو بھی ہلاکت مین ڈالتے ہو۔ اگر تم یہ کہتے ہو کہ مین تنہا ہون اور بجز اطاعت کوئی چارہ نہین تو یہ روش تو شریفون کی نہین تم کب تک زندہ رہوگے۔ جب ایک دن مرنا ہے تو بہی بہتر ہے کہ نیک نام مرو۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ "مجھکو یہ ڈر ہے کہ اہل شام مجھکو طرح طرح کے عذاب دینگے" اسماء نے فرمایا اے فرزند جب بکری کو ذبح کر لیتے ہین تو خواہ اسکا پوست اوتارین خواہ اس کا قیمہ کرین پھر اسے کوئی اذیت نہین پہنچتی اسی قسم کی کچھ اور گفتگو کے بعد حضرت زبیر نے اپنی ماں مہربان کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور فرمایا درحقیقت میرے بھی یہی خیال ہین مین حق کے آگے دنیا کو ہیچ سمجھتا ہون اور یہ کام مین نے محض دین کے استحکام کے لئے کیا ہے آج ضرور شہید ہونگا مبادا کہ آپکو افسوس ہو آپ کے بیٹے نے آج تک کوئی فسق و فجور نہین کیا اور احکام عدالت کے اجرا مین کوئی عمداً غلطی نہین کی اور نہ عمال کے ظلم و ستم سے کبھی خوش ہوا۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف منہ کرکے فرمایا۔ بار الہا تو جانتا ہے کہ جو کچھ مین نے اپنی والدہ سے کہا ہے وہ اپنے نفس کو پاکیزہ کہنے کے لئے نہین بلکہ محض ان کی تسلی کے لئے کہا ہے کہ وہ اس حال کو دیکھکر متاسف نہ ہون"

(باقی آیندہ)

مراسلات

مخدوم و مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ

جب کمترین نے حضرت حکیم الامت کے ایما سے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور شیعہ پنے سے تائب ہوکر احمدی جماعت میں شامل ہونیکے وجوہات بیان کئے تو حاضرین دربار نہایت ہی محظوظ ہوئے چنانچہ شاید اسی وجہ سے کمترین کے نام اپنا قیمتی اخبار جاری فرمایا ہے۔ کہ میں اپنے حالات اور خیالات کو کہ جس طرح سے میں نے بیس پچیس برس تک مذہب شیعہ میں رہ کر مرثیہ خوانی و تعزیہ داری میں اول درجہ کی شہرت تک پہونچکر جن وجوہات سے کنارہ کشی اور علیحدگی اختیار کر کے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور بیعت توبہ حاصل کی ہے۔ وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبار ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کمترین تو ایسا موقع خدا سے چاہتا تھا جزاکم اللہ خیر الجزا سر دست ایک نظم ارسال ہے اسکے شایع ہونے کے بعد انشاء اللہ مضامین یکے بعد دیگرے بشرطیکہ ساتھ ساتھ ہی شایع ہوتے گئے ارسال خدمت کرتا رہونگا قرآن مجید کو اچھی طرح پڑھ لینے کے بعد کوئی شخص شیعہ نہیں رہ سکتا بشرطیکہ وہ ناضدی ہی نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ نے صلوٰۃ و رحمۃ تو صابرین کے ساتھ وابستہ کرکے لازم ملزوم اور مشروط بشرائط کر دیا ہے یا تو جزع فزع یا بالفاظ دیگر مرثیہ خوانی و تعزیہ داری کا شغل غپاڑہ چھوڑنا پڑیگا۔ یا حضرات ائمہ اہلبیت پاک کو صلوٰۃ و رحمت سے محروم اور بے نصیب ماننا ہوگا۔

خاکسار گلاب الدین احمدی مدرس مدرسہ زنانہ رہتاس

مختلف خبرین اور حالات

پرائیویٹ پوسٹ کارڈ اور ڈاکخانہ کا اعلان ڈاکخانہ کے محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اکیلے اور جوابی کارڈ جو کہ پرائیویٹ ساخت کے ہونگے۔ ڈاکخانہ انکو پوسٹ کارڈ تصور کریگا بشرطیکہ ان کی تقطیع $5\frac{1}{2} \times 3\frac{1}{2}$ سے زیادہ اور $4\frac{1}{4}$ اور $2\frac{3}{4}$ سے کم نہ ہو اور ان کا کاغذ اس پوسٹ کارڈ کے مطابق ہو جو محکمہ ڈاک خانہ نے اندرون ملک میں جاری کر رکھا ہے + (پ - ا)

اہل ہند کی کچھ عزت رہ گئی آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کی یہ خبرین سننے میں آئی تھیں کہ وہ لوگ ہندوستانی باشندون کی آبادی اپنے ممالک میں پسند نہیں کرتے اور اسی وجہ سے اکثر اہل ہند کو نوٹس دئے جا رہے تھے مگر اب یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ گذشتہ ایام میں مسٹر چیمبرلین سکرٹری آف سٹیٹ نے خود غرض آسٹریلین گورنمنٹ کے جواب میں فرمایا کہ ہندوستان کے ملاح اپنی کالی رنگت کے قصور میں آسٹریلین جہازوں سے موقوف نہیں کئے جا سکتے۔ اور اب لارڈ ملنر گورنر جنوبی افریقہ نے بھی ایک تقریر میں حاضرین کو نصیحت کی کہ تعصب اچھی صفت نہیں ہے اور میں اس خط و ضد دشمنی کو جو تم ایشیائی تاجرون سے کرتے ہو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ ایشیا کے تعلیم یافتہ باشندے جو یہاں رہتے ہیں تمہارا سلوک قابل تحسین نہیں ہے میری رائے میں اس اعلےٰ جماعت کو نہ صرف پولیٹیکل حقوق ہی ملنے چاہئیں بلکہ گورے آدمیون کی طرح اور بھی خاص حقوق عطا ہونے چاہئیں +

زمانہ رو بہ اصلاح ہے دو تین ہفتہ گذرے ہین کہ لاہور میں ایک نہایت عمدہ شادی کی رسم ادا کی گئی ہے۔ تحصیلدار صاحب لاہور نے دو بچون کی شادیاں کی ہیں جن میں باوجود ان کے بعض دوستون کے تقاضا کے رنڈیون کا ناچ نہیں کرایا گیا اور نہ انہوں نے تنبول لیا ہے +

کیون نہ ہو مسیح موعود کا زمانہ ہے ہر ایک سعید فطرت پر ملائکہ حسب استعداد اثر اندازی کر رہے ہین +

ہندوستانیون کیلئے ریفرشمنٹ روم بیرونجات کے احمدی احباب کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوگی کہ لاہور ریلوے سٹیشن پر مسلمان اور ہندو مسافرون کے لئے الگ تفریحی کمرے کھولے گئے ہین اور ہر ایک شے کے نرخ بھی گران نہیں + وہ جا رہے آنے میں عمدہ کھانا مل سکے گا +

کیا عمدہ ہوتا کہ امرتسر میں بھی اسی طرح کے ریفرشمنٹ روم کھل جاتے +

پیدائش و اموات صوبہ پنجاب کے ۲۴ میونسپل مقامات میں ہفتہ مختتمہ ۲۵-اپریل کو ۳۵۰ پیدائشیں (۲۳۸ لڑکے ۱۱۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں + اور اسکے مقابلہ میں ۲۹ ۱۷ -اموات (۹۰۰ مرد اور ۸۲۹ عورتین) -

حجاز ریلوے پر ٹرین کی رفتار ۲۰ میل فی گھنٹہ ہے لیکن لائن کے پورے بن جانے پر ۲۵ گھنٹہ میں مسافر دمشق سے مدینہ پہونچ جایا کرینگے اسوقت ۴۰ میل فی گھنٹہ رفتار ہوگی +

پہلا کلاک گھڑی کے موجد بھی اہل عرب ہی ہین چنانچہ پہلا کلاک جو عرب سے یورپ میں آیا تھا خلیفہ ہارون الرشید نے شارلمین شاہ فرانس کو بطور ہدیہ شاہانہ بھیجا تھا اس میں یہ صفت تھی کہ ہر گھنٹہ کے بجنے میں جب پانچ منٹ رہ جاتے ایک سوار گھوڑے پر چڑھا ہوا پردون کے اندر سے نکلکر ٹھہرا رہتا جب گھنٹہ پورا

فیضان احمدی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

میرا کچھ عجیب سا حال ہے اور عجیب ہی کہانی ہے میں نے بوجہ علم نہ ہونیکے حضرت کی نبوت کیلئے ایک عرصہ سخت مضطرب ہوکر دعا مانگی جسکے بعد ایمان لانے سے چند عرصہ پیچھے کچھ باتیں خوارق عادت طور پر سمجھائی گئیں جنمیں ایک یہ ہے کہ ایکدن میں حضرت خواجہ علی صاحب کا حال پڑھ رہا تھا جس میں آپنے علم مردم شناسی کا لکھا تھا اسوقت اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا کہ ان کو یوم الحشر کے دن ان لوگون کے مقابلہ پر کھڑا کیا جاویگا جو کہیں گے کہ ہم نے یہ دھوکہ کھایا کہ غلام احمد علیہ السلام کا باطن پاک نہیں دوم یہ ظاہر فرمایا کہ سورج اور چاند بھی گواہی کے واسطے حاضر کئے جاوینگے اور رمضان میں کسوف و خسوف گویا ایک رحمت سے تھا۔ ایکدن میں نے ایک حدیث میں دیکھا کہ رسول اللہ صلعم کے وقت میں جو شخص حمداً کثیراً طیباً مبارکاً پڑھا کرتے تھے انکا ثواب ۳۰ فرشتے لکھا کرتے تھے میں نے یہی دعا مانگنی شروع کی ایک دن مجھپر ظاہر فرمایا اب وہی زمانہ ہے + راقم عبد اللہ از کھتولی ریاست کوٹہ راجپوتانہ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

احیاء موتے ماہ جون کے شروع میں حضرت اقدس علیہ السلام کے مخلص جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب مقام گڑھ شنکر بیمار مرض سرخ باد میں مبتلا ہوئے اور مرض نے اسقدر ترقی کی کہ وہ خود اور ان کے آفیسر اسسٹنٹ سرجن صاحب انکی زندگی سے مایوس ہوگئے آخر اس مایوسی کے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر صاحب موصوف کشفی رنگ میں کیا دیکھتے ہین کہ چھت میں ایک دروازہ بن گیا ہے اور اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جھانکا ہے اس کشف کے ایک گھنٹہ کے بعد ڈاکٹر صاحب کا بخار ٹوٹ گیا۔ اور صحت ترقی کرنے لگی۔ حتے کہ اب بفضل خدا ڈاکٹر صاحب دو ماہ کی رخصت پر قادیان میں رونق افروز ہین۔ الحمد للہ علے ذالک -

البدر

نقل خط

۲۴- مئی سنہ ۱۹۰۳ء از ضلع لاڑکانہ ملک سندھ

جنابمن دام اقبالہ

آج اتفاق سے آپکا اخبار محررہ - ۱۰- اپریل سنہ ۱۹۰۳ء ہماری نظر سے گذرا- جناب مہدی الزمان حضرت مرزا صاحب کی نسبت پیسہ وغیرہ اخبارون مین بہت شکایت آمیز مضمون ہماری نظر سے گذرے مگر البدر کے دیکھنے سے برعکس نہند نام زنگی کافور والا معاملہ جانتا ہون ازراہ کرم مرزا صاحب کے تاریخی حالات سے مشرح اور مفصل اطلاع بندہ کو دین- اگر فوٹو موجود ہو تو اس کے بھیجنے مین دریغ نہ فرمادین شاید کہ از مطالعہ اوصاف حمیدہ جناب ممدوح شوق ہدایت اس گنہ گار کو قادیان تک لے آوے اور مریدون اور خدمتگذارون مین داخل فرماوے دو تین پرچہ اخبار البدر بھی ارسال فرمائین شاید کہ طلب کیا جاوے- امید کرتا ہون کہ ملک سندھ مین خصوصاً اپنے دوستون مین حضرت کا حال مشتہر کردن گا +

قاضی - م - ع

(عبارت چونکہ سندھی لہجہ کی تھی اسلئے اس کی کچھ اصلاح کی گئی ہے- ایڈیٹر)

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان عم کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس مین فوٹوگرافر نے اپنے فن کو عمدگی سے نبھاکر ہر ایک خط و خال کا پورا نقشہ لائیٹ اور شید کو مدنظر رکھکر دیا ہے جسکے عکس مین آپکا نام بھی جلی اور خوش نما خط سے لکھا ہوا ہے- فل سائز پر دفتر البدر مین عمدہ کارڈ پر موجود ہے- قیمت عہ +

ہمارے مکرم بھائی توجہ فرماوین

یسٓم دعوت

حضرت خلیفۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی

مبارک پر اثر کتاب آریہ دھرم کے رد مین پچھلے دنون انگریزی مین ترجمہ ہوکر میگزین کے ذریعہ شائع ہوئی مزید اشاعت کیغرض سے مین نے اور بعض اور دوستون نے پسند کیا کہ میگزین کے علاوہ کچھ زاید نسخے چھپوائے جائین- اس پر ۲۰۰ کاپیان زائد چھپوائی گئین + فی کاپی ۸ قیمت ہے- اب ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ خصوصاً ممالک مین یہ رسالہ مفت ارسال کیا جاوے + لیکن اس کی لاگت کے وصول کا یہ طریق ہے کہ سرگرم اہل دل احباب سے کچھ برگزیدے حسب استطاعت کاپیان خرید اور روپیہ نقد مولوی محمد علیصاحب کے نام ارسال فرماوین- اور کوپن مین صاف تحریر کرین کہ کسقدر کاپیات ان کے نام سے تقسیم کیجائین- اس فعل جمیل سے کتابون کا روپیہ بھی وصول ہو جائیگا جو در حقیقت ناگہان میگزین فنڈ پر بار ہوا اور ہمارے مکرم احباب کو اشاعت حق کے ثواب کا عمدہ موقعہ بھی ملجائے گا- ہر شخص آٹھ آٹھ کاپیان خریدنے اور اسکے نام سے ارسال کرنے کی اجازت بخشے- والسلام

خاکسار عبد الکریم

کسی خوش نصیب کے لئے

دار الامان مین ایک احمدی اتالیق کی ضرورت

میرے بچے کے لیے جو فسٹ مڈل مین تعلیم پاتا ہے- ایک ایسے انٹرنس پاس کی ضرورت ہے جو بچون کی تعلیم و تربیت کیلئے خاص مذاق رکھتا ہو- اسکے سپرد ایک لڑکی کا قرآن شریف پڑھانا بھی ہوگا+ بالفعل دو تین ماہ تک دار الامان مین رہنا ہوگا- بعد مین اگر وہ چاہینگے میرے ساتھ لاہور بھی جاسکتے ہین- تنخواہ دس روز کے ٹرائل پر ۱۲ سے ۱۵ روپیہ تک دیجائیگی درخواستین جلد سے جلد اور فوراً آنی چاہئین + المشتہر حکیم محمد حسین قریشی احمدی قادیان ضلع گورداسپور +

نظم

از منشی گلاب الدین رہتاسی

الحمد للہ صدی چودھوین کا جاہ و جلال
رحمت حق سے ملا ہے اسے کیا فضل و کمال
جس مین مامور من اللہ ہوا اک بندۂ حق
تاکہ اسلام کی رونق کو کرے پھر وہ بحال
جس کے آنے کی خبر مخبر صادق نے تھی دی
آسمان پر سے اتر آیا وہ صاحب اقبال
قادیان جائے قیام اس کا غلام احمد نام
جھاڑے اسلام نے پھر جس کے سبب پر و بال
دین کی تجدید لگی ہونے بصد شوکت و شان
دیکھو جس شخص کو کرتا ہے یہی قیل و قال
بھوکے نورانی غذا اون سے لگے ہونے سیر
پیاسے برکات کی بارش سے ہوئے مالامال
شرک و بدعت کی سیاہی تو لگی ہونے دور
نظر آنے لگا توحید کا اب حسن و جمال
راز سربستہ بہت علم لدنی کے کھلے
دیکھ لی کشف و کرامات کی اک زندہ مثال
وحی والہام کی ماہیتین روشن ہوئین آج
شب معراج کا عقدہ کھلا اور طور کا حال
کھلگیا آج کہ ہے معجزہ زندہ قرآن
سب جہان مان گیا سامنا اسکا ہے محال
ہر مخالف کا کٹا تیغ براہین سے سر
ہوگئے غیر مذاہب بھی بحجت پامال
پیشگوئیون کے کھلے بھید ولایت کے بھی راز
کھل گیا عیسئے مریم کا نزول اجلال
معنے اعجاز نبوت کے فرشتون کا نزول
قلب مومن پہ جو ہوتے ہین الہی افضال
حل ہوئے نکتے تصوف کے ولایت کے بھی بھید
مانا سب نے کہ نہین خارق عادت بھی محال
الغرض ہوگئے حل سینکڑون عقدے لاحل
دس جواب اس کو ملے جس نے کیا ایک سوال
منصفو غور کرو کیا ہے زمانہ الٹا
مہدئ ہادی کو کہتے ہین کہ آیا دجال
مثل شیشے کے نبی اور ولی ہوتے ہین
نظر آتا ہے سدا شیشہ مین اپنا خط و خال
خود تو شپر کی طرح آنکھون سے معذور ہین اور
عیب سورج کو لگاتے ہین باین حسن و جمال
علم ظاہر تو ہے العلم حجاب الاکبر
علم باطن سے سدا پاتا ہے انسان کمال
موسے و خضر کے قصے کو کہین کیا بھول گئے
کر دیا موسے کو حیران چلا خضر وہ چال
خضر کا بھیجا گئے جاؤ عقیدت سے گلاب
خیر و خوبی سے اگر چاہتے ہو حال و مآل

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

۱۲ لغایت ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

جو طاعون کے ایام میں داخل بیعت ہوئے

نمبر شمار	نام	گاؤں	ضلع
۴۴۶	شتاب ولد فتح الدین	خانپور	پٹیالہ
۴۴۷	امام الدین 〃	〃	〃
۴۴۸	یوسف ولد بھولا	〃	〃
۴۴۹	بی بی حلیمان زوجہ یوسف	〃	〃
۴۵۰	ابن یوسف	〃	〃
۴۵۱	〃 〃	〃	〃
۴۵۲	〃 〃	〃	〃
۴۵۳	اعظم ولد بھولا	〃	〃
۴۵۴	بوڑا	〃	〃
۴۵۵	بی بی بنون والدہ بوڑا	〃	〃
۴۵۶	زوجہ بوڑا	〃	〃
۴۵۷	مولابخش ولد شادی	〃	〃
۴۵۸	زوجہ شادی	〃	〃
۴۵۹	زوجہ مولابخش	〃	〃
۴۶۰	ابن مولابخش	〃	〃
۴۶۱	〃 〃	〃	〃
۴۶۲	دختر 〃	〃	〃
۴۶۳	عبدالرحمن ولد مولابخش	ٹاٹون	برہما
۴۶۴	کاکا نمبردار	کاکووال	لودھانہ
۴۶۵	امام الدین صاحب	باغبانپورہ	لاہور
۴۶۶	غلام محی الدین مارکر	فتووال	گورداسپور
۴۶۷	منشی الہ دین صاحب	رندھیر	گجرات
۴۶۸	شریف اللہ خانصاحب	پشاور	پشاور
۴۶۹	رحمت اللہ خانصاحب	ہوشیارپور	ہوشیارپور
۴۷۰	غلام محمد ولد صاحب دین	کوٹڑہ	جھنگ
۴۷۱	محمد ولد 〃	〃	〃
۴۷۲	صاحب بی بی زوجہ صاحبدین	〃	〃
۴۷۳	عالم خاتون ولد عالم	〃	〃
۴۷۴	بختاور زوجہ مراد	〃	〃
۴۷۵	مراد ولد سمائل	〃	〃
۴۷۶	ولی ولد مراد	〃	〃
۴۷۷	ولیداد ولد امیر دین	〃	〃
۴۷۸	متلی ولد مراد	〃	〃
۴۷۹	احمد ولد مراد	〃	〃
۴۸۰	بخشی ولد 〃	〃	〃
۴۸۱	بھاگ بی بی زوجہ امیر الدین	کوٹڑہ	جھنگ
۴۸۲	فاطمہ زوجہ محمد ولد احمد	〃	〃
۴۸۳	فتح بی بی زوجہ ولیداد	〃	〃
۴۸۴	برخوردار ولد احمد	〃	〃
۴۸۵	محمد ولد برخوردار	〃	〃
۴۸۶	اللہ دیا ولد برخوردار	〃	〃
۴۸۷	بخت بی بی زوجہ برخوردار	〃	〃
۴۸۸	علی محمد ولد جوایا	〃	〃
۴۸۹	متلی ولد 〃	〃	〃
۴۹۰	مراد ولد 〃	〃	〃
۴۹۱	مراد ولد فتو	〃	〃
۴۹۲	ولیداد ولد مراد	〃	〃
۴۹۳	محمد ولد عالم	〃	〃
۴۹۴	احمد ولد 〃	〃	〃
۴۹۵	ولیداد 〃	〃	〃
۴۹۶	محمد یار ولد جوایا	〃	〃
۴۹۷	احمد یار 〃	〃	〃
۴۹۸	مراد ولد غلام	〃	〃
۴۹۹	بی بی بھاگ بھری زوجہ مراد	〃	〃
۵۰۰	محمد کھرل ولد بہلول	〃	〃
۵۰۱	احمد ولد زبادہ	〃	〃
۵۰۲	مولوی مولابخش صاحب	〃	〃
۵۰۳	محمد الدین ولد پیر محمد	〃	〃
۵۰۴	اسماعیل ولد مولابخش	〃	〃
۵۰۵	ابراھیم ولد 〃	〃	〃
۵۰۶	مسماۃ ست بھرائی والدہ میر دین	〃	〃
۵۰۷	نور محمد صاحب	〃	〃
۵۰۸	میاں محمد حسین ولد علی محمد	سعداللہ پور	گجرات
۵۰۹	میاں علی محمد ولد کرم الہی	〃	〃
۵۱۰	اللہ جوایا ولد فتح دین	〃	〃
۵۱۱	گل محمد ولد اللہ جوایا	〃	〃
۵۱۲	امام الدین نواسہ اللہ جوایا	〃	〃
۵۱۳	جوائی زوجہ اللہ جوایا	〃	〃
۵۱۴	امام بی بی زوجہ جمال دین	〃	〃
۵۱۵	کرم دین ولد علم دین	〃	〃
۵۱۶	امام الدین ولد فضل الدین	〃	〃
۵۱۷	غلام محمد ولد نظام الدین	〃	〃
۵۱۸	محمد عالم ولد نظام الدین	سعداللہ پور	گجرات
۵۱۹	فضل احمد ولد 〃	〃	〃
۵۲۰	اہلیہ نظام الدین	〃	〃
۵۲۱	فضل بی بی زوجہ امام الدین	〃	〃
۵۲۲	امام الدین ولد چراغ دین	بھینی	لاہور
۵۲۳	حسن بی بی ولد امام الدین	〃	〃
۵۲۴	حسن دین ولد 〃	〃	〃
۵۲۵	مہر الدین ولد اللہ بخش	〃	〃
۵۲۶	مہر بی بی ولد اللہ بخش	〃	〃
۵۲۷	نبی بخش ولد محمد بخش	چک کلاں	〃
۵۲۸	محمد بخش ولد کرم الدین	〃	〃
۵۲۹	احمد دین ولد محمد بخش	〃	〃
۵۳۰	سلطان احمد صاحب	محلہ ستھاں	لاہور
۵۳۱	محمد دین صاحب قریشی	〃	〃
۵۳۲	سید بیگم	〃	〃
۵۳۳	محمد اشرف	〃	〃
۵۳۴	امینہ بی بی	〃	〃
۵۳۵	فضل النسا اہلیہ مرزا فتح بیگ صاحب	پٹی	〃
۵۳۶	حافظ محمد یسین صاحب ولد چراغ دین	بھیرہ	شاہپور
۵۳۷	مولوی سید محمد محبوب صاحب	جھنگ	جھنگ
۵۳۸	صوبا صاحب	مورید روان	لاہور
۵۳۹	اہلیہ صوبا صاحب	〃	〃
۵۴۰	اطفال صوبا 〃	〃	〃
۵۴۱	محمد الدین صاحب	شاہدرہ	لاہور
۵۴۲	جیون ولد شمس الدین صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۵۴۳	چوہدری غلام حیدر خان ولد حسن بخش	بدوملی	〃
۵۴۴	محمد علی صاحب	انبالہ	انبالہ
۵۴۵	مسماۃ بخت بھری -	بستی [illegible]	جھنگ
۵۴۶	وزیر محمد گلگو	گنج	لاہور
۵۴۷	محمد حیات صاحب - بٹھڑی	شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۵۴۸	اللہ دیا ولد وزیر	کلیر	انبالہ
۵۴۹	قطب الدین ولد حاکو	رام گڑھ	جالندھر
۵۵۰	سید احمد ولد عبداللہ	فیروزوال	گوجرانوالہ
۵۵۱	مولاداد صاحب	〃	〃
۵۵۲	احمد خانصاحب	〃	〃
۵۵۳	علی محمد صاحب	〃	〃
۵۵۴	فتح محمد صاحب	〃	〃

مطبع انوارالاسلام میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شایع ہوا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

[illegible]

[illegible]

فہرست مضامین
[illegible]

[illegible]

نمبر ۲۲ | قادیان دارالامان ۱۹ - جون ۱۹۰۳ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۵ - جون ۱۹۰۳ء

الحمد للہ کہ حضرت اقدس کی طبیعت تندرست رہی اور آپ نے کل نمازین باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

مومن آخرت کو لازم رکھتا ہے

ایک رکعت مین قرآن ختم کرنا | ذکر ہوا کہ ایک رکعت مین بعض لوگ قرآن کو ختم کرنا کمالات مین تصور کرتے ہین - اور ایسے حافظون اور قاریون کو اس امر کا بڑا فخر ہوتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ گناہ ہے اور ان لوگون کی لاف زنی ہے جیسے دنیا کے پیشہ والے اپنے پیشہ پر فخر کرتے ہین ویسے ہی یہ بھی کرتے ہین - آنحضرت نے اس طریق کو اختیار نہ کیا حالانکہ اگر آپ چاہتے تو کر سکتے تھے مگر آپ نے چھوٹی چھوٹی سورتون پر اکتفا کی +

انعامات کی ام | پھر فرمایا کہ ہر ایک شے کی ایک ام ہوتی ہے مین نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے جو انعامات انسان کو

ام کیا ہے خدا تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ ان کی ام ادعونی استجب لکم ہے کوئی انسان بدی سے بچ نہین سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو پس ادعونی استجب لکم فرما کر یہ جتلا دیا کہ عاصم وہی ہے اسی کی طرف تم رجوع کرو +

استغفار | گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے اگر انسان یقین سے توبہ کرے تو خدا بخشدیتا ہے - پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہین کہ خدا آیندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے اس کا صدور بالکل نہ ہو - فلا تزکوا انفسکم سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ معصوم اور محفوظ ہونا تمہارا کام نہین ہے خدا کا ہے ہر ایک نور اور طاقت آسمان سے ہی آتی ہے +

۶ - جون ۱۹۰۳ء

آج کی تاریخ مین سوائے ایک دو کلمات کے اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہین ہے اور حضرت اقدس کی طبیعت بخیر و عافیت رہی +

پاس اور فیل | ڈاکٹری کے امتحان کا ذکر تھا اسپر فرمایا کہ پاس ہونے کے خیال مین مستغرق ہو کر اپنی صحت کو خراب کر لینا ایک مکروہ خیال ہے اول زمانہ کے لوگ علم اسلئے

حاصل کرتے تھے کہ توکل اور رضاء الٰہی حاصل ہو - اور طبابت تو ایسا فن ہے کہ اس مین پاس کی ضرورت ہی کیا ہے جب ایک طبیب شہرت پا جاتا ہے تو خواہ فیل ہو مگر لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہین تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے +

۷ - جون ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک شخص نے حضرت اقدس کی بیعت کی نسبت کچھ بشارات خدا تعالیٰ سے پائی تھین وہ حضرت اقدس کی خدمت مین تحریر کر کے روانہ کی تھین - حضرت اقدس نے ان کو سن کر فرمایا کہ جو لوگ نظری امور کی استعداد نہین رکھتے اللہ تعالیٰ ان کو بذریعہ رویا کے سمجھا دیتا ہے + آنحضرت کے معجزات مین سے بھی یہ بات تھی کہ لوگ رویا دیکھتے اور بعض وہ تھے جو کہ آپ کے جود و سخا کو دیکھکر ایمان لائے - اور پھر آپ نے سب کو ایک ہی راہ سے گذرانا یہ ایک مشکل کام ہے کہ ہر ایک کی رعایت بھی مدنظر رہے اور پھر ایک ہی راہ سے سب کو گذارا جاوے - آپ پر ایمان لانیکے مختلف طریق تھے بعض اخلاق دیکھ کر ایمان لائے تھے

www.aaiil.org

غرضیکہ آدم سے لیکر آنحضرت تک جس قدر طریق جمع ہو سکتے تھے وہ سب آپ مین جمع تھے یہ بھی ایک مجموعہ جمع کرنے کے قابل ہے کہ اسلام مین داخل ہونیکے طریق کیا کیا تھے +

آنحضرتؐ کے آثار مین سے ایک توجہ کا بھی حصہ ہے کہ جو لوگ قسی القلب تھے وہ بھی کھچے چلے آتے تھے۔ ایک دفعہ ایک بادشاہ ثمامہ کو باندھا گیا۔ آپ اس کے حالات ہر روز دریافت کرتے چنانچہ چند روز کے بعد حکم دیا کہ اُسے چھوڑ دیا جاوے پھر اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ پہلے دنیا کے تمام نامون سے تیرا نام مجھے بہت برا معلوم ہوتا تھا اور آج وہی نام سب سے پیارا ہے اور اس شہر سے مجھے بہت نفرت ہوتی تھی لیکن اب اس شہر کو محبت اور پیار کی جگہ دیکھتا ہون تو یہ آنحضرت صلعم کی توجہ ہی تھی جس سے باطنی چرک و میل دور ہوتی تھی۔ اس کو بہ نظر استخفاف نہ دیکھنا چاہیئے۔ توجہ مین بھی ایک قوت قدسیہ اور تاثیر ہوتی ہے۔ صحابہ کرام کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہون نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو تباہ کر دیا نہ عزت کی پروا کی نہ جان کی بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے + اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہین ہے۔ اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دیکر اخلاص ثابت کیا۔ ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہو گئے تھے جیسے کوئی ڈیوٹی پر کھڑا سفر کیلئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار رہتے +

لوگون کے کامون مین بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر مین ہوتے ہین کہ یہ کر دو وہ کر دو اور وقت موت آ پہونچتا ہے۔ خدا ایسا نہین کہ کسی کو ضایع کرے۔ یہ بہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جاوینگے غلط ہے۔ آنحضرت کے زمانہ مین ابو بکر وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا۔ مگر اس کا اجر ان کو یہ ملا کہ خدا نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہو گئے۔ مگر خدا کی غیرت یہ نہین چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے لیکن اصل مین یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے مومن جب توبہ کرتا ہے اور نفس کو پاک صاف کرتا ہے تو خوف ہوتا ہے کہ مین تو جہنم مین جا رہا ہون کیونکہ تکالیف کا سامنا ہوتا ہے مگر خدا تعالے اسے ہر طرح سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ موت مختلف طریق سے مومنون پر وارد ہوتی ہے۔ کسی کو لڑائی سے کسی کو کسی طرح سے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے جنگ نہ کی تو آپ کو لڑکے کی قربانی کرنی پڑی۔ یہ بات قابل افسوس ہے کہ خدا پر امید رکھے۔ اور ایک اور بھی حصہ دار ہو قرآن مین بھی لکھا ہے کہ حصے سے خدا راضی نہین ہوتا بلکہ فرماتا ہے کہ حصہ داری سے جو حصہ انہون نے خدا کا کیا ہوتا ہے وہ بھی خدا انہی کا کر دیتا ہے۔ کیونکہ غیرت احدیت حصہ داری کو پسند نہین کرتی یہی وجہ ہے کہ انبیاء با وجود غریب یتیم اور بیکس اور بلا اسباب ہونے کے اور پھر بموجب قانون دنیا کے بے ہنر ہونیکے آگے سے آگے قدم بڑہاتے ہین اور یہ سب سے پہلا ثبوت خدا کی خدائی کا ہے اسی لئے انکے مخالف حیران ہو جاتے ہین کبھی کچھ کہتے ہین کبھی کچھ جو شخص بڑا جاہل اور ان کے تقدس سے بے خبر ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ان کی دانائی کا قائل ہوتا ہے۔ جیسے عیسائی لوگ آنحضرت کی پیشگوئیان پوری ہوئی دیکھکر کہتے ہین کہ وہ بہت دانا آدمی تھا +

طاعون | طاعون کے علاج کی نسبت

فرمایا کہ بجز اس کے کہ توبہ ہو اور سب تجاویز جو اس کے علاج کے لئے سوچی جاوین خدا کے ساتھ مقابلہ ہے۔ کوئی تجویز ہونا کافی ہے جبتک خدا سے صلح نہ ہو +

۸- جون ۱۹۰۳ء سے ۱۰ جون تک

کوئی ذکر قابل اطلاع ناظرین نہین ہے۔ حضرت اقدس ع بہ فضل خدا ہر ایک نماز مین شامل ہوتے رہے +

---

۱۱ و ۱۲ جون ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین حضرت اقدس ع کی طبیعت بفضل خدا تندرست رہی اور آپ برابر نماز پنجگانہ کو باجماعت مین شامل ہوتے رہے۔ جمعہ آپ نے مسجد خورد مین ادا کیا +

۱۱- قبل از عشاء

فرمایا کہ در حقیقت خدا تعالے نے تنگی کسی بات مین نہین رکھی جو بندہ پابندہ ہوتا ہے +

فرمایا کہ دو شخص برابر نہین ہو سکتے۔ ایک وہ جو حقیقت پر پہونچتا ہے اور ایک وہ جو معرفت تک۔ جیسے رویت اور سماع برابر نہین ہو سکتے ویسے ہی یہ بھی برابر نہین ہے۔ جو عارف ہے اور نمونہ قدرت دیکھ چکا ہے اور ایک دوسرا جس کے پاس کوئی نظیر نہین کہ جسے پیش کر سکے صرف ظنی امور پاس ہین وہ کیسے برابر ہون +

ایک ہندو کا ذکر ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ سب مذہب نجات یافتہ ہین اور آپ مسیح بھی سچے ہین وہ اپنے خیال کی تائید مین یہ شعر پیش کرتا ہے۔ ؎

ذات پات نہ پوچھے کو
جو ہر کو بھجے سو ہر کا ہو

فرمایا یہ بات تو ٹھیک ہے کہ جو خدا کی عبادت اور اطاعت کرے وہی اسکا ہو سکتا ہے مگر اس بات کا تو پتہ ہونا چاہیئے کہ آیا خدا کو پوج رہا ہے یا شیطان کو کیا وہ کسی اور کا پجاری ہو کر خدا کا ہو سکتا ہے + اس لئے اول خدا کی صفات کا علم ہونا ضروری ہے +

۱۲- قبل از عشاء

سوال- ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت مین حکم تھا کہ کوئی نفس بلا کسی نفس کے بدلہ قتل نہ کیا جائے تو پھر خضر ع نے کیون اس جان کو قتل کیا اور موسے ع نے جو اُسپر سوال کیا تو اسے کیون خلاف ادب جانا گیا موسے ع نے توریت کے رو سے سوال کیا تھا +

جواب- فرمایا **من قتل نفس بغیر نفس** کے ساتھ آگے **او فساد فی الارض** بھی لکھا ہے فساد کا لفظ وسیع ہے جو شے کسی زمانہ مین فساد کا موجب ہو سکتی ہے وہ آیندہ زمانہ مین قتل نفس کا..... موجب بھی ہو سکتی ہے۔ حشرات الارض کو ہم دیکھتے ہین کہ سیکڑون ہزار دن روز مارے جاتے ہین اس لئے کہ وہ کسی کی ایذا کا موجب نہ ہون۔ چنانچہ لکھا ہے کہ قتل الموذی قبل الایذا تو ہر ایک موذی شے کا قتل اسکے ایذا کے دینے سے قبل جائز ہوتا ہے حالانکہ اس موذی نے ابھی کوئی قتل وغیرہ کیا نہین ہوتا۔ شریعت اور الہامی اور کشفی امور الگ الگ ہین اس لئے ان کو شریعت کے ظاہری الفاظ کے تابع نہ کرنا چاہیئے۔ وحی الہی کا معاملہ ہی اور ہوتا ہے۔ اس کی ایک دو نظیرین نہین بلکہ ہزار ہا نظائر ہین بعض وقت ایک ملہم کو الہام کے رو سے ایسے احکام بتلائے جاتے ہین کہ شریعت کے رو سے ان کی بجا آوری درست نہین ہوتی مگر جسے بتلائے جاتے ہین اسے ان کا بجا لانا فرض ہوتا ہے اور عدم بجا آوری مین اسے موت نظر آتی ہے اور سخت گناہ ہوتا ہے حالانکہ شریعت اسے گناہ قرار ہی نہین دیتی۔ یہ تمام باتین من لدنا علما

کے تحت مین ہوتی ہین - ایک جاہل توان کو شریعت کے مخالف قرار دے گا اور اعتراض کرے گا مگر وہ اس کی بیوقوفی ہو گی وہ بھی اصل مین ایک شریعت ہی ہے جیسے دنیا چلی آئی ہے یہ دونون باتین ساتھ ساتھ چلی آتی ہین یعنے ایک تو ظاہر شریعت جو کہ دنیا کے امور کے واسطے ہوتی ہے اور ایک وہ امور جو کہ از روئے کشف والہام کے ایک مامور پر نازل ہوتے ہین اور اسے حکم ہوتا ہے کہ یہ کرو - بظاہر گو وہ شریعت کے مخالف ہو مگر اصل مین بالکل مخالف نہین ہوتا - مثلاً دیکھ لو کہ از روئے شریعت کے تو دیدہ دانستہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالنا منع ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ - مگر ایک شخص کو حکم ہوتا ہے کہ تو دریا مین جا اور چیر کر نکل جا تو کیا وہ اس کی نافرمانی کریگا بھلا بتلاؤ تو سہی کہ حضرت ابراہیم ع کا عمل کہ بیٹے کو ذبح کرنے لگ گئے تھے ع م مگر وہ ایسا عمل تھا کہ ان کے قلب نے اسے قبول کر کے تعمیل کی پھر دیکھو موسے ع کی مان تو نبی بھی نہ تھی مگر اس نے خواب کے روسے موسے ع کو دریا مین ڈالدیا شریعت کب اجازت دیتی ہے کہ اس طرح ایک بچہ کو پانی مین پھینکدیا جاوے - بعض امور نبوت ورا الورا ...... ہوتے ہین اور وہ اہل حق سمجھتے ہین جو کہ خاص نسبت خدا تعالے سے رکھتے ہین اور وہی ان کو بجالاتے ہین ورنہ اس طرح تو خدا پر اعتراض ہوتا ہے کہ وہ لغو امور کا حکم کرتا ہے حالانکہ خدا کی ذات اس سے پاک ہے اسکا سر وہی جانتے ہین جو خدا سے خاص تعلق رکھتے ہین ایسے امور مین جلد بازی سے کام نہ لینا چاہیئے - خدا تعالے نے یہ قصے اس لئے درج کئے ہین کہ انسان ادب سیکھے ایک مرید کا ادب اپنے مرشد کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس پر اعتراض نہ کیا جاوے اور اسکے افعال واعمال پر اعتراض کرنے مین مستعجل نہ ہو جو علم خدا نے اسے (مرشد کو) دیا ہوتا ہے اسکے دوسرے خبر ہی نہین ہوتی ورنہ اس طرح کی مخالفت کرنے سے کہین سلب ایمان کی نوبت نہ آجاوے شریعت کا ایک رنگ ظاہر پر ہے اور ایک محبت الٰہیہ پر ہے کہ جنسے خدا کے خاص تعلق ہوتے ہین ان پر کشف ہوتے ہین ایسے امور ان سے صادر ہوتے ہین کہ لوگونکو اعتراض کا موقعہ ملتا ہے موسے ع پر اعتراض کیا کہ حبشن کیون کی آخر اس حرکت سے خدا کا غضب ان پر شروع ہوا اور جذام کے آثار نمودار ہوئے دوسرے گناہون مین تو عذاب دیر سے آتا ہے مگر ان مین فوراً شروع ہو جاتا ہے -

سائل نے عرض کی کہ موسے ع نے پھر کیون جرأت کی حالانکہ وہ نبی تھے +

فرمایا کہ اسی لئے تو یہ قصہ لکھا ہے کہ وہ نبی تھا اور تم تو امتی ہو تم کو تو اور بھی ڈر کر قدم رکھنا چاہیئے - یہہ اس طرح کے امور ہوتے ہین کہ ظاہری شریعت کو منسوخ کر دیتے ہین - مولانا روم نے ایسی ہی ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک طبیب نے ایک کنیز کو ایسے طریق سے ہلاک کر دیا کہ پتہ نہ لگا ...... مسہل وغیرہ ایسی ادویہ دیتا رہا کہ وہ کمزور ہو ہو کر مرگئی تو پھر اس پر لکھا ہے کہ اسپر قتل کا جرم نہ ہو گا کیونکہ وہ تو مامور تھا - اس نے اپنے نفس سے اسے قتل نہین کیا بلکہ امر سے کیا اسی طرح ملک الموت جو خدا جانے کسقدر جانین روز ہلاک کرتا ہے کیا اسپر مقدمہ ہو سکتا ہے وہ تو مامور ہے اسی طرح ابدال بھی ملائکہ کے رنگ مین ہوتے ہین خدا ان سے کئی خدمات لیتا ہے - پیمانہ شریعت سے ہر ایک امر کو ناپنا غلطی ہوتی ہے +

بقیہ کارروائی افتتاحی جلسہ

تعلیم الاسلام کالج قادیان متعلق

مورخہ ۲۸ - مئی ۱۹۰۳ء

تقریر دلپذیر حضرت حکیم نورالدین صاحب

سلمہ الرحمٰن

پیشتر اس کے کہ ہم یہ تقریر درج کرین اول یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ تعلیم الاسلام کالج اور بورڈنگ کے درمیان جو میدان ہے اس مین اس جلسہ کا انتظام ہوا تھا شمالی جانب ایک چبوترہ بنا کر اسپر اراکین مدرسہ و دیگر معزز احباب کیخاطر کرسیان رکھی گئی تھین جنوبی جانب اس چبوترہ کے ایک بڑی میز تھی جس پر دہنی طرف قرآن کریم اور بائین طرف کرہ ارض رکھا ہوا تھا - میدان کی دھوپ سے حفاظت کے واسطے ایک سائبان لگایا گیا تھا - اور میز کے بالمقابل ایک لمبا ستون تھا + اس نظارہ کو ذہن مین جما کر آپ اس ذیل کی تقریر کو مطالعہ فرمادین +

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ +

امابعد ہم تو ہر روز تم کو وعظ سناتے ہین اور سارا دن اسی مین صرف ہو جاتا ہے - قرآن شریف کا وعظ بھی خدا کے فضل سے مستقل طور پر جاری ہے - مگر اسوقت خصوصیت سے مجھے ارشاد ملا ہے کہ کچھ سناؤن تمہید کی ضرورت نہین ہے اسوقت یہ نظارہ سامنے موجود ہے - ایک طرف قرآن شریف اور دوسری طرف کرہ ارض پڑا ہوا ہے پھر اوپر سائبان ہے - اور ایک طرف وہ لمبی لکڑی ہے - یہی مضمون کافی ہے - انسان کو خدا نے بنایا ہے اور اسکے اندر اس قسم کی اشیاء رکھی ہین کہ اگر ان سب کا نشو ونما نہ ہو تو پھر وہ انسان انسان نہین رہتا ایک ذلیل مخلوق ہو جاتا ہے - لیکن اگر ان خدا کی عطا کردہ قوتون کا عمدہ نشو ونما ہو تو وہی انسان خدا کا مقرب بن سکتا ہے اور اسکے یہی ذرائع ہین جو تمہارے سامنے ہین (قرآن کیطرف اشارہ کر کے) یہ پاک کتاب جب نازل ہوئی اسوقت ساری دنیا مین اندھیر تھا - عرب خصوصیت سے ایسی حالت مین تھا کہ کل دنیا کا رو براست ہو جانا آسان مگر اس کا سدھرنا مشکل سمجھا جاتا تھا - یرمیا نبی کے توحہ مین یہ ایک فقرہ موجود ہے جس مین وہ اپنی قوم کو نصیحت کرتا ہے کہ تم نے سچے خدا کو چھوڑ دیا - دیکھو تمہارے پاس عرب موجود ہین وہ جھوٹے خداؤن کو نہین چھوڑ سکتے لیکن یہ ایک کتاب ہے جس نے ان عربون کو ایسا بنایا اور وہ عزت دی کہ وہ دنیا کے ہادی مصلح - نور - اور ہدایت بن گئے اسکا ذریعہ صرف قرآن کریم ہی تھا جو ان کے واسطے شفا - نور - اور رحمت ہوا +

قرآن کریم کا دائین جانب ہونا تمہارے لیے خوش قسمتی کی فال ہے اور یہ وہی کتاب ہے جو کہ دائین جانب ہونی چاہیئے اس سے یہ تفاول ہے کہ تمہارے دائین ہاتھ مین ہو (کرہ ارض کیطرف اشارہ کر کے) دوسری طرف یہ ہے جسپر زندگی چل رہی ہے - کتاب اللہ مین بھی اس کی ترتیب اسی طرح سے ہے کہ اول آسمان کا ذکر ہے تو پھر زمین کا موجودہ ضرورت کے لحاظ سے تمکو اس قرب الٰہی کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے - جس سے عرب کی نابود ہستی بود ہو کر نظر آئی وہ ذریعہ قرآن کریم ہے کہ جس سے اس کرہ پر ان کو حکمرانی حاصل ہوئی تھی - اسوقت اسکے بڑے حصہ ایشیا اور افریقہ اور یورپ ہی تھے جنکو مخلوق جانتی تھی اور اس قرآن کی بدولت ان معلوم حصص پر ان کی حکمرانی ہوئی مگر اسکے

ساتھ ہی اصلی جڑ فضل الٰہی کا سائبان بھی ان پر تھا - ورنہ قرآن تو وہی موجود ہے اور اسوقت اہل اسلام کی تعداد بھی اُس وقت سے اضعاف مضاعفہ ہے - آنحضرت صلعم کے زمانہ میں پڑھے لکھوں کی تعداد ۱۳۵ سے زیادہ ہرگز نہ تھی - خطرناک قوم کے مقابلہ پر سخت جنگ کیحالت مین ۳۱۳ سے زیادہ سپاہی نہ تھے - غزوہ خندق مین ۶۰۰ تھے اب باوجود اس کے کہ اسوقت سے بہت بہت زیادہ تعداد موجود ہے مگر وہ بات نہین ہے نہ وہ عزت نہ آبرو نہ اندرونی خوشی نہ بیرونی تو اس بات کی جڑ یہ ہی کہ اوس زمانہ مین جسوقت فرمان نازل ہوا اس کی قدر کی گئی اسکو دستور العمل بنایا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل عرب جو اولی کچھ نہ تھے پھر سب کچھ بن گئے - قرآن شریف کے ابتدائی الفاظ مین لکھا ہے - ذالک الکتاب لاریب فیہ نبی کریم صلعم نے اس کتاب کا ادب اس طرح سے کیا کہ آپ کے زمانہ مین سوائے قرآن کے اور کوئی کتاب نہ لکھی گئی اسوقت بھی خوش قسمتی سے وہی کتاب موجود ہے اگر کوئی اور بھی اسوقت کی لکھی ہوئی ہوتی تو پھر یہ جوش نہ ہوتا یا خدا اور کوئی راہ کھولدیتا - غرضیکہ اس کتاب کی عزت سے فضل الٰہی کا وہ سایۂ قایم ہوا - جیسے اسوقت تم لوگ آسائش سے بیٹھے ہو سائبان تیرہی - دھوپ کی تپش سے محفوظ ہو - اس طرح وہ لوگ جو کہ جنگلوں مین اور دور دراز بلاد مین رہتے تھے وہ اسکے ذریعہ سے امن کی زندگی بسر کرنے لگے +

تمام ترقیون - عزت - اور حقیقی خوشی کی جڑ یہ کتاب ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہم اس (کرۂ ارض) پر حکمرانی کرتے ہین اور اسی کے ذریعہ سے فضل الٰہی کا سایۂ ہم پر پڑسکتا ہے یہ نہ خیال کرو کہ ایرانی سلطنت ایسی راحت مین ہے ہرگز نہین - جس قدر وہ اس کتاب سے دور ہے اسی قدر اس مین گند ہی - مگر تم کو ان باتون کا علم نہین ہے - بڑے بڑے لایق - چالاک اور پھرتی سے بات کرنیوالون کے ساتھ ناچیز کی کیحالت مین میرا مقابلہ ہوا ہے مگر اس قرآن کے ہتیار سے جب مین نے انسے بات کی ہے تو ان کے چہرون پر ہوائیان اڑنے لگ گیئن ایک انسان جو کہ بیماریون مین مبتلا ہو بظاہر تم اسے خندہ اور خوش دیکھ سکتے ہو مگر اندر سے دکھ اسے ملامت کا نشانہ بنا رہے ہین یاد رکھو خوشی کا چشمہ قلب پھر عقل پھر حواس ہین اس کے بعد جسم مین خوشی ہوتی ہی مگر جو لوگ غمون مین مبتلا ہون ان کو حقیقی خوشی نہیں ہوا کرتی +

مین تم کو ایک بچہ کا قصہ سناتا ہون کیونکہ تم بھی بچے ہو مگر وہ عمر مین تم سب سے چھوٹا تھا اسکا نام یوسف ؑ ہے جس کو بھائیون نے اسے باپ سے مانگا اور چاہا کہ اسے باپ سے الگ کر دین اور جنگل مین جاکر ایک کنوئین مین اتار دیا اب تم سمجھ سکتے ہو کہ اس کی کیا عمر تھی اگرچہ وہ چھوٹا تھا اور ناواقف تھا مگر پھر بھی بچون کی طرح باپ سے الگ ہونے اور نکالے جانے کا اسے علم تھا اور یہ جانتا تھا کہ اس سے دکھ ملتا ہی ذرا سوچو تو جب ایک بچہ کو اس کی مان سے الگ کیا جاتا ہے تو بچہ کا کیا حال ہوتا ہے پھر بچہ ہوے کے نام سے دب جاتے ہین سہم جاتے ہین اور اسکو وہ تاریک کنوان دکھایا گیا جس مین اسے اتارا گیا نہ اسوقت کوئی یار اور نہ آشنا نہ مان اور نہ باپ اگر ہوتے بھی تو اسے وہ بات نہ تبلاسکتے جو خدا نے بتائی اور ان کو کیا علم تھا کہ اسکا انجام کیا ہوگا - مگر خدا کا سایۂ اسپر تھا اور خدا نے اسے بتلایا - لتنبئنھم بامرھم ھذا وھم لایشعرون - کہ اے یوسف ؑ دیکھ تجھے باپ سے الگ کیا تیری زمین سے تجھے الگ کیا اور اندھیرے کنوئین مین ڈالا مگر مین تیرے ساتھ ہونگا اور اس علیحدگی کی تعبیر تو بھائیونکے سامنے بیان کریگا اور ان کو اس بات کا شعور نہین ہے - دیکھلو یہ باتین باپ نہین کر سکتا نہ وعدہ دیسکتا ہے کہ یون ہوگا - باجاہ وجلال کیوقت تک یہ تندرستی بھی ہوگی - ایک باپ بچے سے پیار تو کر سکتا ہے مگر وہ اسکے آئندہ کیحالت کا کیا اندازہ لگا سکتا ہے ان باتون کو جمع کر کے دیکھو - اگر کوئی انسان تسلی دیتا تو بچہ کو پیار کرتا گلے مین ہاتھ ڈالتا اور اسے کہتا کہ ہم جیجی دینگے مگر خدا کی ذات کیا رحیم ہے وہ فرماتا ہی لتنبئنھم بامرھم ھذا ہم وہ عروج دینگے کہ تو ان احمقونکو اطلاع دیگا یہ حقیقت ہے اس سایہ کی جسے مین چاہتا ہون تمپر ہو - **علوم کی تحصیل آسان ہے مگر خدا کے فضل کے نیچے اسے تحصیل کرنا بہ مشکل ہے** - کالج کی اصل غرض یہی ہے کہ دینی اور دنیوی تربیت ہو مگر اول فضل کا سایۂ ہو - پھر کتاب پھر دستور العمل ہو اسکے بعد دیکھو کہ کیا کامیابی ہوتی ہے - فضل الٰہی کے لئے پہلی بشارت پیارے عبدالکریم نے دی ہے وہ کیا ہے حضرت صاحب کی دعایئن ہین مین ان دعاؤنکو کیا سمجھتا ہون یہ بہت بڑی بات ہے اور یقیناً تمہارے ادراک سے بالاتر ہوگی مگر مین کچھ بتلاتا ہون +

مخالفتونسے انسان ناکامیاب ہوتا ہے - گھبراتا ہے - ایک لڑکا ماسٹر کی مخالفت کرے تو اسے مدرسہ چھوڑنا پڑتا ہے - جسقدر مہتمم مدرسہ کے ہین اگر وہ سب مخالفت مین آوین تو زندگی بسر کرنی مشکل ہو اگرچہ افسر بھی لڑکونکے محتاج ہین مگر ایک ذرا سے نکتہ سے اسے بورڈنگ مین رہنا مشکل ہو جاتا ہے - اب اسپر اندازہ کرو کہ ایک کی مخالفت انسان کو کیسے مشکلات مین ڈالتی ہے لیکن ہمارے امام کی ساری برادری مخالف ہے رات دن یہی تاک ہے کہ اسے دکھ پہونچے پھر گاؤن والے مخالف حالانکہ ان کو نفع پہونچتا ہے - مین نے ایک شریر سے پوچھا کہ اب مرزا صاحب کی طفیل تمہاری کتنی آمدنی ہوگئی ہے تو کہا کہ بتیس روپیہ ماہوار زیادہ ملتے ہین - علے ہذا القیاس ان گدھے والون اور مزدورون سب سے دریافت کرو تو یقین ہوگا کہ انکے واسطے ہمارا یہان رہنا کیسا بابرکت ہے مگر ان سب کے دلون مین ایک آگ بھی ہماری طرف سے ہے باوجود ہم سے متمتع ہونے کے پھر بھی ان کے اندر ایک کپکپی ہی کہ یہ یہان کیون آگئے - ابھی ایک مینار بن رہا ہے اگر کوئی میرے جیسا خلیق ہوتا تو راستہ کو توڑ کر مینار ایک کونے مین بناتا مگر اس مجسم رحم انسان (مرزا غلام احمد) نے اسے مسجد کے اندر بنایا کہ لوگونکو تکلیف نہ ہو ان لوگونکو غیرت نہین آتی کہ کیا ان دور دراز سے آنے والون کی عقل ماری گئی ہے کہ دوڑے چلے آرہے ہین یہ کہان کے فلاسفر ہوئے جو ایسی بات کرتے ہین کیا ان کے تجارب ہم سے زیادہ ہین یا معلومات مین ہم سے بڑھکر ہین شرم کے مارے کچھ جواب تو نہین دے سکتے یہ کہتے ہین کہ ان لوگون کی مت ماری گئی ہے کہ روپیہ اپنا کھاتے ہین اور یہان رہتے ہین یہ حال تو گاؤن کی مخالفت کا ہے - پھر سب مولوی مخالف گدی نشین مخالف - شیعہ مخالف - سنی مخالف - آریہ مخالف - مشنری مخالف - دہریون کا کوئی مذہب نہین ہوتا مگر وہ بھی مخالف اور نہایت خطرناک دشمن اس سلسلہ کے ہین ان تمام مشکلات کے مقابلہ مین دیکھو وہ (حضرت مرزا صاحب) کیسے کامیاب ہے کیا تمہارا دل نہین چاہتا کہ تم اسطرح کامیاب ہو یہان ہمارا رہنا تمہارا رہنا سب اسی کے نظارہ ہین کہ باوجود اسقدر مخالفت کے پھر پروانہ وار اسپر گرتے ہین - اس کا باعث یہی ہے کہ وہ کتاب اللہ کا سچا حامی ہے اور رات دن دعامین لگا ہوا ہے - اُس لڑکے سے بڑھکر کوئی خوش قسمت نہین ہی جسکے لئے یہ دعایئن ہون - مگر ان باتونکو وہی سمجھتا ہے جس کی آنکھ بینا اور کان شنوا ہو +

(باقی وارد)

درس قرآن شریف

جزو ۵ - رکوع ۸

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۵

آنحضرت صلعم کا لشکر محدود تھا اور عرب بے شمار مقابلہ پر تھے - اب بھی اس کی نظیر موجود ہے کہ حضرت مرزا صاحب اکیلے اور انکے مقابلہ پر بڑے بڑے ادیب شاعر اور عالم موجود ہین اور کوئی مقابلہ پر عربی کی کتاب نہین لکھ سکتا - پھر ایک بات یہ بھی بڑے مزے کی تھی کہ جب کوئی دشمن مقابلہ کے لئے جاتا اس کے بعد ہی جلد اسلام قبول کر لیتا اور وہ فوراً فوج کا سپہ سالار بنا دیا جاتا غرضیکہ نصرت اور تائید کے جو وعدے اللہ تعالے کے آنحضرت اور مومنون کے ساتھ تھے ان مین بھی کوئی تخلف نہین ہوا اور یہ سب باتین قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر دلالت کرتی ہین +

ردِ شیعہ | اس آیت سے بھی شیعونکے خیالات کی تردید ہوتی ہے - قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ ہم نے سب مومنون کو بھائی بھائی بنا دیا - اور ان کے دلون مین کوئی کینہ اور حسد وغیرہ نہین ہے - پس اگر حضرت عمر رضؓ اور علی رضؓ مین اخلاص اتفاق اور باہمی محبت نہ تھی تو پھر تو قرآن کے خلاف ہوا مگر ان کا یہ خیال غلط ہے دیکھو حضرت عمر رضؓ جب شام کو تشریف لیگئے تو حضرت علی رضؓ کو اپنا خلیفہ کر گئے بقول شیعہ اگر علی رضؓ حضرت عمر رضؓ کو حق بجانب نہ جانتے تھے تو اب تو عنان حکومت ان کے ہاتھ مین تھی اپنا پورا تصرف کر لیتے لیکن ہم یہ تو نہین کہتے کہ وہ اتنی جرات کہان سے لاتے چونکہ وہ سب آپس مین بھائی بنا دیئے گئے تھے اسلئے کوئی فساد کی بات نہ ہوئی اور نہ ان مین سے کسی کے دل مین دغا تھی غرضیکہ قرآن پر عمل درآمد کرنے والون مین بھی اختلاف نہین ہوا کرتا +

واذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطن الا قلیلا -

اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی اس کو پھیلا دیتے ہین اور اچھا ہوتا اگر لے جاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے مین سے ان لوگونکے پاس جو بات سے بات نکالتے ہین اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو تم سب شیطان کے مطیع ہو جاتے -

الا قلیلا - یہ محاورہ عرب ہے اس کے معنے ہوا کرتے ہین سب کے سب یعنے جسقدر رہون +

فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف الا نفسک وحرض المومنین عسے اللہ ان یکف باس الذین کفروا واللہ اشد باسا واشد تنکیلا +

من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا - ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا وکان اللہ علے کل شیئ مقیتا +

واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا ان اللہ کان علے کل شیئ حسیبا +

پس مقابلہ کرو اللہ کی راہ مین - نہین تکلیف دیجاتی مگر تیری جان کو اور مومنون کو ترغیب دے - قریب ہے اللہ کہ روک دے کافرون کی جنگ - اللہ جنگ کرنے مین بہت سخت ہے اور وہ نکیل ڈالکر سیدہا کر دیتا ہے -

جو نیک بات کی سفارش کرے اسکے اجر مین اس کو بھی حصہ ملیگا اور جو بری بات کی سفارش کرے اسکے وبال مین وہ بھی شریک ہوگا اور اللہ ہر شے پر ضابط ہے -

جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اسکے جواب مین اس سے بہتر دعا دو یا کم از کم اُتنی ہی دو - اللہ تعالے ہر ایک چیز کا حساب لینے والا ہے +

اللہ لا الہ الا ہو لیجمعنکم الے یوم القیامۃ لا ریب فیہا ومن اصدق من اللہ حدیثا

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہین ضرور ضرور وہ تم سب کو قیامت کے دن مین جمع کریگا اور اللہ سے بڑھکر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے +

یہ بات انسان کی فطرت مین ہے کہ دوسروں کے سامنے ذلیل ہونا پسند نہین کرتا - چاہتا ہے کہ گھر مین شہر مین - ملک مین جہان ہو ہر جگہ اس کی عزت ہو اور کسی قسم کی ذلت اسے نہ پہنچے اس کے اس ص

اصلاح مستورات

اسماءؓ

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۵

اسماءؓ نے فرمایا اے بیٹا مجھے امید ہے کہ میرا صبر تیرے حق مین صبر جمیل ہوگا اگر تو میرے سامنے ہلاک ہوا تو میرے اجر کا باعث ہوگا اور اگر غالب ہوا تو مجھے مسرت ہوگی - اب بسم اللہ آگے بڑھو اور مآل کار دیکھو،، اس کے بعد ابن زبیر نے ان سے دعائے خیر کی التجا کی اور پھر زرہ پہن کے رخصت ہونے آئے (آپ اسوقت نابینا تھین - جب رخصت کرنے کے لئے آپ نے عبد اللہ کو گلے ملایا تو ہاتھ نے زرہ کو محسوس کیا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ جو لوگ شہادت کے مشتاق ہوتے ہین وہ زرہ جوشن کو بالائے طاق رکھدیتے ہین حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ مین نے محض آپ کے اطمینان کے لئے پہنی ہے - آپ نے فرمایا زرہ سے مجھے اطمینان نہ ہوگا - دامن کمر سے باندھو اور حملہ کرو آپ نے ایسا ہی کیا اور رجز پڑھتے ہوئے ایسے لڑے ایسے لڑے کہ شہید ہوگئے - حضرت عبد اللہ کی شہادت کے بعد حجاج نے کئی مرتبہ آپ کو بلایا لیکن آپ تشریف نہ لیگئین تیسری دفعہ جب آپ سے حجاج کی ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا کہ عبد اللہ پر جو مین نے مصیبت ڈالی اس مین آپ نے مجھے کیسا پایا - آپ نے فرمایا کہ اے حجاج تو نے میرے بیٹے کی دنیا خراب کی اور اپنی آخرت خراب کی - مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ ثقیف (حجاج کے قبیلہ کا نام ہے) ایک دروغگو اور غارت گر پیدا ہوگا +

حضرت اسماءؓ اس واقعہ جانکاہ کے بعد بہت دن زندہ نہ رہین انہون نے ۷۳ھ مین ۱۰۰ برس کی عمر مین انتقال فرمایا +

اسلام مین عورتونکی حالت

ایک جرمن پروفیسر نے ان یورپین مصنفونکو تاریخی شہادتونکی بنا پر معقول جواب دیا ہے جو اسلام پر عورتونکو سخت حقیر سمجھنے کے متعلق الزام لگاتے ہین اس نے کئی عالم و فاضل اور عابد و زاہد اور شجاع اور دلیر مسلمان عورتون کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ جو منزلت اسلام نے عورتونکو ہر لحاظ سے دی ہے وہ بلا شبہ قابل رشک ہے - انشاء اللہ وہ مضمون عنقریب البدر کے کالمون مین درج کیا جاوے گا +

ص فطری تقاضا کو پیش کر کے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن تم سب کو ہم جمع کرینگے - جہان آدم سے لیکر قیامت تک کی ساری کی ساری مخلوق موجود [illegible]

ولادت + ہمارے مکرم دوست مولوی ابو سعید محمد مبارک علی صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہاں بفضلہ تعالے ۶ جون ۱۹۰۷ء کو ایک فرزند پیدا ہوا ہے حکام محمد یعقوب رکھا گیا خدا اسے عمر دراز عطا کرے اور اپنی رضامندی کی راہون پر دراز کرے +

البدر

ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ مالک کارخانہ

ہمدم صحت لاہور منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ کی ضروری عرضداشت دربارہ توسیع اشاعت البدر مندرجہ صفحہ ۱۵۸ پڑھکر اس کے شکریہ مین ایک خریدار البدر کو اور ایک الحکم کو دیتے ہین یہ خریدار تو البدر کو اس مضمون کے شکریہ مین دیا گیا ہے مگر امید ہے کہ منشی صاحب کی درخواست کے مطابق ڈاکٹر صاحب اور دیگر احباب اول تو دس دس پانچ پانچ نہین تو دو دو اور کم از کم ایک ایک خریدار ضرور البدر کو پیشگی قیمت ادا کرنے والے لا دیوین گے +

منشی احمد دین صاحب کی یہ عرضداشت اپنے اندر ایک سر بھی رکھتی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ منشی صاحب اپنی وسیع حوصلگی سے وعدہ فرما چکے ہین کہ کم از کم پانصد خریدار البدر کو دین یہ وعدہ ابتدائے دسمبر ۱۹۰۲ء مین ہوا اور الحمد للہ کہ منشی صاحب بذات خود بھی اسے عملی طور پر نباہنے مین ساعی رہے ہین اور اب اسی کے ایفا کرنے مین زیادہ سہولت اور دیگر احمدی احباب کو مستحق ثواب کرنے کی غرض سے یہ عرضداشت لکھدی ہے کہ تاکہ وہ موعود نمبر پورا کر دیا جاوے امید ہو کہ ہمارے بھائی منشی صاحب کی اعانت فرمانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور ان کو اس امر کا پاس ہوگا کہ ہمارے بھائی احمد دین کی قلم سے جو اقرار نکل چکا ہے وہ ضرور ایفا ہو جاوے اور اسی طرح کی پاسداری قومی۔ یکدلی ہمدردی اور اخوت پر ایک بین ثبوت ہے۔ ساتھ ہی اپنے احباب کی توجہ مین اسطرف بھی دلانا چاہتا ہون کہ جیسے وہ البدر کی اشاعت مین ساعی ہون ویسے اس سلسلہ کی دیگر اخبارات اور رسائل وغیرہ کی اشاعت کو بھی ملحوظ رکھین مثلاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز کہ جو امریکہ یورپ افریقہ وغیرہ تمام دنیا مین ایک صف شکن آلہ اپنی کارگذاری سے ثابت ہو رہا ہے اور عیسویت کے بت کو پاش پاش کر رہا ہے اس کی اشاعت مین کوشش کرنا بھی ایک بڑا فرض منصبی احمدی جماعت کا ہے +

ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہے کہ اپنی ذاتی ضروریات اور دیگر خویش و اقارب کے حقوق کی ادائیگی پھر لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ یتیم خانہ وغیرہ کے ضروریات کو مد نظر رکھتا ہوا ان اخبارون کو رسالون کی اشاعت اور خریداری مین ضرور حصہ لیوے کیونکہ یہ بھی ایک پہلو سے احمدی مشن کے تبلیغی حصہ کی خدمت کو پورا کر رہے ہین اور ہر ایک شخص اپنے حسب حال خواہ سارے اخبار اور رسائل خواہ رسالہ خواہ اخبار ضرور خریدے +

خریدارون کو ضروری اطلاع

اکثر خط اس مضمون کے آتے ہین کہ اگر کوئی نیا اشتہار وغیرہ ہو تو اسے اخبار کے ساتھ روانہ کردو۔ ایسے اصحاب کو واضح ہو کہ جب تک کسی اشتہار پر ضمیمہ البدر نہ چھپا ہوا ہو تب تک اخبار کے ہمراہ روانہ کرنا ڈاک خانہ کے قانون کے خلاف ورزی ہے۔ اسی طرح کسی کتاب یا دوسرے پیکیٹ مین خط ڈالکر روانہ کرنا بھی خلاف قانون ہے اس سے احتراز چاہیئے +

طبی نوٹ

ہیضہ

آج کل اکثر جگہ ہیضہ کی شکایت سنی جاتی ہے اس لئے ہم حضرت حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب کے مجربات جو اس مرض کی نسبت ہین درج اخبار کرتے ہین۔

(۱) سلفورک ایسڈ ڈآلیوٹ کو کمزور کرکے متواتر ۲۰۔۳۰ بوند پلانا +

(۲) شکم پر مسٹرڈ (رائی) پلاسٹر اتنی دیر رکھنا کہ شکم سرخ ہو جاوے۔

(۳) اگر پیشاب بند ہو تو گرم پلٹس کی کی ٹکور گردہ پر کرو اور رائی کا پلسٹر رکھو +

(۴) برف بہت کھلاؤ جسقدر مریض کھا سکے ایک دفعہ خود حکیم صاحب اس مرض مین مبتلا ہوئے تو یہی علاج کیا۔

(۵) ایک شخص کو جنگل مین ہیضہ ہوا تو اپنے یہ نسخہ دیا جس سے وہ شفایاب ہوا +

تخم مرچ سرخ۔ ہینگ۔ افیون۔ کافور

(۶) ایک گاؤن مین ہیضہ تھا۔ تو ذیل کے علاج سے ہزارون کی جان بچی۔

گل آک (مدار) ناشگفتہ۔ سہاگہ کھیل شدہ۔ نمک سیاہ
.... ۱۲ ماشہ۔ ۵۔ ماشہ ۵ ماشہ

لونگ ۵ ماشہ مرچ سیاہ۔ ۵ ماشہ۔ گولی بقدر دو سرخ نیم کی چھال کے جوشاندہ کے ساتھ گھنٹہ گھنٹہ بعد دی گئی۔

(۷) لہسن کوٹ کر ہاتھ پاؤن کے ناخن پر لیپ کرنا۔

(۸) مکی کے تکّے کے اندر کی سفیدی لیکر مرچ سیاہ دوگنا ملاکر حب بقدر دو سرخ بناکر کھلانا۔

(۹) [illegible] +

ہیضہ سے حفاظت

(۱) ان ایام مین پیٹ بھر کر کھانا نہ کھانا چاہئے۔

(۲) خالی پیٹ دھوپ مین پھرنے سے بچنا چاہیئے۔

(۳) کپڑے صاف اور غسل وغیرہ کرنا چاہئے

(۴) اجوائن۔ کالی مرچ۔ صبح اور دوپہر کو گھوٹکر ذرا سا پانی ملاکر پینا چاہیئے +

(۵) پیاز اور مشک کو سونگھتے رہنا چاہیئے +

(۶) حتی الوسع پینے کا پانی سخت گرم اور پھر ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پینا چاہیئے +

(۷) سبز پودینہ کی چٹنی اور ترشی کا گاہے گاہے استعمال۔

(۸) گھرون کو صاف رکھنا گندھک و گوگل کی دھونی دینا بھی مفید ہے + (نیر آصفی)

صیانتہ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا جس کا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ چھپوا دیا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی سے بقیمت ایک آنہ دو پائی ملسکتا ہے ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہیئے کہ اسکی متعدد کاپیان خرید لیوین +

نظم

میر ناصر نواب صاحب دہلوی ثم القادیانی

ضمیمہ دعوت الحق

آج اک نظم میرے ہاتھ آئی
ہے رسول خدا کا وہ شیدا
آنسو آتے ہین اس کو سن کے نکل
صدق سے اپنا حال لکھا ہے
عاجزی بے کسی کا ہے اظہار
پچھلی کرتوت پر ندامت ہے
دردانگیز التجائین ہین +
عجز ہے سوز و بیقراری ہے
خوف کی اور رجا کی ہے تصویر
تیر و نشتر سے کم نہین ہے بیان
حق سے ہوتین یہ سب دعائین اگر
کہ علیم و خبیر ہے وہ ذات +
رگ جان سے قریب تر ہے وہ
ہر گھڑی وہ دعائین سنتا ہے
اور وہ قادر ہے بخش دینے پر
ہے جواد و کریم وہ مولا +
ہے وہ رحمٰن بے عوض دیتا
کارخانہ ہے اس کا بے پایان
اس سے مانگو کہ کل مرادین پاؤ
درد اور سوز سے سوال کرو
اس کے در پر لگائے جو دھونی
خواہ زانی ہو یا شرابی ہو
سود خوار ... مین ہو گذاری عمر
واعظ بے عمل رہا ہو گو +
کرے توبہ کہ ہے خدا تواب
اس سے مانگو مراد پاؤ گے
ہان طریق دعا کرو حاصل
حق نے بھیجا ہے ہم مین اک نذیر
چاہتے ہو اگر خدا کی رضا
اس کے محبوب سے ملو آکر
سیدھے پنجاب کو چلے آؤ
قادیان اس کے مقام کا ہے نام
اس کی خدمت مین چند روز رہو
ہے رسول خدا کا یہ نائب
کل حجابون کو تم اٹھا کر آؤ +

جس کا ناظم ہے اک میرا بھائی
درد ہے اس کی نظم سے پیدا
لوٹ جاتا ہے بس دل بیکل
دل کا رنج و ملال لکھا ہے
ہے رسول خدا سے ہانک پکار
اک عجیب نقشۂ مصیبت ہے
حق کے محبوب سے دعائین ہین
آہ و زاری ہے شرمساری ہے
جس سے ہوتی ہے دل مین اک تاثیر
کھول کر دل کیا ہے آہ و فغان
میرے نزدیک تھا بہت بہتر
بیکسون کی نصیر ہے وہ ذات
اپنے بندون سے باخبر ہے وہ
عاجزون کی بکائین سنتا ہے
حکم ہے اس کا سب سے بالاتر
ہے غفور الرحیم وہ یکتا +
کون ہے اس سے جو نہین لیتا
عقل انسان جس مین ہے حیران
روبرو اس کے ہاتھ تم پھیلاؤ
اس سے رو رو کے عرض حال کرو
مرتشی ہو و یا کہ ہو خونی +
بدعتی ہو و یا وہابی ہو +
گو منافق رہا ہو ساری عمر
بد زبان ہو و یا کہ ہو بدخو
اس سے مانگے کہ ہے بڑا وہاب
ہاتھ خالی نہ وا لسے آؤ گے
کہ پذیرائی کے وہ ہو قابل
اس سے تم مل کے پوچھ لو تدبیر
ہے محبت کا اس کے گرد ہوا
جان پر اپنی رحم فرما کر
نہ کسی اور سمت تم جاؤ
تم بھی آکر کرو کچھ اس مین قیام
پھر سے یان بصدق و سوز رہو
ہاتھ پر اس کے آکے ہو تائب
اپنی شیخی کو تم مٹا کر آؤ +

آؤ لیکن ادب سے آؤ تم
شک اگر ہو تو تم کرو تحقیق
یونہی تقلید سے نہ مانو تم
یان تسلی تمہاری ہوگی ضرور
نور حاصل کرو یہان آکر
فضل حق آج قادیان پر ہے
یان سراج منیر روشن ہے
ہم مین نازل ہوا مسیح زمان
یہی عیسےٰ ہے اور یہی مہدی
جس کو باور نہ ہووے آدیکھے
بھولے بھٹکون کا ہے یہی رہبر
بگڑے تگڑون کو یہ بناتا ہے
دین کے آئینہ کی جلا ہے یہ
دین مین اس نے جان ڈالی ہے
دشمن دین اس سے ہین نالان
اس نے شیطان کو کیا ناکام
ہے رسول خدا کا یہ حامی
اس کو نصرت خدا سے آتی ہے
ہین ملائک معین کار اس کے
وہی اعدا کو اس کے مارتے ہین
یہی حاکم ہے دین احمد کا
اس سے کھلتے ہین عقدۂ قرآن
ہے یہی آج واقف اسرار
دین کا حکمران یہی ہے اب
اس نے دجال کو تمام کیا
سرنگون کر دیا صلیب کو بس
روبرو اس کے منہ نہین کرتے
کھلبلی اس نے ڈالی تا لندن
اس کی تحریر ہے گویا شمشیر
کہ عدو اس کو پڑھ کے کٹتے ہین
نہین اس سے مقابلہ آسان
اس سے ترسا بہت ہی ترسان ہین
آریہ اس سے خوف کرتے ہین
اس سے لڑتے ہین مولوی بے سود
سامنے اس کے جو کہ آتا ہے
جس کو شک ہو آزما لیوے
سیکڑون اس سے ہم نے دیکھے نشان
ہے دعاؤن مین اس کی بس تاثیر
عمر کو کر چکے ہو تم برباد
اب بنو اس کے آکے حلقہ بگوش
بیٹھے دلی مین تم نہ باتین بناؤ

تا کہ یہان آکے فیض پاؤ تم
بعد تحقیق کے کرو تصدیق
بات میری ہنسی نہ جانو تم
ہے اندھیرا وہان یہان ہے نور
کچھ نہ پاؤ گے تم کہین جا کر
اور فضیلت اسے جہان پر ہے
جس سے ہوتا ضمیر روشن ہے
ہم مین اترا ہے مہدی دوران
جو حقیقت ہے ہم نے وہ کہدی
جھوٹ سچ کو وہ آزما دیکھے
بازو ٹوٹون کا ہے یہی شہپر
طالب حق کو حق دکھاتا ہے
حق کی جانب سے حق نما ہے یہ
کفر کی اس نے جان نکالی ہے
اس کے حملون سے کفر ہے گریان
اس کے دم سے ہے شوکت اسلام
ان کے عشاق مین ہے یہ نامی
اس کے اعدا کو وہ مٹاتی ہے
وہی کرتے ہین کار و بار اس کے
کام اس کے وہی سنوارتے ہین
یہی نائب ہے اب محمد کا
یہ دکھاتا ہے اب خدا کے نشان
ہے یہی آج دین کا سردار
صف شکن پہلوان یہی ہے اب
دین و دنیا مین اس نے نام کیا
ہین پرستار اس کے سب بے بس
سانس سے بھی وہ اس کے ہین ترسان
ایسی توپین چلائی ہین دن رات
یاکہ ہے زہر کا بجھا اک تیر
سامنے سے گریز کرتے ہین
دشمن دین اس سے ہین ترسان
بید کی طرح اس سے لرزان ہین
پادری اس سے دل مین ڈرتے ہین
ان مین ہے طمع و ریا و نمود
آتے ہی وہ تو مر ہی جاتا ہے
اپنے سر پر وہ یہ بلا لیوے
اس نے کھوئے ہین درد بیدرمان
نظر فیض اس کی ہے اکسیر
مدتون رہ چکے ہو تم آزاد
تا کہ وا ہون تمہارے گوش ہوش
بنکے طالب خدا کے یہان تک آؤ

دیکھ لو صورت غلام احمدؑ
بال سیدھے ہین گندمی رنگت
اونچی پیشانی ہے وہ نورانی
وقت پر آگیا امام ہمام لو
اس سے آکر ملو کلام کرو لو
دین کی اس سے تم کرو تحقیق
تمکنت چھوڑ دو چلے آؤ لو
عزت ظاہری کو چھوڑو تم
ادھر آؤ کہ باغ جنت ہے
نور دین کی طرح بنو طالب
بدگمانی کو چھوڑ دو صاحب
چونکہ تم کو لگے ہین سو آزار
ہے یہان قادیان مین اک طبیب
جان پر اپنی رحم فرما کر
اس کو آتی ہے بس دوا و دعا
ہے یہ صادق طبیب روحانی
چند روز اس کا تم علاج کرو
یان سکینت اگر نہ ہاتھ آئی
جو نہین چاہنا وہ فرمانا +
اس کے آکر مرید بن جاؤ
یہ رہی ہے یہ علم کی گنگا +
پاپ جھڑ جائین گے تمہارے کل
آب تو یہ تمہین پلائین گے
دل سے مٹ جائیگی ہر اک خواہش
بیقراری ہر ایک جائے گی
دیکھنا کیا مزا لے گا تمہین
یان تو جاری ہے نہر آب حیات
حضر ہم کو پلا رہا ہے آب
دور آخر ہے تم بھی لے لو جام
کس کو ملتی ہے یہ شراب طہور
بے نصیب اس کو جانتے ہین خراب
دور رہتے ہین اس سے وہ مغرور
نور جن کا خدا نے چھین لیا
جن کو ہے شوق پیشوائی کا
جن کو دی ہے خدا نے خر مثال
مولوی اس کے ہین حریف بنے
یہ یہودی منش خلاف امام
روبرو اس کے یا فنا ہون گے
اس کی بڑھتی ہی جائیگی عزت
اس کی خاطر سے آئی ہے طاعون
رفتہ رفتہ تمام ہونگے عدو

اس سے بہتر نہ تھے امام احمد
ہے یہ ہستی خدا کی بس رحمت
شکل و صورت مین یوسف ثانی
جس پہ بھیجا تھا مصطفےٰ نے سلام
گفتگو خوب کیجے صبح و شام لو
تم بناؤ اسے رفیق طریق لو
اب خدا کے لئے نہ شرماؤ
نفس سرکش کے سر کو توڑو تم
یان پر ہستی خدا کی رحمت ہے
نفس و شیطان پہ تا کہ ہو غالب
وقت فضل و کرم ہے لو صاحب
اور آتے نظر ہین بد آثار لو
جس کے نسخے مین بس عجیب و غریب
نبض اس کو دکھاؤ یان آکر
ہاتھ مین اس کے ہے عجیب شفا
یان نہین ہے طریق شیطانی
خیر خواہون سے اپنے تم نہ ڈرو
نہ شفا تم نے یان اگر پائی لو
کوستے ہم کو گھر چلے جانا
علم ناقص پہ تم نہ اتراؤ
آؤ تم بھی لگاؤ اک غوطا
جتنے دھبے ہین جائینگے سب دھل
یہ مسیحا تمہین جلائین گے
کوئی باقی نہ ہوگی پھر کاوش
دل مین تسکین ایک آئیگی
جس کا آتا نہین بیان ہمین
گرد جس کے ذرا نہین ظلمات
اور دل کو جلا رہا ہے آپ
پاک و طیب ہے یہ نہین ہے حرام
جس سے ہوتا ہے عشق دنیا دور
اور سمجھتے ہین اس کو مثل سراب
صدق اور راستی سے جو ہین دور
جن کو حق نے بنا دیا اندھا
جن کو چسکا لگا گدائی کا
وہی کرتے ہین قوم کو پامال
جو کمینے تھے وہ شریف ہے
دیکھ لینا کہ ہونگے سب ناکام
یا بلاؤن مین مبتلا ہونگے
دم بدم ان پہ آئے گی ذلت
کہ کہے اس کے دشمنون کا خون
یا کہ آخر غلام ہونگے عدو

دوستون کے لئے ہے شادی + دشمنون کے لئے ہے بربادی + دور مین ہو تو سوچ لو انجام + لو نہ ہرگز مخالفت کا نام + ہو موافق کہ فیض پاؤ تم + دل نہ افسوس مین جلاؤ تم + یان خدا کا ہمین ملا ہے پتا + ...

۲۷ اپریل لغایت ۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

جو ایام طاعون میں داخل بیعت ہوئے

نمبر	نام	مقام	ضلع	نمبر	نام	مقام	ضلع	نمبر	نام	مقام	ضلع
				۵۹۰	بشیر محمد صاحب	لنگانوالے	گجرات	۶۲۷	عبد اللہ صاحب	چک نمبر ۳۵	جھنگ
				۵۹۱	بھاگن زوجہ بشیر محمد	〃	〃	۶۲۸	غلام فاطمہ	〃	〃
۵۵۵	سردار خان صاحب	فیروزوالہ	گوجرانوالہ	۵۹۲	احمد بخش	〃	〃	۶۲۹	عبد الواحد صاحب	پسرور	سیالکوٹ
۵۵۶	غلام قادر صاحب	〃	〃	۵۹۳	امیر بی بی ہمشیرہ عطا الٰہی	چک نمبر ۱۶۲	جھنگ	۶۳۰	قمر دین صاحب	〃	〃
۵۵۷	داد علی صاحب	〃	〃	۵۹۴	اروڑا	جلال آباد	ملتان	۶۳۱	علی محمد صاحب	〃	〃
۵۵۸	اللہ یار صاحب	گوز سردار	سیالکوٹ	۵۹۵	قاضی شیخ احمد صاحب	میری	گوجرانوالہ	۶۳۲	خدا بخش صاحب	امرتسر	امرتسر
۵۵۹	غلام قادر صاحب	〃	〃	۵۹۶	اہلیہ 〃	〃	〃	۶۳۳	حافظ احمد دین صاحب	چک سکندر	گجرات
۵۶۰	شبیر احمد خانصاحب	مالیرکوٹلہ		۵۹۷	اہلیہ فضل دین صاحب	جہنیس ڈوگراں	گوجرانوالہ	۶۳۴	محمد اسماعیل صاحب	نور والہ	لدھیانہ
۵۶۱	محمد علی خانصاحب	سگیووالہ	سیالکوٹ	۵۹۸	حسن محمد صاحب	〃	〃	۶۳۵	نبی بخش صاحب	لدھیانہ	〃
۵۶۲	غلام احمد صاحب	چک نمبر ۱۲۷		۵۹۹	محسن صاحب	〃	〃	۶۳۶	محمد حیات ملازم نہر	شاہپور	شاہپور
۵۶۳	عطا محمد صاحب	بہونگہ	کپورتھلہ	۶۰۰	سوہناں	〃	〃	۶۳۷	حاکم بی بی	〃	〃
۵۶۴	شہاب الدین صاحب	بنڈوری	ہوشیارپور	۶۰۱	صالح محمد صاحب	〃	〃	۶۳۸	میاں بھاگ	امرتسر	امرتسر
۵۶۵	اہلیہ شہاب الدین	〃	〃	۶۰۲	بخشا	〃	〃	۶۳۹	میاں اللہ دیا صاحب	بنوڑ	پٹیالہ
۵۶۶	مسماۃ رانی بنت شہاب الدین	〃	〃	۶۰۳	ہستا	〃	〃	۶۴۰	قادر بخش صاحب	〃	〃
۵۶۷	امین الدین صاحب	〃	〃	۶۰۴	سجادہ	〃	〃	۶۴۱	خدا بخش صاحب	〃	〃
۵۶۸	امیر الدین صاحب	〃	〃	۶۰۵	اللہ دین صاحب	〃	〃	۶۴۲	یوسف	〃	〃
۵۶۹	نور محمد صاحب	〃	〃	۶۰۶	نظام الدین صاحب	〃	〃	۶۴۳	حافظ مولا بخش صاحب	〃	〃
۵۷۰	بی بی زینب	〃	〃	۶۰۷	نواب	〃	〃	۶۴۴	اہلیہ میاں محمد امین صاحب اپیل نویس	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۵۷۱	بڈھی زوجہ امین الدین	پیلوواڑہ	سیالکوٹ	۶۰۸	مراد	〃	〃	۶۴۵	عمر الدین معہ عیال	مرار	کپورتھلہ
۵۷۲	چراغ الدین صاحب	.	.	۶۰۹	حافظ محمد صاحب	کوٹ ہرا	گوجرانوالہ	۶۴۶	فقیر محمد صاحب	سمومی	ڈیرہ اسمٰعیل
۵۷۳	میاں عمر بخش صاحب	سیالکوٹ	سیالکوٹ	۶۱۰	اہلیہ 〃	〃	〃	۶۴۷	محمد اکبر صاحب	〃	〃
۵۷۴	عبد اللہ صاحب	شاہدرہ	لاہور	۶۱۱	الٰہی بخش صاحب	〃	〃	۶۴۸	محمد اکرم صاحب	〃	〃
۵۷۵	غلام علی نمبردار	چک ۳۴۵	جھنگ	۶۱۲	محمد علی صاحب	〃	〃	۶۴۹	محمد افضل صاحب	〃	〃
۵۷۶	لبھو	اکھوال	گورداسپور	۶۱۳	غلام محمد صاحب	جالندھر	جالندھر	۶۵۰	محمد قاسم صاحب	〃	〃
۵۷۷	اللہ بخش صاحب	〃	〃	۶۱۴	اہلیہ 〃	〃	〃	۶۵۱	غلام جنت	〃	〃
۵۷۸	اہلیہ عبد المجید	جہلم	جہلم	۶۱۵	عبد الکریم صاحب	جہلم	جہلم	۶۵۲	مسماۃ بخت بہری	〃	
۵۷۹	والدہ عبد المجید	〃	〃	۶۱۶	حکیم ابو عبد الغنی صاحب	ڈلی وال	گوجرانوالہ	۶۵۳	والدہ فقیر محمد	〃	
۵۸۰	حیات	چوہان	گجرات	۶۱۷	رحمن	بہادر والی	〃	۶۵۴	اہلیہ فقیر محمد	〃	
۵۸۱	حافظ غلام محمد صاحب	〃	〃	۶۱۸	قاضی فخر الدین پٹواری	.	سیالکوٹ	۶۵۵	مسماۃ بخت بہری	〃	
۵۸۲	ہاشم علی صاحب چک نمبر ۱۶۲	جنڈانوالہ	جھنگ	۶۱۹	محمد اکبر ملازم پولیس	گلگت	کشمیر	۶۵۶	میاں عمر صاحب	〃	
۵۸۳	عطا الٰہی صاحب 〃	〃	〃	۶۲۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب	ابدال	گجرات				
۵۸۴	امداد الٰہی صاحب 〃	〃	〃	۶۲۱	عیال مولوی محمد ابراہیم	〃	〃				
۵۸۵	عطا محمد صاحب 〃	〃	〃	۶۲۲	مولوی احمد دین صاحب [illegible]	[illegible] وال	〃				
۵۸۶	عطا محی الدین صاحب	〃	〃	۶۲۳	مولوی نور عالم صاحب واعظ	.	〃				
۵۸۷	غلام محی الدین صاحب	〃	〃	۶۲۴	میاں چراغ دین و غلام محمد	.	.				
۵۸۸	علی محمد صاحب	〃	〃	۶۲۵	علی محمد صاحب	چک نمبر ۳۵	جھنگ				
۵۸۹	طفیل محمد صاحب	〃	〃	۶۲۶	عبد الرحمن صاحب	〃	〃				

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے اشتہار ہو کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا ہے ورنہ ہر تین ماہ کے انتظار بعد اس کا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا+

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۹۸

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائٹر چھپکر شایع ہوا+

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　ضمیمہ البدر　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محصول ڈاک وخرچ وی پی بذمہ خریدار

کارخانہ الصدیق قادیان کی ادویہ اور طریق علاج

ہر ایک دوا خدا تعالےٰ کے ارادہ سے فایدہ کرتی ہے اور مریض کے قوے بھی اسکی ارادہ سے دوا کے اثر کو قبول کرتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو موت کا دروازہ کبھی کا بند ہو گیا ہوتا پس جب انسان کے عجز کی یہ حالت ہے تو پھر کسی قسم کی شرط بدنی اور یہ دعوےٰ کرنا کہ ہماری ادویہ ضرور ضرور فلان مرض کا قلع قمع کر دینگی بالکل فضول ہے۔ شفا۔ صحت۔ تندرستی خدا تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہوتے ہیں سیکڑون ایسے مقام ہیں کہ وہان طبیب نہین مگر تاہم مریض صحت یاب ہوتے ہین اور جہان جہان طبیب اور پھر حاذق طبیب موجود ہین وہان بھی لوگ مرتے ہی رہتے ہین نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اصل علاج خدا تعالےٰ کا فضل ہے جو کہ کہین تو بالواسطہ اور کہین بلاواسطہ اپنا کام کر رہا ہے ہمکے اس فضل کی تلاش کی جو راہین ہین منجملہ انکے ادویہ کا استعمال بھی ہے انسانی طاقت صرف یہانتک ہی ہے کہ علاج کے لئے کوئی صادق۔ راستباز۔ اور بنی نوع انسان کا سچا ہمدرد طبیب تلاش کرین اگر وہ نہ ملے تو خیر اسکے مجربات ہی مل جاوین۔ سو الحمد للہ کہ جس مقام پر اسوقت خدا نے ہمین جگہ دی ہوئی ہے وہ شفائے روحانی اور جسمانی مین اپنی نظیر صفحہ ہستی پر نہین رکھتا اور علاج کے لحاظ سے یہان دونون ذرائع ہمارے پاس موجود ہین

اگر باقاعدہ علاج چاہتے ہو

تو ہمارے کارخانہ کے ذریعہ سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ اپنے مرض کی کیفیت اور عمر اور دیگر مفصل حالات اور سابقہ علاج وغیرہ لکھکر روانہ کر دو اور جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھی ضرور روانہ کر دو۔ ہم اُسے حتی الوسع دیانت اور امانت اور رازداری کے پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت حکیم نور الدین صاحب بھیروی ثم القادیانی سابق طبیب شاہی (جو کہ اپنے صدق و صفا اور راستی کیلئے شہرہ آفاق ہین اور اپنے فن طبابت اور شفقت علےٰ خلق اللہ کے لحاظ سے اپنا نظیر نہین رکھتے) سے بیان کر کے علاج دریافت کرینگے اور دوا تیار کر کے ارسال کرتے رہینگے اور کسی قسم کے غیر معمولی اخراجات کا زیر بار مریض کو نہ کیا جاویگا صرف حق الخدمت اور دوا کی قیمت لیجاوے گی۔ صدہا لوگ ہین جو بذریعہ خطوط کے حکیم صاحب موصوف سے علاج کراتے ہین اور دوا تیار طلب کرتے ہین چونکہ حکیم صاحب موصوف کا کوئی تجارتی کارخانہ نہین ہے اور آپکے مطب مین سے ہر ایک ایسے مریض کو جو خود حاضر ہو کر علاج کراوے دوا مفت ملتی ہے اس لئے اپنے کارخانہ کی ترقی اور نیز بنی نوع انسان کی ہمدردی کو مد نظر رکھکر ہم نے یہ اشتہار دیا ہے کہ جس سے ہر ایک مریض مستفید ہو سکتا ہے +

اگر مشہور عام امراض کی ادویہ مطلوب ہون

تو ہم نے اس صاحب جود وسخا حضرت حکیم نور الدین صاحب سے انکے سالہا سال کے تجربہ شدہ نسخے دریافت کر لئے ہین اور حتی الوسع بڑی دیانت سے انکو تیار کیا جاتا ہے اور دوا کے اصل اجزا مہیا کئے جاتے ہین کسی دوائی کی مبالغہ آمیز تعریف اور توصیف کو چھوڑ کر ذیل مین چند ادویہ کی فہرست مع فوائد ادویہ ہدیہ ناظرین ہے جسے ضرورت ہو منگوالے اور ہمارے اس اشتہار کو عام اشتہار نہ خیال کرے +

حب دافع قبض دائمی

قیمت ۸/

قبض ہر ایک بیماری کی جڑ ہے۔ اور ہر مرض مین طبیب اسے ضرور پوچھا کرتا ہے کوئی مرض نہین جسکے علاج کا جزو اعظم رفع قبض نہ ہو۔ ان گولیون کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی ہی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوے مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس کو دور کر کے فضلہ کو خارج کرنے کی تازہ قوت قوے کو حاصل ہوتی ہے۔ اور پھر آیندہ یہ شکایت نہین رہتی +

اکسیر شکم

خوش ذائقہ دوا۔ درد۔ باؤگولہ۔ درد قم معدہ یعنی متلی۔ درد سر جو ہاضمہ کی خرابی سے ہو۔ بدہضمی کھٹی ڈکار ریح کا بار بار خارج ہونا جس سے ہر گھڑی طہارت کی ضرورت ہو اور دیگر امراض شکم کو مفید ہے + قیمت ۸/

دوائی ہیضہ

قیمت ۸/

کسی کی قسمت کا پتہ نہین اور موت بھی انسان کو آتی ہے مگر ان گولیون سے ہزارون کی جانین بچی ہین +

تریاق الصبیان

میٹھی دوا بچے خوشی سے مانگ مانگ کر کھاتے ہین اور خدا کے فضل سے ہر ایک پیٹ کی آفت تپ دق درد سوء ہضم دست بجائے پیچش وغیرہ سے محفوظ رہتے ہین ایک دفعہ کی خریدی ہوئی مہینون کیلئے کافی ہوگی + قیمت ۱۲/

علاج نکسیر

جن کے ناک سے خون جاتا ہو بشرطیکہ ناک کے اندر کوئی زخم وغیرہ نہ ہو اس علاج سے آرام ہوتا ہے کھانے اور ناک مین ٹپکانے کی دوا ہے + قیمت ۴/

ایجاد المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مجوزہ نسخہ جو کہ پرانے بخارون۔ تپ دق۔ سل اور کھانسی وغیرہ کیلئے اکسیر ثابت ہوا ہے اس سے کئی مریض شفایاب ہو چکے ہین۔ دق اور سل اگر انتہائی درجہ پر نہون تو شاید ہی کوئی مریض ہوگا جو ان سے بفضل خدا شفایاب نہ ہو + علاوہ ان امراض کے ہر قسم کے درد۔ گنٹھیا۔ اسہال۔ پیچش۔ اور بواسیر وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے + قیمت ۴/

روغن برہنہ

اپنے اکسیر گردہ - بارہا مجربہ ریگ گردہ اور کنکر کو بڑی آسانی سے خارج کرتا ہے اور ریت کی آیندہ پیدایش اور درد گردہ کی نوبت کو روکتا ہے - قیمت ۳ ر

درد شقیقہ

حالت ... دورہ مین اسے استعمال کرکے تجربہ کیا ہے کہ اسی وقت آرام ہو جاتا ہے اور ساتھ تبلائی ہوئی ہدایت پر عمل کرنے سے آیندہ دورہ بھی انشاء اللہ رک جاوے گا + قیمت ۸ ر

درد سر کی گولی

کسی قسم کا درد سر کیون نہ ہو اسکے کھانیسے تھوڑی دیر کے بعد فوراً تخفیف ہو جاتی ہے - ہو لکے لگ جانے وغیرہ سے جو درد اعضاء مین ہوتا ہے وہ بھی اس سے جاتا رہتا ہے + قیمت ۱۰ گولی عہ ر

مانع سقوط حمل

حملون کے ساقط ہونے سے جو صدمہ رنج و غم اور جسمانی تکالیف کا والدین پر ہوتا ہے وہ ظاہر ہے مگر ایام حمل مین اگر یہ گولیان استعمال ہون اور دیگر تدابیر پر عمل ہو تو بفضل خدا بچہ صحیح و سالم پیدا ہوگا + قیمت عہ

سفوف مقوی دماغ

آنکھون مین درد - سر مین درد ہو - پڑھنے - لکھنے سے پانی بہنے لگتا ہو - ذراسی تحریک سے چھینک آجاتی ہو - زکام ہو جاتا ہو - آنکھیں بہتی ہون تو سمجھو دماغ کمزور ہے - اور اس معجون کو منگوا کر کھاؤ جسے خود مشتہر بھی استعمال کر چکا ہے - قیمت عہ ر

درد کان کو آرام دینے والا روغن

قیمت ۱۲ ر

سرمہ زنگاری

اعلے درجہ کا مقوی بصر - دھند - غبار - آشوب چشم - پانی بہنا وغیرہ - دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلے درجہ کے اطبا کا مجرب خاندانی نسخہ + فی تولہ ۱۲ ر

اگر بہرہ ہو

اور کان سے اونچا سنائی دیتا ہو تو ہمارا روغن منگواؤ جس سے سیکڑون مریض شنوا ہو گئے ہین -

سلائی ککرہ

جسے ہندوستانی زبان مین رُوہے کہتے ہین اکثرون کو یہ پرانی بیماری ہوتی ہے اور اسکی موجودگی سے آنکھ کو ہمیشہ تکلیف رہتی ہے اس سلائی کے پھیرتے رہنے سے دور ہو جاتے ہین قیمت فی ۴ ر

علاج ام الصبیان

جسے پنجابی مین اٹھرا کہتے ہین بچے اس سے زندہ نہین رہتے - نیلے پیلے یا اور رنگ کے ہو کر اور تشنج مین مبتلا ہو کر مر جاتے ہین خود مشتہر کے گھر کا مجرب علاج جو کہ حکیم صاحب موصوف کے مشورہ سے کیا گیا تھا ایام حمل اور اسکے بعد کے زمانہ کی بھی دوا تیار کرکے روانہ کی جاتی ہے - قیمت عہ ر

اخبار البدر

اخبار البدر یا ماہوار رسالہ کے پیشگی قیمت ادا کرنے والے خریدارون کو مذکورہ ادویہ عہ ۲۰ روپیہ فیصدی رعایتی قیمت پر روانہ کیجاتی ہین بشرطیکہ سب ادویہ کی قیمت کسی صورت مین عا سے کم نہ ہو +

+ مصفی خون گولیان

خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی سے بنی ہوئی ہین جنکے استعمال سے پرانی آتشک ہر ایک قسم کے پھوڑے - پھنسی - خارش - اور خون کا ہر ایک فساد دور ہوتا ہے - رنگت صاف نکلتی ہے اور از سر نو ایک تازہ صحت حاصل ہوتی ہے - ۴۰ گولی عہ ر

مردون اور عورتون کے مخصوصہ امراض

مردون اور عورتون کے مخصوصہ امراض کی اور مقوی ادویہ کی فہرست پیش کرنی ہمارے نزدیک خلاف تہذیب ہے - ایسے مریض اور وہ نوجوان جو غلط کاریون سے توبہ کرکے پھر مومنانہ زندگی اور جوانی کا عالم حاصل کرنا چاہتے ہین - بذریعہ خط و کتابت ادویات طلب کرسکتے ہین ان تمام کے عمدہ اور مجرب نسخہ جات کارخانہ مین تیار ہوتے ہین +

اسم اعظم - متواتر خطوط سے پتہ لگا ہے کہ دعا رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کو پڑھنے سے اکثر طاعون زدون کو آرام ہوا ہے اور دیگر جاجات کے بر آنے کیواسطے بھی اس دعا کا مفہوم سمجھکر اسی کو پڑھنا عجیب التاثیر ہے یہ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے اور خدا تعالے نے آپکو اسکا نام اسم اعظم بتلایا ہے - بیضوی شکل مین عمدہ خوشخط جسکے ارد گرد حضرت کے دوسرے الہامات بھی حاشیہ پر لکھے ہین دوبارہ چھپکر تیار ہے قیمت فی نسخہ

درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب آنی چاہئین +

جلاب - ایک رتی گلقند یا حلوے مین ملا کر کھالینے سے دست آجاتے ہین - قیمت ۵۰ خوراک عہ ر

مطبع انوار الاسلام قادیان دارالامان مین طبع ہوا

بال اڑا نیکا پوڈر - ... لونگھ دور کرتا ہے - قیمت فی تولہ ۸ ر

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعیٰ للہ داع

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

نمبر ۲۳ | قادیان دارالامان ۲۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۳ و ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۳ء

مورخہ ۱۳ کو کوئی ذکر قابل ناظرین نہین ہوا دونون تاریخون مین حضرت اقدس بلاناغہ شامل نماز باجماعت ہوتے رہے +

۱۴ - قبل ازعشاء

فرمایا کہ آنحضرت اور صحابہ کرام رضم کے زمانہ کو دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے ہوتے تھے - جب ایک برتن کو مانج کر صاف کردیا جاتا ہے پھر اسپر قلعی ہوتی ہے اور پھر نفیس اور مصفا کھانا اس مین ڈالا جاتا ہے یہی حالت ان کی تھی - اگر انسان اسی طرح صاف ہو اور اپنے آپ کو قلعی دار برتن کی طرح منور کرے تو خدا تعالےٰ کے انعامات کا کھانا اسمین ڈالدیا جاوے - لیکن اب کس قدر انسان ہین جو ایسے ہین اور آیت قد افلح من زکٰھا کے مصداق ہین مین جانتا ہون کہ جماعت مین بہت لوگ ہین کہ مخفی

جماعت احمدی کی بڑی بھاری [illegible]

طور پر ان کو یہ ابتلا درپیش ہے کہ اگر ہماری دنیا کو جنبش آئی تو ہم کہان جاوینگے - ایک طرف تو دنیا کو طلاق دیتے ہین اور کہ یہ اقرار کرتے ہین کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا) اور ایک طرف دنیا کیطرف اسقدر میلان ہے کہ اسکا ذرا سا نقصان گوارا کرتے گھبراتے ہین - اگر کوئی طاعون سے مرجاتا ہے تو کہتے ہین کہ وہ تو مرید تھا وہ کیون مرا - اب دیکھ لو کہ اس زمانہ مین اور اُس زمانہ مین کس قدر فرق ہے - برکات الٰہی انسان پر اُس وقت نازل ہوتے ہین کہ جب خدا سے رشتہ باندھا جاوے تو جیسے ایک رشتہ دار کو دوسرے رشتہ دار کیخاطر منظور ہوتی ہے اسی طرح پھر خدا کو اُس رشتہ کا پاس ہوتا ہے جو اس سے باندھا جاتا ہے اس مین شک نہین کہ دنیا ایسا ہی مقام ہے کہ انسان کو اس مین دکھ اور مصیبت پیش آتی ہے مگر ان کا تعلق خدا سے ایسا ہوتا ہے کہ اس دکھ اور مصیبت مین ایک راحت نظر آتی ہے - اگر ہماری جماعت مین چالیس آدمی بھی ایسے ہون تو ہم جانین کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا سو کرلیا - صحابہ کرام کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے - باندادین تھین مال وزر تھا مگر ان کی زندگی پر کسقدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دست بردار ہوگئے اور فیصلہ کرلیا کہ دین ہی دین ہو - اگر اس قسم کے لوگ ہون تو آسمان سے برکات ہوتی ہین +

بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہین ہے بلکہ یہ تو بالکل اپنے آپ کو فروخت کردینا ہے خواہ ذلت ہو - خواہ نقصان ہو خواہ کچھ ہو کسی کی پروا نہ کیجاوے مگر اب کسقدر ہین جو کہ اس طرح اقرار کو پورا کرتے ہین بلکہ بیعت مین داخل ہوکر خدا کو آزمانا چاہتے ہین اور یہ سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمین مطلق کسی قسم کی تکلیف نہ ہونی چاہیئے اور ایک امن کی زندگی بسر ہو - کسی کا بیل مرجاتا ہے تو وہ شکایت کرتا ہے کہ ہم تو مرید تھے ہمارا بیل کیون مرا - حالانکہ انبیاؑ اور قطبون پر مصائب آئے مگر یہ ہر ایک قسم کی مصیبت سے محفوظ رہنا چاہتے ہین - بیعت کیا ہوئی گویا خدا کو رشوت ہوئی حالانکہ خدا فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون - پھر یہ لوگ بلاؤن سے کیسے نجات پاسکتے ہین - ہر ایک بیعت کرنیوالے کو چاہیئے کہ سرمایۂ آخرت حاصل کرے اور یہ ٹھیکہ نہ کرے کہ ملک الموت کا فرشتہ بھی اس کے پاس نہ آویگا اور کسی قسم کا شر اسے مس نہ کریگا اور نہ اس کی کھیتی وغیرہ کا کوئی نقصان ہوگا - ہان یہ بات سچ ہے کہ جو لوگ بیعت کرکے سچے اور باوفا ہوتے ہین تو مخفی راہون سے خدا ان کی مدد ضرور کرتا ہے - اور صرف فرائض بجالا کر انسان کو سیر نہ ہونا چاہیئے کہ جو کچھ ہمین کرنا تھا کرلیا جیسے زکوۃ دینی تھی دیدی - نماز پڑہنی تھی پڑھ لی نوافل ہمیشہ فرائض کے متمم اور مکمل ہوتے ہین اور یہی ترقیات کا موجب ہوا کرتے ہین مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات اور صدقہ وغیرہ جو کہ خدا نے اس پر فرض تو نہین کئے مگر وہ اپنی ذاتی محبت سے ان کو بجالاتا ہے اسوقت اُسکا ایک خاص تعلق خدا سے ہوتا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ اُسوقت مین اس کے ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے - اور آنکھ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہے - پھر آگے ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے +

غرضیکہ کیسے کیسے فوائد اور قرب ہین اور ایسے ہی

www.aaiil.org

شخص کے حق میں خدا کہتا ہے کہ میں کسی بات میں تردد نہیں کرتا جسقدر کہ اس کی موت میں کرتا ہوں قرآن شریف میں بھی لکھا ہے کہ مومن اور غیر مومن میں ہمیشہ فرقان ہوتا ہے۔ مگر ایک کمبخت جلد باز خدا کے فرقان کو پسند نہیں کرتا بلکہ نفس کے فرقان کو پسند کرتا ہے۔ غلام کا کام یہ ہے کہ وہ ہر وقت عبودیت کے لئے تیار رہے اور کسی مصیبت کی پرواہ نہ کرے مگر ایک باغی سرکش عبودیت سے تو انکار کرتا ہے اور خدا کو اپنا محکوم بنانا چاہتا ہے +

خدا تعالے کے تعلقات ہمیشہ مصفا بندوں سے ہوتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے **ابراہیم الذی وفیٰ**۔ لوگوں پر جو احسان کرے وہ نہ جتلاوے جو شخص ابراہیمی صفات حاصل کرے وہ ابراہیم ہو سکتا ہے۔ ہر ایک گناہ بخشنے کے قابل ہے مگر دنیا پرستی کا گناہ بخشش کے قابل نہیں **لا یغفران یشرک به**۔ یہاں شرک سے یہی مراد نہیں ہے کہ پتھروں اور بتوں کی پرستش ہو بلکہ **اسباب پر نظر** اور **محبوبات دنیا** پر زور دینا اسکا نام شرک ہے اور معاصی کی مثال تو حقہ کی ہے کہ جس کے چھوڑ دینے میں کوئی چنداں مشکلات پیش نہیں آتیں مگر اس شرک کی مثال افیم کی ہے کہ اس کی عادت کا چھوڑنا محال ہوا کرتا ہے۔ بہت کا یہ بھی خیال ہوگا کہ کیا ہم انقطاع الی اللہ کر کے اپنے آپ کو تباہ کر لیویں مگر یہ ان کو دھوکا ہے کوئی تباہ نہیں ہوتا۔ حضرت ابوبکرؓ کو دیکھ لو اس نے سب کچھ چھوڑا پھر وہی سب سے اول تخت پر بیٹھا +

۱۵-جون ۱۹۰۳ء

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں +

قبل از عشا

عورتوں کو طلاق دینے میں جلدی نہ کرنی چاہیئے

بارہا دیکھا گیا اور تجربہ کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص خفیف عذرات پر عورت سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے تو یہ امر حضرت مسیح موعودؑ کے ملال کا موجب ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص سفر میں تھا اور اس نے اپنی بیوی کو لکھا کہ اگر وہ بدیدن خط جلدی اس کی طرف روانہ نہ ہوگی تو اسے طلاق دیدیجاوے گی۔ سنا گیا ہے کہ اسپر حضرت اقدسؑ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اسقدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے امید کر سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اسکا پکا تعلق ہے۔ ایسا ہی ایک واقع اب چند دنوں سے پیش تھا کہ ایک صاحب نے اول بڑے چاہ سے ایک شریف لڑکی کے ساتھ نکاح ثانی کیا مگر بعد ازاں بہت سے خفیف عذر پر دس ماہ کے اندر ہی انہوں نے چاہا کہ اس سے قطع تعلق کر لیا جاوے اسپر حضرت اقدسؑ کو بہت سخت ملال ہوا اور فرمایا کہ مجھے اسقدر غصہ ہے کہ میں اسے برداشت نہیں کر سکتا اور ہماری جماعت میں ہو کر پھر یہ ظالمانہ طریق اختیار کرنا سخت عیب کی بات ہے چنانچہ دوسرے دن پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ وہ صاحب اپنی اس نئی یعنی دوسری بیوی کو علیحدہ مکان میں رکھیں۔ جو کچھ زوجہ اول کو دیویں وہی اسے دیویں ایک شب اُدھر رہیں تو ایک شب ادھر رہیں اور دوسری عورت کوئی لونڈی غلام نہیں ہے بلکہ بیوی ہے اسے زوجہ اول کا دست نگر کر کے نہ رکھا جاوے۔ ایسا ہی ایک واقعہ اس سے پیشتر کئی سال ہوئے گذر چکا ہے کہ ایک صاحب نے حصول اولاد کی نیت سے نکاح ثانی کیا اور بعد نکاح رقابت کے خیال سے زوجہ اول کو جو صدمہ ہوا اور نیز خانگی تنازعات نے ترقی پکڑی تو انہوں نے گھبرا کر زوجہ ثانی کو طلاق دیدی اسپر حضرت اقدس نے ناراضگی ظاہر فرمائی چنانچہ اور خاوند نے پھر اس زوجہ کیطرف میلان کر کے اسے اپنے نکاح میں لیا اور وہ بیچاری بفضل خدا اس دن سے ابتک اپنے گھر میں آباد ہے +

گرمی کا موسم اور اشتیاق زیارت اور کلام کے سننے میں احباب مل مل کر بیٹھنے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالے مکان کو وسیع کر دیوے تو یہ شکایت رفع ہو۔ ہر ایک شخص تقاضائے محبت سے آگے آتا ہے اور جگہ ہوتی نہیں

توبۂ نصوح اور استغفار

چند ایک احباب نے بیعت کی اسپر حضرت اقدس نے انکو نصیحت فرمائی کہ خدا کا منشا ہے کہ انسان توبہ نصوح کرے اور دعا کرے کہ اس سے گناہ سرزد نہ ہو نہ آخرت میں رسوا ہو نہ دنیا میں جبتک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلل اس میں نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہیں پہنچتی صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاویں اور خدا کی راہ میں رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے تو سختی قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان رو دے اسکے لئے محرکات ہوتے ہیں انسان نظر ڈالکر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اسکی عمر کا کیا حال ہے دیگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزان و ترسان ہوتا ہے۔ جو شخص دعوے سے کہتا ہے کہ میں گناہ سے بچتا ہوں وہ جھوٹا ہے جہاں شیرینی ہوتی ہے وہاں چیونٹیاں ضرور آتی ہیں اسی طرح نفس کے تقاضے تو ساتھ لگے ہی ہیں ان سے نجات کیا ہو سکتی ہے خدا کے فضل اور رحمت کا ہاتھ نہ ہو تو انسان گناہ سے نہیں بچ سکتا نہ کوئی نبی نہ ولی اور نہ ان کے لئے یہ فخر کا مقام ہے کہ ہم سے گناہ صادر نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ خدا کا فضل مانگتے تھے اور نبیوں کی استغفار کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ خدا کے فضل کا ہاتھ ان پر رہے ورنہ اگر انسان اپنے نفس پر چھوڑا جاوے تو وہ ہرگز معصوم اور محفوظ نہیں ہو سکتا **اللھم باعد بینی و بین خطایای**۔ اور دوسری دعائیں بھی استغفار کے اس مطلب کو بتلاتی ہیں عبودیت کا سر یہی ہے کہ انسان خدا کی پناہ کے نیچے اپنے آپ کو لے آوے جو خدا کی پناہ نہیں چاہتا ہے وہ مغرور او متکبر ہے +

۱۶ الغایت ۱۷ جون ۱۹۰۳ء

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہے حضرت اقدس بفضل خدا تمام جماعتوں میں شامل ہوتے رہے مورخہ ۱۷ جون کو مغرب کے وقت چونکہ سخت آندھی چل رہی تھی اور ایک انسان کا سید ہا قبلہ رخ کھڑا ہونا بھی محال ہو رہا تھا اس لئے حضرت اقدس شامل جماعت نہو سکے +

۱۸-جون ۱۹۰۳ء

پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں اور سوائے ظہر کی مجلس کے دوسری مجلسوں میں کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا +

ظہر

ہمارے مخدوم مولانا عبدالکریم صاحب جو کہ عرصہ قریب پانچ سال سے حضرت اقدس کے مبارک قدموں میں جا گزین ہیں ان کو ایک شادی کی تقریب پر شمولیت کے واسطے ایک دو احباب سیالکوٹ سے تشریف لائے تھے مگر خدا تعالے نے جو عشق اور محبت مولوی صاحب کو حضرت اقدسؑ کے ساتھ عطا کیا ہے وہ ایک پل کے واسطے بھی ان مبارک قدموں سے جدائی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اسکا اثر یہ ہے کہ جب کوئی احمدی بھائی قادیان آکر پھر رخصت طلب کرتے ہیں تو مولویصاحب کی ان کو یہی نصیحت ہوتی ہے کہ اس مقام کو اتنی جلدی نہ چھوڑو دیکھو تمہارے اوقات دنیاوی کاروبار میں کسقدر گذرتے ہیں اگر اسکا ایک عشر عشیر بھی تم دین کے واسطے یہاں گذارو تو تم کو پتہ لگے۔ اور آنکھ کھلے کہ یہاں کیا ہے جو ہمیں ایک پل کے واسطے علیحدہ نہیں ہونے دیتا۔ غرضیکہ مولوی صاحب موصوف نے سیالکوٹ جانیسے انکار کیا اور وہی بات اسوقت حضرت اقدس کے سامنے پیش ہوئی۔ حضرت اقدس نے فرمایا

کہ اس مقام کو خدا تعالے نے امن والا بنایا ہے اور

متواتر کشوف و الہامات سے ظاہر ہوا ہے کہ جو اسکے اندر داخل ہوتا ہے وہ امن مین ہوتا ہے تو اب ان ایام مین جبکہ ہر طرف ہلاکت کی ہوا چل رہی ہے اور گو کہ طاعون کا زور اب کم ہے مگر سیالکوٹ ابھی تک مطلق اس سے خالی نہین ہے اس لئے اس جگہ کو چھوڑ کر وہان جانا خلاف مصلحت ہے +

آخر کار تجویز یہ قرار پائی کہ جن صاحب کی شادی ہے وہ اور لڑکی کیطرف سے اسکا ولی ایک شخص وکیل ہو کر یہان قادیان مین آجاوین اور یہان نکاح ہو۔ حضرت صاحب کی دعا بھی ہوگی اور خود مولوی عبد الکریم صاحب کیا بلکہ حضرت اقدس ع بھی اس تقریب سے نکاح مین شامل ہو جاوینگے +

کیا اچھا ہو کہ کل احمدی احباب اس تجویز پر عملدرآمد کرین اور جب کبھی کسی کا نکاح ہونا ہو اور خدا تعالے نے انکو استطاعت دی ہو کہ سفر خرچ برداشت کر کے یہان پہونچ سکین تو وہ نکاح یہان قادیان ہی مین ہوا کرے۔

جس لڑکے کے رشتہ کی یہ تقریب تھی اسکا رشتہ اول ایک ایسی جگہ ہوا ہوا تھا جو کہ حضرت کی بیعت مین نہین تھے اور جب یہ رشتہ قائم ہوا تھا تو اسوقت لڑکا بھی شامل بیعت نہ تھا۔ جب لڑکے نے بیعت کی تو لڑکی والون نے اس لئے لڑکی دینے سے انکار کر دیا کہ لڑکا میرزائی ہے۔

اس ذکر پر حضرت اقدس نے فرمایا

کہ اول اول یہ لوگ ایکدوسرے کو کافر کہتے تھے۔ سنی وہابیون کی اور وہابی سنی کی تکفیر کرتا تھا مگر اب اسوقت سب نے موافقت کر لی ہے اور سارا کفر اکٹھا کر کے گویا ہم پر ڈالدیا ہے +

بقیہ کارروائی افتتاحی جلسہ تعلیم الاسلام کالج قادیان

تقریر دلپذیر حضرت حکیم نورالدین صاحب سلمہ الرحمن

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۲ صہ ۱۷۱

لتثنیہم بامرہم ہذا کی صدا یوسف کے کان مین پڑی

اسی سے سوچو کہ جب خدا کا فضل ساتھ ہوتا ہے تو کوئی دشمن ایذا نہین پہونچا سکتا۔ کس طرح کا جاہ و جلال اور بحالی یوسف کو ملی۔ اور سب سے عجیب بات یہ کہ ان بھائیون کو آخر کہنا پڑا ان کنا خاطئین اسکا جواب یوسف ع نے دیا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم یہ اللہ پر یقین کا نتیجہ تھا۔ تم بھی اللہ پر کامل یقین کرو اور ان دعاؤن کے ذریعہ جو کہ دنیا کی مخالفت مین سپر ہین۔ فضل چاہو۔ کتاب اللہ کو دستور العمل بناؤ تا کہ تمکو عزت حاصل ہو۔ باتون سے نہین بلکہ کامون سے اس کتاب کے تابع اپنے آپ کو ثابت کرو ہنسی۔ تمسخر ٹھٹھا ایذا۔ گالی یہ سب اس کتاب کی تعلیم کے برخلاف ہے جھوٹ سے لعنت ہے۔ تکلیف اور ایذا دینے سے ممانعت اور لغو سے بچنا اس کتاب کا ارشاد ہے صوم اور صلوۃ اور ذکر و شغل الہی کی پابندی اسکا اصول ہے +

تمہاری تربیت کی ابتدائی حالت ہے۔ اور اگرچہ تربیت کرنے والے اس قابل نہین ہین کہ تمکو اعلے منازل تک پہونچاوین۔ مگر کوئی کمزوری اور نقص اگر انتظام مین ہے تو اس کی اصلاح تمہارے ہی ہاتھ مین ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وکذالک نولی بعض الظالمین بعضہم بما کانوا یکسبون۔ یعنے اسی طرح ہم ظالمون پر ظالمون کو ولی کرتے ہین تا کہ اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتین پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتے یغیروا ما بانفسہم۔ بس اپنی اصلاح مین لگو کہ مصلح تمہارا متولی اللہ تعالے تم کو توفیق دیوے کہ فضل خدا کا سایہ نصیب ہو۔ اس کی کتاب تمہارا دستور العمل ہو کر زمین پر عزت سے زندگی بسر کرو۔ دنیا کے لئے کمال نور اور ہدایت ہو جاؤ۔ اپنی کمزوریون کے لئے دعا کرو .... اور کوشش کرو کہ یوسف ع کی طرح بن جاؤ +

یہ تقریر فرما کر حضرت مولانا حکیم صاحب کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس جناب مولوی مبارک علی صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری نے باری باری ذیل کی نظمین پڑھین +

بعد اختتام نظم جناب ڈائرکٹر صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ خدا کے فضل و احسان سے افتتاح کالج کی رسم ادا ہو چکی ہے اور اس خوشی مین آج مدرسہ کو رخصت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد دعا کی گئی اور جلسہ برخاست ہوا +

نظم

(از مولوی مبارک علی صاحب)

مرا سزد کہ بنازم بہ بخت بیدارم
کہ آفرید مسلمان مرا خدائے جہان
درین زمانہ بہ بخشید خلعت ہستی
کہ دارد آن شرف بعثت مسیح زمان
فزون تر از ہمہ جود و عطا ہمین کرمے
کہ پیش روے جبیم شگفتہ دل خندان
نہ از لیاقتم این است و نے زخوبی من
کہ دست رحمت ایزد کشیدم از احسان
بپائے بوسی آن دلستان مرا آورد
بعز معرفت حق نواختم شادان
برآستانۂ دولت سراسر افگندم
چو دیدم از سر طارم خورشیدی زخشان
عطا نمود مرا منصبے بمدرسہ اش
نشاند بر سر کرسی بجملہ استادان
مبارک است پئے افتتاح این کالج
کہ بر کشاد خدایش میان دارامان
سزد کہ گوئمش اکنون کمال گاہ علوم
بجا است گر شمرم ختنش پے صبیان
ہزار رفعت و برکت نصیب او بادا
کہ ہست بانی و حامیش مرسل یزدان
خجستہ منزل و فرخ نژاد و خوش محضر
جناب خان معظم امیر والا شان
باہتمام و نظامش بعزم دل پرداخت
فزود رونق و رنگ بہار این بستان
چو فکر از پئے سال کشادنش کردم
بگفت ہاتف غیبم بگوش دل غفران
۱۳۲۱

دیگر

(از مولوی عبد اللہ صاحب)

بحر رجز۔ مستفعلن مفاعلن مستفعلن مفا۔ دو بار عربی مین یہ مسدس استعمال ہوا ہے فارسی مین اس طرح حضرت مسیح ع نے استعمال فرمایا ہے

وقت بہار و موسم شادی فرا رسید
از روے پاک میرزا صبح صفا دمید

روئے جہان تیرہ منور شدہ ازو
در باغ ما زکوئے او باد صبا وزید
از قسمت فرخندہ وز سعادت ازل
صد شکر حق کہ اینچنین نوبت بما رسید
اے دل بگو کہ اینچنین ایام و این امام
بر روئے این جہان عیان جز ما نگو کہ دید
چون این منہ صداقت اسلام شد عیان
پس جان ما ز پنجۂ ابلیس ہم رہید
از چشمہائے خویش نور حق بدیدہ ایم
این گوشہائے ما ندائے ایزدی شنید
پس صد سلام بر تو باد اے امام ما
آنکس چہ دید در جہان کہ روئے تو ندید
صد آفرین جماعت دار العلوم را
کو پردۂ جہالت عالم عیان درید
این کالج و جماعت مہدی چو گلشنے
بر سطح این زمین عیان باغ ارم دمید
کسر صلیب و کشتن دجال کینہ ور
زیر سپہر نیلگون آمد از و پدید
یارب چنان بکن کہ این دار العلوم ما
باشد نشان حق بعالمے زبہر دید
این فوج نو بتاج سرخ و باکمال دین
باشد بزیر آسمان جماعت سعید۔

خط و کتابت

ذیل کی خط و کتابت مین دو عظیم الشان مسائل حضرت اقدس مسیح دوران سے پوچھے گئے ہین اور حضرت اقدس نے انکا جواب بھی بذریعہ تحریر کے دیا ہے جس کی نقل درج اخبار کیجاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت بحضور فیض گنجور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود امام آخر الزمان حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمن۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خاکسار حضور علیہ السلام کو پورے یقین سے مسیح موعود و مہدی مسعود مانتا ہے۔ آج کل کے زمانہ مین میری ناقص رائے مین کبھی یہہ بات نہین آسکتی کہ حضور کا ہم پایہ کوئی انسان ہو سکے + میرا دل پوری پوری تسکین پکڑ گیا ہے کہ حضور اپنے دعوے مین بالکل سچے ہین حضور کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آنجناب سچے مسیح موعود ہین مگر صرف دو ابتلا در پیش ہین انکو جناب رفع کر دیوین تو حضور علیہ السلام کی نہایت ہی مہربانی ہوگی۔ مین اس لایق نہین کہ جناب پر کوئی سوال کرون مگر یہ جو میرے دل مین آیا ہے شاید کوئی شیطانی خیال ہی ہو۔ حضور کی پرورش سے دفع ہو جاوے۔ شیطان مردود سے یہ عاجز ہر وقت پناہ مانگتا ہے مگر پھر بھی انسان ہے اور یہ دشمن ہے ظاہر۔ جناب من جو ابتلا مین نے لکھے ہین وہ یہ ہین

(۱) جو لوگ حضور علیہ السلام کو مسیح موعود نہین مانتے اور کم و بیش بھی نہین کہتے اور جو نبی علیہ السلام کو برحق رسول (نعوذ باللہ) نہ مانتے تھے وہ تو دوزخ مین رہین گے کسی کو اس سے تو انکار نہین۔ اب جو لوگ آنجناب کو مسیح موعود نہین جانتے کیا وہ بھی ابد الآباد دوزخ مین رہین گے +

(۲) دوسرا یہ ہے۔ آنجناب کا ایک الہام براہین احمدیہ مین درج ہے وہ اچھی طرح تو مجھے یاد نہین رہا مگر اتنا یاد ہے کہ ربنا عاج۔ عاج کے معنے عاجی کئے ہین اور لکھا ہے اسکے معنے مجھے اللہ تعالے نے ابھی تک نہین سمجھائے۔ اب اس مین عرض یہ ہے کہ کوئی ایسا ثبوت ہو۔ نبی علیہ السلام پر کوئی آیت نازل ہوئی ہو اور پیغمبر علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو کہ اسکے معنے ابھی تک مجھے نہین سمجھائے گئے + والسلام

خاکسار م-ب مورخہ ۲۱ ۵/۳

جواب حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

(۱) امر اول کا یہ جواب ہے کہ نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت ہے کہ جو شخص خدا اور رسول کے وصایا اور احکام کی سرکشی کریگا وہ قیامت کو قابل مواخذہ ہوگا۔ اور مجرمون مین شمار کیا جائیگا۔ قال اللہ تعالے + اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ فانذرتکم نارًا تلظّٰی + لا یصلٰھا الّا الاشقی الذی کذّب وتولّٰی اور فرمایا و من اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبًا او کذّب بایٰتہ + اور پھر فرمایا۔ تلفح وجوھھم النّار و ھم فیھا کالحون + الم تکن ایٰتی تتلٰی علیکم فکنتم بھا تکذبون + پس مسیح موعود کا آنا خدا اور رسول کیطرف سے ایک خبر دی گئی تھی اور اطاعت کیلئے وصیت تھی اس سے، انکار کوئی موجب مواخذہ نہ ہو۔ ایسا ہی حدیثون مین ہے کہ مسیح اور مہدی جب ظاہر ہوگا تو ہر ایک کو چاہیئے کہ اس کی طرف دوڑے اگرچہ گھٹنون کے بل جانا پڑے اور آیا ہے کہ جو شخص اسکو تسلیم اور قبول نہین کریگا تو خدا اس سے مواخذہ کریگا اور آپ کا یہ استفسار کہ خدا تعالے جو کچھ کسی نبی یا رسول پر الہام کرتا ہے اسکے معنے کھولدیتا ہے۔ ایسا دعوے تو قرآن کے برخلاف ہے۔ اللہ تعالے قرآن مین صاف فرماتا ہے کہ بعض آیات بینات ہین جن مین تصریح کی گئی ہے اور بعض متشابہات ہین جن کی حقیقت کسی پر کھولی نہین گئی۔ ایسا ہی مقطعات قرآنی ہین۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ بعض آیات کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلان وقت فلان آیت کے معنے مجھپر کھلے پہلے معلوم نہ تھے اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف مین بے شمار عجائبات ہین جو وقتًا فوقتًا ظاہر ہونگے۔ ان تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی بھی بموجب آیت لا علم لنا الا ما علمتنا۔ ایک حد تک کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے نہ کہ خدا کی برابر۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ۔

جواب الجواب

(از م-ب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت بحضور فیض گنجور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمن۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ (۱) جناب من یہ جو حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص خدا و رسول کی تابعداری نہین کریگا اسکو اللہ تعالے قیامت کے دن مواخذہ کرے گا کیونکہ وہ قابل مواخذہ ہے یہ تو میرے سوال کا جواب نہین ہے کیونکہ مثلاً ایک شخص اللہ تعالے کو واحدہٗ لاشریک جانتا ہے اور محمد علیہ السلام کو برحق رسول مانتا ہے۔ قرآن پڑھتا ہے صوم و صلوۃ ادا کرتا ہے یعنے اکثر حکم اللہ اور رسول کے مانتا ہے۔ اور ان پر عمل کرتا ہے مگر وہ کم بخت زانی ہے یہ اس مین بڑا بھاری قصور ہے کیا آپ اس شخص کے حق مین یہ فرما سکتے ہین کہ یہ شخص ہمیشہ ابد الآباد دوزخ مین رہے گا کیا اس گناہ کے بدلہ کافرون کی طرح ہمیشہ دوزخ مین رہے گا۔ اگر اس شخص کو خدا ابد الآباد دوزخ مین رکھیگا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بندہ اللہ کا بچیگا

اور تو سب دوزخ میں جائینگے- میرا تو سوال یہ تھا کہ وہ کافر ہے یا مسلم +

(۲) یہ جو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ تمہارا دعوٰے قرآن شریف کے بر خلاف ہے اور حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض آیات بینات ہیں جن میں تصریح کیگئی ہے اور بعض متشابہات ہیں جس کی حقیقت کسی پر کھولی نہیں گئی خدا تعالےٰ فرماتا ہے مایعلم تاویلہ الا اللہ + والراسخون فی العلم- اللہ تعالےٰ تو اس طرح فرماتا ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ متشابہات کی حقیقت کسی پر کھولی نہیں گئی- اس بات کو میں نہیں سمجھ سکتا ذرا کھولکر فرما دیں- نیز ایسا ہی مقطعات قرآنی ہیں- مگر میں عرض کرتا ہوں کہ جسوقت جبریل علیہ السلام مقطعات لایا مثلاً کہا کہ الف - ل - م - تو پیغمبر صاحب نے فرمایا فہمت یا اخی جبرئیل- آگے آپ نے لکھا ہے- کہ بعض آیات ایسی ہیں کہ ان کے بارہ میں پیغمبر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ اسکے معنے مجھ پر کھولے نہیں گئے- حضور نے اس کی کوئی دلیل تحریر نہیں فرمائی سوائے اس بات کے اور یہ فرمایا ہے کہ پیغمبر صاحب (بموجب آیت لاعلم لنا الّا ما علمتنا) ایک حد تک کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے- اس بات کی دلیل جو آپ نے لکھی ہے کہ پیغمبر صاحب کو کتاب اللہ کا علم کلی نہیں تھا- یہ وہ آیت ہے جو فرشتوں نے آدم کے حق میں بولی تھی- والسلام- (م- ب- تریل قادیان)

حضرت اقدس کا مفصل جواب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ- پہلے سوال کی نسبت میرا صرف یہ مطلب تھا کہ جو شخص قال اللہ قال الرسول سے سرکشی کریگا وہ ضرور قابل مواخذہ ہوگا- پس جبکہ خدا تعالےٰ اور اسکے رسول نے صریح اور صاف لفظوں میں خبر دی ہے کہ اسی امت سے مسیح موعود ہوگا اور وعید کے طور پر فرمایا ہے کہ جو شخص اسکو اپنا حکم نہیں ٹھیرائیگا وہ عذاب اور مواخذہ الٰہی کا مستحق ہوگا- تو پھر کون دانا اس سے انکار کر سکتا ہے کہ مسیح موعود کو نہ ماننا موجب سخط اور غضب الٰہی اور خدا اور رسول کی نافرمانی ہے- رہی یہ بات کہ ایسا شخص جو نماز پڑھتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے وہ مسیح موعود کے نہ ماننے سے ایماندار ہے یا کافر- اسکا جواب یہی ہے کہ خدا کے احکام میں سے کسی حکم کو بھی نہ ماننا موجب کفر ہے جو شخص مثلاً نماز پڑھتا ہے مگر کہتا ہے کہ چوری کرنا اور زنا کرنا اور شراب پینا اور جھوٹ بولنا اور سؤر کھانا اور خون کرنا کچھ گناہ نہیں ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے خدا تعالےٰ کے احکام کی تکذیب کی اور ان سے انکار کیا- زنا کرنا اور شراب پینا وغیرہ معاصی موجب کفر نہیں ہیں وہ سب گناہ ہیں- مگر ان بدکاریوں کو حلال ٹھیرانا موجب کفر ہے پس اسی طرح مسیح موعود سے انکار کرنا اسوجہ سے کفر ہے کہ اس میں خدا اور رسول کے وعدہ اور متواتر پیشگوئی سے انکار ہے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہر ایک مسلمان جو ادنےٰ علم بھی رکھتا ہو اس سے واقف ہے- خدا کے حدود کو توڑنا کافر نہیں کرتا بلکہ فاسق کرتا ہے مگر خدا کے قول کے برخلاف بولنا کافر کرتا ہے اس سے کسی کو بھی انکار نہیں اور امر دوم بھی صاف ہے- اسلام میں کوئی ایسا فرقہ نہیں جسکا یہ عقیدہ ہو کہ نبی کا علم خدا کے علم کے موافق ہوتا ہے یا خدا پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے کلام کے تمام حقایق و دقایق نبی کو سمجھا دے ہاں جسقدر حصہ کلام الٰہی کا تبلیغ کیلئے ضروری ہے وہ تو نبی کو سمجھایا جاتا ہے اور جو ضروری نہیں اسکا سمجھانا ضروری نہیں- یعقوب ؑ کو چالیس برس تک باوجود متواتر دعاؤں کے خبر بھی نہ ہوئی کہ یوسف کہاں ہے اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ جب تک الیاس نبی نہیں آئیگا عیسے ابن مریم نہیں آئیگا اور کسی نبی کو خبر نہ ہوئی کہ الیاس سے مراد اسکا مثیل ہے جب حضرت عیسے علیہ السلام آئے اور ان پر اعتراض کیا گیا کہ الیاس نبی تو اب تک آسمان سے نہیں آیا تم کس طرح آگئے تب خدا سے اطلاع پاکر انہوں نے جواب دیا کہ الیاس سے مراد یحییٰ نبی ہے اسی کو الیاس سمجھ لو- اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ کے سفر میں خبر نہ ہوئی کہ ہم اس سفر میں ناکام رہینگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی کہ تھم پلی اور کھجوروں والی زمین ان کی ہجرت گاہ ہوگی پس آپ نے سمجھنے میں غلطی کھائی اور خیال کیا کہ وہ یمامہ ہے حالانکہ وہ مدینہ تھا- ایسا ہی لکھا ہے اور غالباً تفسیر معالم میں بھی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:- وان یروا آیۃً یعرضوا ویقولوا سحرٌ مستمر + تو آپ نے فرمایا کہ اسکے معنے مجھے معلوم نہیں اور مقطعات کے معنوں میں آپ کی طرف سے کوئی قطعی اور یقینی دلیل مروی نہیں اگر آپ کو انکا علم دیا جاتا تو ضرور آپ فرما دیتے ماسوا اس کے میں خدا تعالےٰ کیطرف سے علم پاتا ہوں مجھے خدا تعالےٰ کیطرف سے بھی معلوم ہے کہ خدا پر حق واجب نہیں کہ ہر ایک بات نبی کو سمجھا دے اس کا اختیار ہے کہ بعض امور کو کسی وقت تک مخفی رکھے دیکھو اُحد اور حُنین کی لڑائی میں کیسے کیسے ابتلا پیش آئے اگر اللہ تعالےٰ پہلے سے اپنے نبی کو سمجھا دیتا تو کیوں وہ ابتلا پیش آتے جو شخص نبی کا علم خدا تعالےٰ کے علم کیطرح غیر محدود سمجھتا ہے یا خدا تعالیٰ پر واجب سمجھتا ہے کہ ہر ایک امر اور ہر ایک مخفی حقیقت نبی کو بتلا دے وہ گمراہ ہے اور قریب ہے کہ اس گمراہی پر اصرار کرکے کافر ہو جاوے ہاں جسقدر عقائد اور اعمال اور حدود کی تعلیم کے متعلق امور ہیں یا جو انسانوں کے لئے مدار نجات ہیں وہ نبی کو بتلائے جاتے ہیں تا امت اور خود نفس اسکا ان احکام سے محروم نہ رہے ایسے جاہلانہ خیالات سے توبہ کرو کہ ایمان ایک نازک چیز ہے- خبیث فرقہ نصاریٰ کا اسی سے گمراہ ہوگیا کہ انہوں نے حضرت عیسے کے بارہ میں اطرا کیا اور صفات میں خدا تعالےٰ کے برابر ٹھہرا دیا انبیاءؑ خدا تعالےٰ کے عاجز بندے ہیں- اسی قدر علم رکھتے ہیں جو خدا تعالےٰ سے پاتے ہیں ایسا انسان سخت جاہل بلکہ خبیث اور ناپاک طبع ہے جو خیال رکھتا ہے کہ ہر ایک ضروری غیر ضروری امر کا علم انبیاء کو دیا جاتا ہے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وان من شیءٍ الّا عندنا خزائنہٗ وما ننزلہٗ الّا بقدرٍ معلوم + یعنے ہمارے پاس ہر ایک چیز کے خزانے ہیں مگر ہم بقدر معلوم زمین پر اتارا کرتے ہیں- والسلام + اب میں نے صاف صاف لکھدیا ہے مجھ کو فرصت نہیں ہے کہ اس تفصیل کے بعد وقت ضائع کروں اگر مادہ فہم کا ہے تو خود سمجھ لو ورنہ خیر + (غلام احمد)

عالم خواب

آج کل اکثر لوگ اس امر کے قایل نہیں ہیں کہ خواب بھی کوئی شے ہے کہ جس سے ہستی باری تعالےٰ پر کوئی دلیل پیدا ہو سکتی ہے بلکہ ان کا یہ خیال ہے کہ انسان کے اپنے ہی خیالات اسے متمثل ہوکر نظر آجاتے ہیں اور دلیل اسپر یہ لاتے ہیں کہ اکثر خوابات کے نظارے انہی اشیاء یا آدمیوں سے تعلق رکھتے ہیں جن کی شنا سائی یا جن کا علم خواب بین انسان کو ہے مگر ہم ذیل میں ایک مراسلت مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی اور دوسری مراسلت میاں محمد نظام الدین ساکن حیدر آباد دکن کی درج کرتے ہیں اور جو لوگ خواب کی فلاسفی کے قائل نہیں ہیں ان سے سوال کرتے ہیں کہ وہ بتلا دیں کہ اگر خواب کے نظارے ہمیشہ خواب بین کے علم اور مشاہدہ شدہ امور کی نسبت ہی ہوا کرتے ہیں تو یہ دونوں اصحاب جو کہ ایک دوسرے کے نام اور جائے مقام سے بالکل ناواقف ہیں ایک ہی شب ایک ہی وقت میں کس طرح ایک تو خواب میں حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دیکھتا ہے دوسرے کو

اس شخص کا نام اور پتہ بتلایا جاتا ہے حالانکہ دونون کا کسی قسم کا تعارف آپس مین نہین ہے - وہ خطیہ ہین +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ۴-مئی سنہ ۱۹۰۳ء کی رات کو سوتے ہوئے یہ الفاظ میری زبان پر آئے جیسا کہ کسی کا پتہ بتایا جاتا ہے -

آسف آباد
مسجد سلطان روم
نظام الدین محمد زیرک خان

آخری نام کی نسبت اب ایسا ہی یاد پڑتا ہے کہ اسکی جزو پہلے نظام الدین ہی تھی پھر چند سکینڈ کا وقفہ ہوا اور پھر دوسرا نام زبان پر آیا اسواسطے مجھکو نام مین کچھہ شبہ رہا مگر اغلب ایسا ہی تھا جیسا کہ لکھا گیا ہے - صبح کو مین نے یہ خواب کئی دوستونکے سامنے ذکر کیا پھر حضرت مسیح ۲ کی مجلس مین بھی عرض کیا - آپنے فرمایا کہ اس شخص کا کچھہ تعلق ہوگا (ٹھیک الفاظ تو یاد نہین رہے مگر ایسا ہی مطلب تہا -) اب مین حیران تھا کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے - اخبار البدر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء اور مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مین بطور استفسار کے یہ خواب شایع کیا گیا - بعض دوستون کی رائے سے یہ قرار پایا کہ ایک کارڈ اس پتہ پر بھیجدین شاید کسی کو ملے اور کچھہ راز معلوم ہو - جغرافیون اور ڈاکخانہ کی کتابون مین کہین آصف آباد کا پتہ نہ ملا مگر توکلاً علی اللہ اسی دن ایک جوابی کارڈ لکھکر اس پتہ پر روانہ کیا گیا - کارڈ کا مضمون صرف اتنا تھا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماوین اس مین کچھہ راز ہے مفصل حالات سے پھر اطلاع ہوگی دوسرے دن یعنے ۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک اور کارڈ جو جوابی نہ تھا اسی پتہ پر ڈاک مین ڈالا گیا مگر اس کارڈ مین مین نے اپنا خواب بھی لکھدیا تاکہ مکتوب الیہ نا معلوم کو اس ناگہانی خط وکتابت کا سبب بھی معلوم ہو - ایک ماہ تک ان دونون کا پتہ کچھہ نہ آیا اور نہ اخبار کا کچھہ جواب ملا مین اور بعض دوست اسی خیال مین تھے کہ اس نام کا شہر ایران یا روم مین ہوگا چنانچہ ایران مین ایک دوست عبداللہ عرب کے نام بھی خط لکھا گیا ۔ ۸-جون کو دوسرا کارڈ جس مین خواب درج تھا بہت سے مختلف مقامات سے ہوکر میرے پاس واپس آیا کہ مکتوب الیہ کا پتہ نہین ملتا اس کارڈ پر ڈاکخانہ کی اٹھارہ مہرین لگی ہوئی ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ڈاکخانہ نے مکتوب الیہ اور اسکے شہر کی تلاش مین بہت کوشش کی ہے مگر پتہ نہین ملا - تب یہ خیال پختہ ہوگیا کہ یہ شہر آصف آباد ہندوستان مین نہین ہے کہین اور تلاش کرنا چاہیے مگر ۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء کو پہلا کارڈ جس مین خواب درج نہ تھا اس کا جواب حیدرآباد سے ایک صاحب محمد نظام الدین ساکن آصف نگر نے دیا کہ آپ کا کارڈ ملا ہے بہ سبب علالت طبع جواب نہین دیسکا اوسکے بعد تیسرے دن یعنے ۱۲-جون انہین صاحب کیطرف سے ایک ملفوف خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ یہ آصف نگر کے رہنے والے اور حال مین سیف آباد مین مقیم ہین غالباً انکے اصلی وطن اور موجودہ قیام ہر دو کا پتہ آصف آباد کے لفظ مین مجھے بتلایا گیا اور وہ اس شب مسجد قطب شاہی مین شب باش تھے - جس شب مین نے خواب دیکھا اور یہ مسجد مجھے مسجد سلطان روم کے نام سے بتلائی گئی انکا اصلی نام نظام الدین ہی ہے اور محمد زیرک خان غالباً اللہ تعالے کیطرف سے ان کی بعض خوبیون کا اظہار ہے - ان کا خط بعینہ نیچے درج کرتا ہون کیونکہ مجھے جو القا ہوا اور ان کا خواب ہر دو ایک ہی وقت یعنے ۴-مئی سنہ ۱۹۰۳ء کے تھے - اور مین انسے اور وہ مجھہ سے محض ناواقف تھے - یہ سارا معاملہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی مسیحیت وہدایت وخلافت کے واسطے ایک عجیب دلیل اور نشان ہے - اور خواب کی حقیقت کے منکرین کے واسطے سوچنے اور غور کرنیکا مقام ہے + فقط -

---

مکرم ومخدوم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ الرحمن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین اپنے پروردگار اور اس کے برگزیدہ نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر آپ کی گرامی خدمت مین یہ رویائے صادقہ تحریر کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ آپ مراسلہ کو اخبار مین درج فرمادینگے فقط - راقم محمد نظام الدین ساکن کوچہ ہنومونٹ روڈ مدراس حال مقیم حیدرآباد دکن سیف آباد بتاریخ ۴-مئی سنہ ۱۹۰۳ء رات کے دو بجے بعد تہجد ادا کرنے کے مسجد قطب شاہی واقع سیف آباد مین مین سو رہا تھا اور یہ رویائے صادقہ مجھہ پر ظاہر ہوا - مسجد کے ممبر پہ حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین اور بہت سے پیغمبرین اور اولیاء عظام دست بستہ استادہ ہین - رسول خدا کی زبان مبارک سے کچھ آیات عربی سنائی گئین - اور تمامی سامعین نے مرحبا یا رسول اللہ کہنا شروع کیا - پس حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ممبر سے نیچے تشریف فرما ہوکر ایک شخص کا ہاتھہ پکڑکر ارشاد فرمایا - اے ناظرین تم اس شخص کو جانتے ہو - تمامی پیغمبران اور اولیاء کرام نے دست بستہ عرض کی - یا رسول اللہ یہ خدا کا فرستادہ ہے اور مسیح موعود کے نام سے منجانب اللہ مقرر ہوا ہے ہم لوگ اسکے تمامی احکام کے مقتدی ہین اتنے مین حضرت رسول خدا نے بآواز بلند یون ارشاد فرمایا - میرا باطنی وجود مرزا غلام احمد مسیح موعود کے رنگ مین ظاہر ہوا ہے - مین جو آگے دنیا مین ظاہر ہوا تہا پوشیدہ طور سے ہوا تھا - اب جو ظاہر ہوا ہون یہی میرا اصلی وجود ہے - رسالت کے ختم ہونے کی کنجی مرزا غلام احمد مسیح موعود کے ہاتھہ مین دیدی ہے - اور خدائے تعالے.... ایک آسمانی نشان اسپر ظاہر کرنے والا ہے - جسکے سبب سے تمامی مشرکین ومنافقین اسکے نابود ہو جائین گے - جو شخص اسپر ایمان لایا گویا وہ گذشتہ محمد پر ایمان لایا - جو شخص اسپر ایمان نہین لایا - قیامت مین مین اسکا شافع نہین ہونگا - میرزا غلام احمد مسیح موعود نے دست بستہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے یون عرض کرنا شروع کیا - یا نبی اللہ مین نے آپ کی پیشین گوئیکو پورا کیا اور خدائے تعالے کا کلام سنایا + لیکن مشرکین نے کچھہ فائدہ نہ اٹھایا - بلکہ ایذا رسانی کے درپے ہوئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نہین جانتے جو ہم نے دنیا مین ان مشرکین ومنافقین سے کسقدر صدمے سہے - اتنے مین تمامی لوگ گریہ وزاری کرنے لگے اور مرزا صاحب نے دست مبارک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے سر پہ رکھہ کر یہ اشعار با آواز بلند پڑھنا شروع کئے اشعار یہ ہین +

جانم فدا شود بره دین مصطفےٰ
این است کام دل اگر آید میسرم

ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آن دلستان پرم

فقط

البدر

مراسلہ

ذیل کا مراسلہ منشی محمد اسمعیل صاحب نے لاڑکانہ ملک سندھ سے اس عرضداشت کی تائید مین ارسال فرمایا ہے جو کہ منشی احمد دین صاحب اپیل نویس کیطرف سے البدر نمبر ۲۰ مین شائع ہوچکا ہے۔ امید ہے کہ احمدی احباب اسپر عملدرآمد مین کوئی پہلوتہی کا فرد گذاشت نکرینگے +

برادرم مکرم جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ
بیشک جب البدر کو نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو وہ ہماری جماعت کی موجودہ حالت کے نہایت ہی موزون ہے۔ جب ہم قیمت کیطرف خیال کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ایڈیٹر نے اپنا منافع اپنے واسطے کچھ بھی نہین رکھا اور مضامین اور قیمت کیطرف خیال کرکے ہم رائے لگا سکتے ہین کہ وہ وقت عنقریب آجاویگا یہ مبارک پرچہ ہماری جماعت کے غریب سے غریب آدمی کے ہاتھ مین ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ جب پہلا پرچہ القادیان کے نام سے شائع ہوا تھا اور مجھے ایک مسافر کے ہاتھ سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہم لوگون نے اسیوقت رائے لگادی تھی کہ یہ پرچہ تمام ضرورتون کو پورا کریگا۔ میرے خیال مین اس کی مشہوری پورے طور سے جماعت مین نہین ہوئی ہے۔ اگر احباب اس کی مشہوری کرین۔ تو اس کے خریدار پیدا ہوسکتے ہین چونکہ مین یہان سندھ مین پڑا ہون اور بوجہ غیر زبان یعنے اردو مین ہونے کے سندھی لوگ پڑھ نہین سکتے لیکن تاہم جو لوگ اردو جانتے ہین ان کو پرچہ دکھلاتا رہتا ہون اور ترغیب دیتا رہتا ہون خدا صاحب فضل کرے +

وہ نیا رسالہ بیشک عمدہ ہے مجھے بھی اس کے خریدارون مین شامل کرین اور رسالہ وی پی روانہ فرماکر قیمت وصول فرماوین۔ خدا صاحب آپکا مددگار ہو۔ آمین +

محمد اسماعیل احمدی۔

قادیانی مسافرون

کی سہولت کو مدنظر رکھکر ایک دفعہ میرے دوست سید لعل شاہ صاحب برق احمدی پشاوری نے یہ تحریک کی تھی کہ البدر مین وقتاً فوقتاً ریل کا وقت درج کردیا جایا کرے تاکہ مسافرون کو آرام ہو۔ اس بات کو مفید عام جانکر خاکسار نے اب یہ انتظام کرلیا ہے کہ جب کبھی ریلوے اوقات مین تغیر ہوا کریگا تو انشاء اللہ اسکی اطلاع بذریعہ اخبار کے احمدی احباب تک پہنچادیجایا کریگی +

مروجہ وقت جو ریلوے کا ہے وہ اب درج کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ چند دیگر مفید ہدایات سفر بھی لکھہ دیجاتی ہین +

(۱) جو مسافر قادیان آنا چاہین ان کو چاہیئے کہ پٹھانکوٹ لائن پر جو سٹیشن بٹالہ ہے اسکا ٹکٹ خرید کرین +

(۲) لاہور سے شام کیوقت بٹالہ کو اور بٹالہ سے شام کے وقت لاہور کو جو ٹرین جاتی وہ براہ راست جاتی ہے۔ امرتسر مین گاڑی بدلنے کی ضرورت نہین ہے اور جو ٹرین صبح کو چلتی ہے اسکے مسافرونکو امرتسر کے سٹیشن پر تبدیل گاڑی کرنی پڑتی ہے +

(۳) جو مسافر رات کو بٹالہ پہونچین تو سٹیشن کے بالکل ساتھ ہی دو سرائے ہین وہان قیام کرین +

(۴) بٹالہ سے قادیان تک یکہ آتا ہے پورے یکہ کا کرایہ جس مین تین سواری ہون اکثر ایک روپیہ ہوتا ہے اور بعض وقت اس سے کم و بیش بھی۔ ایک سواری کا ۴ سے لیکر ۶ تک کرایہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی صاحب جو قادیان آنا چاہین کسی اور سٹیشن سے بٹالہ تک کا کرایہ یا اس اسٹیشن سے روانگی کا انسب وقت وغیرہ دریافت کرنا چاہین تو جوابی ٹکٹ ارسال کرنے پر ان کو حتے الوسع صحیح اطلاع دیدیجاوے گی۔ ذیل مین ضروری اسٹیشنون کے اوقات درج کئے جاتے ہین۔ اس نقشہ مین جو وقت لکھا گیا ہے اسکے سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ ریلوے اوقات مین دن رات کے ۱۲-۱۲ گھنٹے شمار نہین ہوا کرتے بلکہ رات کے ایک بجے سے لیکر دوسری رات کے ۱۲ بجے تک ۲۴ تک شمار ہوتا ہے اسلئے ذیل کے اوقات مین جہان ۱۳ یا ۱۵ - ۲۲ گھنٹہ - علے ہذا القیاس لکھی ہون تو اس سے ۱ یا ۳ یا ۱۰ بجے شام کی مراد ہوگی +

نقشہ اوقات

لاہور - امرتسر - بٹالہ

نام سٹیشن		ٹرین اول گھنٹہ منٹ	ٹرین دوم گھنٹہ منٹ	
لاہور	روانگی	۸ - ۱۰	۱۷ - ۴۵	۰
امرتسر	آمد از لاہور	۹ - ۵۷	۱۹ - ۱۵	۰
امرتسر	آمد از دہلی	۱۰ - ۲۰	۱۸ - ۳	۳۳
امرتسر	روانگی بٹالہ	۱۰ - ۳۵	۲۰ - ۱۰	۰
بٹالہ	آمد	۱۲ - ۱۰	۲۱ - ۴۸	۵۷

(۱) نوٹ - دوسری ٹرین جو کہ لاہور سے بٹالہ اور بٹالہ سے لاہور کیطرف شام کیوقت چلتی ہے اسکے مسافرونکو امرتسر مین گاڑی بدلنے کی ضرورت نہین ہے وہ براہ راست آتی ہین اور صبح کی ٹرینون مین مسافرونکو امرتسر مین گاڑی بدلنی پڑتی ہے +

بٹالہ - امرتسر - لاہور

بٹالہ	روانگی	۸ - ۳۲	۲۰ - ۱۹	
امرتسر	آمد	۱۰ - ۸	۲۱ - ۲۵	
امرتسر	روانگی لاہور کو	۱۰ - ۴۵	۲۱ - ۳۵	
امرتسر	" دہلی کو	۱۱ - ۳۵	۲۲ - ۳۳	۲۴
لاہور	آمد	۱۱ - ۵۰	۲۳ - ۰	

(۲) نوٹ - لاہور سے بٹالہ تک کرایہ ریلوے درجہ اول ۹ روپے درجہ دوم عہ درجہ انٹرمیڈیٹ ۱۲ آنہ درجہ سوم ۹ آنہ امرتسر سے بٹالہ تک = درجہ اول عہ درجہ دوم ۱۲ آنہ درجہ انٹرمیڈیٹ ۶ آنہ درجہ سوم ۴ آنہ +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر مطبوعہ ۱۲ جون نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۴ - کالم نمبر ۳

یہ اسطرح سے ہوتا ہے کہ کوئی بزرگ جو اس علم کا ماہر ہو وہ مریض کو حالت تنہائی مین بغیر دینے دوا دارو کے اپنے سامنے بٹھلا کر خیالی قوت کے زور اور پختہ ارادہ سے متوجہ ہوکر مریض کے مرض کو دور کردیوے اور تا وقتیکہ صحت نہ ہو دو چار دس بیس دن گھنٹہ آدھ گھنٹہ یا دو گھنٹہ توجہ کرتا رہے اس توجہ کی برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہے اور روز بروز صحت کی صورت نظر آتی ہے اور بخوبی اچھا ہو جاتا ہے اگر توجہ کرنیوالا ضبط خیال پر قادر اور اپنے کام مین مکمل ہو تو یہ علاج عجب فوائد اور کرامات ظاہر کرتا ہے اور سوائے شفا کے اور عجیب عجیب خوبیان دکھلاتا ہے مریض کے اخلاق مین تہذیب پیدا کرتا ہے۔ یاد الہی کا شوق بڑھتا ہے برائیون اور بد خلاقیون سے بیزاری دلاتا ہے +

(باقی آئندہ)

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
	باغو	چک ۲۲ بہالگووال	جہنگ
	اروڑا	"	"
	صدر دین	"	"
	الہی بخش	"	"
	کرم دین	"	"
	ہریا	"	"
	جیون	"	"
	پیراندتا	"	"
	خواجہ میران بخش	"	"
	خواجہ سکندر	"	"
	ڈاکٹر الہی بخش صاحب	راولپنڈی	راولپنڈی
	عبدالعزیز صاحب	"	"
	محمد شیر احمد	"	"
	فتح محمد	ملتان	ملتان
	عبدالحکیم ولد شرف الدین	وزیر آباد	گوجرانوالہ
	سیف الرحمن ولد بوٹا	لودہانہ	لودہانہ
	شاہو ولد شونگی	اٹھوال	گورداسپور
	لبھو	"	"
	برکت علی ولد لبھو	"	"
	مسماۃ بڈھی	"	"
	برکت بی بی دختر لبھو	"	"
	فضلدین ولد ناہر	"	"
	علی بخش	"	"
	اللہ داد	"	"
	علی بخش ولد کرم الہی	"	"
	کرامت اللہ ولد الہی بخش	بٹالہ	گورداسپور
	میران بخش ولد بڈھا	"	"
	محمد شفیع	دہلی	دہلی
	بدہاوا ولد فقیر	شکر گڈھ	گورداسپور
	چوہدری شہاب الدین نمبردار	مالوکی بھگت	سیالکوٹ
	الہی بخش ولد ڈیڈو	"	"
	فیض عالم خان ولد شہابدین	"	"
	ابراہیم ولد حسن محمد	"	"
	علی محمد "	"	"
	غلام محمد "	"	"

رکن الدین ولد نظام الدین	مالوکی بھگت	سیالکوٹ
قاضی عبدالکریم صاحب	قلعہ صوبا سنگھ	"
اللہ بخش ولد فتح محمد	"	"
سزاوار خان	"	"
پیر محمد ولد نعمت	"	"
عبداللہ خان طالبعلم	"	"
بابا حاکم دین	"	"
کرم الہی	"	"
عمر دین	"	"
اللہ دتا ولد عمر دین	"	"
محمد دین	"	"
عبدالرحمن	"	"
بوٹن	"	"
عمر الدین ولد قادر بخش	"	"
ابراہیم ولد محکم دین	"	"
کریم بخش ولد بلندا	"	"
عمر الدین ولد کریم بخش	"	"
عظیم اللہ ولد بلندا	"	"
حاکم خان ولد غلام محمد	"	"
محمد خان "	"	"
کالے خان ولد علی محمد	"	"
نواب خان ولد ہاشم خان	"	"
حاکم دین ولد محکم دین	"	"
کرم داد ولد محمد بخش	"	"
عبداللہ ولد ناناک	"	"
جان محمد ولد الہی بخش	"	"
سردار خان ولد غلام محمد	"	"
اہلیہ قاضی عبدالکریم صاحب	"	"
ابراہیم ولد نواب خان	"	"
پیر محمد ولد دولو	"	"
علی گوہر "	"	"
پتاہ بی بی زوجہ دولو	"	"
عبداللہ ولد الہ دین	"	"
محمد عبداللہ خان	داتا زیدکا	سیالکوٹ
محمد خان ولد علی گوہر	"	"
فتح محمد "	"	"
قادر بخش نمبردار	"	"

جلال الدین	داتا زیدکا	گورداسپور
قاضی محمد علی صاحب	"	"
سردار	"	"
غلام قادر ولد ابراہیم	"	"
سردار خان "	"	"
خدا بخش	دولووالی	سیالکوٹ
سید فتح علیشاہ صاحب	عہدی پور	"
فتح محمد نمبردار	گھنوکی	"
زینت علی	؟	.
عبدالرحمن	.	برہما
عبدالرحمن	"	"
عبدالمجید	"	"
رجب علی	"	"
محمد نواب صاحب سکول ماسٹر	قصبہ باٹھ	
محمد حیات امیدوار پٹواری	بیدار پور	لاہور
منشی چراغدین	لاہور	"
عبدالحق ملازم رونل ایڈووکیٹ	"	"
خان محمد ولد فضل داد	دہیرکی	گجرات
خوشی محمد ولد پیر بخش	"	"
علی محمد "	"	"
غلام محمد ولد کریم بخش	"	"
محمد یار ولد عبداللہ	"	"
وزیر محمد ولد فوجا	تہاڑہ	لدیانہ
عبدالعزیز ولد حکیم چراغدین	جوڑا	گجرات
نصیر الدین ولد ہیرا		جالندہر
جناب سید محمد اختر صاحب	حیدرآباد	حیدرآباد
فضل الہی ولد نبی بخش	اٹھوال	گورداسپور
کریم بخش ولد کھیرا	"	
تاج الدین ولد کریم بخش	پسرور	سیالکوٹ
نواب ولد خیرو خان	سیری	جالندہر
جلال دین ولد بہاگ	بٹالہ	گورداسپور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اس کا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا۔

انوار الاسلام پریس قادیان میں منشی محمد فضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

[illegible]

نمبر ۲۴ | قادیان دارالامان ۳ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۱۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء

جمعہ حضرت اقدس نے مسجد مبارک (مسجد خورد) مین ادا کیا شام کے وقت چونکہ بارش کے آثار تھے اسلئے بعد مغرب چند ایک احباب کی بیعت لیکر ساتھ ہی عشا کی نماز ادا کی گئی تاکہ بارش وغیرہ کے ہونیسے مہمانون کو تکلیف نہ ہو +

جمعہ کی نماز سے پیشتر تھوڑی دیر حضرت اقدس نے مجلس کی۔ ریل وغیرہ کی ایجاد سے جو فوائد بنی نوع انسان کو پہونچے ہین ان کا ذکر ہوتا رہا اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسانی صنعتون کا انحصار خداتعالے کے فضل پر ہے ریل کے واسطے قرآن شریف مین دو اشارے ہین۔ اول اذا النفوس زوجت دوم اذا العشار عطلت۔ عشار حمل دار اونٹنی کو کہتے ہین۔ حمل کا ذکر اس لئے کیا تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہ قیامت کا ذکر نہین ہے صرف قرینہ کے واسطے یہ لفظ لکھا ہے ورنہ ضرورت نہ تھی اگر پیشگوئیون کا مصداق اس دنیا مین نہ کھلے

[illegible]

تو پھر ان کا فائدہ کیا ہو سکتا ہے اور ایمان کو کیا ترقی ہو۔ بیوقوف لوگ ہر ایک پیشگوئی کو صرف قیامت پر لگاتے ہین اور جب پوچھو تو کہتے ہین کہ اس دنیا کی نسبت کوئی پیشگوئی قرآن شریف مین نہین ہے +

۲۰ لغایت ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین سے ۲۰ کی شام سے لیکر ۲۴ جون تک آپ کا خادم ایڈیٹر گورداسپور مین تقریب شہادت مقدمہ گیا ہوا تھا جس مقدمہ کے دلچسپ حالات آیندہ کسی نمبر مین درج ہونگے +

۲۵ جون سنہ ۱۹۰۳ء

رات کو بعد از نماز عشاء چند مستورات نے بیعت کی حضرت اقدس نے انکو ایک جامع وعظ فرمایا۔ جسقدر حصہ اسکا قلمبند ہوا وہ ہدیہ ناظرین ہے

بعد از نماز عشاء (عورتون کیلئے وعظ)

اس سے مطلب یہ ہے کہ قدم قدم پر خداتعالے کی پرورش ضرور ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو کس طرح خداتعالے اسکے ناک۔ کان وغیرہ غرض اسکے سب اعضاء بناتا ہے اور اسکے دو ملازم مقرر کرتا ہے کہ وہ اس کی خدمت کرین۔

والدین بھی جو مہربانی کرتے ہین۔ اور پرورش کرتے ہین وہ سب پرورشین بھی خداتعالے کی پرورشین ہوتی ہین +

بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہین کہ وہ خداتعالے کے سوا اورون پر بھروسہ کرتے ہین اور کہتے ہین۔ اگر فلان نہ ہوتا تو مین ہلاک ہو جاتا۔ میرے ساتھ فلان نے احسان کیا وہ نہین جانتا کہ یہ سب کچھ خداتعالے کیطرف سے ہے +

اللہ تعالے فرماتا ہے قل اعوذ برب الفلق مین اس خداتعالے کی پناہ مانگتا ہون جس کی تمام پرورشین ہین۔ رب یعنے پرورش کنندہ وہی ہے اسکے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہین ہوتی +

حتی کہ جو ماں باپ بچے پر رحمت کرتے ہین دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشین ہین اور بادشاہ جو رعایا پر انصاف کرتا ہے اور اس کی پرورش کرتا ہے وہ سب بھی اصل مین خداتعالے کی مہربانی ہے۔

ان تمام باتون سے اللہ تعلے یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالے کے برابر کوئی نہین۔ سب کی پرورشین اسی کی ہی پرورشین ہوتی ہین۔ بعض لوگ بادشاہون پر

www.aaiil.org

بھروسا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ فلان نہوتا تو مین تباہ ہو جاتا اور میرا فلان کام فلان بادشاہ نے کردیا وغیرہ وغیرہ یاد رکھو ایسا کہنے والے کافر ہوتے ہین -

انسان کو چاہیئے کہ کافر نہ بنے مومن بنے - اور مومن نہین ہوتا جبتک کہ دل سے ایمان نہ رکھے کہ سب پرورشین اور رحمتین اللہ تعالے کیطرف سے ہین - انسان کو اسکا دوست ذرہ بھی فائدہ نہین دے سکتا جبتک کہ خدا تعالے کا رحم نہو اسی طرح بچے اور تمام رشتہ دارون کا حال ہے - اللہ تعالے کا رحم ہونا ضروری ہے -

خدا تعالے فرماتا ہے کہ دراصل مین ہی تمہاری پرورش کرتا ہون جب خدا تعالے کی پرورش نہو تو کوئی پرورش نہین کر سکتا - دیکھو جب خدا تعالے کسی کو بیمار ... ڈالدیتا ہے تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہین مگر وہ ہلاک ہو جاتا ہے - طاعون کے مرض کیطرف غور کرو سب ڈاکٹر زور لگا چکے مگر یہ مرض دفع نہ ہوا -

اصل یہ ہے کہ سب بھلائیان اسی کیطرف سے ہین اور وہی ہے کہ جو تمام بدیونکو دور کرتا ہے پھر فرماتا ہے **الحمد للہ رب العالمین** سب تعریفین اللہ تعالے کے لئے ہین اور تمام پرورشین تمام جہان پر اسی کی ہین +

الرحمن - وہی ہے جس کی رحمتین بے بدلہ ہین مثلاً انسان کا کیا عذر تھا اگر اللہ تعالے اسے کتا بنا دیتا تو کیا یہ کہہ سکتا تھا کہ اے اللہ تعالے میرا فلان عمل نیک تھا اسکا بدلہ تو نے نہین دیا +

الرحیم - اسکے یہ معنے ہین کہ اللہ تعالے نیک عمل کے بدلہ نیک نتیجہ دیتا ہے جیساکہ نماز پڑھنے والا روزہ رکھنے والا صدقہ دینے والا دنیا مین بھی رحم پاویگا اور آخرت مین بھی - چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے **ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین** اور دوسری جگہ فرماتا ہے **من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ** یعنے اللہ تعالے کسی کے اجر کو ضائع نہین کرتا جو کوئی ذرہ سی بھی بھلائی کرتا ہے وہ اسکا بدلہ پا لیتا ہے + ایک یہودی نے کسی شخص کو کہا کہ مین تجھے جادو سکھلادونگا - شرط یہ ہے کہ تو کوئی بھلائی نہ کرے جب دنون کی تعداد پوری ہوگئی اور جادو نہ سیکھ سکا تو یہودی نے کہا کہ تو نے ان دنون مین ضرور کوئی بھلائی کی ہے جس کی وجہ سے تو نے جادو نہین سیکھا - اس نے کہا کہ مین نے کوئی اچھا کام نہین کیا سوائے اس کے کہ راستہ مین سے کانٹا اٹھایا اس نے کہا بس یہی تو ہے جس کی وجہ سے تو جادو نہ سیکھ سکا تب وہ بولا پھر تو خدا تعالے کی بڑی مہربانیان ہین کہ اس نے ذرہ سی نیکی کے بدلہ بڑے بھاری گناہ سے بچا لیا +

اور ہمین اس خدا تعالے کی ہی پرستش کرنی چاہیئے جو کہ ذرہ سے کام کا بھی اجر دیتا ہے خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دیتا ہے تو وہ اسکا بدلہ دیتا ہے دیکھو ایک عورت جنگل مین جا رہی تھی رستہ مین اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا اس اپنے بالون سے رسہ بنا کر کھوہ (کنوئین) سے پانی کھینچکر اس کتے کو پلایا - جسپر رسول کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اسکے عمل نیک کو قبول کرلیا ہے وہ اسکے تمام گناہ بخشدیگا اگرچہ وہ تمام عمر فاسقہ رہی ہے ایک اور قصہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے - کہ تین آدمی پہاڑ پر پھنس گئے تھے وہ اس طرح کہ انہون نے پہاڑ کی غار مین ٹھکانہ لیا تہا - جبکہ ایک پتھر سامنے سے آگرا اور رستہ بند کرلیا تب ان تینون نے کہا کہ اب تو نیک کام ہی بچائینگے - چنانچہ ایک نے کہا کہ ایکدفعہ مین نے مزدور لگائے تھے مزدوری کے وقت ان مین سے ایک مزدور کہین چلا گیا مین نے بہت ڈھونڈا آخر نہ ملا - پھر مین نے اس کی مزدوری سے کوئی بکری خریدی اور اس طرح چند سال تک ایک بڑا گلہ ہوگیا پھر وہ آیا اس نے کہا کہ مین نے ایک دفعہ آپ کی مزدوری کی تھی اگر آپ دین تو عین مہربانی ہوگی مین نے اسکا تمام مال اسکے سپرد کردیا اے اللہ اگر تجھے میرا یہ نیک عمل پسند ہے تو میری مشکل آسان کر اتنے مین تھوڑا پتھر اونچا ہوگیا پھر دوسرے نے اپنا قصہ بیان کیا - (مین اسے نوٹ نہ کر سکا اور نہ یاد رکھ سکا) رپورٹر - اور پھر بولا کہ اے اللہ اگر میری یہ نیکی تجھے پسند ہے تو میری مشکل آسان کر پھر پتھر ذرا اور اونچا ہوگیا - پھر تیسرے نے کہا کہ میری مان بوڑھی تھی ایک رات کو اس نے پانی طلب کیا مین جب پانی لایا تو وہ سو چکی تھی مین نے اسکو نہ اٹھایا کہ کہین اسکو تکلیف نہو اور وہ پانی لئے تمام رات کھڑا رہا - صبح اٹھی تو اسے دیدیا اے اللہ اگر تجھے میری یہ نیکی پسند ہے تو مشکل کو دور کر پھر اسقدر پتھر اونچا ہوگیا کہ وہ سب نکل گئے - اس طرح پر اللہ تعالے نے ہر ایک کو نیکی کا بدلہ دیا +

۲۶-جون سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سوائے ایک وقت کے اور کوئی تقریر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوئی +

قبل از عشاء

چند ایک احباب نے بیعت کی - اسپر حضرت اقدس نے ذیل کی مختصر تقریر فرمائی -

اسلام کا دعوے کرنا اور میرے ہاتھ پر بیعت کرنا کوئی سہل کام نہین - منہ سے کہدینا اور عمل سے ظاہر نہ کرنا خدا تعالے کے بڑے غضب کو حاصل کرنا ہے اور اس آیت کا مصداق ہو جاتا ہے : -

یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ط کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ط

پس اگر انسان جس کو اسلام کا دعوے ہے یا میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اور اسکے دل مین کھوٹ ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالے کے بڑے غضب کے نیچے آجاتا ہے - مومنون کو اس سے بہت بچنا چاہیئے -

ایک سوال پر فرمایا - خدا تعالے کے احکام دو قسم کے ہوتے ہین اول شرعی جسکے برخلاف انسان کر سکتا ہے دوم کونی جسکے برخلاف ہرگز نہین ہوسکتا جیساکہ فرمایا **قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم** چنانچہ اس حکم کے برخلاف آگ ہرگز نہ کر سکتی تھی اس مین اللہ تعالے . . . . انسان کو عبرت دیتا ہے کہ دیکھو جب آگ تک اس کی فرمانبردار ہے تو انسان کو ؟

اسی طرح فرمایا **اقیموا الصلوۃ** نماز کو قایم رکھو - اور فرمایا **واستعینوا بالصبر والصلوۃ** - جب انسان دیر تک ان حکمون پر کاربند رہتا ہے تو اسپر بھی وہ زمانہ آجاتا ہے کہ کہا جاتا ہے **قلنا یا نار کونی بردا** یعنے تو جو مصیبتون مین جل رہا تہا تو اب ٹھنڈا ہو جا اور اس آگ کی طرح فرمانبردار ہو جا +

۲۸-جون سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

ایک صاحب نے سوال کیا کہ آدم علیہ السلام جو خلیفہ بنکر آئے تو اسوقت کونسی قوم موجود تھی جسکے وہ خلیفہ تھے اور اگر کوئی قوم موجود تھی تو پھر حوا کی

زوجہ کی نئی پیدائش کی ضرورت نہ تھی اُسی موجودہ قوم میں سے وہ نکاح کر سکتے تھے - اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ

حدیث شریف میں ہے -

کہ بہت سے پیچ در پیچ جو امور غیر مفید ہوں ان کو انسان ترک کر دے انی جاعل فی الارض خلیفہ سے استنباط ایسا ہو سکتا ہے کہ پہلے سے اسوقت کوئی قوم موجود ہو اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے والجان خلقنٰہ من قبل من نار السموم ایک قوم جان بھی آدم سے پہلے موجود تھی بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے خالق ہے - اور یہی حق ہے کیونکہ اگر خدا کو ہمیشہ سے خالق نہ مانیں تو اُس کی ذات پر (نعوذ باللہ) حرف آتا ہے اور ماننا پڑیگا کہ آدم سے پیشتر خدا تعالیٰ معطل تھا لیکن چونکہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کے صفات کو قدیمی بیان کرتا ہے اسی لئے اس حدیث کا مضمون راست ہے قرآن میں جو کوئی ترکیب ہے وہ ان صفات کے استمرار پر دلالت کرتی ہیں لیکن اگر آدم سے ابتدائے خلق ہوتی اور اس سے پیشتر نہ ہوتی تو پھر یہ نحوی ترکیب قرآن میں نہ ہوتی -

باقی رہی لڑکیوں کی بات کہ ان کے موجود ہوتے حوا کی پیدائش کی کیا ضرورت ہے تو اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ ممکن ہے کہ جس مقام پر آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ہو وہاں کے لوگ کسی عذاب الٰہی سے ایسے تباہ ہو گئے ہوں کہ آدمی نہ بچا ہو دنیا میں یہ سلسلہ جاری ہے کہ کوئی مقام بالکل تباہ ہو جاتا ہے کوئی غیر آباد آباد ہو جاتا ہے - کوئی برباد شدہ پھر از سر نو آباد ہوتا ہے - چنانچہ دیکھو کہ ابھی تک یورپ والے ٹکریں مار رہے ہیں کہ شاید قطب شمالی میں کوئی آباد ہو اور تلاش کر کر کے معلوم کر رہے ہیں کہ کون سے قطعات زمین اول آباد تھے اور پھر تباہ ہو گئے پس ایسی صورت میں ان مشکلات میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے - ایمان لانا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ رب - رحمان - رحیم - مالک یوم الدین ہے اور ہمیشہ سے ہی ہے جاندار ایک تو تکوّن سے پیدا ہوتے ہیں ایک تکوین سے ممکن ہے کہ آدم کی پیدائش کے وقت اور مخلوقات ہو اور اس کی جنس سے نہ ہو یا اگر ہو بھی تو اس میں کیا حرج ہے کہ قدرت نمائی کے لئے خدا تعالیٰ نے حوا کو بھی انکی پسلی سے پیدا کر دیا +

جب انسان بیعت کرتا ہے تو سب امر و نہی اسے ماننے چاہیئیں اور خدا تعالیٰ کی قدر تو نہ ایمان چاہیئے خدا تعالیٰ ہر طرح پر قادر ہے - ممکن ہے کہ ایک قوم موجود ہو اور اسکے ہوتے وہ اور قوم پیدا کر دیوے یا ایک قوم کو ہلاک کر کے اور پیدا کر دے موسےٰ کے قصہ میں بھی ایک جگہ ایسا واقعہ بیان ہوا ہے آدم کے وقت بھی خدا سابقہ قوموں کو ہلاک کر چکا تھا - پھر جب آدم کو پیدا کیا تو اور قوم بھی پیدا کر دی +

خلیفہ کے لئے ضروری نہیں ہے کہ ایک قوم ضرور پہلے سے موجود ہو ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک اور قوم کو پیدا کر کے پہلی قوم کا خلیفہ اسے قرار دیا جاوے اور آدم اسکے مورث اعلےٰ ہوں کیونکہ خدا کی ذات ازلی ابدی ہے اس پر تغیر نہیں آتا مگر انسان ازلی ابدی نہیں ہے اس پر تغیر آتا ہے میرے الہام میں بھی مجھے آدم کہا گیا ہے +

جب روحانیت پر موت آجاتی ہے یعنے اصل انسانیت فوت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ بطور آدم کے ایک اور کو پیدا کرتا ہے اور اس طرح سے ہمیشہ سے آدم پیدا ہوتے رہتے ہیں اگر قدیم سے یہ سلسلہ ایسا نہ ہو تو پھر ماننا پڑیگا کہ ۵ یا ۶ ہزار برس سے خدا ہے قدیم سے نہیں ہے یا یہ کہ اول وہ معطل تھا یہ خدا کی عادت ہے کہ بعض قرون کو ہلاک کرتا ہے دیکھو نوح کے وقت ایک زمانہ کو ہلاک کر دیا اسلئے ممکن ہے - ممکن کیا بلکہ یقین ہے کہ نوح کی طرح اسوقت سابقہ قوموں کو ہلاک کر دیا اور پھر ایک نئی پیدائش کی اگر یہ ہلاکت کا سلسلہ نہ ہو تو پھر زمین پر اسقدر آبادی ہو کہ رہنا محال ہو جاوے یہ قبریں نہ ہی ہیں جنہوں نے یہ پردہ پوشی کی ہے +

۲۹ و ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء

۲۹ - کو بعد از دوپہر حضرت اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز وں میں آپ شریک نہ ہو سکے +

۳۰ - قبل از عشا ر

چند ایک نو وارد احباب نے بیعت کی انہیں سے چند ایک نے عرض کی کہ حضرت جی ہم قرآن پڑھے ہوئے نہیں ہیں - فرمایا کہ موٹے موٹے گناہوں کو تو جانتے ہو ان سے بچو - چوری نہ کرو - زناہ کرو - ظلم نہ کرو - کسی کا مال یا زمین نہ دباؤ - جھوٹ مت بولو شرک مت کرو - حدیث شریف سے ثابت ہے - کہ اہل الجنۃ بلہ - کہ جنت میں جانے والے سادے ہوتے ہیں جو بہت پڑھے ہوئے ہیں اور عمل نہیں کرتے - ان کی سخت مذمت کی گئی ہے اور ان پر خدا نے لعنت بھی کی تھی - غریب لوگ پانصد برس پیشتر بہشت میں داخل ہونگے - غریبی خوش قسمتی ہے خدا کو پہچانو کہ جس کیطرف تم نے جانا ہے اور شرک سے پرہیز کرو اسباب پر بھروسہ کرنے سے بچو کہ یہ بھی ایک شرک ہے جو آدمی چالاکی سے گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو آخر خدا کا قہر ایک دن اسے ہلاک کرتا ہے - لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے معنے یہی ہیں کہ خدا کے سوا اور کسی کی پوجا نہیں ہے - اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں - اپنی عورتوں کو نصیحتیں کرو رشوتیں نہ لو نہ دو - تکبر - گھمنڈ - غرور ان سب باتوں سے بچو خدا کے غریب اور عاجز بندے بن جاؤ

ایک نے سوال کیا کہ اگر کوئی دشمن نقصان دیوے تو پھر بدلہ لیویں کہ نہ -

صبر کے فوائد اور انتقام کے نقص

فرمایا کہ صبر کرو کہ یہ وقت صبر کا ہے جو صبر کرتا ہے خدا اسے بڑھاتا ہے انتقام کی مثال شراب کی طرح ہے کہ جب تھوڑی پینے لگتا ہے تو بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا اور حد سے بڑھتا ہے اسی طرح انتقام لیتے لیتے انسان ظلم کی حد تک پہونچ جاتا ہے +

سوال ہوا کہ اگر آپ کو کوئی برا کہے تو ہم کیسے صبر کر سکتے ہیں -

فرمایا کہ جوش کے وقت اپنے آپ کو سنبھالنا چاہیئے دکھ تو ہوتا ہے مگر انسان ثواب پاتا ہے - اگر کوئی ہمیں برا کہتا ہو تو وہاں سے اٹھ گئے یا الگ ہو گئے نہ سنا کہ جس سے جوش آوے اور فساد ہووے +

سوال ہوا کہ مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے اور اس مسجد میں ہمارا حصہ ہے -

فرمایا کہ سفید زمین پر ایک حد کر لی وہی مسجد ہو جاتی ہے مگر فساد اچھا نہیں اگر تم دشمن سے بدلہ نہ لو اور اسے خدا کے حوالہ کر دو تو وہ خوب بدلہ لیوےگا - دیکھو ایک بچے کے دشمن کا مقابلہ ماں باپ کیا کرتے ہیں اسی طرح جو خدا کے دروازہ پر گرتا ہے تو خدا خود اس کی رعایت کرتا ہے اور اُس شرر دینے والیکو تباہ کر دیتا ہے +

(باقی آیندہ)

حضرت حجت اللہ امام الملت کے مکتوبات

حضرت حکیم الامت کے نام کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالے ونظر الیہ بنظر الرحمۃ والرضوان -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ مشتمل بر تلطفات محبت نامہ پہونچکر باعث انشراح وسرور وممنونی ہوا۔ آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے خدا تعالے آپ کو خیر وخوشی کے ساتھ جلد ملاوے - تعلقات دنیا مین حاسدون کا ہونا ایک طبعی امر ہے - ولکل مقبل حاسد حفاظت وحمایت الٰہی آپ کے لازم حال رہے بیشک ایسے تعلقات بہت خطرناک ہین اور ان مین بجز خاص رحمت الٰہی کے انجام خیر کے ساتھ عہدہ برا ہونا بہت مشکل ہے - ہمیشہ تضرع اور استغفار رب کریم کی جناب مین لازم حال ہی رکھین اور رفق اور نرمی اور اخلاق مین تو پہلے ہی سے آنمکرم سبقت لیگئے ہین لیکن امید رکھتا ہون کہ حاسدون اور دشمنون سے بھی یہی طریق جاری رہے اور حتی الوسع ریاست کے کامون مین بہت دخل دینے سے پرہیز رہے کہ سلامت برکنار است کا مقولہ قابل توجہ ہے ازالہ اوہام اب تک چھپ کر نہین آیا - شائد دس پندرہ روز تک آجاویگا اسکے نکلنے کے بعد آن مکلف کو تکلیف دونگا کہ اسکا لب لباب نکالکر تشریحات وایزادات مناسبہ کے ساتھ آنمکرم کیطرف سے بھی کوئی رسالہ شائع ہو جاوے - مولوی محمد حسین صاحب سے جسقدر بحث ہوئی اس عاجز کی دانست مین وہ مصلحت سے خالی نہین تھی اور امید رکھتا ہون کہ فریقین کے بیانات کے شایع ہونے کے بعد انشاء اللہ اسکا بہت نیک اثر لوگون پر پڑے گا + یہ بھی دریافت کرنا چاہتا ہون کہ سید محمد عسکری خانصاحب کی نسبت ابھی کچھ تذکرہ ہوا یا نہین اور سب خیریت ہے + خاکسار غلام احمد از لودہانہ محلہ اقبال گنج ۲ اگست ۱۸۹۱ء

البدر

تصحیح - البدر جلد ۲ صفحہ ۱۷۸ کالم ۲ - سطر ۱۶ مین بجائے عبارت "اور خاوند نے پھر اس زوجہ کی طرف میلان کر کے اسے اپنے نکاح مین لیا" کے "اس خاوند نے پھر اس زوجہ کیطرف رجوع کیا" صحیح خیال کیا جاوے +

اسی صفحہ کے کالم ۳ زیر عنوان "ظہر" سطر ۲ مین پانچ سال کی بجائے چودہ پندرہ سال پڑھا جاوے +

نامہ نگارون کو ضروری اطلاع: - جو صاحب نظم اور مراسلات دفتر البدر مین روانہ فرماتے ہین ان سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اپنے مضامین مین بین السطور اور حاشیہ کافی چھوڑا کرین تاکہ اگر اصلاح کی ضرورت ہو تو اسکے لئے جگہ کافی مل سکے اور حتے الوسع خوشخط لکھا ہوا ہو

سوالون کے جواب: - اکثر خطوط دفتر مین اسطرح کے آتے ہین کہ ان کے ساتھ جوابی کارڈ اور ٹکٹ مطلقاً نہین ہوتا اس لئے اکثر ان کے جواب نہین دیئے جاتے اور سائل بار بار شکایات کرتے ہین بجائے اسکے کہ وہ عدم جواب کی شکایت کرین کیا اچھا ہو کہ اول ہی جوابی کارڈ یا ٹکٹ کو ارسال کر دیا کرین +

مقدمات

مقدمہ گورداسپور کی خلاصہ کارروائی مین ہم نے پیر مہر علی شاہ گولڑی کی شہادت کی نسبت لکھا تھا کہ ۹ تاریخ کو فیصلہ ہوگا اس تاریخ کو پیر صاحب کیطرف سے ایک بیرسٹر صاحب نے عذر بیماری پیش کیا تھا اسپر عدالت نے ایک ہفتہ کی مہلت دی ہے کہ اس اثناء مین وہ کسی مستند ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ پیش کرین جو کہ عدالت مین قابل سماعت ہو +

جہلم مین کرم الدین نے جو ایک دوسرا مقدمہ حضرت اقدس پر دائر کیا تھا جس کی گورداسپور مین انتقال کی نسبت چیف کورٹ مین درخواست دی گئی تھی الحمد للہ کہ ۲۹ جون کو عدالت چیفکورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ مقدمہ جہلم سے منتقل ہو کر گورداسپور جاوے یہ تمام امورات الٰہی تائیدات کا بین ثبوت ہین جو کہ حضرت حجت اللہ علے الارض کے شامل حال ہین + کیون نہ ہو -

خدا کے پاک لوگون کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر مطبوعہ ۲۶ جون نمبر ۲۳ صفحہ ۱۸۳

اکثر بزرگان قدیم جو جنگل اور پہاڑون مین خوفناک جگہ اور ویرانون مین یاد الٰہی کے واسطے رہا کرتے تھے الٰہی توجہ اور خیالی قوت سے بھوک پیاس - بیماری سردی اور گرمی اور جمع تکالیف سے بچے رہا کرتے تھے اور موذی جانورون کو اپنا غلام بنا لیتے تھے اور اس علم کو ایک اسرار باطنی سمجھکر نااہلون کے بتلانیسے کنارہ کرتے تھے اور جو اپنے خاص خاص خادم صالح اور خدا پرست ہوا کرتے تھے انکو بتلایا کرتے تھے اسکی حقیقت خواہ تو کاملون کے سینے مین مخفی ہے خواہ قبر مین چلی گئی اور یہ تبرک علم دنیا مین کمیاب ہو گیا - پھر اسکی اصلی ہیئت کو بگاڑ کر نااہلون نے گنڈہ - تعویذ اور جھاڑ پھونک کا وتیرہ اختیار کیا + (باقی آیندہ)

نسیم دعوت اور سناتن دھرم انگریزی:-

کی ۲۶۰ زائد کاپیان مفت تقسیم کرنے کے لئے طبع کرائی گئی تھین یہ اس لحاظ کہ اسکا بوجھ انجمن اشاعۃ اسلام پر نہ پڑے - مولوی عبدالکریم صاحب کی تحریک سے میٹنگ کمیٹی نے یہ تجویز کی کہ ہمارے دوست ۴ ر فی کاپی کے حساب سے خرید کر منیجر کو اطلاع دین کہ وہ انکو مفت تقسیم کر دے - ۲۵ روپیہ مذکورہ بالا کاپیون کی طبع کرائی پر خرچ ہوئے تھے جن مین سے فقط ۱۰ روپیہ ابتک وصول ہو چکے ہین اسلئے باقی احباب کیخدمت مین درخواست ہے کہ اس ضروری امر کیطرف توجہ فرما کر باقی رقم کو پورا کر دین +

محمد علی منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

انجام مقدما کی نسبت پیشگوئی

(از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

رات کیوقت جو ۲۸ جون سنہ ۱۹۰۳ء کے دن کے بعد رات تھی یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا اور ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء میرے خیال پر یہہ کشش غالب ہوئی کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرفسے میرے پر ہین یا بعض میری جماعت کے لوگون کی طرفسے کرم الدین پر ہین ان کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشش کیوقت میری حالت وحی الہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا *

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون فیہ آیات للسائلین

اس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے کہ ان دونون فریقون مین سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اسکو فتح اور نصرت نصیب کریگا کہ جو پرہیزگار ہین یعنی جھوٹ نہین بولتے ظلم نہین کرتے تہمت نہین لگاتے اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندونکو نہین ستاتے اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہین اور خدا سے ڈر کر اسکے بندونکے ساتھ ہمدردی اور خیرخواہی اور نیکی کیساتھ پیش آتے ہین اور بنی نوع کے وہ سچے خیرخواہ ہین انمین درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہین بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنیکیلئے تیار ہین سو انجام یہ ہے کہ انکے حق مین فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہین جو ان دونون گروہون مین سے حق پر کون ہے انکے لئے نہ ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے * والسلام علی من اتبع الہدے * ۲۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء

درس قرآن شریف

فمالکم فی المنٰفقین فئتین واللہ ارکسہم بما کسبوا- اتریدون ان تہدوا من اضل اللہ ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا +

کیا ہوگیا تم کو کہ منافقون کے بارہ مین دو گروہ ہو رہے ہو یاد رکھو اللہ تعالے نے انکو گندہ اور خراب بنا رکھاہے بہ سبب ان کرتوتونکے جو انہون نے کین- کیا تم چاہتے ہو کہ تم راہ نمائی کرو جسکو اللہ نے گمراہ کیا اور جس کو اللہ گمراہ کرتاہے تو اسکے واسطے کوئی راہ نہین پا سکتا-

جب کوئی مذہب یا سلطنت قائم ہوتی ہے یا کوئی نبی یا مصلح قوم آتاہے تو اسوقت موٹے موٹے تین گروہ ہو جاتے ہین- اول جن کے فہم سلیم اور فطرتین عمدہ ہوتی ہین- عاقبت اندیش ہوتے ہین- اللہ کی رضا کو مقدم رکھتے ہین اس کی نیازمندیان چاہتے ہین ایسے لوگ ایمان لے آتے ہین دوم جو بدبخت ہوتے ہین وہ اللہ سے سیدھی راہ کی ہدایت کے واسطے دعا نہین مانگتے تکبر کرتے ہین-۴

مقابلہ کرتے ہین ایسی حالتون مین جیسے ایک عظیم الشان بادشاہ کے مخالف ہلاک کئے جاتے ہین اسی طرح اس نبی اور مصلح من اللہ کے دشمن بھی ہلاک ہوتے اور تباہ ہو جاتے ہین سوم یہ گروہ منافقونکا ہوتاہے ان مین نہ قوت فیصلہ ہوتی ہے نہ تاب مقابلہ اور اپنے آپ کو چالاک سمجھتے ہین جب کوئی مسئلہ پیش ہوتاہے تو چہرے زرد ہو جاتے ہین پوچھتے بھی نہین اور بات کرتے ہین تو کھلکر نہین کرتے- ان تینون گروہون کے عجیب عجیب حالات ہوتے ہین سب پر مشکلات اور مصائب آتے ہین- لیکن انجام کار سچے مومن کامیاب ہوتے ہین- رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین بھی یہی تین قومین ہو گئی تھین- چنانچہ قرآن بھی ابتدا مین تینون قومونکا ہی ذکر کرتاہے پہلے انعمت علیہم یعنے مومنون کا بیان ہے- پھر مغضوب علیہم یعنے کفار کا اور پھر الضالین یعنے منافقون کا- مغضوب علیہ یعنے کافر ڈرانے اور نہ ڈرانے کو برابر سمجھتے ہین اس واسطے کافر ہوتے ہین-

(باقی آیندہ)

کسر صلیب

مسئلہ کثرت ازدواج کے رو سے

عیسائی دنیا کے لئے یہ کچھ کم دریائے ندامت مین ڈوب مرنے کی جگہ نہین ہے کہ قرآن شریف کے جن پاکیزہ اور مدار زندگی احکام پر وہ اعتراض کرتے ہین آخر نیچرلی طور پر خود ان کو وہی احکام ماننے پڑتے ہین اور خود انہی معترضین کی قوم مین ایسے لوگ موجود ہوتے ہین۔ جنہون نے ان پاکیزہ احکام پر عملدرآمد کو مدار زندگی قرار دیا ہے کثرت ازدواج پر قوم نصاریٰ کے جسقدر اعتراض ہین وہ تو ہر ایک کو معلوم ہین مگر اب یہ بات سنکر تعجب ہو گا کہ خود عیسائیون مین ایک ایسا فرقہ موجود ہے جو کہ بڑے زور سے کثرت ازدواج کا موید ہے اور عملی طور پر اسکی تائید کر رہا ہے اس فرقہ کا نام مارمن مشن ہے کہ جن سے ہمارے دوست اور مہربان مفتی محمد صادق صاحب نے حال ہی مین خط و کتابت کر کے ان کے حالات دریافت کئے ہین +

صلیب پرستی کو جہان اور ذرائع سے آج کل زوال پہونچ رہا ہے منجملہ انکے اب یہ بھی ایک ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ ان مین ایسے لوگ بھی ہین جن کی ایک خاص مشن اسی لئے ہے کہ کثرت ازدواج کو عیسائی دنیا مین رواج دیوین +

اس سے پیشتر مسئلہ طلاق کی ضرورت کو محسوس کر کے یورپ نے اسے رواج دیدیا ہے اور اب تعدد ازدواج رواج پا رہا ہے اس مارمن مشن کیطرف سے چند کتب اور ایک قلمی چٹھی کی نقل جو کہ ان کے ایک ممبر نے ایک معترض کو لکھی تھی۔ اور ایک خط آیا ہے جس مین سے ہم صرف خط کا ترجمہ سردست شائع کرتے ہین اور باقی تراجم بھی انشاء اللہ اسکے بعد اپنے اپنے وقت پر شائع ہونگے + اس چٹھی کا فرستندہ یہ بھی لکھتا ہے کہ وہ سنہ ۱۸۵۳ سے سنہ ۱۸۵۶ء تک کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی مین اسی مشن کی خدمات پر مامور رہا ہے + اور وہ خط یہ ہے +

مائی ڈیئر سر

آپنے ۱۷ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو جو ایک چٹھی تعدد ازدواج پر مجھے لکھی تھی اسکے جواب مین مین نے آپکے نام کچھ مطبوعہ کاغذات اور ایک دستی لکھا ہوا کاغذ روانہ کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپکے سوالات کا حل انہی سے ہو جاوے گا۔ آپ معلوم کر لینگے کہ ہمارے نزدیک تعدد ازدواج ایک بہت مقدس اور ایسا اصول ہے جس پر زندگی کا مدار ہے اور اگر خدا کے ارادہ کے موافق اسپر پاکیزگی سے عمل کیا جاوے اور جیسے کہ ہم نے بھی مشاہدہ کرنے کی کوشش کی ہے تو یہ نوع انسان کو ترقی کے اعلے مدارج پر پہونچاتا ہے اور کچھ عرصہ مین انسانیت کا سب سے اعلے نمونہ پیش کرتا ہے بلکہ ایک کامل انسان بنا دیتا ہے اور اگر جسمانی اور عقلی۔ اور اخلاقی اور روحانی طور پر غور کیا جاوے تو یہ اصول انسان کو اس کے خالق کے سامنے کھڑا ہونیکے قابل بنا دیتا ہے

یہ کسی صورت مین عیاشی کی بنا پر نہین ہے بلکہ اس کی بنیاد کثرت اولاد کے خیال پر ہے نہ کہ حیوانی خواہش جماع وغیرہ کے لئے جیسے کہ ہم پر الزام لگایا جاتا ہے جو کتابین اور تحریر ہم ارسال کرتے ہین آپ کا اختیار ہے کہ اسے شائع کر دین +

ہمارے مشن کی ایک ایجنسی اور ہیڈ کوارٹرز اسلنگٹن مقام لورپول ملک انگلینڈ مین بھی ہین۔ جہان پر فرانسس ایم سن پریسیڈنٹ ہے جس سے آپ چاہین خط و کتابت کر سکتے ہین۔ میرا خط پڑھکر جو آپ کے خیالات ہون اگر ان سے اطلاع بخشی جاوے تو عین خوشی کا باعث ہے اور اگر مین آپ کی کسی اور آرزو کو بھی پورا کر سکتا ہون تو مجھے بتلا دین مین خوشی سے اسے پورا کرونگا۔

فقط راقم اے۔ ملٹن مسٹر سالٹ لیک سٹی اُوٹہ +

احمدی جماعت کی توجہ کے قابل

ماہ جون سنہ ۱۹۰۳ء سے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین ایک اور سیر صاحب محض اس غرض کے لئے متعین کئے گئے ہین کہ وہ طالب علمون کو فن نقشہ کشی سکھلائین چنانچہ اب اول مڈل جماعت کے طلبا نے اس فن کو تحصیل کرنا شروع کر دیا ہے اور یہ انتظام بھی ہو رہا ہے کہ انجنیرنگ کا سامان منگوا کر پیمایش وغیرہ بھی سکھلائی جاوے۔ تاکہ اورسیری وغیرہ امتحان کے واسطے طلباء تیار ہو سکین۔ ڈائرکٹر صاحب کی محنت اور توجہ مدرسہ کے متعلق بے شک قابل قدر ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ احمدی جماعت اس کوشش کی قدردانی کی نظر سے دیکھے گی اور بڑی فراخ حوصلگی سے مدرسہ کے چندون مین بڑھکر حصہ لیوے گی کیونکہ جیسے جیسے مدرسہ کی تعلیم کا سلسلہ بڑھتا جاتا ہے ویسے ویسے اخراجات بھی بڑھتے جاتے ہین اور ہمین اس بات کا بھی علم ہوا ہے کہ مدرسہ کے چندون کیطرف اکثر احباب کی توجہ بہت کم ہے نہین معلوم کہ اسکی کیا وجوہات ہین اور جس حالت مین اس کفر و شرک کے زمانہ مین ہر چہار سو ہر ایک قوم کے الگ الگ مدرسہ اور کالج کھل رہے ہین تو کیا وجہ کہ ہماری قوم اس ضرورت کو محسوس نہ کرے کیا اسے اس بات کا علم نہین ہے کہ اس جہالت کے طوفان کے وقت اگر نجات کا مقام ہے تو وہ صرف قادیان ہی ہے۔ اور ایک مخلص انسان جس طرح یہان آکر ہر ایک قسم کی ہلاکت کی راہون سے بچ سکتا ہے اور خدا کے حصن حصین مین امن و امان کی زندگی بسر کرتا ہے۔ ویسے ہی کل مدارس کے مقابلہ مین اگر کوئی ایسا مدرسہ بھی روئے زمین پر ہے جو کہ عقائد صحیحہ کی تعلیم دیکر ابدی جہنم سے بچاتا ہے تو وہ صرف مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ہی ہے اور خدا کے فضل سے ہر ایک قسم کی ایسی آلودگی سے جو کہ اکثر مدرسون مین ہوا کرتی ہے۔ جس سے لڑکون کے اخلاق روحانی پر بڑا برا اثر پڑا کرتا ہے صرف یہی ایک مدرسہ ہے جو پاک ہے پس احمدی جماعت کے لئے یہ ایک بڑے شکر کا مقام ہے اور اسے چاہیئے کہ اسکے لئے سجدات شکر عملی طور پر بھی بجا لاوے کہ اس ظلمت کدہ زمانہ مین خدا نے ان کی ذریت کے واسطے یہ موقعہ نصیب کیا کہ اس مدرسہ مین تعلیم یافتہ ہو کر روئے زمین کے کل مدارس سے متمیز ہو۔ پس اگر احمدی قوم اس مدرسہ کی بہبودی اور ترقی کے لئے اپنی جیبون کو نہین ٹٹولے گی اور اپنے مقفل صندوقون کو اسکے واسطے نہ کھولے گی تو ایک بھاری فرض کی ادائیگی سے محروم رہے گی۔ اور قومیت کے لحاظ سے جن معاصی کی ایک قوم مرتکب ہو سکتی ہے۔ اس مین حصہ لیوگی پس اے میرے معزز ناظرین مین بڑے زور سے آپ کی توجہ کو مدرسہ اور اس کی مالی ضروریات کی طرف منعطف کرتا ہون کہ یہ وقت امداد اور نصرت کا ہے اور ابتدائی حالت ہے۔ اگر اسوقت کمزوری دکھلائی جاوے گی تو پھر اسکا داغ ندامت ماتھے سے مٹنا مشکل ہو گا۔

فوٹو + حضرت اقدس امام الزمان ؑ کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس مین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے ۶ کو ملتی ہے +

اسم اعظم ۔ حضرت اقدس کی الہامی دعا + قیمت ۔ /

مراسلات

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست
کہ از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست

مکرمی ایڈیٹر صاحب- السلام علیکم + آپ میرے مضمون کے نرالے ہیڈنگ کو دیکھکر حیران تو ہونگے مگر کیا کیا جائے- مخالفین کی زیادتیان دیکھکر آخر رہا نہین جاتا +

مجھے کل اخبار صحیفہ مطبوعہ ۵ جون جو بجنور سے شائع ہوتا ہے اتفاق سے مل گیا- اسکے صیغہ مراسلات مین کسی پردہ نشین کیطرفسے ایک مراسلت چھپی ہے- مراسلت کیا ہر راقم نے اپنے حسد کا بڑی مردانگی سے ثبوت دیا ہے اللہ اللہ یہ لوگ راہ حق سے کسقدر دور جا پڑے ہین محض حضرت اقدس کے انکار کیوجہسے قرآن حمید کے معارف- احادیث کے اصلی مطالب اور اہل کشوف کے کشفون سے انکار کرنا پڑا ہے گویا ان کے نزدیک خدا اب ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگیا ہے کسی سے بھی ہمکلام نہین ہوتا اگر ہوتا ہے تو وہ اسکا ثبوت دین ورنہ ہم سے طلب کرین- اگر یہ لوگ طالب حق ہوتے تو کوئی مشکل نہ تھی +

واللہ راقم مضمون کی لیاقت اور فہم پر بے اختیار ہنسی آتی ہے اگر خداداد لیاقت اور سمجھ سے کچھ حصہ ملا ہوتا تو ایسے بے جا اعتراض ہرگز نہ کئے جاتے مثلاً ان کا یہ اعتراض کہ "مرزا صاحب کو خدا اور خلق سے مطلق شرم نہ آئی کہ حضرت علی علیہ السلام کی نسبت تعلی کا الزام لگادیا" مین نہین جانتا راقم مضمون اس اعتراض مین کسقدر راستی پر ہے کیونکہ ہم مراتب مین جیسے اصحاب ثلاثہ کو مانتے ہین- حضرت علی رضہ کو بھی ویسے ہی مانتے ہین اور یہی ہمین ہدایت ہے ہان الزامی جواب ایک حد تک جائز ہے جس سے آپ کو بھی انکار نہ ہوگا +

دوسرا اعتراض کہ "مرزا صاحبنے اندھا دھند تبر عصبیت تیز کر کے اصل شجر نبوت کے قطع کرنے کے لئے بزور آزمائی شروع کردی ہے"- اب اس اعتراض سے پورے طور پر ثابت ہوگیا کہ فی الحقیقت راقم مضمون کو ہی حسد نے اندھا کردیا ہے اگر بنظر تعمق دیکھا جائے تو یہی اعتراض راقم مضمون پر بجنسہ وارد ہوتا ہے کیا وہ اس کی تردید کرینگے +

مرزا صاحب نے تو اپنے آپ کو محمدی مسیح (بمقابلہ موسوی مسیح) ثابت کیا ہے جسکی تشریح کے لئے امامکم منکم والی حدیث موجود اور شاہد ہے مگر زمانہ حال کے سطحی عقل کے مولوی جن مین صحیفہ کا نامہ نگار بھی شامل ہے اسی اصلی مسیح ابن مریم کے منتظر ہین مین نہین جانتا یہ لوگ کس منہ سے کہتے ہین کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہین یہ یاد رکھین اور ضرور یاد رکھین کہ جب تک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی تابعداری اور کامل طور پر عزت نہ کی جاوے کسی حالت مین بھی ملاح اور پیرو نہین ہوسکتے- ہان زبانی جمع خرچ پڑے کرین یہ انکا اختیار ہے- یہ ایک عجیب بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے متبع ہین- انہین سے فیض حاصل کر کے مسیح موعود کا دعوے کرین تو ختم نبوت فوراً ٹوٹ جاتی ہے مگر ایک فوت شدہ اسرائیلی نبی کے دوبارہ آنے سے ختم نبوت مین کچھ خلل نہین آتا اب مین دیکھنا چاہتا ہون کہ راقم مضمون کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک شان اور ختم رسالت کا کہانتک پاس ہے-

ایک اور اعتراض جو عبد الرحمن باشندہ ملتان کے خواب پر کیا گیا ہے اس سے بڑھکر اور کونسی سوء ادبی ہوگی ورنہ ایک مسلمان بھی ایسا نہین ہوگا- جو (کسی کے اس بیان پر کہ مین نے کل انبیاء کو جن مین خاتم النبیین بھی شامل تھے خواب مین دیکھا ہے) اعتراض کرے کیونکہ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے بعینہٖ انہین کو دیکھا ہے اگر صاحب مضمون مسلمانون کا سا دل گردہ رکھتے ہین تو سب سے پہلے فرصت مین وہ اپنی ناپاک تعبیر کی ضرور تردید کرین- اور جواب لکھتے وقت یہ بھی بتادین کہ شاہ نعمت اللہ ولی کا قصیدہ اگر مرزا صاحب کے متعلق نہین تو آپکے نزدیک جن کے متعلق ہو ان کے نام نامی سے مطلع کیا جاؤن-

اخیر پر مین اڈیٹر صحیفہ پر افسوس کرتا ہون کہ انہون نے اپنے پردہ نشین نامہ نگار کی مراسلت کو کیون نہ پرکھا ہان مخالفت کی وجہ سے نہ پرکھ سکے ہون تو انہین معذور سمجھنا چاہئے- زیادہ والسلام +

راقم خاکسار محمد حسین مسافر

احمدیہ روشنائی + دوسری روشنائیوں سے مقابلتہً عمدہ اور ارزان مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی کی بنائی ہوئی فی پڑیہ یک تولہ اوسط درجہ ۰/ اعلے درجہ ۱/ دفتر البدر سے طلب اکرد +

نظم

(از محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیر کوٹلوی)

عشق مولا کے لئے یارونکو کہدین الفراق
حب مولا کے لئے پیارون سے ہو جوش وفاق
اتفاقاً گر کبھی بیٹھین کسی جلسہ مین ہم
بس یہی اک ریزولیوشن پاس ہو بالاتفاق
توڑ دین پیوند خویشاوند حق کے سامنے
اپنے مولا کے لئے فرزند بھی ہوجائے عاق
پائین قرب حق گذر کر طاق نیلوفر سے ہم
سب زمینی خواہشون کو رکھدین ہم بالائے طاق
ہم پہ ہون آسان گو مشکل سے مشکل ہون مقام
مشکلین جتنی پڑین دلبر ذرا گذرین نہ شاق
سُستیون کا سرد ہو بازار اور پھیکی دکان
دین کے کامون مین ہون سرگرم خدمت چست چاق
خدمت دین کا نتیجہ کامیابی سمجھین ہم
لذت دنیا کی غایت نامرادی اور شقاق
جس جگہ ہو بول بالا دین کا بیٹھین وہان
ایسے جلسون مین نہ بیٹھین جس مین ہوئے نفاق
آنکھ پر پٹی نہ ہو اور اس پہ ہو غض بصر
تنگ کپڑی سمجھین سماجائے نظر مین گر بولاق-
اپنی چاندی ہے اگر ہے نقد عفت جیب مین
آنکھ اوٹھاکر بھی نہ دیکھین ہم زنان سیم ساق
لغو کے سننے مین ہم کو کچھ بھی دلچسپی نہو
دین حق کی جستجو کا دل مین ہو پیدا مذاق
جز عمل گر خلعت دیبا ہے سمجھین جُل خر
اور گدھا سمجھین کتابون سے لدا اسپ عراق
ہے وہی لقمان کرے جو علم قرآن پر عمل
ورنہ اک نادان ہے گو کیون نہو ہر فن مین طاق
جان ہو اپنی ہتھیلی پر فقط دین کے لئے
جان لٹاکر راہ حق مین جان ملے واللہ باق
زندگی کی کل چلانے کا فن سمجھین فقط
روکھی پھیکی روٹیان یا روغنی نان رقاق
یاد حق کو ہم دوائے درد دل سمجھین مدام
ورد استغفار سے کافور ہوجائے مراق
کوئی غم ہم کو نہ کھائے ہم نہ کھائین کوئی غم
ہان غم ایمان مین ہم سوکھکر ہوجائین قاق
ذکر حق ہو اور مسیح احمدی کی پیروی
ثاقبا سب چھوڑ دو شور و شغب اور طمطراق

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبرشمار	نام	مقام	ضلع
۷۶۰	مولا بخش ولد کریم بخش	گوروانگرا	گورداسپور
۷۶۱	عبدالغفار ولد رحیم بخش	پسرور	سیالکوٹ
۷۶۲	حافظ محمد اسماعیل ولد بلندا	سیدوالہ	منٹگمری
۷۶۳	عبدالرحمٰن ”	”	”
۷۶۴	روشنائی بی بی زوجہ حلیم	”	”
۷۶۵	عائشہ بی بی ولد حلیم	”	”
۷۶۶	صاحب بی بی ”	”	”
۷۶۷	جنت بی بی ”	”	”
۷۶۸	بوڑا	”	”
۷۶۹	علم دین طالب علم ولد حیات	مصطفےٰ	لاہور
۷۷۰	بہادر	ملکہ حاجی	منٹگمری
۷۷۱	والدہ مولوی نورالدین	دھرمکوٹ بگہ	گورداسپور
۷۷۲	شاہو	”	”
۷۷۳	نتھو	”	”
۷۷۴	فضل حق	”	”
۷۷۵	غلام محمد	”	”
۷۷۶	اسمٰعیل	”	”
۷۷۷	زینب بی بی	”	”
۷۷۸	مسماۃ اللہ رکھی	”	”
۷۷۹	جیون	راجیکی	گجرات
۷۸۰	فضلدین	”	”
۷۸۱	سید لعلشاہ صاحب برق	نوشہرہ	پشاور
۷۸۲	اہلیہ سید لعلشاہ صاحب	”	”
۷۸۳	پیر بخش	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان
۷۸۴	غلام رسول ولد غلام حیدر		
۷۸۵	محمد صدیق ولد احمد جیو		
۷۸۶	حسن طالع ولد محمد صدیق		
۷۸۷	غلام فاطمہ ”		
۷۸۸	مسماۃ خاتون زوجہ ”		
۷۸۹	نور محمد ولد سلطان		
۷۹۰	احمد ولد نور محمد		
۷۹۱	اہلیہ نور محمد		
۷۹۲	محمد اسحاق ولد غلام حیدر		
۷۹۳	محمد رفیق ولد ”		
۷۹۴	محمد ولد نور محمد		
۷۹۵	مسماۃ بھاگان		

۷۹۶	چوہدری شتامان ولد ہمت	قصور	لاہور
۷۹۷	بہادر ولد شتامان	”	”
۷۹۸	فتح دین	”	”
۷۹۹	سکندر ولد بہادر	”	”
۸۰۰	سردار ولد کالو	”	”
۸۰۱	محمد ولد ”	”	”
۸۰۲	بہرام ولد سردار	”	”
۸۰۳	چوغطہ ولد اہنجا	”	”
۸۰۴	جمال دین ”	”	”
۸۰۵	لکھا ”	”	”
۸۰۶	ستار دین ”	”	”
۸۰۷	نواب ولد عمر	”	”
۸۰۸	نور ماہی ولد خدا بخش	”	”
۸۰۹	دینا	”	”
۸۱۰	اہلیہ دینا	”	”
۸۱۱	نواب	”	”
۸۱۲	اللہ دین ولد نور احمد	”	”
۸۱۳	قادر بخش ”	”	”
۸۱۴	حکیم حاجی رحمت اللہ صاحب	راہون	جالندھر
۸۱۵	زوجہ حاجی رحمت اللہ صاحب	”	”
۸۱۶	محمد ابراہیم ولد ”	”	”
۸۱۷	خیر بی بی دختر ”	”	”
۸۱۸	برکت بی بی ” ”	”	”
۸۱۹	فاطمہ بی بی ” ”	”	”
۸۲۰	حاکم ولد غلام محمد	خوشاب	شاہپور
۸۲۱	میاں علی محمد ولد جان محمد	”	”
۸۲۲	سید پیر شاہ صاحب	دہاروال	گجرات
۸۲۳	نور محمد صاحب واعظ	شوے جین	برہما ملک
۸۲۴	امام الدین ولد رستم گلگو	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۲۵	پیر محمد ولد امام الدین	”	”
۸۲۶	نور محمد ولد امام الدین	”	”
۸۲۷	محمد اسحاق ولد امام الدین	”	”
۸۲۸	سماعل ولد احمدیار	گکھڑی غوث	”
۸۲۹	مراد ولد سماعل	”	”
۸۳۰	اللہ دین ولد قادر بخش	”	”
۸۳۱	سردار ولد اللہ دین	”	”
۸۳۲	غلام محمد ولد اللہ دین	”	”

۸۳۳	مرزا ولد اللہ دین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۳۴	کرم بی بی زوجہ اللہ دین	”	”
۸۳۵	سید ولد بانی	”	”
۸۳۶	غلام ولد امام الدین	”	”
۸۳۷	امام الدین ولد عظمت	”	”
۸۳۸	امام بی بی زوجہ امام الدین	”	”
۸۳۹	حیات ولد امام الدین	”	”
۸۴۰	مراد ولد امام الدین	”	”
۸۴۱	سردار ولد ”	”	”
۸۴۲	بخت بھری دختر امام الدین	”	”
۸۴۳	غلام علی ولد فضلدین	”	”
۸۴۴	کرم بی بی زوجہ فضلدین	”	”
۸۴۵	محمد علی ولد فضل دین	”	”
۸۴۶	امیر بی بی دختر فضل دین	”	”
۸۴۷	قطب دین ولد احمد یار	”	”
۸۴۸	روشنائی زوجہ قطب الدین	”	”
۸۴۹	غوث محمد ولد ”	”	”
۸۵۰	علی محمد ولد ”	”	”
۸۵۱	رحمت بی بی دختر ”	”	”
۸۵۲	خان بی بی زوجہ احمد یار	”	”
۸۵۳	لال ولد امام بخش	”	”
۸۵۴	روشنائی زوجہ لال	”	”
۸۵۵	مراد بی بی دختر لال	”	”
۸۵۶	فتح دین ولد امام بخش	نتھابل	”
۸۵۷	مریم بی بی زوجہ فتحدین	”	”
۸۵۸	زینب بی بی دختر ”	”	”
۸۵۹	ملا ولد سزاوار	”	”
۸۶۰	ست بھرائی زوجہ ملا	”	”
۸۶۱	الہ دین ولد حسن	”	”
۸۶۲	اللہ جوائی زوجہ اللہ دین	”	”
۸۶۳	مہتاب دین ولد مولوی جلال دین	پیرکوٹ	”

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اشتہار ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی چندہ لنگرخانہ کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اسکا نام بیعت کنندوں سے خارج ہو جاوے گا۔

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شائع ہوا۔

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

البدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

قیمت سالانہ پیشگی

فہرست مضامین

نمبر ۲۵ | قادیان دارالامان ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

یکم جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اداکین +

قبل از عشاء

مسئلہ ایک لڑکی کے دو بھائی تھے اور ایک والدہ - ایک بھائی اور والدہ ایک لڑکے کے ساتھ اس لڑکی کے نکاح کے لیئے راضی تھے مگر ایک بھائی مخالف تھا وہ اور جگہ رشتہ پسند کرتا تھا اور لڑکی بھی بالغ تھی اس کی نسبت مسئلہ دریافت کیا گیا - کہ اس لڑکی کا نکاح کہان کیا جاوے - حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ وہ لڑکی کس بھائی کی راے سے اتفاق کرتی ہے جواب دیا گیا کہ اپنے اس بھائی کے ساتھ جسکے ساتھ والدہ بھی متفق ہے فرمایا کہ پھر وہان ہی اسکا رشتہ ہو جہان لڑکی اور اسکا بھائی دونون متفق ہین +

پھر نکاحون پر ذکر چل پڑا کہ آنحضرت صلعم نے اپنی لڑکیون کے رشتے ابولہب سے کر دیئے تھے حالانکہ وہ مشرک تھا مگر اس وقت تک نکاح کے متعلق وحی کا نزول نہ ہوا تھا چونکہ پیغمبر خدا صلعم پر توحید غالب تھی اس لیے سو دخل نہ دیتے تھے اور قومیت کے لحاظ سے بعض امور کو سر انجام دیتے اس لیئے ابولہب کو لڑکی دیدی تھی +

رسول عالم الغیب ہوتا ہے کہ نہین اسپر فرمایا کہ اگر آنحضرت صلعم کو علم غیب ہوتا تو آپ زینب کا نکاح زید سے نہ کرتے کیونکہ بعد کو جدائی نہ ہوتی اور اسی طرح ابولہب سے بھی رشتہ نہ کرتے +

عطائے الٰہی

مین ایک مرد ہون کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور اپنے خاص خزانہ سے مجھے تعلیم دیتا ہے اور اپنے ادب سے میری تادیب فرماتا ہے وہ اپنی مجھ پر وحی بھیجتا ہے مین اس کی وحی کی پیروی کرتا ہون ایسی صورت مین مجھے کونسی ایسی ضرورت ہے کہ مین اس کی راہ کو ترک کرکے دوسری متفرق راہین اختیار کرون جو کچھ آج تک مین نے کہا ہے اسی کے امر سے کہا ہے اپنی طرف سے کچھ بھی نہین ملایا - اور نہ اپنے خدا پر مین نے کوئی افترا باندھا ہے مفتری کا انجام ہلاکت ہے پس اس کاروبار پر تعجب کرنیکا کونسا مقام ہے اس قادر مطلق خدا کے کاروبار پر تعجب نہ کرو کیونکہ اس نے تو زمین و آسمان کو پیدا کیا وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور کسی کو مجال نہین کہ اس سے پوچھے کہ یہ کیا کیا میرے پاس خدا تعالیٰ کی بہت سی شہادتین ہین اس نے میرے لیئے بڑے بڑے نشان دکھلائے ہین - اور اس کی وحی کردہ غیبی خبرون مین جو اس نے مجھے دین - ایسے ایسے راز ہین کہ انسان کی عقل کو ان تک رسائی نہین ہے پس اس لئے چاہیئے کہ طاعون کے بارے مین ہمارے ساتھ جھگڑا نہ کرین اور اس شخص کی طرح نہ ہووین جس کے دل کو خدا نے غافل کر دیا اور اس نے اپنے اسباب کو اپنا خدا قرار دے لیا (کیا ان کو اس بات کی خبر نہین ہے -)

اسباب پرستی کا رد

کہ ہر ایک سبب کا انتہا آخر کار ہمارے خدا تک ہی ہے اور تھوڑی دور تک چلکر اسباب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور صرف امر خالص کا مرتبہ رہ جاتا ہے کہ جسے کسی طرح ہم سبب کیطرف منسوب نہین کر سکتے اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی باقی رہ جاتی ہے اور اسباب بالکل منقطع ہو جاتا ہے - اسباب تو صرف چند قدمون تک ساتھ دیتا ہے اسکے بعد خدا تعالیٰ کی غیر مدرک ، اور غیر مرئی خالص قدرت ہوتی ہے - یہ ایک ایسا پوشیدہ خزانہ ہے کہ جس کی حد اور انتہا ہی نہین ہے اور ایسا دریا ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہین ہے اور ایک ایسا دشت ہے کہ جو طے ہونے مین نہین آتا یہ کہنا کہ قدرت خالص اللہ تعالیٰ کی بیکار ہو جاتی ہے - اور صرف اسباب رہ جاتے ہین بڑی بے انصافی ہے کیا تم کو اس بات کا علم نہین ہے کہ خدا نے آدمؑ اور عیسےؑ کو کیسے پیدا کیا تھا

www.aaiil.org

اور موسےؑ کے لئے کس طرح دریا کو شگاف کیا کہ جس سے موسےؑ تو دریا سے سلامت گذر گئے اور فرعون غرق ہو گیا - اب تم ہی جواب دو کہ وہ کونسی کشتی تھی جسپر بیٹھکر موسےؑ دریا سے گذرے - خدا تعالے نے اس قصہ کو قرآن کریم مین بیفائدہ نہین ذکر کیا ہے بلکہ اس مین بڑے بڑے معارف اور حقایق ہین تاکہ تم کو اس بات کا علم ہو کہ اس پاکذات اللہ تعالے کی قدرت اسباب مین مقید نہین ہے اور تمہارے ایمان ترقی کرین آنکھین کھلین اور شکوک و شبہات رفع ہون اور تمکو یہ شناخت حاصل ہو کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ اسپر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہین ہے اس کی قدرتون کی کوئی انتہا نہین ہے جو شخص اس کی وسعت قدرت سے منکر ہو کر اسباب کے احاطہ مین اسے مقید کرتا ہے تو سمجھو کہ صدق کے مقام سے وہ گر پڑا - پس اگر کوئی شخص حکم خداوندی سے اسباب کو ترک کرتا ہے تم اسے برا مت کہو اور خدا تعالے کے قانون کو ایک تنگ و تاریک دائرہ مین محدود مت کرو +

قرآن کے ہوتے کسی اور کتاب کی ضرورت

۲۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک صاحب نے حضرت حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب پر چند ایک سوال کئے تھے چونکہ وہ سوال اور ان کے جواب ہر ایک دیندار کے لئے .... زیادتی ایمان کا موجب ہین - اس لئے ہم ان کو درج کرتے ہین +

سوال - اگر قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہ مانی جاوے تو کیا قیامت لازم آتی ہے اور اصول دین کی کونسی ضرورت باقی ہے +

جواب - اگر انسان مین ضد نہ ہو اور غور و فکر کرے تو قرآن کافی کتاب ہے - قرآن نور ہے - ہدایت ہے رحمت ہے شفا ہے اور ہر ایک قسم کے اختلاف مٹانے کے واسطے آیا ہے - **اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذالک لرحمۃ وذکرے لقوم یومنون** +

اور یہی راہ ایمان کی ہے - مگر سوال کے یہ معنے کہ اب دین کے واسطے ہمین کسی اور کتاب کی ضرورت نہین ہے یہ ایک نفس کا دھوکا ہے انسان کے منہ سے بعض وقت ایسا لفظ نکلتا ہے جو خود ہی اسکے لئے مشکلات کا موجب ہوتا ہے + قرآن کریم فرماتا ہے کہ مین عربی زبان مین ہون - تو اب عربی زبان کے سمجھنے کے واسطے دوسری کتاب کی ضرورت پڑی ورنہ کوئی بتلاوے کہ بسم اللہ - رحمن رحیم - اب ان سب کے معنے قرآن شریف مین کہان لکھے ہین آخر جواب یہ ہوگا کہ عربی سمجھنے کے واسطے اور کتاب کی ضرورت ہے تو پھر نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن کافی نہ رہا - اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سائل نے غور اور فکر ہرگز نہین کی اور جس دعوے کو خود ثابت نہین کر سکتا اسے دوسرے کے آگے پیش کیا جاتا ہے +

اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف تو اپنی ذات مین کافی ہے مگر یہ ہماری اپنی کمزوری ہے کہ سوائے عربی زباندانی کے ہم دینی ضرورت کو انجام نہین دیسکتے شاید اسپر یہ سوال ہو کہ اس جواب کا تعلق عجم سے ہے عرب لوگون کو یہ ضرورت نہین ہے تو یہ بھی غلط ہے خود مکہ اور مدینہ مین اب وہ بولی نہین ہے جو کہ قرآن شریف کی زبان ہے - انجام کار یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ خاص قرآن کی بولی جاننے کے واسطے ایک اور کتاب کی ضرورت پڑی +

اب یہ اعتراض رہا کہ جسکو قرآن کے معانی بدون کسی کتاب کے آتے ہین اسے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہین ہے ہم کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کی ذات پاک ایسی تھی کہ انکو قرآن کے فہم کے واسطے تو کسی کتاب کی ضرورت نہ تھی مگر تاہم قرآن کو کلام الہی اور جو کچھ قرآن کریم پیش کرتا ہے اس کی تصدیق کے واسطے پھر بھی اور کتاب کی تو ضرورت تھی اور خود قرآن بتلاتا ہے کہ اور کتاب کی ضرورت ہے **فاتوا بالتورٰیۃ فاتلوہا ان کنتم صٰدقین** - آنحضرت صلعم کو اپنی صداقت ثابت کرنے کے واسطے قرآن مین فرماتا ہے کہ ایک اور کتاب مین دیکھو - پھر لکھا ہے **مکتوبًا عندہم فی التورٰیۃ والانجیل** گویا دو کتابون کی ضرورت پڑی - اس تقریب سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آنحضرت صلعم کو بھی پیشگوئیون وغیرہ اور اپنے دعاوی اور نیز قرآن کی تصدیق کے واسطے دوسری کتابون کی ضرورت پڑتی رہی اور ادھر ہم کو بھی پڑی کیونکہ ہماری زبان عربی نہین ہے +

اس لئے خوب یاد رکھو کہ قرآن تو اپنی ذات مین ایک کامل کتاب ہے مگر اس کے کمال کو جاننے کے لئے ہم اور کتابون کے محتاج ہین - کبھی لغت کے کبھی دوسرے علوم کی کتب کے اگر کہو کہ اصول دین کو اس سے کیا تعلق ہے - تو ہم کہتے ہین قرآن شریف کی تصدیق کرنی بھی تو اصول دین ہے - کامل ذات خود کسی کی محتاج نہین ہوا کرتی مگر دوسر اسکو کامل جاننے کے واسطے محتاج ہوتے ہین - دیکھو خدا اپنی ذات مین کامل ہے اور اس کو دلائل کی ضرورت نہین مگر چونکہ ہم دلائل کے محتاج ہین اسلئے مصنوعات وغیرہ کے دلائل ہمکو دینے پڑے +

سوال - محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مانکر کیا انسان مسلمان ہو سکتا ہے یا نہین +

جواب - آنحضرت صلعم کے نہ ماننے مین وہ تمام انبیاء اور امتین بھی داخل ہین جو کہ آپ کی بعثت سے پیشتر گذر چکین - مثلاً آدم نے آنحضرت صلعم کو کب ویسے مانا ہے جیسے کہ ہم مان رہے ہین مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اگر آدم کو ماننے کی ضرورت پیش نہ آئی تو ہم بھی نہ مانین غلط ہے - دیکھو آدم نے تو آپ کو نہ مانا مگر وہ مسلمان تھا - اور اُدھر ابوجہل نے نہ مانا تو وہ کافر ہوا - کیا اب دونوں کا نہ ماننا ایک جیسا ہے - اصل مین اسلام نام ہے فرمانبرداری کا کہ جب فرمان نازل ہو اسے اسی وقت مانے سکھون کے وقت جب گورنمنٹ انگلشیہ آئی تو اسوقت یہ قوانین نہ تھے جو کہ اب ہین مگر اسوقت جس قسم کے قوانین تھے انکو اسوقت کے ماننے والے فرمانبردار کہلاتے تھے اور انکے منکر باغی - پھر اسکے بعد جب قانون کی صورت بدلی تو پھر اس تبدیل شدہ صورت کو ماننے والے فرمانبردار ہوئے اور دوسرے باغی - اسی طرح اب جو قانون ہے یہ اور ہی ہے اب اسی کو ماننے والے فرمانبردار کہلاتے ہین غرضیکہ جب فرمان کے وقت نافرمانی کیجاوے تو پھر اسلام کا مفہوم نہین رہتا قرآن بھی یہی کہتا ہے **وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم - ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون** - یہان بھی ان خلفائے کے منکرون پر لفظ کفر کا ہی آیا ہے کیونکہ وہ تو حکم الہی ہے جس رنگ مین ہو جو اس سے نافرمانی کرے گا وہ نافرمان ہوگا - مین اس چھت کے نیچے بیٹھا ہون اگر مجھکو اللہ تعالے ابھی حکم دے کہ اٹھ جاؤ اور مین نہ اٹھون تو مین نافرمان ہونگا اگر یہ چھت گرے اور مین مرجاؤن تو اس نافرمانی کی سزا ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو کیا مین تو کہتا ہون کہ خدا کے کسی ایک حکم اور آپکے جانشینون کی کسی ایک نافرمانی سے انسان کافر ہو جاتا ہے +

سوال - الہامات مین اختلاف ہوتا ہے کہ نہین -

جواب - الہامات مین اختلاف نہین ہوتا- ہان بعض مشکلات ہوتی ہین لوگ ان کے فہم مین غلطی کرتے ہین- قرآن مین بھی لوگون نے اختلاف مانا ہے اور سخت غلطی کھائی ہے جب ہی تو ناسخ منسوخ مان بیٹھے- اصل بات یہ ہے کہ فہم انسان مین اختلاف ہوتا ہے- نفس الہام مین اختلاف نہین ہوتا +

اوپر مین نے چھت کی مثال دی ہے کہ خدا حکم دیوے کہ اٹھ جاؤ یہ چھت گرنے والی ہے مگر میری دعا اور تضرع سے اگر خدا اسے نہ گرنے دیوے اور پھر حکم دیوے کہ اب نہ اٹھو اور نہ نکلو تو کیا اسے اختلاف فی الاحکام کہو گے ہرگز نہین- تو بات یہی ہے کہ الہامات مین اختلاف نہین ہوا کرتا +

سوال - کیا قرآن کے سوا اور کچھ نماز مین پڑھنا جائز ہے +

جواب - ہان قرآن مین کوئی ممانعت نہین کہ اور کچھ نہ پڑھا جاوے اگر کہو کہ **فاقرؤا ما تیسر من القرآن** تو اسپر عملدرآمد کون کر سکتا ہے پھر تو ایک حافظ جسقدر قرآن جانتا ہے سب پڑھے +

سوال - کیا قرآن **تبیانًا لکل شیٔ** ہے کہ نہین +

جواب کل شیٔ کسے کہتے ہین- اب اس لفظ کو قرآن مین ہی دیکھو- بلقیس کے حق مین بھی لکھا ہے **اوتیت من کل شیٔ**- اب اگر کل شیٔ اسقدر وسیع کرو گے تو سوال ہو گا- کیا آج کل کے انجن- ریل- اور کتابین وغیرہ یہ کل اسکے پاس تھین اور اس طرح سے تو خود سلیمان عم اور اسکا لشکر بھی اسی کے تابع ہونا چاہئے تھا کیونکہ کل شیٔ سے کوئی شے باہر جو نہ رہتی ہوگی پھر خدا تعالے فرماتا ہے کہ ہمنے ذوالقرنین کو بھی کل شیٔ دی **وآتیناہ من کل شیٔ سببًا** - وہی اعتراض اسپر ہے اور ہم یہ بھی نہین کہتے کہ کل شیٔ سے مراد تھوڑی ہی چیز ہوتی ہے ورنہ پھر خلق کل شیٔ کہان جاوے گا- ہان یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ لفظ کل کا اسقدر وسیع نہین ہے جیسے کہ بیان کیا گیا ہے- حتٰی کہ خدا کی ذات پر بھی جب یہ لفظ آیا ہے تو اسکے معنے وسیع نہین ہوتے ورنہ خلق کل شیٔ مین خود خدا بھی مخلوق مین آجاتا کیونکہ وہ بھی ایک شے ہے- غرضیکہ اگر قرآن شریف مین اس جگہ کل شیٔ کا مطلب یہ ہے کہ سب کچھ اس مین ہوتا تو چاہئے تھا کہ انجن- ریل- جہاز- ٹیلیگراف- فونوگراف وغیرہ ہر ایک قسم کا علم مفصل اس مین ہوتا اور مغربی علوم مین سے کسی کی تحصیل کیواسطے یورپ والون کی ضرورت نہ پڑتی +

اگر کہو کہ دین کی تفصیل پوری دی تو بھی نہین- کیونکہ خلفائے راشدین تک کی فہرست قرآن مین موجود نہین ہے ورنہ یہ سب جھگڑے ہی کیون ہوتے اور مطلق فہرست کبھی کافی نہ ہوتی کیونکہ پھر تو ہر ایک شخص اپنے لڑکے کا نام ابوبکر ہی رکھ لیتا اور کہتا کہ یہی ہے جس نے خلیفہ ہونا ہے +

کسر صلیب

ذیل مین ہم مدراس کے ایک انگریزی عیسائی پرچہ بنام کرسچن پیٹریٹ مورخہ ۳۰- مئی سنہ ۱۹۰۳ء سے ایک مضمون کا ماحصل درج کرتے ہین جس سے معلوم ہوگا کہ اب عیسائی مذہب کے اعلے ارکین یعنے ان کے بڑے بڑے پادری اور بشپون وغیرہ کی رائے بائیبل کی نسبت کسقدر بدل گئی ہے اور ان لوگون کو خود شرم آتی ہے کہ وہ بائیبل کو ایک الہی کتاب اور کامل کتاب کی حیثیت سے پیش کر سکین +

یہ تمام باتین حضرت اقدس مسیح موعود کے نفوس طیبات کے آثار ہین اور جن ملائکہ کا نزول آپکے ساتھ ہوا ہے یہ ان کے کارنامے ہین کہ دلون اور دماغون کے طبقات کو پلٹ دیا ہے اور اسلامی اصول اور تعلیم کی قبولیت کے لئے ان کے دل اور دماغ کو تیار کیا جا رہا ہے کاش کہ وہ لوگ جو یہ سوال کیا کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے کیا کام کیا وہ اسپر نظر انصاف سے غور کرین اور بتلاوین کہ ان تمام کارروائیون اور اہل یورپ اور امریکہ کے تبدل خیالات سے فائدہ اٹھانیوالی احمدی جماعت ہے- یا ان کے مکفر اور مکذب +

اخبار مذکور لکھتا ہے کہ بمبئی کے بشپ نے جہاباشتو مین بائیبل پر بہت سے لیکچر دئے ہین اور ان تمام لیکچرون مین بائیبل کے الہامی ہونے پر گفتگو ہوتی رہی ہے- آخری لیکچر مین بشپ صاحب نے یہ فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ اس بات پر غور کیا جاوے کہ جب ہم یہ کہتے ہین کہ بائیبل الہامی ہے تو اس سے ہماری کیا مراد ہوتی ہے اور بائیبل کی غلط اور صحیح تفسیرون مین امتیاز کی جاوے +

ڈاکٹر مکار تھر نے ڈین برگن ... کی تعریف کو بائیبل کے حق مین اس طرح نقل کیا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ بائیبل اس ہستی کی آواز ہے جو کہ تختیون پر جلوہ گر ہوئی ہے اس کی ہر ایک کتاب اور اسکا ہر ایک باب اس کی ہر ایک آیت اس کے ہر ایک حصہ لفظ اور اسکا ہر ایک حرف براہ راست اس ہستی کی کلام ہے جو کہ سب سے اعلے اور ہر ایک عیب سے مبرا ہے- مگر ایسے خیال پر بشپ صاحب نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس قسم کی باتون نے بہت نقصان پہونچایا ہے اور الہام کے ماتحت رکھکر جن غلط خیالات کا بائیبل کی نسبت دعوے کیا گیا ہے اس سے خطرناک حملے اسپر ہوتے ہین- ان تفسیرون سے چرچ کی حقیقت ظاہر نہین ہوتی اور نہ ان کو کسی اعتقاد یا اقرار یا مستند تعلیمون مین جمع کیا گیا ہے پھر عیسویت کے عالمون اور فاضلون نے اپنے خیالات انکے برخلاف ظاہر فرمائے ہین + (ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ڈاکٹر مکار تھر نے جو حسن عقیدت بائیبل سے ظاہر کی تھی بشپ صاحب نے اس کی سخت مخالفت کی ہے) اسکے بعد بشپ صاحب نے فرمایا کہ جب یہ حالت ہے تو دیکھنا چاہئے کہ نوشتون پر لفظ الہام کن معنون مین اطلاق پاتا ہے +

(الف) اسکے معنے یہ نہین ہو سکتے کہ جیسے ملٹن پیراڈائز لاسٹ یا ٹین یا گرمس بو گریز کا مصنف گذرا ہے ایسے ہی خدا تعالے بائیبل کا مصنف ہے- ہر ایک پر یہ امر ظاہر ہے کہ اس کی عبارت مین کوئی اتحاد نہین ہے (یعنے جابجا اختلاف ہے) اور مصنفون کے اختلافات سے جو خصوصیت اور اختلاف عبارتون مین ہوا کرتا ہے وہ اس مین موجود ہے +

(ب) اسکے یہ معنے بھی نہین ہین کہ بائیبل کے مصنفون کو خدا نے ان غلطیون سے بچایا ہوا تھا جو کہ دنیاوی مضامین مین واقع ہوا کرتی ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ **بائیبل مین غلطیان ہین** +

(ج) اس کے یہ معنے بھی نہین ہین کہ اخلاقی اور روحانی تعلیم ہمیشہ کامل ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ اخلاقی حالتین آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہین اور خود مسیح کے حواری بھی اس کی تعلیم کو اپنی زندگی مین نہ سمجھ سکے +

(د) اسکے یہ معنے بھی نہین ہین کہ بائیبل مین خود خدا نے املا کروائی تو اب الہام کے کیا معنے ہوئے ہم یقینًا کہہ سکتے ہین کہ الہام سے مراد ان خاص طاقتون کا عطا کرنا ہے یا کم از کم طبعی قوے کو ایک خاص تیزی عطا کرتی ہے تاکہ خدا کا دنیا مین شناخت کیا جانے کا منشا پورا ہو جاوے اور بائیبل کے الہامی ہونے سے دوسری مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ بائیبل مین کچھ ایسی چیز ضرور ہے جو کہ خصوصیت سے انسانی روح کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ایک آخری معنی ہم یہ بھی سمجھتے ہین کہ بائیبل خدا کے وجود پر ایک صاف اور متواتر گواہی ہے-

غرضیکہ یہ خیالات ہین جو کہ عیسائی مذہب کے ایک بڑے رکن یعنی بشپ صاحب نے بائیبل کے بارہ مین اظہار کئے ہین- آخری دو دلائل تو ایسے ہین کہ جنکو ہر ایک مذہب اپنے پر چسپان کر سکتا ہے اور اس مین کوئی خصوصیت بائیبل کی نہین ہے +

مراسلات

مذہب شیعہ مین نے کیون چھوڑا

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ کمترین کی طبیعت قدیم سے سوچ بچار والی اور فوراً حق کو قبول کر لینے والی ہے۔ چنانچہ مذہب شیعہ کیطرف مائل نہ ہونے کی بھی یہی وجہ تھی۔ اچھی طرح سوچا گیا تو سمجھ مین آیا کہ بہتر تہتر فرقہ صرف مختلف راویون اور روائتون کے سبب سے ہو گئے ہین۔ اگر حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی ان تمسکتم لن تضلوا من بعدی۔ پر عملدرآمد کیا جاوے تو سارا اختلاف دور ہو جاوے گا۔ مگر مدتون رہ کر بنظر غور دیکھا تو بہت سے نقص نظر آنے پر علیحدگی اختیار کی گئی +

(۱) تقیہ اور نفاق مین باوجود بہت سی سردردی اور دماغ سوزی کے کوئی مابہ الامتیاز نہ ملا پر نہ ملا۔

(۲) متعہ اور نیوگ مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہے۔ کیونکہ متعہ تو کسی کی منکوحہ عورت سے جائز نہین ہے اور نیوگ منکوحہ عورت سے جائز ہے +

(۳) حضرت امام حسین ؑ کی تعزیہ داری اور ماتم مین تو صریح شرک اور بدعت نظر آیا۔ سارے قرآن مین کسی شخص کی مصیبت پر پروردگار عالم رونے پیٹنے کا حکم صادر نہین فرماتے کیونکہ اس مین تکلیف مالایطاق بھی ہے۔ سال کے ۳۶۰ یا ۳۶۵ تو دن ہوتے ہین اور اللہ تعالےٰ کے لاکھون لاکھ پیارے نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح۔ مصائب و شدائد مین گرفتار ہو چکے ہین اگر تعزیت فرض ہوتی تو دن بھر مین منٹ منٹ دو دو منٹ بھی حصے نہ آتے اور سوائے صف ماتم کے بچھانے اور اٹھانے کے کوئی عبادت مفروضہ ہرگز ہرگز نہ ہو سکتی۔ حالانکہ ماخلقت الجن والانس الالیعبدون۔ انسان بہت سی ذمہ داریون کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کے برخلاف چلنے کے سبب یہ ساری باتین پیدا ہو گئی ہین۔ ہائے افسوس۔ ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ ان یذکر وافیہا اسمہ وسعی فی خرابہا کو سن کر مساجد اللہ کو غیر آباد اور بے رونق کر کے امام باڑہ وغیرہ کو آراستہ پیراستہ کر کے مجالس منعقد کرنا۔ کتنی بڑی دلیری اور جرائت ہے پانچ وقت کی مفروضہ اور مستند اور باقاعدہ مجلس سے جو مسجد جیسی پاک اور قابل قدر اور قدیمی معزز و محترم اسلامی کمیٹی گھر مین اللہ تعالےٰ کے حکم سے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل اور نمونہ کے مطابق منعقد ہو۔ علیحدگی اختیار کر کے کبھی نجات کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہین۔ رہا شرک تو اس حالت مین ہوتا کہ جتنے گھنٹے سینہ کوبی کے ساتھ زور و شور سے ہائے حسین ہائے حسین کا ورد کیا گیا ہے اتنا ہی عرصہ اسی انداز سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہ وغیرہ تسبیح و تہلیل بھی کیجاتی۔ تکلیف جب اللہ تعالےٰ کا تو نام ہی نہین لیا جاتا صرف ہائے حسین ہائے حسین پر اکتفا کیا جاتا ہے یہ تو شرک سے بھی کچھ بڑھکر کہنا چاہئے میری سمجھ مین تو شیعہ نے عیسائیون کی طرح حضرت امام حسین کو خداوند مسیح کی مانند کفارہ گناہان سمجھ لیا ہے۔ بعض لوگ ان کی رقت اور رونے کو دیکھکر دھوکے مین آجاتے ہین ان کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ رقت اور رونا برمحل مقبول ہے بذاتہ رونا اور رقت کوئی شے نہین اللہ تعالےٰ نے بے صبری اور جزع فزع سے بار بار منع فرمایا ہے اپنے گناہون کو یاد کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور پانچوقت کا مسنون طریقہ ہے اسکو چھوڑ کر موسمی اور بہاری وقت کا انتظام کرنا گویا اللہ تعالےٰ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھلانا اور سمجھانا ہے۔ اگر اقتضائے بشریت سے کسی کی مصیبت کو دیکھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑین تو بحکم لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ شائد معافی کے ذیل مین رکھا جاوے۔ بھلا جب ایک مصیبت زدہ اپنے مصائب و تکالیف سے نکلکر عند ربہم یرزقون فرحین بما اتٰہم اللہ بھی ہو چکا ہو اور تیرہ چودہ سو برس بھی گذر چکے ہون اب سوائے غیر اقوام کے ہنسانے اور دل لگی کا موقع دینے کے میری سمجھ مین تو واللہ باللہ کچھ آتا نہین۔ کہ کس طرح ثواب کا موجب ہو سکتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور العاقبۃ للمتقین کے بموجب تو ہمیشہ اور کلیہ قاعدہ کے طور پر قبل و قال ہونی چاہئے تاکہ اسلام کا رعب بڑھے اور راستی ظاہر ہو برخلاف اسکے شیعہ رو رو کر اور فریاد کر کے آہ و زاری سے غیر قومون کے سامنے ثابت کرتے ہین کہ مومن متقی سے کچھ بھی بن نہین آتا واہ واہ سبحان اللہ۔ جزاک اللہ مرحبا +

(گلاب الدین رہتاسی)

مخدوم و مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار البدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

کرزن گزٹ مین دو مراسلات حضرت حجت اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت مین شائع ہوئے تھے ان کی تردید ضروری تھی سو مین نے چند سطور حسب ذیل ہین لکھی ہین امید ہے کہ آپکا ہمدرد قوم جریدہ انکو بہت جلد اپنے اندر جگہ دیکر مشکور فرمائے گا +

کبھی رکتے نہین ہرگز خدا کے کام بندون سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے۔

کرزن گزٹ ۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء مین دو مراسلات اول گل حسن صاحب ساکن لالہ موسے دوم عبد المجید خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع پشاور کے نام سے شائع ہوئے ہین جن مین لائق نامہ نگاران نے نہایت ہی جوش و خروش سے مولینا مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر اخبار مذکور کو تحریک کی ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ بحث کرے اور جس طرح پر انہون نے سر سید احمد خانصاحب مرحوم کی تردید کے لئے اپنے اخبار کا ایک صفحہ وقف کیا ہوا ہے اسی طرح پر میرزا صاحب موصوف کی تردید کے لئے ایک کالم کھولکر اپنے ہمدرد قوم جریدہ کے صفحات کو سیاہ کرے +

مین نہایت ہی درد بھرے دل سے ان نامہ نگاران کی حالت پر افسوس کرتا ہون کہ کیون وہ فاضل ایڈیٹر کو ایک مامور من اللہ کی مخالفت کے لئے تحریک کر رہے ہین۔ بیچارے نامہ نگارون کو معلوم نہین ہے کہ حضرت اقدس کے آغاز دعوے مسیحیت و مہدویت سے لیکر اسوقت تک جن جن لوگون نے مخالفت کی ان کے انجام کیا ہوئے؟ اور انہون نے خدا کے اس برگزیدہ کی مخالفت اور نیست و نابود کرنے کی جو لاحاصل کوششین کین انکا پاک روحون پر کیا اثر پڑا؟ کیا اس الہی سلسلہ کے خارق عادت ترقی مین کوئی نقص یا کمی پیدا ہوئی؟ اور کیا باوجود مخالفین کی ہمہ تن کوششون اور حیلون کے انصاف پسند دل اور پاک روحین خدا کے اس صادق کی تصدیق سے باز رہین؟ مذکورہ بالا واقعات حقہ کی تصدیق ہمارے مخالفین کی زبان اور قلم سے بے اختیار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اول الذکر نامہ نگار اپنے مراسلہ مین اقرار کر چکے ہین کہ میرزا صاحب کے مرید طاعون کی طرح پھیلتے جاتے ہین سو اس اقرار کی بنا پر ہم نامہ نگار صاحب سے دریافت کرتے ہین کہ جب اسقدر عرصہ مین باوجود تقریباً تمام پنجاب کے دنیادار مولویون۔ عیسائی مشنریون اور دیگر مذاہب کے لیڈرون کی جان توڑ کوششون کے جو اس الہی سلسلہ کی ترقی روکنے اور خدا کے مامور کو نیست و نابود کرنے کے لئے تھین۔ بیکار گئین۔ تو اب کوئی نیا مخالف اس قسم کی کوئی کارروائی کر کے کیا حاصل کرے گا۔؟ اور دنیا کو کونسا فائدہ پہونچائیگا۔؟

آگے چلکر اول الذکر نامہ نگار تحریر فرماتے ہین کہ مین نے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی ہے جس مین کہ نبی آخر الزمان ہونیکا دعوے حصہ الہامات درج ہے ہم اپنے ناواقف نامہ نگار کو مطلع کرتے ہین کہ یہ محض غلط اور افترا ہے۔ حضرت اقدس نے نہ تو براہین احمدیہ مین کوئی دعوے نبی آخر الزمان ہونیکا درج کیا ہے اور نہ بعد کی کسی تصنیف مین بلکہ وہ ایسا دعوے کرنیوالے کو بدترین خلایق مین سے سمجھتے ہین اور سید و مولے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہین۔ اپنے آرام و آسائش اپنی جان اور مال کو اس راہ مین قربان کر رہے ہین اور ہر وقت اس فکر مین ہین کہ اس سید المعصومین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت روز روشن کی طرح دنیا پر ظاہر کرین۔ اور مقدس مذہب اسلام کی روحانیت سے دین کو بہتر اور مستفیض کرین اس غرض کے لئے آپنے ابتدا ہی مین براہین احمدیہ تالیف کرکے تمام دنیا کے مذاہب کو چیلنج کیا۔ اور ساتھ ہی دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار دیکر مخالفین کو تنبیہ کیا کہ جو شخص میرے ان دلائل کو جو قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور صداقت پر مشتمل ہین توڑکر دکھلائیگا۔ وہ دس ہزار روپیہ کے انعام کا مستحق ہوگا بلکہ تمام دنیا نے سکوت اختیار کرکے اسلام کی صداقت پر مہر کردی۔ براہین احمدیہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے ہمارے علما مین خاص قبولیت حاصل کی تھی۔ اور پنجاب کے ایک نامور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسپر ریویو کیا تھا۔ اور مدت دراز تک اپنی اشاعۃ السنۃ مین حضرت اقدس کو مجدد اور امام تسلیم کرتے رہے بلکہ افسوس کہ مولویصاحب موصوف کو تعصب نے نہ چھوڑا + اور اس گرداب مین ایسے پھنسے کہ مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے اور سالہا سال تک حضرت اقدس کے اقوال اور افعال کی بیجا تردید کرکے اپنی اشاعۃ السنہ کے اوراق کو سیاہ کرتے رہے کوئی حیلہ و تدبیر نہ تھی۔ جو مولویصاحب نے اٹھا نہ رکھی ہو۔ لیکن کچھ معلوم ہے کہ آخر کیا ہوا؟ اور مولوی صاحب کی حالت کہانتک پہونچی +

ان کی دیکھا دیکھی اور بہت سے مخالف پیدا ہوگئے۔ ملا محمد بخش جعفر زٹلی لاہوری اور ابو اسحاق محمد دین امرتسری نے فحش اور گندے اشتہارات شائع کرنیکا ٹھیکہ ہی لے لیا۔ جسکو کوئی شریف طبع ایک کان سننا بھی گوارا نہ کریگا + ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ نے بھی حضرت اقدس کی تردید کرنے مین اپنا تمام علم اور طاقت کو خرچ کردیا۔ علی ہذا القیاس کسی ایک مخالف نے بھی کوئی دقیقہ مخالفت کا فروگذاشت نہ کیا۔ تمام علم تمام تدبیرین اور تمام کوششیں خرچ کردین مگر اے منصفین آپ ہی بتادین کہ اس سب کارروائی کا کیا نتیجہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جسقدر مخالفت ہوئی اسیقدر خدا کے پاک وعدہ کے مطابق جو اس نے آج سے ۲۲ سال پہلے اپنے مامور سے کیا تھا۔ ترقی کی۔ اور کیون نہ ہوتی! - اس خدا کے پاک و قدوس کے وعدون مین ہرگز تخلف نہین۔ مخالف اگر کوشش کرتے کرتے مر بھی جائین تو یہ ترقی کبھی رکنے والی نہین اور پاک وعدے کبھی ٹلنے والے نہین۔ کیونکہ ؎

کبھی رکتے نہین ہرگز خدا کے کام بندونسے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

پس ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے معزز نامہ نگار از آیندہ اس قسم کی تحریکات سے باز رہین گے + اور تعصب کے گرداب سے نکلکر نیک نیتی سے چشم انصاف وا کرکے حق کے متلاشی اور رجویان ہونگے + والسلام۔

آپ کا خیر خواہ خاکسار محمد شفیع منیجر ٹریڈنگ کمپنی امرتسر۔ کٹڑہ جیل سنگھ - ۲۶ - جون ۱۹۰۳ء

حضرت امام الملت حجت اللہ کے مکتوبات
حضرت حکیم الامت کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالے۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز نے جو آپکی طرف لکہا تہا وہ صرف دوستانہ طور پر بعض اسرار الہامیہ پر مطلع کرنے کی غرض سے لکھا گیا تہا۔ کیونکہ اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو ان کی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھ کچھ امور غیبیہ بتلا دیتا ہے اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارہ غیبی ہوا ہے۔ تب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے اور حکم الہی سے گریز کی جگہ نہین مگر بالطبع طبیعت کارہ ہے اور ہر چند اول اول یہ چاہا کہ یہ امر غیبی موقوف رہے لیکن متواتر الہامات و کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہین کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ بہر حال عاجز نے یہ عہد کرلیا ہے کہ کیسا ہی موقعہ پیش آوے جب تک اللہ تعالے کیطرف سے صریح حکم سے اسکے لئے مجبور نہ کیا جاؤن تب تک کنارہ کش رہون کیونکہ تعدد ازدواج کے بوجھ اور مکروہات از حد زیادہ ہین اور اس مین خرابیان بہت ہین۔ اور وہی لوگ ان خرابیون سے بچے رہتے ہین جنکو اللہ جلشانہ اپنے ارادہ خاص سے اور اپنی کسی خاص مصلحت سے اور اپنے خاص اعلام و الہام سے اس بار گران کے اٹھانے کے لئے مامور کرتا ہے تب اس مین بجائے مکروہات کے سراسر برکات ہوتے ہین آپکے نوکری چھوٹنے سے بظاہر دل کو رنج ہے مگر آپ نے کوئی مصلحت سوچ لی ہوگی۔ والسلام باقی خیریت ہے +

خاکسار غلام احمد عفی عنہ - ۲۰ جون ۱۸۸۶ء

توبہ نامہ

مین بذریعہ توبہ نامہ ہذا اس امر کو اخبار البدر مین شائع کرتا ہون کہ مین نے ایک سخت غلطی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ مین نے غلطی سے مرزا امام الدین کا جو کہ ۶ - جولائی کو فوت ہوا ہے اور جس نے اپنی کتابون مین ارتداد کیا ہے جنازہ پڑھا اس لئے مین اب اپنی غلطی کا اعتراف کرکے عام طور سے اطلاع دیتا ہون کہ مجھ سے یہ کام کفر کا ہوا ہے جو مین نے اسکا جنازہ پڑھا۔ پس مین بذریعہ اشتہار ہذا یہ توبہ نامہ شائع کرتا ہون اور ظاہر کرتا ہون کہ مین امام الدین اور نیز ان لوگون سے بیزار ہون جو اسکے جنازہ مین شامل ہوئے اور بالآخر مین دعا جنازہ واپس لیتا ہون - اور خدا تعالے سے اپنے اس گناہ کی مغفرت چاہتا ہون - خاکسار محمد علیشاہ قادیانی ۸ جولائی ۱۹۰۴ء

قابل توجہ ناظرین الحکم

شیخ یعقوب علی صاحب - ایڈیٹر الحکم مقدمہ کی پیروی کیلئے اپنے ہیڈکوارٹر قادیان سے اندنون باہر ہین اسلئے ہم امید کرتے ہین کہ ناظرین الحکم انکے اخبار کی اشاعت مین [illegible] اور بے ترتیبی [illegible] ملول خاطر نہ ہونگے کیونکہ یہ مقدمات اب ایک قومی رنگ رکھتے ہین جنکی نسبت حضرت اقدس کو الہام ہی ہوچکا ہے اور اسی دینی اور قومی خدمت کے سر انجام دینے مین مصروف ہونے کی وجہ سے شیخصاحب معذرت کے مستحق ہین +

درس قرآن شریف

جزو ۵ - رکوع ۹

گزشتہ اشاعت سے آگے

کو سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۴ صفحہ ۱۸۹

اور ان کی ایمانی طاقت بالکل مردہ ہوجاتی ہے نہ وہ کانون سے سچون کی باتین سنتے ہین نہ زمانہ اور لوگون کی حالت پر نظر ڈالتے ہین نہ کتاب الہی کا مطالعہ کرتے ہین اس واسطے سننے دیکھنے اور سوچنے وغیرہ کی تمام طاقتین چھین لی جاتی ہین اور ان پر اللہ تعالےٰ کی مہر لگ جاتی ہے یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ مین آجاتی ہے کہ جس عضو سے کام نہ لیا جاوے آخرکار وہ بالکل نکما ہوجاتا ہے یہی مثال ایمانی قوتون کی ہے لیکن اگر قوت کی کمزوری یا مردہ ہونے کے بعد انسان استغفار کرے اور توبہ سے کام لیوے تو اللہ تعالےٰ اس طاقت کو پھر زندہ کر دیتا ہے چونکہ کافر نہ دلائل کو سن سکتا ہے اور نہ یہ دیکھتا ہے کہ عمدہ لوگ کدھر جا رہے ہین اسواسطے اس کی آنکھون پر پردہ ڈالدیا جاتا ہے - نبی کریم ان کمزور ایمان والون کی چشم پوشی کرتے تھے اسکا بیان اس رکوع مین ہے +

بے ایمانی آدمی کے اپنے ہاتھون کی کرتوت ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے انسان بہت سی مفید باتون سے محروم ہوجاتا ہے جن باتون سے خدا ناراض ہوتا ہے انکے کرنے سے ایمان کی توفیق نہین ملا کرتی اور حق سے محروم رہ جاتا ہے - قاعدہ ہے کہ ایک گناہ دوسرے گناہ کو بلاتا ہے - بدنظری ایک چھوٹا گناہ ہے لیکن اسکا انجام زنا ہے - اب خدا تعالےٰ آگے آیت مین شقاق وغیرہ امراض کا علاج بتلاتا ہے +

ودّوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواءً فلا تتخذوا منہم اولیاء حتی یہاجروا فی سبیل اللہ فان تولوا فخذوہم واقتلوہم حیث وجدتموہم ولا تتخذوا منہم ولیاً ولا نصیرا +

وہ چاہتے ہین کہ تم بھی کافر ہوجاؤ جس طرح وہ کافر ہوگئے پس تم اور وہ برابر ہوجاؤ - پس نہ بناؤ انمین سے پیارے یہانتک کہ وہ ہجرت کرین اللہ کی راہ مین - پس اگر وہ اُلٹی چال اختیار کرین تو پکڑو انکو اور قتل کرو اور نہ بناؤ ان مین سے پیارے اور مددگار۔

یہان اللہ تعالےٰ نے نفاق کی دوا بتلائی ہے یعنے جب منافق اللہ تعالےٰ کی راہ مین ان تمام باتون کو جو اول کرتا تھا چھوڑ دے تو اسکو دوست بناؤ اب اسکا پہلا گناہ معاف ہوگیا جسطرح ہر مرض کی دوا ہوتی ہے اسی طرح گناہ کی معافی کے واسطے ہجرت - توبہ اور استغفار دوا ہے - یہان بتلایا ہے کہ نفاق آدمی کی عقل کو اولٹا کر دیتا ہے پس خدا نے جو سیدھی راہ بتلائی ہے جو اس سے اولٹا چلتا ہو اوسکے واسطے تم کوئی نئی سیدھی راہ نہین بنا سکتے +

رد شیعہ اس آیت سے شیعون پر بڑی زد پڑتی ہے جس کا جواب ان سے بن نہین پڑتا کیونکہ خدا تو حکم دیتا ہے کہ منافقون کو دوست اور مددگار نہ بناؤ لیکن بقول شیعہ باوجود اسکے کہ ابوبکرؓ منافق تھے پھر آنحضرت صلعم ان سے پیار کرتے اور اپنے کامون مین مدد لیتے اور کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی عمل (بقول شیعہ) قرآن کریم پر نہ تھا +

الا الذین یصلون الی قوم بینکم وبینہم میثاق او جاءوکم حصرت صدورہم ان یقاتلوکم او یقاتلوا قومہم ولو شاء اللہ لسلطہم علیکم فلقاتلوکم فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیہم سبیلا +

مگر ایسے لوگون کو تم قتل نہ کرو جو ایسی قوم کے ہین جسکے ساتھ تمہارا عہد ہے یا آتے ہین تمہارے پاس اور انکے دل اس بات سے رکتے ہین کہ تم سے لڑین یا اپنی قوم سے لڑین اور اگر اللہ چاہتا تو انکو تم پر تسلط دیتا اور وہ تم سے لڑتے - پس اگر وہ تم سے کنارہ کش رہین اور نہ لڑین اور تم سے صلح چاہین تو ایسے لوگون پر تم کو ہرگز دست درازی نہ کرنی چاہیئے +

جزو ۵ - رکوع ۵ *

الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یومنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ہٰؤلاء اہدیٰ من الذین آمنوا سبیلا +

کیا تو نے نہین دیکھا ان لوگونکو جنکو کتاب سے حصہ دیا گیا بت پرستی کرتے ہین اور ایسے لوگون کی باتون کو مانتے ہین جو اللہ کی حدبندیون سے نکل گئے اور کافرون کے حق مین کہتے ہین کہ یہ لوگ زیادہ سیدھے راستہ پر ہین مسلمانون سے

جب آدمی دوسرے کو اپنے سے علم و فضل اور وجاہت مین بڑھا ہوا دیکھتا ہے تو اس کی جبلت مین یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرے - اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تین معزز قومین تھین جن کی طرف اکثر لوگ رجوع کرتے تھے - ایک فارسیون کی قوم تھی وہ بڑا قومی اور نسلی جلال رکھتے تھے - ان مین بڑے بڑے بادشاہ اور بہادر آدمی گذرے تھے - مثلاً نوشیروان - رستم وغیرہ - ان ایرانیون کا ملک مین بڑا رعب وداب تھا کیونکہ ان کی سلطنت کا بڑا لمبا زمانہ تھا - دوسری قوم رومیون کی تھی - ان مین بڑے بڑے دانا اور قانون بنانے والے پیدا ہوئے جیسے افلاطون وغیرہ چنانچہ انگریز بھی ابھی تک انہی کے قانون پر چلتے ہین - تیسری بلحاظ کتب سماویہ کے یہودی لوگ تھے ان مین بہت سے پیغمبر ہوئے اور پیغمبری انہون نے اپنی وراثت مین سمجھی ہوئی تھی - ان مین بڑے بڑے عالم اور فاضل ہوتے تھے مدینہ منورہ مین ان کی یونیورسٹی تھی اسوقت عیسائیون مین بھی بڑے بڑے رہبان اور ربی ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایرانیون سے پوچھتے تھے بلکہ بعض اسفندیار وغیرہ کے قصے لاکر مکے مین پڑھا کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ جیسے قرآن مین عجیب عجیب باتین ہین اسی طرح ان قصون مین بھی عجیب عجیب باتین ہین اور جو متمدن لوگ تھے وہ روما والون سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت سوال کرتے تھے - کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمدن مین بھی بڑی ہوشیاری ظاہر کی تھی - مدینے کے عیسائیون کا روما والون سے بڑا تعلق تھا - اور مدینہ کے عیسائیون کا لارڈ پادری اکثر ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت بدمشورے کیا کرتا تھا چنانچہ وہ ان مشورون مین ناکام ہوکر ادھر ہی مرگیا - یہودیون سے یہ لوگ پوچھا کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین انبیاؤن کے نشان ہین یا نہین اسی طرح خیبر کے لوگ کافرونکے پیرو تھے اور کہتے تھے کہ مسلمانون سے تو رومی ایرانی یہودی ہی اچھے ہین + (باقی آیندہ)

* چونکہ ایڈیٹر ایک ضرورت کیلئے باہر تھا اسلئے ترتیب ملحوظ نہین رہی —

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۴ مطبوعہ ۳ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۸ کالم ۳

اصل میں کسی مریض کو صحت بخشنا دکھیا کا دکھ درد دور کرنا حاجتمند کی حاجت روائی کرنی اور بھولے ہوئے کو راستہ بتلانا اور خاص و عام خلق اللہ کو نفع پہونچانا بہت ہی بڑی دولت ہے اسی صحت نیت کو مد نظر رکھکر اکثر اکابر دین لوگوں کو یہ علم بتلاتے رہے ہیں۔ توجہ کے معنے اصل میں خیالات کو ہر طرف سے ہٹا کر ایک طرف باندھنا کہ اس ایک خیال کے ہوتے ہوئے دوسرا خیال پاس نہ پھٹکے شرعی عبادات جسقدر ہیں انکی بھی جزو اعظم یہی ہے کہ جب خدا تعالے کی حضوری میں نماز ادا کرتا ہو یا دعا مانگتا ہو یا اور کوئی عمل بجا لاتا ہو تو بجز رضائے خدا کے اور کوئی خیال اسکے دل اور دماغ میں نہ ہو۔ اسی بات کی تحصیل کیواسطے سلف کے لوگ بڑی بڑی ریاضتیں اور محنت شاقہ کرتے رہے اور اب یہ سب باتیں خدا تعالے اپنی صفت رحمانیت سے بہ برکت حضرت امامنا مسیح موعود بلا ان ریاضتوں اور محنتوں کے صرف آپ کی اطاعت اور مجلس میں بیٹھنے سے لوگوں کو عطا کر رہا ہے +

احمدی جماعت میں اس علم توجہ کے بڑے ماہر منشی احمد جان صاحب صوفی جو کہ اصل دہلی کے رہنے والے تھے اور پھر لدھیانہ میں سکونت پذیر رہے گذرے ہیں وہ اس علم کے ذریعہ سے بیماروں کا علاج کرتے تھے۔ انشاء اللہ تعالے آیندہ نمبر میں ہم انکے بعض عملیات کے نتائج کا ذکر کرینگے کہ کس طرح بے دوا و دارو بعض مریض ان سے اچھے ہوتے رہے +

(باقی آیندہ)

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس میں آپ کا نام بھی جلی اور خوش نما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے عہ کو ملتی ہے۔

اسم اعظم ۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی الہامی دعا۔ قیمت ۱ر البدر سے طلب کرو

قطعہ تاریخ افتتاح کالج

طبعزاد محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیر کوٹلوی

مرا زیبد بہ تن بالم کہ این دم
جناب میرزا احمد کہ آمد
بنام ایزد مسیح زندگی بخش
زمانہ مردہ بُد در تن او
دم او می کُشد مر کافران را
بحمد اللہ کز مین دعا لیش
ہمی شنوی بقصری درس انگلش
سر این درس گاہ شیر علی ہست
محمد صادق مفتی است دیگر
پروفیسر محمد ہم علی ہست
جوانے خوش روئے چون سرو آزاد
جناب مولوی عبد الکریم است
نگیرد حبّۂ از سیم در دست
ز نور دین احمد طالبان را
محمد ہم علی خان معظم
الہی این نگہبان را نگہدار
خدا این تو نہالان چمن را
ہزاران حمد آن بیچون سرا اند
کہ ما بودیم کشت مردہ وار ے
فرود آمد مسیحا ز آسمانہا

دم عیسے ہمے بخشد مرا جان
مسیحائے زمان مہدی دوران
کہ بخشد در دمے صد مردہ را جان
باذن اللہ دمیدہ روح ایمان
تہ تیغ دلائل می کشد شان
بنائے کار کالج شد بسامان
ہمی بینی بجائے درس قرآن
بپئے روباہ بازان شیر غرّان
کہ صدقت از جبین او نمایان
زایم اے افسرے بر سر فروزان
بہ تعلیمش بنا زیدائے جوانان
کرم فرمائے جملہ اوستادان
کہ دست فیض او آمد زر افشان
سرِ رہ شمع حکمت نور عرفان
شدش از زر و جان و دل نگہبان
ز چشم زخم دور چرخ گردان
بر شیرین دہا دار لطف باران
بدل دارند ورد شکر یزدان
بوقت آمد ز فیضان تو باران
نوے بخشید مان از آب قرآن

بسال افتتاح کالج ما ثو
ندا آمد بثاقب فیض قرآن
۱۳۲۱

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

نظم

طبعزاد میان نبی بخش صاحب کلرک میگزین آفس

اے خدا اے خالق ارض و سما
ذرہ ذرہ بر وجودت رہ نما

تو وحیدی وحدت از کثرت عیاں
از ہمہ بالا تری والا تری
از مجرد عقل یا تو کے رسیم
تا نیارد لطف تو مارا کشان
تا نہ از تو مرعیان گردد ہمے
عقل ما بے فضل تو گردد خراب
فضل تو ہر علم را سر چشمہ گو
تو علیمی بے نہایت علم تو
جرمہا بینی و پوشی اے غفور
حسن و احسان کردہ بجود جان ما
عشق تو سرمست کردہ ہر سرے
حسن خوبان پرتوے ز حسن تو
عندلیبان نغمہ زن در گلستان
جملہ مرغان چمن در ہای و ہو
پاسبان خلق بس کافی توئی
بہر ذات تست اوصافِ کمال
بر دلم آمد ز عصیان صد حجاب
بر وجودم گر شود ہر مو زبان
بس نتانم شکر نعمت را بجا
مصطفٰے را پیش تو آرم شفیع
در پناہ احمد آخر زمان گو
بر درش استادہ ام زار و نزار
خویشتن را در رہش بفروختم
سجدہ گاہم آستانش ساختم
کن دعا ہائے مرا یارب قبول
نور ایمان در دل و جانم فگن
خالصم کن از برائے دین خود
ہر چہ مومن را کنی یارب عطا
حسنۃً فی دین و دنیا آتنا
بخش توفیقم ز بہر کار نیک
جملہ فرزندان من اے کردگار
تا بحق این سلسلہ یابد قیام
لا تموتن والا مسلمون گو
از تو خواہم اے خداوند کریم
از تو خواہم جنت و خلد نعیم
از تو خواہم اے خدا رزق وسیع
دور دار از خاطر من فکر دین
رب زدنی علم و ایمان یقین
از کرم کن دستگیری اے کریم
در دم آخر ز لطفت اے خدا
اندران دم کز جہان بیرون روم

زیرکان فہمند و مرد نکتہ دان
وز خیال و عقل ما او علے تری
وز گلستان ارم بر کے خوریم
کے بمنزل مے رسیم اے مہربان
کے بہ تو این قلب تیرہ راہ ہے
عقل ما با فضل تو صد فتحیاب
ہر گل گلشن ز تو شد رستہ گو
تو حلیمی بے نہایت حلم تو
بر گناہم بس صبوری اے صبور
جان ما قربان بر آن حاجت روا
ہر سرے افتادہ در شور و شرے
شور در مستان فگندہ چار سو
قمریان افتادہ در شور و فغان
محو گشتہ نالۂ حق سر ہو گو
درد ما و جملہ را شافی توئی گو
واقفی از سر من و ز قال و حال
دین حجب را دور مے گردان شتاب
ہر زبانم در شود و تسبیح خوان
بے حساب آلائے تست اے کبریا
نفس و شیطان مرا گردان مطیع
خویش را آوردہ ام فریاد خوان
تا بیابم از حوادث با قرار
آتش عشقش بدل افروختم
جان و دل راہم بعشقش باختم
رحمتے کن از فلک بر من نزول
پرتوے از علم حقانی بزن گو
تا شود ایمان من از بیش بیش
آن ہمہ از لطف خود بخشی مرا
قرۃ عینا بکن از واجنا گو
تا بماند بعد من آثار نیک
بہر دین احمدی کن جان نثار
کارشان خدمات دین باشد مدام
کن نصیبم اے خدائے بیچگون
دولت ایمان و راہ مستقیم
می پناہم از تو از نار جحیم
کس پناہم نیست جز تو اے سمیع
ربنا اغفر لنا و لوالدین گو
تا شوم داخل بحزب صالحین
رحم فرما اے خداوند رحیم
رحلتم فرما بہ ایمان زین سرا
مے چکان شہد تشہد بر لبم +

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۸۶۴	مراد بخش ولد مہتاب الدین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
۸۶۵	چوہڑ ولد فتح الدین	مانگٹ	؍؍
۸۶۶	حیات ولد چوہڑ	؍؍	؍؍
۸۶۷	حسن بی بی دختر چوہڑ	؍؍	؍؍
۸۶۸	محمد بی بی زوجہ چوہڑ	؍؍	؍؍
۸۶۹	روشن ولد عمر بخش	؍؍	؍؍
۸۷۰	محمد دین ولد سوداگر	؍؍	؍؍
۸۷۱	نظام الدین ولد حسن	؍؍	؍؍
۸۷۲	ناتھا ولد کالو	؍؍	؍؍
۸۷۳	لدھا ولد ناتھا	؍؍	؍؍
۸۷۴	رحمان ولد ؍؍	؍؍	؍؍
۸۷۵	احمدیار ولد ؍؍	؍؍	؍؍
۸۷۶	رحمت بی بی ؍؍	؍؍	؍؍
۸۷۷	سید بی بی زوجہ ناتھا	؍؍	؍؍
۸۷۸	بھاگن زوجہ رحمان	؍؍	؍؍
۸۷۹	لکھن ولد کالو	؍؍	؍؍
۸۸۰	احمد یار ولد جلال	؍؍	؍؍
۸۸۱	حکیم گلاب الدین	محلانوالہ	امرتسر
۸۸۲	کرم بخش ولد منڈا	جامانوالی	سیالکوٹ
۸۸۳	خدا بخش ولد محمد یار	؍؍	؍؍
۸۸۴	محمد بی بی ولد حاکم	؍؍	؍؍
۸۸۵	حسام الدین	کٹرہ جیل سنگھ	امرتسر
۸۸۶	عصمت بی بی ہمشیرہ چوہدری سلطان بخش	پھپیسہ	ہوشیارپور
۸۸۷	جمال الدین	پسرور	سیالکوٹ
۸۸۸	سلطان احمد ولد نتھے خان	کھوڑی دانا	ہوشیارپور
۸۸۹	محمدا ولد اللہ جوایا	کولوتارڑ	گوجرانوالہ
۸۹۰	امام الدین ولد حالم	؍؍	؍؍
۸۹۱	احمد دین ولد کریم بخش	؍؍	؍؍
۸۹۲	فتح دین ولد کرم الدین	ویال گڑھ	گورداسپور
۸۹۳	عبد الرحمن ولد حاکم دین	تہہ غلام نبی	؍؍
۸۹۴	عبد الستار ولد عبد الرسول	؍؍	؍؍
۸۹۵	جمان ولد چراغ	قلعہ لال سنگھ	
۸۹۶	دین محمد ولد ساون	؍؍	
۸۹۷	چراغ	دہوں	گجرات
۸۹۸	شیخ قطب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	پٹیالہ	پٹیالہ

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۸۹۹	شیر شاہ ولد پیر شاہ	کلرسیداں	راولپنڈی
۹۰۰	محمد دین ولد جمال الدین	قلعہ صوبا سنگھ	
۹۰۱	رکن الدین ولد حسن الدین		
۹۰۲	فقیر محمد ولد علی بخش	پیٹی	لاہور
۹۰۳	محمد بخش ولد مولوی اللہ یار		
۹۰۴	سردار ولد حسین بخش		گورداسپور
۹۰۵	مولوی فضل کریم صاحب	قلعہ صوبا سنگھ	
۹۰۶	چوہدری عبد اللہ خان	داتہ زید کا	
۹۰۷	چوہدری پیر محمد ونعمت	قلعہ صوبا سنگھ	
۹۰۸	گامو ولد خدا بخش	دریا	امرتسر
۹۰۹	اللہ بخش ولد مولا بخش	لاہور	لاہور
۹۱۰	باقر یار	سہا چوہدریکا	راولپنڈی
۹۱۱	شوق محمد ولد رائی غلام نبی	جالندھر	جالندھر
۹۱۲	مولا بخش	سنوکی	
۹۱۳	میان محمد فضل	چنڈ شنگماں	راولپنڈی
۹۱۴	گنج بخش صاحب	کوٹ خیتیان	سیالکوٹ
۹۱۵	محمد قاسم ولد کرم الدین	گولیکی	گجرات
۹۱۶	میران بخش زرگر	لاہور	لاہور
۹۱۷	نبی بخش	؍؍	؍؍
۹۱۸	علی بخش ولد فضل بیگ	منگا	گورداسپور
۹۱۹	دختر علی بخش	؍؍	؍؍
۹۲۰	فرزند علی بخش	؍؍	؍؍
۹۲۱	زوجہ علی بخش	؍؍	؍؍
۹۲۲	نتھو ولد لیکھڑ	بہاگورایہ	جالندھر
۹۲۳	مولا بخش ولد نتھو	؍؍	؍؍
۹۲۴	نظام الدین ؍؍	؍؍	؍؍
۹۲۵	روم دین ؍؍	؍؍	؍؍
۹۲۶	داد	سیدوالا	منٹگمری
۹۲۷	محمد قائم ولد داد	؍؍	؍؍
۹۲۸	عبد اللہ ؍؍	؍؍	؍؍
۹۲۹	حسن بی بی زوجہ داد	؍؍	؍؍
۹۳۰	مریم زوجہ محمد	؍؍	؍؍
۹۳۱	یوسف ولد محمد	؍؍	؍؍
۹۳۲	عبد الرحمن ولد احمد	؍؍	؍؍
۹۳۳	بیگماں	؍؍	؍؍
۹۳۴	اسمٰعیل ولد عظیم	؍؍	؍؍
۹۳۵	نور بھری ولد داد	؍؍	؍؍

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۹۳۶	فتح بی بی دختر داد	سیدوالا	منٹگمری
۹۳۷	ایمنہ بی بی دختر ؍؍	؍؍	؍؍
۹۳۸	رحمٰن	؍؍	؍؍
۹۳۹	زوجہ رمضان	؍؍	؍؍
۹۴۰	مریم	؍؍	؍؍
۹۴۱	سائرہ	؍؍	؍؍
۹۴۲	عبد الرحمن	؍؍	؍؍
۹۴۳	حلیم	؍؍	؍؍
۹۴۴	اسحاق	؍؍	؍؍
۹۴۵	بڈہائی	؍؍	؍؍
۹۴۶	گل محمد	؍؍	؍؍
۹۴۷	عبد اللہ	؍؍	؍؍
۹۴۸	غلام احمد	؍؍	؍؍
۹۴۹	مراد بی بی	؍؍	؍؍
۹۵۰	ابراہیم ولد جیون	؍؍	؍؍
۹۵۱	حسین ولد نادر	؍؍	؍؍
۹۵۲	مولوی عبد اللہ صاحب واعظ	چک لوہٹ	لدھیانہ
۹۵۳	نواب ولد علی بخش	اٹھوال	گورداسپور
۹۵۴	نواب ولد علی گوہر	؍؍	؍؍
۹۵۵	دین	؍؍	؍؍
۹۵۶	فضل ولد ماہی	؍؍	؍؍
۹۵۷	اللہ بخش ولد تابا	؍؍	؍؍
۹۵۸	محمد علی ولد جھنڈا	بیرم پور	ہوشیارپور
۹۵۹	بوٹا ولد اللہ دتا	کھڑی کھنا	سیالکوٹ
۹۶۰	یعقوب خان	دہرمسال	
۹۶۱	فتحدین	چھوکر خورد	گجرات
۹۶۲	شاہ محمد ولد فتحدین	؍؍	؍؍
۹۶۳	عبد الغنی ؍؍	؍؍	؍؍
۹۶۴	محمد بی بی	؍؍	؍؍
۹۶۵	جنت بی بی	؍؍	؍؍
۹۶۶	عبد الکریم	؍؍	؍؍

حضرت مسیح موعودؑ کیطرف سے اشتہار

ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ حسب توفیق ماہواری یا ہر سہ ماہی چندہ لنگر خانے کا روانہ کرتا رہے ورنہ ہر تین ماہ کے بعد اسکا نام بیعت کنندون سے خارج ہو جاوے گا

انوار الاسلام پریس قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر ایڈیٹر چھپکر شائع ہوا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

چودھوین کا ہے چاند البدر
فیض ہے یہ غلام احمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

نمبر ۲۶ | قادیان دارالامان ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۲-۳-۴ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان دنون مین حضرت اقدس نے سوائے ایک دو نمازون کے باقی کل نمازین باجماعت ادا کین-
۲-۳ جولائی کے نوٹون کا کاغذ گم ہو جانے کی وجہ سے ان ایام کے اذکار درج اخبار نہ ہوسکے +

۴ جولائی قبل از عشاء

تعویذ ایک شخص نے مسئلہ استفسار کیا کہ تعویذ کا بازو وغیرہ مقامات پر باندھنا اور دم وغیرہ کرنا جائز ہے کہ نہین اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب مولانا حکیم نورالدین صاحب کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ احادیث مین کہین اسکا ثبوت ملتا ہے کہ نہین حکیم صاحب نے عرض کی کہ لکھا ہے کہ خالد بن ولید جب کبھی جنگون مین جاتے تو آنحضرت صلعم کے موئے مبارک جو کہ آپ کی پگڑی مین بندھے ہوتے آگے کی طرف لٹکا لیتے- پھر آنحضرت صلعم نے صرف ایک دفعہ حج کیوقت سارا سر منڈوایا تھا تو آپنے نصف سر کے بال ایک خاص شخص کو دیدئے اور نصف سر کے بال باقی اصحاب مین بانٹ دیئے- آنحضرت صلعم کے جبہ مبارک کو دھو دھو کر مریضون کو بھی پلاتے تھے- اور مریض اس سے شفایاب ہوتے تھے ایک عورت نے ایک دفعہ آپ کا پسینہ بھی جمع کیا یہ تمام اذکار سنکر حضرت اقدس نے فرمایا کہ پھر اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ بہر حال اسمین کچھ بات ضرور ہے جو خالی از فائدہ نہین ہے اور تعویذ وغیرہ کی اصل بھی اس سے نکلتی ہے- بال لٹکائے تو کیا اور تعویذ باندھا تو کیا میرے الہام مین جو ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے آخر کچھ تو ہے تب ہی وہ برکت ڈھونڈینگے مگر ان تمام باتون مین تقاضائے محبت کا بھی دخل ہے +

صادقون کے صغائر پر نظر انداز کیجاتی ہے
عظیم الشان انسانون کے صغائر پر نظر کرنیکا ذکر ہوا فرمایا کہ صدق و وفا مین جو عظیم الشان انسان ہوتے ہین ان کے صغائر کا ذکر کرنیسے سلب ایمان ہو جاتا ہے خدا انواں صغائر کو عفو کر دیتا ہے اور انکے کارنامون کی عظمت اس قدر ہوتی ہے کہ اسکے مقابلہ مین صغائر کا ذکر کرتے ہی شرم آتی ہے اسی لئے وہ رفتہ رفتہ ایسے معدوم ہو جاتے ہین کہ پھر ان کا نام و نشان ہی نہین رہتا +

۵ لغایت ۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان تاریخون مین کل نمازین بفضل خدا حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ۷ جولائی کو کوئی ذکر قابل اطلاع ناظرین نہین +

۵ جولائی قبل از عشاء

تبلیغ اور چندے کا انتظام فرمایا کہ کتابون کو شائع کرنا چاہیئے تاکہ تبلیغ ہو- دیکھا جاتا ہے کہ دہلی کے پرے بہت کم لوگون کو ہمارے دعاوی کی خبر ہے اسکا انتظام یون ہونا چاہیئے کہ ایک لمبا سفر کیا جاوے اور اس مین یہ تمام کتب جو کہ بہت سا ذخیرہ پڑا ہوا ہے تقسیم کیجاوین تاکہ تبلیغ ہو- اللہ تعالیٰ نے ہمین بہت سے سامان دئے ہین ان سے فائدہ نہ اٹھانا اللہ تعالیٰ کی نعمتون کا انکار ہوتا ہے- ہمارے لئے ریل بنائی گئی ہے جس سے مہینون کا سفر دنون مین ہوتا ہے +

اور قوم کو چاہیئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری مین کوتاہی نہین چاہیئے- دیکھو دنیا مین کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہین چلتا- رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ ؑ سب رسولون کے وقت چندے جمع کئے گئے

www.aaiil.org

پس ہماری جماعت کے لوگونکو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے - اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر مین دیوین تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے ہان اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہین دیتا تو اسے جماعت مین رہنے کی کیا ضرورت ہے اسوقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کے کھیلنے والی چیزون پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے تو پھر یہان اگر ایک ایک پیسہ دیدیوے تو کیا حرج ہے خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے اور ضرورتون پر خرچ ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گران گزرتا ہے - دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنون مین صدہا آدمیون نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے انکو کہا بھی نہین کہ یہان چند دن کی ضرورت ہے - خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے جسقدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہین کرتے ہمین تو انکے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے +

چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ مین اتنا چندہ دیا کرونگا کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسکے رزق مین برکت دیتا ہے اس دفعہ تبلیغ کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس مین ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے جہان کوئی بیعت کرنا چاہے اسکا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے اور ہر ایک آدمی کو چاہیئے کہ وہ عہد کرے کہ مدرسہ مین اسقدر چندہ دیوے گا اور لنگر خانہ مین اسقدر -

بہت لوگ ایسے ہین کہ جن کو اس بات کا علم نہین ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے ایسے لوگون کو سمجھانا چاہیئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالےٰ سے پکا عہد کر لو کہ اسقدر چندہ ضرور دیا کرونگا اور نا واقف لوگونکو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کرین اگر وہ اتنا عہد بھی نہین کر سکتے تو پھر جماعت مین شامل ہونیکا کیا فائدہ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال مین سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دیسکتا ہے - ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس مین سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کامون کے لئے اسطرح سے نکالا کرے چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہین ہے بلکہ مالی ضرورتنکے وقت نبیونکے زمانہ مین بھی چندے جمع کئے گئے تھے ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھدیا - پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھہ دینا چاہیئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کسقدر لاتا ہے ابوبکر رضہ سارا مال لا کر سامنے رکھدیا اور حضرت عمر رضہ نے نصف مال آپنے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج مین ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہین کہ مدد دینی بھی ضروری ہے حالانکہ اپنی گزران عمدہ رکھتے ہین ان کے برخلاف ہندوؤن وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہین (اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعون پر صرف کرتے ہین -) حالانکہ یہان تو بہت ہلکے چندے ہین پس اگر کوئی معاہدہ نہین کرتا تو اسے خارج کرنا چاہیئے وہ منافق ہے اور اسکا دل سیاہ ہے - ہم یہ ہرگز نہین کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہین کہ معاہدہ کر کے دو جس مین کبھی فرق نہ آوے صحابہ کرام رضہ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا لن تنالوا البر حتے تنفقوا مما تحبون - اس مین چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے +

یہ معاہدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ معاہدے ہوتے ہین اسکو نباہنا چاہیئے ان کے برخلاف کرنے مین خیانت ہوا کرتی ہے - کوئی کسی ادنے درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اسکے سامنے نہین ہو سکتا تو پھر احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے - ایک آدمی سے کچھہ نہین ہوتا - جمہوری امداد مین برکت ہوا کرتی ہے - بڑی بڑی سلطنتین بھی آخر چندون پر ہی چلتی ہین - فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتین زور سے ٹکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہین اور یہان ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہین چندہ دینے سے ایمان مین ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے

پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہین ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھہ مقرر کرین اور اسمین پھر غفلت نہ ہو +

۶ جولائی قبل از عشاء

عذابِ الٰہی کا معیار

طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس بات کو سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا ہونے والا ہے - آنحضرت صلعم کے زمانہ مین قتل کے عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا حالانکہ صحابہ رضہ بھی قتل ہوتے تھے لیکن وہی قتل کفار کے لئے عذاب کا حکم رکھتا تھا اور مسلمانون کے لئے شہادت کا - عذاب کا معیار یہی ہے کہ انسان دیکھے کہ کونسا فریق زیادہ تباہ ہو رہا ہے آیا موافق یا مخالف - پس جو زیادہ تباہ ہوتا ہو انکے لئے عذاب ہے اسی طریق سے آج کل مقابلہ کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے طاعون کو عذاب کے طور پر بھیجا ہے اس مین دیکھنے والی یہ بات ہے کہ آیا ہماری جماعت کے لوگ زیادہ مرتے ہین یا مخالف - پھر خود ہی معلوم ہو جاویگا کہ اس عذاب نے کن کو نیست و نابود کر دیا اگر ہماری جماعت کے بھی بعض فوت ہو جاتے ہین تو اس مین حرج نہین ہے کیونکہ صحابہ بھی جنگون مین قتل ہوتے ہی تھے - ہان البتہ ایسے آدمی جنسے شماتت اعدا ہو سکے بچائے جاوینگے جب بدر اور احد کی لڑائیان ہوتی تھین تو کوئی سمجھتا تھا کہ امر فارق کیا ہے کبھی انکو فتح ہوتی کبھی صحابہ کو تاہم بعض لوگ ایسے ہوتے ہین جن کو خدا تعالےٰ اعجازی طور پر مرنے سے بچا لیتا ہے دیکھو ابوبکر اور عمر کو لڑائیون مین بچا لیا اس کا نام اعجاز ہوتا ہے ورنہ موت تو ہر ایک کے لئے ہے +

موعود اور غیر موعود فرمایا کہ موعود وہ ہے جسکا ذکر منکم مین ہے جیسے کہ فرماتا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات الخ - ورنہ اس طرح خواہ صدہا مسیح آدین اور کسی امت کے ہون مگر وہ موعود نہ ہونگے کیونکہ وہ منکم سے باہر ہونگے حالانکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ منکم کا ہے پھر باہر سے آنے والا کیسے موعود ہو سکتا ہے +

۸ - جولائی ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

فرمایا کوئی کسی بات پر ناز نہ کرے - فطرت انسان سے الگ نہین ہوا کرتی جس فطرت پر انسان اول قدم مارتا ہے پھر وہ اس سے الگ نہین ہوتا یہ بڑے خوف کا مقام ہے (حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہیئے) عمر کا اعتبار نہین ہے اسلئے ہر ایک شے پر دین کو لازم رکھو زمانہ ایسا آ گیا ہے کہ اس سے پیشتر تو خیالی طور پر عمر کا اندازہ لگایا جاتا تھا مگر اب کوئی اندازہ لگ نہین سکتا - ایک دانشمند کے لئے ضرور ہے کہ موت کا انتظام کرے خدا تو موجود ہے اسکے لئے بھی کچھہ فکر چاہیئے ہم اسقدر عرصہ سے اپنی برادری سے الگ ہین ہمارا کسی کیا بگاڑ لیا جو اور کسی کا برادری بگاڑے گی من یتوکل علے اللہ فہو حسبہ خدا کے مقابلہ پر کسی کو معبود نہ بنانا چاہیئے +

ایک غیر مومن کی بیمار پرسی اور ماتم پرسی تو اخلاق سے ہے لیکن اسکے واسطے کسی شعائر اسلام کو بجا لانا گناہ ہے مومن کا حق غیر مومن کو نہ دینا چاہیئے اور نہ منافقانہ گفتگو کرنی چاہیئے +

خدا تعالے کی ذات مخفی ہے مگر اسکے انوار ایسے ظاہر ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخفی نہین ہے -

کامیابی اور خوشی کی موت تمام نبیون سے بڑھکر آنحضرت صلعم کی ہے - موسٰے ؑ بھی کامیاب ہوئے - مگر موت ان کو بھی سفر مین آئی - دل مین تمنا ہو گی کہ اس سرزمین مین پہونچون مگر پوری نہ ہوئی - مسیح ؑ کی موت پر خیال کیا جاوے تو اس مین غایت درجہ کی ناکامی ہے کل ۱۲ حواری تھے کسی کو بہشت کی کنجیان ملنے کا وعدہ تھا وہ نہ ملین ایک نے ۳۰ روپیہ لیکر گرفتار کروا دیا - ایک نے استاد پر لعنت کی بفرض محال اگر مان لیا جاوے کہ آسمان پر گئے تو بھی روتے ہی گئے خوشی اور کامیابی کی موت تو نصیب نہ ہوئی لیکن آنحضرت صلعم کا دنیا مین آنا اور پھر وہان سے رخصت ہونا قطعی دلیل نبوت پر ہے - آئے آپ اسوقت جبکہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا اور ضرورت ایک نبی کی تھی ضرورت پر آنا بھی ایک دلیل ہے اور آپ اسوقت دنیا سے رخصت ہوئے جب اذا جاء نصر اللہ - کا وقت آگیا اس مین اللہ تعالے بتلاتا ہے کہ آپ کس قسم کی عظیم الشان کامیابی سے دنیا سے رخصت ہوئے خدا تعالے فرماتا ہے کہ تو نے آنکھ سے دیکھ لیا کہ فوج در فوج لوگ داخل ہو رہے ہین فسبح بحمد ربک یعنے وہ رب جس نے اسقدر کامیابی دکھلائی ہے - اس کی تسبیح اور تحمید کر .... اور لوگون پر جو انعامات پوشیدہ رہتے ہین وہ آنحضرت پر سب کے سب کھول دئے - اور رحمت کے تمام امور اعلی کر دیئے + کوئی بھی مخفی نہ رکھا اسی حمد کا ثبوت اب اس آخری وقت مین آکر دیا ہے کہ ایک احمد آیا احمد کے معنے ہین حمد کرنیوالا - کوئی بھی ایسا آدمی نہین ہے جو ثابت کرے کہ اسقدر کامیابی کسی اور کو ہوئی ہو - خوشی پوری مراد دنیا کی اور لذت کی موت اگر حاصل ہوئی ہے تو صرف آنحضرت صلعم کو ہوئی ہے اور کسی نبی کو ہرگز نہین ہوئی یہ خدا کا فضل ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ نفس ایسا پاک تھا کہ خدا کا اسقدر فضل ہوا اور آپ کی عصمت کا یہ ایک بڑا ثبوت ہے جیسے طبیب اسے کہتے ہین کہ علاج کر کے مریض کو اچھا کر کے دکھلا دیوے ویسے ہی لا الہ الا اللہ سے ہر ایک روحانی مرض کا علاج کر کے آپ نے دکھلا دیا اور اسی لئے دوسری تمام نبوتین آنحضرت کا سایہ ہی معلوم ہوتی ہین +

ایک جگہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ آج کافر نا امید ہوئے (الیوم یئس الذین کفروا) گویا آپ کو کامیابی کے اس اعلے نقطہ تک پہونچا دیا کہ کافر نامراد ہو گئے کیا انجیل مین اسکے مقابل کی ایک آیت بھی مل سکتی ہے ہرگز نہین ہے - مسیح ؑ کو صرف ایک یہودیون کی اصلاح سپرد تھی اور یہ ایک مشکل کام نہ تھا مگر قسمت کی بات ہے کہ مسیح ؑ کی کوئی بات بھی پوری نہ ہوئی - اول انکو بادشاہت کا وعدہ دیا تو پھر کہدیا کہ وہ آسمانی بادشاہت ہے - ایلیا کی بات پیش کی تو وہ ایسی کہ خود یحیٰی نے ایلیا ہونے سے انکار کر دیا +

پھر دیکھو کہ مسیح کی گرفتاری کیلئے دو آدمی آئے اور دو گھنٹہ کے اندر اندر اسے گرفتار کر لیا اور گرفتار کرنے والون کا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے اور وہی آنحضرت کی گرفتاری کے واسطے کسرے کے سپاہی آتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمین گرفتاری کا حکم ہے تو آنحضرت صلعم انکو سامنے اسلام پیش کرتے ہین اور پھر دوسرے دن صبح کو آپ ان کو جواب دیتے ہین کہ تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا اور میرے خدا نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا اب دونون نبیون کا مقابلہ کرلو جیسے آنحضرت صلعم کی دعا سے کسرے ہلاک ہو گیا اسی طرح لازم تھا کہ مسیح ؑ کی گرفتاری کے وقت کم از کم موٹے موٹے دو یا سات آدمی ملے جاتے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا سے خدا کا ارادہ تھا کہ آنحضرت صلعم کا رعب جمایا جاوے گا +

اگر ایک آدمی کے دو خدمتگار ہون کہ ایک تو رات دن خدمت کرتا ہے اور پھر تنخواہ لیتا ہے اور ساتھ ہی اسے گالی گلوچ بھی ملتے ہین اور مکروہات بھی دیکھنے پڑتے ہین اور ایک اور ہے کہ بظاہر کام تو نہین کرتا لیکن قرب اسکا بہت ہے ہر وقت آقا رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اس سے اسکے اور آقا کے اندرونی تعلقات کا پتہ لگتا ہے کہ کسقدر بڑھے ہوئے ہین - یہی حال مسیح ؑ کا ہے کہ ان کی زندگی کیسی تلخی سے گذری ہے گالی وغیرہ آپ کھاتے رہے - اور آنحضرت صلعم کے شامل حال کس طرح تائیدات الٰہیہ رہین - دنیا ہو یا آخرت خدا کے فضل کا شامل حال ہونا صداقت کی بڑی دلیل ہے - مسیح ؑ کی قوم یہود تو آپ کے بھائی ہی تھے - مسیح بھی توریت کو مانتے اور وہ بھی مانتے مگر پھر بھی ذرا سی بات پر اسقدر مخالفت ہوئی کہ انہون نے سولی پر چڑھایا ادھر آنحضرت صلعم کا جہان دشمن اور پھر کامیابی پر کامیابی حتے کہ آپ کے خلفاء کو بھی کامیابی ہوئی +

---

۹ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور بعد نماز مغرب ذیل کے اذکار ہوئے +

قبل از عشاء

قبر مسیح مسیح ؑ کی قبر کے ذکر پر بعض عیسائی اخبارات نے لکھا تھا کہ یہ مسیح کی قبر نہین ہے ان کے کسی حواری کی ہے اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان لوگون نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ مسیح کے حواریون مین سے تھا - گویا تعلق انہون نے خود مان لیا ہے - ساتھ ہی یہ بھی مانتے ہین کہ وہ شہزادہ نبی تھا اور زمانہ بھی وہی تو اب ان پر سوال ہے کہ اس امر کا ثبوت دیوین کہ وہ مسیح نہین تھا اور اس حواری کا پتہ دیوین جو اس طرف آیا اور مسیح کے کسی حواری کا نام شہزادہ نبی تھا اور اس امر کے ماننے کے سوائے کوئی چارہ نہین ہے کہ یہ قبر حضرت مسیح کی ہی ہے +

---

۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

آج کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

نشانات کی ضرورت پر فرمایا کہ اللہ تعالے کی خاص رحمت ہے ورنہ دیکھا جاتا ہے کہ اسوقت کیا ہو رہا ہے نماز روزہ وغیرہ سب لحاظداری ہے - حقیقی نیکی کو لوگ جانتے نہین کہ کیا شے ہے خدا کے خوف سے کسی شے کو ترک کرنا یا لینا بالکل جاتا رہا ہے غرضیکہ اسوقت بڑی بحث آپڑی ہے اگر خدا تعالے مدد نہ کرے - اور نشانات نہ دکھلائے تو پھر دہریہ کو فتح حاصل ہوتی ہے اور اسوقت صرف اسکی ہستی کا ثبوت ہی کافی نہین ہے بلکہ اس کی غیرت کے ثبوت کی بھی ضرورت ہے بعض لوگ تو گاڈ گاڈ کہہ رہے ہین بعض اسکیلئے ایک بیٹا تجویز کر رہے ہین +

آنحضرت صلعم کے وقت بھی ایسی ضرورت آپڑی تھی

اس لئے آنحضرت صلعم نے جنگ کیوقت کہا کہ اگر تو اس جماعت کو ہلاک کر دیگا تو پھر تیری پرستش کرنیوالا دنیا مین کوئی نہ رہیگا - یہی حال اسوقت ہے پس اگر مہدی اور مسیح کا یہ زمانہ نہین تو اور کس وقت کا انتظار ہے آنے والے تو صدی کے سر پہ آنا تھا اب ۲۰ سال سے بھی زیادہ گذر گئے زمانہ کی موجودہ حالت سے پتہ لگتا ہے کہ اب آخری فیصلہ خدا تعالے کا ہے +

شراب کی تجارت کے مضرات

انگلینڈ اور ویلز مین شراب کے استعمال سے جسقدر نقصان غلہ اور مال کو پہونچتا ہے اور نوع انسان کو کن کن جرائم اور دکھون مین اس کی طفیل مبتلا ہونا پڑتا ہے اسکا اندازہ نارویچ کی ٹمپرنس سوسائٹی نے اس طرح سے کیا ہے +

کہ اگر دو سیر کی ایک روٹی پکائی جاوے تو ایک ارب اور تیس کروڑ روٹیان سالانہ شراب کے استعمال سے ضائع ہوتی ہین یعنے اسقدر اناج شراب کے تیار کرنے مین سالانہ صرف ہوتا ہے +

دس لاکھ چالیس ہزار ایک سو تین آدمی شراب کیوجہ سے انگلینڈ اور ویلز مین مفلس ہوئے ہین جو کہ کل آبادی کا $\frac{1}{19}$ حصہ ہے یا یون کہو کہ مفلسی کے جو اور اسباب ہین اس مین $\frac{9}{10}$ کا باعث شراب ہے + ۲ لاکھ آدمی ہر سال صرف شراب کیوجہ سے قتل ہوتا ہے ۴۳ ہزار آدمی سالانہ صرف شراب نوشی کی کثرت سے دیوانہ ہوتے ہین ۲۵ ہزار مقدمات سالانہ صرف ایسے ہوتے ہین جنکا باعث کثرت استعمال شراب ہوتا ہے +

۲ لاکھ شرابی وہان کی گلیون مین ادھر اُدھر گرتے اور لڑکھڑاتے پھرتے ہین اور اپنی اس حرکت سے اپنے گھرانہ اور ہمسایہ کو سخت تکلیف دیتے ہین +

ایک لاکھ چالیس ہزار مجرم صرف شرابخواری کا ثمرہ ہوتے ہین -

ایک چوکی ۲۵ ہزار پولیس والون کی صرف اس لئے درکار ہوتی ہے کہ گھرون کی اور لوگون کے جان و مال کی حفاظت کرے +

۱۱ لاکھ ایکڑ زمین بارلے (جو) اور ۵۰ ہزار ایکڑ زمین ہاپس کے واسطے انگلینڈ مین زیر زراعت ہے کہ جن کی پیداوار سے شراب بنتی ہے +

۷ لاکھ اسّی ہزار پونڈ یا ایک ارب ۱۷ کروڑ روپیہ سوسائٹی متحدہ امریکہ مین منشیات پر صرف ہوتا ہے اور اسکے مقابلہ پر ایک کروڑ ۵۰ لاکھ بھی مشترکہ طور پر مشن کے کام و نیز خرچ نہین ہوتے - نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر ایک قسم کی نیکی کی ترقی کرنے مین شراب بڑی روک ہے اور انسان کو بڑی ضرر دینے والی یہی شے ہے +

۴ کروڑ ۶۳ لاکھ ۵۰ ہزار من اناج ایک سال کی شراب بنانے مین ولایت مین صرف ہوتا ہے جس کی ایک ارب ۵ کروڑ ۵۰ سو روٹیان تیار ہوتی ہین جن مین ایک روٹی کا وزن دو سیر ہو لیکن اگر ہندوستانی روٹیونکے حساب سے شمار کیا جاوے تو روٹیون کی تعداد ۲۰ کھرب (۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) روٹیونکے قریب ہوتی ہے - اگر ان ولائتی روٹیونسے (جو کہ فی روٹی ۴ پونڈ وزنی ہوتی ہے) ایک فرش بنایا جاوے تو ۱۰ فیٹ چوڑی اور ۱۰۱ سو میل لمبی ایک سڑک بن جاوے گی + اور اگر ان روٹیون کو ایک چھکڑے مین لاد کر لنڈن کی ایک دوکان سے دریائے ٹیمز مین ڈالا جاوے اور ہر آدھ گھنٹہ مین ایک گھوڑے والا چھکڑا ۵ سو روٹیان لے جاوے اور فی یوم دس گھنٹہ کام کرے تو اس طرح ۲۳۰ سال درکار ہونگے + یا ایک سال مین ۲۳۰ ایسی گاڑیان ان روٹیون کو ڈھو دیوین گی - لیکن ہماری رائے مین اسقدر اناج کا دریا برد کر دینا بہت عمدہ بات ہے بجائے اسکے کہ اس سے شراب بنائی جاوے کیونکہ دریا مین ڈالنے سے صرف اناج ضائع ہو کر نیست و نابود ہو جاوے گا مگر جب اس سے شراب بنائی جاوے گی تو اس سے بے شمار انسانون کو ضرر پہونچیگا - اور ان کے اخلاق خراب ہون گے اور دنیا رنج و محن سے بھر جاوے گی - تو بجائے اسکے کہ اناج اور انسان دونون کو تباہ اور ہلاک کیا جاوے یہ بہتر ہوگا کہ صرف اناج کو ہی تباہ کیا جاوے +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۵ مطبوعہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۹۹

ایک دفعہ منشی صاحب کا مکان بن رہا تھا اور درویش مٹی گارہ کا کام کرتے تھے اور گھڑون سے نغار مین پانی ڈالتے تھے کہ دفعتہً گھڑا ٹوٹ گیا منشی صاحب نے کہا فلان عورت سے گھڑا قیمت دیکر لے لو عورت نے کہا حضرت مین قیمت نہین لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے اسکو پانچ چھ ماہ سے تپ آتا تھا اور وہ وقت تپ آنیکا تھا منشی صاحب نے دل ہی دل مین خیال جمایا اور وہ وقت اسکا ٹل گیا اور پھر تپ نہ آیا +

ایک دفعہ ایک خوش آواز خوش الحان مولوی صاحب سرہند مین تھے اور ان کو باری کا تپ جاڑے سے آیا کرتا تھا جمعہ کا دن اور اسی بخار کی باری کیوجہ سے انہون نے امامت سے انکار کیا نماز کے بعد منشی صاحب نے ان کو کہا کہ فلان معجزہ سنا دو وہ لحاف لئے بیٹھے تھے کہنے لگے مجکو تپ چڑھتا ہے رہ نہین سکتا - منشی صاحب موصوف نے کہا تم معجزہ شروع کرو خدا تعالے اسکی برکت سے تپ دور کر دیگا - انہون نے معجزہ شروع کیا منشی صاحب نے خیال جمایا پانچ سات شعر پڑھے ہونگے کہ تپ کم ہونے لگا اُدھر معجزہ ختم ہوا اور ادھر انہون نے لحاف پھینکدیا کہ تپ نہین ہے +

اسی طرح ایک شخص کی آنکھین دکھتی تھین وہ دم کرانے آیا منشی صاحب نے اپنا ایک انگوٹھا اس کی آنکھ پر رکھا اور ایک ضروری کام تھا اسکے لئے فوراً اٹھکر چلے گئے دو گھڑی کے بعد اس کی آنکھ راضی ہو گئی پھر دوسری آنکھ پر دم کرنیسے چار گھڑی بعد فائدہ ہوا +

۱۸۹۵ء مین جب کہ راقم بھی اس عمل کا تجربہ کرتا تھا تو ایک دفعہ میرے ایک دوست کے صاحبزادے کو باری کا بخار چڑھا کرتا تھا - وہ اس عمل کے قائل نہ تھے مین نے ان کو کہا کہ دیکھو آج تم کو بخار آتا ہے اور مین دم کرتا ہون مین نے ان پر اس دن عمل کیا اور ان کو اس دن بخار نہ آیا لیکن بعد تجربہ کے مین نے اس کی مشق اس لئے چھوڑ دی کہ ہمارے امام نے ایسے مکروہات مین رکھا ہے +

(باقی آئندہ)

فوٹو - حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کی قد کی عکسی تصویر جس مین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے مل سکتی ہے +
اسم اعظم + حضرت اقدس علیہ السلام کی الہامی دعا قیمت ۱۰ دفتر البدر سے طلب کرو +

درس قرآن شریف

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۵ مطبوعہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۳

اس زمانہ میں یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے۔ آپ لوگ جو مرزا صاحب کے پاس آتے ہیں اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہاں قرآن مجید کے حکموں پر چلنے کی تاکید کیجاتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے واسطے کس قدر کوشش کیجاتی ہے۔ قرآن کریم کو اللہ کی زندہ کتاب - اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول ثابت کیا جاتا ہے اور کسقدر کوشش کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کھوئی ہوئی عزت کو پھر اسی طرح قائم کیا جائے جس طرح صحابہ میں تھی - اس قوم کے مقابلہ پر عیسائیوں کی قوم ہے جو قرآن شریف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت بے عزتی کرتے ہیں اور ایسی گالیاں دیتے ہیں کہ ایک شریف انسان سن بھی نہیں سکتا - مثلاً ایک کتاب امہات المومنین ہے - اس میں ایسی گندی گالیاں دی ہیں کہ دہریہ اور کنجر بھی ایسا کام نہیں کر سکتا - وہ مسیح ابن مریم کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہتے ہیں اور یہ ایسی بری بات ہے کہ قرآن میں اسکی نسبت آیا ہے وقالوا اتخذ الرحمن ولداً - لقد جئتم شيئاً اداً - تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هداً + اسپر بعض مسلمان اپنے بھائیوں رشتہ داروں - اور دوستوں کو جو مرزا صاحب سے بیعت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم عیسائی ہو جاتے تو اچھا ہوتا اور یہی اس آیت کا مطلب ہے - اب اللہ تعالے ایسے لوگوں کے انجام کی خبر دیتا ہے +

اولئك الذين لعنهم الله ط ایسے لوگوں کو اللہ دربدر کر دیتا ہے - تمام یہودیوں اور عیسائیوں اور ایرانیوں کا ایسا حال ہوا کہ اب مدینے کے عیسائیوں اور یہودیوں اور ایرانیوں کا نشان بھی نہیں ملتا یہودی پہلے مدینے میں کچھ قتل کئے گئے - پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی نکالے گئے - اور ابھی تک مارے مارے پھرتے ہیں - مجوسیوں کا بھی حال یہود جیسا ہے ان کی سلطنت - مذہب اور آتشکدہ سب کچھ خراب ہو گیا اور اب ان کی قوم دنیا میں ایک کمزور قوم ہے اور بالکل یہودیوں کی مانند ہیں - رومی عیسائی بھی روم بیت المقدس اور پھر قسطنطنیہ سے نکالے گئے اور رومیوں کی عالمگیر سلطنت کا بھی نشان باقی نہیں رہا

من يلعن الله فلن تجد له نصيراً + یعنے جسکو اللہ دربدر کر دیتا ہے اسکا کوئی حامی نہیں رہتا -

پیشگوئی | اللہ نے یہ بات پیشگوئی کے طور پر فرمائی ہے کیونکہ بعض لوگ کہتے تھے کہ اگر یہودی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑینگے تو ہم ان کے ساتھ ہو کر لڑینگے اور اگر وہ مدینے سے نکال دیئے جاوینگے تو ہم بھی انکے ساتھ ہی نکلیں گے اور اس بات کو اللہ تعالے نے سورہ حشر رکوع ۵ میں اس طرح بیان کیا ہے -

لئن اخرجتم لنخرجن معكم ولا نطيع فيكم احداً ابداً - وان قوتلتم لننصرنكم والله يشهد انهم لكذبون - اور باقی تمام قومیں بھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ملعون ہوئیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یا اب ہونگی ان کی بھی کسی نے مدد نہ کی اور نہ آیندہ کوئی کریگا -

ام لهم نصيب من الملك فاذاً لا يوتون الناس نقيراً - کیا ان کو کوئی سلطنت کا کچھ حصہ ملا ہوا ہے اگر ملا ہوا ہوتا تو مسلمانوں کو ایک نقیر بھی نہ دے سکتے +

نقیر - کھجور کی گٹھلی کی پچھلی طرف ایک باریک سا نقطہ ہوتا ہے جس سے کھجور پیدا ہوتی ہے اور اس لفظ کے یہاں استعمال کرنے میں یہ نکتہ ہے - کہ وہ مسلمانوں کو کوئی ایسی چیز نہیں دے سکتے جو ان کے واسطے برومند ہو آج کل کے مسلمانوں کو بھی اللہ نے یہ توفیق نہیں دی - ام يحسدون الناس على ما اتهم من فضله فقد اتينا آل ابراهيم الكتاب والحكمة واتينهم ملكاً عظيماً کیا یہ لوگ مسلمانوں پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو فضل دیا - پس ہم نے آل ابراہیم کو ایک کتاب دی اور حکمت دی (حکمت وہ پکی باتیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع قرآن سے استنباط کرتے ہیں) اور ایک بڑی سلطنت دی اس میں ایک پیشگوئی ہے - کہ مسلمانوں کو ایک بڑی سلطنت ملے گی اور دوسرے یہودی اور اہل کتاب کو حسد کرنے سے منع کیا جاتا ہے کیونکہ مسلمان بھی ابراہیم کی اولاد سے تھے اور یہودی بھی ابراہیم کی اولاد سے تھے فمنهم من آمن به ومنهم من صد عنه - وكفى بجهنم سعيراً + ان اہل کتاب سے کچھ لوگوں نے اس فضل کو مان لیا ہے اور بعض اس فضل سے رک گئے ہیں - جو رک گئے ہیں ان کو جہنم میں ڈالا جاویگا +

ان الذين كفروا بآيتنا سوف نصليهم ناراً - كلما نضجت جلودهم بدلنهم جلوداً غيرها ليذوقوا العذاب ان الله كان عزيزاً حكيماً + یعنے جن لوگوں نے ہمارے نشانوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں ڈالیں گے - جب ان کی جلدیں پک جاوینگی تو ان جلدوں کو اور جلدوں سے بدل دینگے - تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں - تحقیق اللہ زبردست ہے اور حکیم ہے مسیح موعود کے دشمن بھی اب طاعون کے جہنم میں جل رہے ہیں یہاں اللہ تعالے بیان کرتا ہے کہ ہم کسی کو بیوجہ دوزخ میں نہیں ڈالتے جو ہمارے نشانوں کی بیقدری کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں انکو دوزخ میں ڈالا جاتا ہے اور دوزخ میں ڈالنا بھی حکمت سے خالی نہیں اس سے انکے گناہوں کی معافی ہوتی ہے +

ان الذين آمنوا وعملوا الصالحت سندخلهم جنت تجري من تحتها الانهار خالدين فيها ابداً لهم فيها ازواج مطهرة وندخلهم ظلاً ظليلاً + ترجمہ - بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کو ہم ضرور باغوں میں داخل کرینگے جنکے نیچے ندیاں بہتی ہیں وہ ان میں رہ پڑے ان کے لئے ان میں پاکیزہ ساتھی ہونگے اور عمدہ سایوں میں ہم ان کو داخل کرینگے + خدا تعالے کے وعدے سچے ہیں اور جو کچھ وہ مومنوں کو آخرت میں دینے کا وعدہ کرتا ہے اس کی ایک مثال اس دنیا میں بھی عطا کرتا ہے آنحضرت کیوقت جو صحابہ ایمان لائے انہوں نے خدا تعالے کے اس وعدہ کو اسی دنیا میں اپنی زندگی میں اس طرح پورے ہوتے دیکھا کہ شام کا ملک فتح ہوا جہاں دجلہ اور فرات کی ندیاں چلتی ہیں اور عجیب باغ ہیں اور قیصر و کسرے کی لڑکیاں انکے ہاتھ میں آئیں جو اپنی عظمت عفت اور خاندان کے لحاظ سے بہت پاکیزہ تھیں اور اب بھی جو لوگ ایمان لاویں اور اچھے کام کریں - ان سے خدا اپنا وعدہ اسی طرح پورا کرے گا +

(باقی آیندہ)

کتاب سلاسل التعلیم مع تصویریہ پہلا نمبر شائع ہوا درخواستیں حکیم فضلدین صاحب کے نام آنی چاہئیں قیمت ۲ر محصولڈاک ۱ر +

نیوگ اور طلاق

البدر کے کسی گذشتہ نمبر مین ہم نے ناظرین کو بتلایا تھا کہ لاہور کی آریہ سماج اور احمدی جماعت کے مابین مسئلہ طلاق اور نیوگ پر بحث ہوتی رہی ہے اور جس مین ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو تائید الہی سے ایک نمایان فتح حاصل ہوئی اب لاہور کی احمدی جماعت کے جائینٹ سکرٹری میان معراج الدین صاحب عمر نے اشاعت کی غرض سے وہ کل اشتہارات ارسال کئے ہین جو کہ آریہ سماج کے بالمقابل احمدی جماعت کیطرف سے شائع ہوے اور جن مین سے آخری دو اشتہارات کی نسبت ابھی تک آریہ سماج لاہور کیطرف سے کوئی تسلی بخش جواب شائع نہین ہوا - اس کارروائی کی روئداد مندرجہ اشتہارات کو ہم اس غرض سے بھی اشاعت کرنا پسند کرتے ہین کہ شائد اس تحریک سے ہی آریہ سماج کو تحریک ہو اور وہ اشتہار نمبر ۳ کے مستفسرہ سوالات کا کوئی معقول جواب حسب شرائط قرارداده پبلک کو دیکر اس امر کو ثابت کر سکے کہ واقعی ہین نیوگ کا عمل و رنہ آیا ید آریہ سماج ہندوستان مین اسی طرح رائج ہے جیسے دیگر مذہبی رسومات اور نیوگ کی خاطر اپنی بیاہتا بیویون کو دوسرے بیرج داتو نکے سپرد کر دیتے ہین ان کی حیا اور غیرت کی کسی رگ کو بھی جنبش ہنیز ہوا کرتی اور جس طرح سے وہ زبانی نیوگ کا دعوے کرتے ہین آیا ان کی سماج کے معزز ممبر د نکا اسپر عملدرآمد بھی ہے کہ نہین

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

ناظرین اس بات کو جانتے ہونگے کہ آریہ صاحبان کی کتب مقدس مین نیوگ کرنے کرانے کو بہت افضل اور دھرم کا کام سمجھا گیا ہے اور اسلئے کئی ہفتون سے نیوگ کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے آریہ صاحبان دلچسپی کے ساتھ مباحثات کے جلسے کر رہے ہین - نیوگ کا ماحصل یہ ہے کہ بیوہ عورت یا مرد جبکہ اپنی شہوت کو روک نہ سکین تو دوسرے مردون یا عورتون سے تعلق پیدا کر کے مرد اپنے لئے اور عورت اپنے لئے بچے لے سکتی ہے اور عورت اور مرد کی شادی کے تعلقات کی موجودگی مین مفصلہ ذیل حالات مین نیوگ کی ضرورت ہوتی ہے - (۱) جب خاوند کم از کم تین سال کے لئے سفر پر گیا ہو (۲) یا جب خاوند پاس موجود ہو اور اس سے حمل نہ ٹھہرے (۳) یا جب اولاد مر جایا کرے (۴) یا جب خاوند سے لڑکیاں ہی ہون اور لڑکے نہ ہون (۵) یا جب مرد اور عورت دونون مین سے کوئی دائم المریض ہو (۶) جب اپنی عورت حاملہ ہو اور مرد سے رہا نہ جائے - (۷) یا جب عورت سخت کلام ہو یا مرد ستانیوالا ہو غرض ان حالتون مین عورت یا مرد کے لئے یہہ دھرم ہے کہ ایک دوسرے سے شادی کے تعلقات قطع کرنیکے بغیر عورت غیر مردون سے اور مرد غیر عورتون سے نیوگ کیا کرین اور نیوگ کے لئے ایک عورت دس مختلف غیر مردون کے ساتھ اسقدر ہمبستری کر سکتی ہے کہ دس تک بچے حاصل کرے - تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ آریہ سماج لاہور کے ڈبیٹنگ کلب نے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے اور نیوگ کی تائید مین تقریرین کرنیکا بیڑا اٹھایا ہے - اور ہمین بھی بغیر ہماری تحریک یا درخواست کے مباحثہ کے لیے مدعو فرمایا - ان صاحبان کی تحریرون اور تقریرون سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ضد اور تعصب کو چھوڑ کر جو بات انہین سچی اور معقول نظر آوے گی اسکو بلا رعایت قومیت و ملت قبول کرنے مین عذر نہین کرین گے - ان اصحاب کی اس منشائے تحقیق کو دیکھکر ہمین نہایت خوشی ہوئی تھی کہ یہ تعلیم یافتہ جماعت سچائی کو قبول اور ناراستی کو ترک کرنے مین سچی جرأت اور آزادی سے کام لینگے اسلئے ہم نے ۲۳ اور ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء کے جلسون مین حاضر ہو کر مسئلہ نیوگ پر جو ایک غیر معقول و غیر معتدل و خلاف فطرت و خلاف اصول تمدن و معاشرت و اصلیت اور انسان کی روحانیت اور اخلاق پر بدترین اثر ڈالنے والا ہے - مختصر طور پر چند اعتراضات جو نہایت واضح تھے پیش کر دئے - اور اس کی حقیقت جیساکہ ستیارتھ پرکاش یعنے وید بہاشی پنڈت دیانند صاحب مین درج ہے جلسہ مین کھولکر سنادی گئی - آریہ صاحبان نے مسئلہ طلاق کو نیوگ کیساتھ مقابلہ کرنا چاہا - اگرچہ دو امور کا باہمی مقابلہ کرنے کے لئے ان اشتراک اور مناسبت کا ہونا ضروری ہوتا ہے - بدون اسکے مقابلہ کی درخواست کرنا معقول نہین ہوسکتا - اور نیوگ اور طلاق مین کوئی مشارکت اور مشابہت اور مناسبت نہین - یہ دونون بالکل مختلف الکیفیات ہین کیونکہ نیوگ تو اسکا نام ہے کہ جس مین بیوہ عورت اور رنڈوا مرد نیوگ کرائین یا کرین یا خاوند اپنی بیاہتا بیوی کو دیگر مردون سے ہمبستری کرنے کی اجازت دے اور بیرج داتا کی خوشنودی اور آسایش کے لئے آپ سامان مہیا کرے - اس مین گو عورت دس تک بھی غیر مردون سے نیوگ کرائے لیکن پھر بھی اسی خاوند کی بیوی بدستور رہتی ہے - اور تعلق شادی مین کچھ فرق نہین آتا بلکہ جو اولاد غیرون کے نطفہ سے حاصل کرتی ہے وہ اسی پتی کی اولاد کہلاتی ہے - بمقابل اسکے طلاق مین یہ کیفیت ہے کہ جہان یہ واقعہ ہو جائے وہان نہ تو وہ مرد مطلقہ عورت کا خاوند ہی رہتا ہے اور نہ عورت اس شخص کی بیوی رہتی ہے - تعلق شادی بالکل فسخ اور قطع ہو جاتا ہے اور طلاق کے بعد کی اولاد غیرون کے نطفہ سے حاصل کی ہوئی کے ساتھ اس مرد کو کوئی واسطہ ہوتا ہے جسکا نطفہ ہوتا ہے اسی کی اولاد کہلاتی اور رہتی ہے - طلاق اسوقت واقعہ ہو سکتی ہے جب حدود اللہ قائم نہ رہین اور جس طرح کہ دکھ دینے والے سڑے گلے عضو کو ڈاکٹر کاٹ کر وجود سے علیحدہ کر دیتا ہے - تو پھر وہ کٹا ہوا عضو اس بدن کا جزو نہین رہتا اسی طرح مطلقہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے علیحدہ کئے جاتے ہین - لیکن چونکہ آریہ صاحبان نے اپنے اشتہارون اور تقریرون مین طلاق کا مقابلہ نیوگ سے کرنے پر بہت زور دیا اس لئے ہماریطرف سے ان ہر دو مسائل پر یکجائی طور پر بیان کیا گیا +

اس بات کے ختم ہو جانے کے بعد آریہ سماج نے ہماری کسی تحریک کے بغیر ان مسائل پر ہم اہل اسلام سے سلسلہ بحث ختم کر دیا چنانچہ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹرایٹ لا پریزیڈنٹ آریہ سماج نے ۳۰ - اپریل کے جلسہ مین بھی اعلان کر دیا تھا کہ آیندہ نیوگ کے متعلق بحث سناتن دھرم والون سے ہو گی اسکے بعد جلسہ برخاست کیا گیا +

تھوڑے ہی دنون بعد آریہ سماج نے پھر از سر نو اسی بحث کو چھیڑنا چاہا چنانچہ ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب احمدی کی خدمت مین ایک چھٹی سکرٹری آریہ سماج کیطرف سے موصول ہوئی جس مین انہون نے یہ درخواست کی تھی - جسکے جواب مین یہ عرض کیا گیا کہ ہم سے زبانی مباحثہ تو آپ بند فرما چکے ہین اور بقول آپ کے پریزیڈنٹ صاحب کی

زبانی بحث اسقدر ہو چکی ہے کہ لوگون کو اپنے لئے ان ہر دو مسائل پر صحیح رائے قائم کرنے کے لئے کافی ہو پھر اسی بحث کو زبانی جاری کرنا ان ہی امور کا اعادہ ہوگا اور اس سے سوائے تضیع اوقات اور کوئی بین فائدہ نہ ہوگا اگر آپ واقعی طور پر ہم سے ان دونون مسائل کے متعلق ایک روشن اور قطعی فیصلہ کرنا چاہتے ہین تو ہم مفصلہ ذیل تجاویز پیش کرتے ہین جن سے بہتر اور کوئی فیصلہ کی صورت تجویز نہین ہو سکتی اور وہ تجاویز یہ ہین کہ ۔

(۱) آپ کو مسئلہ طلاق پر جسقدر اعتراضات ہماری ان مسلم کتب دینی کی بنا پر ہین وہ جمع کر کے ہمارے پیش کرین جن کتب کو ہم سند مانتے ہین (اور یہ کتاب قرآن کریم ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اس حد تک کہ قرآن کے معارض نہ ہون) اسی طرح ہم اہل اسلام مسئلہ نیوگ پر آپ کی کتب مسلمہ (وید اور ستیارتھ پرکاش) کے بنا پر اعتراضات آپ کے پیش کرینگے (۲) فریقین کے اعتراضات مشہور مذہبی اور دوسری اخبارات فریقین مین شائع کئے جائین (۳) ان اعتراضون کے جواب دینے کے لئے کافی مہلت فریقین کو ہونی چاہئے اور دونون قومون مین سے جو شخص چاہے (متانت اور معقولیت سے) جوابات لکھکر اپنی قوم کے سکرٹری کی خدمت مین بھیجدے (باقی آئندہ)

نیا اردو ریلوے ٹائم ٹیبل

یہ ٹائم ٹیبل ہمین محمد فضل حسین صاحب بسمل کلاتھ مرچنٹ بک سیلر اینڈ پبلشر مراد آباد کیطرف سے بغرض ریویو پہونچا ہے چونکہ ریویو کا اصلی مفہوم ایک شے کے حسن و قبح پر نظر ڈالنا ہے اس لئے اس کی نسبت ہماری یہ رائے ہے کہ اہل ہند کو اس کی بڑی ضرورت تھی جسے بسمل صاحب نے پورا کیا ہے اور اسمین صرف ریلوے ٹرینون کی آمد و رفت کے اوقات اور سٹیشنون کے نام وغیرہ ہی درج نہین ہین بلکہ ایک بڑا ذخیرہ دیگر ضروری معلومات کا بھی ساتھ دیا ہے ۔ سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۴ء اور سنہ ۱۹۰۵ء کی جنتری ۔ سفر ریل کے متعلق قانون اور کار آمد باتین ۔ غیر ممالک کے واسطے پروانہ راہداری ۔ جنتری برآورد تنخواہ تار گھرون اور ڈاکخانون کے قانون ۔ سکون کا تبادلہ ۔ طلوع و غروب ماہتاب اور دوسری مفید خبریں کہ جنسے کسی مہینے کی کسی تاریخ کا پتہ مل سکے وغیرہ وغیرہ مفید مضامین کا ذخیرہ ہے مگر تاہم ایک ٹائم ٹیبل کی حیثیت سے جو احتیاط اسکے طبع کرنے مین ہونی چاہئے تھی وہ ملحوظ نہین رکھی گئی ہم امید کرتے ہین کہ بسمل صاحب آئندہ ہر ایک امر کو بڑی احتیاط کے ساتھ درج فرماوینگے اور حتی الوسع نوع انسان کے فوائد کو اپنے ذاتی فوائد پر ترجیح دیکر رضائے الہی کے پہلو کو مقدم رکھینگے خدا تعالے فرماتا ہے ۔ جو شئے نوع انسان کو زیادہ فائدہ رسان ہوتی ہے وہ بہت دیر زمین پر قائم رہتی ہے ۔ خط ۔ کاغذ ۔ صحت ۔ اور ریلوے کے متعلق ضروری اطلاعون کو بہت تفصیل کے ساتھ درج ہونا چاہئے موجودہ تفصیلات ہماری نظر مین کافی نہین ہین مگر تاہم ایک بڑی ضروری خدمت کو سرانجام دینے کی غرض سے ہم مصنف کے شکر گذار ہین خدا تعالے اون کو اس سے زیادہ قومی خدمات کی توفیق عطا کرے +

یہ ٹائم ٹیبل بانکی پور ۔ اعظم گڑھ ۔ لکھنؤ ۔ بھوپال ۔ مدراس ۔ کراچی ۔ مراد آباد ۔ علیگڈھ وغیرہ ریلوے اسٹیشنون پر ایجنٹون اور ملازمون کے ذریعہ فروخت ہوتا ہے ۔ قیمت اس کی صرف ۴ ہے مگر ہم پبلک کی خیر خواہی کو مدنظر رکھکر سفارش کرتے ہین کہ اس کی قیمت مین ضرور کمی ہونی چاہئے +

سیالکوٹ کی احمدی جماعت نے ایک بڑا سائبان مسجد اقصے قادیان کے لئے بھیجا ہے اور اس سے پیشتر بھی ایک سائبان اسی باہمت جماعت کیطرف سے آیا ہوا موجود ہے مگر چونکہ وہ صحن مسجد کے لئے کافی نہ تھا اب اس دوسرے سائبان کے آجانے سے نمازیونکو بہت آرام حاصل ہوگا خدا تعالے سیالکوٹ کی احمدی جماعت کے مال و جان مین برکت دے اور دوسری احمدی جماعتون کو توفیق دے کہ ایسے حسنات مین وہ سیالکوٹ والون سے پیچھے نہ رہین ۔ جہانتک ہم دیکھتے ہین ۔ ہمارے سیالکوٹی بھائی بلحاظ تعداد جماعت و اخلاص و مقدار چندہ وغیرہ اکثر جماعتون پر سبقت لے گئے ہوئے ہین +

نظم

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۲۰ مطبوعہ ۵ جون سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۹

جناب مہدیکا زور بازو ہر ایک منکر کا سر شکن ہے
ہر اک جو اٹھا مقابلہ مین گرا وہ آخر بہ نیم جانی
وہ مہدی آخری زمان ہے خدا کی غیرت کا وہ نشان ہے
وہ دین احمد کا پہلوان ہے ہے ختم اسپر یہ پہلوانی
اگر نہین اسکے پاک چہرہ مین نور مولا کا ایک عالم
تو کیون ہے ورد زبان پاکان جمال انور کی مدح خوانی
اگر نہین وہ خدا کا عاشق تو اسکے باطن مین کیون اثر ہے
ہزارون بندون نے اس کی صحبت مین پایا ہے فیض جاودانی
اگر نہین وہ بفضل یکتا ۔ اگر نہین وہ بعلم دریا
تو کس لئے عالمان جید نے آپ کی اتنی قدر جانی
اگر نہ تھا اسکے ساتھ مولا تو کیون ہوئی اسکی فتح ہر جا
فنا ہوئے اسکے سارے اعدا ہر ایک نے اسکی تیغ مانی
اگر نہین اسکے سر پہ قائم خدا کے اقبال کا ستارہ
تو کسلئے جابجا ہے جاری حضور والا کی حکمرانی
سمجھنا تم نے حکمرانی سے دنیوی حکم و بادشاہت
کہ وہ تو روحانی سلطنت ہے ہے ان کی سرکار آسمانی
تمام عالم اگر سراسر امنڈ آوے بجنگ مہدی
تباہ ہو جاوین سارے آخر یہ بات ہمنے ہے ٹھیک مانی
وہ کون ہین ہے کیا ہے نام انکا جو ہین صدی کے امام برحق
ہے نام نامی غلام احمد مسیح موعود قادیانی
ہزارون علما ہزارون صلحا ہزارون صفا و قار بندہ
ہزارون سنجیدہ لائق انسان ہزارون اشخاص خاندانی
مسیح کے بن چکے ہین خادم جہاز احمد مین چڑھ گئے ہین
خدا کی رحمت اب ایسے طوفان مین کرتی ہے انکی بادبانی
اسیقدر پر نہین ہوئی بس جناب مہدی کے خادمونکی
ابھی تو لاکھون کروڑون انسان ملک ہے نوبت نمر رانی
خدا نے فرمایا اب ارادہ کہ ہووے اسلام جگ مین غالب
بزور تحریر پاک مہدی بڑھیگا یہ حزب اسانی ۔
مسیح موعود کی جماعت بڑھیگی پھولے پھلیگی دائم
رہینگے مغلوب تا قیامت مخالفت کے تمام بانی
حضور والا کے سر پہ سایہ خدا کے الطاف کا ہے بیحد
ہر ایک چاکر ہے اس کے در کا امیر تیمور گورگانی
خدا کی رحمت کا وہ نشان ہے وہ دینی دعوت کا میزبان ہے
ہر اک سعید انکا میہمان ہے ہے ختم اسپر یہ میزبانی
دعاؤن کا مستجاب ہونا امور غیبی کا بھید کھلنا
بشارتونکا ظہور پانا یہ سارے انوار آسمانی
حضور مہدی مین ہین عیان یہ علامتین صفا اور روشن
ہے چشمدیدہ یہ ساری باتین نہین یہ کچھ قصے یا کہانی
غرض یہ ممکن نہین عزیز و کہ صادقونکے مقابلہ مین
کوئی مخالف فلاح پاوے یہ قول فیصل ہے آسمانی
یہ دوستانہ گذارش اپنی سنا دی ہم نے مخالفونکو
اگر نہ سمجھین تو سمجھے ان سے خدا کی غیرت بقہر مانی

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست ۱۰

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۹۶۷	عائشہ زوجہ سلطان	جوکہ خورد	گجرات
۹۶۸	فضل نمبردار	״	״
۹۶۹	حسن محمد ولد دولت بخش	دہاروالہ	״
۹۷۰	غلام جیلانی طالب علم ایف اے کلاس	لاہور	لاہور
۹۷۱	امام الدین ولد الٰہی بخش	پسرور	سیالکوٹ
۹۷۲	فرمان علی ملازم بارک ماسٹری	کوہاٹ	کوہاٹ
۹۷۳	شیخ عبدالعزیز صاحب ״	تابہ	نابہ
۹۷۴	ہمشیرہ مرزا عباس علی صاحب	خوشحالگڑہ	خوشی الگڑہ
۹۷۵	قاسم	سعداللہ پور	گجرات
۹۷۶	حسن بی بی	داعیوالہ	سیالکوٹ
۹۷۷	سندھی	״	״
۹۷۸	عائشہ بی بی	.	.
۹۷۹	نورنگ	.	.
۹۸۰	عیسیٰ	.	.
۹۸۱	فاطمہ	اٹھوالالان	گورداسپور
۹۸۲	دولت	״	״
۹۸۳	عائشہ	״	״
۹۸۴	عظیم بی بی	״	״
۹۸۵	ابراہیم ولد [illegible]	״	״
۹۸۶	فتح دین	.	.
۹۸۷	مہر دل خان صاحب اپیلنویس	مردان	پشاور
۹۸۸	بیگم بی بی ہمشیرہ عطا محمد صاحب اورسیر	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۹۸۹	امیر حسن پٹواری	اوجہ بیلہ	ہزارہ
۹۹۰	غلام احمد ولد محمد علی	کوٹلی یکی	سیالکوٹ
۹۹۱	غلام حسن ولد السوجوایا	رہتاس	جہلم
۹۹۲	مسماۃ اللہ جوائی	جہلم	״
۹۹۳	اہلیہ شیخ محمد بخش صاحب محرر محکمہ پولیس	کوئٹہ	کوئٹہ
۹۹۴	عبدالمجید ولد محمد بخش	״	״
۹۹۵	عبدالعزیز ״	״	״
۹۹۶	ہاجرہ ״	״	״
۹۹۷	اقبال بیگم ״	״	״
۹۹۸	ام ایوب اہلیہ محمد علی صاحب	کالا شاہ کالو	لاہور
۹۹۹	شیخ اسمٰعیل ولد عبدالعزیز	سوجی لائن	شملہ

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۰۰	والدہ محمد دین	گولیکی	گجرات
۱۰۰۱	امام علی صاحب کلارک دفتر	.	.
۱۰۰۲	شاہ پیر محمد سوداگر	برسمان	برسمان
۱۰۰۳	سید عبداللہ شاہ صاحب	سرگوبندپور	گورداسپور
۱۰۰۴	رسول بی بی دختر کرم الدین	احمدآباد	جہلم
۱۰۰۵	غلام فاطمہ ״	״	״
۱۰۰۶	محمد بخش	رعیہ	گجرات
۱۰۰۷	سلطان احمد	״	״
۱۰۰۸	غلام نبی ولد فیض بخش	پریم کوٹ	گوجرانوالہ
۱۰۰۹	احمد ولد اللہ بخش	״	״
۱۰۱۰	شیخ احمد ولد قطب الدین	.	سیالکوٹ
۱۰۱۱	فضل دین ولد الٰہی بخش	درکی وال	״
۱۰۱۲	سندھی ولد حاکم	سندرگڑھ	امرتسر
۱۰۱۳	نبی بخش ولد سردار	״	״
۱۰۱۴	محمد شفیع پوسٹ ماسٹر	جنڈولہ	.
۱۰۱۵	امام علی ولد پیر محمد	دہرمکوٹ رندہاوہ	گورداسپور
۱۰۱۶	قطب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	صاحبگڈہ	پٹیالہ
۱۰۱۷	سیف اللہ ولد کریم اللہ	״	״
۱۰۱۸	حشمت اللہ ولد قطب دین	״	״
۱۰۱۹	محمد اسمٰعیل ولد چراغ دین	نئے گکہڑ والی	شاہپور
۱۰۲۰	غلام قادر	صدر بازار	سیالکوٹ
۱۰۲۱	جلال دین صاحب امام مسجد	تلواڑہ	״
۱۰۲۲	سید محمد شاہ زمان صاحب	کوائی	ہزارہ
۱۰۲۳	عبدالرحمٰن ملازم ״	״	״
۱۰۲۴	کرم بی بی زوجہ الٰہی بخش	شکارپور	گورداسپور
۱۰۲۵	مہربان زوجہ سبحان	״	״
۱۰۲۶	تابو زوجہ گلاب	״	״
۱۰۲۷	جیوان زوجہ بوٹا	״	״
۱۰۲۸	جھنڈی زوجہ مندرا	״	״
۱۰۲۹	طالع بی بی زوجہ اللہ دتا	״	״
۱۰۳۰	عائشہ زوجہ رکھا	״	״
۱۰۳۱	حسینا بی بی زوجہ غلام فرید	״	״
۱۰۳۲	راجن بی بی زوجہ کیمان	״	״
۱۰۳۳	برکت بی بی زوجہ احمد	״	״
۱۰۳۴	نتھو ولد الہیا	نوان شہر	ہوشیارپور
۱۰۳۵	اہلیہ نتھو	״	״

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۳۶	اللہ دتا خیاط	پنڈی بھٹیاں	
۱۰۳۷	والدہ اللہ دتا	״	
۱۰۳۸	زوجہ اللہ دتا	״	
۱۰۳۹	مسماۃ اللہ جوائی دختر اللہ دتا	״	
۱۰۴۰	حیات محمد ولد ״	״	
۱۰۴۱	کرم الٰہی	لدھا سنگروالہ	لاہور
۱۰۴۲	حیات محمد ولد امیر بخش	رجوعہ	گجرات
۱۰۴۳	فتح بی بی زوجہ امیر بخش	״	״
۱۰۴۴	راجہ ولد ״	״	״
۱۰۴۵	شاہ محمد ولد حیات محمد	״	״
۱۰۴۶	علی محمد ولد ״	״	״
۱۰۴۷	زوجہ حیات محمد	״	״
۱۰۴۸	مسماۃ فضلاں دختر حسن محمد	״	״
۱۰۴۹	علی محمد ولد قطب الدین	״	״
۱۰۵۰	خان محمد ولد حسن محمد	״	״
۱۰۵۱	احمد دین ولد فضل	״	״
۱۰۵۲	اللہ جوائی زوجہ عمر بخش	״	״
۱۰۵۳	امام بی بی دختر ״	״	״
۱۰۵۴	بھاگی ״ ״	״	״
۱۰۵۵	بہشتاں زوجہ سلطان	״	״
۱۰۵۶	سردار بی بی دختر ״	״	״
۱۰۵۷	فضلاں بی بی زوجہ سکندر	״	״
۱۰۵۸	راج بی بی دختر ״	״	״
۱۰۵۹	طالع بی بی زوجہ خدا بخش	״	״
۱۰۶۰	زوجہ حسن محمد	״	״
۱۰۶۱	عمران دختر حسن محمد	״	״
۱۰۶۲	بیگم بی بی دختر ״	״	״
۱۰۶۳	محمد بخش ولد اللہ بخش	باہڑیانوالی	״
۱۰۶۴	بیگم بی بی والدہ محمد بخش	״	״
۱۰۶۵	اللہ بخش ولد خوشی محمد	کوٹھا کانیان	״
۱۰۶۶	گل فاطمہ زوجہ سید غلام شاہ صاحب ہیڈ کلارک دفتر سب کمشنر صاحب		یوگنڈا افریقہ

ہمارے مطبع مین چھپائی کے متعلق
ہر قسم کا کام عمدگی سے ہوتا ہے + اور اجرت مین بھی رعایت

انوارالاسلام پریس قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل صاحب پروپرائٹر چھپکر شائع ہوا+

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

سوائے خاص صورتوں کے بلاوصول پیشگی قیمت کسی کے نام پرچہ جاری نہیں کیا جاتا +

نمبر ۲۷ | قادیان دارالامان ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء مطابق ۷ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۱- جولائی ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

خالق اور مخلوق کے کلام میں فرق

تمباکو کے مضرات کے متعلق ایک انگریزی ٹریکٹ مجلس مین پڑہا جارہا تھا کہ جس مین قریباً کل بیماریون کا باعث تمباکو کا استعمال قرار دیا گیا تھا اور تمباکو کی مذمت مین بہت مبالغہ کیا ہوا تھا- اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا کی بات اور مخلوق کی بات مین کس قدر فرق ہوا کرتا ہے تو ساتھ ہی منافع بھی بیان کرتا ہے کیونکہ کوئی شے ایسی نہین ہے کہ جس مین کچھ پہلو نفع کا نہ ہو- لیکن مخلوق کی کلام کو دیکھو کہ نقصانات کے بیان کرنے مین کس قدر مبالغہ کیا ہے اور تمباکو کے نفع کا نام تک بھی نہین لیا +

تمباکو کے بارے مین اگرچہ شریعت نے کچھ نہین بتلایا لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہین کہ اگر پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ مین یہ ہوتا تو آپ اسکے استعمال کو منع فرماتے +

غریبون کی فضیلت امیرون پر

فرمایا کہ بڑا حصہ دین کا غربا نے لیا ہوا ہے دیکھا جاتا ہے کہ فسق وفجور اور ظلم وغیرہ اکثر امرا کے حصہ مین ہے اور صلاحیت اور تقوےٰ اور عجز ونیاز غربا کے ذمہ- پس گروہ غربا کو بدقسمت نہ خیال کرنا چاہیئے خدا کے ان پر بڑے فضل اور اکرام ہین- حقوق کی دو قسمین ہین ایک حق اللہ اور ایک حق العباد- حق اللہ مین بھی امراء لوگ سستی اختیار کرتے ہین مثلاً نماز کے وقت جماعت مین ان کو غربا کے پاس کھڑا ہونا عار معلوم ہوتا ہے اور ان کو حقیر جانتے ہین اپنے پاس ان کو بٹھانا حقارت خیال کرتے ہین غرضیکہ اس طرح سے حق اللہ کے بجالانے مین وہ بے نصیب رہتے ہین- کیونکہ مساجد تو اصل مین بیت المساکین ہوتی ہین حق العباد مین ان کو خاص خاص خدمتون مین حصہ نہین مل سکتا کیونکہ جو غریب ہوتا ہے اسکو کسی قسم کی خدمت سے بھی انکار نہین ہوتا- پاؤن وہ دبا سکتا ہے پانی لا سکتا ہے کپڑے دھو سکتا ہے اور بھی ادنےٰ سی ادنےٰ خدمت حتّےٰ کہ نجاست پھینکنے کا موقعہ ہو تو وہ بھی بجا لا سکتا ہے لیکن امراء کو ایسے کامون سے ننگ وعار ہوتی ہے وہ انکو امارت کے خلاف خیال کرتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث بالکل سچی ہے کہ مساکین پانچسو برس اول جنت مین جاوینگے +

۱۲- جولائی ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

عبد الغفور نامی ایک شخص کے آریہ مذہب اختیار کرنے پر فرمایا کہ اس طرح کے ارتداد سے اسلام کو کسی قسم کا نقصان نہین پہونچتا یکجائی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ آیا اسلام ترقی کر رہا ہے یا تنزل- آنحضرت صلعم کیوقت جو بعض لوگ مرتد ہو جاتے تھے تو کیا ان سے اسلام کو نقصان پہونچتا تھا ہرگز نہین بلکہ میرا خیال ہے کہ یہ پہلو انجام کار اسلام کو ہی مفید پڑتا ہے اور اس طرح سے اہل اسلام کے ساتھ اختلاط کی ایک راہ کھلتی ہے- اور جب خدا تعالےٰ نے ایک جماعت کی جماعت اسلام مین داخل کرنی ہوتی ہے تو ایسا ہوا کرتا ہے کہ اہل اسلام مین کچھ اُدھر چلے جاوین- خدا کے کام بڑے دقیق اور اسرار سے بھرے ہوئے ہوتے ہین ہر ایک کی سمجھ مین نہین

www.aaiil.org

۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں + شام کے وقت بوجہ دوران سر حضرت اقدس نے نماز مغرب کے نوافل بیٹھکر ادا کئے بعد ازان آندھی اور بارش کے آثار نمودار ہوئے اور تجویز ہوئی کہ نماز عشاء جمع کر لیجاوے چونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت ناساز تھی اسلئے تشریف لے گئے مگر تاہم باجماعت نماز کا اسقدر آپ کو خیال تھا کہ تاکید فرمائی کہ تکبیر زور سے کہی جاوے کہ مین اندر سن لون اور باجماعت نماز ادا ہوجاوے +

عورتون کو وعظ

جو کہ حضرت اقدس ؑ نے ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو اندرون خانہ بوقت بین العصر والمغرب فرمایا تھا اور دروازہ سے باہر دیوار کی اوٹ مین کھڑے ہو کر قلمبند کیا گیا چونکہ اکثر بچگان بھی عورتونکے ہمراہ تھے جو اکثر شور کر کے سلسلہ تسامع کو توڑ دیتے تھے اسلئے جہانتک بشریت کی استعداد نے موقع دیا اسکو بلفظہٖ نوٹ کیا گیا ہے +

اگرچہ آنحضرت صلعم کی بیویون سے بڑھکر کوئی نہین ہوسکتا مگر تاہم آپ کی بیویان سب کام کر لیا کرتی تھین جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھین اور ساتھ اسکے عبادت بھی کرتی تھین چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسہ لٹکا رکھا تھا کہ عبادت مین اونگھ نہ آوے۔ عورتون کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندون کا حق ادا کرنا ہے اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجالانا ہے خدا کا شکر کرنا اور خدا کی تعریف کرنی یہ بھی عبادت ہے دوسرا ٹکڑا عبادت کا نماز کو ادا کرنا ہے۔ کوئی شخص نواب تھا صبح کو نماز کے لئے نہین اٹھتا تھا ایک مولوی نے اسے وعظ سنایا اس پر نواب نے اپنے خادم کو کہا کہ مجھ کو صبح کو اٹھا دینا خادم نے دو تین مرتبہ اسکو جگایا جب ایک مرتبہ جگایا تو اس نے دوسری طرف کروٹ بدل لی جب دوبارہ اسطرف ہو کر جگایا۔ پھیر اور طرف ہوگیا جب تیسری مرتبہ جگایا تو اس نے اٹھکر اس کو خوب مارا اور کہا کمبخت جب ایک مرتبہ نہین اٹھا تو تجھے معلوم نہ ہوا کہ ابھی نہ اٹھونگا پھر کیون جگایا اور اتنا مارا کہ وہ بیچارا بیہوش ہوگیا آپ ہی تو مولوی سے وعظ سنکر اسکو کہا تھا کہ مجھکو اٹھا دینا پھر جب اسنے جگایا تو اس بیچارے کی شامت آئی اسکی وجہ یہ ہے کہ جسکے پاس بہت سا حصہ جاگیر کا ہوتا وہ ایسے غافل ہوجاتے ہین کہ حق اللہ کا انکو خیال نہین آتا۔ امرا مین بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عبادت نہین کر سکتے۔ اور نہ دوسرا حصہ خلقت کیخدمت کا ان سے ادا ہوتا ہے خلقت کیخدمت کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی سلام کرتا ہے تو بھی برا مناتے ہین ایسا ہی عورتونکا حال ہے کوئی چھوٹی عورت آوے تو چاہیئے کہ بڑی کو سلام کرے۔ یہ دو ٹکڑے شریعت کے ہین حق اللہ اور حق العباد۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھو کہ کسقدر خدمات مین عمر کو گذارا اور حضرت علی کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی .... حضرت ابوبکر نے ایک بڑھیا کو ہمیشہ حلوا کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔ غور کرو کہ یہ کسقدر التزام تھا کہ جب آپ فوت ہوگئے تو اس بڑھیا نے کہا کہ آج ابو بکر فوت ہوگیا اسکے پڑوسیون نے کہا کہ کیا تجھکو الہام ہوا یا وحی ہوئی تو اس نے کہا نہین آج حلوا لیکر نہین آیا اسواسطے معلوم ہوا کہ فوت ہوگیا (یعنے زندگی مین ممکن نہ تھا کہ کسی حالت مین بھی حلوا نہ پہونچے) دیکھو کسقدر خدمت تھی ایسا ہی سب کو چاہیئے کہ خدمت خلق کرے ایک بادشاہ اپنا گذارہ قرآن شریف لکھکر کیا کرتا تھا۔ اگر کسی کو کسی سے کراہت ہووے اگرچہ کپڑے سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو تو چاہیئے کہ وہ اس سے الگ ہوجاوے مگر روبرو ذکر نہ کرے کہ یہ دل شکنی ہے اور دل کا شکستہ کرنا گناہ ہے اگر کھانا کھانیکو کسی کے ساتھ جی نہین کرتا تو کسی اور بہانہ سے الگ ہوجاوے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ

لاجناح علیکم ان تاکلوا جمیعًا او اشتاتًا ط

مگر اظہار نہ کرے یہ اچھا نہین اگر اللہ تعالے کو تلاش کرنا ہو تو مسکینونکے دل کے پاس تلاش کرو اسی لئے پیغمبرون نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہیئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کرین اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آوگے تو یہ سوال نہ کرونگا کہ تمہاری قوم کیا ہے بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہ خدا ذات کو نہین پوچھیگا اگر تم کوئی برا کام کروگی تو خدا تم سے اسواسطے درگذر نہ کریگا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔ پس چاہیئے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھکر کیا کرو اگر کوئی چوہڑا اچھا کام کریگا تو وہ بخشا جاوے گا اور اگر سید ہو کر کوئی برا کام کرے گا تو وہ دوزخ مین ڈالا جاوےگا حضرت ابراہیم ؑ نے اپنے باپ کیواسطے دعا کی وہ منظور نہ ہوئی۔ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کو کہینگے کہ اے اللہ تعالے مین اپنے باپ کو اس حالت مین دیکھ نہین سکتا۔ مگر اسکو پھر بھی رسہ ڈالکر دوزخ کیطرف گھسیٹکر ذلت کے ساتھ لیجاوینگے (یہ عمل نہونے کی وجہ سے ہے کہ پیغمبر کی سفارش بھی کارگر نہ ہوگی +) کیونکہ اس نے تکبر کیا تھا پیغمبرون نے غریبی کو اختیار کیا جو شخص غریبی کو اختیار کریگا وہ سب سے اچھا رہیگا۔ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے غریبی کو اختیار کیا کوئی شخص عیسائی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضرت نے اس کی بہت سی تواضع خاطرداری کی وہ بہت بھوکا تھا حضرت نے اسکو خوب کھلایا کہ اسکا پیٹ بہت بھر گیا رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی جب وہ سوگیا تو اسکو بہت زور سے دست آیا کہ وہ روک نہ سکا اور رضائی مین ہی کر دیا جب صبح ہوئی تو اس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھکر کراہت کرینگے شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا جب لوگون نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے اس مین دست پھرا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تاکہ مین صاف کرون لوگون نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیون تکلیف اٹھاتے ہین ہم جو حاضر ہین ہم صاف کر دینگے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا اس لئے میرا ہی کام ہے اور اٹھکر پانی منگاکر خود ہی صاف کرنے لگے وہ عیسائی جبکہ ایک کوس نکلگیا تو اسکو یاد آیا کہ اسکے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پر بھول آیا ہون اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اسکے پاخانہ کو رضائی پر سے خود صاف کر رہے ہین اسکو ندامت آئی اور کہا کہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو مین کبھی اسکو نہ دھوتا اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص کہ جس مین اتنی بےنفسی ہے وہ خدا تعالے کیطرف سے ہے پھر وہ مسلمان ہوگیا کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب لڑکون کی طرف راستہ مین دیکھا کرتے تھے تو اتنی شفقت کیا کرتے تھے کہ وہ لڑکے سمجھا کرتے کہ یہ ہمارا باپ ہے۔ اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جو عورتین کسی اور قسم کی ہون ان کو دوسری عورتین حقارت کی نظر سے نہ دیکھین اور نہ مرد ایسا کرین کیونکہ یہ دل دکھانے والی بات ہے ورنہ اللہ تعالے اُن سے مواخذہ کریگا یہ بہت بری خصلت ہے یہ ٹھٹھا کرنا اللہ تعالے کو بہت برا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس سے دل نہ دکھے وہ بات جائز رکھی ہے جہانتک ہوسکے ان باتون سے پرہیز کرے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ عمل والے کو مین کس طرح جزا دونگا +

فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی + جو شخص میرے حکمون کو نہین مانیگا مین اسکو بہت بری طرح سے جہنم مین ڈالونگا اور ایسا ہوگا

کہ آخر جہنم تمہاری جگہ ہوگی + واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ھی الماوٰے اور جو شخص میری عدالت کے تخت کے سامنے کھڑا ہونیسے ڈریگا اور خیال رکھیگا تو خدا تعالےٰ فرماتاہے کہ مین اسکا ٹھکانا جنت مین کرونگا قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ فرماتاہے - کہ عبس وتولّٰی ان جاءہ الاعمی ومایدریک لعلّہ یزکّٰی + اَو یذکّر فتنفعہ الذکرے + اس سورۃ کے نازل ہونے کی وجہ یہ تھی آنحضرت کے پاس چند قریش کے بڑے بڑے آدمی بیٹھے تھے آپ انکو نصیحت کررہے تھے کہ ایک اندھا آگیا اس نے کہا کہ مجھ کو دین کے مسائل بتلا دو حضرت نے فرمایا کہ صبر کرو اسپر خدا نے بہت غصہ کیا آخر آپ اسکے گھر گئے اور اسے بلا کر لائے اور چادر بچھادی اور کہا کہ تو بیٹھ اس اندھے نے کہا کہ مین آپ کی چادر پہ کیسے بیٹھون آپ نے وہ چادر کیون بچھائی تھی اسواسطے کہ خدا کو راضی کرین تکبر اور شرارت بُری بات ہے ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہوجاتے ہین لکھاہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہان بارش نہوئی تھی ایک روز بارش ہوئی تو پتھرون پر اور روڑیون پر بھی ہوئی تو اسکے دل مین اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتون اور باغات کے واسطے ہے یہ کیا بات ہے کہ پتھرون پر ہوئی یہی بارش کھیتون پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا اسپر خدا نے اسکا سارا ولی پنا چھین لیا آخر وہ بہت ساغمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اسکو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیون کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے - اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ مین رسا ڈالکر پتھرون پر گھسیٹتا پھر اس نے کہا کہ ایسا کیون کرون اس عابد نے کہا کہ جس طرح مین کہتا ہون اسی طرح کرو آخر اس نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اسکی دونون ٹانگین پتھرون پر گھسیٹنے سے چھل گئین تب خدا نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا - اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہین ذرہ زیادہ بارش ہوجاوے تو کہتے ہین کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش مین ہو تو کہتے ہین کہ اب ہمکو مارنے لگاہے یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہین دیکھو تقوے کیسا گم ہوگیا ہے اگر ایک دو آنہ رستے مین ملجاوین تو جلدی سے اٹھا لیتاہے اور پھر اسکو کسی سے نہین کہتا حالانکہ تقوے کا کام یہ تھا کہ اسکو سب کو سناتا اور جسکے ہوتے اسکے حوالہ کرتا - پھر کہتے ہین کہ بارش نہین ہوتی بارش کیسے ہو اللہ تعالےٰ بہت سے گناہ تو معاف ہی کردیتاہے - اگر زیادہ بارش ہو تو دہائی دیتے ہین اگر دھوپ زیادہ ہو تو بھی دوہائی دیتے ہین ان سب حالتون مین انسان تقوے سے خالی ہوتاہے پس چاہئے کہ صبر کرے اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہوکر تو روٹی کھانی حرام ہے انسان کو چاہئے کہ کبھی خدا پر اعتراض نکرے دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہان ۱۲ لڑکیان ہوئین آپنے کبھی نہین کہا کہ لڑکا کیون نہ ہوا اور جب کوئی غم ہوتا تو انا للّٰہ ہی کہتے رہے - اب اگر کسی کا لڑکا مر جاوے تو برس برس تک روتے ہین اگر اللہ تعالےٰ کشایش دیوے تو تعریف کرتے ہین مگر ذرا سختی آجاوے تو فوراً پھر جاتے ہین - ایک شخص کی یہان بیوی فوت ہوگئی وہ فوراً دہریہ ہوگیا انسان کو چاہئے کہ علاقہ خدا کے ساتھ ایسا رکھے کہ کبھی سختی آوے تو توڑنا نہ پڑے گویا کبھی نہین آئی + حضرت ایوب عم کتنے صابر تھے کہ خدا تعالےٰ نے شیطان سے کہا کہ دیکھ میرا بندہ کتنا صابر ہے اس نے کہا کہ کیون نہو بکریان بہت ہین آرام سے کھاتا پیتاہے - خدا نے فرمایا کہ مین نے تجھکو اس کی بکریون پر مسلط کیا اس نے سب کو فنا کردیا اور حضرت ایوبؑ کے خادم نے خبر پہونچائی کہ تمہاری بکریان سب مرگئین آپنے فرمایا کہ تو یون کیون کہتاہے کہ میری بکریان مرگئین وہ تو خدا کی تھین اس نے اپنی امانت واپس لے لی پھر شیطان سے خدا نے فرمایا کہ دیکھ میرا بندہ ایوب عم کیسا صابر ہے اس نے کہا کہ ہان اسکو یہ خیال ہے کہ اونٹ بہت سے ہین بکریان فنا ہوگئین تو کیا ہوگیا ان سے سب طرح کے کام چل سکتے ہین - خدا نے فرمایا کہ مین نے تجھکو اونٹون پر بھی مسلط کیا پھر سب اونٹ فنا ہوگئے اور اسیطرح خادم نے خبر دی تو حضرت ایوب عم نے وہی کہا کہ میرے نہین تھے یہ تو خدا نے دیئے تھے اس نے واپس لے لئے پھر کیا افسوس ہے - پھر شیطان سے خدا نے فرمایا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے اس نے کہا کہ اسکے دل مین تقویت ہے کہ گائیان بہتیری ہین ان سے سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے آخر ان پر بھی اسی طرح شیطان کو مسلط کیا گیا - وہ بھی فنا ہوگئین اور حضرت ایوبؑ نے صبر کیا - پھر خدا نے فرمایا تو شیطان نے جواب دیا کہ اسکے پاس فرزند بہتیرے ہین دل مین جانتاہے کہ کیا ہوا یہ جیتے ہین تو پھر بہت سا مال اکٹھا ہوجاوے گا خدا نے اسکے فرزندنکو بھی وفات دیدی - پھر شیطان نے کہا کہ خدایا اس کی تندرستی بہت ہے اسکو اس کی بدولت سب کچھ مل سکتاہے آخر یہ ہوا کہ نہایت بیمار ہوگئے اور تندرستی بھی جاتی رہی - مگر صبر کیا اور پھر خدا نے شیطان سے کہا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے - شیطان چپ سا ہوگیا مگر ان کی بیوی جو ہمیشہ کھانا پکایا کرتی تھی شیطان اسکو راستہ مین ملا اور ایک بڈھی کی شکل مین اس سے کہا کہ تیرا خاوند ایسا ہی ایسا ہے تو اس کی کیون خدمت کرتی ہے اس نے یہ بات حضرت ایوب عم سے کہی انہون نے کہا کہ وہ تو شیطان تھا تو نے اسکی بات کیون میرے پاس کہی مین اچھا ہوکر تجھکو سو بید مارونگا + پھر خدا کی رحمت ہوئی تو ایوب علیہ السلام کے پاس فرشتہ آیا اور اپنے پاؤن مار کر ایک چشمہ نکالا اس مین نہانے کیواسطے کہا حضرت ایوب عم اس مین نہاکر اچھے ہوگئے اور پھر بیوی کیطرف متوجہ ہوئے تو چونکہ آپ نے قسم کھائی تھی اللہ تعالےٰ نے سمجھایا کہ بیوی تمہاری بے قصور ہے صرف ایک جھاڑو جسکے سو بید لگے اسکے بدن سے چھو دو تاکہ قسم جھوٹی نہووے - اب دیکھو کہ کتنا صابر ہونا ان کا ثابت ہوا ان کا قصہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف مین باوجودیکہ صدہا سال گذرگئے تھے نقل کیا ہے اور پھر اللہ تعالےٰ فرماتاہے کہ ولنبلونکم بشئٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال والانفس والثمرات الخ کبھی ہم تمکو نہایت فقر و فاقہ سے آزمائین گے اور کبھی تمہارے بچے مرجاوینگے - تو جو لوگ مومن ہین وہ کہتے ہین کہ یہ خدا کا ہی مال تھا - ہم بھی تو اسی کے ہین - پس خدا تعالےٰ فرماتاہے کہ انہی لوگون نے جو صبر کرتے ہین میرے مطلب کو سمجھاہے ان پر میری بڑی رحمتین ہین جنکا کوئی حد و حساب نہین تو دیکھو کہ یہ باتین ہین ان پر عمل کرنا چاہئے غریب آدمی کے ساتھ تکبر کے ساتھ پیش نہین آنا چاہئے +

کسر صلیب

سپر چولزم ایک علم ہے جو علم توجہ کی ایک شاخ ہے - ایک خاص قسم کی مشق سے ایک انسان کو بیہوش کردیا جاتاہے اور اس کی روح دوسری روحون سے ملاقات کرکے کچھ حالات دریافت کرسکتی ہے مگر یہ سب کچھ ایک حد تک ہوتاہے اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس علم کے ماہر حقیقی علم غیب کے جاننے پر قادر ہوجاتے ہین - امریکہ مین اس علم کی ایک سوسائٹی نے جہانپر حضرت مسیح عم کی قبر اور موت کے اشتہارات روانہ کئے گئے تھے اس سوسائٹی نے اسپر اپنی رائے کا اظہار ایک خط کے ذریعہ سے کیاہے جسے ہم ذیل مین درج کرتے ہین - اسوقت یہ ہمارا مقصود نہین ہے کہ ہم اس علم پر

………اسکی تاریخ مقرر ہوئی ہے + (۳) نیا مقدمہ جو کہ حکیم فضلدین صاحب کیطرفسے بنام مولوی کرم الدین صاحب زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند بجرم سرقہ کتاب نزول المسیح دائر کیا ہوا ہے جسکی اول تاریخ پیشی ۲۰ جولائی تھی اسمین صرف مستغیث کا بیان لیا گیا ہے - اور آیندہ ۱۳ - اگست تاریخ پیشی قرار دی گئی ہے +

بحث کرین کہ اس کے عامل کہانتک اپنے دعاوی مین راستی پر ہین صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ خدا کے وعدون کے موافق حضرت مسیح موعود اسلام کے انتشار روحانیت سے کس طرح زمین کا تختہ پلٹ دیا ہے اور دلون اور داغون مین تغیر پیدا کر دیا ہے - اور آپ کی تائید مین کس طرح اہل زمین عیسویت کی تردید مین ہاتھ بٹا رہے ہین اور مسیح کو آسمان سے اتار کر زمین مین ایک میت دفن شدہ ثابت کیا جا رہا ہے - اس خط کا خلاصہ یہ ہے +

ڈیر سر

آپ کی چٹھی اور دوسرے کاغذات وصول ہوئے اس اپنی چٹھی کے ساتھ ایک علیحدہ پیکٹ مین وزلی کے دو لکچر ارسال کرتا ہون جہانتک مین خیال کرتا ہون مسیح علیہ السلام کی نسبت جسقدر بیانات درج کاغذات ہین ہماری روحانی تعلیم کے لحاظ سے وہ بالکل ٹھیک ہین کسی دوسرے حلقہ مین ڈی ایل ٹودی ڈیوٹ ٹال موگا سے مین پھر دریافت کرونگا - میرا خیال ہے کہ بعض اعلے درجہ کی روحون نے بھی ہمین بتلایا ہے کہ مسیح واقعہ صلیب سے ۲۰ سال بعد فوت ہوا ہے اور یہ بھی خبر دی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ایک پیتل کی تختی ملیگی جو کہ اسوقت ریت مین دبی ہوئی ہے جس پر مسیح کی موت کے متعلق تمام ضروری باتین پائی جاوینگی +

...... روحون کی ہدایت کے مطابق ہم عنقریب پہاڑون مین جانے والے ہین جہان ہمین عمدہ ہوا عمدہ پانی ملیگا عالم ارواح نے ہمین بتلایا ہے کہ وہ ہم مین ہو کر لکچر دیوینگے گیت گا دینگے اور ہر ایک باجے کو بجا دینگے - اور ہمارے دو گروہ ہر ایک قسم کے بیمارونکو شفا بخشینگے اور ہمین ایسے ذرائع ملینگے کہ جن کے وسیلہ سے ہم سچے روحانی کامون کی اشاعت کر سکین بالکل وہ لٹریچر ہوگی جو کہ عالم ارواح سے ہمین بتلائی جاویگی اور ہمین سب سے اعلے وہ مقام دیا جاویگا جو کہ فانی عالم کو دیا جا سکتا ہے +

مین ۲۰ سال تک پادری کا کام کرتا رہا ہون نیز اتفاقیہ اس کام مین ایک خصوصیت سے یقین دلانے والے ذریعہ سے راہ نمائی کیا گیا کہ مین اس کی حقیقت سے انکار کر ہی نہ سکا - مجھے اس علم کے خطرات کا بھی علم ہے +

روحین بتلاتی ہین کہ ایک نیک روح کی جگہ بد یا وحشی روحین ہوا کرتی ہین اور اس لئے جو شخص صرف نیکی اور روحون کی تعلیم چاہتا ہے ان کو چاہیئے کہ حرف بحرف انکی ہدایتون پر عمل کرے +

ہمین سوائے مرغی کے چوزون اور مچھلی کے کسی اور شے کے کھانے کی اجازت نہین ہے - ہمین اپنے جسمون کو پاک صاف رکھنا پڑتا ہے اور جو جسم تمباکو - شراب یا مارفیا سے آلودہ ہو اعلے درجہ کی روحون کی اوس سے ملاقات نہین ہوتی میرے نزدیک یہ ایک عظیم الشان اور پاکیزہ کام ہے +

ہمین بہت خوشی ہوگی اگر آپ اپنے کام اور تجارب کی نسبت زیادہ اطلاع دیوینگے اور اگر آپ لکھین گے تو ہم بھی آپ کو جواب دیوینگے +

راقم ڈی ٹی براانٹ از تبین سٹی کولو

۱۲ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۲۶ مطبوعہ ۱۷ جولائی صفحہ ۲۰۲

(۴) ایک مجلس جس مین آریہ اور مسلمان مساوی التعداد ہون اور جسکا ایک سکرٹری مسلمان ہو اور دوسرا آریہ قائم کیجائے - دونون سکرٹریون کے پاس اپنی اپنی قوم کے اصحاب جواب لکھکر روانہ کر دین پھر وہ جماعت قومی اپنی قوم کے تمام جوابات مین سے منتخب کر کے جو بہترین جواب انہین نظر آوین انکو اخبارون مین شایع کرادین (۵) پھر اسکے بعد یہ تمام کارروائی ایک مستند کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کر دیجاوے (۶) اہل لاہور کے فائدہ کے لئے اسقدر کیا جاوے کہ اس کتاب کے شائع ہونے سے پہلے چند منتخب مضامین دونو فریق ایک ایسی جگہ پر عام جلسہ کر کے سنا دیوین - جو دونون کے لئے مشترک ہو - غرض یہ تجویز پیش کی گئی تھی اور ہم ان آریہ صاحبان کی حق جوئی کے خیال کے اظہار کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ انہون نے مہربانی سے ان تجاویز کو تسلیم کر کے لکھا ہے - کہ شرایط کی ہمارے نزدیک تو کوئی ضرورت نہین لیکن اگر آپ (یعنے ہم مسلمان) ان پر مصر ہون تو ہم کو ان شرایط کے ماننے مین کوئی عذر نہین چنانچہ ہمارے طرف سے کل ایک چٹھی آریہ سماج کیخدمت مین بھیجی گئی ہے کہ ہم شرایط کا قرار پا جانا ضروری سمجھتے ہین اور یہ شرایط سیدھی سادی اور صاف اور قابل عمل ہین اور ان مین کوئی بات ایسی نہین جو رد کرنے کے لایق ہو +

آریہ صاحبان نے اپنی چٹھی مین ہم اہل اسلام سے نیوگ پر اعتراضات کا مطالبہ فرما کر اس سلسلہ کو شروع کر دیا ہے اور نیز اپنے اشتہار ۱۳ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء مین ہمین اس بحث کے لئے پھر مدعو کیا ہے مگر چونکہ ہم مذکورہ بالا طریق کی بحث کو امن کے ساتھ فیصلہ کن سمجھتے ہین اور فریقین نے اسکو تسلیم کر لیا ہے لہذا الغرض احقاق حق حامیان اسلام کیخدمت مین بادب عرض کرتے ہین کہ وید مقدس اور ستیارتھ پرکاش کی بناء پر مسئلہ نیوگ پر جو اعتراض اور جرح انکے خیال مین عائد ہوتی ہے ایک مہینے کے اندر اندر خوشخط سلیس اور مہذب زبان مین لکھکر اس انجمن کے جنرل سکرٹری منشی تاج الدین صاحب احمدی ساکن کوچہ کوٹھیداران لاہور کیخدمت مین ارسال کر دین ان اعتراضات مین سے انتخاب کر کے ایک فہرست مرتب کر کے آریہ صاحبان کیخدمت مین ارسال کی جائے گی اور آگاہی عام کے لئے شایع بھی کر دی جائیگی اسی طرح ہم آریہ صاحبان سے التماس کرتے ہین کہ وہ بھی اپنی قوم مین اشتہار کے ذریعہ سے مسئلہ طلاق پر ان اعتراضات کو جمع کرین جو قرآن کریم کی بناء پر ہون - حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اس حد تک شامل کر لین کہ جہان تک قرآن کریم کے معارض نہ ہون +

ہم امید کرتے ہین کہ یہ طریق فیصلہ دونون قومون عظیم الشان قومی مسائل کا ایک قطعی اور قومی فیصلہ ہوگا اور فریقین نہایت یک دلی اور حق جوئی سے ایک دوسرے کی باتون پر غور کرینگے - والسلام علی من اتبع الہدیٰ +

مورخہ ۱۴ - مئی سنہ ۱۹۰۳ء + خاکسار معراج الدین عمر احمدی

جائینٹ سکرٹری انجمن فرقانیہ لاہور

ایضاً

نمبر ۲

حقیقت مین یہ بہت مبارک زمانہ کہا جا سکتا ہے کہ جس مین دو عظیم الشان قومون (جو ایک دوسرے کی اعضاء ہین) کے درمیان ان مسئلون مین تحقیقات کا عمدہ ذریعہ کھل گیا ہے - اختلاف مسائل ہمارے

ملک کی بدبختی کا سبب ہے اور لوگون مین تعصب اور ضد کی ناپاک آلائشون نے دلون پر اسقدر احاطہ کیا ہوا ہے کہ اپنی کمزور سے کمزور اور نامعقول سے نامعقول باتون کی طرفداری کرنا فرض اور دوسرے کی مضبوط اور سچی اور معقول بات کیطرف غور تو کیا آنکھ اٹھا کر دیکھنا اور چھونا تک بھی برا سمجھا جاتا ہے - ہر طرح کی نفرت اور تحقیر آمیز غلط بیانیون سے سچائی اور معقولیت کے سر پہ خاک ڈالنے کی کوشش کیجاتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک مین نفاق زیادہ پھیلتا جاتا ہے اور ملک کی بدبختی کو فتح نصیب ہوتی جاتی ہے اور یہ ایک سچی بات ہے - کہ اگر ہندوستان کو بھلے دن دیکھنا نصیب ہین تو قومین نہایت نیک نیتی سے نفاق اور ضد اور تعصب اور قومی نفرت کے مکروہ لباس کو تن سے اُتار کر ایکدوسرے کی باتون کو توجہ سے دیکھین گی اور ان پر سچے دل سے غور کرینگی اور جس بات مین صداقت اور معقولیت اور اعتدال اور قابلیت عمل اور توافق فطرت بڑھے ہوئے ثابت ہون اسکو اختیار کرنے مین تمام موانع ذات و گوت و مذہب و ملت کو سچی جرأت سے دفع کرینگی + اور اپنی کمزور اور نامعقول بات کو بلا تامل ترک کرینگی یہی وہ بات ہے جس سے سچے طور پر ملکی نفاق دور ہو سکتی ہے +

ایسی تحقیقات کے وقت یہ ضروری بات ہے کہ دوسرے فریق پر وہ اعتراض پیش کئے جاوین جو اپنے پر وارد نہ ہوتے ہون اور ان مسائل پر اعتراض ہو جو دوسرے کے مذہب اور مسلمات پر عائد ہوتے ہون کیونکہ جس بات کو ایک فریق خود ہی نہین مانتا - اور وہ اسکا اپنا مذہب ہی نہین تو اسکے متعلق اسپر اعتراض کرنا سوائے اسکے کہ معترض کی نادانی اور حماقت ثابت کرے اور کیا ہو سکتا ہے - مثلاً جیسے ہم آریہ صاحبان پر مورتی پوجن کا اعتراض کرین توجبکہ خود آریہ سماج کا یہ مذہب ہی نہین تو ہمارا ان پر اعتراض کرنا ہماری نادانی اور حماقت کا ثبوت ہوگا - اسی طرح آریہ صاحبان کا ہم پر یہ اعتراض کرنا کہ زید حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلعم کا بیٹا بنایا گیا ہے - تو نیوگ کی اولاد کو اس عورت کے خاوند کی اولاد کہنے مین کیا اعتراض ہے حالانکہ خود اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے کامل فطرتی اعتدال کو قائم کیا ہے اور ہر ایک ناحق اور خلاف واقعہ نسبت اور بات کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دیا ہے - متبنی بنانے سے بھی چونکہ غلط منسوبات کی اشاعت اور سچے حقداروں کی حق تلفی واقع ہوتی تھی اس لئے اسلام نے جہالت کی رسم کا قلع قمع کر دیا اور صاف لفظون مین حکم دیا ہے وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذالکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل ٭ ادعوھم لاٰباءھم ھو اقسط عند اللہ احزاب ۱ یعنے جنکو تم منہ سے بیٹا کہتے ہو ہم نے انکو تمہارا بیٹا نہین بنایا - یہ تمہارے منہ کی باتین ہین اور اللہ اس بات کو کہتا ہے جو حق اور واقعی ہے اور اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سچی ہے انکو ان کے حقیقی باپون کے نام پر پکارا کرو - یہی بات اللہ تعالےٰ کے نزدیک انصاف اور سچ ہے + پھر ماسوا اسکے متبنی کا لفظ قرآن مین موجود نہین - پھر بھی یہ کہنا کہ اسلام مین متبنی جائز ہے یہ سراسر دل آزار حملہ نہین تو اور کیا ہے اسی طرح یہ آیت پیش کر کے وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واٰتیتم احدٰھن قنطارًا فلا تاخذوا منہ شیئًا (یعنے ان باتونکے بعد اگر تمہارا ارادہ اسی بات پر قائم ہو جاوے کہ اس بیوی کو طلاق دیکر کسی دوسری عورت سے نکاح کر لو تو جس بیوی کو تم طلاق دینا چاہو اس کو گو تم نے بہت سا خزانہ بھی دیا ہوتا ہم اس سے کچھ واپس نہ لو) یہ اعتراض کرنا کہ مسلمان ایک دوسرے کی بیوی کو آپس مین تبادلہ کر سکتے ہین صریح غلط ہے کیونکہ آیت قرآنی کے سیاق و سیاق لفظ استبدال کے صاف طور پر یہی معنے ہین کہ ایک بیوی کو طلاق دیکر مستقل طور پر جدا کر دینا اور اس کی بجائے کسی اور عورت سے جو کسی کی بیوی نہ ہو نکاح کر لینا ہے - جو عورت کسی کی بیوی ہے اسکے ساتھ کوئی مرد نکاح نہین کر سکتا - آپس مین بیویون کا بدل لینا لفظ استبدال سے صراحتاً یا کنایتاً ہرگز مراد نہین اور جب ہم با واز بلند اس بات کو بیان کر رہے ہین کہ ایسی بات ہم مین حرام ہے - اور ہمارے معتقدات اور مسلمات کے بالکل مخالف ہے - اس لئے اصول حق جوئی کے رو سے یہ اعتراض پیش کرنا عقلمندی سے بعید ہے +

پھر اسی طرح ایک اور اعتراض آیۂ کریمہ بموجب آیت وربائبکم التی فی حجورکم من نساءکم التی دخلتم بھن فان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم (یعنے تمہاری ان بیویون کی گیلڑ (یعنی پچھلگ) لڑکیان جن بیویون کے ساتھ تم صحبت داری کر چکے ہو - تم پر حرام ہین اور اگر تم نے بیویون سے ابھی صحبت داری نہین کی تو ان کی گیلڑ لڑکیون سے تم نکاح کر سکتے ہو) یہان پر صاف لفظ ربائب ہے جسکے معنے ان لڑکیون کے ہین جو کسی عورت کے پہلے خاوند کے نطفہ سے ہون - اب اللہ تعالےٰ نے صاف حکم کے ذریعہ سے ایسی لڑکیون کو ان مردون پر حرام کر دیا ہے جنکے ساتھ ان کی ماؤن کا نکاح لفظی اور عملی طور پر واقعہ ہو کر مکمل ہو چکا ہو - لیکن جس عورت کے ساتھ ابھی عملی طور پر نکاح ہی نہین ہوا تو اس کی لڑکی سے نکاح کرنا کیونکر قابل اعتراض ٹھہر سکتا ہے - رہا یہ امر کہ نکاح بدون عملی حالت کے صرف لفظی طور پر مکمل ہوتا ہے کہ نہین تو اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ جس قرآن کریم نے اس نکاح کی تعلیم کی ہے وہی اس بات کو صراحت سے قرار دیتا ہے کہ صحبت داری سے پہلے پہلے نکاح کامل نہین ہوتا - چنانچہ سورہ احزاب مین ہی صاف فرمایا ہے کہ لفظی نکاح ہو جانے کے بعد جن عورتون کو بغیر صحبت داری طلاق دیدیا جاوے تو وہ مہر کی حقدار نہین ہو سکتین لیکن اگر مہربانی سے کچھ دیدیا جاوے تو مضائقہ نہین اور نہ ہی انکے لئے عدت ..... ہوتی ہے اور یہ بات معقول بھی ہے کیونکہ یہ مسلم بات ہے کہ معاہدات بلا عملدرآمد معاہدین ناقص اور کالعدم ہوتے ہین + ماسوا اسکے ہمارے معتقدات اور مسلمات مین یہ باتین ہرگز نہین تو ایسی صورت اور ایسی حالت مین اس قسم کے اعتراضونکو ہمارے سر پر تھوپنا سلامتی عقل اور آداب حق جوئی سے دور ہے اور یہہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ اعتراضات صرف مسلمانون کا دل دکھانے کے لئے ازخود اختراع کر کے پیش کئے گئے ہین ایسی جھوٹی تہمتون سے بجائے فائدہ کے نقصان اور بجائے صلح کے نفاق اور اختلاف زیادہ ہوتا ہے +

اس تحقیقات کی علت غائی یہ ہونی چاہیئے کہ امر حق کھل جائے اور خدا کا جلال ظاہر ہو اور تمام قومین حق پرست ہو جائین اور صلح اور اتفاق اور اخوت کا رابطہ ایسے مستحکم طور پر قائم ہو جاوے کہ ایک دوسرے سے سچی محبت کرنے لگ جائین اور ٹھنڈے دل سے اس کی باتون کو سن کر غور کرین اسلئے ضروری ہے - کہ خلاف واقعہ اور غیر مسلمہ باتون کو کوئی فریق پیش نہ کرے تاکہ ملک مین بہبودی بڑھے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو +

یہ تحریری بحث جسکے لئے آریہ سماج کیطرف سے ۱۳ - مئی سنہ ۱۹۰۳ کے جلسہ آریہ سماج مین اعلان کر دیا گیا تھا کہ وہ ہم سے ایسے مباحثہ کو منظور کرتے ہین

کہ جس مین کوئی فردی اور شخصی مباحثہ نہین بلکہ یہ ساری کی ساری آریہ قوم کیطرف سے ہے اس لئے قوم کے تمام افراد کو پورے طور پر اطلاع اور گنجایش اور آزادی ہونی ضروری ہے کہ اس مباحثہ مین اپنی طرف سے پورا زور لگائین اور جن جن کو ہمارے مسئلہ طلاق پر کوئی کسی طرح کا اعتراض ہے وہ سب آریہ سماج جمع کرے تاکہ پھر کوئی بات باقی نہ رہ جائے +

ہماری طرف سے تو ایک اشتہار اس سے پہلے نیوگ کے متعلق نکل چکا ہے - لیکن ابھی تک آریہ سماج کیطرف سے کوئی اشتہار اس مضمون کا نہین نکلا کہ جس مین انہون نے اپنی قوم کے اصحاب کو طلاق پر اعتراضات لکھنے کے لئے درخواست کی ہو - چونکہ یہ پبلک معاملہ ہے اسلئے ہر بات پبلک ہونی چاہیئے لہذا بعد انتظار ہم آریہ بھائیون سے درخواست کرتے ہین کہ وہ بھی اپنی قوم سے مسئلہ طلاق پر اعتراضات جمع کرنے کا جلد انتظام فرمائین + والسلام علی من اتبع الہدیٰ + (باقی آیندہ)

۲۷ - مئی ۱۹۰۳ء خاکسار معراج الدین عمر احمدی جائینٹ سکریٹری

مسیحی تعصب

احمدی جماعت کے ایک مخلص ممبر میان غلام محمد صاحب جو کہ امریکن مشن ضلع گورداسپور کے مدرسہ مقام دھاریوال مین عرصہ ۸ سال سے مدرس تھے اور اپنی خدمات کو بڑی دیانت داری سے بجالاتے تھے صرف اسلئے مدرسہ کی ملازمت سے موقوف کر دئے گئے ہین کہ وہ مرزا صاحب مسیح موعود ؑ کے مرید ہین اس سے پیشتر اسی طرح ایک مدرس صاحب مسمی منشی سکندر علی جو کہ امین پور کے مدرسہ مین متعین تھے اس وجہ سے موقوف کئے گئے کہ وہ حضرت مسیح موعود ؑ سے ملنے والے ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انکو ملازمت سے برطرف کرنے سے پیشتر بعض مشنریون کیطرف سے متواتر اس قسم کی ہدایتین ہوتی رہی ہین کہ وہ حضرت مرزا صاحب سے اپنے تعلقات بیعت قطع کرلین مگر یہ راسخ الایمان اصحاب مشنریون کے بہکانے مین نہین آئے آخرکار مشن نے انکو یہ دھمکی دی کہ تم کو ملازمت سے برطرف کیا جاویگا مگر جب اس کی بھی ہر دو اصحاب نے پروا نکی تو آخرکار انکو واقعی طور پر علیحدہ کر دیا گیا اور میان غلام محمد صاحب کو جو سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے اس مین ان کی ہشت سالہ حسن خدمات کا اعتراف کرکے علیحدگی کی وجہ صرف یہی لکھی گئی ہے کہ یہ شخص چونکہ مرزا صاحب کا مرید ہے اس لئے اسے علیحدہ کیا جاتا ہے چنانچہ اس انگریزی سرٹیفکیٹ کا ترجمہ یہ ہے +

"منشی غلام محمد ۸ سال تک ہماری ملازمت مین رہا ہے اور اپنے کام کو عمدہ طور سے بجالاتا رہا ہے ہم اسے صرف اسلئے ڈسمس کرتے ہین کہ وہ قادیانی فرقے سے ملگیا ہے +"

یہ اس مسیحی تعلیم کا عملی نمونہ ہے جو کہ پادری لوگ گرجون اور بازارون مین سنا سنا کر لوگون کو مسیحیت کیطرف بلاتے ہین ایسی کارروائی سے سوائے اسکے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آج کل کے مشنریون کی حالت گندم نمائی اور جو فروشی کی ہے اور اس واقعہ سے انہون نے خود اس امر کی شہادت دیدی ہے - کہ اسوقت اگر مسیحی مذہب کا کوئی خطرناک دشمن ہو سکتا ہے کہ جس نے اس عیسویت کی بیت کو پاش پاش کر دیا ہے تو وہ صرف احمدی مشن ہے جسکا پودا خدائے قدوس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ورنہ کوئی بتلائے کہ میان غلام محمد اور سکندر علی مین کونسی ایسی بات تھی کہ جس کی وجہ ان کا مدرسہ مین رہنا عیسائی اصحاب کی آنکھون مین کھٹکتا تھا - شعائر اسلامی کی پابندی جیسے یہ دونون اصحاب کرتے ویسے ہی دوسرے مسلمان مدرس بھی مشن کے دوسرے مدرسون مین کرتے ہین اور خود مدرسہ دھاریوال مین مسلمان مدرس موجود ہین مشن کے مدرسون مین ہندو بھی ہوتے ہین سکھ بھی ہوتے ہین پھر جائے تعجب ہے کہ اگر مسیحی تعصب کا نشانہ مذہبی حیثیت سے اگر ہوئے تو صرف احمدی ممبر ہی ہوئے کیا اس واقعہ سے ہم یہ نہین سمجھ سکتے کہ مشنری لوگون کے دلون مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ مرزا صاحب کے مریدون کے سوا دیگر جسقدر مذاہب کے لوگ ہین وہ اگرچہ برائے نام تو غیر مذاہب کے پابند اپنے آپ کو بتلاتے ہین مگر دراصل وہ اندرونی طور پر جان و دل سے عیسائی ہین اگر عیسائی نہین تو کم از کم مسیحیت کے حامی تو ضرور ہین - مسیحی مذہب کی روح روان اور کل دار و مدار صرف اسی بات پر ہے کہ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے اور جسقدر اہل اسلام یہ عقیدہ رکھتے ہین - عیسائی مشنری کسی طرح بھی ان کو اپنے مذہب سے جدا نہین خیال کرتے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ نبی کریم آخرالزمان کے مقابلہ مین اس عقیدے والے اہل اسلام کے دلون مین مسیح کی عظمت زیادہ بیٹھی ہوئی ہے اور مسیح کی نسبت یہ لوگ وہ وہ صفات تجویز کرتے ہین کہ جن کی خصوصیت سوائے ذات باری تعالےٰ کے اور کسی نبی مین ہو ہی نہین سکتی - پس جس صورتین بجز احمدی فرقہ کے دیگر اہل اسلام کے بارے مین مشنری صاحبان کو تسلی ہے کہ وہ ہمارے مذہب کے کھلے کھلے حامی اور مددگار ہین تو پھر ان کی طرف سے کسی مذہبی عناد اور بغض کی انکو کیا ضرورت ہے اور سب سے زیادہ بڑھکر قابل افسوس یہ امر ہے کہ یہ مشنری لوگ اپنی گورنمنٹ کے مذاق کو بھی نہین سمجھتے گورنمنٹ نے انتظام سلطنت مین مذہبی تعصب کو کوئی دخل نہین دیا ہے ہر ایک مذہب کو آزادی دی ہے مگر یہ ایسے نادان ہین کہ اپنی اس قسم کی کارروائیون سے اپنی اس مذہبی تعلیم کو جسے گلا پھاڑ پھاڑ کر بازارون مین سناتے ہین ملیامیٹ کر رہے ہین اگر مشنریون کو خدا کی ذات پر کچھ بھی توکل اور بھروسا ہوتا اور وہ اپنے مذہب کو حقانی مذہب خیال کرتے تو پھر ان کو اس بات سے کیا ڈر تھا کہ ایک شخص وفات مسیح کا قائل انکے مدرسہ مین موجود ہو - زیادہ تر افسوس ان کور چشم یہود صفت اہل اسلام پر بھی ہے جو بار بار سوال کیا کرتے ہین کہ آجتک مرزا صاحب نے کیا کیا اب وہ دیکھین کہ یہ الٰہی ہیبت اور رعب اور دلونکو دھڑکا جو کہ مسیحی مشن والونکو حضرت مرزا صاحب کے مریدون کیطرف سے لگا ہے یہ کس کی کارروائی ہے - پرانی کہانیون مین ہم سنا کرتے تھے کہ فلان دیو کی جان ایک طوطے مین تھی جو فلان فلان پہاڑ کی فلان غار مین ایک کنوئین مین ایک پنجرہ کے اندر لٹکتا ہے اسی طرح عیسائی مذہب کی جان صرف مسئلہ وفات مسیح مین تھی جسے شد و مد سے حضرت مسیح موعود نے پیش کرکے عیسویت کی عمارت کو گرانا چاہا ہے بلکہ یون کہو کہ گرا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر ایک مشنری کو معلوم ہو جاوے کہ فلان احمدی سامنے سے آرہا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ راستہ بدل کر اور طرف سے نکل جاوے اور نوبت مقابلہ کی نہ آوے اور حق کے اس رعب اور جلال نے امریکن مشن والونکو مجبور کیا کہ وہ احمدی احباب کو مدرسہ سے الگ کر دیوین تاکہ باطل کی تاریکی جو کہ وہ نادان بچون کے دلون مین پیدا کرتے ہین حق کے نور سے جاتی نہ رہے بہرحال یہ ایک بڑی قابل شرم اور مکروہ حرکت ہے جو امریکن مشن کی طرف سے ان احمدی صاحبوں سے ہوئی ہے +

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۷ مطبوعہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۷

اسی طرح جب مین اس کی مشق کر رہا تھا ایک شخص میرے پاس جلاب کی گولیان لینے آیا مین نے اسے دو تین گولیان دین جس سے تین چار اسہال اسکو آجاوین اس نے کہا کہ اس سے چھ سات اسہال آجاوینگے تب مین نے اس کی یہ خواہش دیکھکر اس سے وہ گولیان لین اور ان پر دم کیا کہ ان کی قوت تاثیر بڑھ جاوے اور اسے واپس دیدین جب اس سے پھر پوچھا تو اس نے کہا کہ برابر سات اسہال مجھے آئے ہین +

اس علم کے اور مشاقون نے اسپر جسقدر کتب لکھی ہین انہون نے تو یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا اس علم کے ذریعہ سے خدائی کی کل ہاتھ مین آجاتی ہے اور اسکا عامل اپنی ذات مین ایکبا قادر مطلق ہستی ہوتا ہے مگر یہ بات غلط ہے صرف ایک حد کے اندر اندر اسکا عمل کام کرتا ہے اور جیسے ایک طبیب کو اپنے علاج مین ناکامی ہوجاتی ہے اسی طرح اس کے عامل کو بھی ہوتی ہے ابھی چند ماہ کی بات ہے کہ ایک صاحب ریاست پٹیالہ سے ایک ہمارے بھائی کا علاج بذریعہ توجہ کرنے کیلئے آئے تھے اور ایک ماہ تک کوشش کرتے رہے مگر تاہم کامیابی نہ ہوئی۔ پنڈت انبا پرشاد صاحب جنہون نے اس علم پر کتابین لکھی ہین اور بہت سی لافین ماری ہین کہ ہر ایک شے کو اس سے انسان تسخیر کر سکتا ہے حالانکہ جب ان کی گرفتاری کے واسطے پولیس آئی تو کسی کو تسخیر نہ کر سکے اور بھاگے بھاگے پھرتے رہے۔ غرضیکہ اصل قوت۔ تصرف اور طاقت ہر ایک قسم کی اللہ تعالےٰ ہی کی ذات کو ہے اور دنیا مین جسقدر علوم ہین وہ اسی کے پیدا کئے ہوئے ہین اور اسی کے اذن سے ایک حد تک ان کے اندر تاثیرات ہین۔ یہ مین نے اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے احباب کہین ان باتون کو پڑھکر کسی مغالطہ مین نہ پڑ جاوین صرف ایک علم کی واقفیت کی نیت سے اسے پڑھین +

علم توجہ کے ذریعہ سے بیمارونکو اچھا کرنے کے بہت طریق ہین بعضے تو اپنے خیال سے چار دن اخلاط بن کر مریض مین داخل ہو جاتے ہین۔ اور بعضے محض شفا بن کر خون مین نفوذ کرتے ہین بعضے مریض کی روح کو اپنی روح کے ساتھ یکرنگ کرکے کمال دلسوزی سے دعا کرتے ہین اور ہمارے نزدیک یہ طریق دعا والا بہت عمدہ ہے۔ بعضے دستار یا رومال یا چادر کے کونے سے کمال رجوع سے مریض کے مرض کو زمین پر جھاڑتے ہین۔ بعض مرض کی جگہ پر مریض کا ہاتھ دھرواتے ہین اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد ہٹواتے ہین۔ بعض اپنا ہاتھ مریض کے سر سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ مقام پر دھرتے ہین اور بعض بزرگ اپنے مریضون کو چپ و راست بٹھا کر آپ قبلہ رو تسبیح ہاتھ مین لیکر وظیفہ کے بہانے خاموش بیٹھ جاتے ہین۔ بڑے بڑے سخت امراض کو دور کرتے ہین۔ غرضیکہ اصول ان سب باتونکا ایک ہی ہے اگرچہ صورت مین اختلاف ہے +

اس امر کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ انسان کے اندر وہ کیا شے ہے جو توجہ کا عمل کرتے وقت عامل کے اندر سے نکلکر معمول کے اندر داخل ہوتا اور اسے شفا دیتا ہے اور خواہ مریض موجود ہو یا نہ موجود ہو یہ برابر اس تک پہونچ جاتا ہے۔ یہ اصل مین ایک نور ہے جو ہر ایک انسان کے اندر خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے اور دنیا کے ہزارون کام اس سے تعلق رکھتے ہین اسی کے ذریعہ سے انسان ایک دوسرے انسان سے نسبت اور محبت پیدا کر لیتا ہے اور اس سے بغض و عداوت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کی اصلاح روحانی و جسمانی کا باعث یہی ہوتا ہے۔ انسان کے ارادہ اور نیت کے تابع یہ ہوتا ہے اور جہان جہان وہ اسے پہونچاوے وہ پہونچتا ہے اسکا فیضان عالم غیب سے ہر وقت انسان پر ہوتا رہتا ہے اور ہر وقت جسم انسان مین داخل اور خارج ہوتا ہے +

سانس۔ منہ۔ ناک اور آنکھ سے یہ زیادہ خارج ہوتا ہے اور سر اور چہرہ اور منہ مین زیادہ جمع رہتا ہے اس لئے مریض کو ٹکٹکی باندھکر دیکھنے اور دم کرنے سے شفا ہوتی ہے +

اگر تم سمجھنا چاہو تو اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ تم کسی اپنے دوست کو کہو کہ وہ اپنے ہاتھ کی انگلیان ذرا خم کئے ہوئے کچھ فاصلہ پر تمہارے جسم سے رکھے اور پیشانی سے چہرہ کی ٹھوڑی تک آہستہ آہستہ لاوے تو تمکو پیشانی اور چہرہ مین ایک حرارت اور گدگدی سی معلوم ہوگی۔ یہی وہ نور ہے جس نے حرارت اور گدگدی کو پیدا کر دیا ہے اور یہی مریض کو اثر کرتا ہے اور انسان کی نیت اور ارادہ کے تابع ہوکر بیماری کی جگہ۔ پانی اور اور چیزون مین جمع ہو جاتا ہے اور جیسے آگ لوہے مین تاثیر کرتی ہے اور لوہے کو آگ کیطرح بالکل سرخ کر دیتی ہے ویسے ہی یہ نور بھی دل۔ بدن اور حواس خمسہ مین تاثیر کرتا ہے +

اکثر لوگ اضطراب مین ہونگے کہ توجہ کی عام ترکیب کیا ہے مگر یاد رہے کہ جسقدر لوگ اس فن کے کامل اور واقف کار گذرے ہین یا جن جن لوگون نے اسپر کتابین لکھی ہین اون سب کا یہ مشورہ رہا ہے کہ بہت سی تاکید اور شرائط کی تفہیم کے بعد انہون نے اسکا عمل بتلایا ہے تاکہ کوئی طالب بجائے نفع کے اس سے نقصان نہ اٹھاوے اور بجائے اس کی ہدایت کے یہ علم اس کی ہلاکت کا موجب نہ ہو۔ مقبولان خدا اور اولیاء اللہ نے اس علم کو ایجاد کیا ہے اور خدا کے پاک بندون نے اللہ کی رضامندی کے واسطے اسے جاری کیا ہے۔ اس لئے اس میدان مین نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قدم رکھنا چاہئے

جیسے یہ نور خود پاک ہے ویسے ہی اپنے عامل کی پاکیزگی سے ترقی کرتا ہے اور شفا بخشتا ہے۔ اس لئے اس علم کے جاننے والے کو چاہئے کہ وہ ہر ایک قسم کے ظلم زیادتی جھوٹ فریب۔ شرک۔ فسق و فجور سے بچے مصیبت زدونکے دکھ درد مین شریک رہے۔ اور تحصیل دنیا کی نیت سے اسے نہ اختیار کرے + سچ بولنے اور صاف رہنے کی عادت کرے ان باتون سے اس علم کا عامل ترقی کرتا ہے اور اسکے اخلاق حسنہ کا اثر مریض پر پڑتا ہے۔ نیز جس مریض پر توجہ کیجاوے اسے بھی ان تمام باتونکی تاکید کر دیجاوے۔ جب اسکا عامل بدی کا مرتکب ہوتا ہے یا برے اخلاق اور ردی عادات اختیار کرتا ہے تو یہ نور بھی میلا اور گندہ ہو جاتا ہے اور بجائے شفا کے نقصان دیتا ہے اور مریض کے اخلاق کو بگاڑتا ہے۔ تجربہ ہوا ہے کہ اگر عرصہ دراز تک مریض کی تندرستی کی نیت سے توجہ کی گئی تو اس سے مریض صالح اور پرہیزگار بن جاتا ہے۔ میرے ملنے والون سے ایک شخص فاسق فاجر شرابخوار تھا اس نے ایک دفعہ چاہا کہ اس عمل کی ترکیب مجھ سے سیکھے مین نے اسے نصیحت کی کہ وہ ان اعمال بد سے توبہ کرے اور زیادہ عرصہ تک پرہیز رکھے۔ (باقی آئندہ)

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۶۷	اہلیہ نعمت خان وٹیٹری	چہاؤنی پشاور	
۱۰۶۸	سید نادر علیشا صاحب نمبردار	چیچی	گورداسپور
۱۰۶۹	سید رفیق الدین صاحب		کٹک
۱۰۷۰	سید میر نظام الدین صاحب	,,	,,
۱۰۷۱	سید رئیس الدین صاحب	,,	,,
۱۰۷۲	چراغدین صاحب ولد نامی بخش	ہیدن	جہنگ
۱۰۷۳	والدہ احمد دین	پنڈی چری	منٹگمری
۱۰۷۴	فتح بی بی ہمشیرہ احمد دین	,,	,,
۱۰۷۵	مسماۃ روشنائی دختر احمد دین	,,	,,
۱۰۷۶	کرم بھری ,, ,,	,,	,,
۱۰۷۷	اہلیہ احمد دین	,,	,,
۱۰۷۸	روشن دین	,,	,,
۱۰۷۹	حسین بخش جمعدار ریکوکاٹ	صدر بازار	میانمیر
۱۰۸۰	نظام الدین	دہرکوٹ زندہ	گورداسپور
۱۰۸۱	عبداللہ خان لکڑی فروش	صدر بازار	سیالکوٹ
۱۰۸۲	شیخ عبدل	الہ آباد	الہ آباد
۱۰۸۳	زوجہ شیخ عبدل	,,	,,
۱۰۸۴	نبی بخش ولد نور محمد محلہ ٹبہ معماران	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۰۸۵	محمد یٰسین ولد محمد یمین	پنڈی چری	منٹگمری
۱۰۸۶	محمد یمین	,,	,,
۱۰۸۷	زوجہ محمد یمین	,,	,,
۱۰۸۸	مسماۃ اللہ بخشائی دختر محمد یمین	,,	,,
۱۰۸۹	چوہدری یوسف خان دفعدار	نتھو کے	سیالکوٹ
۱۰۹۰	حافظ محمد بہاءالدین مدرس	بید نگر	حیدرآباد
۱۰۹۱	معراج دین	تراگڑی ڈاکخانہ	
۱۰۹۲	محمد اسمٰعیل	میانی گہاڑو	
۱۰۹۳	جمن خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	گلاڑی	سمالی لینڈ
۱۰۹۴	محمد نذیر صاحب	,,	,,
۱۰۹۵	نصیر احمد ولد محمد یوسف ٹھیکہ کیسٹ	کوہ حکرونہ	
۱۰۹۶	عبدالکریم طالب علم بورڈ سکول	سیالکوٹ	
۱۰۹۷	اللہ رکھا طالب علم	,,	
۱۰۹۸	عبدالقیوم پٹواری نہر		
۱۰۹۹	گل محمد چوکیدار گرجا گھر	کوہ غونڈ	

۱۱۰۰	مولوی نیاز محمد مدرس میانمیر	میانمیر	لاہور
۱۱۰۱	غلام رسول	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
۱۱۰۲	میان الٰہی بخش	ڈنگہ	گجرات
۱۱۰۳	میان رحمت اللہ ولد چوہڑ	راہون	جالندھر
۱۱۰۴	میان عبداللہ ,,	,,	,,
۱۱۰۵	محمد حیات ولد خدا بخش	بٹری شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۱۱۰۶	غلام محمد ولد احمد دین ککیانہ	ککیانہ	گجرات
۱۱۰۷	غنی خان نمبردار راہون پنہو ضلع	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
۱۱۰۸	محمد حسین ولد محکم دین	چنیوٹ	
۱۱۰۹	گھسیٹا ولد نظام رنگپورہ	رنگپورہ	سیالکوٹ
۱۱۱۰	محمد اسمٰعیل پوسٹماسٹر	پہاڑپور	ڈیرہ اسمٰعیل
۱۱۱۱	میان عبداللہ ولد محمد شاہ	کوٹ مہر علی	گوجرانوالہ
۱۱۱۲	احمد دین ولد موجا	بہاگو آرائیں	جالندھر
۱۱۱۳	عبدالرحمن ولد احمد دین	,,	,,
۱۱۱۴	مسماۃ عمرو دختر ,,	,,	,,
۱۱۱۵	اہلیہ احمد دین	,,	,,
۱۱۱۶	مفتی چراغدین صاحب	کپورتھلہ	
۱۱۱۷	میان محمد عظیم	گجو چک	گوجرانوالہ
۱۱۱۸	میان محمد دین ولد امیر بخش	,,	,,
۱۱۱۹	صوبا ولد گوہر	,,	,,
۱۱۲۰	سید محمد علیشاہ امام مسجد	ساٹ گڑھ	ہوشیارپور
۱۱۲۱	عبدالوہاب ولد جیندو	بہوڑ	پٹیالہ
۱۱۲۲	نتھو ولد چھوٹا	,,	,,
۱۱۲۳	عبدالغنی خانصاحب افسر فراشخانہ	,,	,,
۱۱۲۴	شیخ رحمت علی ولد شیخ اکبر علی	,,	,,
۱۱۲۵	چوہدری نواب دین	دریانوالہ	سیالکوٹ
۱۱۲۶	چوہدری نبی بخش	,,	,,
۱۱۲۷	چوہدری نواب دین عرف نائب	ننگل نائب	,,

فوٹو - حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جس مین آپ کا نام بھی جلی اور خوش نما خط سے لکھا ہوا ہے دفتر البدر سے ۶/ کو ملتی ہے +

اسم اعظم - حضرت اقدس علیہ السلام کی الہامی دعا قیمت ۱/ البدر سے طلب کرو +

چھپوائی کے لئے سہولت

ہم نے اپنے مطبع مین چھپوائی کے متعلق بہت کچھ سہولتین رکھی ہین - ہر قسم کا کام اشتہار یا کتاب عمدگی سے تیار کرنے کے لئے سٹاف کو بہت درستی سے جمع کیا گیا ہے اور اجرت مین بھی رعایت ملحوظ رکھی ہے - جو صاحب کام چھپوائی کا کرانے کے خواہشمند ہون وہ بذریعہ خط وکتابت ہم سے فیصلہ کر لین کہ آیا بہ نسبت دیگر مطابع کے ہم نے رعایت اور صحت مین کوئی خاص تمیز پیدا کی ہے یا نہین + (مینیجر)

صیانۃ الناس + ان دنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی سے بہ قیمت ایک آنہ ہو پائی ملسکتا ہے + ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہئیے کہ اسکی

انوار الاسلام پریس قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شائع ہوا +

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی اللہ داع

البدر

نمبر ۲۸ | قادیان دارالامان ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۱ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

مواعظ النساء

یعنے

حضرت اقدس کا عورتون کو وعظ

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب

یعنے جو شخص اللہ تعالےٰ سے ڈرتا رہیگا اس کو اللہ ایسے طور سے رزق پہنچائے گا کہ جس طور سے معلوم بھی نہ ہوگا۔ رزق کا خاص طور سے اس واسطے ذکر کیا کہ بہت سے لوگ حرام مال جمع کرتے ہین اگر وہ خدا تعالےٰ کے حکمون پر عمل کرین اور تقوے سے کام لیوین تو خدا ان کو خود رزق پہنچا دے اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ **وہو یتولی الصٰلحین** جس طرح پر ماں بچے کی متولی ہوتی ہے اسی طرح پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین صالحین کا متکفل ہوتا ہون اللہ تعالےٰ اس کے دشمنون کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے مال میں طرح طرح کی برکتین ڈالدیتا ہے۔ انسان بعض گناہ عمداً بھی کرتا ہے اور بعض گناہ اس سے ویسے بھی سرزد ہوتے ہین جتنے انسان کے عضو ہین ہر ایک عضو اپنے اپنے گناہ کرتا ہے انسان کا اختیار نہین کیونکہ اللہ تعالےٰ اگر اپنے فضل سے بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے گناہ سے بچنے کے لئے یہ آیت ہے۔ **ایاک نعبد وایاک نستعین** جو لوگ اپنے رب کے آگے انکسار سے دعا کرتے رہتے ہین کہ شائد کوئی عاجزی منظور ہو جاوے تو ان کا اللہ تعالےٰ خود مددگار ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص عابد بہت دعا کرتا تھا کہ یا اللہ تعالےٰ مجھکو گناہون سے آزادی دے اس نے بہت دعا کرنے کے بعد سوچا کہ سب سے زیادہ عاجزی کیونکر ہو معلوم ہوا کہ کتے سے زیادہ عاجز کوئی نہین تو اس نے اسکی آواز سے رونا شروع کیا کسی اور شخص نے سمجھا کہ مسجد مین کتا آگیا ہے ایسا نہ ہو کہ کوئی میرا برتن پلید کردیوے تو اس نے اگر دیکھا تو عابد ہی تھا کتا کہین نہ دیکھا آخر اس نے پوچھا کہ یہان کتا رو رہا تھا اس نے کہا کہ مین ہی کتا ہون پھر پوچھا کہ تم ایسے کیون رو رہے تھے کہا کہ خدا کو عاجزی پسند ہے اس واسطے مین نے سوچا کہ اس طرح میری عاجزی منظور ہو جاوے گی حضرت ابراہیم نے اپنے لڑکے کیواسطے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ دعا کرے بہت سے شخص ایسے ہوتے ہین کہ کسی گناہ سے نہین بچتے۔ لیکن اگر ان کو کوئی شخص بے ایمان یا کچھ اور کہہ دیوے تو بڑے جوش مین آتے ہین اور وہ سمجھتے ہین۔ کہ ہم تو کوئی گناہ نہین کرتے پھر ہم کو یہ کیون کہتا ہے۔ اس طرح انسان کو معلوم نہین کہ کیا کیا گناہ اس سے سرزد ہوتے ہین پس اس کو کیا خبر ہے کہ کیا کچھ لکھا ہوا ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے عیبون کو شمار کرے اور دعا کرے پھر اللہ تعالےٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مین مانون گا۔ **ادعونی استجب لکم** دو چیزین ہین ایک تو دعا کرنی چاہیئے دوسرا طریق یہ ہے کہ **کونوا مع الصادقین**۔ راستبازون کی صحبت مین رہو تا کہ ان کی صحبت مین رہکر تم کو پتہ لگجاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے بینا ہے۔ سننے والا ہے دعائین قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بندون کو صدہا نعمتین دیتا ہے جو لوگ ہر روز نئے گناہ کرتے ہین وہ گناہ کو حلوے کیطرح شیرین خیال کرتے ہین ان کو خبر نہین کہ یہ زہر ہے۔ کیونکہ کوئی شخص سنکھیا جان کر نہین کھا سکتا کوئی شخص بجلی کے نیچے نہین کھڑا ہوتا اور کوئی شخص سانپ کے سوراخ مین ہاتھ نہین ڈالتا اور کوئی شخص کھانا شکی نہین کھا سکتا اگرچہ اس کو کوئی دو چار روپئے بھی دے۔ پھر باوجود اس بات کے جو یہ گناہ کرتا ہے کیا اس کو خبر نہین ہے۔ پھر کیون کرتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا دل مضر یقین نہین کرتا۔ اس واسطے ضرور ہے آدمی پہلے یقین حاصل کرے۔ جب تک یقین نہین غور نہین کرے گا۔ اور کچھ نہ پائے گا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہین جنہون نے پیغمبر نکا

www.aaiil.org

زمانہ بھی دیکھکر ان کو ایمان نہ آیا - اس کی وجہ یہی تھی کہ انہون نے غور نہین کی دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہے ما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً ہم عذاب نہین کیا کرتے جب تک کوئی رسول نہ بھیجدیوین اور واذا اردنا ان نہلک قریۃً امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا + پہلے امرا کو اللہ تعالے مہلت دیتا ہے وہ ایسے افعال کرتے ہین کہ آخر ان کی پاداش مین ہلاک ہو جاتے ہین غرضیکہ ان باتون کو یاد رکھو اولاد کو تربیت کرو زنا نہ کرو کسی شخص کا خون نہ کرو اللہ تعالے نے ساری عبادتین ایسی رکھی ہین جو بہت عمدہ زندگی تک پہنچاتے ہین - عہد کرو اور عہد کو پورا کرو .... اگر تکبر کرو گے تو تم کو خدا ذلیل کریگا - یہ ساری باتین بری ہین +

۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

خدا تعالے سچا دوست ہے | فرمایا کہ دعوے مومن اور مسلم ہونیکا آسان ہے مگر جو سچے طور پر خدا کا ساتھ دیوے تو خدا اسکا ساتھ دیتا ہے ہر ایک دل کو اس قسم کی سچائی کی توفیق نہین ملا کرتی یہ صرف کسی کسی کا دل ہوتا ہے - دیکھا جاتا ہے کہ دوست بھی کئی قسم کے ہوتے ہین - بعض زن مزاج کہ وفا نہین کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ حق دوستی کو وفاداری کے ساتھ پورا ادا کرتے ہین تو اللہ تعالے وفادار دوست ہے اسی لئے تو وہ فرماتا ہے ومن یتوکل علے اللہ کہ جو خدا کیطرف سے پورے طور پر آگیا اور اعدا وغیرہ کسی کی پروا نہ کی فہو حسبہ تو پھر خدا تعالے اس کے ساتھ پوری وفا کرتا ہے +

پیشگوئی | عنقریب ایسا ہوگا کہ شریر لوگ جو رعب داب رکھتے ہین وہ کم ہوتے جاوینگے +

گذشتہ چند ایام مین سخت گرمی تھی اور آج بفضل خدا بارش ہو جانے کی وجہ سے ٹھنڈ ہو گئی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی بارش کے ہو جانے سے درخت دھوئے دھائے نظر آ رہے تھے - آسمان - بادل اور ہر ایک در و دیوار نے بارش کی وجہ سے ایک خاص رنگ و روپ حاصل کیا تھا اسپر خدا کے برگزیدہ اور مجسم شکر انسان نے فرمایا کہ خدا کے تصرفات بھی کیسے ہین ابھی کل کیا تھا اور آج کیا ہے +

جسکا دل مردہ ہو وہ خوشی کا مدار صرف دنیا کو رکھتا ہے مگر مومن کو خدا سے بڑھکر اور کوئی شے پیاری نہین ہوتی جس نے یہ نہین پہچانا کہ ایمان کیا ہے اور خدا کیا ہے وہ دنیا سے کبھی آگے نکلتے ہی نہین ہین جب تک دنیا ان کے ساتھ ہے تب تک تو سب سے خوشی سے بولتے ہین بیوی سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آتے ہین مگر جس دن دنیا گئی تو سب سے ناراض ہین - منہ سوجا ہوا ہے ہر ایک سے لڑائی ہے گلہ ہے شکوہ ہے حتے کہ خدا سے بھی ناراض ہین تو پھر خدا ان سے کیسے راضی رہے وہ بھی پھر ناراض ہو جاتا ہے مگر بڑی بشارت مومن کو ہے یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ - اے نفس جو کہ خدا سے آرام یافتہ ہے تو اپنے رب کیطرف راضی خوشی واپس آ - اس خوشی میں ایک کافر ہرگز شریک نہین ہے راضیۃ کے معنے یہہ ہین کہ وہ اپنی مرادات کوئی نہین رکھتا کیونکہ اگر وہ دنیا سے خلاف مرادات جاوے تو پھر راضی تو نہ گیا اسی لئے اس کی تمام مراد خدا ہی خدا ہوتا ہے - اس کے مصداق صرف آنحضرت صلعم ہی ہین کہ آپ کو یہ بشارت ملی اذا جاء نصر اللہ والفتح - اور الیوم اکملت لکم دینکم - بلکہ مومن کی خلاف مرضی تو اس کی نزاع (جانکنی) بھی نہین ہوا کرتی - ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ دعا کیا کرتا تھا کہ مین طوس مین مرون لیکن ایک دفعہ وہ ایک اور مقام پر تھا کہ سخت بیمار ہوا اور کوئی امید زیست کی نہ رہی تو اس نے وصیت کی کہ اگر مین یہان مر جاؤن تو مجھے یہودیون کے قبرستان مین دفن کرنا اسی وقت سے وہ روبصحت ہونا شروع ہو گیا حتے کہ بالکل تندرست ہو گیا - لوگون نے اسکی وصیت کی وجہ پوچھی تو کہا کہ مومن کی علامت ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعا قبول ہو ادعونی استجب لکم خدا کا وعدہ ہے - میری دعا تھی کہ طوس مین مرون جب دیکھا کہ موت تو یہان آتی ہے تو اپنے مومن ہونے پر مجھکو شک ہوا اس لئے مین نے یہ وصیت کی - کہ اہل اسلام کو دھوکہ نہ دون غرضیکہ راضیۃ مرضیۃ صرف مومنون کے لئے ہے - دنیا مین بڑے بڑے مالدار ہون کی موت سخت نامرادی سے ہوتی ہے - دنیا دار کی موت کے وقت ایک خواہش پیدا ہوتی ہے - اور اسی وقت اسے نزع ہوتی ہے - یہ اس لئے ہوتا ہے کہ خدا کا ارادہ ہوتا ہے کہ اسوقت بھی اسے عذاب دیوے اور اس کی حسرت کے اسباب پیدا ہو جاتے ہین تاکہ انبیاء کی موت جو کہ راضیۃ مرضیۃ کی مصداق ہوتی ہے اس مین اور دنیا دار کی موت مین ایک بین فرق ہو - دنیا دار کتنی ہی کوشش کرے مگر اس کی موت کے وقت حسرت کے اسباب ضرور پیش ہو جاتے ہین غرضیکہ راضیۃ مرضیۃ کی موت مقبولین کی دولت ہے اس وقت ہر ایک قسم کی حسرت دور ہو کر ان کی جان نکلتی ہے - راضی کا لفظ بہت عمدہ ہے - اور ایک مومن کی مرادین اصل مین دین کے لئے ہوا کرتی ہین خدا کی کامیابی اور اس کے دین کی کامیابی اسکا اصل دعا ہوا کرتا ہے - آنحضرت صلعم کی ذات بہت ہی اعلے ہے - کہ جن کو اس قسم کی موت نصیب ہوئی +

۱۵ لغایت ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

ان ایام مین کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا صرف چند ایک نوٹ اور نکات بیان ہوئے اور ایک وعظ جو کہ حضور نے مستورات کو عطا فرمایا جو ذیل مین درج کئے جاتے ہین اور بوجہ سماعت مقدمات گورداسپور حضرت اقدس کی نماز و نکی شمولیت جماعت کی ترتیب ملحوظ نہ رکھی گئی +

۱۶ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

عورتون کو وعظ

بین العصر والمغرب

سلطان محمود سے ایک بزرگ نے کہا کہ جو کوئی مجھکو ایک دفعہ دیکھ لیوے اسپر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے - محمود نے کہا یہ کلام تمہارا پیمبر خدا صلعم سے بڑھکر ہے ان کو کفار ابولہب ابوجہل وغیرہ نے دیکھا تھا ان پر دوزخ کی آگ کیون حرام نہ ہوئی - اس بزرگ نے کہا کہ اے بادشاہ کیا آپ کو علم نہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وینظرون الیک وہم لا یبصرون - اگر دیکھا اور جھوٹا کاذب سمجھا تو کہان دیکھا - حضرت ابوبکرؓ نے فاطمہؓ نے حضرت عمرؓ نے اور دیگر اصحاب نے آپ کو دیکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انہون نے آپ کو قبول کر لیا - دیکھنے والا اگر محبت اور اعتقاد کی نظر سے دیکھتا ہے تو ضرور اثر ہو جاتا ہے اور جو عداوت اور دشمنی کی نظر سے دیکھتا تو اسے ایمان حاصل نہین ہوا کرتا - ایک حدیث مین آیا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اگر کوئی میرے پیچھے نماز ایک مرتبہ پڑھ لیوے تو وہ بخشا جاتا ہے اسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کونوا مع الصادقین کے مصداق ہو کر نماز کو آپ کے پیچھے ادا کرتے ہین تو وہ بخشے جاتے ہین - اصل مین لوگ نماز مین دنیا سے

البدر اور احمدی جماعت

احمدی سلسلہ کے اخبار الحکم مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۳ء جسکی اشاعت ۱۱ جولائی کو ہوئی ہے زیر عنوان إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ احباب نے اُن مشکلات کو مطالعہ فرمایا ہوگا جو کہ ایڈیٹر صاحب نے الحکم کی اشاعت میں تعویق اور اُس کی بے ترتیبی کی نسبت فرمائی ہیں اور اُنھوں نے دراصل ٹھیک کہا ہے کہ ان تمام شکایتوں کا کافی علاج اُسوقت ہو سکتا ہے جبکہ اخبار کی مالی حالت کی بہتری اور اُسکے استقلال اور پائیداری کے لیے جہانتک اسباب کا تعلق ہے اُسکے لیے اسطرح ہر ایک شخص کوشش کرے کہ جو اخبار کو پڑھ سکتا ہے وہ اُسکو اپنا قومی اور ذاتی فرض سمجھکر خریدے دوسروں کو خریدنے کی تحریک کرے خود وقت پر قیمت ادا کرے دوسروں سے دلاوے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پرانا اخبار الحکم ہی ہے اور الحمدللہ کہ اُسکی اشاعت آٹھ سو کے قریب ہے مگر جب اسقدر دیرینہ اخبار کو جو کہ سات سال سے قومی خدمات کو بجا لا رہا ہے ابھی تک مالی حالت کی بہتری کی شکایت ہے کہ جسکی وجہ سے اگر ایڈیٹر بذات خود ہیڈ کوارٹر میں موجود نہ رہے تو اخبار کی اشاعت ہفتوں تک بند رہتی ہے تو اب اس صورت میں البدر کیطرف احمدی جماعت کی کسقدر توجہ ہونی چاہیے کہ جسنے اپنے ذاتی فائدہ پر ہر طرح سے قومی فائدہ کو ترجیح دی ہوئی ہے۔ البدر کی اشاعت ابھی تک چار سو پوری نہیں ہے مگر تاہم مطبع خرید لیا گیا ہے اور باوجودیکہ اخبار کا کام مطبع کے متعلق ایک ماہ میں صرف ایک ہفتہ کا ہے مگر مطبع کے پورے سٹاف کو برابر تنخواہ دینی پڑتی ہے جسکی وجہ سے کارخانہ دن بدن زیر بار نقصان ہو رہا ہے اخبار الحکم کی ضرورتوں کو پڑھ کر ایک فہیم انسان خود البدر کی ضرورتوں کو محسوس کر سکتا ہے کہ اُسے البدر کی اشاعت اور قیمتوں کی ادائیگی میں بھی کسر نذر جان توڑ کوشش کرنی چاہیے مطبع کی ضرورت کی طرف میں اپنے احمدی احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں کہ جو صاحب تصنیف میں یا تاجر ہیں اور وہ اپنی تصانیف اشتہارات دیگر مطابع میں چھپواتے رہتے ہیں وہ ازراہ کرم و عنایت چھپوائی کا کام ہمارے مطبع میں ارسال فرمایا کریں تاکہ مطبع کے اخراجات کی ناقابل برداشت زیرباری کا کارخانہ سبکدوش ہو۔ ایک دو دفعہ کے تجربہ سے یہ بات اُنپر واضح ہو جاویگی کہ مطبع انوار الاسلام قادیان میں کسطرح کا کام ہوتا ہے

ماہوار رسالہ

میرے پاس بعض احباب کے خطوط اس مضمون کے بھی آتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ اب ماہوار رسالہ کی خریداری کی طرف جماعت کو توجہ نہیں دلائی جاتی اور نہ اُسکا ذکر اخبار میں کیا جاتا ہے ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس رسالہ کے نفس مضامین کو ہر ایک احمدی کہلانے والے نے پسند فرمایا حتے کہ قادیان کے جلیل القدر اصحاب نے بھی ان مضامین کے قلمبند اور ترتیب کیے جانے پر میری رائے سے اتفاق کیا مگر اُن میں سے بعض نے بدیں خیال اس کی اشاعت کو سردست ناپسند فرمایا کہ آئے دن کی رسالہ بازی اور تصنیفات کی کثرت نے قوم کی توجہ کو لنگر خانہ اور دیگر خیراتی فنڈوں میں کافی حصہ لینے سے روک رکھا ہے اور انفاق فی سبیل اللہ کے ٹھیک محل اور موقعہ کو مدنظر نہ رکھکر اکثر افراد قوم نے اُن ضروری مدوں میں اس وسعت اور فراخ حوصلگی سے امداد نہیں کی جیسے کہ ایسی موقعہ پر کرنے کا حق ہوتا ہے۔ اور بعض نے اسکی سردست اشاعت کو اسلیے نامناسب خیال کیا کہ بعض کام بذاتہ تو مفید ہوتے ہیں لیکن اُن کا موجد جبتک نیت میں اخلاص اور دینی خدمت اور اپنے وجود کو حقیقی طور پر نافع الناس بنانے کا خیال نہ ہو تب تک یہ کام اُن لوگوں کی شان کے شایاں نہیں ہیں جنکا یہ دعوی ہو کہ ہم قادیان میں تحصیل دین کے لیے بیٹھے ہیں اور قومی خدمات کے بہت سے فرائض کو اپنے ذمہ لیکر پھر کما حقہ بجا نہ لانا گویا خدا تعالی کے غضب کو حاصل کرنا ہے چونکہ جن جلیل القدر اصحاب نے نفس رسالہ کے مضامین کی تائید کی تھی یہ بھی اُنھیں میں سے بعض کی رائے ہے اور یہ اصحاب میرے نزدیک شعائر اللہ میں سے ہیں اور خداتعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ

یعنی جو کوئی خداتعالے کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے تو یہ بات دلوں کی پرہیزگاری میں داخل ہے۔ لہذا جو شخص چاہتا رہے اُسکی نیت تو حصول تقوی کی ہونی چاہیے اسلیے ان بزرگوں کے ایما سے رسالہ کی اشاعت کو سردست میں نے ملتوی کر دیا ہے اور اسی لیے اُسکا ذکر اخبار میں نہ کیا گیا لیکن ایک اور جلیل القدر صحابی کی یہ رائے ہے کہ اس رسالہ کے مضامین کی ماہواری اشاعت کو اسطرح سے تبدیل کر دیا جائے کہ وہ تمام مضامین بطور ضمیمہ اخبار ہر ہفتہ چار صفحہ پر کتابی صورت میں البدر کے ہمراہ شائع ہوا کریں اور خریدار اُس کا فائل جمع کرکے کتاب بنا لیویں۔ اگر اللہ تعالے نیت میں اخلاص اور خدمت قوم کی سچی روح عطا کرے تو میرے نزدیک یہ رائے اس لیے قابل قدر ہے کہ اس سے البدر کی اشاعت پر اثر پڑتا ہے اور مطبع کو جو نقصان ہو رہا ہے اُسکی تلافی کی بھی ایک راہ نکلتی ہے اور رسالہ بجائے عہ کے ارزاں قیمت پر قوم کو مل سکتا ہے لیکن چونکہ میں اس امر میں اپنی رائے کو مذکورۃ الصدر دو اصحاب کی رائے کے ماتحت خلوص دل سے کر چکا ہوں اس لیے اُن کے مشورہ کے بعد پھر اس نئے انتظام کی نسبت عنقریب ناظرین کو اطلاع دیجاویگی

البدر کے لیے پہلا عطیہ

اندنوں ہمارے مہربان احمدی بھائی عالیجناب نواب **محمد علیخان صاحب** رئیس مالیرکوٹلہ (جو کہ عرصہ دراز سے مہاجرانہ طور پر قادیان میں مقیم ہیں) کی طرف سے عنٰہ بطور ڈونیشن کے البدر کو عنایت ہوئے ہیں۔ البدر کی مالی مشکلات کو مدنظر رکھکر ایک عرصہ سے احباب کی توجہ اسطرف دلائی جارہی تھی کہ جیسے قوم کے رؤسا اور صاحب وسعت احباب کے ذمہ اخبار کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی ایک فرض منصبی اور قرضہ کی طرح ہوتی ہے الحمدللہ کہ نواب صاحب بہادر دام اقبالہ نے سب سے اول البدر کی ضروریات پر توجہ فرمائی اور ایک گونہ ہمارا ہاتھ بٹایا۔ ہمیں رقم کی قلت و کثرت پر کوئی کلام نہیں ہم تو خدا کا شکر ادا یہ کرتے ہیں کہ اُسنے اپنے پاک بندوں کے قلوب میں اس امر کی تحریک کر دی کہ وہ البدر کی مالی مشکلات میں ہمارا ہاتھ بٹانے کے لیے مستعد ہوں سو الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اب دیگر رؤسا احمدی جماعت سے ہماری التماس ہے کہ وہ عالیجاہ نواب صاحب کی قائم کردہ نظیر سے فائدہ اُٹھاویں اور اُنکی اتباع اختیار کرکے نواب صاحب کو الدال علی الخیر کفاعلہ (یعنی نیکی کے کام پر ترغیب دلانیوالا اُسکے فاعل کیطرح ہوتا ہے) کے ثواب کا مستحق ٹھیراویں اور ہماری طرف سے اس شعر کو ضرور مدنظر رکھیں۔

ایکہ داری مقدرت ہم عزم تا بُدات دیں
لطف کن ما را نظر بر اندک و بسیار نیست

استفسار اور اُن کے جواب

خریدار نمبر ۶۲ از میٹر لاڑکانہ

+ دیکھو صفحہ ۳۳۲ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

نیوگ اور طلاق پر قطعی و فیصلہ کن بحث

نمبر ۳

بجواب اشتہار آریہ ڈیبیٹنگ کلب لاہور

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں حق کیطرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
کبتک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے آخر قدم بصدق اُٹھاؤ گے یا نہیں
کیونکر کرو گے رد جو محقق ہو ایکبات کچھ ہوش کر کے عذر سناؤ گے یا نہیں
سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

پیارے ناظرین اور آریہ احباب اس بات سے واقف ہیں کہ اسلام اور آریہ مذہب کا ایک عظیم الشان مقدمہ اُس سچے قدوس احکم الحاکمین خدا کی عدالت میں پیش ہوا تھا جس میں اسلام کیطرف سے ہمارے مخدوم حضرت میرزا غلام احمد صاحب امام مہدی آخر الزمان پیروکار تھے۔ اور آریہ مذہب کیطرف سے اُن کے مشہور اور مسلم پیشوا اور وکیل مذہب پنڈت لیکھرام صاحب قوم کیطرف سے منتخب ہو کر پیش ہوئے تھے۔ جب پنڈت صاحب مباحثہ تقریری میں ہر طرح سے عاجز آ گئے تو انھوں نے اسلام کے منجانب اللہ اور حق ہونے اور اپنے مذہب کے باطل ہونیکے آخری اور قطعی ثبوت کے لیے یہ درخواست حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب کی خدمت میں پیش کی کہ آپ میری قضا و قدر کے متعلق پیشگوئی کریں۔ اور اگر آپ کی پیشگوئی سچی نکلی تو اس بات کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ آپکا زندہ اور سچا خدا ہے۔ اور اسلام اُسی کی طرف سے ہے اور حق ہے۔ پھر ایکطرف تو حضرت اقدس میرزا صاحب ممدوح نے پنڈت لیکھرام صاحب کی موت کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور دوسری طرف سے پنڈت لیکھرام صاحب نے حضرۃ ممدوح کی قضا و قدر کے متعلق یہ پیشگوئی کی۔ کہ وہ تین سال کے عرصہ میں بمرض ہیضہ مر جائیں گے۔ ان پیشگوئیوں کے مشتہر کرنے سے غرض یہ رکھی گئی تھی۔ کہ جس مذہب کے وکیل کی پیشگوئی سچی نکلے گی وہی مذہب سچا اور زندہ اور خدا کیطرف سے ہوگا۔ اور اختیار کرنے کے قابل ہوگا۔ اور جسکی پیشگوئی غلط اور جھوٹی نکلے گی وہ مذہب باطل اور مردود اور شیطانی ہوگا۔ اور یہ ثابت ہوگا کہ خدا اُس کے ساتھ نہیں اور اس لائق ہوگا کہ اسکو ترک کر کے کامیاب مذہب کے لیے دامن استقبال پھیلایا جائے۔ حضرت اقدس میرزا صاحب ممدوح نے جو پیشگوئی کی تھی۔ اُس میں چھ سال کی مہلت اس لیے تھی کہ پنڈت صاحب اور اُنکی قوم آریہ کو اپنے پرمیشر سے پرارتھنا کرنیکی کافی مہلت ملجائے۔ اور اسی لیے آریوں کو متنبہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ اس وقت پرمیشر سے پرارتھنا کر کے پنڈت صاحب کو بچا لیں مگر اُس سچے اور حق کو فتح دینے والے خدا نے اسلام کو قطعی ڈگری دی اور پنڈت لیکھرام صاحب کو پیشگوئی کے مقررہ سال مقررہ ماہ مقررہ دن مقررہ وقت و مقررہ طریق میں دست قدرت نے ہلاک کیا۔ اور اس فیصلے سے آریہ قوم پر یہ قطعی حجت قائم ہو گئی۔ کہ صرف اسلام ہی خدائی مذہب ہے جو زندہ برکات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب نے جو پیشگوئی حضرت اقدس میرزا صاحب کی موت کے متعلق کی تھی وہ جھوٹی اور افترا علی اللہ ثابت ہو کر آریہ مذہب کے باطل اور مردہ ہونے پر آسمانی مہر لگا گئی۔

ہم اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ ایسے روشن اور قطعی فیصلہ کے بعد اب ہمارے لیے آریوں کے ساتھ فی الحقیقت کسی مباحثہ کی خواہش باقی نہ تھی کیونکہ ایسی خواہش محض تحصیل حاصل تھی۔ ہمنے اُن کے سلسلہ ڈیبیٹ میں جانیکے لیے انکی استدعاؤں کو صرف اسلیے منظور کیا تھا کہ ہمیں خیال تھا کہ جیسا وہ منہ سے بار بار فرماتے ہیں ہمارے آریہ بھائیوں کو اب دل سے بھی حق جوئی کا خیال ہو گیا ہوگا۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب کی موت سے اُن کے دل اپنے مذہب سے ضرور بیزار ہو چکے ہونگے۔ اور اب اسلام کے متعلق اپنی واقفیت بڑھانیکی غرض سے ہم سے اس سلسلہ کو شروع کرنا چاہتے ہونگے۔ چونکہ وہ ہمارے ملکی بھائی ہیں۔ اور ہم اُن کے دلی خیر خواہ ہیں ہم دل سے چاہتے ہیں کہ یہ قوم خدا سے دور اور بھچڑی ہے وہ تاریکی کے گڑھوں سے نکلکر روشنی کو قبول کرے لیکن افسوس کہ ابھی تک ہمارے آریہ بھائیوں نے اپنے دلوں کو اُتنا بھی صاف نہیں کیا کہ اُن کے افعال اُن کے اقوال کے ساتھ موافق ہو گئے ہوں۔ ظاہرا چکنے چپڑے الفاظ میں حق جوئی کا اظہار اور حقیقت میں منتقمانہ غصہ دلوں میں مخفی رکھکر ہمیں بلانا اور ہم پر سچا اتہام لگانا شرافت سے گرا ہوا شیوہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تو ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑنیکی خواہشمند ہیں۔ اسلیے جب ایسے قطعی اور عظیم الشان فتح اسلام سے جو اُنکے وکیل اور پیشوا مشہور پنڈت لیکھرام صاحب کی موت پر مستند ہو چکی تھی۔ اور جسکی یادگار میں اُنکے ہاں ہر سال مجلسیں منعقد اور یادگاریں قائم ہوتی رہتی ہیں فائدہ نہیں اُٹھایا تو اس فتح سے جو اُنکی نیوگی آرزوؤں کو توڑنے کا موجب ہوئی ہے کیا فائدہ اُٹھانیکی اُمید ہو سکتی ہے۔

اپنے اشتہار میں اُنھوں نے اسقدر غلط بیانیاں کی ہیں کہ جو معمولی طبیعت کے انسان کی شان کے کبھی شایاں نہیں ہو سکتیں۔ از انجملہ ہم پر یہ جو جھوٹا الزام کہ گویا ہم نے نیوگ کو غلط پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ انکی نیتوں کے سمجھنے کیلیے کافی دلیل ہو سکتی ہے۔ گو اُنکے مُنہ کی باتوں سے حقیقت الامر پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ لیکن صرف ناظرین کو انصاف کرنیکے لیے موقعہ دینے کیلحاظ سے اسجگہ ہم مستند ستیارتھ پرکاش کے چند حوالے منتخب کر کے نقل کر دیتے ہیں۔

(۱۳۸) صفحہ $\frac{154}{155}$ "جب خاوند اولاد پیدا کرنیکے قابل نہ رہے تب اپنی عورت کو اجازۃ دے کہ تو مجھ سے علاوہ دیگر خاوند کی خواہش کر" "نیز عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے"۔ "ویسے ہی عورۃ بھی خاوند کو اجازۃ دے۔ اور وہ کسی دوسری عورۃ سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے (۱۳۹) ص ۱۵۵ اگر خاوند دولت کمانیکی غرض سے غیر ملک میں باہر گیا ہو تو تین برس انتظار کر کے عورۃ نیوگ کرے"۔ ص ۱۵۵ سطر ۱۸ لغایت ۲۳ "عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس"۔ اور جو بدکلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری سے نیوگ کرنا چاہیئے"۔ "اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہیئے کہ دوسرے مرد سے نیوگ کرلے"۔ پھر ص ۱۵۸ پر ہے۔ "جیسے علانیہ بیاہ ویسے علانیہ نیوگ ہونا چاہیئے"۔ پھر ص ۱۵۸ پر ہے جب بیاہ کیے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند کریگا تب مرد اور عورت کو نیوگ کرانیکی ضرورت ہوگی اور یہی دھرم ہے"۔ پھر (۱۴۱) ص ۱۴۷ پر ہے۔ "گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے"۔ پھر (۱۴۲) ص ۱۴۸ پر ہے "اے ویریہ سینچنے کے قابل طاقتور مرد تو اس بیاہی عورت ... کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں اولاد پیدا کر اور گیارھویں عورت کو مان"۔ "اے عورت تو بھی بیاہے مرد ... سے دس بچے پیدا کر اور گیارھواں خاوند کو سمجھ"۔

ان کے سوا بہت سی اور باتیں لکھنے کے قابل ہیں لیکن اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ ان اصل عبارتوں کو دیکھکر ناظرین انصاف کرلیں اور سمجھ لیں کہ آریہ صاحبان کا سچی بات کو غلط بیان کرنا اُنکی خفت کا ثبوت ہے ہم تو ہارجیت کے لیے نہیں بلکہ صرف حق جوئی کی خاطر سے یہ باتیں کر رہے ہیں۔ اگر ہمارے بھائی آریہ صاحبان اب بھی نیوگ سے رنامہا ایمان چھوڑ دیں تو ہماری عین مُراد ہے۔

باقی آیندہ

استغاثہ

مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب نے جو فوجداری زیر دفعہ

درس قرآن شریف

الجزو نمبر ۵ ع ۱۲

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۔ ترجمہ اور جب تم زمین پر جاؤ تو کوئی تم پر گناہ نہیں کہ تم نماز کو چھوٹا کرلو اگر تم ڈرو کہ کافر تمکو فتنہ میں ڈالیں گے اور تحقیق کافر تو تمھارے کھلے دشمن ہیں۔

انسان کے کاموں میں کام کا کچھ بڑا حصہ ضروری ہوتا ہے بادشاہوں تاجروں غرض ہر فرقہ اور طرز کے آدمیوں میں یہی حال ہے کہ اگر وہ اپنے کاموں کا ضروری حصہ بجا نہ لاویں تو انکو خوشی حاصل نہیں ہو سکتی اور یہ انسانی فطرۃ کا خاصہ ہوتا ہے چونکہ اسلام انسان کی فطرۃ صحیحہ کے مطابق ہے اسلام میں بھی بعض باتیں نہایت ہی ضروری ہیں اسلیے ایک شخص کو بحیثیت مسلمان ہونیکے دو باتوں کا بڑا خیال رکھنا پڑتا ہے اول تعظیم لامر اللہ دوم شفقت علی خلق اللہ اور اللہ کی تعظیم کی بڑی غرض نماز سے پوری ہوتی ہے اسواسطے نماز مسلمان کا بڑا ہی ضروری کام ہے اور یہ اللہ کی تعظیم کے تمام طریقوں کی سردار ہے اللہ کے نام سے شروع ہوتی ہے

اللہ کے نام پر ہی ختم ہوتی ہے

شروع میں اللہ اکبر ہے اور آخر میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اسنے مسلمان ہونیکے واسطے کچھ شرطیں پیش کیں انمیں ایک یہ تھی کہ نماز معاف کردیجائے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس دین میں نماز نہیں وہ دین ہی کیا ہے صحابہ کرام کی زندگی سے ایک عجیب نمونہ حاصل ہوتا ہے ان میں مرد عورت۔ بوڑھے۔ بیمار۔ کمزور وغیرہ سب شامل ہیں عمداً انمیں ترک نماز کا معاملہ کبھی پیش نہیں ہوا قرآن سے بتایا ہے کہ نماز میں سستی منافق ہوتا ہے اِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں سستی سے کھڑے ہوتے ہیں نماز مومن کا بڑا معراج ہے جو لوگ بادشاہوں اور بڑے آدمیوں کے حضور میں حاضر ہونا موجب فخر سمجھتے ہیں انکو سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالے کے حضور حاضر ہونا کتنا بڑا فخر ہے اور کیا عزۃ ہے غرض نماز اللہ کی تعظیم کا سامان ہے اس نماز کی تاکید کئی طرح فرمائی ہے اگر آدمی کی فطرۃ میں ہے کہ وہ کسی بڑے کی تعظیم اور عزۃ کرے تو وہ کیوں اللہ کے سامنے اپنی نیاز مندیاں ظاہر نہ کرے اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

نماز گندی باتوں اور بیحیائیوں سے روکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ نماز پڑھنے کے واسطے ایک امام ہو اور جماعت ہو جماعت میں یہ اشارہ ہے کہ قوم میں اتفاق ہے اور انکا امام ایک ہو تمام عقلمند جانتے ہیں کہ اسکے سوا قوم بن ہی نہیں سکتی امام کے معنی یہ ہیں کہ تمام آدمی اس ایک آدمی پر جان قربان کرنے میں دریغ نہ کریں اور مال کے تمام کام اُس کے تابع ہوں پھر صف میں یہ فائدہ ہے کہ مسلمان خواہ پہلے چوڑھا تھا یا چمار اور دوسرا سید پھر یہ تمام ایک شخص کے پیچھے اور سب برابر درجہ پر کھڑے ہوتے ہیں اس سے قوم کو بہت فائدے پہنچتے ہیں اور تکبر اور نخوۃ کی جڑ ٹوٹتی ہے ایک

اور بات ہے حدیث میں آیا ہے کہ امام وہ ہو جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو۔ اس سے چھوٹے چھوٹے آدمیوں کو ترقی کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور قرآن حفظ کرکے امام بنجاتے ہیں یہ بھی قومی ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ یہود یوں کے کبھی بہت فرقے ہوگئے تھے اور انمیں کوئی امام نہ تھا اسلیے اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا وہ ایک جماعت کا امام بنا اور اس جماعت نے ترقی کی پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائی بہت فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعۃ کے امام بنے اور مسلمانوں نے ترقی کی اب مسلمانوں کے بہت فرقے ہوگئے اور ان میں ایک فرقہ کے امام حضرت مرزا صاحب ہیں دوسرے فرقوں کا کوئی امام نہیں۔ صوفیہ کے الگ فرقے ہیں سنی۔ شیعہ۔ خارجی۔ مولوی وغیرہ سب الگ فرقے ہیں یہ سب جو ہیں الگ ہیں انکا ایک امام نہیں اور اسواسطے یہ تمام فرقے تنزل کر رہے ہیں کہ انمیں کوئی امام نہیں اور اُن سب کے بالمقابل مرزا صاحب ترقی کر رہے ہیں

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝

ترجمہ اور جب تو ان میں ہو (یعنی صلی اللہ علیہ وسلم یا امام یا اور افسر) پس تو امام ہو انکا نماز پڑھنے کے وقت پس کھڑا ہو انمیں سے ایک گروہ تیرے ساتھ اور وہ اپنے ہتھیار بھی ساتھ ہی رکھیں پس جب وہ نماز پڑھ چکیں تو پیچھے چلے جاویں اور آوے دوسرا گروہ جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس چاہیے کہ وہ تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ رکھیں اور ہتھیار بھی رکھیں اور چاہا ہے کافروں نے کہ تم غافل ہوجاؤ اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے مالوں سے پس وہ ایکدم تم پر جھک پڑیں۔ اگر تمکو مینہ وغیرہ کی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو تم پر گناہ نہیں کہ تم ہتھیاروں کو رکھدو اور اپنے بچاؤ کا سامان لیلو بے ریب اللہ نے تو کافروں کو ذلت دینے والا سامان کر ہی رکھا ہے۔

قصر صلوۃ کے دو معنے ہیں نماز کی قرات رکوع وغیرہ سجود وغیرہ کو چھوٹا کر دینا یا چار رکعت کی دو رکعت پڑھنی۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ نماز کا قصر کرنا تو صرف خوف کے وقت میں ہے سفر میں کیوں چار کی دو پڑھی جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جب کوئی بڑے کرم والا ضرورت کیوقت کوئی چیز دیتا ہے تو پھر ضرورت پوری ہوجانے پر وہ واپس نہیں کرتا۔ جیسے کوئی رحیم کسی محتاج کو سردی میں لحاف دے تو گرمی میں وہ واپس نہیں کرتا اسی طرح اللہ تعالی نے خوف میں یہ دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دی تھی اب علی العموم سفر میں وہ تخفیف قائم رکھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت کراؤ تو قراۃ چھوٹی پڑھو اور اگر اکیلے ہو جتنی تمھارا دل چاہے لمبی کرلو لیکن عام لوگ اب اس کے خلاف کرتے ہیں جب جماعۃ کراتے ہیں تو لمبی لمبی قرأت پڑھتے ہیں اور جب اکیلے پڑھتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی سورتوں پر کفایت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی حالت کسقدر بگڑ گئی ہے۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝ ترجمہ

جب تم نماز پوری کرچکو پس اللہ کا ذکر کیا کرو کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور لیٹ کر (یعنی سنتیں اور نفل اور دوسری ماثورہ دعائیں نماز کے بعد پڑھا کرو ان باتوں کو بھی اب بہت لوگ پروا نہیں کرتے) لیکن جب تم امن میں ہوجاؤ تو ٹھیک درست نماز پڑھو یہ نماز مومنوں پر تحریر شدہ حکم ہے اور وقتوں پر مقرر کیا ہوا حکم ہے۔

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اور دشمن کا مقابلہ کرنے میں سستی مت کرنا اگر تمکو دکھ پہنچتا ہے تو انکو

استفسار۔ تجارت کے کاموں میں جب کسی دوسرے شہر سے روپیہ منگوانا ہو تو اپنے شہر میں درشنی رسید لکھ دیتے ہیں اور روپیہ لے لیتے ہیں روپیہ دینے والا ۴ر یا ۸ر سیکڑہ لے لیتا ہے جسکو بٹہ رسید کہتے ہیں یہ جائز ہے کہ نہیں اور کرنسی نوٹ کا بٹہ لینا دینا بھی جائز ہے کہ نہیں۔

جواب یہ بٹہ رسید جائز ہے اور جیسے منی آرڈر کی فیس ہوتی ہے اسی کے یہ قائمقام ہے۔ نیز کرنسی نوٹ کا بٹہ لینا دینا بھی جائز ہے۔

خریدار نمبر ۱۴۵ وزیر آباد

استفسار۔ پارہ چہارم کے آخری رکوع میں محرمات میں وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن آیا ہے اسمیں شرط ہے کہ جو ربیبہ تمھاری گود میں پلی ہیں وہ تمپر حرام ہیں اگر منکوحہ کی لڑکی پیچھے سے ہی بالغ آوے تو بعد وفات اس لڑکی کی والدہ یعنی اس مرد کی بیوی کی اس ربیبہ بالغہ سے اسکا نکاح جائز ہے کہ نہیں۔

جواب ربیبہ لغت عربی میں اسی لڑکی کو کہتے ہیں جو کہ عورت پیچھے سے لیکر آوے خواہ وہ بالغ ہو خواہ شیر خوار بچہ ہو خواہ اسنے اپنی والدہ کے خاوند کے ذریعہ سے پرورش پائی ہو یا نہ پائی ہو ہر طرح سے وہ اس مرد پر حرام ہے جسنے اُس لڑکی کی والدہ سے نکاح کیا ہے اور صحبت بھی کی ہے

خریدار نمبر ۴۳۳ - از لاڑکانہ

مسئلہ۔ ایک مولوی یہاں آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ اچھے اور بُرے کام سب خدا کیطرف سے ہوتے ہیں کیونکہ خدا نے اس بندہ کے مقدر میں اول ہی لکھا تھا۔ بُرا کام شیطان سے نہیں ہے خدا سے ہے اور نیک بھی خدا سے۔ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالے۔ لا تتحرک کل شیٔ الا باذن اللہ قول خدا کا ہے اور زانی جو یہ کہتا ہے کہ یہ کام مجھو شیطان نے کرایا یا نفس نے اُنکا کہنا غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے حق میں ایسا ہی لکھا تھا۔

جواب ایسے جاہل مولویوں کا وجود اس امر پر دلیل ہے کہ اس زمانہ میں ایک مصلح کی ضرورت ہے اسلیے خدا نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ اس مسئلہ تقدیر کے بارہ میں البدر جلد ۲ صفحہ ۳۹ - ۴۶ - ۴۵ پر زیر عنوان درس قرآن بہت کچھ مفصل لکھا جا چکا ہے وہاں سے مطالعہ فرماویں اور مختصر یہاں بھی لکھا جاتا ہے۔ ایسے مسائل بیان کرنیوالوں کو قرآن کریم کا علم نہیں ہوا کرتا ورنہ اگر انکو یہ علم ہوتا تو پھر اسطرح کی غلط بیانیاں اور افترا پردازیاں مطلق نہ کرتے۔ یہ بیان اُسوقت ٹھیک ہو سکتا جبکہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بندوں کو اُن اعمال اور افعال کا عامل اور فاعل قرار نہ دیا ہوتا۔ مگر قرآن شریف پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے انسان اپنے عمل اور فعل کا خود عامل اور فاعل ہے دیکھو ولو یواخذ اللہ الناس بما کسبوا۔ فاطر رکوع ۵ ترجمہ اگر پکڑے اللہ لوگوں کو اُنکی کمائی پر۔

۲- لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت۔ بقرہ رکوع ۴۰۔ ترجمہ۔ اسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو کیا اور اسی طرح کی آیات ومن یعمل سوء او یظلم نفسہ سورہ نسا رکوع ۱۲- اور من یفعل منکم فقد ضل سواء السبیل سورہ ممتحنہ رکوع ۱ ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اعمال اور افعال کا خود فاعل ہے پھر خدا اسی پر بس نہیں کرتا بلکہ فرماتا ہے کہ تمھارے بُرے افعال اور قبیح اعمال کے سبب سے تمکو زوال آتا ہے جیسے فرمایا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم رعد۔ رکوع ۲- اور فاخذناھم بما کانوا یکسبون اعراف۔ رکوع ۱۲۔ اور اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جنمیں دکھوں اور تکلیفوں کو خدا تعالیٰ انسانی اعمال کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور پھر آیت وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک سورہ نسا رکوع ۱۱- میں نفس کو سیئات کا منبع قرار دیا ہے تو ان تمام آیات قرآنی کے برخلاف خدا تعالے کو ہر ایک بدی کا چشمہ قرار دینا کسقدر ظلم عظیم ہے خدا تعالے ہر ایک مومن کو اس سے پناہ دے پس حسب تعلیم قرآن حضرت انسان کو گناہ سے کیسی نفرت ضروری ہے۔

اگر خدا تعالے انسانوں سے خود ہی بدی کراتا ہے اور پھر ان بدیوں پر خود ہی اُنکو عذاب کرتا ہے تو یہ ظلم صریح ہے اور خدا تعالیٰ نے انسان کو نہ ہدایت پر مجبور کیا ہے اور نہ ضلالت پر آیۃ لا اکراہ فی الدین۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا اسپر شاہد ناطق ہیں۔ قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ خدا کے بندوں پر شیطان کا کوئی دخل نہیں ہے غرضکہ یہ قول کہ خدا نے اُسکے مقدر میں اول ہی بدی لکھی تھی بالکل غلط ہے اور خود قرآن اسکی نفی کرتا ہے خدا تعالیٰ کی ذات قدوس ہے کسی قسم کی بدی اُسکی ذات میں نہیں ہے تو پھر جب ایک شر اُسکی ذات میں ہے ہی نہیں تو کسطرح اسکی طرف منسوب ہو سکتی ہے۔

خدا نے بندہ کے مقدر میں سب کچھ اول سے ہی لکھا ہے یہ ایک دعویٰ ہے جسکے ثبوت میں اسکے قائل ہمیشہ کوئی دلیل پیش نہیں کیا کرتے والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالے کے معانی کے سمجھنے میں اکثر لوگوں کو مغالطہ لگا ہے۔ قدر ایک ایسا لفظ ہے جو قرآن شریف میں کثرت سے استعمال ہوا ہے اور اسکے معنی اندازہ کے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے فقدرہ تقدیرا۔ خدا نے ہر ایک شے کو پیدا کیا اور پھر ہر ایک شے کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا۔ اور ایک جگہ ہے وقدر فیھا اقواتھا کہ ایک مناسب اندازہ کے ساتھ اسمیں کھانے پینے کا بندوبست کر دیا۔ اسطرح والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کے معنے ہوے کہ نیکی اور بدی کا اندازہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے یعنی خدا تعالیٰ نے جس فعل یا امر کو جسطرح سے نیکی قرار دیا ہے وہی نیکی ہو سکتی ہے لوگوں کے خود تراشیدہ خیالات سے کوئی فعل یا امر نیک قرار نہیں دیا جا سکتا علی ہذا القیاس بدی ہے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک شے کا ایک اندازہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہوا ہے ایک زانی زنا کرتا ہے اور اُسے آتشک ہو جاتا ہے یہ اندازہ اللہ تعالیٰ کا ہی مقرر کیا ہوا ہے اسیطرح ایک شخص نیک کام کرکے انعام پاتا ہے یہ اندازہ بھی اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے غرضکہ ان الفاظ سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ نیکی اور بدی ہر ایک شخص کے لیے اول ہی سے لکھی ہوئی ہے اور جبراً اُس سے کروائی جاتی ہے۔

لا تتحرک کل شیٔ الا باذن اللہ یہ قرآن شریف کی آیت ہرگز نہیں ہے

ارتداد اور انجام

عبد الغفور نامی ایک صاحب نے جو کہ گوجرانوالہ سکول میں ہیڈ ماسٹر اور بی اے پاس شدہ تھے ۱۴ جون کو آریہ مذہب اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں ایسے مرتدوں کی نسبت لکھا ہے یاایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین الخ پ ۶ ع ۱۲ مسلمانو تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھر جاوے تو خدا (اسکی بجائے) ایک ایسی جماعت موجود کر دیگا جنسے وہ محبت کریگا اور وہ اسکو دوست رکھیں گے مسلمانوں کے ساتھ نرم اور کفار کے ساتھ سخت ہوں گے اسلیے ہم ایسے ارتداد پر بجائے افسوس کے خوشی کرتے ہیں کہ ایک فرد کے جانے سے ایک بھاری جماعت خدا تعالیٰ اسلام کو اسکے عوض میں دیگا۔ اور اس وعدہ کی ابتدا کے آثار اُسدن نمودار ہو گئے کہ جسدن عبد الغفور صاحب مرتد ہوے اسی دن حمایت اسلام گوجرانوالہ کے جلسہ میں مسمی گنگارام صاحب آریہ معزز راجپوت معہ اپنی اہلیہ کے مسلمان ہوے اور پھر ۲۶ جون کو ایک مصر صاحب مسلمان ہوے جنکا نام عبد الغفور رکھا گیا۔ گنگارام صاحب کا نام عبد الحق رکھا گیا۔ عبد الحق صاحب کی اہلیہ کے لواحقوں نے لڑکی کی نسبت فوجداری کی نالش کی کہ اُسے حبس بیجا میں رکھا گیا ہے۔ مگر لڑکی نے بعدالت ڈپٹی کمشنر صاحب بیان دیا کہ وہ بخوشی خاطر مسلمان ہوئی ہے۔

جب سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہام تخرج الصدور الی القبور ہوا ہے تب سے اخبارات کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ اکثر معزز اشخاص کی اموات کی فہرست شائع ہوئی ہے جو لوگ صداقت

خمسہ بر غزل حضرۃ اقدس علیہ السلام از جناب ایس ایم یوسف صاحب احمدی کمپ انبالہ۔

یہ وہ فرقان یزداں ہے دل وجاں جسپہ قرباں ہے
ہو انجیل اس کے ہمرتبہ نہیں ہرگز یہ امکاں ہے
نہیں افضل یہ بوراس سے نہ توراۃ اس سے ذیشاں ہے
جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے۔
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

جو منکر ہے کلام حق کا وہ سمجھے گا اس کو کیا
کہیں خفاش کو بھی ہے بھلا سورج نظر آیا
نہ دیکھا آجتک ہمنے کسی کا بھی کلام ایسا
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

نہیں ثانی کوئی اُس کا فصاحت اور بلاغت میں
گل وحدت کی نکہت آتی ہے اُسکی ہر آیت میں
یہی شیریں ثمر لاریب ہے باغ ہدایت میں
بہار جاوداں پیدا ہے اُس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے

کلام اللہ ہے یہ قولِ انسانی نہیں ہرگز
سمجھنا اس کا ہے دشوار آسانی نہیں ہرگز
بجز اس کے ضیائے دین و ایمانی نہیں ہرگز
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

یہ وہ ہے جس کے پڑھنے سے دلِ مؤمن منور ہو
یہی وہ عطر ہے جس سے دماغ جاں معطر ہو
کلام ایسا کسی کا کب ہو دلبر جو مؤثر ہو
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

لگائیں تہمتیں کفار نے قرآں پہ بہتیری
نہیں ہے یہ کلام حق یہی تھی گفتگو اُن کی
یہ فرمایا خدا نے لاؤ آیت تم کوئی ایسی
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لا علمی
سخن میں اُسکے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے

نہ اُس کے حکم بن جنبش کرے برگ شجر ہرگز
نہیں اُسکی اطاعت سے ہیں باہر بحر و بر ہرگز
سب اُسکے زیر فرماں ہیں نہیں کوئی زبر ہرگز
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اُسپہ آساں ہے

کلام حق کو تم سمجھو وسیلہ رہنمائی کا
بچو تم نار سے چھوڑ و طریقہ کج ادائی کا
یہی ہے راستہ آئینۂ دل کی صفائی کا
ارے لوگو کرو کچھہ پاس شان کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھہ نور ایماں ہے

بچو تم شرک سے یارو کہ اسمیں سخت نقصاں ہے
جو مشرک ہے بہت بیزار اُس سے رب رحماں ہے
سقر اُسکے لیے ہے بند اُسپر باب غفراں ہے
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھہ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

خدا ہے لا ولد بیشک نہیں بیٹا وہ والد کا
جو ہے توحید کا منکر خطاب اُسکو ہی ملحد کا
عقیدہ چاہیے ایسا نہ جسمیں دخل ہو ضد کا
اگر اقرار ہے تمکو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اسقدر دل میں تمھارے شرک پنہاں ہے

بڑا بیعقل ہے جو گمرہی کی راہ میں سر دے
دعا مانگو خدا اپنا ہی متوالا ہمیں کر دے
رہو پرور دگار انس وجاں کے دلسے تم ترسے
یہ کیسی پڑ گئے دلبر تمھارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھہ خوف یزداں ہے

عزیز بیتوا کو تم نہ سمجھو کوئی دیوانہ
سُنایا ہے وہی تم کو خدا کا جو ہے فرمانا
یہ قرآں شمع دیں ہے ہو فدا تم مثل پروانہ
ہمیں کچھہ کیں نہیں یارو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہو وے دل وجاں اُسپہ قرباں ہے

مُراسلہ

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ اور اُسکے نامہ نگار کی افترا پردازی

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں کسی گمنام نامہ نگار نے فہرست مبائعین مطبوعہ البدر و الحکم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ شتاب خاں معمار و کلو و ملا بخش حجام ساکنان اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی کے نام جو زمرہ مبائعین میں شائع ہوئے ہیں وہ محض جھوٹھ ہیں ان بزرگان نے کبھی مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی۔ اور اس اعتراض کی بنیاد پر نامہ نگار اور ایڈیٹر شحنہ ہند دونوں یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ فہرست مبائعین مطبوعہ الحکم والبدر غلط ہے۔

مگر ہم اس نوٹ کے ذریعہ سے یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ شحنہ ہند کے نامہ نگار نے صریح جھوٹھ بولا اور پبلک کو دھوکا دیا اور ایڈیٹر شحنہ ہند نے دھوکا کھایا۔ واقعی امر یہ ہے کہ بلا شبہ ان تینوں شخصوں نے خط کے ذریعہ حضرۃ مرزا صاحب سے بیعت کی تھی اور وہ خط میرے ہاتھ سے لکھوا کر قادیان بھجوائے تھے۔ چنانچہ انکو بیانات جنپر معزز اشخاص کی گواہیاں ثبت ہیں مینے قلمبند کرا کے ایڈیٹر الحکم کے پاس بھجوائے ہیں اُمید ہے کہ وہ بیانات میرے مضمون کے ساتھ جلد شائع ہو جائینگے۔ اُسوقت ناظرین کو ان بیانات کے پڑھ لینے سے پورا اطمینان ہو جائیگا۔ اور معاملہ کی اصلیت کھل جائیگی۔ اسوقت اس نوٹ کے شائع کرنیکی ضرورۃ یوں پیش آئی کہ جب میتے ضمیمہ شحنہ ہند میں اعتراض مذکور شائع ہونیکے بعد شتاب خان وغیرہ کے بیانات قلمبند کرا کر ایڈیٹر الحکم کے پاس بھیجے تو جن چالاک نامہ نگاروں نے یہ پُر فریب کارروائی کی تھی انکو اپنی ذلیل و شرمناک کارروائی سے ذلت و رسوائی نصیب ہونیکا خوف پیدا ہوا اور اپنی خوف کی حالت میں ضمیمہ شحنہ ہند کے حال کے پرچہ میں بطور حفظ ما تقدم ایڈیٹر شحنہ ہند کو یہ لکھ بھیجا کہ شتاب خان وغیرہ پر جبر کیا گیا حالانکہ یہ و ہ فریب اور سفید جھوٹھ ہے۔

اسلیے ہم ایسے چالاک اور فریبی نامہ نگار کا مُنہ بند کرنیکے لیے ایڈیٹر شحنہ ہند کو یہ مشورہ دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ محمد حسین صاحب پنشنر ملازم پولیس اور عبد الحکیم برخاست شدہ ملازم چُنگی ساکنان اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی کو (جو مرزا صاحب کے سخت دشمن ہیں) ایسا مشورہ آمادہ کرے کہ یہ دونوں حضرات ذرا تکلیف گوارا کر کے شتاب خان و کلو و ملا بخش کو مولانا کریم الدین صاحب سرگروہ اہلحدیث اٹاوہ اور مولانا مولوی حبیب علی صاحب حنفی المذہب وکیل اٹاوہ اور میر عزیز حسن صاحب اثنا عشری رئیس و آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ کیخدمت میں بموجودگی ایڈیٹر اظہار الحق پیش کریں اور یہ معزز حضرات شتاب خان و کلو و ملا بخش کے بیانات حلفی متعلق بیعت حضرۃ مرزا صاحب مفصل قلمبند کر کے اور اُسپر اپنی گواہیاں ثبت کر کے ضمیمہ شحنہ ہند میں شائع ہونیکے لیے بھیجیں اگر ایڈیٹر شحنہ ہند ہمارے اس مشورہ پر عمل کریگا تو اُسپر بآسانی ظاہر ہو جاویگا کہ ضمیمہ شحنہ ہند میں جو کچھہ ان لوگوں کی بیعت کے متعلق چھپوایا گیا ہے وہ سراسر فریب اور جھوٹھ ہے۔ اور اندراج فہرست مبائعین مطبوعہ الحکم والبدر بالکل صحیح و درست ہے۔

راقم سید محمد صادق حسین صادق مختار عدالت و ایڈیٹر و پبلشر اخبار اظہار الحق اٹاوہ و رسالہ صبح صادق۔ از اٹاوہ
۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء

ضیافتہ الناس

جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کے جواب میں حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے لکھا ہے دفتر البدر سے بقیمۃ ۱۰؍ علاوہ محصولڈاک خرید لیویں۔

بقایا داران کیخدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وہ البدر کی قیمت جلد تر ادا فرماکر کارخانہ کو مشکور فرماویں۔

عالم احباب

بمبئی میں ایک ہرکارہ ڈاک کو ۲۵ روپیہ کے منی آڈر کے لیے دو سال قید سخت اور ایکسو روپیہ جرمانہ ہوا۔

لکھنؤ میں ایک ہرکارہ ڈاک کو ۲ سال قید سخت ہوئی کہ ایک متوفی کے نام کا منی آرڈر رکھا گیا تھا۔

دو معزز انگریزوں کی طرف سے کلکتہ ہائیکورٹ میں دو مقدمات طلاق کے پیش ہوئے میم صاحبہ بدکار تھیں آزادی اور بے پردگی کا یہ نتیجہ ہے۔

کلکتہ کے ایک ہوٹل میں ایک انگریز مسٹر ولیم گورے نے بستر پر بندوق سے خودکشی کی جب خدا پر ایمان نہیں تو ایسی ہی حرکات سرزد ہوا کرتے ہیں۔

برہما میں گزٹڈ آفیسر کے برہمی عورتوں سے ناجائز تعلقات پر سرکاری حکم نافذ ہوا کہ ایسے آفیسر عورتوں سے ناجائز تعلقات سے باز آ دیں اگر رکھیں گے تو ترقی بند اور فوراً تبدیلی کی جائے گی۔

روس میں فوجی پیغامبری بجائے کبوتروں کے شکروں اور شہبازوں سے لینے میں انکی رفتار کبوتروں سے چار چند ہے۔

ہندی فوج کے اضافہ کا سوال ولایت میں عام ہے جنوبی افریقہ میں ۲۵ ہزار فوج رکھنے کے لئے جسکے خرچ میں ساٹھ لاکھ روپیہ ہند سے لینا تجویز ہوا ہے جسپر بحث ہو رہی ہے لبرل پارٹی اس امر کے مخالف ہے۔

سلطان جوہور کو اسٹریلیا والوں نے جہاز سے اترنے پر روکا سلطان نے کہا اگر مجھکو روکو گے تو میں اسٹریلیا کی گھوڑ خریدنے موقوف کر دونگا یہ سنکر اسٹریلیا والوں نے جھٹ اترنے کی اجازت دیدی گویا قانون کی منسوخی کی کنجی روپیہ ہے۔

لاہور میں انجمن معین الاسلام نامی ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی کہ ہر ایک ممبر کو صرف للعہ ادا کرنے پر ایکصد روپیہ کی امداد دیجائیگی مگر افسوس کہ بجائے امداد دینے کے غربا کا روپیہ خورد برد کر لیا گیا آخر راز کھل گیا اور زیر دفعہ ۴۰۶ تعزیرات ہند مقدمہ چلا ۱۲ ماہ حال کو ۳ ملزم بری ہوئے اور چار اشخاص کو ایکسال قید اور ایک ایکسو روپیہ جرمانہ و دو ماہ قید تنہائی کی سزا ملی ہے اپیل منظور ہو گئی ہے اور ملزم ضمانت پر رہا کیے گئے ہیں۔

جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب صاحبزادہ حضرت میر ناصر نواب صاحب الحمد للہ کہ اسسٹنٹ سرجن کلاس کے امتحان (سطلہ) میں اس سال پاس ہو گئے ہیں اور آپکا نمبر پاس شدہ لوگوں میں سب سے اول ہے اس سے پیشتر کے امتحانوں میں بھی آپ بفضل خدا ہمیشہ ایسی ہی کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں

قادیان میں ۱۲ کی شب سے بارش شروع ہو کر ۲۲-۲۳ کی شب تک برابر ہوتی رہی اس اثنا میں بالکل سورج نظر نہیں آیا قادیان کی جنوب مشرق کیطرف جو ڈھاب تھی وہ بالکل لبریز ہو گئی ہے اور اسطرف دیکھنے سے ایک عجیب و غریب نظارہ نظر آتا ہے۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام مبائعین	[illegible]	ضلع
۱۱۲۸	غلام الرحمن صاحب	نی سنی	لودھیانہ
۱۱۲۹	ممتاز علیخان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	بھونلی	سمالی لینڈ
۱۱۳۰	نظام الدین صاحب	بجواڑہ	ہوشیارپور
۱۱۳۱	عمر بی بی زوجہ 〃	〃	〃
۱۱۳۲	غلام محمد صاحب	〃	〃
۱۱۳۳	امیر علیخان صاحب	جہلم	جہلم
۱۱۳۴	عبداللہ صاحب	قلعہ صوبہ سنگھ	سیالکوٹ
۱۱۳۵	مولوی غلام علیصاحب	ڈگری اسندھ ملتان	〃
۱۱۳۶	جیوہ صاحب	چکر	〃
۱۱۳۷	عبدالکریم خانصاحب دفعدار ترپ ۲۲ رسالہ ۱۲	چھاؤنی مہو	
۱۱۳۸	عبدالرشید صاحب کلرک پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	شملہ	
۱۱۳۹	امیر الدین صاحب کلرک ملٹری ورکس	〃	
۱۱۴۰	محمد صدیق صاحب	〃	
۱۱۴۱	نبی بخش صاحب	سرگودہ نئی آبادی	ہوشیارپور
۱۱۴۲	سید محمد شاہ صاحب	پنڈی جیوڑی	منٹگمری
۱۱۴۳	سید اکبر علی شاہ صاحب	〃	〃
۱۱۴۴	سید اصغر علی شاہ صاحب	〃	〃
۱۱۴۵	غلام فاطمہ	〃	〃
۱۱۴۶	مریم بی بی	〃	〃
۱۱۴۷	صابرہ بی بی	〃	〃
۱۱۴۸	ولایت بی بی	〃	〃
۱۱۴۹	ولی محمد خان صاحب	لونہ می	کلگام کشمیر
۱۱۵۰	قطب الدین خانصاحب	〃	〃
۱۱۵۱	محمد زمان خانصاحب	〃	〃
۱۱۵۲	اہلیہ محمد حسن خان صاحب	〃	〃
۱۱۵۳	بنت 〃	〃	〃
۱۱۵۴	بنت 〃	〃	〃
۱۱۵۵	بنت 〃	〃	〃
۱۱۵۶	حبیب اللہ خان صاحب	لونہ می	کلگام کشمیر
۱۱۵۷	عائشہ بی بی ہمشیرہ سکندر علیخان صاحب	[illegible]	
۱۱۵۸	محمد راضی صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۱۱۵۹	محمد اسحاق صاحب	〃	〃
۱۱۶۰	غلام محمد صاحب	کھاریاں	گجرات
۱۱۶۱	پیران دتا صاحب	بھوبھہ	〃
۱۱۶۲	نعمت خاں صاحب	کریام	جالندھر
۱۱۶۳	محمد رمضان خان صاحب حال وارد شملہ بازار کمیٹی	نادون	کانگڑہ
۱۱۶۴	محمد لقاء اللہ صاحب	دفتر پولیس	الہ آباد
۱۱۶۵	شاہ محمد صاحب	گورالپور	
۱۱۶۶	اللہ بخش صاحب	سیلکوٹ	سیالکوٹ
۱۱۶۷	محمد بخش صاحب سپاہی ۱۳ توپ خانہ	جتوگ	شملہ

فیضان احمدی

حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا کے طفیل ایک مردہ کا زندہ ہونا

موضع علیوال ہیں

ایک عورت طاعون سے بہت بیمار تھی لیکن وہ مریدنہ تھی اور بہت سے علاج کرلئے لیکن فائدہ نہ ہوا۔ قریب مرگ ہو گئی اور امید نہیں تھی کہ وہ اب زندہ رہیگی ہر طرف سے اُسکے اقربا اُسکی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے کچھ نہیں سوجھتی تھی بلکہ اسکو مردہ جانکر علاج سے دست بردار ہو گئے۔ اتفاقاً مولوی محمد چراغ صاحب اُسکے پاس آئے اور حال دریافت کیا مولوی محمد چراغ صاحب نے ایک کاغذ پر ربِّ کلّ شیءٍ خادمک ربِّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی تک لکھکر اسکے دروازہ پر لگا دی اور کچھ دم بھی کیا تھوڑے روز کے بعد یعنی تیسرے روز وہ فوراً تندرست اور اچھی ہو گئی۔

خاکسار فضلدین مستری بقلم خود از کوٹ لی تھانیلان تحصیل بٹالہ

* **نوٹ**۔ یہ الہامی دعا بہت عمدہ خوشخط چھپی ہوئی ایک پیسہ قیمت پر دفتر البدر قادیان سے مل سکتی ہے۔ ایڈیٹر

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام محمد افضل ورائیٹر چھپکر شائع ہوا

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمد کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

نمبر ۲۹ | قادیان دارالامان ۷ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کیلیے دیکھو البدر نمبر ۲۷ جلد ۲ صفحہ ۲۱۸

روتے رہتے ہیں اور جو اصل مقصود نماز کا قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لیجانا ہے اُسکی فکر ہی نہیں حالانکہ ایمان سلامت لے جانا بہت بڑا معاملہ ہے۔ **حدیث شریف** میں آیا ہے کہ جب انسان اسواسطہ روتا ہے کہ مجکو با ایمان اللہ تعالیٰ دنیا سے لیجاوے تو خدا تعالیٰ اُسکے اوپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے اور بہشت اُنکو ملیگا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصول ایمان کے لیے روتے ہیں مگر یہ لوگ جب روتے ہیں تو دنیا کے لیے روتے ہیں پس اللہ تعالیٰ انکو بھلا دیگا اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ** تم مجکو یاد رکھو میں تمکو یاد رکھوں گا یعنی آرام اور خوشحالی کے وقت تم مجکو یاد رکھو اور میرا قرب حاصل کرو تاکہ مصیبت میں تمکو یاد رکھوں۔ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ مصیبت کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا اگر انسان اپنے ایمان کو صاف کرکے اور دروازہ بند کرکے رووے بشرطیکہ پہلے ایمان صاف ہو تو وہ ہرگز بے نصیب اور نامراد نہ ہوگا حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ میں بڈھا ہو گیا مگر میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ جو شخص صالح ہو اور با ایمان ہو پھر اُسکو دشواری پیش ہو اور اُسکی اولاد بے رزق ہو پھر دوسری جگہ فرماتا ہے **وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى** الخ اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ سے کوئی اور بھی علم میں زیادہ ہے تو اُنھوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کو یہ بات اُنکی پسند نہ آئی (یعنی یوں کہتے کہ خدا کے بندے بہت سے ہیں جو ایک سے ایک علم میں زیادہ ہیں) اور حکم ہوا کہ تم فلاں طرف چلو جاؤ جہاں تمھاری مچھلی زندہ ہوگی وہاں تمکو ایک علم والا شخص ملیگا پس جب وہ اُدھر گئے تو ایک جگہ مچھلی بھول گئے جب دوبارہ تلاش کرنے آئے تو معلوم ہوا کہ مچھلی وہاں نہیں ہے وہاں ٹھیر گئے تو ایک ہمارے بندہ سے ملاقات ہوئی اُسکو موسیٰ نے کہا کہ کیا مجھے اجازت ہے کہ آپ کے ساتھ رہکر علم اور معرفت سیکھوں اُس بزرگ نے کہا کہ اجازت دیتا ہوں مگر آپ بدگمانی سے بچ نہیں سکیں گے کیونکہ جس بات کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی اور سمجھ نہیں دیجاتی تو اُسپر صبر کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ جب دیکھا جاتا ہے کہ ایک شخص ایک موقعہ پر مجہول کام کرتا ہے تو اکثر بدظنی ہو جاتی ہے پس موسیٰ نے کہا کہ میں کوئی بدظنی نہ کرونگا اور آپکا ساتھ دونگا اُسنے کہا کہ اگر تو میرے ساتھ چلیگا تو مجھ سے کسی بات کا سوال نہ کرنا پس جب چلے تو ایک کشتی پر جاکر سوار ہوئے۔ پھر یہاں پر حضرت اقدس نے حضرت موسیٰ کا وہ تمام قصہ ذکر کیا جو کہ سورہ کہف میں مذکور ہے۔ پھر اُس دیوار کے خزانہ کی نسبت فرمایا کہ اُسکو اسواسطہ درست کر دیا کہ وہ دو یتیم بچوں کے کام آوے اسواسطہ یہ کام کیا معلوم ہوتا ہے کہ اُن بچوں نے کوئی نیک کام نہ کیا تھا مگر اُنکے باپ کے نیک بخت اور صالح ہونیکے باعث خدا نے اُن بچوں کی خبر گیری کی۔ دیکھو کہاں یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کیوجہ سے اُسکی اولاد کا اسقدر خیال رکھا اور کہاں یہ کہ انسان غرق ہوتا چلا جاتا ہے اور تباہ ہوتا چلا جاتا ہے خدا تعالیٰ پرواہ نہیں کرتا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا سے ہر حال میں تعلق رکھتے ہیں تو خدا اُنکو ضائع ہونے سے بچا لیتا ہے۔ دیکھو ایک انسان کے دن برگشتہ ہیں کام اُسکے خراب ہیں مگر خدا رحم نہیں کرتا تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ قابل رحم ہی نہیں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو انسان پر بڑا رحم ہے ہزاروں گناہ بخشتا ہے جب انسان بہت تعلق خدا کے ساتھ پیدا کرتا ہے اور سب طرح سے اُسی کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنِّيْ غَفَرْتُ لَكَ** یعنی جو تیری مرضی ہو کیے جا میں نے تجھے سب کچھ بخشدیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا **اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ** یعنی جو چاہو سو کیے جاؤ پس یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا مہربان اور رحیم ہے اور بہت رحم سے معاملہ کرتا ہے **فرمایا** وہ خدا جو کہ عرصہ سے مخفی چلا

www.aaiil.org

آنا تھا اب نقاب اُٹھا کر چہرہ دکھا رہا ہے کیا آج تک کسی نے ایسا بولتا خدا دیکھا تھا جیسے کہ اب رات دن بول رہا ہے۔

موجودہ زمانہ کے گدی نشین جو کہ دینی ضرورتوں سے غافل ہیں اُنکے ذکر پر فرمایا کہ اگر پیغمبر خدا یونہی ایک فقیر کی طرح گدی پر بیٹھے رہتے تو صریح کامیابی جو کہ آپ کو دنیا میں دیکھنی تھی کیسے نظر آتی۔

طاعون کا ظاہر ہونا بھی خدا کی رحمت ہے مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اُسوقت آنحضرت پر صادق آتا ہے کہ جب آپ ہر ایک قسم کے خُلق سے ہدایت کو پیش کرتے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ نے اخلاق۔ قہر نرمی اور نیز مار ہر ایک طرح سے اصلاح کے کام کو پورا کیا اور لوگوں کو خدا کی طرف توجہ دلائی۔ مال دینے میں۔ نرمی برتنے میں۔ عقلی دلائل اور معجزات کے پیش کرنے میں آپ نے کوئی فرق نہیں رکھا اصلاح کا ایک طریق مار بھی ہوتا ہے کہ جیسے کہ ماں ایکوقت بچہ کو مار سے ڈراتی ہے وہ بھی آپ نے برت لیا تو مار بھی ایک خدا کی رحمت ہے کہ جو آدمی اور کسی طریق سے نہیں سمجھتے خدا اُنکو اسطریق سے سمجھاتا ہے کہ وہ نجات پاویں۔

خدا تعالیٰ نے چار صفات جو مقرر کی ہیں جو کہ سورہ فاتحہ کے شروع میں ہیں رسول اللہ صلعم نے اُن چاروں سے کام لیکر تبلیغ کی ہے مثلاً پہلے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی عام ربوبیت ہے تو آیۃ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اسی طرف اشارہ کرتی ہے پھر ایک جلوہ رحمانیت کا بھی ہے کہ آپ کے فیضان کا بدل نہیں ہے ایسی ہی دوسری صفات

۲۳ جولائے ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز میں حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے۔

خواب

فرمایا کہ رات کو مینے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آنب ہے جسے مینے تھوڑا سا چوسا تو معلوم ہوا کہ وہ بہشتی پھل ہیں جب کسی نے پوچھا کہ کیا پھل ہیں تو کہا کہ ایک آنب ہے ایک طوبا اور ایک اور پھل ہے۔

اسلام سے ارتداد کی وجہ پر ذکر ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب ایک قوم کا غلبہ اور اقبال ہوتا ہے تو خود غرض آدمی اغراض کے واسطے اُسکے ساتھ ہو جاتا ہے۔

۲۴ جولائے ۱۹۰۳ء

کُل نمازیں حضرت نے باجماعت ادا کیں اور جمعہ مسجد مبارک میں ادا کیا

شام

حل مسائل — ایک صاحب نے مسئلہ دریافت کیا کہ بکری وغیرہ جانور جو کہ غیر اللہ تھانوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور پھر وہ فروخت ہو کر ذبح ہوتے ہیں انکا گوشت حلال ہے یا حرام

فرمایا کہ بنا شریعت کی نرمی پر ہے سختی پر نہیں ہے اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے مراد یہ ہے کہ جو تھان پر غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاوے لیکن جو جانور ذبح وہاں ہیں آجاتے ہیں اُنکی حلت ہی ہے کیونکہ اب جگن ناتھ وغیرہ مقامات پر لاکھوں حیوان چڑھتے ہیں اور روزمرہ فروخت ہو کر ذبح ہوتے ہونگے اگر انکا کھانا حرام ہو تو پھر تو تکلیف مالا یطاق ہے اللہ تعالیٰ نے اسی لیے فرمایا ہے لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ۔

بہت سے سوال ایسے ہوتے ہیں کہ اُنکے کھود کھود کر پوچھنے سے دیدہ و دانستہ اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالنا ہوتا ہے جیسے کہ اب حلوائی بتاسے وغیرہ بناتے ہیں اور میلی کچیلی دھوتی وغیرہ کو بھی پکڑتے جاتے ہیں اور پھر شکر وغیرہ طیار کرتے ہیں غلیظ آدمی کام کرتے ہیں پیروں سے اُسے لتاڑتے ہیں اور خدا جانے کیا کیا کرتے ہیں تو اس صورت میں تو سب حرام ہو جاویں اسی لیے شریعت کی بنا نرمی پر ہے۔

اور متقی کو تو کسی قسم کی تکلیف پیش نہیں آتی اور اُسے حلال روزی پہنچانے کی ذمہ واری خود خدا نے لی ہے اور اُسنے یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خبیث اشیا خبیث لوگوں کو بہم پہنچائی جاتی ہیں اور پاکیزہ چیزیں پاکیزہ لوگوں کو دیجاتی ہیں اسپر مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کی دعوت کی اور بکری کا گوشت بھی پکایا اور سور کا بھی جسکی دعوت کی وہ ایک پاکیزہ آدمی تھا اُسکے آگے اُسنے دیدہ و دانستہ سور کا گوشت رکھا اور اپنے آگے بکری کا۔ خدا تعالیٰ نے اُسپر کشف سے یہ امر کھولدیا جب بسم اللہ کا حکم ہوا تو اُسنے کہا کہ ٹھیرو یہ تقسیم ٹھیک نہیں ہے چنانچہ وہ اپنے آگے کی رکابی اُٹھا کر صاحب خانہ کے آگے اور اُسکے آگے کی اُٹھا کر اپنے آگے رکھتا جاتا تھا اور یہی آیت پڑھتا تھا کہ اَلْخَبِيْثٰتُ الخ

انسان جب تقویٰ کا پہلو اختیار کرتا ہے اور اسمیں ثابت قدم ہوتا ہے

۲۵ جولائے ۱۹۰۳ء

کُل نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت بفضلہ ادا کیں

دربار شام

الہام — فرمایا کل مجھے الہام ہوا تھا اَلْفِتْنَةُ وَ الصَّدَقَاتُ فرمایا کہ اب الہام بھی ایسے کیا کہیں ایسی صاف اور واضح وحی ہوتی ہے کہ کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجایش بالکل نہیں رہتی نشانہ درنہ رہے کوئی ایسی وحی ہو تو ہو ورنہ ہر وحی میں پیشگوئی ضرور ہوتی ہے۔

تقویت ایمان کی بڑی ضرورت ہے بغیر ایمان کے اعمال مثل مردہ کے ہوتے ہیں ایمان ہو تو انسان کو وہ معرفت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ آسمان کی طرف مصعود ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو نہ برکات حاصل ہوتے ہیں نہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خدا کو دیکھنے کے بعد جب کوئی عمل کیا جاوے تو جو اُس عمل کی شان ہوگی کیا ویسی کسی دوسرے کی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جسقدر امراض عمل کی کمزوری اور تقوی کی کمزوری کے دیکھے جاتے ہیں اُن سب کی اصل جڑ معرفت کی کمزوری ہے ایک کیڑے کی بھی معرفت ہوتی ہے تو انسان اُس سے ڈرتا ہے پھر اگر خدا کی معرفت ہو تو اُس سے کیوں نہ ڈرے غرضیکہ معرفت کی بڑی ضرورت ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ہماری جماعت تو بڑھ رہی ہے لیکن ابھی پوست ہی بڑھتا ہے اگر مغز بڑھے تو بات ہے بار بار خیال آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا ہی قوت قدسیہ ہے کہ آپ پر ایمان لا کر صحابہ کرامؓ نے بلکہ بھی دنیا کا فیصلہ کر دیا۔ جان سے بڑھ کر کیا شے ہوتی ہے اپنے خون سے دین پر مہریں لگا دیں اب لوگ بیعت کرتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ ساتھ ہی مخفی اغراض دنیا کے بھی لاتے ہیں کہ فلاں کام دنیا کا ہو جاوے تو ہو جاوے یہ سچ ہے کہ جب مومن ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ ہر ایک مشکل کو اُسکی آسان کر دیتا ہے مگر سب سے اول معرفت ضروری ہے پھر خدا تعالیٰ خود اُسکی ہر ایک ضرورت کا کفیل ہوگا

خدا تعالیٰ مجھے اور میرے ناظرین اور دیگر احمدی بھائیوں کو توفیق عطا کرے کہ ہمارے بھائیوں میں صرف پوست ہی نہ رہے بلکہ مغز ہمارے ہاتھ آوے اور صحابہ کرام کے مثیل کامل طور پر ہم سب ہو جاویں آمین - ایڈیٹر۔

۲۶ جولائے ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں بفضلہ تعالیٰ باجماعت ادا کیں

مسیح موعود کے زمانہ میں عمر بڑھنے کے معنے۔ — فرمایا اس سے یہ مراد نہیں کہ موت کا دروازہ بند ہو جاوے گا کوئی اُس کا دوست دشمن بھی نہ مرے گا بلکہ اسکے یہ معنی ہیں کہ جو لوگ اُسکے مؤید اور مال و جان سے اُسکے ساتھ ہونگے اور ہر حال میں اُسکے شفیق و رفیق رہیں گے اُنکی عمریں بڑھائی جاوینگی اور وہ لوگ دیر تک زندہ رہیں گے اور یہ بھی کمال رحمت ہے کہ اُسنے ہمارے زمانہ کو دراز کر دیا ہے۔ ایپر حضرت حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں نے سب سے اول

مجدد عمر بن عبد العزیز کو مانا ہے اور وہ کل دو برس زندہ رہے ہیں۔

اس کے بعد پھر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ سب خدا کا فضل ہے کہ اُسنے ابھی تک محفوظ رکھا جماعت دن بدن ترقی کرتی جاتی ہے اور حج و براہین بڑھتے ہیں۔

ہمارے دعاوی کی تصدیق کے لیے منہاج نبوۃ بڑی آیت ہے اگر مخالف اعتراض کرے تو اُسکے منہ پر طمانچہ پڑتا ہے ہمارے مخالفونکو دو طرحسے نقصان پہونچتا ہے ایک تو یہ کہ ہماری طرفسے دنرات کوشش ہے اور ہر روز تائیدات اُسمیں شامل ہیں دوسرے یہ کہ اُنکی کوششوں کا وبال اُلٹ کر اُنھی پر پڑتا ہے اور وہ یخربون بیوتہم بایدیہم کا خود مصداق ہو رہے ہیں۔

فرمایا کہ جبتک خدا تعالیٰ اپنا چہرہ نہ دکھلا دے ہرگز نجھوڑیگا اور سوائے اثبات کے ایمان کب حاصل ہو سکتا ہے

دوزخ کے سات دروازے اور بہشت کے آٹھ

فرمایا کہ چند دنوں سے عورتوں میں جو وعظ کا سلسلہ جاری ہے ایک دن یہ ذکر آگیا کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور بہشت کے آٹھ ہیں تو مجھے خیال گذرا کہ ایک دروازہ بہشت کا کیوں زیادہ ہے اسپر معًا خدا تعالیٰ نے دل میں ڈالا کہ جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن کے بھی سات مگر ایک دروازہ رحمت الٰہی کا ہے جو کہ بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔ پھر مینے بیان کیا کہ دوزخ کے جو سات دروازے ہیں یعنی جرائم کے جو سات اصول ہیں اُنمیں سے ایک بدبختی ہے۔ ایک تکبر اور ایک جاہلانہ اور کورانہ تقلید ایک اتباع ہوا ہے یہ سب قرآن شریف سے استنباط ہے اور جسقدر گناہ چھوٹے بڑے ہیں وہ تمام ان ساتوں گناہوں میں سے نکلتے ہیں۔

اسی طرح ایکدن مینے بیان کیا کہ دوزخیوں کے لیے جو عمدہ ہے کہ زقوم اُنکو کھانیکو ملیگا خود قرآن شریف میں دو باتیں بالمقابل بیان کی گئی ہیں ایک طرف اگر زقوم کا بیان ہے تو دوسری طرف بہشت کی نہروں اور پھل وغیرہ کا ذکر کر قرآن شریف میں جو ذکر ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابہا تو اس کے یہ معنی نہیں کہ رزقنا من قبل سے مراد دنیا کے خربوزے آب اور پھل اور شہد وغیرہ ہیں اصل غور سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن جو روحانی طور پر پورے ذوق شوق سے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اُنکو جو لذت اُس سے حاصل ہوتی ہے تو بہشت کی نعمتوں اور لذتوں کو دیکھکر اُنکو خیال گذرے گا کہ اس قسم کی لذات ہمکو ہمارے رب سے پہلے بھی ملتی رہی ہیں۔ بہشت کی نعمتوں کے بارہ میں ہے کہ اُنکو نہ کسی آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا تو پھر اُن کا دنیوی پھلوں سے کوئی بھی رشتہ نہوا ایمان کے پودہ کی جب تک اعمال سے آبپاشی نہ ہو تب تک انسان کو اُسکی لذت کب حاصل ہو سکتی ہے بہشتی زندگی والا انسان خدا کی یاد سے ہر وقت لذت پاتا ہے اور جو بدبخت جہنمی زندگی والا ہے تو وہ ہر وقت زقوم ہی کھا رہا ہے کہ مختلف جیل ہی کماکر تلخ زندگی بسر کرتا ہے وہی کمائی اسے قیامت کے دن زقوم کی شکل میں متمثل ہو کر ملے گی۔

۲۷ - ۲۸ - جولائی ۱۹۰۳ء

ان تاریخوں میں کوئی ذکر قابل بلاغ ناظرین نہیں ہوا اور حضرتؑ نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔

۲۹ / جولائی ۱۹۰۳ء

کل نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں

(ظہر)

اسوقت حضرۃؑ نے تھوڑی دیر قبل از نماز مجلس فرمائی اور

نجاۃ صرف فضل سے ہے

فرمایا قرآن شریف سے جو عقیدہ نجاۃ کے بارہ میں استنباط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجاۃ نہ تو صوم سے ہے نہ صلوۃ سے نہ زکوۃ اور نہ صدقات سے بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہے اسی لیے خدا تعالیٰ نے دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ تعلیم فرمائی ہے کہ جب وہ قبول ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے اعمال صالحہ اسکے ساتھ شرائط ہیں مگر لوازم میں سے نہیں یعنی جب انسان کی دعا قبول ہوتی ہے تو اسکے ساتھ تمام شرائط خودی مرتب ہوتی ہیں ورنہ اگر اعمال پر نجات کا مدار رکھا جاوے تو یہ باریک شرک ہے اور اس سے ثابت ہوگا کہ انسان خود بخود نجات پا سکتا ہے کیونکہ اعمال تو انسان کے اختیاری امور ہیں اور انسان خود بخود اُسے بجا لاتے ہیں پس نجاۃ کی کلید انسان کے ہاتھ میں ہوئی خدا تو کوئی شے نہوا ہاں وہ دعا جو کہ فضل ایزدی کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اختیار میں نہیں ہوتی ہے کہ دعا کی تمام شرائط کو وہ ہر وقت اپنے لیے مہیا کرلے اور اُسے محویت۔ توکل۔ سوز گداز وغیرہ تمام لوازمات دعا میسر آجائیں تو بس دعا جب تمام شرائط کے ساتھ ہوتی ہے تو وہ فضل کو جذب کرتی ہے اور فضل کے بعد شرائط خود بخود پورے ہوتے جاتے ہیں اسلامی نجات یہی ہے لوگوں نے نجات کے مختلف طریقے رکھے ہیں مثلاً عیسائیوں نے نجات کی بنیاد مسیح کے خون پر رکھی ہے جو کہ باطل ہے اور یہ مسئلہ کوئی بناوٹی بات نہیں ہے کہ صرف زبان سے کہا جاوے بلکہ اصل نجاۃ وہ ہے کہ جس کے آثار یہاں ہی پیدا ہو جاویں یہ نہو کہ پھوڑے کے اندر پیپ بھری ہوئی ہے اور زبان سے کہیں کہ مریض اچھا ہو گیا بلکہ اُس نجات کا اثر یہ ہے کہ اسی دنیا میں اُس شخص کو بہشتی زندگی نصیب ہو من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی نجاۃ یافتہ کے اندر ایسی تبدیلی ہو جاوے کہ معلوم ہو کہ خدا نے اُسے قبول کر لیا ہے مگر عیسائیوں میں اسکی کوئی علامت نہیں پائی جاتی مسیح کی صلیب ملنے تک تو پھر بھی کچھ بات تھی اور کوئی علامت ملتی تھی مگر اُسکے بعد تو اُنمیں فسق و فجور کا سیلاب چل پڑا ایسی ایسی فاسقانہ حالت کب ایک نجات یافتہ کی ہو سکتی ہے۔

آریوں کو بھی فضل سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ خود بخود ہی کچھ مانتے ہیں دست خود دہان خود والا معاملہ ہے۔ اور اُنکی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اُنکو پرمیشر نے کچھ کیا ہی نہیں ہے کیونکہ بمقابلہ اُن کیڑوں مکوڑوں کے جو کہ دنیا پر موجود ہیں اور وہ تمام کیڑے جو کہ نجاست اور گندگی میں ہوتے ہیں وہ بقول اُنکے سب انسان ہی ہیں اُنکے مقابلہ پر انسانی آبادی بہت تھوڑی ہے تو گویا ابھی تک اُن کا پرمیشر اُن روحوں کو نجات دینے پر قادر نہ ہو سکا جو کہ اُن بے شمار کیڑوں مکوڑوں میں ہیں تو پھر پوچھا جاوے کہ جب اُن کے پرمیشر نے آجتک اُنکو نجاۃ نہیں دی تو اور کسی دی کیا وہ آجتک نجاۃ کے مستحق نہ تھے

آریوں کی دعا ترمیم کے قابل ہے

آریوں کی دعا ترمیم کے قابل ہے کیونکہ مکتی سے اُنکی مراد یہ ہوتی ہے کہ ایک تھوڑے زمانہ تک انسان اور لوگوں سے نجات پاتا ہے اور پھر دھکے دیدیکر اُسے یہاں دُکھ بھوگنے کو بھیجا جاتا ہے پس اس صورت میں کہ جب اُنکے پرمیشر نے دائمی مکتی دی ہی نہیں ہے تو وہ ایسی مکتی کی دعا کیوں مانگتے ہیں اس لیے وہ دعا ترمیم کرکے یوں مانگنی چاہیے کہ اے پرمیشر تو جو دائمی مکتی دینے کے قابل نہیں ہے تو ایکوقت مقرر تک مجھے مکتی دے اور پھر دھکا دیکر مجھے اسی دار المحن دنیا میں بھیجدے افسوس کہ نادانوں کو یہ بھی خیال نہیں آتا کہ آیا انسان کی فطرت دائمی نجات کو چاہتی ہے یا عارضی کو اور وہ موقت اور عارضی نجات کا نام نجات رکھنا نادانی ہے کیونکہ جسکو اُمید ہے کہ مجھے پھر ابھی تنگیوں میں پڑنا ہے اُسے اُس عارضی نجات کی کیا خوشی ہوگی کیسی افسوس کی بات ہے اور اس سے انسان کو خدا سے کیا اُمید ہو سکتی ہے جبکہ وہ یہ جانتا ہے کہ اگر میں چند دن پرمیشر کا ہو کر رہونگا بھی تو اسطرح پھر بھی وہ پرمیشر مجھسے بیوفائی کریگا اور دھکے دیکر مجھے نکالدیگا اور اُسکے دلمیں میری طرفسے کھوٹ ہوگا۔

درس قرآن شریف

الجزو نمبر ۵ رکوع ۱۳

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ - تا - بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا

ترجمہ ہمنے جامع اور کامل کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تیری طرف تاکہ تو لوگوں کے درمیان حکم کرے ساتھ اسکے جو کچھ اللہ نے تمکو دکھایا ہے اور تم خائنین لوگوں کی طرف سے جھگڑے میں نہ آیا کرو اور (یہ ایسی عظیم الشان بات ہے کہ) اس کے واسطے اللہ سے حفاظت طلب کرتا رہا کر کیونکہ وہ بڑا حافظ اور مہربان ہے (یہ حکم ہر ایک کو ہے) اور نیز جھگڑا نہ کرو انکی طرف سے جنھوں نے خیانت میں اپنے آپکو ڈالا ہے کیونکہ اللہ کو خیانت پیشہ لوگ پسند نہیں - اور وہ لوگوں سے تو چھپکر بدی کرتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپ سکتے کیونکہ اللہ اپنے علم سے ان کے ساتھ ہے جب مشورہ کرتے ہیں ایسی باتوں کا اور اللہ انکی تمام باتوں پر محیط ہے -

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کا ذکر کیا ہے خائن کی رعایت اور سفارش نہ کرو اللہ تعالیٰ خیانت والوں سے محبت نہیں کرتا خیانت بہت بری چیز ہے اسکی کئی قسمیں ہیں - امانت میں خیانت کرنا - مسلمان کے فائدہ کے واسطے کوشش نہ کرنا وغیرہ - خائن اچھے نہیں ہوتے اللہ رحیم فرماتا ہے کہ انکی سفارش بھی نہ کرو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو قرآن بھی دیا اور ساتھ ہی حق دیا ہے اور بعض جگہ اس کا نام حکمۃ آیا ہے اور سنت ہے اور حدیث ہے اللہ نے رسول اللہ کو حق دیا ہے اور کچھ باتیں بھی دکھائیں جنکے ساتھ رسول اللہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے - میں نے آجکل اس مضمون پر بہت غور کیا ہے ان شاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی تو عنقریب وہ مضمون سناؤں گا -

هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ جٰدَلْتُمْ - تا - عَلِيْمًا حَكِيْمًا

ترجمہ خبردار ہو جاؤ تم وہ لوگ ہو جو جھگڑا کرتے ہو انکی طرف سے دنیا کی زندگی میں لیکن قیامت کے دن انکی طرف سے کون جھگڑے گا اور کون انکا وکیل ہوگا جو شخص بدی کرتا ہے وہ اپنی جان پر خود بدی کرتا ہے لیکن پھر اگر اللہ سے حفاظت طلب کرے تو اللہ اسکی حفاظت کرنیوالا ہے اور رحیم ہے لیکن اگر کوئی بدی کرے تو وہ اپنی جان پر کھیلتا ہے اور اللہ علیم اور حکیم ہے -

تفسیر - یہاں اللہ نے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا بیان بھی نبی اللہ کی نسبت نہیں وہ بھی انھیں لوگوں کے واسطے ہے کیونکہ ایسا کام نبی کی شان نہیں دیکھو تمھاری بات تو ایک فقرہ میں آجاتی ہے جب تم بیعت کرتے ہو تو کہتے ہو **میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا** یہ کیسا پاک فقرہ ہے اور اگر اس پر عمل کیا جاوے تو ثمرات بھی کیا عمدہ ہوں اب دیکھنا چاہیے کہ ایک آدمی کا دل چاہتا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا کھانا کھاوے اور کپڑے پہنے لیکن دوسرے حقوق چاہتے ہیں کہ سادہ زندگی بسر کرے پھر دیکھو کسطرف جاتا ہے جو ظلم کرتا ہے وہ اپنی جان پر ہی ظلم کرتا ہے اللہ کو اسکی پرواہ نہیں بدکار بدکاری کرتا ہے اور چور چوری میں کامیاب ہوتا ہے مگر اس کے بعد کیا مصیبت آتی ہے ایک کو آتشک ہو جاتی ہے اور دوسرے کو رزق کی مار -

انگریزوں کو دیکھو کیسی قوم ہے کہ ابن مریم کو ابن اللہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کے واسطے ملعون ہو گیا یہاں اسکا رد ہے کہ ہر ایک اپنے کام کا آپ ذمہ وار ہے - اس قوم کے مذہب کا ہر ایک پہلو سخت بودہ اور خام ہے جسکو دیکھکر ہنسی آتی ہے لیکن جب ہم انکی دنیوی حالت اور اپنے بادشاہونکی حالت کا مقابلہ کرتے ہیں تو حیرت انگیز فرق معلوم ہوتا ہے رستہ کو صاف کرنا ایک ایمانی شعبہ تھا روحانی راستہ کو تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف کیا لیکن دنیاوی راستوں کو انگریزوں نے صاف کیا اور فائدہ اٹھایا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اسکی کیے کا بدلہ دیتا ہے خواہ کوئی ہو جو اللہ تعالیٰ کے واسطے بدی چھوڑتا ہے وہ ضرور ضرور اس ترک کا انعام پاتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے نیکی کرنا بڑی بہادری اور عقلمندی اور فہم کا کام ہے پچاس برس سے ہم دیکھتے ہیں پیلے سو برس کی گواہی حضرت داؤد دیتے ہیں کہ متقی کی اولاد کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا ہے مومن کو چاہیے کہ ہر ایک بات میں حد کو مدنظر رکھے اور قرآن کو اپنا دستور العمل بنائے بغیر اسکے پوری نہیں پڑتی

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

ترجمہ جو شخص خطا یا بدکاری کرے پھر ایک ایسے شخص کو متہم کرے جو اس بدکاری پر مرتکب نہیں ہوا تو اسنے بڑا بہتان اور اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کی بدی کو اٹھا لیا -

تفسیر جو لوگ دوسرے افعال اور اقوال کی خواہ مخواہ تحقیر کرتے ہیں اور اپنے آپکو پاک سمجھتے ہیں اور اپنی باتوں کی عجیب عجیب توجیہ کرتے ہیں وہ بڑے بدکار ہوتے ہیں

۱۳ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ - تا - عَظِيْمًا

ترجمہ اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تجھپر (پہلے مخاطب ہمارے نبی کریمؐ اور آپ کے بعد ہر ایک انسان) اور اللہ کی رحمت بیشک بڑا زبردست ارادہ کر لیا تھا ایک گروہ نے کہ تجھکو ہلاک کر دیں بے نام و نشان کر دیں لیکن یہ تجھکو کچھ ضرر نہیں دے سکتے مگر خود ہلاک ہو جائیں گے بے نام و نشان ہو جائیں گے اور نازل کی اللہ نے تیری طرف کتاب اور حکمت اور تجھکو وہ تعلیم دی جس کا تجھکو علم نہ تھا اور اللہ کا فضل تجھپر بڑا ہے -

تفسیر دیکھو ایک آدمی اگر معمولی زمیندار کے پودے اکھاڑنے لگے تو سلطنت اسکو سزا دیتی ہے پھر اللہ کا لگایا ہوا پودہ کسطرح کوئی اکھاڑ سکتا ہے ہر ایک کو چاہیے کہ جسکو اللہ چاہے اسکو اکھاڑنیکی کوشش نہ کرے نہیں تو خود اکھاڑا جائے گا اور ناکام مرے گا نبی کریم کے تباہ کرنے کے واسطے تمام سلطنتوں اور تمام مذہبوں اور گروہوں نے اکھاڑنیکی کوشش کی لیکن کوئی اکھاڑ نہ سکا تلوار سے زبان سے مخفی مشوروں سے کام لیا لیکن کسی طرح کامیاب نہ ہو سکے اب دیکھو یورپ و امریکہ وغیرہ کے لوگ مذہب اسلام اور ہمارے نبی صلعم کو گمنام کرنیکی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ کبھی اس کام میں فتح نہیں پائیں گے کیونکہ اسلام اور ہمارے نبیؐ اللہ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے ہیں پس تم لوگ اپنا ہر ایک کام اللہ کی مرضی کے مطابق اور اسکی رضا کے واسطے کرو تو کبھی ضائع نہیں ہوگے اور نہ دشمن نابود کر سکیگا دیکھو سارا جہان ایکطرف اور اللہ ایکطرف ہے جب کوئی حملہ کرتا ہے تو اللہ اسلام کو زیادہ طاقتور کر دیتا ہے ابوجہل سے لیکر اب تک تمام لوگوں نے اسلام کو گمنام کرنیکی کوشش کی لیکن وہ دن بدن اپنے کمال میں بڑھتا جاتا ہے اگر تم ہر کام کو ایسا کرو کہ وہ اللہ کے ہاتھ کا پودا ہو تو ہر وقت اس کے ساتھ اللہ کا فضل ہوگا اسکے درخت کی مثال سنو مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا کہ اسکی جڑ پاتال میں ہوتی ہے اور اسکی پھل اور شاخیں بہت بلندی پر ہوتی ہیں وہ ہمیشہ پھل دیتا ہے اللہ کے فضل سے لیکن جو درخت گندہ ہوتا ہے اور اللہ کی رضا کے واسطے نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے اسکو اللہ یہیں اکھاڑ دیتا ہے اور اسکے واسطے قرار نہیں ہوتا جیساکہ اسکے کلام میں آیا ہے مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ اسی واسطے ہمنے دیکھا ہے کہ جھوٹے مذہبوں کو نئے نئے رنگ میں ہو کر پیش ہونا پڑتا ہے اور وہ اپنی اصلوں پر ثابت نہیں رہتے -

ایک صاحب کشف کی کشفی شہادۃ

حضرت اقدس امام الزمان کی نسبت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومنا مولانا عبدالکریم صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - علاقہ نیابت بھاگ میں حضرت فقیر صاحب میاں محمود کے صاحب کشف اور بزرگ ہونیکی نسبت عام شہرہ تھا اور سندھ و بلوچستان کے مختلف مقامات کے لوگ اسی وجہ سے آپکی زیارت کے لیے آیا کرتے ہیں۔ اُن کے چند ایک ملنے والونکی طرف سے خواہش کی گئی کہ میں فقیر صاحب موصوف سے ملاقات کروں الا کوئی مناسب موقعہ ہاتھ نہیں آتا تھا۔ حال میں بتقریب دورہ ۱۵ جولائے ۱۹۰۳ء کو جب میں شہر فقیر صاحب سے چند میل کے فاصلہ پر ایک مقام میں پہونچا تو مجھے بتلایا گیا کہ جو ارادہ کیا جائے فقیر صاحب بروے کشف اُس سے اطلاع پاکر خود بخود بتلا دیتے ہیں۔ مجھے فقیر صاحب کی ملاقات کا پیشتر سے اشتیاق تھا مگر میں یہ سوچتا تھا کہ کس مدعا پر آپ کی ملاقات کی جائے۔ حضور پاک مسیح موعود علیہ الصلٰوۃ والسلام کی صداقت پر تو میں پیشتر سے ہی علی وجہ البصیرۃ ایمان لاچکا ہوں اور اب اسمیں کسی قسم کی کوئی گنجایش باقی نہ تھی اور نہ ہے۔ اور اس خیال سے کہ اگر ایسی بزرگ اور صاحب کشف کی شہادت کشفی حضور ممدوح کے صداقت دعوی پر ملجائے تو منکرین پر حجت ہونیکے علاوہ کیا تعجب کہ بہتوں کی راہ راست پر آنے کا باعث ہو۔ مینے دل میں ٹھانا کہ فقیر صاحب حضور مسیح موعود کے دعوی مسیحیت و مہدویت کے نسبت کشفی شہادۃ سے کیا بتلا سکتے ہیں اور اسپر ایسا کیا اعتقاد رکھتے ہیں اس ارادہ کو بطور سوال دلمیں ٹھانے ہوے جب میں فقیر صاحب کے مہمان خانہ میں پہنچا تو میری آمد کی اطلاع پاکر بروے دستور ملکی میری مزاج پرسی کے لیے فقیر صاحب نے اپنے بیٹے صاحبزادہ عبدالغفور کو جو عمر میں تیس سال کے ہونگے بھیجدیا - بعد احوال مزاج پرسی مینے خواہش کی کہ میں خود مکان کے اندر جاکر جہاں کہ فقیر صاحب تشریف رکھتے تھے - فقیر صاحب سے شرف ملاقات حاصل کروں۔ لاکن فقیر صاحب نے کہلا بھیجا کہ آپ خود باہر آتے ہیں۔ چنانچہ ایکساعت بعد آپ چارپائی پر لیٹے ہوے جسکو چند ہمراہیوں نے کندھے پر اُٹھایا ہوا تھا تشریف لائے - آپکی عمر قریب ایکسو برس کے ہے - بباعث ضعف پیری و نقاہت عمر آپکے ہاتھ پاؤں رعشہ سے کانپتے تھے۔ ریش بالکل سفید اور چہرہ نورانی تھا حواس خمسہ بالکل درست اور بجا تھے اور گفتگو معقولیت سے فرماتے تھے - مذہب اہل سنت جماعۃ و فرقہ قادریہ کے پابند ہیں - اثنائے گفتگو میں جو بہت سے ملکی آدمیوں کے سامنے ہوئی - آپنے مجھسے استفسار کیا کہ کیا آپ حضرۃ عیسیٰ (مرزا غلام احمد) کے مرید ہیں جسکا جواب اثبات میں ملنے پر آپنے اپنا وہ قصہ اور حالت برملا بیان فرمائے جسکو آپ کے صاحبزادہ فقیر عبدالغفور نے قلمبند کیا جو بلفظہ خدمت میں بھیجتا ہوں - میاں نور احمد سلطان جنکا ذکر اس شہادت قلمبند شدہ میں ہے - فقیر صاحب کے مرشد ہیں جو سندھ میں نہایت مشہور صاحب کشف و اولیاء اللہ سے ہو گذرے ہیں اور چند سال سے وفات پاچکے ہیں فقیر صاحب حضور مرزا صاحب کے حلیہ اور دیگر حالات متعلقہ کی نسبت ایک گھنٹہ تک جبتک کہ آپ تشریف فرما رہے ذکر اور استفسار فرماتے رہے - جوں جوں میں حضور ممدوح کی زندگی کے پاک حالات بیان کرتا تھا آپ نہایت ہی مسرت سے سُنتے اور خوش ہوتے تھے حتیٰ کہ روانہ ہونیکے وقت آپنے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ الحمدللہ کہ مینے اس دار فانی کو چھوڑنے سے پہلے حضور مسیح موعود کا زمانہ پایا خدا کرے کہ آپ کی زیارت بھی میرے نصیب ہو- یہ کہکر اندر تشریف لے گئے - آپنے گفتگو میں مجھے کچھ دریافت کرنے کا موقعہ بہت کم دیا اور خود ہی حالات حضور مسیح موعود کی نسبت دریافت فرماتے رہے جب تک بیٹھے رہے مطلق کوئی اور ذکر نہ ہوا پاس ادب سے مینے زیادہ جرأت نہ کی اور مشکل سے موقعہ پاکر عرض کیا کہ کیا یہ وہی مسیح ہے جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا آپنے فرمایا کہ **ہاں وہی ہے اور حضرۃ عیسیٰ سے مشترک بالصفات ہے۔**

میں ان حالات کو فقیر صاحب میاں محمود کی اُس شہادۃ کے ساتھ جو فارسی میں قلمبند ہے- اس غرض سے خدمت عالی میں ارسال کرتا ہوں کہ تبلیغ حق کی غرض سے درج اخبار کرایا جاوے - تاکہ اتبک جنکو قبول حق کا موقع نہیں ملا وہ اس سے استفادہ حاصل کریں اور منکرین پر حجت تامہ ہو- میاں محمود صاحب کا خاندان فقیر صاحب کے نام سے مشہور چلا آتا ہے اور اب یہ آپ کا خاندانی لقب ہوگیا ہے آپ باعتبار ثروت معقول زمیندارہ رکھتے ہیں - اور سندھ اور بلوچستان میں آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک بتلائی گئی ہے اور لوگ آپ کے ولی اللہ اور صاحب کشف ہونے پر بہت اعتقاد رکھتے ہیں اور دور دور سے آپکی زیارت کے لیے آتے ہیں والسلام

راقم حضور مسیح موعود کا ایک ناچیز خادم خاکسار

نظیر حسین - انچارج تحصیلدار بھاگ بلوچستان

۲۷ جولائے ۱۹۰۳ء

شہادۃ

خدائے عزوجل احاضر دانستہ بغرض اظہار صداقت و بطور ادائی شہادۃ تحریر میکنایم کہ بموجودگی من امروز بالمشافہ قاضی نظیر حسین تحصیلدار صاحب فقیر صاحب میاں محمود احوال بیان نمودہ کہ چہارم سال مشنود کہ اینجا در زبان عوام الناس قصہ مشہور شدہ کہ در پنجاب مرزا غلام احمد حضرۃ عیسیٰ پیدا شدہ در ضمیر فقیر خیال افتادہ کہ الحمدللہ کہ خداوند تعالیٰ عجب انسان ظاہر کردہ اما طاقتی نبود کہ از بارگاہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم در باب صحت این عرض شود شب بایں خیال در خواب رفتہ کہ ناگاہ مرشدی میاں نور احمد سلطان در خواب آمدہ فرمود کہ ہمیں مرد تحقیق بسیار با برکت است حالا بہ جام سنہ ثانی برارد وازوے دین زیادتی پذیرد اقرار کنی نہ انکار بعدہ حضرت عیسیٰ مرزا غلام احمد را دیدم کہ ذلفش متصل نبودند بلکہ اندک منفصل بودند و ریش او نورانی و دراز بود و کفش او باشتہ نداشت بعدہ از خواب بیدار شدم تحریر بتاریخ ۱۹ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۱ھ

الراقم فقیر عبدالغفور ابن فقیر محمود عفا عنہما

میں خدائے بزرگ کی قسم کھا کر اظہار حق کی غرض سے تصدیق کرتا ہوں کہ فقیر صاحب میاں محمود نے یہ حالات مندرجہ بالا میرے روبرو بیان کیے - اور اُن کے صاحبزادہ فقیر عبدالغفور نے اپنے قلم سے قلمبند کیے کیونکہ خود فقیر صاحب موصوف لکھنے سے معذور ہیں - ۱۵ جولائے ۱۹۰۳ء

دستخط انگریزی

قاضی نظیر حسین

استفسار اور جواب

کیا عورت اپنے مرد کو طلاق دے سکتی ہے جیسے کہ مرد عورت کو دیسکتا ہے جیسے مرد سے کوئی قصور عورت کے حق میں ظاہر ہو اور وہ عورت اپنے مرد سے بہت تنگ آگئی ہو اور دو گواہ رکھکر کہا کہ میں اس سے بہت تنگ ہوں کہ یہ مجکو خرچ نہیں دیتا نہ میرے ساتھ بولتا ہے اسواسطے میں اسکو طلاق دیتی ہوں - **جواب** البدر جلد ۲ صفحہ ۱۴ کالم ۲

ہیں اسکی نسبت لکھا جا چکا ہے کہ عورت کو بھی مرد سے علحدہ ہونیکا ایسا ہی اختیار ہے جیسے کہ مرد کو ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مرد بلا واسطہ اور عورت بالواسطہ قطع تعلق کر سکتی ہے قرآن شریف کی آیۃ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ اگر اس بات کا خوف ہو کہ میاں بی بی الٰہی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو عورت (اپنا پیچھا چھڑانے کی عوض) کچھ دیدے تو اسمیں دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہے ۔ جزو ۲ رکوع ۱۳ سے یہ ثابت ہے کہ عورت بھی مرد سے علحدگی اختیار کر سکتی ہے مگر اوسے اس صورت میں کچھ نہ کچھ ادا کرنا ضرور پڑتا ہے اہل اسلام کا عملدرآمد اسپر اسطرح سے دیکھا گیا ہے کہ ایسی صورت میں عورت اپنا مہر یا کم و بیش رقم مہر سے خاوند کو واپس کر دیتی ہے ۔ اگر عورت کی درخواست پر خاوند قطع تعلق پر راضی ہو جاوے تو صرف دو گواہوں کے روبرو فریقین کی جدائی ہو سکتی ہے اور تحریر کے ذریعہ سے اس امر کی پختگی کر لی جائے تا کہ آیندہ کسی شر کا موقع کسی فریق کو نہ مل سکے لیکن ایسی صورت میں کہ عورت قطع تعلق چاہتی ہے اور خاوند انکاری ہے اور تکلیف دینے کی غرض سے نہ اُسے بساتا ہے اور نہ قطع تعلق کرتا ہے بہترین طریق یہ ہے کہ عورت عدالت کے ذریعہ سے اپنی جدائی چاہے ۔ صرف دو گواہ کے روبرو اپنے خاوند سے قطع تعلق کرنا بلا اسکے کہ اُسکا خاوند بھی اسکی درخواست قبول کرے اور اسکی تحریر دیدیوے کہ تیری درخواست پر مینے تجکو طلاق دی ہرگز درست نہ ہوگا ۔ عورت طلاق نہیں دیسکتی خلع کرا سکتی ہے یہ طریق جو آپنے آخر میں ارقام فرمایا ہے شرع اسلام میں جائز نہیں ۔

ایمان کا روزانہ معیار

میرے مخدوم و مہربان حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ایکدرس میں ایک نکتہ بیان کیا جسے میں اپنے الفاظ میں تزکیہ نفس کی غرض سے پیش کرتا ہوں

ایک زرگر یا کوئی اور پیشہ ور اپنے پیشہ کی دھن میں مصروف ہوتا ہے یا ایک میاں اپنی بیوی کے ساتھ اختلاط کرتا ہے یا ایک ماں اپنے من موہنے اور مسکراتے بچہ سے کھیل رہی ہوتی ہے یا ایک ایڈیٹر اخبار کی نامہ نگاری میں قلم فرسائی کر رہا ہوتا ہے یا اور کوئی ماتحت اپنے آقا کی خوشنودی کے لیے سرگرمی سے ایک کام کر رہا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ کہ خدا کا ایک منادی اُسے خدا کیطرف بلانیکا پیغام اُسکی حضوری میں حاضر ہونیکے لیے بلند الفاظ میں آتا ہے کہ حَیَّ علی الصلوۃ حی علی الفلاح مگر وہ بندہ جو کہ اس امر کا مدعی ہوتا ہے کہ میرا خدا پر ایمان ہے اور میں سب سے زیادہ عظمت بزرگی جلال قدرت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی مانتا ہوں وہ اس حکم کو سُنکر سُستی کرتا ہے نفس اُسے کہتا ہے کہ جس کام میں تو مصروف ہے اب یہ قریب الاختتام ہے اسے ادھورا نہ چھوڑ تیرے خیالات منتشر ہو جاوینگے ابھی نماز میں کچھ دیر ہے تب تک ختم کرلے یہ نادان نفس کی آواز کو سُنتا ہے اور اُسکی مخالفت نہیں بلکہ اتباع کرتا ہے حتیٰ کہ جماعت یا نماز کا اول وقت گذر جاتا ہے اور اس امتحان میں جو کہ خدا تعالیٰ نے اُس کا لینا چاہا ہے ناکام رہتا ہے اور اس فرشتہ کی تحریک پر عمل نہیں کرتا جو کہ اُسے نیکی کی ترغیب دیتا ہے پھر جب وہ اُٹھکر اپنی فرصت نکالکر نماز کو آتا ہے اور وضو وغیرہ کرکے نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر یعنی اللہ سب سے بڑا ہے کہتا ہے تو اُسے شرم کرنی چاہیے اور غیرت میں ڈوبنا چاہیے کہ وہ اس شہادت اور اس اقرار میں سراسر جھوٹا ہوتا ہے اگر وہ ہر کو سب سے بڑا مانتا تو جسوقت حی علی الصلوۃ کی آواز اُسکے کان میں اول دفعہ ہی آئی تھی اُسوقت سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضور الٰہی میں حاضر ہونیکی طیاری کرتا مگر اب تو اُسنے عمل کر کے بتلا دیا کہ جسے وہ سب سے بڑا ماننے کا اقرار کرتا ہے اُسکی آواز کی اُسنے پرواہ نہیں کی بس اُسنے اپنے اُس شغل کو یا پیشہ کو یا بیوی کی محبت کو یا بچہ کے پیار کو سب سے بڑا مانا کہ جسکی اتباع کی غرضیکہ نماز کے پانچ اوقات اور اسکی ہر ایک رکعت اور قیام اور سجود اور رکوع ہر ایک رکن انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے اور اگر وہ غور کرے تو دن میں پانچ دفعہ وہ اپنے نفس کا امتحان لے سکتا ہے خدا پر اپنے ایمان کا اندازہ لگا سکتا ہے اسباب پرستی کے مرض نے کہانتک اُسکے قلب سلیم کو ماؤف کیا ہوا ہے اُسے دیکھ سکتا ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں یہ فکر یہ دھن یہ ایمان یہ غیرت اور ایسے عمل کی توفیق عطا کرے ۔

مسکین طلبا

اللہ تبارک و تعالیٰ کی سنۃ کچھ ایسی ہی واقع ہوئی ہے کہ وہ غربا سے پیار کرنے اور ضعفا کو بلند درجات عطا کرنے میں اپنی قدرۃ اور حکمۃ کے کرشمے دنیا کو دکھایا کرتا ہے ۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو جب فرعون اور اُسکی قوم نے ایسا ذلیل کر دیا کہ اینٹیں بنانے کا کام اُن سے لینے لگے اور اُنکی قوت کو گھٹانے کے لیے اُن کے لڑکوں کو قتل کر دیتے اور اُنکی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلہم ائمۃ و نجعلہم الوارثین و نمکن لہم فی الارض یعنی ہم نے ارادہ کیا کہ ہم ان لوگوں پر احسان کریں جو اُس ملک میں کمزور اور غریب کر دیے گئے تھے اور اُنکو لیڈر بنائیں اور اُن کی قوت کو زمین میں جما دیں + یہ تو بھلا سلسلہ موسیٰ کا ذکر ہے جو چودہ سو سال کا عرصہ گذر کر بالآخر عیسیٰ ناصری پر ختم ہوا تم اس اُمت کے سردار کو دیکھو جسکو قیامت تک رہنا ہے کہ جب اللہ حکیم خبیر نے چاہا کہ انسانی کمال کے انتہائی نقطہ کو پیدا کرے جب اُس رحمٰن رب کے رحم نے جوش مارا کہ اپنی مخلوق کو اپنا پاک کلام سنائے جب ابراہیمی دعاؤں کے پورا ہونیکا وقت آگیا جب زمین و آسمان میں شور برپا ہوا کہ سرور انبیا اور خاتم النبیین کے پیدایش کا زمانہ ہے تو اُس رحمۃ للعالمین کو کہاں سے منتخب کیا گیا ۔ اس کے جواب میں خدا ہی کا کلام سنو الم یجدک یتیما فاوی و وجدک ضالا فہدی و وجدک عائلا فاغنیٰ ۔ اس امر کو دیکھ کہ تو یتیم تھا اور ہم نے تجھے پرورش اور حفاظت میں لیلیا اور تو ہدایت اور راستی کے لیے حیران و سرگردان تھا پس ہمنے تجھے ہدایت یافتہ بنا دیا ۔ تو بے سر و سامان تھا ہم نے تجھے اپنے فضل کے ساتھ غنی کر دیا اللہم صل علی سیدنا محمد و علی ال محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

ایسے امور کو مدنظر رکھکر ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے سرپرست اور ناظمان نے ہمیشہ ایک فنڈ یتامیٰ و مساکین اپنے مدرسہ میں قائم اور جاری رکھا ہے ۔ اگرچہ کچھ مدۃ تک وہ فنڈ بالکل علحدہ رہا ہے تاہم اُس فنڈ کے نام کا کوئی رقم ہمیشہ نہ آنیکی وجہ سے منتظم کبھی جنرل فنڈ میں سے یتامیٰ اور مساکین کو وظائف خوراک اور کتب وغیرہ سے مدد دیتی رہی ہے ۔ یہ سلسلہ ابتک بدستور جاری ہے چنانچہ اس سال قریباً دو سو روپیہ کی کتابیں اس مدرسہ کے مساکین طلبا کو دیگئی ہیں اور قریباً ساڑھے چار سو روپیہ غریب طلبا کو خرچ خوراک وغیرہ کے لیے بطور وظیفہ کے دیا گیا ہے اور علاوہ ازیں قریباً نصف طلبا کی فیس اس مدرسہ میں بالکل معاف ہے غرض ہر طرح سے اس امر کی کوشش کیجاتی ہے کہ جسطرح ہو سکے غربا کی مدد کی جاوے کیونکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ نسبتاً غریب طلبا محنتی اور دل لگا کر پڑھنے والے ہوتے ہیں اور اُستاد کی محنت کو کارآمد کر دکھاتے ہیں ۔ کیونکہ اگر طلبا تعلیم میں توجہ کرنے اور اُستاد کے پڑھائے ہوئے کو ضبط کرنیوالے نہوں تو اُستاد کو اپنے محنت کے ضائع جانے کا بڑا رنج اُٹھانا پڑتا ہے ۔ اسوقت مجھے ایکدوست کی بات یاد آئی کہ جب میں ایکدفعہ ایک مدرسہ کی ملازمت کو چھوڑ کر اپنے دفتر

سرکاری میں ملازم ہوا تو اُس دوست نے میری اس تبدیلی پر خوشی کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ مدرسہ کی ملازمت کیا کرنا ہے جہاں اپنی مونچھ غیر کے ہاتھ میں ہے۔ دفتر میں جتنے آدمی کرتا ہے اُسپر تو تشفی ہو جاتی ہے کہ افسر اسکو بیٹھک دیکھ لیں۔ مجھے اس امر میں اُس کے ساتھ اتفاق نہیں کیونکہ میرے نزدیک دفتر ہو یا مدرسہ تجارۃ ہو یا زراعت فسری ہو یا تختِ اُستادی ہو یا شاگردی ہر جگہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم کام آتا ہے ورنہ کوئی مقام بھی انسان کے واسطے بیچ کر نہیں ہے تاہم یہ صحیح ہے کہ نیک ہوشیار محنتی باادب شاگردوں کا میسر آنا ایک بڑی نعمت ہے اور ایسے شاگرد عموماً غربا میں سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ علیگڈھ کے پیر نیچیر کو بھی اپنے مدرسۃ العلوم میں غربا کے لیے کچھ بورڈنگ ہوس اور وظائف کا انتظام کرنا ہی پڑا تھا غرض یہ نہایت ضروری امر ہے کہ غریب طلبا کو وظائف کے ساتھ مدد دیکر انکو اس مدرسہ کی تعلیم اور حضرت اقدس مسیح علیہ السلام اور آپ کے پاک حاشیہ نشینان کی مقدس صحبت سے موقعہ دیا جاوے تاکہ آیندہ نسلوں کے واسطے ایک ہرا بھرا باغ طیار ہو جاوے۔ مگر یہ کام روپے سے ہوتا ہے اور یہاں بمشکل اتنا چندہ جمع ہوتا ہے کہ اُستادوں کی تنخواہیں معمولی سامان اور عمارت کے لیے کافی ہو یا کافی سے بھی کچھ کم ہو تو نواب محمد علی خان صاحب اپنے خزانہ میں سے اُس میں کچھ ڈالتے رہا کریں۔ جب سے کرمی مخدومی نواب صاحب یہاں تشریف لائے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ وہ اکثر کتب۔ سامان۔ عمارۃ۔ عملہ میں اس قدر مدد دے رہے ہیں کہ اگر اس مدرسہ کے بانی حضرۃ امام علیہ الصلوۃ والسلام اور اسکا مقصد خدمت دین نہ ہوتا تو کہا جا سکتا تھا کہ ان کی مدد کے بغیر مدرسہ شاید بڑی ردی حالت میں ہوتا چہ جائیکہ کالج تک ترقی کر کے اس قابل بنجائے کہ علامۂ دہر واجب التعظیم ہر خورد و کلاں ماہر علوم دینیہ و دنیّیہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب اور مسلمانوں کے لیڈر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی پلیڈر و ایڈیٹر و مینیجر میگزین ریویو آف ریلیجنز۔ ایسے ایسے بزرگ اس کالج کے طلبا کی تعلیم اپنے ذمہ لیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ نواب صاحب نے علاوہ مالی امداد اور ظاہری تدبر و تفکر کے اندر ہی اندر اپنی کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے اللہ تعالیٰ کے آگے دستِ دعا کچھ ایسی الحاح سے پھیلائے ہیں کہ ہاتھ خالی نہیں پھرا ورنہ بغیر فضل الٰہی یہ ترقی محال ہے۔

شاید اصل مطلب سے دور چلا گیا ہوں یا اصل مطلب کیطرف دور چلا گیا ہوں بہر حال پھر وظائف مساکین کیطرف اپنے کلام کا رخ پھیرتا ہوں۔ کالج کے فنڈ کی حالت کچھ ہو مجھے اسوقت اسکے متعلق کچھ کہنا مقصود نہیں بلکہ مینے اس غرض کے واسطے قلم اُٹھایا ہے وما توفیقی الا باللہ کہ مساکین طلبا کے واسطے وظائف کا ایک جُدا فنڈ ہونا چاہیے اور اسکی صورت یہ ہے کہ ہر ایک شہر کے احباب باہم ملکر کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ حسب توفیق ماہوار وظائف قادیان کے اسکول کے طلبا کے واسطے مقرر فرمائیں ایک وظیفہ کی مقدار رقم کم از کم سے اور زیادہ سے زیادہ ۵ ماہوار فی الحال ہونی چاہیے۔ یہ وظائف ماہ بماہ امین مدرسہ یا سپرنٹنڈنٹ کالج کے پاس بھیجتے رہیں۔ تو اسطرح بہت سی غریب طلبا کی پرورش ہو سکتی ہے۔ اور گویا احباب کے لیے ایک بڑے ثواب کا کام ہوگا کہ اُنکے خطیر سے اُنکے خرچ پر ایک آدمی قادیان میں رہے اور اسطرح اُنکے لیے بھی قادیان میں رہنے کا ثواب حاصل ہو۔ کیونکہ جو حج کے لیے کسیکو زاد راہ مہیا کرتا ہے اُسکے لیے بھی حج کا ثواب ہے۔ اسجگہ مجھے تین بزرگوں کا شکریہ کے ساتھ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ایک تو حضرت اُستاذی المعظم مولانا مولوی نور الدین صاحب جو کئی طلبا کو وقتاً فوقتاً ماہواری اور ایک مشت مدد دیا کرتے ہیں دوم مخدومی نواب محمد علیخان صاحب جو اپنی جیب خاص سے مدرسہ کے چار طلبا کو ماہواری معقول وظیفہ دیتے ہیں اور تیسرے مکرم و مخدوم نواب فتح نواز جنگ مولوی مہدی حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ جنھوں نے کالج کے واسطے ایک مستقل وظیفہ مبلغ ۷ ماہوار کا مقرر کر دیا ہے جزاهم الله احسن الجزا فی الدنیا والعقبیٰ۔

احباب کو اختیار ہے کہ اُس وظیفہ کو کسی خاص شرط سے مشروط کریں مثلاً یہ کہ وہ وظیفہ کے واسطے انکے شہر یا ضلع کے کسی طالب علم کو بہ نسبت کسی اور کے زیادہ حق ہوگا۔ یہ غریب طلبا اور خود مدرسہ اور بلکہ خود سلسلہ احمدیہ کی خدمت اور مدد کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ذریعہ ہے حضرۃ اقدس بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ ابتدا میں اللہ تعالیٰ غربا کو برگزیدہ کرتا ہے اور پھر اُس سلسلہ میں شمولیت کی برکت سے اُنھیں کو اُمرا کر دیتا ہے۔ اب میں اس دعا پر اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں کو معاف کرے ہمیں صراط مستقیم پر مستقل رکھے اور اس پاک سلسلہ کی خدمت کے لیے سب احباب کے دلوں کو بڑی قوت اور ہمت اور توفیق مرحمت فرماوے۔ آمین۔

راقم نیاز محمد صادق عفی عنہ
سپرنٹنڈنٹ کالج و ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام
ہائی اسکول ۲۷ رجولائی ۱۹۰۳ء

طبی نوٹ

استعمال میوہ جات بطور ادویہ ایک امریکن اخبار لکھتا ہے۔

(۱) سیب نہ صرف مصفی خون ہے بلکہ پیچش کے لیے نہایت مجرب ہے اور اسمیں ایک وصف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نشہ میں مست ہو تو اسکو استعمال سے ہوشیار ہو سکتا ہے۔ اگر دن میں ۳ بار جوش کیا ہوا سیب استعمال کیا جاوے تو شراب خوروں کو اکسیر کا اثر رکھتا ہے اور چند روز تک اسکا استعمال جاری رکھنے سے شراب خور کو ہر ایک منشی اشیا سے نفرت ہو جاویگی (۲) انناس حلق کی بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہے اسکا استعمال سے بہت مریضوں کو شفا ہوئی ہے اگر تازے پھل کا عرق نکالکر استعمال کیا جاوے تو حلق میں جو گوشت لٹک آتا ہے اُسکے کاٹنے کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور اگر وقت پر استعمال کیا جاوے تو ضرور فائدہ ہوگا۔ (۳) انگور ایک گھنٹہ تک فی منٹ ایک انگور کھانا اور اسیطرح دن میں ۳ چار بار انگور کا استعمال جاری رکھنا اور اس اثنا میں بجز خشک روٹی کے اور کوئی شے استعمال نہ کرنا نہایت مفید ہے۔ کمزور آدمیوں کے حق میں تو یہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اگر محنت اور مشقت کی زیادتی کر کسی شخص کے قوت ہاضمہ میں فرق آگیا ہو تو اُسکی یہ شکایت فوراً جاتی رہیگی انگور سے بڑھ کر دنیا میں کوئی اور پھل قوت ہاضمہ درست کرنیکی قوت نہیں رکھتا ہے (۴) بلیک بری کا شربت درد قولنج کے لیے نہایت مفید ہے کاشتکاروں کی عورتیں امریکہ میں اس کا استعمال کرتی ہیں (۵) تازہ اور شیریں میوے گنٹھیا کے مریضوں کو مضر کہے جاتے ہیں لیکن کم از کم اگر وہ ۱۲-۱۰ اخروٹ کھالیا کریں تو انکو بہت مفید ہوں گے اور درد ان سے کافور ہو جاتا ہے۔

درخواست دعائے نماز جنازہ

برادرم محمد افضل صاحب۔ السلام علیکم۔ از راہ کرم ان چند سطروں کو اپنے قیمتی پرچہ البدر میں جگہ دیکر راقم کو مرہون منت بنائیں۔

ہمارے مکرم قابل فخر دوست منشی محمد دین صاحب اپیل نویس سیالکوٹ کے اہل بیت کچھ عرصہ بیمار رہ کر خدا تعالیٰ کی جوار رحمت میں پناہ گزین ہو گئے ہیں۔ مرحومہ حضرۃ خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان رکھتی تھیں اپنے شوہر کی فرمانبردار اور ان دوستوں مخلصوں کی بڑی خاطر اور مہمانداری کرنے والی تھیں۔ ہمارے مکرم منشی صاحب کو اللہ تعالیٰ ایسی رفیق کی مفارقت پر صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل بخشے۔ حضرت اقدس نے گذشتہ جمعہ کو مرحومہ پر نماز پڑھی۔ ہمارے احباب احمدی ہر شہر میں مقبورہ کا جنازہ پڑھکر منشی صاحب کے جبر قلب کے باعث ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اجر لینے کی مستحق بنیں۔ والسلام

(خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹ)

عالم اخبار

مسٹر ڈوئی۔ اپنی ۲۳ رجون ۱۹۰۳ء کے خط میں قادیان کے ایک خط منجانب مفتی محمد صادق صاحب کے جواب میں تحریر کرتے ہیں کہ میرا مرید ہونیکے لیے یا اعتقاد ضروری نہیں ہو کہ میری نبوۃ اور دعوی الیاس کی تصدیق کی جائے ہاں یہ ضروری ہے کہ جو لوگ مجھے نبی اور الیاس کی روحیں آیا ہوا مانتے ہیں انکو دکھ نہ دے جبتک کوئی آدمی میرے دعاوی کو مانے نہ مانے میری جماعت میں شامل ہوسکتا ہے۔ فقط اس سے صاف ظاہر ہےکہ ڈوئی کو اپنی نبوت پر خود کس قدر یقین اور ایمان ہے

ریویو اندنوں ایک کتاب بنام دعوۃ الحق نظم میں ہمارے مخدوم جناب میر ناصر نواب صاحب اہلی حضرت قادیانی نے تصنیف کی ہے جسمیں مختصر طور پر حق تبلیغ کو ادا کیا ہے اخیر میں ایک ضمیمہ بھی دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے کسی دھلوی بھائی نے نظم میں کوئی خطاب رسول اللہ صلعم کیطرف کیا ہے اور گستاخ ہوئے سے معافی چاہی ہے اُسکی نظم کے جواب میں یہ ضمیمہ لکھا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہونیکی اس سے استدعا کی ہے ۔ ۲ر قیمت پر حضرت مصنف سے مل سکتی ہے۔

الامان مقام کوریرلی کی ایک مسجد ڈائنا مائٹ سے اڑا دیگئی دو سو مسلمان نماز پڑھ رہے تھے کئی شہید ہوگئے آخر پتہ لگا کہ یوب نامی ایک شخص تھا جسنے ادھر تو ڈائنا میٹ کو بتی دکھائی اور ادھر خودکشی کی تلاشی پر ایک خط نکلا اسمیں لکھا ہوا تھا کہ میں باشندہ مقدونیہ کا ہوں۔

امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ قسطنطنیہ میں ایک عالی شان سنٹرل جیل بنایا جاوے جس میں قیدیوں کے اخلاق کی درستی اور مختلف کسب وہنر کا انتظام ہو کہ بعد رہائی وہ اپنی زندگی نیک چلنی سے بسر کرسکیں۔

ایک چینی مسلمان حال میں قسطنطنیہ پہونچا تھا المعلومات کے ایک نامہ نگار نے دیزنک اُس سے گفتگو کی معلوم ہوا کہ حاضر دارالسلطنت میں ۲۹ مدارس مسلمانوں کے ہیں اور ہر ایک مدرسہ میں زبان عربی کی تعلیم ہوتی ہے

قبول اسلام حیدرآباد سندھ میں مسٹر اجمل معہ اپنے دو لڑکوں اور ایک لڑکی کے مشرف باسلام ہو کر یہ بڑی خاندانی آدمی مسٹر بھگوانداس تحصیلدار کے بیٹے ہیں ایک لڑکی کی شادی انہیں نے ایک نومسلم شمس الدین سے کردی ہے۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر شمار	نام مبایعین	سکونت	ضلع
۱۱۶۸	مولی بخش صاحب	بھمیاں	ہوشیارپور
۱۱۶۹	مسماۃ عمری زوجہ ،،	،،	،،
۱۱۷۰	رحمت بی بی دختر ،،	،،	،،
۱۱۷۱	نبی بخش صاحب	،،	،،
۱۱۷۲	بصری بی بی	،،	،،
۱۱۷۳	ابراہیم صاحب	،،	،،
۱۱۷۴	ہاجرہ بی بی	،،	،،
۱۱۷۵	وزیر محمد صاحب	،،	،،
۱۱۷۶	عمری بی زوجہ وزیر محمد صاحب	،،	،،
۱۱۷۷	نور محمد صاحب	،،	،،
۱۱۷۸	غلام محمد صاحب	،،	،،
۱۱۷۹	برکت علی صاحب	،،	،،
۱۱۸۰	بی بی بھاگن	،،	،،
۱۱۸۱	جیون صاحب	،،	،،
۱۱۸۲	رابو بی بی	،،	،،
۱۱۸۳	محمد بخش صاحب		،،
۱۱۸۴	رحمت اللہ صاحب	،،	،،
۱۱۸۵	مہتاب بی بی	،،	،،
۱۱۸۶	عمر صاحب	،،	،،
۱۱۸۷	بی بی لبو	،،	،،
۱۱۸۸	بی بی جامو	،،	،،
۱۱۸۹	بی بی جیو	،،	،،
۱۱۹۰	غلام حسین صاحب	،،	،،
۱۱۹۱	رحیم بخش صاحب	،،	،،
۱۱۹۲	بی بی حافو	،،	،،
۱۱۹۳	عمر صاحب	،،	،،
۱۱۹۴	رحمت اللہ صاحب	،،	،،
۱۱۹۵	بوڑا صاحب	،،	،،
۱۱۹۶	مہتابی زوجہ بوڑا صاحب	،،	،،
۱۱۹۷	احمد بخش صاحب	،،	،،
۱۱۹۸	بی بی امامو	،،	،،
۱۱۹۹	قادر بخش صاحب	،،	،،
۱۲۰۰	رحمت اللہ صاحب	،،	،،
۱۲۰۱	بی بی ہاجرہ زوجہ ،،	،،	،،
۱۲۰۲	نبی بخش صاحب	،،	،،
	پیربخش صاحب	،،	،،
۱۲۰۳	علی محمد صاحب	بھمیاں	ہوشیارپور
۱۲۰۴	احمد بخش صاحب	،،	،،
۱۲۰۵	عبد اللہ صاحب	،،	،،
۶	شاہدین صاحب	،،	،،
۷	مسماۃ عمری	،،	،،
۸	خیرالدین صاحب	،،	،،
۹	امام الدین صاحب	،،	،،
۱۰	پیربخش صاحب	،،	،،
۱۱	مسماۃ بیگاں	،،	،،
۱۲	عیدو صاحب	،،	،،
۱۳	عمری زوجہ ،،	،،	،،
۱۴	شہاب الدین صاحب	،،	،،
۱۵	لعل محمد صاحب	،،	،،
۱۶	نتھو صاحب	،،	،،
۱۷	بی بی جیو	،،	،،
۱۸	جیون صاحب	،،	،،
۱۹	بی بی فاطمہ	،،	،،
۲۰	طالعمند صاحب راجپوت	بریال	،،
۲۱	عمر خانصاحب ،،		،،
۲۲	بی بی جھنڈی		،،
۲۳	بی بی دولی		،،
۲۴	کرتار بخش صاحب	،،	،،
۲۵	سکندر خانصاحب	،،	،،
۲۶	سمند خانصاحب	،،	،،
۲۷	برکت بی	،،	،،
۲۸	میراں بخش صاحب	،،	،،
۲۹	رحیم بخش صاحب	،،	،،
۳۰	چنگے خان صاحب	،،	،،
۳۱	بی بی دولت	،،	،،
۳۲	سلامت خان صاحب	،،	،،
۳۳	عطر بی بی	،،	،،
۳۴	جھنڈے خان	،،	،،
۳۵	بی بی دولت	،،	،،
۳۶	ماکھا خان صاحب	،،	،،
۳۷	سلطان علی صاحب	،،	،،
۱۲۳۷	بی بی وسیلا	،،	،،

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا مادعی للہ داع

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمدؐ کا

البدر

نمبر ۳۱ | قادیان دارالامان ۱۲ اگست ۱۹۰۳ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۷ اگست ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس نے کل نمازین باجماعت ادا کین +

دربار شام

جنون کے اسباب فرمایا کہ دو قوتین انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہین۔ ایک بدظنی اور ایک غضب جبکہ افراط تک پہونچ جاوین۔ ایک شخص کا حال سنا کہ وہ نماز پڑھا کرتا تھا کہ اول ابتدا جنون کی اس طرح سے شروع ہوئی کہ اسے نماز کی نیت کرنے مین شبہ پیدا ہونے لگا اور جب پیچھے اس امام کے کہا کرے تو امام کیطرف انگلی اٹھا دیا کرے پھر اس کی تسلی اس سے نہ ہوئی تو امام کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا کرے کہ پیچھے اس امام کے پھر اور ترقی ہوئی تو ایکدن امام کو دھکا دیکر کہا کہ پیچھے اس امام کے۔ پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے +

سوائے راستبازون کے باقی جسقدر لوگ دنیا مین ہوتے ہین ہر ایک کچھ نہ کچھ حصہ جنون کا ضرور رکھتا ہے جس قدر قوے ان کے ہوتے ہین ان مین ضرور افراط تفریط ہوتی ہے اور اس سے جنون ہوتا ہے +

غضب اور جنون مین فرق یہ ہے کہ اگر سرسری دورہ ہو تو اسے غضب کہتے ہین اور اگر وہ مستقل استحکام پکڑ جاوے تو اس کا نام جنون ہے +

جنت مین چاندی کا ذکر کیون ہے چاندی پر ذکر ہوا۔ فرمایا کہ چاندی کے بیچ مین ایک جوہر محبت ہے اسلئے یہ زیادہ مرغوب ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اعتراض کیا کرتے ہین کہ جنت کی نعماء مین چاندی کے برتنون کا ذکر ہے حالانکہ اس سے بیش قیمت سونا ہے وہ لوگ اس راز کو جو کہ خدا تعالے نے چاندی مین رکھا ہے نہین سمجھے جنت مین چونکہ غل اور کینہ اور بغض وغیرہ نہین ہوگا اور آپس مین محبت ہوگی۔ اور چونکہ چاندی مین جوہر محبت ہے اس لئے اس نسبت باطنی سے جنت مین اسی کو پسند کیا گیا ہے اس مین جوہر محبت ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اگر دو مین لڑائی ہو تو چاندی دیدینے سے صلح ہو جاتی ہے اور کدورت دور ہو جاتی ہے۔ کسی کی نظر عنایت حاصل کرنی ہو تو چاندی پیش کیجاتی ہے +

علوم تو قیاس سے معلوم ہوتے ہین اور یا تجربہ سے چاندی کے اس اثر کا پتہ تجربہ سے لگتا ہے +

خواب مین اگر ایک کسی مسلمان کو چاندی دے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اسے اسلام سے محبت ہے اور وہ مسلمان ہو جاویگا +

کثرت شرابخواری کا نتیجہ اکثر دفعہ جب تک ایک شے کی کثرت نہ ہو تو اسکے خواص کا پتہ نہین لگتا۔ شراب کی کثرت جو اسوقت یورپ وغیرہ مین ہے اگر یہ نہ ہوتی تو اس کے بدنتائج کیسے ظاہر ہوتے جس سے اسوقت دنیا پناہ پکڑنا چاہتی ہے اور اس کی کثرت سے اسلام اور پیغمبر اسلام کی خوبی کھلتی ہے جنہون نے ایسی اشئے کو منع اور حرام فرمایا۔

اگر مسیحؑ کی مقصود بالذات زمین ہی تھی کہ آخر عمر مین انہون نے زمین پر ہی آنا تھا تو پھر اتنا عرصہ آسمان پر رہنے سے کیا فائدہ یہی وقت زمین پر بسر کرتے کہ لوگون کو ان کی ذات اور تعلیم سے فائدہ ہوتا اور قوم گمراہی سے بچی رہتی +

۷ اگست ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کل نمازون مین شامل جماعۃ ہوئے اور کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہ ہوا +

www.aaiil.org

۸ - اگست ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں۔

اصل اسلام کی موجودہ حالت پر فرمایا کہ جبتک ان لوگوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کا خیال تھا اور اسکو انھوں نے اپنا مقصود بنایا ہوا تھا جب تک ان کی نظریں خدا پر تھیں خدا تعالیٰ بھی انکی نصرت کرتا تھا مگر بعد ازاں جب اغراض بدل گئے تو خدا نے بھی چھوڑ دیا اور اب ان کی نظر انسانوں پر ہے۔ سلطنتوں کی بھی یہی حالت ہے کہ اعلاء کلمۃ الاسلام کا کسیکو خیال نہیں ہے خود روم میں رد نصاریٰ میں ایک چھوٹا سا رسالہ بھی نہیں لکھا جا سکتا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ سلطان محافظ حرمین ہے بلکہ حرمین خود محافظ سلطان ہیں

(یہ فضیلت اور بزرگی خدا نے ہماری سلطنت برطانیہ کو دی ہے کہ جسکے زیر سایہ رہکر آج ہر جگہ خدا کی پاک احمدی مشن کی ہر ایک قسم کی تبلیغ کی جارہی ہے اور یہ عادل گورنمنٹ اپنی انصاف پروری سے خدا کے فضل کو حاصل کر رہی ہے اور نہیں تو ذرا مقدمات کے انجام پر ہی نظر کرلی جاوے کہ کسطرح عدل سے حضرت اقدس کو ہر ایک میدان میں کامیابی اسکی عدالتوں میں حاصل ہوتی ہے اور دشمن بداندیش ہمیشہ نیچا دیکھتا ہے اور اپنی شرارت کی سزا پاتا ہے۔)

فرمایا کہ انسان کے اندر جو نور اور شعاع اعلاء کلمۃ الاسلام کا ہوتا ہے وہ انسان کو اپنی طرف کھینچتا رہتا ہے۔

۹ - اگست ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں

دربار شام

حقوق العباد

بیمار پرسی اور کسی میت کی تجہیز و تکفین کی نسبت ذکر ہوا حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے **فرمایا** کہ ہماری جماعت کو اس بات کا بہت خیال چاہیے کہ اگر ایک شخص فوت ہو جاوے تو حتی الوسع سب جماعت کو اُسکے جنازہ میں شامل ہونا چاہیے اور ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہیے - یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں - میں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے اسمیں ابھی بہت کمزوری ہے صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہ ہونا چاہیے کہ ہم ایماندار ہیں بلکہ اُس ایمان کو طلب کرنا چاہیے جسے خدا چاہتا ہے بھائیوں کے حقوق اور ہمسائیوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بیشک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل ہے - اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات - اعمال - افعال کے لیے ایمان مثل ایک انجن کے ہے - جب ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آجاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی خود انسان کرنے لگتا ہے - ایمان کا تخم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے لیکن یہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتا۔

۱۰ - اگست ۱۹۰۳ء

شام کے وقت ایک صاحب نے گنڈے تعویذات کی تاثیرات کی نسبت استفسار کیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ان کا اثر ہونا تو ایک دعویٰ بلا دلیل ہے اس قسم کے علاج تصورات کے مد میں آجاتے ہیں کیونکہ تصورات کو انسان پر اثر اندازی میں بڑا اثر ہے اس سے ایک کو ہنسا دیتے ہیں ایک کو رلا دیتے ہیں اور کئی چیزیں جو کہ واقعی طور پر موجود نہ ہوں دوسروں کو دکھلا دیتے ہیں اور بعض امراض کا علاج ہوتا ہے - اکثر اوقات تعویذوں سے فائدہ بھی نہیں ہوتا تو آخر تعویذ دینے والے کو کہنا پڑتا ہے کہ اب میری پیش نہیں چلتی۔

امت مرحومہ

یہ اُمت مرحومہ اسواسطے بھی کہلاتی ہے کہ ان ٹھوکروں سے بچ جاوے جو کہ اس سے پہلی اُمتوں کو پیش آئی ہیں

باقی آیندہ

اسلام اور عورتیں

۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور میں جرمنی کے ایک فاضل پروفیسر گولڈزیہر کے ایک مضمون کا ترجمہ شائع ہوا ہے جو واقعہ میں نہایت ہی لطیف مضمون ہے اور جس میں نہایت تحقیق اور تدقیق اور انصاف سے کام لیا گیا ہے - پروفیسر مذکور نے ان تمام غلط فہمیوں کے ازالہ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے جنمیں دشمنان اسلام پڑ کر ناحق دوسروں کیلیے ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں - اپنے تمام بیانات کی تصدیق کے لیے پروفیسر مذکور نے مشہور اسلامی کتب کے فقرات ابواب آیات کا حوالہ دیدیا ہے جیسے مسلم - ابن حجر - مالک ابن انس طباری - الجاحظ ابن خلکان - المکاری - البیضاوی - علی پاشا مبارک یعقوب - ابن لیثخزال - الملافات۔

فاضل پروفیسر لکھتا ہے

کہ اسلام میں جو مقام عورتوں کو دیا گیا ہے اُسکے بارہ میں اہل یورپ کی کثرت سے یہی راہ دیکھی جاتی ہے کہ مذہب اسلام نے ان بچاری عورتوں کے لیے ترقی کا وہ اعلیٰ مرکز ہرگز تجویز ہی نہیں کیا جو کہ نوع انسان کو لازم پڑا ہوا ہے ڈاکٹر پیرن جنکا مطالعہ عرب کی عورتوں کے حالات کی نسبت خصوصیت سے اور بہت وسیع ہے صرف ایک ہی عورت کے حالات سے واقف نہیں جیسکو ولیہ کا درجہ دیا گیا ہے اور وہ اپنی رائے کو ان الفاظ میں ختم کرتے ہیں کہ اسلام میں پرہیزگاری اور تقدس کی راہ پر چلنے والی عورتیں بہت کم ہیں اور مردوں کا یہ خیال ضرور ہے کہ یہ راستہ عورتوں کے واسطے بہت دشوار گذار ہے اور ہر ایک قسم کا علو اور فضیلت صرف مردوں کے واسطے ہی موزون ہے چنانچہ اسلیے ہر ایک تقدس اور شان کو مردوں نے اپنے لیے خاص کرلی ہے اس خصوصیت کو اُنھوں نے صرف طہارۃ اور تزکیہ تک ہی نہیں رکھا بلکہ جنت کو بھی خصوصیت سے اپنے ہی لیے تجویز کیا ہے۔

اسلامی قانون اور مذہب اسلام کے بارہ میں عام خیال یہی ہے جو کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ہے لیکن تاریخ میں ایک عمیق نظر کرنے سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کی تنزلی کا باعث مذہب اسلام نہیں ہے بلکہ موجودہ معتقدین اسلام کی تمدنی کمزوری ہے گو یہ سچ ہے کہ اکثر کتب اسلامی میں کہیں کہیں عورتوں ہی کو دوزخ کا بڑا حصہ بنایا گیا ہے اور اُنکو ناقص العقل اور تقدس میں کمزور بھی کہا گیا ہے لیکن اس سے ہمکو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ اسلام نے جو روحانی فائدے کل ہی نوع انسان کے لیے مدنظر رکھے ہیں اُس سے عورتوں کو محروم سمجھیں

(اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ وہ دوزخی عورتیں اسلامی عورتیں ہی ہیں - حضرۃ اقدس)

اسلام کے سب سے قدیم زمانہ میں ہم بہت سے واقعات میں عورتوں کو عام پبلک کے کاموں اور امور سیاست میں حصہ لیتے ہوئے دیکھتے ہیں اُس زمانہ میں صرف عورتیں مقدس ہی نہیں جو عبادات اور مجاہدات میں لگی رہتی ہیں بلکہ ایسی عورتیں بھی موجود تھیں جو علاوہ امور تجارت میں شریک ہونیکے اسلام کی اندرونی اور بیرونی مشکلات میں بھی حصہ لیتیں۔

دلیر عورتیں

مورخ طبری بیان کرتا ہے کہ جنگوں کے موقعوں پر عرب ہرگز پسند نہیں کرتے تھے کہ عورتیں موجود نہ ہوں۔ اُس سوسائٹی میں جسمیں عورتیں غلام کی برابر سمجھی جاتی ہوں لبینہ جیسی عورت پیدا نہیں ہو سکتی اور وہ قدر و منزلت جو عائشہ کو حاصل تھیں اور جو اقتدار اور دباؤ اسلامی سلطنت پر اُس کا تھا ایک ٹرکی کی حرم کی زندگی کی مانند خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کی پہلی ہی پشت میں مسیب ابن الزبیر کی بیوی جو بغیر اپنے چہرہ چھپائے تمام جگہ پھرتی تھی۔ کہا کرتی تھی کہ اللہ نے ہمیں ہمارے حسن کی وجہ سے ممتاز کیا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ آدمی اُسے دیکھے اور پہچانے کہ میں اُن سے بڑھ کر ہوں اور مجھمیں کوئی عیب نہیں جس کا مجھے طعنہ دیا جائے" شاید اسلام نے شروع ہی زمانہ میں عورتوں کی واجبانہ خلقی کمزوریوں پر ایک تازہ زور دیا ہو مگر وہ کسی طرح اُن کو دنیا کے معاملات سے الگ نہیں کرتا۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ بھی اسبات کا ثبوت دینے کے لیے پیچھے نہیں ہے۔ اسکو بھی خیال کرو کہ عورتوں نے حسین کی بدقسمتی کے معاملہ میں حصہ لیا تھا۔ علی کے خاندان کے واقعات میں عورتیں مدبری۔ موحدی اور معاملات کی درستگی سے الگ نہیں کی گئے ہیں۔ ہمکو المنوار بنت ملک کی ابھی بہت سی پاک ایجادیں معلوم ہیں۔ اسی نے خواب میں ایک حجہر دیکھا تھا جس میں علی کا سر بند تھا جس کے چاروں طرف بہشتی انوار تھے اور جیسیر ایک پرند تڑپ رہا تھا۔ یزید کی تخت نشینی کے بعد بصرہ میں بنو امیہ کے خلاف ایک سازش کے ممبروں نے جو اپنا جلسہ منعقد کیا تھا تو وہ ماریہ بن سعد کے گھر میں منعقد کیا تھا جو خاندان علی کی ایک پرجوش حامی تھی۔ اور وہ عبد القیس کے قبیلہ کی عورت تھی۔ حسین کے اپنے خاندان کے حقوق حاصل کرنے کی بڑائی یا س جنگ میں دوسرے دلگیر واقعات کے ساتھ ہم وہ حسرتناک مقابلہ بھی دیکھتے ہیں جس میں ام وہب جو مدعی خلافت کے ایک پرجوش مددگار کی بیوی تھی ایک خیمہ کی کھونٹی اُٹھا لیتی ہے اور اپنے شوہر کے پاس دوڑ جاتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ میرے ماں باپ تمپر قربان اب جاؤ اور محمد کی اولاد کے حق کے لیے لڑو" اُسکا بدنصیب شوہر یہ چاہتا تھا کہ وہ عورتوں میں جائے مگر وہ اُسکا کپڑا کھینچکر بولی کہ" میں اپنے تئیں تم سے الگ نہ کرونگی جب تک میں تمھارے ساتھ مر نہ جاؤں"۔ اور جب وہ لڑتا ہوا گرا تو اُسنے اُس بیجان لاش کو یہ کہکر شاباش دی کہ مبارک ہو تمکو کہ تم جنت کے لیے ہو" اسی طرح اسماء بنت ابوبکر کی روش پر بھی غور کرو۔ وہ اپنے بیٹے عبد اللہ بن الزبیر کو جرأت دلاتی رہی جب وہ حجاج سے جنگ کر رہا تھا۔ لڑائی میں جاتے وقت اُسنے اپنے بیٹے کا زرہ بکتر بھی پہننا گوارا نہ کیا۔ اُسنے کہا کہ یہ زرہ بکتر ایک ایسے شخص کے لیے بالکل نازیبا ہے جو ایک ایسی بات کے لیے لڑ رہا ہو جس کے حق ہونے کا اُسکو کامل یقین ہو۔ اسلام کے شروع زمانہ میں عورتیں اپنے دلیر شوہروں کا مذہبی جوش کے ساتھ مشکل سی مشکل گھڑیوں میں بھی ساتھ دیتی تھیں۔

حبیب ابن مسلمہ الفہری جسنے ۴۲ھ میں وفات پائی اُن لڑائیوں میں سے ایک لڑائی میں جانے کو تھا جنمیں اُسنے اپنی ساری عمر گذاری تھی اُسوقت اُسکی بیوی نے اُس سے سوال کیا کہ تم کہاں جا رہے ہو اُسنے جواب دیا کہ یا تو دشمن کو خیمہ کیطرف یا اگر خدانے چاہا تو بہشت میں اُسکی بیوی نے فوراً جواب دیا کہ میں دونوں حالتوں میں تم سے پیشتر ہی پہونچونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حبیب اپنے دشمن کے خیمہ کے پاس پہونچا تو اُسنے اپنی بیوی کو وہاں پہلے سے موجود پایا۔ ایک خارجی شہزادہ کے قاتل ناذان الازک کو ایک عورت ہی نے قتل کیا جسنے اُس مقتول شہزادہ کے خون کا بدلا لینے کے لیے اُسکے ساتھ تنہا لڑنے کی جرأت کی۔

اسلام کی مقدس عورتیں

لیکن عرب کی عورتیں صرف بہادر ہی نہیں صاحب کمال نہ تھیں بلکہ جنگ کے اقتضا کے علاوہ بھی ہم بہت سی عورتوں کو ایسا ہی پاتے ہیں جنھوں نے پہلے درجہ کی انسانیت اور بنی نوع انسان کی سچی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ اسلم قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام کعیبہ بنت سعید تھا پہلی عورت تھی کہ جسنے غزوہ خیبر کے درمیان جنگی ہسپتال ایک مسجد میں قائم کیا تھا جہاں وہ بیماروں اور زخمیوں کے علاج اور حفاظت کیا کرتی۔ جیساکہ ابن سعید نے لکھا ہے عورتوں کا جنت میں داخل ہونا ایک ایسی بات ہے جو کہ خود قرآن کے مخالف ہے ہمکو اُن بیشمار آیتوں پر ایک نظر کرنی چاہیے جنمیں صرف مومنوں کا ہی ذکر نہیں ہے بلکہ مومنات کا بھی ہے اور جنمیں صرف صالحوں کا ذکر نہیں بلکہ صالحات کا بھی ہے۔ یعنی ایماندار مرد اور عورتیں اور نیک مرد اور عورتیں۔ بہت سی آیتیں ہیں جنمیں عورتوں کا اسطرح ذکر ہے کہ جس سے اُنکا مردوں کے برابر درجہ ہونا کامل طور سے پایا جاتا ہے (خاصکر دیکھو سورہ

النساء الاحزاب اور دیگر مقامات

اسطرح ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو اسلام کی قدیم واقعات میں عورتوں کی ایسی حالت تھی اور نہ خود بانی اسلام کی ایسی تعلیم تھی کہ جس سے اُنکا درجہ پرہیزگاری اور تقدس میں کسی طرح بھی مردوں سے کم سمجھا جائے۔ حقیقت میں جسقدر جیسے ہم مختلف زمانوں کے مسلمانوں کی سوانح زیادہ پڑھتے ہیں اور اولیاء اللہ کے تذکروں کی کتابوں کو غور سے دیکھتے ہیں ویسے ویسے اسلام کی عورتوں کی قدر و منزلت کے بارہ میں ہمارا خیال بعض مصنفوں کی رائے سے فوراً مخالف ہوتا جاتا ہے۔ شروع اسلام سے ابتک ہم ولیہ عورتوں کا ذکر سُنتے آئے ہیں جو عموماً شیخہ کہلاتی ہیں۔ لوگ ان کو نام بنام جانتے ہیں اور اُنکی سوانح بہت تقدس اور عزت کے ساتھ بیان کرتے ہیں جنکو وہ اُنکی کرامات یا معجزات سمجھتے ہیں اور ابھی کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ آرینٹل میگزینوں نے اسکندریہ میں شیخہ امینہ کی باشوکت تجہیز و تکفین کا ذکر کیا تھا اولیاء کے تذکروں کی کتابوں میں معدودے چند ہی ایسی کتابیں ہیں جنمیں ولیہ عورتوں کا ذکر نہ ہو حروف تہجی کے ہر حرف کے مد میں ایسی ولیہ عورتوں کا بھی ضرور ذکر رہتا ہے جنکی عجائبات کا پلہ مردوں کے عجائبات سے ہرگز ہلکا نہیں ہوتا اور اُن اوراق میں وہ مردوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو بیٹھی نظر آتی ہیں اور بعض محقق ناطہ کو (جو عورت تھی) قطب مانتے ہیں جو کہ ولیوں میں بہت ہی بڑا درجہ ہے ولایت میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اسی مضمون کی ایک کتاب ہے جس کے مصنف شیخ تقی الدین ابوبکر الحسینی ہیں ایک خاص باب مقدس عورتوں کی سوانح میں ہے اور ایک علحدہ باب اُن کے ذکر کا قائم کیا ہے جس کا عنوان متقی اور پرہیزگار عورتوں کے حالات جو خدا کے راستہ پر چلیں" ہے اور اُس کتاب کا مقصد جیساکہ دیباچہ میں اُس کے مصنف نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ اُسکو مطالعہ کرنیوالی عورتیں اُنکے حالات سے نصیحت پکڑیں اور تقدس اور پرہیزگاری میں اُنکو مثال مانکر اپنی طرز زندگی بھی ویسی ہی بنائیں۔ وہ بار بار اُس زمانہ کی عورتوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ یا نساء ھذا الزمان اے اس زمانہ کی عورتو تمپر افسوس! تم اس سے (یعنی حسانہ سے کیونکہ اُسی کے تقدس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہتا ہے) بالکل خلاف ہو تم دنیا کی خوشی میں منہمک ہو۔

باقی آئندہ

ہمارے معزز ناظرین اس غرض سے کبھی اپنے آپکو سبکدوش نہ خیال کریں کہ البدر کی اشاعت انھوں نے ایک ہزار سے زیادہ کرلی ہے جو کہ ابھی صرف ۴۰۰ ہے۔

آریہ صاحبان کی نیک نیتی اور حق جوئی کا نمونہ

البدر کے گذشتہ نمبروں میں جو کارروائی انجمن فرقانیہ لاہور کی ہم نے نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث کے عنوان سے شائع کی ہے ذیل کی کارروائی اُسکا ضمیمہ ہے جسے پڑھ کر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آریہ صاحبان نے کس کس قسم کی حیلہ بازی سے اپنے اس شرمناک مسئلہ کرتوت نیوگ پر پردہ ڈالنا چاہا ہے اگر یہ امر اُنکے نزدیک حق ہے تو پھر ان چالبازیوں سے کیا فائدہ ہے افسوس کہ اسکے

ممبر اپنی قوم کو کیسے دھوکا دیتے ہیں
کہ دعوی تو حق پرستی کا اور
کرتوت یہ - ایڈیٹر

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ + ترجمہ یعنی ان لوگوں کا ارادہ ہے کہ خدا کے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بجھا دیں پر اللہ اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا کافر چاہے برا منائیں

نظم

آؤ اے آریو ادھر آؤ
سر پہ خالق ہے اُسکو یاد کرو
کب تلک جھوٹھ سے کرو گے پیار
کچھ تو خوف خدا کرو پیارو
عیش دنیا سدا نہیں پیارو
اس خرابہ میں کیوں لگاؤ دل
اسقدر کیوں ہے کین و استکبار
تم نے حق کو بھلا دیا ہیہات
طمع دیکر کے جھوٹ کہلانا
یہ دھرم اور ست سے ہے دور

نور حق دیکھو راہ حق پاؤ
یوں ہی مخلوق کو نہ بہکاؤ
کچھ تو سچکو بھی کام فرماؤ
کچھ تو پیارو خدا سے شرماؤ
اس جہاں کو بقا نہیں پیارو
کوئی اسمیں رہا نہیں پیارو
کیوں خدا یاد سے گیا یکبار
دلکو پتھر بنا دیا ہیہات
لمبے چوڑے خطاب لکھوانا
جھوٹا حق سے سدا ہی مہجور

عمر اپنی کو تم سنوارو آج
پیارے البشر سے دل لگالو آج

اسبات کو ایک متوسط الفہم انسان بھی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ آریہ صاحبان کی بھری مجلس میں ان مسئلوں پر مسلمانوں کے ساتھ تقریری مباحثہ ختم کردینے اور سناتن دھرم والوں سے بیگ آغاز مباحثہ کا اعلان کردینے کے بعد پھر ایک مسلمان نام شخص کے ساتھ مباحثہ کا اشتہار دینا کسی مکروہ حیلہ اور خفیہ چالبازی پر مبنی ہونیکے سوا کچھ نہیں ہو سکتا - ابراہیم ایک گمنام اور سائل واعظ اور علم دین سے ناواقف آدمی ہے - اُسکو نہ تو کسی فرقہ اہل اسلام نے وکیل مقرر کیا اور نہ ہی وہ کسی اسلامی فرقہ کا امام اور پیشوا اور سرگروہ ہے - دُور کی بانی چھوڑ کر باتیں سُنا کر لوگوں سے چندہ لیکر کھانا اسکا پیشہ ہے یہ بات ظاہر اور مشہور ہو چکی ہے کہ آریہ صاحبان نے اُسکو طمع دیکر مباحثہ کے لیے اسواسطے مقرر کیا ہے کہ اسکے مُنہ سے اپنے مفید مطلب باتیں نکلوا کر اس شرم کو مٹا ویں جو ماہ اپریل و مئی سنہ ۱۹۰۳ء کے مباحثوں میں ویدک مسائل کی کمزوری ظاہر اور ثابت ہونے سے اُنھیں اُٹھانی پڑی - اور ناواقفوں اور جاہلوں کو ابراہیم کی عظمت کا دھوکا دینے کے ارادہ اور اسلام اور مختلف اسلامی فرقوں کے علما کی توہین کی نیت سے اس شخص کے نام کے ساتھ "مولوی" اور "وکیل اسلام" کے خطاب شائع کردیے - حالانکہ یہ شخص نہ تو مولوی ہی ہے - اور نہ کسی حیثیت سے وکیل اسلام ہونے کا حق رکھتا ہے - ہمسے مباحثہ کرنے کے وقت آریہ صاحبان نے اسبات کا اقرار کیا تھا کہ مُلا کی کوشش کی تھی - کہ گویا وہ نیک نیتی سے تحقیق کرنا چاہتے ہیں - اور یہ بھی اقرار کیا تھا کہ جو بات کمزور اور ناقابل عمل ثابت ہو جائیگی اُسکو بلا تامل چھوڑنے اور سچی بات کے قبول کرنے میں اُنکو کوئی تامل نہ ہوگا - لیکن افسوس کہ اسطرح سے ایک آدمی کو بازار سے پکڑ کر اُسکو وکیل اسلام ظاہر کرنا اور اسکی جیب گرم کرکے (جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے) اپنے مطلب کی باتیں کہلانا اُس عہد کے بالکل برخلاف ہے - اگر اسکو وکیل آریہ دھرم لکھتے تو یہ بالکل صحیح بات ہوتی +

ہم ذیل میں لاہور کے تمام مقتدر اسلامی فرقوں کے معزز اور مسلم علما اور انجمنوں کی ابراہیم کے مولوی اور وکیل اسلام ہونے کے متعلق شہادتیں درج کرکے آریہ صاحبان کی حق جوئی اور نیک نیتی سے پبلک کو آگاہ کرتے ہیں - وہو ہذا -

جناب شمس العلما مفتی مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی لائف پریزیڈنٹ انجمن حمایت الاسلام و سکرٹری انجمن مستشار العلما و لاہور لکھتے ہیں - میں میاں ابراہیم ڈوڈر بان کے ذاتی حالات اور علمی لیاقت سے واقف نہیں ہوں اور جہانتک مجھے معلوم ہے موجودہ مباحثہ کے لیے اسلام کے کسی فرقہ نے اُنکو وکیل نہیں مقرر کیا ہے

دستخط مفتی صاحب موصوف

جناب مولوی محمد شفیق صاحب بگوی امام مسجد شاہی لاہور تحریر کرتے ہیں - میاں ابراہیم صاحب کا میں صورت آشنا ہوں وہ نہ تو علما ہی سے ہیں - اور نہ حدیث و فقہ کے سند یافتہ ہیں - علاوہ بریں نہ لاہور میں مولوی صاحبان سے شمار کیے جاتے ہیں اور نہ کسی فرقۂ اسلامی کے سرگروہ خیال کیے جاتے ہیں - جہانتک مجھے علم ہے کسی فرقہ اسلامی کی طرف سے وکیل نہیں بنائے گئے فقط مورخہ ۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء

دستخط مولوی محمد شفیق صاحب بگوی امام مسجد شاہی لاہور

جناب خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب لائف سکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور رقم فرماتے ہیں - میاں ابراہیم صاحب کا کسی قسم کا تعلق میری انجمن اسلامیہ لاہور سے نہیں ہے - جو مباحثہ میاں ابراہیم صاحب نیوگ و طلاق و کثرت ازدواج وغیرہ پر آریہ ڈیبیٹنگ کلب لاہور سے کر رہے ہیں - وہ اپنے فعل کے خود ذمہ وار ہیں - انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور سے اُنکا کوئی تعلق نہیں ہے - دستخط خان بہادر محمد برکت علیخان سکرٹری انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور

جناب مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول و سپرنٹنڈنٹ دارالعلوم نعمانیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں - میاں ابراہیم مذکور الصدر از جانب انجمن نعمانیہ لاہور وکیل مناظرہ برائے تحقیق مسائل اسلام مقرر نیست - دستخط مولوی غلام احمد صاحب

جناب مولوی سید علی حائری صاحب لاہوری جو ایک مقتدر اور معزز مجتہد اہل تشیع صاحبان کے ہیں تحریر فرماتے ہیں باسمہ سبحانہ - میاں ابراہیم صاحب کو میں واقف نہیں ہوں اور نہ شیعہ صاحبان نے اُنکو اس مباحثہ میں وکیل اپنی جانب سے مقرر کیا ہے - لہذا اُسکے ملزم ہو جانے سے اسلام اور علماء اسلام پر کوئی اعتراض لازم نہیں آ سکتا - فہو الموفق والمعین فی کل حین وعلیہ التکلان فی کل آن - دستخط سید علی حائری صاحب

جناب شمس العلما مولوی محمد عبد الحکیم صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور لکھتے ہیں - میں میاں ابراہیم کے حالات سے واقف نہیں ہوں اور مجھے اسکی اسلامی وکالت کا کوئی علم نہیں ہے - دستخط مولوی محمد عبد الحکیم صاحب -

اب ان شہادتوں کو دیکھکر حق پسند لوگ خود ہی انصاف کرلیں کہ ایسے شخص کو وکیل اسلام اور مولوی ہونیکا اپنے گھر سے خطاب دیکر آریہ صاحبان جو فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں کیا وہ نیک نیتی اور اصول حق جوئی پر مبنی ہو سکتا ہے؟ بس اگر ایسے شرمناک اور مکروہ چالاکیوں میں ان اصحاب کی حق جوئی مخفی ہے تو خدا حافظ! اے آریہ صاحبان غور کرو! موت سر پر کھڑی ہے اب بھی دلوں کو سچائی کے لیے صاف کرلو - اور ضد و تعصب کو اپنے دلوں سے نکالدو - کیا ابراہیم کو مولوی اور وکیل اسلام کا جھوٹا خطاب دینے کے راز کھلنے نے آپکو شرمندہ نہیں کیا - جاگو اور خدا کیطرف دھیان کرکو مفروضہ نیوگ کی نحوست سے پاک ہو جاؤ - نہیں تو جلد نیوگیوں اور نیوگنوں اور نیوگ زادوں کی نہرست جو اشتہار نمبر ۳ میں طلب کی گئی تھیں مشتہر کرو - تاکہ ہم اسکے علمی نقصانات اور فوائد کو تحقیق کرکے اسکے حسن و قبح پر غور کرسکیں اور پھر آپ کی طرف سے ہماری باقی مطلوبہ امور ہم پہنچ جانیکے بعد سلسلہ معلومہ شروع ہو سکے ورنہ یاد رہے کہ فضول ٹال مٹول اور غیر متعلق باتوں اور مکروہ اور ناجائز کارروائیوں سے احقاق حق نہیں ہو سکتا - ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء

[illegible]

درس قرآن شریف

سلسلہ کیلیے دیکھو البدر نمبر ۲۹ جلد ۲ صفحہ

حکمت اصل میں ایک کانٹے دار لگام کو کہتے ہیں جو نہایت خطرناک اور شریر گھوڑے کو دیجاتی ہے۔ اور جگہ بڑی مضبوط اور پکی باتوں کے معنوں میں آئی ہے جنکا انجام نیک ہو اور نفس امارہ کی وہ اصلاح کریں۔

لاخیر فی کثیر من نجوٰہم ۔ تا اجرًا عظیمًا

ترجمہ بھلائی نہیں ہوتی بہت سی کانا پھوسیوں میں لیکن یاد رکھو تمام منصوبے ایک جیسے نہیں ہوتے مثلاً خیرات کرنے میں کسی شریف کو روپیہ دلوانا ہے نام ظاہر نہ کرو کیونکہ اس سے اسکی خفت ہوگی اسکو روپیہ دلوا دو یا کسی بھلی بات کے لیے منصوبہ ہو یا لوگوں کے درمیان سنوار کرنے کے لیے ہو تو اس قسم کے مشورے اچھے ہیں اصلاح بھی ہو صدقہ بھی ہو معروف بھی ہو لیکن یہ سب کام اللہ کی رضا مندی چاہنے کے لیے ہو تو بڑا اجر ملے گا۔

ایسی باتیں جو چھپ چھپ کر کیجاتی ہیں یہ اکثر بری ہوتی ہیں اور دوسروں کو دکھ پہونچانے کے واسطے ہوتی ہیں بہت لوگ منصوبوں سے کام لیتے ہیں لیکن انجام اچھا نہیں ہوتا مجھپر اللہ کا بڑا احسان اور فضل ہوا ہے کہ اس نے مجھے منصوبوں سے ہمیشہ نفرت دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی عیسائیوں اور یہودیوں نے بڑے بڑے مخفی منصوبے کیے لیکن ناکام رہے میں نے تمکو سنایا تھا کہ یہودیوں نے ایکدفعہ ان مخفی منصوبوں سے فارسیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور بابل کی سلطنت کو تباہ کرکے خود آزاد ہوگئے اور نجات پاگئے لیکن اسوقت یہ طریق اللہ نے یہودیوں کو بتلایا تھا اس واسطے اللہ نے انکو کامیابی دی انسان اس طرح کیا کرتا ہے کہ اللہ کے فضل سے جب ایک وقت کسی تدبیر سے کامیاب ہوتا ہے تو پھر اسکو بدکاری کا ذریعہ بنا لیتا ہے اس واسطے یہودیوں نے یہ بھی چاہا کہ اس ذریعہ سے رسول اللہ کا استیصال کردیویں مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودہ تھے اس لیے انکو (یہودکو) کامیابی نہ ہوئی وما ھم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ کی بات سچی تھی جسکو اسنے چاہا اس طریق سے نقصان پہونچایا۔ اللہ کے حکم کے سوا منصوبے کچھ بگاڑ نہیں سکتے ان منصوبہ بازیوں نے شیعوں نے بنوامیہ کی سلطنت تباہ کی اور پھر بنی عباس کو تباہ کیا لیکن سلطنت اوروں ہی کو ملتی رہی منصوبہ کرنے والے ناکام رہے یہی علم جفر کی بنا ہے اور انگریزی میں ایا سیفر کی جڑ یہی ہے۔ اور فریمسن مذہب بھی اصل میں اسی سے نکلا ہے گو اسکے ابتدائی تعلیم یافتہ اس سے بیخبر ہوں اکثر دوسرے کی بربادی کے مشورے بری ہوتے ہیں ایک شخص ۱۵ سال سے ہمارے پاس رہتا تھا وہ ہمارے پاس روٹی کھایا کرتا تھا لیکن اتنی لمبی مدت میں مجھے اسکی قوم کا پتہ نہ ملا ایک مہمان ہمارے ڈیرہ میں آیا اس نے ایکدن میں تمام لوگوں کی تحقیقات کرلی جب ہم روٹی کھانے کے واسطے بیٹھے تو مہمان نے کہا کہ میں تو اس شخص کے ساتھ بیٹھکر روٹی نہیں کھاؤں گا میں نے کہا کہ تم الگ کھا لو ہم تو ملکر کھائیں گے ہم ذات کا کچھ لحاظ نہیں کرتے خدا فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس انسان اگر دیکھے تو اچھا وہی ہے جس کا خاتمہ اچھا ہو جو تحقیر کسیکی کرتا ہے وہ مرتا نہیں ہے جب تک اسکی ویسی ہی تحقیر نہ کی جائے ایک شخص جو رؤسا میں سے تھا اپنی لڑکی کا بیاہ نہیں کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہمارے جوڑ کا کوئی آدمی نہیں اسواسطے ہم لڑکی کا بیاہ نہیں کرسکتے آخر وہ عیسائی ہوگئی اتفاق سے اسی دن ایک چمار بھی عیسائی ہوا اور ان دونوں کی محبت ہوگئی پھر باہم شادی بھی ہوگئی اس رئیس کا تکبر کیسا اسکے پیش آیا غرض اللہ کی غیرت اور قہر سے ڈرنا چاہیے کسیکی حقارت نہ کرو لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْہُمْ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مخالف کے واسطے قسم کھائی کہ تو کبھی بہشت میں نہیں جائے گا اسنے اسی وقت اسکو کہا کہ میں تجکو دوزخ میں ڈالونگا اور اسکو بہشت میں داخل کردوں گا۔

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْہُدٰی تا مصیرًا **ترجمہ** اور جو الگ ہوتا ہے رسول سے بعد اسکے کہ ہدایت پہونچگئی اسکو اور جو مومنوں کی راہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار کرتا ہے وہ جدھر جاتا ہے ہم اسکو ادھر سونپ دیتے ہیں (روکتے نہیں) پھر جہنم میں اسکو پہونچا دیتے ہیں اور وہ بری جگہ ہے۔

رکوع ۱۵

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ تا بَعِیْدًا

ترجمہ اللہ معاف نہیں کرے گا اس بات کو کہ کسیکو اسکا شریک بنایا جاوے اور معاف کردے گا اس سے نیچے جسکو چاہے گا اور جس نے اللہ کا شریک بنایا وہ تو حق اور سچی اور سیدھی راہ سے دور چلا گیا۔

شرک کیا ہے ساجھی کرنا کسیکی کسی بات کو کسیکی کسی بات کے ساتھ۔ جب اللہ کی ذات پر ہم غور کرتے ہیں تو ہمکو اسکی ذات بے ہمتا معلوم ہوتی ہے اور اسکی صفات بے نظیر ہیں اسکے افعال اسکے علم اسکی قدرت کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا اسنے سورج چاند اور زمین بنائی ہے پھول رنگا رنگ کے صرف وہی پیدا کرتا ہے غرض اللہ ہر ایک صنعت میں لاشریک ہے اسنے آدمی کو پیدا کیا اور اپنا احسان ثابت کرنیکو آدمی کو کچھ احکام دیے جس سے اللہ کی عظمت اور جلال ظاہر ہو۔ اسکی کبریائی کا اقرار کرنا رکوع کرنا سجدہ کرنا قربانی کرنی روزے رکھنے کعبہ کا حج کرنا اسکے نام پر اپنے مالوں سے حصہ نکالنا۔ یہ اللہ کے احکام ہیں اللہ کی عظمت اور اسکی کامل قدرت اور کامل علم سے جو تعظیم علمی اور اعتقادی پیدا ہوتی ہے وہی عبادت ہے ان فرمانبرداریوں میں کسیکو شریک کرنا اور ساجھی بنانا بڑی بے وقوفی کی بات ہے کسیکی فرمانبرداری بیم اور اسید سے ہوا کرتی ہے اسی لیے اللہ تعالی کے سوا کسی اور سے حقیقی بیم اور حقیقی امید بھی شرک ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وَھُوَ فَضَّلَکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ اور اسنے فضیلت دی تمکو جہان کے چیزوں پر۔ یہ اسلیے فرمایا کہ احمق انسان ایسی چیزوں کو اللہ کا شریک بناتا ہے جو اللہ نے اسکی خدمت کے واسطے پیدا کی ہیں۔ دیکھو یہ کیسی بیوقوفی کی بات ہے تم نہیں دیکھتے کہ جن چیزوں کو انسان اللہ کا شریک بناتا ہے وہ خود انسان کی خادم ہیں آگ پانی زمین ہوا سورج چاند وغیرہ جنکی بہت ہی پرستش ہوتی ہے اور ابھی تک ہوتی ہے یہ تمام چیزیں اللہ نے آدمی کی خدمتگار بنائی ہیں وہ انکو اپنی خدمت میں لاتا ہے اور اپنے کام آگ پانی ہوا سے لیتا ہے پس یہ کیسی نادانی ہے کہ جو شے اپنی خادم ہے اسے مخدوم بنایا جاوے میرا ایک ہندو آشنا تھا اسکے گھر میں ایک سانپ کا بت پرستش کیواسطے بنا ہوا تھا میں نے انگلی سے اسے ٹھنکارا اور اس سے ٹن ٹن کی آواز نکلنے پر وہ دوڑ آیا۔ میں نے اسکو کہا کہ یہ تو ہمارے عام سانپوں سے بھی کمزور ہے کچھ بھی نہیں کرسکتا تم اسکی پرستش کیوں کرتے ہو اور تم خود ہی اسکے خالق ہو اور خود ہی اسکے عابد ہو یہ کسطرح ہوسکتا ہے اسکا اسنے کچھ جواب نہ دیا اور نہ دے سکتا تھا۔ انسان جب اللہ کو چھوڑ دیتا ہے تو پھر نیچے کی طرف گرتا ہے اور جب حقیقی اور قادر مطلق اللہ کو چھوڑ دیتا ہے تو ناکارہ چیزوں کی پرستش میں گرفتار ہوجاتا ہے عیسائیوں نے مسیح علیہ السلام کو مانا اور عیسی کو خدا مان لیا کیسی حماقت کی بات ہے۔ باقی آیندہ

کسر صلیب

بائبل کہاں سے آئی

سلسلہ کے لیے دیکھو البدر نمبر ۳۰ جلد ۲ صفحہ ۲۳۶

متی شاید اس واقعہ کے لکھنے میں درست کہتا ہو کہ گورستان میں مسیح کو دیوانے آملے مگر اسیات کے بیان کرنے میں دو آن آدمیوں پر جن سوار تھے وہ غلطی پر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اُسکی ذاتی رائے ہے مذکورہ بالا بیانوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ بائبل کے لکھنے والے اپنے ہمعصروں کے خیالات اور عادات میں اور لوگوں سے بالکل علحدہ نہ تھے اسلیے تو ہم بائبل میں بہت سی علمی غلطیاں بہت سے اختلافات ۔ کثرت سے خدا کی بابت ناقابل پذیرائی باتیں اور توہمات اور بد تہذیبی سے بھرے ہوئے گندے اور تاریک خیالات وغیرہ وغیرہ پاتے ہیں ان تمام ادھوری باتوںکو چھوڑکر جوکہ یہاں اور وہاں کثرت سے پائی جاتی ہیں بائبل میں ایک پوری کتاب ہے جوکہ مذہبی لحاظ سے کسی کام کی نہیں صرف ایک عشقیہ نظم ہے۔

اب ان تمام باتوں کی پردہ پوشی بیفائدہ ہے اور انکا ذکر نہ کرنا بزدلی کا کام ہے ان سب باتوں کو لوگ اچھی طرح سے جان گئے ہیں (سب کو خارج کر دینا ہی بہتر ہوگا) خدا کا بڑا شکر ہے کہ اُسنے زمانہ گذشتہ کا ایک بیش بہا اور پر از حکمت خزانہ روحانی زندگی کا (بائبل) ہمارے واسطے محفوظ رکھا مگر ہمکو اُس کی تعظیم میں عقل سے کام لینا چاہیے اور اپنی شکر گذاری میں دیانت دار ہونا چاہیے ۔ سچکو چھپانے میں خدا کی عزت نہیں ہوتی پس بائبل کے موجود ہونے کے واسطے ہمکو خدا کا شکر گذار تو ضرور ہونا چاہیے اور اس سے مدد لینی چاہیے مگر یہ نہیں کہ اسکو ایک بُت بناؤ ۔ ہاں اس سے محبت کرو مگر ساتھ ہی اسکی جانچ پڑتال بھی کرو اسکی عزت کرو مگر اس سے خوف مت کھاؤ ۔ اگر تم اسکی اصل حقیقت سے واقف ہوجاؤگے تو یہ تمھاری اور بھی زیادہ دوست ہوگی ۔

اب پھر ہمارا یہ سوال ہے کہ بائبل کہاں سے آئی بعض لوگ کی باتیں سنکر شاید تم یہ خیال کرو کہ بائبل اسی طرح بابوں اور آیتوں میں تقسیم کری کرائی آسمان سے گر پڑی میں ایسے بہت سے اشخاص کو جانتا ہوں جن کا ایمان ہے کہ یہ باب اور آیتیں بھی الہامی ہیں اور وہ اسبات کو سنکر بہت ہی سخت رنجیدہ ہوتے ہیں جبکہ میں نے انکو کہا کہ اس تقسیم کو تو بہت ہی تھوڑا عرصہ ہوا ہے بلکہ یہ تو اسی زمانہ کی ہے ۔ پہلے پہل اسمیں کسی قسم کے باب اور آیتیں نہ ہوتی تھیں میں پھر دوبارہ کہتا ہوں کہ ہمیں کتاب کی بحرت ہمیں اچھی غور و خوض کے بعد کرنی چاہیے ۔ اسکی ایک تاریخ ہے جبتک کہ ہم اس تاریخ کو نہ سمجھیں ہم اسکو ہرگز اور قطعاً نہیں سمجھ سکتے۔

پہلی حالت میں ایکبات تو ضرور صاف ہو ۔ یعنی کہ جب میں اسکو ہاتھ میں لیتا ہوں تو مجھے معلوم دیتا ہے کہ عام محاورہ کے مطابق تو یہ کتاب نہیں ہے بلکہ کتابوں کا مجموعہ ہے ۔ پُرانے عہدنامہ کے لیے تو ہم یہودیوں کے زیر بار ہیں ۔ پرانا عہدنامہ انکی بائبل ہے جو کہ زمانہ بزمانہ ہر طور سے محفوظ رکھی گئی ہے ۔ یہانتک کہ ہم اسکا نشان دو ہزار برس تک پورے طور سے لگا سکتے ہیں مسیح سے چار سو سال پیشتر پرانے عہدنامہ کی کتابیں ایک جز میں اکٹھی کی گئیں اور ہمارے پاس قریباً اسی ٹھیک طور سے پہونچ گئی ہیں اور قریباً دو سو سال قبل از مسیح اس کا ترجمہ یونانی میں کیا گیا اسی واسطے اس زمانہ تک تو اسکا نشان ٹھیک اور صاف طور سے اسی طرح معلوم ہو سکتا ہے جیسے سیسرکی اور ٹیسی یا کوئی اور پُرانی کتاب ۔ تو اس سے ایکبات تو ضرور ثابت ہوگئی کہ پُرانے عہدنامہ کی عمر کم سے کم دو ہزار برس کی ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور چیز ہمیں یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہ مختلف کتابیں کہ جنسے پُرانے اور اور نئے عہدنامہ کا ایک مجموعہ بنتا ہے ۔ اکثر ان کتابوں میں ہر ایک کے لکھنے میں کچھ نہ کچھ سال ضرور صرف ہوئے ہونگے دس احکام کے زمانہ سے لیکر جوکہ موسیٰ کے سر پر تھوپے جاتے ہیں اخیر خط تک ۱۵۰۰ برس کا زمانہ ہوتا ہے جوکہ قریباً اتنا ہی بڑا ہے جتنا کہ ہمارا عیسوی سنہ ۔ اور یہی ایک بڑی ضروری بات قابل یاد ہے کہ یہ کتابیں کبھی اس خیال سے نہیں لکھی گئی تھیں کہ ان تمام کو ایک جزو میں باندھ دیا جائے گا اور اس جزو پر نام بائبل کا جڑ دیا جائے گا ۔ کچھ نبیوں کی کتابیں بھی جن کا کہ زمانہ ۷۵۰ برس کا ہوتا ہے ۸۰۰ برس قبل از مسیح یعنی جنکو آج کے دن سے قبل قریباً دو ہزار چھ سو برس ہوئے ۔ ....

قریباً نویں صدی قبل از مسیح شروع کی گئی اور قریباً چار سو سال میں ختم ہوئی ۔ بادشاہوں اور ہمعصروں کی کتابیں قریباً چھٹی صدی قبل از مسیح لکھی گئیں اور کی کتابیں قریباً ڈیڑھ سو سال بعد اسکے لکھی گئیں ۔ دانیال کی کتاب اس سے بھی ڈیڑھ سو سال بعد میں لکھی گئی اور رسولوں کے خط ۔ مکاشفات ۔ انجیلیں اور رسولوں کے اعمال پہلی صدی کے اوسط سے لیکر دوسری صدی کے نصف حصہ تک آخیر ی میں لکھی گئیں ۔

اب یہ ایک قدرتی بات ہے کہ ایک ایسی حجم میں جوکہ اسقدر عرصہ دراز میں لکھا گیا ہو اور اسقدر آدمیوں کی تصنیف ہو کسقدر اختلافات مختلف صورتوں میں پایا جا سکتا ہے اور یہ کسقدر قانون قدرت الہٰی انسانی فطرت کے برخلاف ہے کہ تمام بائبل کو ایک ہی جیسا قابل قبول اور مفید ٹھہرایا جاوے ۔ آؤ ہم دانائی کر کام لیں اور اس روشنی کے مطابق جو ہمکو عطا کی گئی تمیز کریں اور اسبات کے پہلوؤں پر غور کریں ۔ بائبل کی بعض کتابوں میں صرف خونی لڑائیوں کے ذکر اور زندگی بچانے کے واسطے جو جھگڑے بکھیڑے کیے گئے درج ہیں جوکہ صرف ایک قسم کی تاریخ ہے ۔ اور دوسرے مقامات پر میں زمانہ گذشتہ کی لوگوں کی رائیں بڑے بڑے اہم سوالات کی بابت ہیں ۔ مثلاً پیدائیش دنیا ۔ آدمی کا آغاز ۔ برائی کی جڑ وغیرہ وغیرہ ۔ صاف ظاہر ہے کہ اصل واقعات کے رو سے یہ کوئی الہامی باتیں نہیں صرف پُرانے زمانہ کے دانا لوگوں کے اپنی اپنی رائیں ہیں ان مختلف مضامین کے متعلق ۔ بعض کتابوں کے بارہ میں صرف اپنی ہی خواہشات کو ظاہر کیا گیا ہے یا سریلے گیت ہیں ۔ مثلاً زبور اور دوسری کتابیں اسی طور سے اُن یہودی مصلح اور قومی بہتری کی خواہشوں کے خیالات کے صرف تاریخیں ہیں جیسے کہ یسعیا اور دوسرے نبیوں کی کتابیں ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بائبل میں پُرانے زمانہ کے دانا اور قابل آدمیوں کی گفتار رفتار اور اعمال درج ہیں جسطرح خدا اُن کو کہتا رہا وہ کرتے رہے یا بعض دفعہ جسطرح انکی اپنی مرضی میں آیا ویسا ہی کرتے رہے ۔ ایک اور نکتہ قابل غور ہے کہ ان کتابوں نے کبھی خود الہامی ہونے کا دعوی نہیں کیا وہ ہمیشہ اپنے آپ کو وہی ظاہر کرتے رہی ہیں جیسے کہ وہ ہیں ۔ تاریخ ۔ گیت ۔ پیشگوئیاں اور کچھ اخلاقی تعلیم (سو وہ بھی ناقص) اسطرح سے تو وہ اپنے اپنے مراتب پر بغیر کسی قسم کے دعوی کے موجود ہیں ۔ بائبل کا یہ حال ہے کہ وہ مختلف کتابیں ہیں جوکہ مختلف زمانہ میں تصنیف یا تالیف ہوئی ۔

مقدمات

۱۳ ۔ ۱۵ ۔ ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ اگست کو جو مقدمات تھے خاکسار ایڈیٹر انکو سُننے کے واسطے ہیڈ کوارٹر سے غیر حاضر تھا اسلیے گورداسپور

+ بوجہ شمولیت مقدمہ گورداسپور تازہ خبریں و الہامات درج ہو سکیں آئندہ نمبر میں انشاءاللہ ناظرین ہونگے

مثنوی

سلسلہ کے لیے دیکھو البدر نمبر ۳۰ جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ کا

عقل داری فہم و ادراک و ذکا
قلب صافی ہمت عالی بلند
نہ فلک سیر ترقی ہائے تو
بہر دولت این ہمہ نقش و نگار
عالمی را ہم مسخر کردۂ
لیک با این عقل و ادراک و ذکا
ضعف تو بر تو عیان ست ای ضعیف
روح انسان ہر زمان سوزش دوام
گر نہ روح ما از آن رحمان بدے
دمبدم از رحمت و احسان او
گر کسے را بر سپہر سلطنت
گر کسے را ملک و دولت میدہد
گر گدا ے را شہنشا ہے کند
کس نیارد اینکہ آنجا دم زند
کارہا اینست اے مرد خدا
۵۔ انبیا وادلبا ؤ رہ استان
از وجود شان وجودش آشکار
گر وجود شان نبود کے عزیز
از رخ شان نور او رخشندہ شد
از صفات شان صفات حق عیان
بہر کارش در جہان آئینہ اند
سر فروشان بہر عشق آن نگار
سینۂ شان پُر ز مہر کبریا
کس نبردہ رہ علم و فضل شان
دل منور گردد از فیضان شان
عقدۂ دشوار دنیا را کلید
درمیان خلق و حق پیغامبر
یکطرف محو رضائے کبریا
کار شان جز این نباشد ہیچکار
تا رسانند خلق را با خالقے
در دبستان خدا خواندہ سبق
خلق و عالم تا بسوئے حق کشند
چونکہ مامور اند از حق جان من
گفت شان گفت خدائے ذو العلا
مہبط وحی خدائے ذو الجلال
جوش شان ہمدردی و مہر و وفا

زیرکی و دانش و فکر رسا
رائے صائب سرد داری در تنہ
ہفت اقلیم اند زیر پا تنہ
صد ہزاران کاروبار گیر و دار
لاف چون من راہم از بر کردۂ
با ہمہ مرتبت اے مہ لقا
حاجتے داری بآن رب لطیف
می برد چون مرغ سوئے آشیان
کی مرا حاجت بہ پیش آن بدے
بہرہ یابد ہر کسے از خوان او
می نشاند بر سریر تمکنت
گر بفرق تاج تخت می نہد
ذرہ را گہ مہر گہ ماہے کند
لاف استغنا ے اینجا کم زند
محو گشتن در رضائے کبریا
شاہد اند بر وجود آن نہان
رہ نمای خلق سوے کردگار
از وجودش کے شدے کار آگہے
در شب ظلمت چو مہ تابندہ شد
در طفیل شان حیات جاودان
از وجود شان وجودش بنگرند
سوختہ از بہر او ہر کار و بار
جسم و جان را بہر او کردہ فدا
دور تر از عقل و وہم عقل شان
نور یابی در دل و در جسم و جان
راز عقبٰے ہم ازیشان شد پدید
تا نیابد کس ازان یار ہی خبر
ہم بمخلوق خدا بہر دعا
تا وجودش را نمایند آشکار
تا نمایند چہرہ آن راز قے
زین سبب بر دیگران بردہ سبق
عالمے را نا خبر از وے دہند
کار شان کار خدائے ذو المنن
نطق شان باشد مبرا از ہوا
پاک بے ہمتا فتدیر و بیمثال
در رضائے شان رضائے کبریا

باقی دارد

مراسلت

فیضان احمدی

خدا تعالیٰ کی ہدایت دینے کی راہ کیسی نیاری ہے میاں سلطان خان ایک ایسے گاؤں کے رہنے والے ہیں کہ جہاں علم کا کوئی چرچا نہیں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے کوئی واقف نہیں مگر چونکہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا اپنا قائم کردہ ہے اسلیے ہر جگہ خود اپنے فضل سے اتفاق کرتا ہے اور اپنے پیارے برگزیدہ مرزا غلام احمد کے پاس کھینچ کھینچکر لوگونکو لا رہا ہے سوچنے والے سوچیں کہ یہ انسانی کاروبار ہے یا آسمانی۔ ایڈیٹر۔

میں سلطان خان قوم پٹھان ساکن موضع جے سنگہ پور تحصیل نوح ضلع گوڑگانوہ کا ہوں اپنے خواب کا راستی سے اظہار کرتا ہوں کہ مینے ۱۹۰۰ء میں اپنے بھائی کی شادی کیلیے بنیے سے مبلغ ما ۔ فہ ۱۵ روپے قرض لے لیے تھے آخر بسبب قحط کے وہ اب تک ادا نہیں ہوسے اور جو کچھ ادا بھی کیے وہ بقال مذکور نے سود میں مجرے کر لیے اب ۱۹۰۳ء بماہ جولائی بتاریخ ۲ جولائی میں کمترین پر بقال مذکور نے نالش کر دی اس سے اس عمزدہ کو ایسا غم ہوا کہ اپنی جان سے تنگ آ گیا اور بنیا قسم قسم کی دھمکیاں دیتا تھا اس سبب سے دل میں ارادہ کیا کہ اپنی جان کو کھو دوں لیکن نماز بوقت عشا بندہ خدا کی عاجزی کرکے اسقدر رویا کہ آنکھیں سوج گئیں عاجزی خدا کو بڑی پسند ہے الغصہ رات کو میں فکر ہی میں سو رہا تھا اور اچھی طرح سے آنکھیں بند نہیں ہوئی تھیں کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ سر پر عمامہ سبز باقی لباس سفید میرے سامنے آکھڑے ہوے اور فرمایا کہ اُٹھ اسقدر رنج و فکر کیوں کرتا ہے اللہ نے تیری مدد کی ہے جا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کہ تیری دوا کرے اور تیرے مرض کو تجھسے دور کرے تجکو خدا کے نیک بندوں میں داخل کرے اسطرح میں دیکھ کے چونکا اور زیادہ رنج میں مبتلا ہو ساری رات نہیں سویا صبح ہوتے ہی مینے مسجد کے ایک امام سے خواب کی تعبیر پوچھی اسنے کہا کہ جامع مسجد نوح میں چلا جا کہ وہاں پر ایک مولوی صاحب کامل ہیں وہ تعبیر اس خواب کی دینگے الغصہ میں نوح میں آیا اور مولوی صاحب سے حال خواب بیان کیا انھوں نے کہا کہ خواب تیرا عجیب ہے جو زمانہ مسیح و مہدی علیہ السلام کی خبر دے رہا ہے ہاں البتہ ایک شخص نے قادیان ملک پنجاب میں دعویٰ مسیحیت کا کر رکھا ہے لیکن لوگ اُن کو کاذب کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ وہی مسیح سچے ہیں جنکی خبر پیر بزرگ نے دی ہے پھر مینے مولوی صاحب سے پوچھا کہ مولوی صاحب۔ قادیان کس جگہ ہے انھوں نے کہا کہ ملک پنجاب میں سُنا ہے اور پتہ میں نہیں جانتا پھر میں ضلع گوڑگانوہ میں آیا وہاں پر ایک شخص نے کہا کہ قادیان ضلع امرتسر میں ہے بعدہ میں دہلی کی مسجد فتحپوری میں آیا اور مینے پتہ دریافت کیا تو ایک شخص مولٹے سے تھے انھوں نے کہا کہ بھائی قادیان تو ضلع گورداسپور میں ہے تو کیوں پوچھتا ہے مینے کہا کہ یوں ہی پوچھ رہا ہوں تو میرے سر ہو گیا تو میں وہاں سے چلا آیا اور اسٹیشن پر آکر ٹکٹ لے لیا سہارنپور کا ریل میں ایک شخص نصرت احمد نامی نے پتہ دیا کہ امرتسر سے ٹکٹ بٹالہ کا لینا ہے سے پھر یکے چلتے ہیں اسطرح سے میں یہانتک پہونچگیا ہوں اور زیارت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوا۔

جو بندہ سویا بندہ۔ ۱۲ جولائی ۱۹۰۳ء

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی مسیح الزمان علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ ارشادات فرمائے نہایت عمدہ ہے۔ شیرین بیان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں۔ دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔ حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے۔ خریداران البدر والحکم کو پارہ عم کی تفسیر مفت محض ۔ر کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے قیمت بلا جلد ہے ر معہ جلد ۶ ر پارہ الٓمّ کی قیمت ۔ر عم کے پارہ کی قیمت ۲ ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی

مقام تراوڑی ضلع کرنال۔

تمام درخواستیں مشتہر کے نام تراوڑی آنی چاہییں

مراسلہ

در تردید مذہب شیعہ

سمجھتے ہی نہیں شیعہ کہ رقت کسکو کہتے ہیں
نہیں آگاہ وہ مطلق محبت کسکو کہتے ہیں

شیعہ سال بھر میں کبھی کبھی۔ اور عشرہ اول محرم میں ہر روز بلاناغہ اور چہلم اور چالیسویں وغیرہ کی مجلسیں کیا کرتے ہیں جنکو محفل عزا اور مجلس غم کے نام سے موسوم کرکے امام حسین کا غم والم خصوصاً اور شہدائے کربلا کا ذکر شہادت عموماً بیان کرکے رویا پیٹا کرتے ہیں اور اکثر یہی بیان ہوا کرتا ہے کہ حضرت امام حسین نے ہم لوگوں کی بخشش اور نجاۃ کے لیے جان دی اور اپنے نانا کی اُمت کی مغفرت کے لیے شہید ہوئے ہیں۔ جو شخص اُنکے غم میں رووے یا رُلاوے یا کم از کم رونے کی شکل ہی بنا لیوے یا رونے والوں کے آنسو ہی لیکر اپنے مُنہ پر مل لیوے تو اسپر نار جہنم حرام ہوجاتی ہے اور بہشت بریں اور جنت عدن ایسے ہی لوگوں کی منتظر ہیں بلکہ بہشت اور دوزخ بنے ہی محض محبان حسین اور دشمنان حسین کے لیے ہیں۔ تعزیہ شریف بنانے کا ثواب اگر لوگوں کو معلوم ہوجاوے تو کبھی کسی دوسری عبادت کا نام تک نہ لیویں اہتمام مجلس اور مرثیہ خوانی کا اجر تو بیحساب ہے۔ اور جسدن کوئی اچھے رسیلے اور سُریلی آواز کا آدمی محبان حسین کو اچھی طرح رُلاوے اور پٹاوے تو کہا کرتے ہیں کہ آج خوب ہی رقت ہوئی ہے اور اہل بیت پاک ہمارے ساتھ رونے پیٹنے میں شریک رہتے ہیں حتیٰ کہ پاکدامن بیبیاں بھی ہماری اس مجلس میں بال کھولے ہوئے شریک غم ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اب ہم شیعہ ہی کی مسلمہ اور معتبر حدیث اِنّی تارکٌ فیکُم الثقلین کتاب اللہ وعترتی الخ کے مطابق پہلے تو قرآن مجید کیطرف رجوع کرکے دریافت کرتے ہیں کہ رقت اور رونا کس کس قسم کا جائز بلکہ ضروری ہے اور کس طرح کا عبث اور لغو گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً جزاءً بما کانوا یکسبون چاہیے اپنے اعمال و افعال کو یاد کرکے تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں اگر انسان صرف ایک ہی آیۃ مندرجہ ذیل کو غور اور تدبر سے بار بار پڑھتا رہے تو جائز اور ضروری رقت اور رونے کا بہت کچھ سامان حاصل کرسکتا ہے آیت یہ ہے اِنّ السمعَ والبصرَ والفؤادَ کلُّ اولٰئک کان عنہ مسئولاً ضرور ضرور کان اور آنکھ اور دل اور اعضا وجوارح و قوی سے اپنے اپنے اعمال اور افعال سے پوچھے جاویں گے جب ہم سر سے پاؤں تک سارے وجود کے اعضا اور جوارح پر بنظر عمیق دیکھتے ہیں تو سب کے سب ودیعت الٰہی ہیں اس ساری مخلوق کو اپنے خالق کی مرضی کے مطابق چلنا چاہیے۔ یعنی ہر ایک عمل انکا اول تو محض للہ اور خالص خدا ہی کے لیے ہو دوسرا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کے مطابق ہو غرض حقوق اللہ اور حقوق عباد سے پورے حسن عہدہ برا ہونے میں ہی انکی نجات اور مکتی اور فلاح وابستہ ہے۔ مگر

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش — عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش — کس نتواند کہ بجا آورد

کے موافق سوائے معذرۃ اور رقت اور رونے اور توبہ استغفار بالاستمرار کرنیکے کوئی دوسرا علاج سمجھ میں آتا ہی نہیں برخلاف اسکے کسی انسان کی مصیبت اور تکلیف کو یاد کرکرکے رونا پیٹنا عبث اور بیہودہ ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ بھی ہے کیونکہ آیت ولنبلونّکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال والانفس والثمرات وبشّر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انّا للہ وانّا الیہ راجعون اولٰئک علیہم الآیہ ہم تمہیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان میں مبتلا کرکے آزماتے ہیں ایسے لوگوں کو خوشخبری دو جو مصیبت کیوقت صبر اور سہار کرکے صرف اتنا ہی کہدیتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اللہ ہی کے پاس چلے جاوینگے ایسے لوگوں پر صلواتیں اور رحمتیں انکے رب کیطرف سے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اب حدیث کی دوسری جز۔ عترتی۔ کیطرف تو ایک سرسری نظر سے دیکھی صاف بھی پتہ ملتا ہے کہ عترت اطہار تو قرآن مجید پر عملدرآمد کرکے ساری اُمت محمدیہ نے بلکہ ساری جہان کے لیے اسوہ اور نمونہ ہیں ہم کسطرح بھی نہیں مان سکتے کہ وہ پاک باز نعوذباللہ گروہ قرآن مجید کی آیتوں کے خلاف عملدرآمد کرکے صلوۃ اور سلام اور رحمۃ سے محروم رہجاویں حاشا وکلا۔ ایسا عقیدہ کسی مومن مسلمان کا تو ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا ہاں ہمدردی بنی نوع میں شریک ہوکر انکے دکھ سکھ سے متاثر ہونا واجبی اور ضروری امداد سے دریغ نہ کرنا اور دوسروں کے لیے دکھ اور تکلیف اٹھانا عین انسانیت اور آدمیت اور موجب ثواب واجر عظیم ہے۔

بنی آدم اعضای یکدیگر اند — کہ در آفرینش ز یک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار

نہ یہ کہ ہمارے ہمعصر۔ بھائی بندوں۔ ہمسایوں۔ قریبوں۔ زیر دست ماتحتوں متوسلین و متعلقین وغیرہ کا تو ہماری کرتوتوں اور بدعملیوں سے ناک میں دم آرہا ہو اور پچھلے لوگوں اور گذشتہ بزرگوں پر ہماری اسقدر مہربانی ہو کہ انکی رفتہ گذشتہ اور دنیا منیا مصائب اور حوادث کو تکلف اور تصنع سے یاد کرکے پھوٹ پھوٹ کر آٹھ آٹھ آنسو روئیں۔ سبحان اللہ

بریں عقل و دانش بباید گریست ✤ گلاب الدین احمدی رہتاسی

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام مبائعین	[illegible]	ضلع
۱۲۷۲	معراج الدین صاحب	ترگڑی	
۱۲۷۳	پیر محمد صاحب	قصبہ مائل پور	
۱۲۷۴	ابراہیم صاحب	"	
۱۲۷۵	احمد صاحب	دوالمیال	جہلم
۱۲۷۶	چودھری غلام حیدر صاحب	گنجو چک	گوجرانوالہ
۱۲۷۷	محمد حسین صاحب	"	"
۱۲۷۸	فیروز الدین صاحب	"	"
۱۲۷۹	غلام محی الدین صاحب	سعالی	منٹگمری
۱۲۸۰	ملا فضل الدین صاحب	سنڈا لوالہ	سیالکوٹ
۱۲۸۱	نواب خان صاحب	کریام	جالندھر
۱۲۸۲	رحیم بخش صاحب	چک ۲۲	جھنگ
۱۲۸۳	عبد الواحد صاحب	کوٹ قاضی	گوجرانوالہ
۱۲۸۴	نور الدین صاحب	شاہدرہ	لاہور
۱۲۸۵	محمد اسمٰعیل صاحب	مراد آباد	مراد آباد
۱۲۸۶	اہلیہ عبد الواحد صاحب	جھنڈرادری	سیالکوٹ
۱۲۸۷	شیخ حسین صاحب	سنور	پٹیالہ
۱۲۸۸	ڈاکٹر نبی بخش صاحب	لاہور	لاہور
۱۲۸۹	احمد صاحب	دہامہ	گجرات
۱۲۹۰	محمد الدین صاحب امام	کھوتیاں	جہلم
۱۲۹۱	دل محمد صاحب	کابل	
۱۲۹۲	اہلیہ عبد الغنی صاحب	لا اعلم	
۱۲۹۳	عبد السبحان صاحب	سنور	پٹیالہ
۱۲۹۴	بی بی سوندراں	نیالہ	"
۱۲۹۵	محمد حسین صاحب	سنور	"
۱۲۹۶	الٰہ بخش صاحب	چک سکندر	امرتسر
۱۲۹۷	اللہ دتا صاحب	کوکھووال	لائل پور
۱۲۹۸	محمد بخش صاحب	دابہ والہ	گورداسپور
۱۲۹۹	میراں بخش صاحب	ننگل	"
۱۳۰۰	غلام احمد صاحب	"	"
۱۳۰۱	عمر دین صاحب	"	"
۱۳۰۲	ابراہیم صاحب	"	"
۱۳۰۳	علی محمد صاحب	بھیکھوان	"
۱۳۰۴	رحیم بخش صاحب	بٹالہ	"
۱۳۰۵	چراغ الدین صاحب	قصور	لاہور
۱۳۰۶	بابو برکت علی صاحب ڈویژنل کلرک	نہر جہلم	

مطبع انوار الاسلام قادیان میں منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے اہتمام وسعی سے چھپکر شائع ہوا۔

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمدؑ کا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

فہرست مضامین [illegible]

قیمت سالانہ [illegible]

نمبر ۳۳ | قادیان دارالامان ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

گذشتہ اشاعت سے آگے سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار نمبر ۳۲ جلد ۲ - صفحہ ۱

بغیر نبی کے خدا کا کلام سمجھ نہیں آسکتا اور نہ اس پر عمل درآمد ہو سکتا ہے

بعض احباب آمدہ از لاہور نے عبد اللہ چکڑالوی صاحب کے خیالات اور اعتقادات کا ذکر کیا اس پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حکَم اور عدل نے فرمایا کہ ہر ایک شے کے لئے استاد کی ضرورة ہے ورنہ تم دیکھ لو جس قدر تصانیف ہر ایک فن اور علم کے متعلق موجود ہین کیا مصنفین نے اپنی طرف سے کوئی مجمل رکھا ہے ہر ایک بات کی بڑی بڑی تفصیل کی ہے اگر مجمل کا ظن ہو سکتا ہی تو ایک پر ہوگا دو پر ہوگا نہ لاکھون پر مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ علم کا خاصہ ہی یہی ہی کہ بلا استاد کے نہین آتا اور نبی بھی ایک استاد ہوتا ہے (جبکہ خدا کی کلام کو سمجھا کر اس پر عمل کرنیکا طریق بتلاتا ہی دیکھو مین الہام بیان کرتا ہون تو ساتھ ہی تفہیم بیان کردیتا ہون اور یہ عادۃ نہ انسانون مین دیکھی جاتی ہے نہ خدا مین کہ ایک علمی بات بیان کرکے پھر اُسے عمل درآمد مین لانے کے واسطے نہ سمجھاوے جو استاد کا محتاج نہین ہے وہ ضرور ٹھوکر کھاویگا - جیسے طبیب بلا استاد کے طبابت کرے تو دھوکا کھاویگا ایسے ہی جو شخص بلا توصل آنحضرة صلعم کے اگر خود بخود قرآن سمجھتا ہے تو ضرور دھوکا کھاویگا

حضرة اقدس کے بیانکی تصدیق خود مولوی چکڑالوی صاحب کررہے ہین کیونکہ اس وقت وہ خود معلم قرآن بنے ہین اور قرآن کے سمجھانے کا ان کو دعوٰی ہی ورنہ اگر ان کا مشن یہ ہے کہ قرآن پر عمل درآمد کے لئے کسی استاد (یعنی نبی) کی ضرورة نہین تو پھر ان کو یہ حق کیسے حاصل ہو سکتا ہی کہ وہ کسی کو یہ کہین کہ جو کچھ مین کہتا ہون اس پر عمل کرو بلکہ ان کو ہر ایک کو یہ کہنا چاہئے کہ ہر ایک شخص بذاتِ خود جو کچھ قرآن سے سمجھ سکتا ہی وہ اپنی اپنی جگہ خود عمل کرے اور کوئی ضرورة نہین کہ میری ہی اتباع کرے +

م - ا

مفتری کا انجام

فرمایا مفتری تھک جاتا ہی اور اسکا پول خود لوگون پر ظاہر ہوجاتا ہی اور پا آسے ذلت دامنگیر ہوتی ہی کیونکہ روز بروز کیسے افترا کر سکتا ہی افترا جیسی کچی شی کوئی نہین ہوتی حتیٰ کہ شیشہ بھی اتنا کچا نہین ہوتا جس قدر افترا ہوتا ہے اور چونکہ مفتری کے بیان مین قوة جاذبہ نہین ہوتی اس لئے اس کی بد بو بہت جلد پھیل جاتی ہی +

قتل انبیاء

اس کی نسبت ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت مین جھوٹے نبی کی یہ علامت لکھی ہی کہ وہ قتل کیا جاوے اور ادھر ایسی عبارتین بھی ہین کہ جس سے معلوم ہوتا ہی کہ بعض نبی قتل ہوئے تو پھر وہ علامت کیسے صحیح ہو سکتی ہی +

فرمایا - راستباز کی یہی نشانی ہی کہ جس مطلب کے لئے خدا نے اُسے پیدا کیا ہی جب تک وہ پورا نہولے یا کم از کم اس کے پورا ہونے کی ایسی بنیاد نہ ڈالدے کہ آسے تنزل نہو تب تک وہ نہ مرے مگر ایک کذاب سے یہ بات کب ہو سکتی ہی - قتل سے مراد یہ ہی کہ اُس قتل مین ناکامی اور نامرادی ساتھ نہو اور جب ایک انسان اپنا کام پورا کر چکے تو پھر خود مرجاوے یا کسی کے ہاتھ سے مارا جاوے تو کیا موت تو بہر حال آنی ہی کسی صورت مین آگئی اُسمین کیا حرج ہے اور کامیابی کی موت پر کسیکو تعجب بھی نہین ہوا کرتا اور نہ دشمن کو خوشی ہوتی ہی قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ خدا تعالےٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو بلکہ آنحضرة کی نسبت لکھا ہی افان مات او قتل جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہی اب جنگون کے بیچ مین ہزارون افسر مارے جاتے ہین لیکن اگر ان کی موت کامیابی اور فتح اور نصرة کی ہو تو اس پر کوئی رنج نہین کرتا بلکہ خوشی کرتے ہین اور جو خدا کے اہل ہوتے ہین ان کا قتل تو انکے لئے زندگی ہی کہ اپنے قائم مقام ہزارون چھوڑ جاتے ہین آنحضرة کی آمد اس وقت ہوئی کہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا اور گئے اس وقت جبکہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کی سند آپکو مل گئی - پس اگر آپکو کامیابی نہ ملتی لیکن آپ کسی کے ہاتھ سے قتل بھی نہوتے تو اس سے کیا فائدہ تھا اور یہ کونسا مقام فخر کا ہی ہان جب ایک شخص سلطنت قائم کرتا ہی اور اپنے قائم مقام...... مظفر و منصور چھوڑتا ہی تو کیا پھر دشمن کی خوشی

www.aaiil.org

کا موجب ہو سکتا ہے بڑی سے بڑی ذلت یہ ہے کہ ناکامی اور نامرادی کی موت آوے پس اگر آنحضرۃ صلعم اس کامیابی کی حالت مین اگر قتل کئے جاتے تو اس سے آپکی شان مین کیا حرف آسکتا تھا یہ بھی لکھتے ہین کہ آنحضرۃ صلعم کو زہر دی گئی تھی آپ کی موت مین اس زہر کا بھی دخل تھا مگر ہم کہتے ہین کہ جب آپ کی موت ایسی حالت مین ہوئی کہ کافر اس بات سے ناامید ہوگئے کہ ان کا دین پھر عود کریگا تو ایسی حالتین اگر آپ زہر یا قتل سے مرتے تو کونسی قابل اعتراض بات تھی۔ دین تو تباہ نہین ہو سکتا تھا۔ غرضیکہ توریت مین جس قتل کا ذکر ہے تو اس سے نامرادی اور ناکامی کی موت مراد ہے حضرۃ یحیٰی اور حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام قریبی رشتہ دار تھے یحیٰی ؑ کے قتل ہو جانے سے دین پر کوئی تباہی نہ آسکتی تھی اگر یحیٰی قتل ہوئے تو پھر عیسیٰ اُنکی جگہ کھڑے ہوگئے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یحیٰی کوئی صاحب شریعت نہ تھے ہو سکتا ہے کہ یہ وعدہ توریت کا صاحب شریعت کیلئے ہو۔ انگریزون اور سکھون کی لڑائیان ہوتی رہین سکھ لوگ اُنمین اکثر انگریزون کو قتل کرتے رہے لیکن اب جس حالت مین کہ انگریز فاتح اور بادشاہ ہین تو کیا سکھ یہ فخر کر سکتے ہین کہ ہم نے اس قدر انگریزون کو قتل کیا۔ یہ کوئی جگہ فخر کی نہین ہے کیونکہ آخر میدان انگریزون کے ہاتھ رہا زندہ وہ ہوتا ہے جس کا سکہ چلے آنحضرۃ صلعم کے بعد اب کروڑہا مسلمان موجود ہین، اور ابوجہل کے بعد اسکا تابع کوئی نہین بلکہ اس کی اولاد ہونیکا کوئی نام نہین لیتا تو کیا اب ابوجہل کی طرف سے کوئی ...... یہ بات کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مسلمانون کو فلان جگہ شکست دی تھی یا کوئی بیوقوف اگر یہ کہے کہ ہوا کیا آنحضرۃ صلعم بھی مر گئے اور ابوجہل بھی تو یہ اس کی غلطی ہے مقابلہ تو کامیابی سے ہوتا ہے ابوجہل کا نام ندارد اور آنحضرۃ صلعم کا تو تخت موجود ہے انبیاء کو خدا ذلیل نہین کیا کرتا انبیاء کی قوۃ ایمانی یہ ہے کہ خدا کی راہ مین جان دے دینا وہ اپنی سعادت جانتے ہین۔ اگر کوئی موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر نظر ڈالکر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ وہ ڈرتے تھے تو یہ بالکل فضول امر ہے اور اس ڈر سے یہ مراد ہرگز نہین کہ ان کو جان کی فکر تھی بلکہ ان کو یہ خیال تھا کہ منصب رسالت کے بجا آوری مین کہین اس کا اثر اچھا نہ پڑے ا میرے نزدیک مومن وہی ہے کہ اگر اس نے خدا کی راہ مین جان نہ دی ہو تو وہ روحانی طور پر ضرور جان دیکر شہید ہو چکا ہو پس اگر موسیٰ ؑ کو جان کا ہی خوف تھا تو اس سے (اگر یہ افواہ سچ ہے کہ شہزادہ پیر مولوی عبد اللطیف خان صاحب سنگسار کرکے مارے گئے ہین) عبد اللطیف صاحب ہی اچھے رہے جنہون نے ایمان نہ دیا اور جان دیدی پس ہمارا تو یہی خیال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مین نامراد مارا جاؤن اور فرض رسالت ادا نہو +

اگر کسی بات مین شر ہو تو یہ عادۃ اللہ نہین ہے کہ مجھے وہ اطلاع نہ دے +

آپ نے منتظمان باورچی خانہ کو تاکید کی کہ آج کل موسم بھی خراب ہے اور جسقدر لوگ آئے ہوئے ہین یہ سب مہمان ہین اور مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اُسے پکا دو۔ اس کے بعد عدالت کا وقت قریب آگیا اور حضرۃ اقدس اور دیگر احباب کھانا وغیرہ تناول فرما کر عدالت کو روانہ ہوئے۔

اس کے بعد مقدمہ کی کارروائی ہم نے پچھلے نمبر مین درج کردی ہے ۲۰ اگست کو بوقت ۸ بجے حضرۃ اقدس قادیان آپہونچے +

شام کے وقت آپ نے فرمایا کہ دشمنی دشمنون کی یہ بھی ایک قبولیت ہوتی ہے اور منجانب اللہ نصیب ہوتی ہے +

اکثر لوگون کا خیال ہوتا ہے کہ رسول عالم الغیب ہوتے ہین چنانچہ بعض تو حضرۃ مسیح موعود ؑ کی نسبت یہ خیال رکھتے ہین کہ ان کا دعوےٰ عالم الغیب ہونے کا ہے اس پر آپنے فرمایا کہ یہ ان لوگون کی غلطی ہے عالم الغیب ہونا اور شئے ہے اور موید من اللہ ہونا اور شئے ہے +

۲۱- اگست ۱۹۰۳ء

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین

دربار شام

وحی منقطع ہوگئی ہے یا برابر جاری ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ انقطاع وحی کی نسبت جو حکم آچکا ہے تو پھر اسکی تعین کیون ہوئی اور آج تک سوائے جناب کے اور کسی نے کیون صاحب وحی ہونے کا دعوےٰ نکیا +

حضرۃ اقدس۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آج تک کسی نے دعوےٰ نہ کیا +

سائل۔ جہان تک میری معلومات ہین وہان تک مین نے نہین دیکھا

حضرۃ اقدس۔ آپکی معلومات تو چند ایک کتابین حدیث کی اور دوسری ہونگی اس سے کیا پتہ لگتا ہے اگر اسمین الف لام کی رعایت نکی جاوے تو پھر اس سے بہت سے فساد لازم آوینگے۔ اور انسان ضلالت مین جا پڑیگا یہ امر ضروری ہے کہ وحی شریعت اور وحی غیر شریعت مین فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز مین تو جانورون کو جو وحی ہوتی ہے اسکو بھی مدنظر رکھا جاوے بھلا آپ بتلاوین کہ قرآن شریف مین جو یہ لکھا ہے کہ اوحینا الی النحل تو اب آپکے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہو چکی ہے یا جاری ہے +

سائل۔ جاری ہے۔

حضرۃ اقدس۔ جب مکھی کی وحی اب تک منقطع نہین ہوئی تو انسانون پر جو وحی ہوتی ہے وہ کیسے منقطع ہو سکتی ہے ہان یہ فرق ہے کہ آل کی خصوصیت سے اُس وحی شریعت کو الگ کیا جاوے ورنہ یون تو ہمیشہ ایسے لوگ اسلام مین ہوتے رہے ہین اور ہوتے رہین گے جنپر وحی کا نزول ہو حضرۃ مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس وحی کے قائل ہین اور اگر اس سے یہ مانا جاوے کہ ہر ایک قسم کی وحی منقطع ہوگئی ہے تو یہ لازم آتا ہے کہ امور مشہودہ اور محسوسہ سے انکار کیا جاوے اب جیسے کہ ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ خدا کی وحی نازل ہوتی ہے پس اگر ایسے شہود اور احساس کے بعد کوئی حدیث اسکے مخالف ہو تو کہا جاویگا کہ اسمین غلو ہے خود غزنوی والون نے ایک کتاب حال مین لکھی ہے جس مین عبد اللہ غزنوی کے الہامات درج کئے ہین۔

پھر جسحال مین یہ سلسلہ موسوی سلسلہ کے قدم بہ قدم ہے اور موسوی سلسلہ مین برابر وحی جاری رہی حتی کہ عورتون کو ہوتی رہی تو کیا وجہ ہے کہ محمدی سلسلہ مین وہ بند ہوگیا اس امت کے اخیار ان عورتون سے بھی گئے گذرے ہوئے علاوہ اس کے اگر وحی نہ ہو تو پھر اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے کیا معنے ہونگے کیا یہان انعام سے مراد گوشت پلاؤ وغیرہ ہے یا کہ خلعت نبوۃ اور مکالمہ الٰہی وغیرہ جو کہ انبیاؤن کو عطا ہوتا رہا غرضیکہ معرفت تام انبیاؤن کو سوائے وحی کے حاصل نہین ہو سکتی جس غرض کے لئے انسان اسلام قبول کرتا ہے اس کا مغز یہی ہے کہ اُس کے اتباع سے وحی ملے اور پھر اگر وحی منقطع ہوئی مانی بھی جاوے تو آنحضرۃ صلعم کی وحی منقطع ہوئی نہ اس کے اظلال اور آثار بھی منقطع ہوئے

بروز محمدی و عیسوی

سائل۔ بروز کسے کہتے ہین

حضرۃ اقدس۔ جیسے شیشہ مین انسان کی شکل نظر آتی ہے حالانکہ وہ شکل بذات خود الگ قائم ہوتی ہے اس کا نام بروز ہے اس کا سر سورہ فاتحہ مین ہی ہے جیسے کہ لکھا ہے کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ تمام مفسرون نے مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ لئے ہین اور پھر یہ آیت ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدہم لننظر کیف تعملون ۱۱ ؏ اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ ۹ ع ۵ ۔

یہ آیتین بھی اُس کی طرف اشارہ کرتی ہین ایک تو ان مین سے اہل اسلام کی نسبت ہے۔ اور ایک یہود کی نسبت۔ پس مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین اسطرح کا

انعام کرون گا اور پھر دیکھونگا کس طرح شکر کرتے ہو
اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اہل یہود کو کون سی بڑی مصیبت تھی - تو وہ دو بڑی مصیبتین ہین ایک یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا گیا - اور ایک یہ کہ محمد صلعم کا انکار کیا گیا پس مماثلت کے لحاظ سے مسلمانون کے لئے بھی وہی دو انکار لکھے تھے مگر وہان شمار مین الگ الگ دو وجود تھے اور یہان نام الگ الگ ہین مگر وہ وجود جسمین ان دونون کا بروز ہوا ایک ہی ہے ایک بروز عیسوی اور ایک محمدی اور صرف نام کے لحاظ سے اہل اسلام یہود کے بروز اسی طرح سے قرار پائے کہ انہون نے مسیح اور محمد صلعم کا انکار کر دیا اور وہ مماثلت پوری ہو گئی اور آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس امت مین بروزی طور پر وہی کرتوت یہودیون والی پوری ہونی تھی اور یہ اس طرف اشارہ کرتی ہین کہ آنیوالا دو رنگ لیکر آویگا (اسی لئے مہدی اور مسیح کے زمانہ کی علامات ایک ہی ہین اور ان دونون کا فعل بھی ایک ہی

۲۲ - اگست ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس ع نے کل نمازین باجماعت ادا کین ✤

مومنون کو چاہئے کہ اشاعت فحش سے پرہیز کرین

عام طور پر یہ ایک مرض لوگون مین دیکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد یا عورت کی نسبت یہ بیان کرے کہ وہ بدکار ہے یا اس کا دوسرے سے تعلق بدکاری کا ہے تو چونکہ نفس ایسے معلومات کی وسعت سے لذت پاتا ہے اس لئے اس راوی کی بیان پر بلا تحقیق یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ بالکل سچا ہے اور اُسے شہرت دینے مین سعی کی جاتی ہے اور اس طرح سے نیک مرد اور نیک عورتون کی نسبت ناپاک خیال لوگون کے دلومین متمکن ہو جاتے ہین اور جن کی شہرۃ ہوتی ہے ان کے دلون پر اس سے کیا صدمہ گذرتا ہے اس کو ہر ایک محسوس نہین کر سکتا - اسی لئے خدا تعالےٰ نے ایسی شہرۃ دینے والون کے لئے ۸۰ درے سزا مقرر فرمائی ہے اس مضمون کے متعلق حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی پاک کلام مین شہرۃ دینے والون کے لئے بشرطیکہ وہ ام سے ثابت نکر سکین ۸۰ درے سزا رکھی ہے یہ اس لئے کہ جب شہرت دیتا ہے تو اُسے اس مقدمہ مین مدعی گردانا گیا ہے اور اسی سے چار گواہ طلب کئے گئے ہین کہ اگر وہ سچا ہے تو اپنے علاوہ چار گواہ رو بیت کے لاوے یہ غلطی ہے کہ ایسے شخص کو بھی گواہو مین شمار کیا جاوے

۲۳ - اگست ۱۹۰۳ء سے ۲۸ - اگست ۱۹۰۳ء تک

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا کہ اس کو درج اخبار کیا جاتا ✤

ایک قابل قدر فیاضی

البدر کے ایک قدردان محبی جناب بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلارک علاقہ یوگنڈا براعظم افریقہ نے ۱۱ - کاپیان اخبار کی اس طرح خریدی ہین کہ ایک تو انکے نام افریقہ جایا کرے اور باقی ۱۰ - غریب احمدی بھائیون کے نام جو کہ ادائگی قیمت کی استطاعت نہین رکھتے جاری کر دی جاوین - البدر کے خریدارون مین سے یہ ایک پہلی نظیر ہے جو کہ میرے مہربان دوست نے قائم کی ہے اور مین خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہون کہ اس نے میری اس ادنیٰ خدمت کے ایسے قدردان پیدا کر دئے اور مین امید کرتا ہون کہ جسطرح بابو صاحب موصوف نے دریا دلی اور فراخ حوصلگی سے قدردانی کی ہے اور اپنے غریب احمدی بھائیون کی امداد فرمائی ہے اسیطرح ہمارے ہندوستانی اور بیرونی احمدی بھائی بھی جنکو خدا نے وسعت مالی عطا کی ہے میری اس ادنےٰ خدمت کی قدردانی فرماوین گے مجھے اس امر کی اس جگہ ضرورت نہین کہ مین الفاظ کو کام مین لاکر اور دوسری قومون کے نمونہ پیش کرکے پھر اُن کی توجہ کو اس طرف کھینچون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام کے لئے ایسی نظیرین قائم کرین کیونکہ جس مذہبی راستہ مین انہون نے قدم رکھا ہے اور جس مرحلہ کو امام الزمان کی بیعت کے بعد انھون نے طے کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے یہ خود ہی ایک ایسی بات ہے کہ بذریعہ پریس کے جو تبلیغ ہند اور بیرونجات مین ہو رہی ہے اس کے ذرائع کو قائم رکھنے کے لئے وہ ہر وقت متوجہ اور مضطر رہین ✤ بابو صاحب نے جن دس غریب احمدی بھائیون کو اخبار دینا چاہا ہے ان کی خدمتین التماس ہے - وہ بابو صاحب کی شرط کے مطابق اپنی درخواستین روانہ کرین اور تقویٰ کو مدنظر رکھ کر وہ خود اپنے دل مین فیصلہ کرین کہ آیا وہ واقعی مین اس شرط سے فائدہ اٹھانے کے مستحق ہین یا نہین ✤

لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر وہ اصحاب جو کہ اس شرط سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہین بجائے اس کے کہ مفت اخبار لین صرف عہ یعنی اخبار کی نصف قیمت ادا کر دیوین تو اس طرح سے بجائے دس کے بیس اصحاب کے نام اخبار جاری ہو سکے گا اخبار کی اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بابو صاحب کی فیاضی سے بجائے ۱۰ اصحاب کے ۲۰ اصحاب مستفید ہو سکین گے حتیٰ الوسع اس امر بھی مدنظر رکھا جاوے کہ یہ اخبار ایسے مقامات پر جاری کرائے جاوین جہان تبلیغ اور اتمام حجت کی ضرورت ہے کیونکہ وہ لوگ اس اخبار کے بہ نسبت ان لوگون کے زیادہ مستحق ہین جہان

کہ اس سلسلہ کے رسالہ یا اخبار کافی تعداد مین پہونچ جاتی ہین -

ایک ضروری قابل توجہ امر

انسان کی کمزوریون اور روزانہ مشاہدہ پر نظر ڈالکر ایک شخص بہت جلد اس نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے کہ ہر ایک غرض مشترک کو پورا کرنیکے لئے باہمی اعانت اور امداد کی اشد ضرورت ہے علی الخصوص وہ کام جن پر ایک قوم کی عزت اور عظمت اور زینت کا مدار ہو اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہو - ہمارے وجود کی ترکیب ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے جس سے بدیہی نمونہ اس باہمی سلسلہ تعارف (یعنی ایک دوسرے کی امداد کا ملتا ہے) ہمارے جسقدر اعضا اور اندرونی قوٰے ہین وہ ایسی ہی طرز پر واقع ہین کہ جب تک باہم ملکر ایک دوسرے کی امداد نکرین تب تک نظام صحت قائم نہین رہتا اور انسانیت کی کل بیکار ہو جاتی ہے پس جب کہ یہ حالت ہے تو اب ہماری قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان قومی فرائض کی بجا آوری کے لئے ہمیشہ اُن امور کو مدنظر رکھین کہ جنمین اعانت ان کا فرض ہے اور وہ ایسے امور ہین کہ اگر ہماری جماعت کا ایک فرد بھی جان بوجھکر تساہل سے کام لیتا ہے تو ایک بڑی بھاری جوابدہی کا وہ اپنے آپ کو ذمہ وار بناتا ہے - میری منشا اس وقت اس مضمون سے یہ ہے کہ مین اپنی قابل قدر جماعت کو ان قومی خدمات کی طرف توجہ دلاؤن جو پریس کے ذریعہ سے قادیان مین ہو رہی ہین اور وہ اخبارات اور ماہواری رسالہ ہین کہ جن کی اعانت اس احمدی جماعت پر فرض ...... ہے

اخبارات اور رسائل فی زمانہ کیا ہین اگر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ جیسے کسی قوم کا زیور یہ ہو سکتا ہے کہ اسمین بڑے بڑے خوشرو بہادر - سیف زن نبرد آزما ... اور جانباز جوان پیدا ہون جو کہ حاکم وقت کیساتھ ہو کر بہادری سے جانین لڑائین اور اپنے اہل وطن کی عصمت اور عزت کو دوسرون سے محفوظ رکھین ویسے ہی فی زمانہ اس علم کی روشنی مین اخبار اور رسالہ بھی ہر ایک قوم کی جائے فخر - زیور زینت اور عزت کا باعث رفتار زمانہ سے ہو گئے ہین کہ ہر ایک مذہب اور قوم کا بہادر علم کی سیف لئے ہوئے معقولات کے میدان مین نکلتا ہے اور اپنے اپنے فن اور کرتب سے حریف کا مقابلہ کرتا ہے شاذونادر ہی کوئی ایسی سوسائٹی دیکھو گے کہ اگر وہ قائم ہوئی ہے مگر اس کا اخبار یا رسالہ نہ نکلتا ہو - غرض اب اس وقت قوم یا جماعت اور اخبار یا رسالہ لازم و ملزوم امور ہو گئے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ غیر اقوام نے بھی اپنے ان قومی خادمون کی قدردانی مین کوئی کسر باقی نہین رکھی ہے جس جس فرقہ کے جس جس قدر اخبارات وغیرہ

نکلتے ہین علی قدر مراتب ویسی ہی ان کی قدردانی کی جاتی ہے اور منجملہ دیگر اسباب کے ..... قوم کی توجہ اور ہمدردی کا خیال بھی ایک بڑا باعث ہے کہ جس کی وجہ سے یہ قومی کاغذی خادم جو کہ آہنی تلوار سے بھی بڑہکر کام کرتے ہین بڑے استحکام سے قومی خدمات کو بجالاتے رہتے ہین۔ کیونکہ تلوار تو صرف جسم کو کاٹتی ہے مگر یہ دلون کو کاٹتے ہین۔ پس جبکہ یہ حالت ہے تو اب مین اپنے معزز اور پیارے احمدی احباب کی نسبت کب یہ خیال کرسکتا ہون کہ وہ اپنے اس قومی فرض کی بجاآوری سے غافل ہونگے۔ ابھی البدر کو ایکسال نہین ہوا دو ماہ باقی ہین مگر تاہم ۱۴ سو سے اس کی اشاعت جماعت مین زیادہ ہوگئی ہے اور اسی طرح سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور الحکم وغیرہ کی اشاعت مین بھی ہماری جماعت کے جوشیلے احباب نے کم سرگرمی نہین دکھلائی۔ مگر تاہم جب ہم جماعت کے موجودہ شمار کو اس اشاعت سے مقابلہ کرکے دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ایک عظیم الشان حصہ جماعت کا ایسا پڑا ہوا ہے کہ جس مین **اخبار بینی کا مذاق نہین** ہے اور جب تک یہ مذاق نہ بڑھے اور احباب بیش قیمت مضامین کی قدر نہ کرین اور اپنے مالون کا ایک حصہ انکے لئے وقف نکرین تب تک ان کاغذی خادمون کو استقلال اور استحکام کسطرح حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ یہ قومی کام ہین کہ جن کے ادا کرنے کا مدار قوم کی اعانت پر منحصر ہوسکتا ہی جیسے کہ ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہین اخبار البدر جب سے جاری ہی جب ہی سے وہ ایسے سرپرستان قوم کی تلاش مین ہے جو اس کے استحکام کے لئے سوز دل سے کوشش کرین اور اگرچہ بعض اصحاب نے اپنی نظر عنایت کو اس کی کثرۃ اشاعت کی طرف متوجہ کر رکھا ہے مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ جس جوش سے انہون نے اول قدم اُٹھایا تھا وہ بعد ازان اور خصوصاً سال کے اُن آخری دنونمین آکر بہت کم ہوگیا ہے ورنہ اگر وہ اپنی رفتار پر رہتا تو امید تھی کہ اس ایک سال کے اندر ہی اس کی اشاعت ایکہزار سے بڑھ جاتی اور اس وقت تک جو شکایت سٹاف کی کمی کی کارخانہ کو ہے وہ نہ رہتی اگرچہ مین نے حتی الوسع کوشش کی ہی کہ اخبار وقت پر نکلے مگر تاہم تجربہ ہوا ہے کہ جب کبھی ایکدو یوم کے لئے قادیان کو چھوڑنیکا اتفاق ہوا ہے تو ضرور اخبار ایکدو دن دیر سے نکلا ہے اس کا باعث یہی ہوتا رہا ہی کہ میری عدم موجودگی مین کوئی ایسا اسسٹنٹ یعنی نائب نہین ہی جو کہ مطبع۔ کاپی اور مضمون نگاری کے فرائض کو کما حقہٗ دیکھتا رہتا اس سے پیشتر بھی مین نے کئی دفعہ احباب کے سامنے یہ امر پیش کیا ہے کہ ابتدائی اخراجات اور انتظام کی وجہ سے مالی مشکلات کارخانہ کو لاحق حال رہتے ہین اور اگر ذی وسعت احباب اس کی طرف توجہ نہ کرین گے تو اخبار کا استحکام اور اجرا محال ہے اس مشکل کے رفع کی دو ہی صورتین تھین یا تو میرے ہمدرد دوست کوشش کرکے اس کی اشاعت مین اس قدر ترقی کرتے کہ اس کی آمدنی سابقہ نقصان کی تلافی کرکے آئندہ کے سالانہ انتظام اور اشاعت کی کفیل ہو جاتی یا یہ ہوتا کہ بعض اہل وسعت اصحاب بطور ڈونیشن کے یکمشت سرمایہ سے اس قومی خادم کی امداد کرتے کہ یہ اپنی طبعی رفتار پر ترقی کرتا رہتا اور نقصانات کی تلافی ان کی ذاتی امدادی چندون سے ہو جاتی لیکن اب جو کچھ ہوگیا اس پر افسوس بے فائدہ ہے لیکن چونکہ سال قریباً اختتام پر ہے

اس لئے

میری یہ گذارش ہے کہ سال آئندہ کے انتظام کیلئے اب میرے احمدی دوست مجموعی کوشش فرماوین تاکہ ان کا یہ قومی خادم البدر اول سے بھی بڑھ چڑھکر خدمات کو بجالانے کی کوشش کرے اور ہر ایک اپنے دل سے ایک عہد کرے کہ وہ حتی الوسع کیا بلحاظ مال کے اور کیا بلحاظ اشاعت کے اور کیا بلحاظ دعا کے **البدر** کے استحکام کے لئے کوشش کریگا یہ بڑی بے انصافی ہوگی اگر مین اپنے احباب کو صرف البدر کے لئے توجہ دلاؤن اور قادیان کے اخبار الحکم اور ماہواری رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تک نکرون اگر مین ایسا کرون تو مین بڑا بخیل الطبع ہون گا اور اس حرکت مین ایک شعبہ شرک کا پایا جاوے گا اس لئے مین اخبارات کے مقابلہ مین نسبتاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون کہ وہ نظر انصاف سے ذرا دیکھین کہ اس رسالہ نے کیا کچھ کام دنیا مین کیا ہے اور کس قدر مشکلات اور مصائب سفر اور جانی اور مالی تکالیف سے اس احمدی قوم کو نجات دی ہے کسر صلیب کا جو فرض اس وقت حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کو بارگاہ ایزدی سے سپرد ہوا ہی اور جو سلسلہ آسمانی خدا نے زمین پر قائم کیا ہے کیا اس کی تبلیغ کما حقہٗ اس قوم کے ذمہ فرض نہ تھی جس نے **حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب کاسر صلیب** کے دست مبارک پر بیعت کی۔ پھر ذرا سوچو اور غور کرو اور خوب غور کرو کہ اگر آج تمہارا امام تم کو یہ حکم دیتا کہ صحابہ کی طرح تم لوگ ملک ملک شہر بشہر اور گاؤن بگاؤن جاکر اس فرض تبلیغ کو ادا کرو تو کس قدر مشکلات تم کو درپیش تھے۔ عزیز فرزند و زن خویش واقارب۔ پیارا وطن۔ یار دوست۔ سب کو الوداع کہکر تم کو روانہ ہونا پڑتا پھر آگے غیر ممالک مین جاکر تمہاری جانون پر کیا بنتی تھی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے گویا ایک طرح سے جان سے ہاتھ دہوکر روانہ ہونا پڑتا پھر غیر ممالک مین جاکر مشن کا قائم کرنا ان کی زبانون مین تبلیغ کرنا۔ کس قدر محنت۔ دردسر۔ اور مال خرچ ہوتا تھا لیکن باوجود ان تمام کوششون کے تم کو وہ کامیابی نہ ہوتی جو کہ اب اس رسالہ کے ذریعہ سے ہورہی ہے۔ چار آنکھ ہوکر بالمقابل بیٹھکر کسیکو سمجھاؤ تو ہزارہا مشکلات پیش آتے ہین کلام پروری اور فتح شکست کا خیال فریق مقابل کے لاحق حال ہو جاتا ہی مگر یہ کاغذی بندوق ایسا نشانہ کرتی ہی کہ اندر ہی اندر دل کو توحید اور خدا کے پاک کلام کی آتش سے کباب کر دیتی ہی اور اگر آج کل روے زمین کے اہل اسلام اکھٹے ہوکر کوشش کرتے کہ ان عیسائی ممالک یورپ۔ آسٹریلیا۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ مین اسلام کی نسبت وہ دلچسپ خیال پیدا کردین جو کہ احمدی قوم کے سردار اور آقا حضرۃ **مرزا غلام احمد صاحب** علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت اور اس رسالہ کے ذریعہ سے ہوا ہے تو وہ ہرگز کامیاب نہ ہوتے اور اے احمدی قوم تجھ کو مبارک ہو تو اس فرض تبلیغ سے صرف اس طرح سے سبکدوش ہے کہ اس رسالہ کی امداد مین زر نقد دیتی ہے جو ثواب اپنے فرزند و زن اور عیال و اطفال اور وطن چھوڑ کر اور جانی اور مالی مشکلات اُٹھاکر اتمام حجت سے حاصل کرنا تھا وہ آج تو چند پیسون مین حاصل کرسکتی ہی اور یہ فخر تجھے حاصل ہی کہ تیرے ذریعہ سے اسلام کی تخم ریزی اور کسر صلیب کا کام عیسائی ممالک مین ہو رہا ہے عنقریب ایک اشتہار اس رسالہ کی تائید مین حضرۃ امام الزمان کی طرف سے نکلنے والا ہے وہ صرف اشتہار نہین ہے بلکہ ایمانون کے پرکھنے کی کسوٹی ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو اقرار لیا جاتا ہے اس کا ثبوت طلب کرتا ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب بڑی مستعدی دریا دلی اور فراخ حوصلگی سے اس پر عمل کرنے کے لئے طیار ہونگے اور اس موقعہ پر دکھا وین گے کہ اس رسالہ اور نیز دیگر اخبارات احمدی جو کہ بلاد ہند مین حضرۃ اقدس کی تبلیغ اور اتمام حجت کا ذریعہ ہین کی تائید مین وہ کس طرح اپنے مالون اور جانون کو پانی کی طرح بہاتے ہین غرضیکہ جو موقعہ صحابہ کرام کو اپنے ایمان کے ثبوت دینے کا دفاعی جنگون مین پیش آیا تھا وہ ہماری قوم کو اب اپنی مشن کی اشاعت مین.... پریس کے ذریعہ سے پیش آیا ہے آنحضرۃ صلعم کی ایک حدیث ہے کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون پھر مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون۔ مگر اب چونکہ سیفی جہاد تو حرام ہے اور اب اس کے قائم مقام علمی اور قلمی جہاد ہے جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے بڑی کثرۃ سے اپنی دین کی تائید کے لئے مہیا کئے ہوئے ہین اس لئے احمدی احباب کے لئے جنہون نے صحابہ کرام کے مثیل ہونے کا ثبوت دینا ہے ایسے موقعون کا مل جانا ایک بڑی سعادۃ ہے کہ جو درجات ان لوگون نے جانین دیکر حاصل کئے تھے اب ان کو گھر بیٹھے حاصل ہوسکتے ہین اور اس سنت نبوی کو یہ لوگ .... اس اشاعت کے کاروبار مین مال لٹاکر پورا کرسکتے ہین پس اسے بھائیو.... خدا تعالےٰ سے دعائین مانگو کہ وہ تمہاری حوصلون کو بلند کرے اور ان نیک اعمال کے

تصحیح۔ اس نمبر کے صفحہ ۳۵۸ کالم کے آخری ۴ سطرین سے اوپر جو عربی عبارت ہے اُسے اس طرح پڑھا جاوے۔ ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعدہم لننظر کیف تعملون پ ۱۱ اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ ۹ ع ۵

تصحیح: صفحہ ۳۴۳ کالم ۳ کی آخری ایک سطر سے اوپر او رحمت کی جگہ ابن علیہ بیت پڑھین

مقدمہ۔ یکم ستمبر کو جو تقرری جہلم کی ہوئی تھی اس کی تاریخ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ہے

بجالانے کی توفیق عطا کرے جس سے اس رسالت کی تکمیل مین مددملتی رہے جسے خدا نے آسمان سے روانہ کیا ہے اور ایک دوسرے کو مال کے خرچ کرنے پر اور ان سلون اور اخبار دن کی خریداری اور اپنے غریب بھائیون کے نام جاری کرانے پر ترغیب دو تاکہ ان کے اعمال مین سے ہر ایک تم مین سے حصہ دار ہو جاوے کیونکہ حدیث مین ہے کہ جو مومن دوسرے کو نیکی کی ترغیب دیتا ہے تو جو اسکو کرتا ہے وہی ثواب اُس ترغیب دینے والیکو بھی ملتا ہے خدا کے وہ وعدے جو ایسے موقعہ پر اس نے کئے ہین اور جن کو امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ مین بیان کیا ہے بالکل سچے ہین

زبذل مال درراہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اور اسی طرح سے اخبار الحکم کی سرپرستی بھی احمدی احباب پر ضروری ہے کیونکہ الحکم ایک پرانا اخبار اس سلسلہ کے ہونیکی وجہ سے ضرور یہ استحقاق رکھتا ہے کہ احمدی قوم کا ایک فخر ہو کیونکہ سب سے اول خدمت قوم کی اُسی نے کی ہے جو لوگ حضرۃ اقدس کے پاس ابتدائی زمانہ مین آتے اور آپکا کلام سنتے اور ان کے دل ترستے کہ کاش یہ تمام باتین ہمارے گھروںمین اور ہمارے دوسرے بھائیون تک پہنچین انہین کے دلون سے پوچھو کہ جب یہ اخبار نکلا کس طرح ان کی آرزو پوری ہوئی اور ملازمت پیشہ اور دیگر احباب کے لئے جنکو حضرۃ اقدس کی خدمت بابرکت مین حاضر ہونیکا کم موقعہ ملتا تھا یہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی اس لحاظ سے یہ پہلا پرچہ سلسلہ احمدیہ کا اول الخادم ہونیکی وجہ سے قوم کے لئے شکریہ کا مقام ہے اور الحمد للہ کہ اس نے ایک اچھی عمر اس سلسلہ مین پائی ہے اور استحکام حاصل کر لیا ہے

لیکن اب البدر

کی بھی جماعت سے التماس ہے کہ چونکہ اس کی ابتدائی حالت ہے اور بوجہ ارزان ترین پرچہ ہونیکے اسمین ذاتی منفعت کی بہت کم گنجائش ہے اس لئے اس کی کثرۃ اشاعت اور خاص امدادون کی طرف بھی توجہ کی جاوے بابو غلام محمد صاحب جن کی فیاضی کا ذکر ہم نے اسی اخبار مین کیا ہے جس فراخ حوصلگی سے اپنی جماعت کے غریب احمدی بھائیون سے ہمدردی کی ہے اور اس ہمدردی مین ساتھ ہی اس امر کا ثبوت دیدیا ہے کہ البدر واقعی ایک ایسی اخبار ہے جسکی ارزانی کی وجہ سے ایک شخص کسی دوسرے کے نام جاری کرواکر ایک صدقہ جاریہ اپنے لئے قائم کر سکتا ہے اگر اس وقت دو لاکھ سے زیادہ اصحاب مین سے صرف دوسو بھی ایسے حامی نکل آدین جو کہ ایسی ہی مثال قائم کرین تو امید ہے کہ البدر کو انشاء اللہ کافی استحکام ہو جاویگا اور دوسری مشکلات متعلقہ شان بھی رفع ہو جاوین گی مین امید کرتا ہون کہ میرے معزز بھائی کہ جن کے دلومین خوالناس

کی نسبت قومی خدمتون اور قومی ضرورتون کے محسوس کرنے کا مادہ زیادہ ہے اور ہونا چاہئے میرے اس مضمون پر توجہ فرماوین گے اور جن امور کو مین نے پیش کیا ہے ان تمام پر کما حقہ نظر ڈالکر بہ نسبت سابق کے انمین حصہ لینے کے لئے اور زیادہ مستعدی سے طیار ہون گے اور اس امر کی تائید مین اگر کوئی صاحب نامہ نگار مضمون روانہ کرین گے تو وہ خوشی سے درج اخبار کیا جاویگا ۔

محمد افضل

مکتوب حضرۃ مخدومنا حکیم نور دین صاحب

میرے مہربان دوست بھائی الہ داد خان صاحب کلرک نے کچھ مکتوبات اس غرض سے نقل کر کے ارسال کیے ہین کہ ان کو فائدہ عام کی خاطر درج اخبار کیا جاوے انمین سے بعض تو وہ ہین جو کہ خود مولانا موصوف کے قلمی تحریر شدہ ہین اور بعض وہ ہین جو کہ غالباً آپکی ایما سے حکیم فضلدین صاحب کیطرف سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہین چونکہ ان کا درج اخبار ہونا موجودہ اور آئندہ نسلون کے لئے واقعی مفید ہے اس لئے ہدیہ ناظرین ہین

گرامی نامہ حضرۃ حکیم الامتہ بنام حاجی الہ دین صاحب عرائض نویس صدر شاہ پور ۔

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ تم مجھے بے ریب عزیز تھے اور ہو ۔ مین نے تم سے محبت کی اور بہت کی مین نے تمہارے دعائین کین اور وہ اکثر قبول ہوئین الحمد للہ اور انشاء اللہ یقین ہے کہ قیامت مین بھی ان کی قبولیت ظاہر ہوگی ۔ میری محبت ایسے وقت سے شروع ہے جب تم مین شعور و تمیز کا مادہ تھا اور وہ میرے علم اور شعور کے ساتھ بڑھتی رہی میرا تمہارا بچپن تھا مگر اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور اس کی خاص رحمت تھی اور تعجب انگیز کرم تھا کہ میری اور تمہاری درمیان باین جوش محبت اور شدت پیار کے بچپن سے کوئی ایسی حرکت واقع نہ ہوئی جسکو تم یا مین یا ہمارے پرانے دوست خفارت کی نگاہ سے دیکھین ۔ تم خوب یاد کرو کوئی لفظ ۔ کوئی حرکت بد کوئی ناشائستہ ارادہ اور نالائق خواہش میری تمپر کبھی بھی ظاہر ہوئی! ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتین ہین جو ابتدا سے میرے شامل حال ہین ۔ مین ذکر کرون گا کیونکہ یہ نعمت الٰہی کا بیان ہے مین نے جب دعا کی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اور تعجب آتا ہے کہ کس طرح اللہ کریم میرے ساتھ تھا کہ مجھکو ہمیشہ محفوظ رکھا ۔ والا نادان کیا نہیں کر گذرتا ۔ پھر مین نے ہمیشہ ترقی کی ۔ یہان تک کہ حضرۃ امام صادق کی بیعت نصیب ہوئی ۔ اور تم میرے ساتھ مرید ہوئے اب مجھے امید ہوگئی کہ الہ دین جو میرا پیارا دوست ہے ۔ میرا بھائی ہوگیا ۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کریگا لاکن تم نے ٹھوکر کھائی اور قادیان کا آنا تو ترک کر دیا تھا مگر جو چندہ بغرض خدمت وعدہ کیا تھا اُس سے بھی بخل کیا ۔ افسوس افسوس افسوس ۔ کیا تم پر یہ فضل کچھ کم تھا کہ میرا کوئی دنیوی احسان تم پر نہین ہوا ۔ مین نے اب تک ایک کوڑی کا تم سے سلوک نکیا باوجودیکہ مجھ مین دولت کے لحاظ سے بڑی وسعت تھی تم اس بھید کو نہین سمجھے ۔ اسمین الٰہی حکمت تھی اور ہے اگر سوچو ۔ والا ہم بتائین گے بہر حال جس خرچ کا تم کو ڈر تھا شاید اتنا خرچ ان مشکلات مین ہو جاوے اللہ رحم کرے

الہ دین مین راستباز ہون! اور میرا امام بے ریب بالکل راستباز ہے ۔ ہم دنیا پرست نہین ۔ دنیا کے طالب نہین دنیا کے لئے ہم کوشش نہین کرتے ۔ راستبازی پھیلانے کی کوشش کرتے ہین ۔ اسی واسطے کامیاب ہین اور رہین گے ۔ آہ کوئی سمجھے اور تم سمجھو ۔ اب میری صلاح یہ ہے کہ تم سچی توبہ کرو ۔ کھانے پینے ۔ لباس خوراک گھر کے اسباب مین ایسی تدبیر کرو جس مین مال حرام کا کوئی حصہ نہ رہے اور استغفار و دعا اپنا شعار بنالو ۔ اور متواتر بھیجو حضرت امام حضرت نے خطوط لکھو مگر براہ راست ہون میرے ذریعہ سے نہ ہون ۔ مین دعا کرون گا مگر تم نے مجھے بہت ناراض کر دیا ہوا ہے ۔ مین نے ایک خط مین صاف لکھدیا تھا مدت ہوئی کہ تم ضرور یہان آجاؤ ۔ مگر کون سنتا ہے اللہ تعالیٰ تمپر فضل کریگا اور تمہاری مدد کریگا اور میری دعا سنیگا جب مین کرون گا ۔ غور کرو ۔ ہمارا کنبہ کس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پلتا ہے ۔ کیا ہم کسی سے روپیہ لیتے ہین ۔ نہین ۔ مرزا جی کے مریدون مین منشی الہ داد وہان موجود ہے اور حکیم فضلدین بھیرہ مین..... کسی سے پوچھو کیا مین یہان مرزا جی کے مریدون سے کچھ لیتا ہون ۔ نہین ۔ نہین ۔ نہین ۔ اور ہرگز نہین ۔ کیا محمد یوسف تمہاری طرح خوبصورت ہے ۔ اسکی ۔ ہان محمد یوسف کے سر پہ ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھ دینا ۔ اللھم علمہ الکتاب وفقہ فی الدین سات بار ۔ (ترجمہ) اے اللہ اس کو قرآن سکھاؤ اور دین کا سمجھدار بنادے

منشی الہ داد کو السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہونچا دینا

۲ ۔ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء

اسلام اور اس کا بانی ۔ یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ ۔ مترجمہ منشی عبدالعزیز خان صاوق قیمت ۳ ۔ علاوہ محصولڈاک

* یہ حکیم صاحب کے لڑکے کا نام ہے جو ان ایام مین پیدا ہوا تھا ۔

کسر صلیب

(از روئے ایویڈنس ایکٹ (قانون شہادت)

کیا مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا تھا

اس عنوان سے ایک مضمون لنڈن کے ایک اخبار بنام کلیرٹن واقعہ ۲۶ جون میں نکلا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ کیطرف سے مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کو عقل اور سائنس کے خلاف ہونے پر اسی اخبار میں متواتر آرٹیکل نکل چکے ہیں جس پر ارک ڈیکن ولسن نامی عیسائی پادری نے راشڈیل پیرش چرچ میں ایک تقریر کی جسمیں اُنہوں نے مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے پر کچھ شواہد پیش کرکے مسٹر بلاچفورڈ کے دلائل کی تردید کی اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا مسٹر بلاچفورڈ کو آج تک خیال نہیں گزرا کہ ان ۱۸۰۰ سو سال میں کس قدر فلاسفر اور عالم گذرے ہیں جو اس مسئلہ کی صداقت پر مہر لگا گئے ہیں مسٹر بلاچفورڈ میں کونسی ایسی خصوصیت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ ۱۸۰۰ سو برس کی بات کو جھٹلاتے ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ ان کی عقل اور قوائے محدود ہیں کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ غلطی نہیں کرسکتے اور ممکن ہے کہ اس مسئلہ کے بارہ میں غلطی پر ہوں +

ہاں یہ دلائل کچھ وقعت رکھ سکتے تھے۔ اگر یہ کسی معمولی آدمی کا ذکر ہوتا مگر یہاں تو معاملہ اور ہے کیونکہ جب ہم پولوس وغیرہ کی چٹھیاں اور اس کے دوسرے حالات کو پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ایسے کارنامے کئے ہیں کہ عقل انسانی کو وہاں تک رسائی ہی نہیں ہے پس اگر پولوس وغیرہ ایسے کام کرسکتے تھے تو پھر مسیح تو بدرجہ اولیٰ کرسکتا ہے اسی لئے اس کا مردوں سے جی اُٹھنا ایک ناممکن امر نہیں ہے کیونکہ پولوس کی نسبت مسیح سے ایسی ہے جیسی ایک تارہ کو سورج سے ہوتی ہے مسٹر بلاچفورڈ کا سائنس کو پیش کرنا بے سود ہے کیونکہ سائنس میں خود ابھی تک غلطیاں ہیں اور یہ پایہ تکمیل تک ابھی نہیں پہونچی +

پھر اس پر مسٹر بلاچفورڈ نے اس اخبار میں ایک آرٹیکل دیکر ان تمام ثبوتوں اور شہادتوں پر جو کہ پادری صاحب نے پیش کئے قانونی رنگ میں جرح کی ہے اور استعارہ کے طور پر ایک عدالت میں مسیح کے جی اُٹھنے کے مقدمہ کو پیش کرکے ایک وکیل کی زبانی ان تمام شواہد کو پیش کرکے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ جو شہادتیں اور دلائل اس مسئلہ کی صداقت میں پیش کئے جاتے ہیں وہ بالکل بودے اور نکمے ہیں اور ان کے رو سے عیسائیوں کو کبھی ڈگری نہیں حاصل ہوسکتی

اہل یورپ کے ان خیالات اور کارروائیوں کو دیکھکر ہم حیران ہیں کہ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں کیوں یہ پادری لوگ عیسویت کا وعظ کرتے پھرتے ہیں کیا ان کو شرم و حیا نہیں آتی کہ جس بات کو ہم اپنے یورپ کے علماء و فضلاء کو نہیں منوا سکتے اُسے دوسروں کے آگے کیوں پیش کریں اور زیادہ تر تعجب کی بات ہے کہ صرف فلاسفر ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے پادری اور آرچ بشپ وغیرہ بھی اب بائبل اور دوسرے بعید از عقل اعتقادات سے جو کہ مسیحی مذہب کے بڑے لوازم میں سے ہیں کنارہ کش ہوتے جاتے ہیں اور علانیہ اپنی مخالفت کا اظہار کرتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ دجال خود بخود پگھل کر نیست و نابود ہو جاوے گا سو عیسویت کی موجودہ حالت نے اس حدیث کی بلفظہ تصدیق کرکے آنحضرت صلعم اور اسلام کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔

مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح خدا تھا وہ مردوں سے جی اُٹھا اور آسمان پر چلا گیا تو عیسویت کا ستون بہ حیثیت ایک مذہب ہونے کے یا تو قائم رہیگا اور یا گر کر پاش پاش ہو جاوے گا قابل غور امر یہ ہے کہ کیا بنیادی اصول عیسویت کے سچے ہیں یا نہیں اس کے بعد انہوں نے پادری صاحب کی پوری تقریر کو جس کا خلاصہ ہم نے اوپر دیدیا ہے نقل کرکے اس کی تردید کی ہے جس کو ... ہم ذیل میں درج کرتے ہیں +

مسٹر بلاچفورڈ تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ناظرین کے ملحوظ خاطر یہ بات رہنی چاہئے کہ آرکڈیکن نے کوئی دلیل مسیح کے جی اُٹھنے پر نہیں دی ہے ٹال مٹول کرکے دامن چھوڑانا چاہا ہے شہادۃ کے جس طریق پر انہوں نے زور دیا ہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا کوئی قانون یا کوئی عدالت اُسے قبول بھی کرسکتی ہے یا نہیں +

سب سے پہلے یہ سوال ہے کہ وہ کونسی بات ہے جس کے ثبوت کے لئے ہمیں شہادۃ کی ضرورۃ ہے وہ ایک عجیب معجزہ ہے جس پر کروڑہا مخلوق کے مذہب کا دار و مدار ہے اور وہ یہ ہے کہ قریباً دو ہزار برس گذرے کہ خدا انسان بنکر اس دنیا میں آیا اور یسوع مسیح کے نام سے مشہور ہوا۔ صلیب دیا گیا اور اُسی پر مر گیا قبر میں دفن ہوا اور تیسرے دن پھر جی اُٹھا اور اپنے مزار کو چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھا۔ اب چونکہ یہ بات بذات خود ایک معجزہ اور بڑا اہم مسئلہ ہے اس لئے اس کے ثبوۃ کی شہادۃ بھی ویسی ہی مضبوط اور متین ہونی چاہئے اور ہمیں اس ثبوۃ کی شہادۃ کی مضبوطی کی خصوصیت سے اس لئے زیادہ ضرورۃ ہے کہ جو واقعہ آج وقوع میں آوے تو اس کے ثبوت کی نسبت اس واقعہ کے لئے زیادہ مضبوط ثبوۃ اور شہادۃ درکار ہوتی ہے جو کہ آج سے کئی ہزار برس پہلے وقوع میں آیا ہوا ہو جیسا کہ مسیح کے جی اُٹھنے کا واقعہ ہے جسکو ۱۹۰۳ برس گذر چکے ہیں پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہے کہ جو بات ہر روز تجربہ اور مشاہدہ میں آتی رہی تو اس کی نسبت اس بات کے ثبوت کی زیادہ ضرورۃ ہوگی جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہو جیسا کہ خدا کا اوتار بننا۔ انسان میں حلول کرنا۔ مرکر جی اُٹھنا یہ ایسی باتیں ہیں جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہیں پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس کے سچے یا جھوٹے ہونے کا اثر کسی پر نہ پڑتا ہو بلکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر کروڑہا آدمیوں کی ڈھارس بندھی ہوئی ہے اور انجام کار اس لئے بھی ہمیں اس کے متعلق ایک بڑے مستحکم اور متین ثبوت کی ضرورۃ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اس مسئلہ کے قائم کرنے والوں کو اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل مطلوب تھی اور یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا کہ اگر ان کے حق میں فیصلہ ہوتا یا نہ ہوتا تو ان کے اغراض پر اس کا اثر نہ پڑتا +

(باقی دارد)

نظم دلچسپ

خطاب بمغوی احباب

آئی بلا بغیر ہلاکت نہ ٹل سکے — ظالم اجل کے پنجہ سے کیونکر نکل سکے
مہلت ہے کچھ دنوں کی جو بھرتا ہے سنگدل — وہ منتظر یہاں پہ ہیں کہ کب تو چل سکے
دست اجل نہ چھوڑیگا او سنگدل تجھے — وہ اُس کا ہاتھ ہے کہ جو دم میں مسل سکے
آنکھیں کھلیں گی جبکہ قضا نے دبا لیا — ٹھہرے نہ اُس کے آگے نہ کوئی مچل سکے
بہتوں کو تعر کفر میں تو نے گرا دیا — نیچے وہ یوں گرے کہ نہ پھر کر سنبھل سکے
لرزاں ہیں ہاتھ غصہ سے سوزاں ہے دل ترا — قاتل سنبھال ہاتھ کہ خنجر سنبھل سکے
تو نے تو کیں بہت ہی جفا کاریاں مگر — افسوس تیرے دل کے نہ ارماں نکل سکے
ہوشیار ہو کہ آہ دل زار بے گناہ — لاتی ہے وہ بلا جو آکر نہ ٹل سکے
پتھر ہوں تیری راہ میں جنبش نہیں جسے — ٹکرائے گو پہاڑ نہ ہرگز پھسل سکے
راحت ہماری دلکو ہے کڑھنا تجھے نصیب — ہے کون وہ جو تیری یہ قسمت بدل سکے
خوف خدا نہیں ترے سینہ میں اے عدو — وہ دل نہیں جو خوف خدا سے پگھل سکے
بہتوں کو تو نے کر دیا ہم سے جدا رقیب — ہم تو ملاتے ہیں جو کوئی ہم سے مل سکے
ہاں ہاں مگر نہیں ہمیں کچھ احتیاج غیر — ہے حق سے ربط دل جو بلا دل سے دل سکے
ہنگام ابتلا میں بہت ہی صبور ہم — بے حق ہے کون جو ہمیں دشمن کچل سکے
ثابت قدم ہیں فضل خدا سے ہیں مستقل — وہ دل نہیں جو فکر سے ہو مضمحل سکے
ہیں رزمگاہ صدق میں وہ حربہ زن جری — آتا نظر نہیں جو مقابل نکل سکے
ہیں جب سے آستانہ مہدی پہ سرنگوں — وہ کونسی گرہ ہے جو مجھ سے نہ کھل سکے
عاشق ہوں شیفتہ ہوں ادائے حبیب کا — وہ دل نہیں جو بے رخ جاناں بہل سکے

پروانہ ہوں میں شمع جمال مسیح کا
عاشق وہی ہے مثل مبارک جو جل سکے

ایڈیٹر ضمیمہ شحنۂ ہند اور اس کے نامہ نگاروں کی افتراپردازی کی قلعی کا کھلنا

اس سے پیشتر ہم نے ایک مراسلہ جناب صادق حسین صاحب مختار عدالت و ایڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار اظہار الحق اٹاوہ کا البدر جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ پر شائع کیا تھا جسمیں لکھا تھا کہ جن دو بیعت کنندگان کی نسبت ضمیمہ شحنۂ ہند کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اخبارون مین ان کے نام مبائعین مین شائع ہوئے ہین حالانکہ یہ لوگ بیعت سے انکاری ہین اور زبردستی انکے نام بیعت والون مین درج کر رکھے ہین نامہ نگار شحنہ ہند کی افتراپردازی ہے چنانچہ اپنی کلام کی تائید مین میر صادق حسین صاحب نے ان لوگون کے بیانات بھی قلم بند کرائے تھے جس سے بپایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ انھون نے ضرور بیعت کی۔ ناظرین کی اطلاع اور شحنہ ہند کے قلعی کھولنے کے لئے ہم ان بیانات کو ذیل مین درج کرتے ہین ۔

بیان مولا بخش حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی ۔

مین نے خود مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر اپنی مریدی کا خط بھجوایا تھا یعنی میرزا صاحب کے پاس قادیان خط بھجوایا تھا اور مین اس وقت تک مرزا صاحب کا مرید ہون ضمیمہ شحنۂ ہند مطبوعہ ۱۱ جون سنہ ۰۳ء مین میرے نام سے جو کچھ کسی شخص نے چھپوایا ہے وہ بالکل جھوٹ ہے ۔ ۱۹ جون سنہ ۰۳ء

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی صاحب منصف مرحوم اٹاوہ

گواہ شد ۔ گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالب علم اٹاوہ۔ محمد اسمٰعیل پہلوان

میان کلو حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی

مین نے اپنی خوشی سے مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر خط بھجوایا تھا یعنی مولوی صاحب مذکور سے لکھواکر مرزا صاحب کے پاس قادیان بھجوایا تھا اب مین مرید نہین ہون ضمیمہ شحنہ ہند ۔

مورخہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۳ء مین جو یہ چھپا ہے کہ مین نے بیعت مرزا صاحب سے نہین کی یہ بالکل جھوٹ ہے اور نہ مین نے کوئی خط ایڈیٹر شحنہ ہند کے پاس بھجوایا ہے ۔

مورخہ ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۳ء

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی منصف مرحوم سکنہ اٹاوہ ۔ گواہ شد گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالب العلم اٹاوہ ۔ محمد اسمٰعیل پہلوان

فہرست کتب مصنفہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ردیف وار بقید تاریخ

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ترتیب تصانیف کو محفوظ رکھنے کی غرض سے ہم ذیل کی فہرست شائع کرتے ہین جسمین حتی الوسع بڑی کوشش سے تمام کتب کو جمع کر کے ان کے مہینے اور سنہ اشاعت تلاش کئے گئے ہین لیکن اگر تاہم کوئی غلطی ہو تو اطلاع ملجانے پر اس کی تصحیح شائع کر دیجاوے گی ۔

نمبر شمار	نام کتاب	سنہ	تاریخ طبع
۱	براہین احمدیہ جلد نمبر اول ۲ و ۳ و ۴	سنہ ۱۸۸۰ء	
۲	سرمہ چشم آریہ	سنہ ۱۸۸۶ء	
۳	شحنۂ حق	۱۴ اپریل سنہ ۱۸۸۷ء	۱۴ اپریل
۴	فتح اسلام	سنہ ۱۸۹۱ء	
۵	توضیح مرام	سنہ ۱۸۹۱ء	
۶	ازالہ اوہام نمبر اول نمبر ۲	سنہ ۱۸۹۱ء	
۷	فیصلہ آسمانی	۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء	۱۱ جنوری
۸	نشان آسمانی	سنہ ۱۸۹۲ء	
۹	آئینہ کمالات اسلام	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۰	برکات الدعا	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۱	جنگ مقدس	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۲	تحفۂ بغداد	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۳	شہادۃ القرآن	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۴	حمامۃ البشریٰ	سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۵	نور الحق ہر دو حصہ	مئی سنہ ۱۸۹۴ء	مئی
۱۶	اتمام الحجۃ	سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۷	کرامات الصادقین	سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۸	سر الخلافہ	″	
۱۹	انوار الاسلام	″	
۲۰	نور القرآن نمبر ۱	″	
۲۱	نور القرآن نمبر ۲	سنہ ۱۸۹۵ء	
۲۲	ضیاء الحق	″	
۲۳	آریہ دھرم	″	
۲۴	انجام آتھم معہ ضمیمہ	سنہ ۱۸۹۶ء	
۲۵	جلسہ اعظم مذاہب	″	
۲۶	کتاب البریہ	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	مئی
۲۷	استفتا	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	تاریخ طبع
۲۸	تحفۂ قیصریہ	″	مئی
۲۹	جلسہ احباب بتقریب جشن جوبلی	″ سنہ ۱۸۹۷ء	″
۳۰	سراج منیر	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	″
۳۱	حجۃ اللہ	۲۶ مئی سنہ ۱۸۹۷ء	″
۳۲	سراج الدین عیسائی کے	جون	جولائی
۳۳	چار سوالوں کا جواب	سنہ ۱۸۹۷ء	
۳۴	محمود کی آمین	سنہ ۱۸۹۷ء جون	
۳۵	ضرورۃ الامام	سنہ ۱۸۹۸ء	ستمبر
۳۶	راز حقیقت	سنہ ۱۸۹۸ء	نومبر
۳۷	کشف الغطا	سنہ ۱۸۹۸ء	دسمبر
۳۸	ایام الصلح	سنہ ۱۸۹۹ء	جنوری
۳۹	حقیقۃ المہدی	سنہ ۱۸۹۹ء	فروری
۴۰	ستارۂ قیصریہ	سنہ ۱۸۹۹ء	اگست
۴۱	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	سنہ ۱۹۰۰ء	مئی
۴۲	اربعین نمبر اول	سنہ ۱۹۰۰ء	جولائی
۴۳	اربعین نمبر دوم	سنہ ۱۹۰۰ء	ستمبر
۴۴	اربعین نمبر ۳ و ۴	سنہ ۱۹۰۰ء	دسمبر
۴۵	اعجاز المسیح	سنہ ۱۹۰۱ء	فروری
۴۶	بشیر احمد شریف احمد مبارکہ کی		
۴۷	آمین	سنہ ۱۹۰۱ء	۲۷ نومبر
۴۸	دافع البلاء	سنہ ۱۹۰۲ء	اپریل
۴۹	الہدیٰ	سنہ ۱۹۰۲ء	جون
۵۰	تحفۂ گولڑویہ	سنہ ۱۹۰۲ء	ستمبر
۵۱	تحفۃ الندوہ	سنہ ۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۲	تحفۂ غزنویہ	سنہ ۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۳	خطبہ الہامیہ	سنہ ۱۹۰۲ء	
۵۴	تریاق القلوب	سنہ ۱۹۰۲ء	
۵۵	کشتی نوح	سنہ ۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۶	اعجاز احمدی	سنہ ۱۹۰۲ء	نومبر
۵۷	مواہب الرحمٰن	سنہ ۱۹۰۳ء	جنوری
۵۸	نسیم دعوت	سنہ ۱۹۰۳ء	فروری
۵۹	سناتن دھرم	سنہ ۱۹۰۳ء	مارچ

جن صاحبوں کی طرف قیمت اخبار سنہ ۱۹۰۲ء اور سنہ ۱۹۰۳ء بقایا ہے وہ بہت قیمت مطلوبہ ارسال فرما کر کارخانہ کو ممنون فرما دین

خدا کی پاک ہاتھونکی بنائی ہوئی احمدی جماعتہ مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۳۰۷	چہجہڑ صاحب	اکبری منڈی	لاہور
۱۳۰۸	سید قائم شاہ صاحب	پنڈی چری	منٹگمری
۱۳۰۹	سمیر صاحب	″	″
۱۳۱۰	فضلدین صاحب	سندہالوالیہ	سیالکوٹ
۱۳۱۱	اہلیہ حکیم محمد قاسم صاحب کلارک	لالموسیٰ	
۱۳۱۲	ہمشیرہ حکیم محمد قاسم		
۱۳۱۳	الہ داد صاحب	ماجرہ	گجرات
۱۳۱۴	احمد صاحب	″	″
۱۳۱۵	الہ دتا صاحب	″	″
۱۳۱۶	غنی خان کمپونڈر	گڑہ شنکر	ہوشیارپور
۱۳۱۷	اہلیہ غنی خان	″	″
۱۳۱۸	ہمشیرہ بشارت علی صاحب	سٹروعہ	″
۱۳۱۹	مہر دین گرداورنہر	بازداروالہ	ملتان
۱۳۲۰	مولا بخش صاحب	کریام	جالندھر
۱۳۲۱	عبدالغنی صاحب		″
۱۳۲۲	والدہ صاحبہ مولا بخش صاحب	″	″
۱۳۲۳	ہمشیرہ غلام احمد صاحب	″	″
۱۳۲۴	اہلیہ غلام احمد صاحب	″	″
۱۳۲۵	اہلیہ طفیل محمد صاحب	″	″
۱۳۲۶	اہلیہ محمد علی صاحب	″	″
۱۳۲۷	ہمشیرہ مہر خان صاحب	″	″
۱۳۲۸	والدہ غلام احمد صاحب		″
۱۳۲۹	میان لکھا صاحب	لنگوری	″
۱۳۳۰	میان گام صاحب	″	″
۱۳۳۱	نبیا صاحب	″	″
۱۳۳۲	کیہان صاحب	″	″
۱۳۳۳	نظام الدین صاحب	″	″
۱۳۳۴	نواب خان	″	″
۱۳۳۵	عبداللہ صاحب	لودیانہ	لودیانہ
۱۳۳۶	جھنڈا خان	بنگہ	جالندھر
۱۳۳۷	عمردین صاحب	″	″
۱۳۳۸	برکت علی		″
۱۳۳۹	سید احمد	″	″
[illegible]	کرم [illegible] صاحب	کلاس والہ	
۱۳۴۱	محمد اسماعیل صاحب	″	سیالکوٹ

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۳۴۲	صدیق محمد صاحب	کلاس والہ	سیالکوٹ
۱۳۴۳	عالم بی بی صاحبہ	″	″
۱۳۴۴	راجن بی بی ہمشیرہ کرم الہی	″	″
۱۳۴۵	کرم بی بی	″	″
۱۳۴۶	میان محمد صادق صاحب	اروپ	گوجرانوالہ
۱۳۴۷	حبیب اللہ خان	اسلام آباد	کشمیر
۱۳۴۸	دوست محمد خان	″	″
۱۳۴۹	عبداللہ خان	″	″
۱۳۵۰	مسلم علی خان	″	″
۱۳۵۱	شبیر علی خان	″	″
۱۳۵۲	حبیب خان	″	″
۱۳۵۳	محمد یار خان	″	″
۱۳۵۴	محمد زمان خان	″	″
۱۳۵۵	سکندر مہر	برازلو	″
۱۳۵۶	زینب بی بی	″	
۱۳۵۷	مبارک علی صاحب	کٹک	صالح پور
۱۳۵۸	گجن صاحب	دوگھوی گھمنہ	سیالکوٹ
۱۳۵۹	غلام قادر عرف بوٹا خان	لنڈا بازار	لاہور
۱۳۶۰	محمد اشرف حیکئی بی-اے	بارودخانہ	″
۱۳۶۱	حکیم امام الدین	شکرن	گورداسپورہ
۱۳۶۲	مبارک بی بی	ڈھولن	سیالکوٹ
۱۳۶۳	محمد یار صاحب	قلعہ دار	گجرات
۱۳۶۴	فتح محمد صاحب	باغانوالہ	جہلم
۱۳۶۵	محمد علی صاحب	شروعہ	ہوشیارپور
۱۳۶۶	عبداللہ امام مسجد	بھینی	لاہور
۱۳۶۷	محمد سعید صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۱۳۶۸	الہ بخش صاحب	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان
۱۳۶۹	اہلیہ خواجہ حافظ محمد دین	بہونگر	گولکنڈا علاقہ نظام
۱۳۷۰	محمد سعید صاحب	مہن ٹھیکرائی	سیالکوٹ
۱۳۷۱	نواب خان سپاہی	بکوکو	ابر بر بہا
۱۳۷۲	بہادر دین صاحب	چمکنی پشاور	پشاور
۱۳۷۳	عبداللہ صاحب	دربہوڑ پال	کپورتھلہ
۱۳۷۴	نظام الدین	کھیرالوالی	″
۱۳۷۵	قادر بخش	کہیسر	لاہور
۱۳۷۶	عبدالعزیز	زین والہ	″
۱۳۷۷	سید بہادر شاہ	حضور	″
۱۳۷۸	غلام محمد پٹواری	[illegible]	فیروزپور
۱۳۷۹	عبدالواحد	″	″
۱۳۸۰	محمد ابراہیم معہ اہلیہ و بہاگاں	گوبہ پور	سیالکوٹ
۱۳۸۱	عبدالغنی خان محرر	بنالہ	ریاست بنالہ

۱۳۸۲ عمردین صاحب ٹونگہ گجرات

تفسیر القرآن بالقرآن - یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب - بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نوردین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے کہ - نہایت عمدہ - شیرین بیان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین - دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نوردین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے ب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہوچکی ہے خریداران البدر و الحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۱/ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے قیمت بلا جلد ۲/ معہ جلد ۳/ قیمت پارہ عم قیمت پارہ الم ۲/ المشتہر خاکسار فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب

کتاب سلاسل التعلیم مصنفہ عبدالمحی عرب معہ تصویر پہلا نمبر شائع ہوگیا ہے

درخواستین بنام حکیم فضلدین آنی چاہئین قیمت ۲/ محصولڈاک ۱/

اسم اعظم - حضرۃ اقدس کی الہامی دعا مشکلات کے حل کی کلید اسباب پرستی کا علاج قیمت ۱/ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے طلب کرو+

حضرۃ مسیح الزمان ؑ کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جسمین عکسی طور پر ہی آپکا اسم مبارک بھی لکھا ہے علاوہ محصولڈاک ۲/ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے+

بغیر دوا کے علاج کا طریق یعنی کتاب طب روحانی جسمین بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی مرحوم لودیانوی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے منگواؤ+

صیانتہ الناس - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱/

اعجاز اسمعیلی

ہم نے اس کتاب مین اسبات کو ثابت کیا ہے کہ بی بی ہاجرہ حضرۃ سارہ کی قریبی رشتہ دار تہین مصری لونڈی ہونیکی آپ پر تہمت لگائی گئی تھی جسکی سزا مین چارسو برس تک بنی اسرائیل مصری غلامی کے دردناک عذاب مین گرفتار رہے نیز اسمین مخالفین اسلام کے اُن اعتراضونکے دندان شکن جواب ہین جو حضرۃ اسمعیل اور رسول مقبول صلعم [illegible] ہین اور حضرۃ ابراہیم اور حضرۃ اسمعیل حضرۃ اسحق حضرۃ سائرہ اور حضرۃ ہاجرہ کی سچے حالات ہین قیمت امید ہے کہ ۸/ ہوگی ۲۰۰ درخواستین آنیپر چھاپنی شروع ہوگی تمام

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

نمبر ۳۴ | قادیان دارالامان ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۱ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

رویا

۲۴ - اگست ۱۹۰۳ء کو حضرۃ اقدس نے ایک رویا بوقت عصر سنایا مگر غلطی سے درج اخبار ہونے سے رہ گیا اس لئے اب درج کیا جاتا ہے -

فرمایا - کہ مین نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے وہ اس پر حملہ کرتی ہے بار بار ہٹانے سے باز نہین آتی تو آخر مین نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے - پھر بھی باز نہ آئی تو مین نے اُسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہہ زمین سے رگڑنا شروع کیا بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اُٹھاتی جاتی تھی تو آخر مین نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دیدین +

۲۹ و ۳۰ - اگست ۱۹۰۳ء

کو کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہین ہوا -

۳۱ - اگست ۱۹۰۳ء

مسلمانون کے ادبار کا باعث

اہل اسلام کے ادبار اور ان کے تنزل کا ذکر ہوا فرمایا کہ اس کا باعث خود ان کی شامت اعمال ہے کیونکہ زمین پر کچھ نہین ہوتا جبکہ اول آسمان پر نہ ہولے - اکثر لوگ حکام کی سختی اور ظلم کی شکایت کیا کرتے ہین لیکن اگر یہ لوگ خود ظالم نہ ہون تو خدا ان پر کبھی ظالم حاکم مسلط نکرے زمانہ کی حالت کا اندازہ اسی سے کر لو کہ ہم ہزارون روپیہ دینے کو طیار ہین کہ کوئی جماعت آکر یہان رہے - ہم انکی مہمان نوازی کرین اور حتی الوسع ہر ایک قسم کا آرام دلوین اور وہ شرافت سے اپنے شکوک و شبہات پیش کرین اور قرآن اور احادیث صحیحہ سے ہماری باتین سنین اور پھر سمجہین اور غور کرین کہ جو کچھ عقیدہ اسلام کے متعلق انہون نے اختیار کیا ہوا ہے اس سے کس قدر فساد اور ہتک اسلام کی اور آنحضرت صلعم کی لازم آتی ہے اور عیسائیون کو کس قدر مدد ملتی ہے مگر ان لوگون کو پرواہ نہین ہے گھر بیٹھے ہی دو دو پیسہ کی کتابین بنا کر جو کچھ جھوٹ اور افترا چاہتے ہین لکھدیتے ہین (جب مذہب کے بارہ مین اس قدر بے پرواہی ہو تو کیون انپر ادبار نہ آوے)

اللہ پر ایمان لانے کے معنے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ قرآن شریف مین جو یہ لکھا ہے کہ خواہ کوئی یہودی ہو خواہ صابی ہو - خواہ کوئی نصرانی ہو تو جو کوئی اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لاوے تو اُسے حزن نہوگا تو اس صورۃ مین اکثر ہندو لوگ بھی اسبات کے مستحق ہین کہ وہ نجات پاوین کیونکہ وہ رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہین اگرچہ عمل نہین کرتے اور ان کی تعظیم کرتے ہین +

فرمایا اللہ پر ایمان لانے کے معنے آپ نے کیا سمجھے ہوئے ہین کیا اس کے یہ معنے ہین کہ جو عیسیٰ پر ایمان لاوے وہی اللہ پر ایمان لانے والا ہے - اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہین کہ اسے اُن تمام صفات سے موصوف مانا جاوے جنکا ذکر قرآن شریف مین ہے مثلاً رب - رحمن - رحیم - تمام محامد والا - رسولون کا بھیجنے والا - آنحضرۃ صلعم کو بھیجنے والا اب آپ ہی بتلادین کہ قرآن شریف مین لفظ اللہ کے یہ معنے ہین کہ نہین پھر جو شخص آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین مانتا - قرآن کو نہین مانتا تو اس نے کیا اس اللہ کو مانا جسے قرآن نے پیش کیا ہے -

جیسے گلاب کے پھول سے خوشبو دور کردیجاوے تو پھر وہ گلاب کا پھول پھول نہین رہتا اور اسے پھینکدیتے ہین پس اسیطرح اللہ کو ماننے والا وہی ہوگا جو اسے اُن صفات کے ساتھ مانے جو قرآن نے بیان کئے ہین +

سائل - لیکن بعض ہندو آنحضرۃ صلعم کی رسالت کا اقرار کرتے ہین اگرچہ برائے نام ہندو ہین اور عمل بھی ہندوون والے تو یہان چونکہ لفظ ایمان کا ہے کہ جو ایمان لاوے تو پھر وہ مستحق ہین کہ نہین کہ اُن پر خوف اور حزن نہ ہو -

www.aaiil.org

فرمایا کہ اقرار اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ انسان اس پر عمل بھی کرے۔ اگر انسان نماز روزہ وغیرہ کا اقرار تو کرتا ہے مگر فعل ایکدن بھی بجا نہیں لاتا تو اس کا نام اقرار نہ ہوگا۔ اگر آپکے ساتھ ایک شخص کوئی اقرار کرے کہ مین یہ کرونگا وہ کرونگا لیکن عملی طور پر ایک بھی پورا نکرے تو کیا تم اس کے اقرار کو اقرار کہوگے؟

عذاب کی فلاسفی

سائل۔ چونکہ اسکا اقرار زبان سے تو ہے اس لئے عذاب مین تو ضرور اُسے رعایت چاہئے

فرمایا۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ دنیا مین جو عذاب ملتے ہین وہ ہمیشہ شوخیون اور شرارتون سے ملتے ہین انبیاؤن اور ماموربن کے جسقدر منکر گذرے ہین ان پر عذاب اُسی وقت نازل ہوا جبکہ ان کی شرارت اور شوخی حد سے تجاوز کر گئی۔ اگر وہ لوگ حد سے تجاوز نکرتے تو اصل گھر عذاب کا آخرت ہے ورنہ اس طرح سے دیکھ لو کہ ہزارون کافر ہین جو کہ اپنے کاروبار کرتے ہین اور پھر کفر پر ہی مرتے ہین مگر دنیا مین کوئی عذاب ان کو نہیں ملتا اس کی وجہ یہی ہے کہ مامورمن اللہ کے مقابلے پر آکر شوخی اور شرارت مین حد سے نہین بڑھتے مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ آخرۃ مین بھی اُن کو عذاب نہ ہوگا۔ دنیاوی عذاب کے لئے ضروری ہے کہ انسان تکذیب رسل استہزا اور ٹھٹھے مین اور ایذا مین حد سے بڑھے اور خدا کی نظر مین ان کا فساد فسق اور ظلم اور آزار نہایت درجہ پر پہونچ گیا ہو اگر ایک کافر مسکین صورت رہیگا اور اس کو خوف دامنگیر ہوگا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لائق ہے مگر عذاب دنیوی اُس پر نازل نہ ہوگا۔

اگر کفار مکہ چپ چاپ اور اخلاق سے آنحضرۃ صلعم کے پیش آتے تو یہ عذاب اُن کو جو ملا ہرگز نہ ملتا ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرناہا تدمیرا۔ کہ جب کسی بستی کے ہلاک کرنے کا ارادہ الٰہی ہوتا ہے تو اُس وقت ضرور وہان کے لوگ بدکاریون مین حد اعتدال سے نکل جاتے ہین پھر ایک اور جگہ ہے۔ وماکنا مہلکی القریٰ الا واہلہا ظالمون۔ جس سے ثابت ہے کہ کوئی بستی نہین ہلاک ہوئی مگر اس حالت مین کہ جب اس کے اہل ظلم پر کمر بستہ ہون۔ فسق کے معنے حد سے تجاوز کرنے ہین۔

اب دیکھو ہزارون ہندو ہین مگر مانتے نہین انکار کرتے ہین پھر کیا وجہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر لیکھرام کے پیٹ مین چھری چلی اس کی وجہ اس کی زبان تھی کہ جب اُس نے اُسے بے باکانہ کھولا اور آنحضرۃ صلعم کو سب و شتم کر نے مین حد سے بڑھ گیا اور ایک مد بالمقابل بنکر خود نشان طلب کیا تو وہی اس کی زبان چھری بنکر اس کی جان کی دشمن ہو گئی۔ غرضیکہ اصل گھر عذاب کا آخرت ہے اور دنیا مین عذاب شوخی۔ شرارت مین حد سے تجاوز کرنے سے آتا ہے ہندوؤن مین بھی یہ بات مشہور ہے کہ پرمیشر اور عت کا بیر (دشمنی ہی عت کے معنے حد درجہ تک ایک بات کو پہونچا دینا (عت کا لفظ عربی ہے جیسے قرآن شریف مین عتو ہے)

تفاوت طبقات عذاب

مین اس بات کا قائل نہین ہون کہ عذاب یکسان سب کو ہو کفر سب ایک جیسے نہین ہوتے تو عذاب کیسے ایک جیسا سب کو ہو بعض کافر ایسے ہین کہ ایسے پہاڑون مین رہتے ہین کہ وہان اب تک رسالت کی خبر نہین اسلام کی خبر نہین تو ان کا کفر ابوجہل والا کفر تو نہ ہوگا جس حال مین ایک نہایت درجے کا شریر اور مکذب باوجود علم کے پھر انکار کرتا ہے تو اس کے عذاب اور دوسرے کے عذاب مین جو اس قدر شرارت نہین کرتے ضرور فرق ہونا چاہئے۔ لیکن ان طبقات عذاب کی کہ (یہ کسقدر ہین اور کس طرح سے ان کی تقسیم ہے) اس کی ہمین خبر نہین اس کا علم خدا کو ہے ہان چونکہ خدا پر ظلم منسوب نہین ہو سکتا اس لئے طبقات کا ہونا ضروری ہے +

آئمہ دین کی کوششون کی قدر دانی

احادیث کی نسبت ذکر ہوا اس پر حضرۃ اقدس نے اپنا مذہب بتلایا جو کہ اکثر دفعہ شائع ہو چکا ہے کہ سب سے مقدم قرآن ہے اس کے بعد سنت اس کے بعد حدیث۔ اور حدیث کی نسبت فرمایا کہ اگر ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن کے معارض نہ ہو تو اس پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ جس حال مین وہ آنحضرۃ صلعم کی طرف منسوب کیجاتی ہے تو یہ ادب اور محبت کا تقاضا ہونا چاہیے کہ اُس پر عمل در آمد ہو اور ہمارا یہ مدعا ہرگز نہین کہ آئمہ دین کی ان کوششون کو جو محض دین کے لئے اُنہون نے کین ضائع کر دیوین ہم صرف یہ چاہتے ہین کہ جس حال مین کوئی بات ان کی یا کوئی حدیث ہی باوجود تاویلات کے بھی قرآن شریف سے مطابقت نہ کھاوے تو پھر قرآن کو مقدم رکھکر اُسے ترک کر دیا جاوے کیونکہ جب ضدین جمع ہونگی تو ایک کو تو ضرور ترک کرنا پڑیگا اس صورت مین تم قرآن کو ترک مت کرو اور اس کے غیر کو ترک کردو۔ مثلاً ایک مسئلہ وفات مسیح کا ہی ہے جس حال مین قرآن شریف سے وفات ثابت ہے تو اب ہم اُس دوسری حدیث کو جو اُس کے مخالف ہو یا کسی کے قول کو کیون مانین آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب مین دو باتین خدا تعالیٰ نے بیان کی ہین ایک تو مسیح کی وفات دوسرے اُس کے دنیا مین آنے کی نفی کی ہے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پیشتر دنیا مین دوبارہ آچکا ہے تو اس کا کنت انت الرقیب کہنا غلط ہے اس صورت مین یا تو مسیح ع جھوٹے ہونگے یا نعوذ باللہ جھوٹ کا الزام خدا پر آوے گا تو ایسی صورتین ہم قرآن کو مقدم رکھین گے جس نے وفات کو بڑے بین طور پر ثابت کر دیا ہے +

عورتون کا جمعہ پڑھنا

ایک صاحب نے عورتون پر جمعہ کی فرضیت کا سوال کیا حضرت اقدس نے فرمایا کہ اُس مین تامل کو دیکھ لیا جاوے اور جو امر سنت اور حدیث سے ثابت ہے اُس سے زیادہ ہم اس کی تفسیر کیا کر سکتے ہین آنحضرۃ صلعم نے عورتون کو جب مستثنے کر دیا ہے تو پھر یہ حکم صرف مردون کے لئے ہی رہا +

احتیاطی نماز

اہل اسلام مین سے بعض ایسے بھولے بھالے بھی ہین کہ جمعہ کے دن ایک تو جمعہ کی نماز پڑھتے ہین پھر اسکے بعد اس احتیاط سے کہ شاید جمعہ ادا نہ ہوا ہو ظہر کی نماز بھی پوری ادا کرتے ہین اس کا نام اُنہون نے احتیاطی رکھا ہے اس کے ذکر پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ غلطی ہے اور اسطرح سے کوئی نماز بھی نہین ہوتی کیونکہ نیت مین اس امر کا یقین ہونا ضروری ہے کہ مین فلان نماز ادا کرتا ہون اور جب نیت مین شک ہوا تو پھر وہ نماز کیا ہوئی

یکم ستمبر ۱۹۰۳ء

کل نمازین آپ نے باجماعت ادا کین۔

دربار شام

الہام

فرمایا کہ آج خواب مین ایک فقرہ منہ سے یہ نکلا نیز مین man mana aim اس کے بعد مولانا مولوی محمد احسن صاحب نے عرض کی کہ آج مجھے رویا مین ایک شخص نے بڑے زور سے یہ کہا کہ کہو قل خاب الخاسر۔ قل خاب السارق +

خدا شناسی

فرمایا کہ خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کی کلام کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے ملاحظہ مخلوقات سے انسان کو یہ معرفت حاصل نہین ہو سکتی اس سے صرف ضرورت ثابت ہوتی ہے پس ایک شے کی نسبت ضرورت کا ثابت ہونا اور امر ہے اور واقعی طور پر اس کا موجود ہونا اور امر ہے یہی وجہ ہے کہ حکماء متقدمین سے جو لوگ محض قیاسی دلائل کے پابند رہے ہین اور ان کی نظر صرف مخلوقات پر رہی انہون نے اس مین بہت بڑی بڑی غلطیان کی ہین اور کامل یقین ان کو جو ہستی کے مرتبہ تک پہونچاتا ہے نصیب نہ ہوا یہ صرف خدا کا کلام ہے جو یقین کے اعلیٰ مراتب تک پہونچاتا ہے۔

خدا کا کلام تو ایک طور سے خدا کا دیدار ہے اور یہ شعر اس پر خوب صادق آتا ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد + بسا کین دولت از گفتار خیزد

خدا تعالیٰ قادر ہے کہ جس شے مین چاہے طاقت بھر دیوے پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار مین بھر دی ہے۔ انبیاء نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانین دیدی ہین۔ کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کر سکتا ہے

اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان مین قدم رکھکر پھر پیچھے نہین ہٹا اور نہ کوئی نبی کبھی بے وفا ہوا ہے۔ جنگ احد کے واقعہ کی نسبت لوگون نے تاویلین کین ہین مگر اصل بات یہ ہی کہ خدا کی اس وقت جلالی تجلی تھی اور سوائے آنحضرۃ صلعم کے اور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی اس لئے آپ وہان ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اُکھڑ گیا۔ آنحضرۃ صلعم کی زندگی مین جیسے اس صدق وصفا کی نظیر نہین ملتی جو آپ کو خدا سے تھا ایسا ہی ان الہی تائیدات کی نظیر بھی کہین نہین ملتی جو آپکے شامل حال ہین مثلاً آپکی بعثت اور رحلت کا وقت ہی دیکھ لو (اس مضمون پر اکثر آرٹیکل البدر مین نکل چکے ہین)

مسیح کا آسمان پر جانا ایک بے فائدہ امر ہے

بار بار خیال آتا ہے کہ اگر مسیح آسمان پر گئے تو کیون گئے یہ ایک بڑا تعجب خیز امر ہے کیونکہ جب زمین پر انکی کارروائی دیکھی جاتی ہے تو بے ساختہ ان کا آسمان پر جانا اس شعر کا مصداق نظر آتا ہے۔

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

گویا یہ شعر بالکل اس واقعہ کے لئے شاعر کے منہ سے نکلا ہے کوئی پوچھے کہ انہون نے آسمان پر جاکر آج تک کیا بنایا اگر زمین پر رہتے تو لوگون کو ہدایت ہی کرتے۔ مگر اب دو ہزار برس تک جو اُن کو آسمان پر بٹھاتے ہین تو ان کی کارروائی کیا دکھلا سکتے ہین۔

جواباً ہم کہتے ہین اور جس کی تائید مین قرآن اور حدیث بھی ہمارے ساتھ ہے وہ ان کی شان نبوۃ کے ساتھ خوب چسپان ہوتی ہے کہ جب ان لوگون نے حضرت مسیح کو نہ مانا تو آپ دوسرے نبیوں کی طرح دوسرے ملک مین ہجرت کر کے چلے گئے اور پھر ایسے فرضی اوصاف اسکے لئے وضع کرتے ہین جنسے آنحضرۃ صلعم کی ہتک اور ہجو ہو کیونکہ آنحضرت صلعم سے کفار نے سوال کیا کہ آپ آسمان پر چڑھکر بتلادین تو آپنے یہ معجزہ ان کو نہ دکھلایا اور سبحان ربّی کا جواب دیا گیا اور یہان بلا درخواست کسی کافر کے خود خدا تعالےٰ مسیح ؑ کو آسمان پر لیگیا تو گویا خدا تعالےٰ نے خود آنحضرۃ صلعم کو کفار کی نظر و نمین ہیٹا کرانا چاہا کیا وہ خدا اور تھا اور یہ اور تھا۔

اگرچہ لوگ ہمین ایسی باتون سے کافر۔ دجال۔ وغیرہ کہتے ہین مگر یہ ہمارا فخر ہے کیونکہ قرآن کی تائید اور آنحضرۃ صلعم کی عظمت قائم کرنے کے لئے یہ خطابات ہمین ملتے ہین۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

دلون پر خدا کی مہر کا ہونا اور انسان سے جبراً ایک فعل کروانا یہ اصل مین آریون کا مذہب ہے،

آریہ لوگ اعتراض کرتے ہین کہ قرآن شریف مین لکھا ہی ختم اللہ علیٰ قلوبہم کہ خدا نے دلون پر مہر کردی ہے تو اس مین انسان کا کیا قصور ہے یہ ان لوگون کی کوتہ اندیشی ہے کہ ایک کلام کے ماقبل اور مابعد پر نظر نہین ڈالتے ورنہ قرآن شریف نے صاف طور پر بتلایا ہی کہ یہ مہر جو خدا کی طرف سے لگتی ہے یہ دراصل انسانی افعال کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جب ایک فعل انسان کی طرف سے صادر ہوتا ہے تو سنت اللہ یہی ہے کہ ایک فعل خدا کی طرف سے بھی صادر ہو۔ جیسے ایک شخص جب اپنے مکان کے دروازہ بند کردے تو یہ اس کا فعل ہے اور اس پر خدا کا فعل یہ صادر ہوگا کہ اس مکان مین اندھیرا کردے۔ کیونکہ روشنی اندر آنیکے جو ذریعہ تھے وہ اُس نے خود اپنے لئے بند کردئے اسیطرح اس مہر کے اسباب کا ذکر خدا تعالےٰ نے قرآن شریف مین دوسری جگہ کیا ہے جہان لکھا ہے فلما زاغوا ازاغ اللہ کہ جب انہون نے کجی اختیار کی تو خدا نے ان کو کج کردیا اسیکا نام مہر ہے لیکن ہمارا خدا ایسا نہین کہ پھر اس مہر کو دور نہ کرسکے چنانچہ اُس نے اگر مہر لگنے کے اسباب بیان کئے ہین تو ساتھ ہی وہ اسباب بھی بتلا دئے ہین۔ جن سے یہ مہر اُٹھ جاتی ہے۔ جیسے کہ یہ فرمایا ہی انی لغفار لمن تاب [illegible] غفوراً۔ لیکن کیا آریون کا پرمیشر ایسا ہے کہ تناسخ کے روسے جو مہر وہ ایک انسان پر لگاتا ہے پھر اُسے اُٹھا سکے۔ گناہ کا یہ نتیجہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ دوسرے گناہ کی انسان کو جرأت دلاتا ہے اور اس سے قساوت قلبی پیدا ہوتی ہی حتیٰ کہ گناہ انسان کو مرغوب ہو جاتا ہے لیکن ہمارے خدا نے تو پھر بھی توبہ کے دروازے کھولے ہین کہ اگر کوئی شخص نادم ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے تو وہ بھی رجوع کرتا ہے مگر آریون کے لئے یہ کہان نصیب۔ ان کا پرمیشر جو مہر لگاتا ہی اُسے اُکھاڑنے پر تو وہ خود بھی قادر نہین ہی پس اس مین مسئلہ تقدیر کا اعتراض اُلٹا اُنپر پڑتا ہی نہ کہ اہل اسلام پر۔ ہان توبہ کے یہ معنے نہین ہین کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہے بلکہ ایک شخص تائب اس وقت کہا جاتا ہے کہ گذشتہ حالت پر سچے دل سے نادم ہو کر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام نہ کریگا اور اپنے اندر تبدیلی کرتا ہی۔ اور جن شہوات۔ عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے ان کو چھوڑتا ہے اور وہ تمام یار دوست۔ اور گلی کوچے اُسے ترک کرنے پڑتے ہین کہ جن کا معاصی کی حالت مین اس سے تعلق تھا گویا توبہ ایک موت ہے جو وہ اپنے اوپر وارد کرتا ہے۔ جب ایسی حالت مین وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو پھر خدا بھی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ گناہ کے ارتکاب مین ایک حصہ قضا و قدر کا ہے کہ بعض اندرونی اعضاء اور قوائے کی ساخت اسی قسم کی ہوتی ہے کہ انسان سے گناہ سرزد ہو۔ پس اس لئے ضروری تھا کہ ارتکاب معاصی مین جس قدر حصہ قضا و قدر کا ہی اسمین خدا تعالےٰ رعایت دیوے اور اس بندے کی توبہ قبول کرے اور اسی لئے اس کا نام تواب ہے۔

منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار

(از ایڈیٹر)

اور جملہ محمد صاحب کا استعمال

۲۲ر اگست کے پیسہ اخبار مین زیر عنوان کمیونی کیشڈ اور بدنام اگر ہون گے تو کیا نام نہ ہوگا دو آرٹیکل ہماری نظر سے گذرے ہین جنمین اس امر کی کوشش کی گئی ہی کہ آنحضرۃ صلعم کی نسبت اگر صرف الفاظ محمدؐ صاحب یا حضرۃ محمدؐ صاحب استعمال ہون تو اس سے آنحضرۃ ؐ کی شان مین کچھ فرق نہین آتا اور نہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کے استعمال کرنیوالے کے دل مین آنحضرت صلعم کی وقعت اور عظمت نہین ہے اور ساتھ ہی نامہ نگار نے اس امر پر زور دیا ہے کہ از روئے حدیث انما الاعمال بالنیات منشی صاحب کی نیت بخیر ہے اور اگر ان الفاظ کے استعمال مین کوئی لغزش ہے تو وہ معاف ہے اور پھر اس کے بعد شعراء کے کلام کے حوالے سے بتلایا ہے کہ وہان اکثر مفرد لفظ داعی وغیرہ آنحضرۃ صلعم کی نسبت استعمال ہوتا ہی اور اسے معیوب نہین مانا جاتا وغیرہ وغیرہ

منشی صاحب کی نیت ان الفاظ سے کچھ ہی ہو یہ تو منشی صاحب کو ہی علم ہوگا اور آنحضرۃ صلعم سے ان کو کس قدر محبت ہے اور آپ کی اتباع مین وہ کس قدر محو ہین اس کا پتہ شاید نامہ نگارون سے مل سکے لیکن ہمارے نزدیک یہ وکالت جو پیسہ اخبار کے حامیون نے کی ہی بڑی تعجب انگیز ہے اور اس کی وہی مثال ہی کہ مدعی سست اور گواہ چست۔ انسان کے عملی نمونہ سے بڑھکر اور کیا ثبوت اسکے اخلاص اور نیت کا ہوسکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ پیسہ کے حامی اور مددگار اخبار کے کالم سیاہ کرتے کیا اچھا ہوتا کہ منشی محبوب عالم صاحب اپنی قلم سے چند سطرون مین تحریر کر دیتے کہ لفظ صاحب سے میری مراد غایت درجہ کی تعظیم آنحضرۃ صلعم کی ہے جو کہ بحیثیت ایک سچے مسلمان ہونے کے مجھے کرنی چاہیئے ان کی یہ تحریر بھی اگرچہ ہمارے نزدیک ان کی بریت کے لئے کافی نہین ہے اور صرف اپنے منہ سے میان مٹھو بننے والی بات ہوتی مگر تاہم اس موجودہ سکوت سے کہ جس کی تاویل کوئی کچھ کوئی کچھ کر رہا ہے بدرجہا بہتر ہوتی اور وہ کم از کم خون لگاکر شہیدون مین تو مل جاتے اور منشی صاحب کی کچھ نہ کچھ پردہ پوشی ہو جاتی کیونکہ یہ بڑی غیر معقول بات ہے کہ جس حال مین ایک شخص زندہ موجود

ہے اور ایڈیٹری کے فرائض کو بجالارہاہے اور ہر ہفتہ اس کی قلم سے اخبار اور رسالے نکل رہے ہین مگر ایک لفظ جن معنون مین اس نے استعمال کیا ہی اس کے لئے دوسرے تو زبردستی لوگون کو منوائے پھرتے ہین کہ منشی صاحب نے اسے ان معنون مین ہرگز استعمال نہین کیا جن مین عیسائی کرتے ہین مگر منشی صاحب ہین کہ چپ نہیں بولتے اور جب تک وہ خود اپنی قلم سے زور دیکر نہ لکھین اور نہ ثابت کرین کہ لفظ صاحب جو آجکل غیر مذاہب کے لوگ بھی باوجود ایک دوسرے کے بزرگان دین کے سخت دشمن ہونے کے رسمی اور رواجی طور پر ایک محاورہ کلام کے رو سے ان بزرگون کے حق مین بول لیتے ہین باوجود اس کے کہ ان کے دل مین کوئی عظمت اور وقعت ان کی نہین در اصل اندر وہی معنے رکھتا ہے جو معنے کہ ...... لفظ علیہ السلام اور صلی اللہ علیہ وسلم یا فداہ ابی وامی کے ہین تب تک ان پیسہ کے حامیون کی مضمون نگاری کیا حقیقت رکھتی ہے +

جہان تک ہمارا خیال ہے (محمدؐ صاحب یا حضرت محمدؐ صاحب) ایک ایسا جملہ ہے جس کے بولنے سے مخاطب پر یہ امر ہرگز نہین کھلتا کہ اس کا قائل ضرور سچا مسلمان ہے۔ اس کے دل مین ضرور آنحضرۃ صلعم کی عظمت اور محبت ہے۔ کیونکہ حضرۃ۔ صاحب۔ سوامی۔ اور پنڈت وغیرہ بہ ایسے الفاظ ہین کہ صرف شائستگی کلام کے لحاظ سے ہر ایک لکچرار یا مصنف خواہ وہ کسی مذہب کا ہو لیکن اپنے مخالف اور دشمن مذہب کے لیڈر کے لئے ضرور استعمال کرلیتا ہی جیسا کہ ایک عیسائی جب آنحضرت صلعم کی نسبت ڈاکٹر ٹیلی یا انڈا ئرکٹلی کچھ کلام کرے گا تو صرف شائستگی کلام کے لئے وہ محمدؐ صاحب اور بعض وقت حضرۃ محمدؐ صاحب بھی کہیگا لیکن کیا اس سے یہ ثابت ہوجاویگا کہ اسکے دل مین کوئی تعظیم یا محبت آنحضرۃ صلعم کی ہی ہرگز نہین ...... لیکن اگر اس کے منہ سے صلی اللہ علیہ وسلم نکل جاوے اور گو وہ پکار کر کہے کہ میری اس سے یہ مراد ہرگز نہین ہے کہ آنحضرۃ صلعم سچے نبی ہین لیکن کیا پادری تسلیم کرلین گے ہرگز نہین وہ تاڑ جاوین گے کہ یہ شخص ضرور اندرونی طور پر مسلمان ہی اسیطرح اگر ایک مسلمان دیانند کے نام کے ساتھ پنڈت یا سوامی کا لفظ لگادیوے تو کیا اس سے ثابت ہوجاویگا کہ وہ دیانند کی عظمت کا قائل ہی۔ ہرگز نہین بس اسی لئے ہم دیکھتے ہین کہ اہل اسلام مین آنحضرۃ صلعم کے اسم مبارک کے ساتھ ایک ایسی جزو قرار پاگئی ہی کہ جسکا تکرار غیر از اسلام کے لئے بالکل محال ہے اور وہ صرف اسی کے زبان سے نکلیگا جو کھلم کھلا حقیقی طور پر آنحضرۃ کی عظمت کو تسلیم کرتا اور آپکی محبت کو دل مین رکھتا ہو اور صرف آپکی اتباع کو وسیلہ نجات یقیناً جانتا ہو۔ اور جیسے اسلام مین دوسرے تمام ارکان۔ عبادات۔ معاملات۔ معاشرۃ تمدن و سیاست وغیرہ کے ایسے ہین کہ جو دوسری اقوام سوا اہل اسلام

کو بالکل متمیز کردیتے ہین بشرطیکہ مسلمان اون پر عمل کرین اسیطرح آنحضرۃ پر ایمان کا بھی یہ ایک ثبوت ہے کہ آپ کے اسم مبارک کے ساتھ ایک جملہ دعائیہ بولا جاوی جس سے امتیاز ہوتا ہے کہ اس شخص کے دل مین متمیز طور پر آنحضرت صلعم کی محبت ہے اسی لئے اہل اسلام کا دستور ہے کہ جب کسی اکابر دین کا نام لیوین گے تو اس کے لئے ایک کلمہ دعائیہ ضرور ساتھ ہوگا جس سے فوراً پتا لگ جاویگا کہ اس شخص کو نامبردہ کے ساتھ ضرور حسن عقیدت ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جس حال مین ایک عیسائی اور ایک آریہ اور ایک دہریہ بھی حضرۃ محمدؐ صاحب کہہ لیتا ہے اور ان کا استعمال اور محاورہ ہے اور یہ لفظ اصل مین عیسائیون کا ایجاد کیا ہوا معلوم ہوتا ہے تو اب وہ کونسی بات ہے جس سے پتہ لگے کہ منشی صاحب کے نزدیک آنحضرۃ صلعم کی وقعت ایک عیسائی یا آریہ سے زیادہ ہے یا یہ معلوم ہو کہ ان الفاظ کے استعمال مین منشی صاحب نے کسکی تقلید کی آیا عیسائیون کی یا آریون کی +

اور نامہ نگار نے اپنے مضمون کے دفعہ ۱۴ مین خود تسلیم کرلیا ہے کہ کفار مکہ و مدینہ جب مسلمانون سے بات چیت کرتے تو رسول علیہ السلام کو صاحبکم کے ساتھ اس غرض سے یاد کرتے کہ ان کو پیغمبر اور رسول کے الفاظ سے دلی نفرت تھی اور اس سے رسالت کی تسلیم بھی لازم آتی ہی یہ الفاظ لکھکر دراصل پیسہ کے حامی نے ہماری کلام کی تصدیق کردی ہے کہ اہل اسلام مین جو کلمات دعائیہ آنحضرۃ صلعم اور دیگر بزرگان دین کے نام کے ساتھ بولے جاتے ہین وہ ضرور کلام کرنیوالے کے ایمان کا ثبوت دیتے ہین اور سرور کائنات علیہ السلام کی نسبت لفظ صاحب کا استعمال ہمیشہ کفار اور منافقین کا ہی شیوہ رہا ہے اور اس امر کا ثابت کرنا اس کے لئے مشکل ہوگا کہ آنحضرۃ صلعم کی نسبت فقط لفظ صاحب کے استعمال کی بنیاد سوائے پادریون کے کسی سچے مسلمان نے ہندوستان مین نہین ڈالی۔ ہان یہ ضرور ہے کہ پادریون کی تعلیم اور یورپ کی تقلید نے بزرگان دین کی عظمت کو جب بعض برائے نام مسلمانون کے دل سے اُٹھادیا اور یہ لوگ صرف قومی حیثیت سے نہ کسی مذہب سے اپنے آپکو مسلمان خیال کرنے لگے اور جیسے یورپ کے خاص عیسائی باوجود اپنے آپ کو عیسائی کہنے کے پھر عیسیٰؑ کے سخت دشمن ہین یہی شرب اسلام کے بعض نام لیوؤن نے اختیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت الفاظ محمدؐ صاحب استعمال کرنے لگے۔

پھر نامہ نگار لکھتا ہو کہ حسن خاتمہ پر آدمی کے ایمان کا دار و مدار ہے خدا معلوم اس سے اس کا کیا مطلب ہے شاید وہ اہل اسلام کو کہتا ہو کہ اس لفظ کے استعمال سے تم بہت جلد منشی صاحب

کو کفر و الحاد کی طرف منسوب نہ کرو۔ بلکہ دیکھو تو سہی کہ ان کا انجام کس بات پر ہوتا ہے۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہی کہ نامہ نگار نے اگرچہ پیسہ کی حمایت تو کی ہی مگر تاہم وہ خود منشی صاحب کے اظہار خیال سے جو محمدؐ صاحب لکھنے مین ظاہر ہوتا ہی ضرور مذبذب ہے۔

عربی کی بجائے فارسی مین نماز پڑھنے کی دلیل کو اس بحث سے کوئی تعلق نہین ہی اور نہ امام صاحب کا یہ مذہب رہا کہ غیر از عربی زبانمین نماز پڑھ لی جاوے اور یہ ایک علیحدہ مضمون ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس زبان مین کوئی آسمانی کتاب نازل ہوا گر اس کے حامی اس زبان کو متروک کرین دوسری زبان مین اس کیے تراجم کرلین تو اس سے اُن کے مذہب کو کیا کچھ صدمہ پہنچتا ہے۔

اہل اسلام شعرا کا آنحضرۃ کے نام کو صرف محمدؐ لکھنا اس امر کو ثابت نہین کرتا کہ ان کے دلون مین آپ کی تعظیم اور وقعت نہین ہے اور پھر اس موقعہ پر ان کا حوالہ دینا خارج از بحث اور بے محل ہے۔ کیونکہ نظم مین شاعرون کو خاص خاص طور کا اختیار ہوتا ہے اور بعض وقت شاعر اگر آپکا نام ہی صرف لکھدے تو اس کا طرز کلام سیاق و سباق ہی ثبوت دیتا کہ اس نے غایت درجہ کی تعظیم کو اس واحد لفظ مین نبھایا ہے مگر منشی محبوب عالم صاحب کو یہان کونسی ایسی ضرورت اس قسم کی پڑی تھی ہماری اپنی رائے مین صرف ایک مقام مجادلہ اور مباحثہ کا ایسا ضرور ہے کہ جہان ایک مسلمان کو بعض وقت روانی کلام کے لحاظ سے محمدؐ صاحب بھی کہنا پڑجاتا ہے وہ بھی اس صورۃ مین کہ فریق مخالف مسلمان نہ ہو اور وہ آنحضرۃ صلعم کو محمدؐ صاحب کرکے ہی ہر بار خطاب کرے۔ مگر ہمین تو ہرگز امید نہین ہے کہ پیسہ اخبار کبھی اہل اسلام کی طرف سے ایسے مجادلہ یا مباحثہ مین نکل سکے +

قطب شمالی اور جنوبی مین اوقات نماز و روزہ

کسی صاحب نے علاقہ منٹگمری سے ایک اعتراض حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کی خدمت مین لکھکر اس کا حل چاہا ہے وہ اعتراض اور اسکا جواب جو کہ حضرۃ حکیم صاحب نے دیا ہے ذیل مین درج کیا جاتا ہے +

اعتراض - اسلام کا دعوٰی ہو کہ قرآن مجید ایک مکمل اور بمنزلہ اہل اسلام کے خدا کی زبان ہے۔ اسمین حکم ہو کہ روزہ کے واسطے طلوع آفتاب سے پیشتر کھانا کھاؤ اور غروب پر افطار کرو جن ممالک مین تقریباً چھ چھ ماہ کے دن ہین اور چھ چھ ماہ تک آفتاب غروب نہین ہوتا وہان پر جو مسلمان رہتے ہین وہ کسطرح عمل کرین +

معت آدھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہی قیمت بلا جلد ۸ معہ جلد ۱۲ قیمت پارہ عم قیمتہ الم ۲/ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب

جواب - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو سیپارہ گیارہ سورہ یونس کا رکوع پہلا - هوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورًا وقدرہٗ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب + اور فرمایا دیکھو سورہ یٰس کی سورہ کہتے ہین اور مسلمانون مین مشہور ہے والقمر قدرنٰہ منازل اور فرمایا سورہ بنی اسرائیل مین دیکھو سیپارہ پندرہ رکوع اول کے بعد دوسرا رکوع ولتعلموا عدد السنین والحساب وکل شیء فصلنٰہ تفصیلا ط ان تمام آیات کا مطلب یہ ہے کہ سورج اور چاند کی منزلین مقرر ہین ان کے مطابق سالون کی تعداد اور حساب ہوتے ہین اس کو جان رکھو یہ تو قرآن شریف سے ثبوت دیا گیا کہ سورج اور چاند کی منازل مقررہ پر حساب رکھو اب اس کے مطابق احادیث کو دیکھو تو سنن مین یہ حدیث عام طور پر موجود ہے دیکھو ابوداؤد حدیث دجال ہذا - فقلنا یا رسول اللہ ہذا الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوٰۃ یوم ولیلۃ قال لا اقدروا لہ قدرہٗ - اس کا خلاصہ یہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دن جو بڑا ہے اور سال کی طرح ہے اس مین کیا ایک دن اور ایک دن مین پانچ نمازین ہی کافی ہین فرمایا نہین اسمین اندازہ کرلینا - اگر معترض آریہ ہے تو انصاف کرے سندھیا وہ کس طرح کریگا اور وید مین اس کے متعلق کیا احکام ہین اور اگر عیسائی ہے تو آیت وار کو وہ کس طرح ادا کرتا ہے کیونکہ وہ چھ ماہ کا ایک ایت وار تجویز نہیں کرسکتا اور اگر فلسفی الطبع ہے تو فلاسفرون نے حمل کے لئے جو نو مہینے علی العموم بیان کئے ہین وہ کیون نہین کہتے کہ ڈیڑھ دن کا حمل بھی ہوتا ہے کیونکہ چھ ماہ کا ایک دن ہوتا ہے یا یون کہین کہ ان کے نزدیک دو سو چھیاسٹھ برس کا حمل ہوتا ہے کیونکہ اگر ایک دن چھ ماہ کا ہوتا ہے تو ۹ ماہ کے دو سو چھیاسٹھ برس ہون بہر حال قرآن کریم نے تو صاف فیصلہ دیدیا کہ وہان حساب اور اندازہ سے کام لو بلکہ معترض سے یہ بھی سوال ہے کہ اگر وہ ایسی ممالک مین ملازم ہو تو ماہواری تنخواہ کس حساب سے لیگا - اہل اسلام کے احکام روزہ نماز مین ایک پیشگوئی پائی جاتی ہے کہ جو ایسے قطعات زمین کے ہونگے جہان چھ چھ ماہ کے دن اور راتین ہون گی تو وہان مطلق آبادی بھی نہ ہوگی

اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض - اگر مرزا صاحب کے قبائل ام المومنین ہین تو کیا وجہ ہے کہ اپنے تمام مریدون سے حجاب ہے حالانکہ قرآن کریم مین والدہ سے نکاح کرنا منع ہے حضرۃ صدیقہ رضہ جنگو نمین زخمیون اور بیکسون کی خبر گیری کرتی تہین +

جواب - واضح ہو کہ آج تک حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کوئی ایسا حکم اپنے مریدون کے نام صادر نہین ہوا کہ میری قبائل کو ام المومنین کے نام سے پکارا جاوے اور نہ اس کی نسبت کوئی الہام اشاعت مین آیا ہے ہان اکثر مریدین حسن عقیدت اور ادب اور تعظیم کی نیت سے آپ کے قبائل کو ام المومنین کے لقب سے خطاب کرتے ہین مگر ان کا یہ خطاب ان مریدین کے لئے جو اسمین شامل ہین حجت نہین اس لئے ایک طرح سے تو یہ سوال یہین ختم ہو جاتا ہے مگر فائدہ عام کی خاطر ہم ام المومنین یا امہات المومنین پر ذرا زیادہ بسط سے لکھدیتے ہین -

(۲) آنحضرۃ صلعم کی ازواج مطہرات کی نسبت قرآن مین خدا تعالیٰ کی وحی سے امہاتہم ...... کا لفظ آیا ہے جیسا کہ اس آیت النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم الاحزاب رکوع ۱ - مین ہے - اس لفظ سے یہان حقیقی والدہ تو کسی صورت سے مراد نہین ہے نہ زبان کے لحاظ سے اور نہ شرع کے لحاظ سے کیونکہ حقیقی والدہ تو وہ جسکے شکم سے مولود نکلا ہو - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان امہاتہم الا اللّٰئی ولدنہم - مائین وہی ہین جنہون نے جنا سو یہ تو بڑی وضاحت سے واقعات کے خلاف ہے کہ عام مومنین کو حقیقی اولاد ازواج مطہرات کی خیال کیا جاوے اس بیان کی تائید قرآن کریم سے ہی اسطرح ہوتی ہے کہ ان مقدس اور مطہر بیبیون کو عام طور پر پردہ کا حکم دیا گیا ہے حالانکہ دوسرے مقام پر قرآن شریف مین والدہ سے کوئی پردہ نہین رکھا گیا پس اگر یہ مقدس بیبیان حقیقی مائین ہوتین تو ان سے پردہ کی ضرورت نہ تھی اور جس حالتمین کہ امہات کے احکام ان پر مرتب نہوئے تو معلوم ہوا کہ انکو امہات کہا گیا تو وہ کسی خاص صورت سے اور کسی اور معنی مین ہے کیونکہ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ جیسے ازواج مطہرات کو امہات کہا ہے ویسے ہی آنحضرۃ صلعم کو مومنین کا باپ کہا گیا ہے اور قرآن شریف مین جو نفی آپ کے کسی مرد کا باپ ہونے کی ہے تو اس سے یہی مراد ہے کہ آنحضرۃ صلعم کے نطفہ سے کوئی نہین ہے پس اگر یہان باپ سے مراد حقیقی باپ ہوتا کہ جس کے نطفہ سے اولاد ہو کر اس کا بیٹا یا بیٹی کہلاتی ہے تو یہ امر بھی واقعات کے صریح خلاف ہے کیونکہ آنحضرۃ صلعم کے نطفہ کا تو کوئی لڑکا زندہ نہ رہا اور اگر یہان حقیقت ... ہی مراد ہوتی تو پھر بحیثیت باپ ہونے کے آنحضرۃ صلعم کسی عورت سے نکاح نہ کرسکتے کیونکہ امت کی کل لڑکیان تو بیٹیون کے حکم مین ہوئین اور بیٹی سے نکاح حرام ہے اس سے معلوم ہوا کہ جیسے یہان باپ سے حقیقی باپ مراد نہین ہے ویسے ہی امہات کے لفظ سے وہان حقیقی ماں مراد نہین ہے - صرف - ادب - اور تعظیم اور تربیت کے لحاظ سے آنحضرۃ صلعم کو روحانی باپ اور آپکی ازواج مطہرات کو ماں کہا گیا ہے +

(۳) یون بھی ہم دیکھتے ہین کہ جب کسی شخص نے کسی پر بہت احسان کئے ہوئے ہوتے ہین اور خصوصًا اس حال مین کہ جب دوسرے کی پرورش ہی کسی کے ہاتھ سے ہوئی ہو تو اپنے محسن کی ادب اور تعظیم کو مدنظر رکھکر اکثر لوگ اس کے قبائل کو ماں اور خود محسن کو باپ کہکر پکارا کرتے ہین شریف گھرون مین جس قدر خادم ہوتے ہین انمین اس قسم کی نظیرین کثرت سے موجود ہوتی ہین - چونکہ آنحضرت صلعم مومنون کے آقا اور سردار اور مربی اور محسن ہین اور تمام مومن آپکے غلام ہین اس لئے بھی از روئے ادب اور تعظیم کے آپکی ازواج مطہرات کا نام تمام مومنین کی بول چال مین اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین رکھا +

(۴) اگر آنحضرت صلعم کی ازواج مطہرات حقیقی طور امہات ہوتین تو پھر اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ دیگر مومنین سے ان کے نکاح کی حرمت بہ تصریح بیان کی جاتی کیونکہ ماں سے نکاح تو اول ہی حرام ہے مگر ان مقدس بیبیون سے نکاح کا حرام ٹھہرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ امہات کا جو لفظ ان کی شان مین بولا گیا ہے وہ نکاح کی نفی نہین کرتا اور اسی لئے ضرورۃ پیش آئی کہ نکاح کی حرمت کا بھی ذکر کر دیا جاوے ورنہ ممکن تہا کہ اگر حرمت نکاح کا ذکر قرآن مین نہوتا تو اکثر اصحاب کے ذہن اس طرف منتقل ہوسکتے تھے کہ ازواج مطہرات سے بعد وفات آنحضرۃ صلعم نکاح ہوسکتا ہے کیونکہ عرف مین ہم دیکھتے ہین کہ اکثر عورتون کو - مائی - یا بہن - یا بیٹی یا آپا وغیرہ کا خطاب کیا جاتا ہے مگر اس خطاب سے وہ محرمات مین داخل نہین ہوتین کیونکہ وہ حقیقی بہن یا بیٹی نہین ہوتین نکاح کی حرمت کے کیا وجوہات ہین اسکو انشاء اللہ تعالیٰ کسی آئندہ نمبر مین درج کیا جاوے گا +

اعلان

جو طالب العلم باہر سے مدرسہ تعلیم الاسلام مین داخل ہونے کیواسطے آوے - اس کے لئے ضروری ہے کہ بموجب قواعد سررشتہ تعلیم پنجاب اپنا سارٹیفکٹ اس مدرسہ کو لیکر آوے جہان پڑھتا ہو - اگر چھ ماہ سے کسی مدرسہ مین نہ پڑھتا ہو تو سارٹیفکٹ لانے کی ضرورۃ نہین

(۲) رخصتون کے بعد طلبا اگست اور ستمبر کی چندہ حسب قاعدہ ساتھ لاوین +

کسی خارج شدہ طالب العلم کو بعد مین سارٹیفکٹ کی ضرورۃ ہو تو اسے چاہیے کہ درخواست کیساتھ ۸ ر فیس ادا کرے +

(۴) بورڈنگ ہوس کی فیس داخلہ ۸ ر لگائی گئی ہے جو ہر لڑکے سے لیجایا

[illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام [illegible] ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء

سید عبد الحی صاحب - حضرۃ اقدس کے کل الہامات جو آج تک طبع ہوچکے ہین ایک جگہ کتاب کی صورت مین جمع کئے ہین سو درخواستین آنے پر چھاپے جاوین گے اور قیمت ۴ر پیشگی آنی چاہیے اور قریبًا دو صد صفحہ کے قریب یہ کتاب ہوگی لہٰذا اس کی درخواستین عبد الحی عرب قادیان کے نام آنی چاہیئں)

مکتوبات

وہ خط جو کہ میاں خدا یار صاحب احمدی سکنہ کوٹلہ سیدان ضلع شاہ پور نے بغرض بیعت، جون ۹۸ء کو ارسال کیا تھا

بحضور حضرۃ اقدس امام الزمان مہدی دوران جناب حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بنام خالق و پروردگارے — به نعت سید عالی وقارے
به بیعت عرض دارم طالبانہ — قبول افتد شوذ بختم چو یارے
جناب ہادی ما مسلم اللہ — بقرآن مو منانرا افتخارے
بتائید خدا در ہند و یورپ — چو خورشید روشن اندر ہر دیارے
شکستہ شد دلیل ہر سر و پاء — ز برہان قوی و پائے دارے
صدقنا گفتم آنچہ راشنیدم — ز اللہ داد خان در اشتہارے
خوشا السابقون الاولون — کہ در بیعت نکردند انتظارے
سلامم نور دین و فضل دین را — کہ در تصدیق گفتند آرے آرے
مسلمانان مخل الاتفاق اند — نہ فہمیدند ربط و انتشارے
خلاف مصلح الناس عجب جرم است — مروا ایدل چو شتر بے مہارے
خدا یارم شوادا اے مصلح ما — دعا فرما، بہ این بے روزگارے*

گرامی نامہ حکیم فضل دین صاحب احمدی بھیروی ثم القادیانی بنام منشی الہ داد احمدی کلارک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور بجواب این استفسار کہ موسم گرما میں دار الامان میں جاکر رہنا بہتر ہے یا کہ ایام سردی میں وہاں جانا چاہئے اور جو کہ غالباً حکیم نور الدین صاحب کی ایما سے لکھا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

قادیان میں ہمیشہ نور رحمت برستا ہے ۔ سارے ہی ایام یوم العید ہیں اور ساری ہی راتیں شب برات ولیلۃ القدر ہیں پھر آپ کو کیا لکھوں کہ دار الامان جانے کا کونسا موسم اچھا ہے ۔ سچ پوچھو تو بلا امتیاز موسم ساری عمر وہاں رہنا ۔ پھر وہیں مرنا اور وہیں دفن ہونا سب سے بڑھکر خوش قسمتی ہے +

والسلام ۴ جون ۹۹ء

گرامی نامہ مرزا خدا بخش صاحب احمدی قادیانی مصنف عسل مصفیٰ بنام منشی الہ داد کلارک احمدی ۔ صدر شاہ پور ضلع شاہ پور + جو کہ مرزا صاحب نے حسب ایما حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام تحریر فرمایا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ برادرم منشی صاحب السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط کا مضمون حضرۃ اقدس کو سنایا تھا ۔ آج دوسرا خط بھی آپکا حضرۃ اقدس کے نام آیا ۔ حضرۃ اقدس فرماتے ہیں کہ اس امر میں استخارہ کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپکو فوراً قادیان آکر قرآن شریف پڑہنا چاہئے ۔ ترقی دلانیوالا بھی خدا ہے وہ خود ہی کوئی صورت نکال دیگا اگر آپ نوکری پر چلے بھی گئے اور ترقی نہوئی تو آپکو سخت حسرت اور افسوس رہیگا کہ قرآن شریف بھی نہ پڑہا اور ترقی بھی نہوئی بہتر ہے کہ آپ اپنے افسر کو ترقی کی درخواست دیکر چلے آویں والسلام ۔

حضرۃ اقدس فرماتے ہیں کہ یہاں آپکا آنا مفید ہوگا ۔ اپنے بھائی کو میری طرف سے مبارکبادی دیویں +

۱۷ ۔ اکتوبر ۹۷ء

گرامی نامہ جناب حکیم فضل دین صاحب احمدی بھیروی ثم القادیانی بنام منشی الہ داد احمدی کلارک ۔ صدر شاہ پور ضلع شاہ پور ۔ جو کہ غالباً جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب کے ایما سے لکھا گیا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

غفلتوں اور سستیوں کا بڑا علاج حضرۃ اقدس کی صحبت کی کثرۃ ہے بس اور کوئی علاج نہیں ۔ آپ بار بار بکثرت آویں دیر تک ٹھہرا کریں جہاں تک ممکن ہووے ۔ یہاں کا یہ حال ہے کہ قہقہہ دیوار ہے آکر جانیکو جی نہیں چاہتا ۔ اس سے زیادہ اور کیا لکھوں ۔ والسلام تحریر ۱۲ مئی ۱۹۰۰ء

عالم اخبار

ہندوستان کے تمام سرکاری مکانات پر حضور شاہ قیصر کی تصاویر لٹکائی جاوینگی +

راولپنڈی میں ایک فوجی گورہ پکڑا گیا ہے یہ اپنے رفیقوں کی بندوقیں چرا کر پشاور کے باشندوں کے پاس فروخت کر دیتا تھا چیف کورٹ لاہور میں اسکا مقدمہ پیش ہوگا +

معلوم ہوا ہے کہ سومالی لینڈ کے ملاں کو فرانس اور انگلستان سے خفیہ طور پر اسلحہ بھیجا جاتا ہے اور ایک انگریزی تاجر اب تک ۳۰ لاکھ کارتوس بھیج چکا ہے ۔

مارٹی نیک میں حال کے سخت طوفان سے نیشکر ۔ کافی وغیرہ کی کاشت کو سخت نقصان ہوا ہے ہزارہا مکانات مسمار ہوئے جانوں کا بھی نقصان ہوا مگر مالی نقصان سب سے بڑھکر ہے ۔

حضور شاہ قیصر دام اقبالہ آجکل آسٹریا کے دار الخلافہ وائنا میں ہیں برٹش سلاطین میں سے آج تک کوئی یہاں نہ آیا تھا اس لئے بڑے تپاک سے استقبال ہوا ہے +

لارڈ سالسبری سابق وزیر اعظم ہندوستان چل بسے اور ان کا جنازہ اُن کی وطنی جاگیرات ہیٹ فیلڈ کے خاندانی قبرستان میں دفن کیا گیا ۔

خطوط سے پتہ لگتا ہے کہ راولپنڈی میں طاعون شدت سے پھوٹ پڑا ہے اب افطار کے دن آگئے ہیں +

کوہ الپس پر سے سات سیاح ایک ٹیلہ سے گر کر ہلاک ہوئے +

کابل میں ہیضہ کی خبر قبل اس سے شائع ہو چکی ہے مگر تعجب ہے کہ عہدہ داروں پر ہاتھ صاف ہو رہا ہے دیوان سدانند محکمہ جونگی کے اعلیٰ افسر بھی ہیضہ سے فوت ہوئے ۔

ہندوستانی ملازم اکثر گوروں کے ہاتھوں سے مرتے تھے اب یہ تجویز قرار پائی ہے کہ جب کوئی ہندوستانی کسی گورہ کے ہاتھ سے مرے تو کمانڈنگ افسر پر فرض ہے کہ واقعہ کی اطلاع فوراً ہیڈ کوارٹر کو بھیجے اور ساتھ ہی افسر بالا کو مطلع کرے ۔

امریکہ کے ایک علم برق کے ماہر نے ایک کاربن پائنٹ ایجاد کیا ہے جس سے فولاد پنیر کی طرح کٹ جاتا ہے اس کی ایجاد ہونے پر اب اہل دول لوگوں نے لوہے کے صندوق خریدنے چھوڑ دئے ہیں اور حفاظت کے لئے چوکیدار وغیرہ اور زیادہ کر دئے ہیں +

طاعون نے اندور اور آدونی میں قیامت کا نمونہ دکھا رکھا ہے ۔

سیلاب ۔ ۱۵ ۔ اگست کو ضلع گورکھپور دریائے راپتی میں اس قدر زور سے سیلاب آیا کہ اس کا بازار جسمیں ایک ایک دکان میں ایک ایک لاکھ روپیہ کا غلہ تھا بالکل نیست ونابود ہو گیا ہے اور صدہا مویشی اور آدمی تلف ہوئے ۔

حضور نظام نے امرائے دکن میں تزویج بیوگان کا رواج قائم رکھنے کے لئے مدار المہام بہادر کو حکم دیا ہے کہ ایک فرمان اس مضمون کا جاری کر دیں کہ جن بیوگان کو سرکار سے منصب ملتا ہے ۔ عقد ثانی کرنے پر بھی برابر ملتا رہیگا ۔

لاہور کی سنہری مسجد کی عمارت کو پانی کے نلکے ٹوٹ جانے کی وجہ سے سخت نقصان پہونچا ہے دس روز تک برابر پانی بنیادوں میں جاتا رہا جس سے بالائی عمارت میں جا بجا شگاف آگئے ۔ انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور اس کے متعلق انجمن لینے والی ہے میونسپلٹی لاہور کیطرف سے جواب رسانی کے منتظم ہیں

*نوٹ حضرۃ اقدس کی دعا پر انہیں ایام میں مولوی صاحب برسر روزگار ہوگئے +

کسرِ صلیب

اندروئے ایویڈنس ایکٹ قانون شہادت

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار ۳۳ جلد ۲ صفحہ ۳۶۲ ک ۲

پس ان مذکورہ بالا واقعات کی بنا پر ہمین حق پہنچتا ہے کہ ہم مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کے ثبوت مین بڑی واضح اور بیّن اور مضبوط شہادتین طلب کرین کیونکہ جسقدر کوئی عظیم الشان مسئلہ ہوتا ہے اس کے لئے اُسی قدر عظیم الشان دلائل کی ضرورت ہوتی ہے۔

مثلاً ایک بڑھیا عورت ہم سے یہ بیان کرے کہ ایک بلی ایک چھوٹے زینہ پر سے کود گئی اور اس واقعات کے بیان کرنے مین اُس نے کسی ذاتی منفعت کو بھی مدنظر نہ رکھا ہو تو ہمین اس بات کے سرسری طور پر مان لینے مین کوئی حرج نہین کیونکہ بلیان زینون پر سے کود سکتی ہین اور کودا کرتی ہین پھر بڑھیا کے بیان سے ہماری اتفاق رائے کسی دوسرے شخص کی اذیت کا باعث نہین ہے

لیکن اگر ہمین اس بات کا علم ہو کہ بڑھیا عورۃ کے اس بیان کا خود اس کی ذات یا کسی اور کی ذات پر اثر پڑتا ہے تو بڑھیا کی شہادت بلا دیگر شواہد کے ہرگز کافی نہ سمجھی جاویگی۔

فرض کرو کہ زید نے بکر کے ساتھ یہ شرط لگائی ہو کہ ایک بلی ایک زینہ پر سے ضرور کود کر نکل جاوے گی تو اس صورت مین ہرگز ممکن نہین ہے کہ بکر اس بڑھیا کی شہادت کو بلا دیگر شواہد قوی کے تسلیم کرے گا۔ خصوصًا اس حال مین کہ بکر کو علم ہو کہ اس بڑھیا کا زید سے کوئی رشتہ ناطہ بھی ہے۔ بکر ایسی صورت مین ضرور ایسی شہادۃ طلب کرے گا جسکا زید سے تعلق نہ ہو اور نہ شرط مین اس کا حصہ ہو اور اس نے آنکھون سے بلی کو کودتے دیکھا ہو۔ لیکن اب یہان ذرا اور غور سے کام لیجئے کہ بجائے اس کے کہ ایک بلی ایک زینہ پر سے کود گئی اگر ہم سے یہ منوایا جاوے کہ ایک گائے ایک چاند پر سے کود گئی اور اُس گائے کے مالک کا اس بیان سے کچھ فائدہ منصور ہو یا ایک قوم کی قوم اس کی تائید مین ہو اور اس کودنے پر شرط بھی لگی ہوئی ہو تو کیا ہم اس واقعہ کو اُسی قسم کے شواہد اور ثبوتون سے مان لیوینگے جن سے ہم نے ایک بلی کا زینہ کودنا مان لیا تھا ہرگز نہین کیونکہ گائے کا مالک ایک ایسا فریق ہے جسپر اس واقعہ کے تسلیم یا عدم تسلیم کا اثر پڑتا ہے اور اس پر اس نے یا تو کچھ حاصل کر لینا ہے اور یا گنوا دینا ہے پھر اس کے علاوہ چاند اور زمین کے درمیان ڈھائی لاکھ کوس کا فاصلہ ہے اور گائے کو تو کسی نے آج تک گھاس کی ایک گٹھری پر سے بھی کودتے نہیں دیکھا اور نہ کسی زندہ یا مردہ انسان نے ہی دیکھا ہے کہ چاند تو درکنار کسی ایک گرجے پر ہی سے کوئی گائے کود گئی ہو اور اگر وہ گائے چاند پر سے کود کر بھی ... اور فی گھنٹہ ۵۰ میل اس کی رفتار ہو تو اُسے چاند تک آمد و رفت مین ۶ ماہ درکار ہونگے اور اس تمام عرصہ مین اُسے بے آب و دانہ و ہوا زندگی بسر کرنی ہوگی۔ تو اب دیکھو کہ شرط بدنے والا کس قسم کی شہادت طلب کرے گا۔

ناظرین اگر سینکڑون سائنس دان بھی آکر شہادت دلوین اور وہ حلف اُٹھا دین کہ اُنہون نے گائے کو زمین سے چاند تک جاتے اور آتے دیکھا تب بھی وہ شرط باز ہرگز یقین نہ کرے گا بلکہ اگر وہ اپنی آنکھون سے بھی گائے کو چاند پر سے کودتے دیکھے تو وہ ہرگز باور نہ کرے گا + کیونکہ صرف اس لئے کہ ایک گائے کے چاند پر سے کودنے کی نسبت یہ بات مان لینی بہت آسان اور قرین عقل ہے کہ وہ انسان دھوکا کھا گیا ہے یا فریب دیا گیا ہے چونکہ ہم دیکھتے اور مشاہدہ کرتے ہین کہ علم مسمریزم اور ہپناٹیزم کے ذریعہ انسانون پر ایسے عملیات کئے جاتے ہین اور لوگون کو واقعات کے دید مین مغالطے لگتے ہین۔ لیکن آج تک کوئی گائے حقیقتًا کبھی چاند پر سے نہین کودی ایسے کرتب عقل سائنس اور انسانی تجارب کے بالکل برخلاف ہین۔ اور اگر وہ شرط باز تحقیق کی رو سے اس واقعہ کو ماننا چاہے تو ہرگز باور نہ کرے گا۔

اب اس گائے کے مقدمہ مین جو حیثیت اس شرط باز کی ہے وہی حیثیت تمام حق پرستون اور قوی الاعتقاد دلون کی معجزات کے مقابل پر ہے*

اب ذرا اس بیان پر بھی غور کیجئے جو کہ **مسیح کے مر کر جی اُٹھنے کے قائل دیتے ہین** ہم سے یہ منوایا جاتا ہے کہ قادر مطلق اور فوق الفوق خدا تعالےٰ جس نے دو کروڑ سورجون کو پیدا کیا وہ نیچے زمین پر اترا ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا صلیب پر چڑھایا گیا وہین اس کی جان نکلی ۳ دن تک قبر مین مدفون رہا اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر جا بیٹھا۔ یہ تو دعوٰی ہے اب دیکھا جاتا ہے کہ اس ہیبت ناک معجزہ کے منوانے مین کس قسم کے شواہد پیش کئے جاتے ہین کیا کوئی مرد یا عورت ایسی زندہ ہے جس نے خدا تعالےٰ کو دیکھا ہو؟ کوئی نہین۔ کیا کوئی مرد یا عورت ایسا زندہ ہے جسنے مسیح کو دیکھا ہو؟ کوئی نہین۔ تو اس وقت کوئی بھی ایسا آدمی زندہ نہین ہے جو کہ کہہ سکے کہ خدا زندہ موجود ہے یا مسیح زندہ موجود ہے زیادہ سے زیادہ اُن کا یہ قول ہو سکتا ہے کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا اور مسیح زندہ موجود ہین۔

آج ۱۹۰۰ سو سال گذر گئے لیکن کسی تاریخدان نے یہ نہ بیان کیا کہ کوئی خدا بھی زمین پر دیکھنے مین آیا ہے۔

عیسائی لوگ دوسرے مذاہب کے لقائے ربانی کے اعتقادون کا انکار کرتے ہین اور دوسرے مذاہب خدا اور مسیح کی نسبت جو اعتقاد عیسائیون کے ہین ان سے انکار کرتے ہین ہمین کوئی سبب نظر نہین آتا کہ کیون خدا کو نیچے زمین پر آنیکی پھر ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے کی اور صلیب پر جان دینے کی ضرورت پڑی وہ تو ان باتون کے بغیر ہی انسانون کو اپنی ہستی منوا اور ان کو اپنا مطیع بنا سکتا تھا۔ صرف اس بات سے اُس نے یہ تصرف نوع انسان پر حاصل نہین کیا ہے دنیا کی آبادی کی ایک تہائی نے بھی عیسویت کو آج تک قبول نہین کیا اور پھر ابھی تک ۱ فیصدی بھی ایسے عیسائی نہین ہین جنکو سچا عیسائی اور سچا ایماندار کہا جاوے۔ ان باتون سے ظاہر ہے کہ مر کر جی اُٹھنا بالکل بے سود غیر ضروری اور ایک لغو کام اور انسانی تجارب اور سائنس کے بھی برخلاف ہے۔

اچھا تو اب وہ شہادۃ جو اس کے بارہ مین پیش کی جاتی ہے کس قسم کی ہے؟ عام خیال یہ ہے کہ ان انجیلون کو متی مرقس لوقا۔ اور یوحنا نے لکھا اور یہ سب مسیح کے ہمعصر تھے اور ان سب کی زندگی مین ہی انجیلین لکھین جاکر شائع ہو گئین لیکن نئے عہد نامہ کے علاوہ اور کوئی ایسی شہادت نہین جس سے اتنا بھی پتہ لگے کہ ان رسولون مین سے کبھی کسی کا وجود بھی تھا اور جو کچھ کہ نئے عہد نامہ مین لکھا ہے اس کے سوا ہمین پولوس۔ پطرس۔ یوحنا۔ مرقس۔ لوقا۔ اور متی کا کچھ حال معلوم نہین اور نہ اسکی باہر ہمین کوئی اور تاریخی شہادت مسیح کی الوہیت کواری کے بچہ جننے۔ اور مسیح کے مردہ سے جی اُٹھنے اور آسمان پر چلے جانے کی ملتی ہے۔

اب ان واقعات کی رو سے قبل اس کے کہ ہمین یہ ہیبت ناک مسئلہ مردہ سے جی اُٹھنے کا منوایا جاوے کیا یہ ضروری نہین ہے کہ ان نوشتون کے صحیح اور قابل وثوق ہونے کے بارہ مین کافی شہادۃ ہمارے روبرو پیش کر دیجاوے۔ پیشتر اس کے کہ تم اس معجزہ کو ثابت کرو۔ پہلے اپنی کتاب کا تو ثبوت دو فرض کرو کہ یہ مقدمہ عدالت مین ایک جج کے سامنے پیش ہوتا تو اب ہم غور کرین کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا +

* یہان معجزات سے مراد مسیحی معجزات ہین جسکا نمونہ اوپر بیان ہوا کہ مسیح مردہ سے زندہ ہو کر آسمان پر جا بیٹھا وغیرہ وغیرہ نہ کہ وہ معجزات جو کہ عقل نقل اور سائنس اور انسانی تجارب سے بھی معجزہ کہلاتے ہین اور جنکو قرآن نے صداقت اسلام کے شواہد اور دلائل مین پیش کیا ہے +

ء صاحب مضمون کو حضرۃ اقدس کے دعاوی سے لاعلمی معلوم ہوتی ہے

ان نوشتوں کی طرف سے ایک وکیل پیش ہوکر بیان ...

وکیل ۔ جناب عالی پولوس نے یہ بیان کیا ہے کہ خود اس نے اور دوسروں نے معجزات دکھلائے ✤

جج ۔ کیا تمہارا ارادہ پولوس کو طلب کرانے کا ہے ۔

وکیل ۔ نہیں حضور وہ تو مر گیا ہوا ہے ۔

جج ۔ کیا اُس نے کوئی حلفی بیان اس کے متعلق دیا ہے ۔

وکیل ۔ نہیں جناب حلفی بیان تو نہیں لیکن اس کے کچھ خطوط اندنوں شائع ہوئے ہیں اور میں ان کو شامل مثل کرانا چاہتا ہوں ۔

جج ۔ کیا ان خطوط پر اس کا حلفی بیان ہے ✤

وکیل ۔ نہیں ۔ **جج** کیا ان پر اس کے دستخط ہیں ۔ **وکیل** ۔ نہیں ۔ **جج** کیا وہ پولوس کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں ۔ **وکیل** ۔ نہیں جناب وہ صرف نقول ہیں اور اصلی خط گم ہو گئے ہیں ۔ **جج** ۔ اچھا پولوس کون آدمی تھا ۔ **وکیل** ۔ وہ یہودی الاقوام کا رسول تھا ۔ **جج** تو کیا تم طلب کرنا چاہتے ہو ۔ **وکیل** ۔ نہیں جناب وہ تو ... زندہ نہیں ہے ۔ **جج** ۔ تمہارے اس فرضی گواہ پولوس کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہوا ۔ **وکیل** ابھی اسے دو ہزار برس نہیں ہوئے ۔ **جج** ۔ دو ہزار برس کا مردہ ۔ کیا تم اتنی دراست ... پیش کر سکتے ہو جس سے ثابت ہو کہ اس کا وجود کبھی بھی صفحہ ہستی پر تھا ۔ **وکیل** ۔ صرف قرائن اور قرائن سے کچھ معلوم ہو سکتا ہے ۔

جج ۔ میں ایک ایسے گواہ کے بیانات پڑھنے کی ہرگز تم کو اجازت نہیں دینا جو کہ پہلے دو ہزار برس سے مردہ مانا جاتا ہے اور نہ اس کی نامزدہ چٹھیوں کو بطور شہادت کے قبول کرتا ہوں ۔ **وکیل** حضور اب میں یہ ظاہر کرانا چاہتا ہوں کہ مسیح کو مردہ سے جی اُٹھتے ہوئے مریم مگدلینی اور ایک رومی سپاہی نے دیکھا ۔ **جج** ۔ اس سپاہی کا نام کیا ہے ۔ **وکیل** مجھے اسکے نام کا علم نہیں ۔ **جج** ۔ اچھا اس کو بلاؤ ۔ **وکیل** ۔ جناب وہ تو مر گیا ہوا ہے ۔ **جج** ۔ کوئی اُس کا بیان یا اظہار ۔ **وکیل** ۔ کوئی نہیں ۔ **جج** ۔ اُس کی گواہی کو خارج کرو ۔ اور مریم مگدلینی کو طلب کرو ۔ **وکیل** ۔ وہ بھی مردہ ہے لیکن میں دکھاؤنگا کہ اس نے مسیح کے حواریوں کو کہا کہ ۔

جج ۔ جو کچھ اُس نے حواریوں کو کہا وہ کوئی شہادت نہیں ہے ۔ **وکیل** ۔ بہت اچھا حضور ۔ اب میں متی ۔ مرقس ۔ لوقا اور جان وغیرہ کے بیانات پیش کرتا ہوں ۔ **جج** ۔ ان لوگوں کا اصل نام کیا کیا ہے ۔ **وکیل** مجھے ان کا مطلق علم نہیں ہے ۔ **جج** ۔ کیا تحقیق کرکے بتلاؤ گے **وکیل** ۔ متی بیان کرتا ہے کہ

جج ۔ کیا متی کو طلب کرنا چاہتے ہو ۔ **وکیل** نہیں جناب وہ تو مر گیا ہوا ہے ۔ **جج** ۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے جی اُٹھنے کو ثابت کرنے کے لئے خود تم کو بھی مر کر جی اُٹھنا پڑے گا ۔ کیا مرقس اور لوقا بھی مر گئے ہوئے ہیں ۔ **وکیل** ۔ ہاں جناب ۔ **جج** ۔ وہ کون تھے ۔ **وکیل** مجھے اس کا علم نہیں ۔ **جج** ۔ ان کے جن بیانات کا تم حوالہ دینا چاہتے ہو کیا وہ ان کے اپنے دستخطی ہیں ۔

وکیل ۔ انھوں نے خود تو ان کو نہیں لکھا اور نہ یہ ان کے اپنے بیانات ہیں بلکہ ان کے بیانات کے مطابق کسی کے بیانات ہیں ۔ اور درحقیقت یہ تمام بیانات ترجمہ کی نقلوں کے ترجمہ کی نقلیں ہیں ۔ **جج** ۔ ایسی سنی سنائی شہادت کو کسی نے نقل کیا اور پھر بعد ازاں کسی نے ترجمہ اور نقل در نقل کیا ۔ **وکیل** ۔ مجھے علم نہیں ۔ **جج** کیا ان نقلوں کی اصل مضمون پر نظر ثانی کی اور ان کو دیکھا اور ہر حرف کو صحیح کیا ۔ **وکیل** ۔ مجھے اس کا علم نہیں ۔ **جج** ۔ کیوں تم کو کسی بات کا بھی علم نہیں ہے ۔ **وکیل** کیونکہ کوئی شہادۃ اس امر کی نہیں ملتی کہ سوا اس کے کہ مصنف مر گئے ہوئے ہیں ان کا مذاق کا کسی نے نام بھی سنا ہو ✤ **جج** ۔ ایسا مقدمہ آج تک میری سماعت میں نہیں آیا اور میں ان کا مذاق کا حوالہ دینے کی ہرگز آپکو اجازت نہیں دیتا اور نہ یہ کسی قسم کی شہادت ہے ۔ کیا کوئی شہادۃ ہے ۔ **وکیل** نہیں جناب ۔

اس کے بعد مسٹر بلاچفورڈ فرماتے ہیں کہ ارکین نے جو شہادت مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کی دی تھی قانونی طور پر اس کی یہ حقیقت ہے جو اوپر دکھلائی ہے ۔ اور جس شخص کو شہادتوں کے وزن کرنے کا تھوڑا سا ملکہ بھی ہوگا تو وہ اس بارہ میں دیکھ لیگا کہ

اول تو کوئی بیرونی شہادت اس کے بارے میں مطلق نہیں ہے جو کچھ ہے وہ عہد نامہ میں ہے جو کہ صرف عیسائیوں کے نزدیک ایک مستند کتاب ہے ۔ دوسرے کوئی بھی ایسا ذریعہ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ انجیلیں کس سنہ میں لکھی جاتی دیکھی ہوں تیسرے یہ کہ پولوس کی شہادت بھی کوئی عینی شہادت نہیں ۔ چوتھے یہ کہ اگرچہ اس امر کی کچھ شہادت ہے کہ بعض انجیلوں کا پتہ اول صدی میں ہی لگ گیا تھا لیکن اس امر کی کوئی شہادت نہیں ہے کہ موجودہ مروجہ انجیلوں کا اس وقت کوئی وجود تھا ۔ پانچویں اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ موجودہ انجیلوں اور رسولوں کے خطوط اصل مسودہ کو ان لوگوں نے ترتیب دی جنھوں نے مسیح کو دیکھا اور یہ آدمی بڑے دیانتدار اور قابل اعتبار بھی ہوں تو بھی یہ اطمینان کیسے حاصل ہو سکتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے اُس وقت لکھا تھا وہی بلا کسی تغیر و تبدل کے ہم تک پہنچا ہے ✤

نظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

از منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

الٰہی میں اک بندۂ پُر خطا ہوں ۔ گناہوں میں اپنے سدا مبتلا ہوں

تیری یاد کو ہم نے دل سے بھلایا ۔ کیا ظلم جانوں پہ اپنے خدایا
نہ کی تو نے گر دستگیری ہماری ۔ تو ڈوبے گی طوفاں میں کشتی ہماری
الٰہی تو کر ناصر دین کی نصرت ۔ ذلیل اسکو رکھ جس کو ہو دین کی ذلت
نہ شرک و بدعت کا کر کار خانہ ۔ دکھا خاتم الانبیا کا زمانہ
تو کر دین حق سارے دینوں پہ غالب ۔ ہوں اخلاص سے سب کے سب حق کے طالب
دلوں کو منور کرے تیری ہستی ۔ ہو دنیا سے نابود باطل پرستی
جدہر دیکھیں آویں نظر سب موحد ۔ موحد بھی اخلاص مند اور مجاہد
مٹا سارے مردہ پرستی کے فتنے ۔ رہ دین احمد میں حائل ہیں جتنے
ترا شکر کیونکر ادا ہو خدایا ۔ ہمیں اپنی رحمت سے یہ دن دکھایا
مسیح زماں اور مہدی دوراں ۔ رہے منتظر جس کے لاکھوں ہی انساں
رسول خدا نے سلام اسکو بھیجا ۔ بتائے ہیں پھر نشاں اسکو صدہا
احادیث میں اس کا حلیہ لکھا ہے ۔ وہ عیسیٰ جدا اور یہ عیسیٰ جدا ہے
وہ عیسیٰ نبی تھا موسیٰ کا یار و ۔ یہ عیسیٰ محمدؐ کا خادم ہے پیار و
خدا نے جو قرآن میں بولی شہادۃ ۔ احادیث میں درج ہے جس کی بابت
گواہ جس کے ملہم من اللہ بھی ہیں ۔ کئی صاحب کشف و رویا بھی ہیں
شہادت پہ جسکے زمین آسماں ہو ۔ گواہ ہیں شمس و قمر کا بیاں ہے
نشاں کیا ملا ہر قحط اور وبا سے ۔ نہیں مخفی لوگوں پہ طاعون کے حملے
ستارہ بھی دمدار موقعہ پہ نکلا ۔ ادہر حج کے بند ہونیکو دیکھا
زمانہ کی حالت کا بھی اقتضا ہے ۔ پتہ ذرہ ذرہ نے اس کا دیا ہے
غرض عین موقع پہ آیا ہے مہدی ۔ ہزاروں نشان ساتھ لایا ہے مہدی
وجود اس کا خود حجۃ اللہ ہے یارو ۔ یقین گر نہیں ہے تو آپ آزما لو
اسے دیتے ہو کس لئے گالیاں تم ۔ کچھ اپنا ہی کرتے ہو یارو زیاں تم
خدا جانے اس نے برا کیا کیا ہے ۔ جہاں بھر میں دین کا ڈھنڈورا دیا ہے
ہمیں تین باتوں کا کرتا سدا ہے ۔ ہزاروں طرح سے عیاں کر چکا ہے
اوّل کہ اسلام مذہب ہے اصلی ۔ مطابق ہے فطرۃ کے باقی ہیں نقلی
خدا کی طرف سے یہ پیغام سن لو ۔ ہے اس میں ہمیشہ کا آرام سن لو
ہے اسلام ہی سچا اور زندہ مذہب ۔ سوا اس کے جھوٹے ہیں اور مردہ مذہب
دوم یہ کہ کہتا ہے سارے جہاں کو ۔ بڑا موقع ہے یارو آج آزما لو
سوم مصطفےٰ کی رسالت کو مانو ۔ شفیع اسکو مخلوق و خالق میں جانو
محمدؐ کا ثانی ہوا ہے نہ ہوگا ۔ نہ آدم نہ نوح اور نہ موسیٰ نہ عیسیٰ
شفیع الورا خاتم الانبیا ہے ۔ خدا کی طرف سے سند دے رہا ہے
خدا کے سوا سب سے رتبے میں اعلیٰ ۔ جہاں سارا خادم وہ ہے سب کا آقا

باقی دارد

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا ۔

Registered L No 288

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد صلعم کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

چودہوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد صلعم کا

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی اللہ داع

البدر

نمبر ۳۵ | قادیان دارالامان - ۱۸ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

حضرت اقدس کیطرف سے جماعت کو ارشاد

چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور مگراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہین ان کو دور کر کے دنیا کے عام لوگون کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جسکو دوسرے لفظون مین احادیث صحیحہ مین کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے اس لئے اور انہین اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصون مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلون پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہین - لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہین - اگر خدا نخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا - اس لئے مین پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردون کو اس طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد مین جہان تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاوین دنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے - اور جب انسان ایک ضروری وقت مین ایک نیک کام کے بجا لانے مین پوری کوشش نہین کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہین آتا - اور خود مین دیکھتا ہون کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہون اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے - پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی مین میری منشا کے مطابق میری اغراض مین مدد دیگا مین امید رکھتا ہون کہ وہ قیامت مین بھی میرے ساتھ ہوگا - اور جو شخص ایسی ضروری مہمات مین مال خرچ کریگا مین امید نہین رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال مین کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال مین برکت ہوگی - پس چاہیے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لین کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ اس راہ مین خرچ کرین تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہین ہوگا یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم مین وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتین انتظار کر رہی تھین اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتون سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت مین داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ مین خرچ کریگا - یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہین کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہین کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی - صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو - پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم مین سے خدا سے محبت کر کے اس راہ مین مال خرچ کریگا تو مین یقین رکھتا ہون کہ اس کے مال مین بھی دوسرون کی نسبت برکت دیجائے گی کیونکہ مال خود بخود نہین آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے - پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ مین وہ خدمت بجا نہین لاتا جو بجا لانی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا - یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے - بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے - اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال

www.aaiil.org

کا دیگر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجالا کر خدا تعالےٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ **اس کا احسان ہے کہ تم کو اس خدمت کے لئے بلاتا ہے**

اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دیگا کہ اس کی خدمت بجالائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل مین تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہین۔ مین بار بار تمہین کہتا ہون کہ خدا تمہاری خدمتون کا محتاج نہین ہان تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو یہ الہام ہوا تھا کہ لا الٰہ الا انا فاتخذنی وکیلا۔ یعنی مین ہی ہون کہ ہر ایک کام مین کارساز ہون۔ پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسرے کا اپنے کامون مین کچھ بھی دخل مت سمجھ۔ جب یہ الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہین کہ خدا تعالےٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرۃ نہین کہ مین فوت ہو جاؤن اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت مین چھوڑ جاؤن مین یقیناً سمجھتا ہون کہ بخل اور ایمان ایک ... دل مین جمع نہین ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہین سمجھتا کہ اس کے صندوق مین بند ہے بلکہ وہ خدا تعالےٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہین کہ مین ایک کام کے لئے کہون اور کوئی شخص میری جماعت مین سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ مین نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے۔ اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمرین زیادہ ہون گی اور تمہارے مالون مین برکت دی جائے گی۔ مجھے اس بات کی تصریح کی ضرورۃ نہین کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا خدمت بجالاتے تھے اب تم سوچکر دیکھو کہ یہ خدمات ان خدمات کے مقابل پر کیا چیز ہین۔ مین تم مین بہت دیر تک نہین رہون گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہین دیکھو گے اور بہتون کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا سو اس وقت ان حسرات کا جلد تر تدارک کرو۔ جس طرح پہلے نبی رسول اپنی امت مین نہین رہے مین بھی نہین رہونگا۔ سو اس وقت کا قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادون کو اس راہ مین بیچ بھی دو۔ پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ نہین معلوم نہین کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید مین جوش مین ہے اور اس کے فرشتے دلون پر نازل ہو رہے ہین۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل مین ہے وہ تمہاری طرف سے نہین بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے پس مین بار بار کہتا ہون کہ خدمتین جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل مین مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہین اور جسقدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد کوئی ہلاک نہین نہین ہوتا۔ اور مین یہ بھی کہتا ہون کہ اس خدمت کے ساتھ دوسری خدمات مین بھی سست مت ہو۔ بہت نادان وہ شخص ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح ایک نیکی مین فتور ڈال کر دوسری نیکی بجالاتا ہے وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین بلکہ تم ان نیکیون اور خدمتون کو بھی اپنے دستور کے مطابق بجالاؤ اور یہ نئی خدمت جو بتائی جاتی ہے اسمین بھی پوری کوشش کا نمونہ دکھاؤ اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے **اس جماعت مین دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جاوے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور میری دانست مین اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ مین کوشش کرین تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہین۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔** سوائے جماعت کے سچے مخلصو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالےٰ آپ تمہارے دلون مین القا کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھون خدا تعالےٰ آپ لوگون کو توفیق دیوے۔ آمین ثم آمین

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد

ابھی ضرور پڑھ لیجئے مگر توجہ سے

میری یہ دعا ہے کہ میگزین کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ البدر کو بھی ترقی دیوے اور وہ دن قریب ہو کہ موجودہ قیمت سے بھی ارزان تر یہ جماعت مین اشاعت پا وے جیسے میگزین نے کسر صلیب کے فرض کو انجام دیا ہے اسیطرح میری اور نیز دیگر احمدی بھائیون کے لئے یہ تزکیہ نفس اور رشد اور ہدایت کا موجب ہو۔

مین اس امر پر بھی تشکر کرتا ہون کہ البدر کی ارزانی قیمت نے بہت سے احباب کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ بخوشی خاطر البدر اور میگزین کو خرید سکین میگزین اردو اور البدر کا چندہ سالانہ للعہ ہوتا ہے اور یہ ایک ایسی رقم ہے جسے سال بھر مین ہر ایک آدمی جماعت کا بخوشی ادا کر سکتا ہے اس لئے جو احباب میگزین کی اشاعت اور خریداری مین کوشش کرین وہ البدر کا بھی ساتھ ہی خیال کرین کفایت کی کفایت اور ثواب کا ثواب

محمد افضل

یورپ مین اخبار بینی

ملک یورپ مین کوئی عورت۔ مرد۔ بچہ۔ بوڑھا۔ جاہل عالم سوائے اخبار پڑھنے کے گزارہ نہین کر سکتا گاڑی بان نے گاڑی کھڑی کی اور جیب سے نکالکر اخبار پڑھنا شروع کر دیا ہے خادمہ نے گھر کے کام کاج سے فرصت حاصل کی اور اخبار کھولکر مطالعہ کر رہی ہے۔ گھر مین لوگون کی کھانون کی میزون پر اخبار کی ٹوکری ساتھ رکھی جاتی لازم ہے امیر آدمی صبح بیدار ہو کر اول کھانے کی میز پر جاتا ہے تو چائے کے ساتھ تازہ اخبار بھی پڑا ہوا پاتا ہے اور ویسی ہی کیفیت اب قسطنطنیہ مین بھی ہے اور اب کوئی مہذب ملک اور قوم نہین ہے جہان اخبارات کی مانگ نہو۔ پس جبکہ ان تمام اخبارات کی جنمین کوئی روحانی امر اور سچا آسمانی فلسفہ نہین ہوتا وہ قومین اس قدر قدر کرتی ہین تو احمدی قوم کو رشک کرنا چاہئے کہ ان کا البدر اخبار جو ان کے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات ان تک پہنچاتا ہے کس قدر قدر کے قابل ہے اور اس صورت مین جبکہ دوسرے اہل اسلام اور دیگر اقوام مین یہ اخبار بہ لحاظ اپنے مضامین کے اشاعت نہین پا سکتا تو اگر احمدی احباب اس کی اشاعت اور استحکام مین امداد نہ فرماوین گے تو اور کون اس کام کو سرانجام دیگا

حضرۃ اقدس کے ارشاد کیموافق مفصلہ ذیل اصحاب نے امداد فرما کر اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے

خواجہ کمال الدین صاحب عہ — جماعت سیالکوٹ معرفت ماسٹر غلام محمد صاحب ۵

حکیم محمد حسین صاحب قریشی عہ — حافظ معین الدین صاحب عہ

چودہری نواب خان صاحب ۵ — سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا للعہ

حکیم فضل دین صاحب عـہ — جماعت شملہ معرفت برکت علی صاحب للعہ

منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر البدر لعہ — جماعت پشاور للعہ

منشی محمد اسحاق صاحب اوورسیر سے — شیخ نور احمد صاحب للعہ

میان نجم الدین صاحب صہ — میر مردان علی صاحب حیدر آباد دکن

ماسٹر عبدالرحمٰن للعہ — منـعہ

مفتی محمد صادق صاحب عہ — ڈاکٹر محمد حسین صاحب بھیرہ ۵

شیخ غلام احمد صاحب نثر فروش للعہ

منشی نبی بخش صاحب ۸ منشی اللہ داد صاحب ...

الہامی کتاب کی پہچان

مضمون نمبر ۱

متبدی اور ناتجربہ کار انسان بعض دفعہ عالم حیرت میں پڑکر یہ سوال کر بیٹھتا ہے کہ دنیا کی بہت سی پیش کردہ کتابوں میں سے کس کتاب کو .... اختیار کیا جاوے جس پر عمل درآمد کرنے سے وہ خدا کو پالے اور اسی دنیا میں اس کو خدا تعالےٰ کی برتر اور مقتدر ہستی پر کامل یقین آجاوے۔ پس ایسے سائل کو چاہیئے کہ وہ دیکھ لے کہ کونسی کتاب صفات باری تعالےٰ کے بیان کرنے میں کامل ہے اور اس میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے۔ یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم کے بارہ میں کیا بیان کیا ہے۔ انسان کے نفس کے بارے میں اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن اور اس کے حقوق فیمابین کی نسبت کیا تعلیم ہے۔ عام قوانین قدرت سے اس کتاب کی تعلیم منافی نہو اور انسان کو شبہات کی تاریکی سے باہر نکالنے کے لئے کثرت سے اس میں سامان موجود ہوں کیونکہ الہامی کتاب کی منجانب اللہ ہونے کی یہی بڑی شناخت ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کا علم اور قدرت بیان کرنے میں کامل البیان ہو۔ اور حق العباد کے بیان کرنے میں پورا حق ادا کر سکے اور اس میں ایسے قوانین مستمرہ پائے جائیں جن پر عمل درآمد کرنے سے انسان ایسے مقام یقین تک پہونچ جائے کہ گویا خدا کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہے اور اس میں ایسے واقعات عظیمہ پائے جائیں جو آئندہ زمانہ میں ظہور پذیر ہوتے رہیں اور وہ قوانین ایسے نہوں جن کا انحصار فقط قیاسی ڈھکوسلوں اور انسانی تجاویز پر ہو بلکہ ان میں ایسے عظیم الشان قومی اور ملکی اور اخلاقی اور تمدنی تغیرات کا علم بھی ہو جو انسانی بہبود سے تعلق رکھتا ہو اور جس میں اس کتاب کے لانیوالے کے دعوے کے ساتھ اس کی اپنی عظمت اور جلال کا بیان ہو اور اس میں مدعی کتاب کی اپنی فتح اور اس کے دشمنوں کی شکست۔ اپنی عزت اور مخالفوں کی ذلت۔ اپنا اقبال اور مکذبوں کے زوال کا ذکر ہو اور یہ امورات نہ فقط بنی نوع انسان تک محدود ہوں بلکہ اجرام فلکیہ آسمان پر اور ذرات زمین مدعی کتاب کے شاہد عادل ہوں اور وہ قوانین مستمرہ ایسے غیر متبدل طریق اور ایسی علی اور فصیح زبان میں بیان ہو جس کی نظیر ملنی ناممکن ہو اور اس میں یہ تاثیر پائی جاوے کہ صاحب کتاب کے ساتھ محبت کرنے اور اس کی اتباع سے یہ نتیجہ پیدا ہو کہ تابع متبوع کی برکات اور انوار اور نکات سے علیٰ قدر مراتب پورا پورا حصہ لے سکے۔

انسان چونکہ فطرتاً اس امر سے عاجز اور درماندہ ہے کہ وہ اپنی سعی اور محنت سے ایسے قوانین بنا سکے جو دائماً اس کے اور اس کی آئندہ نسلوں کے لئے کارآمد ہو سکیں یا ایسے واقعات عظیمہ جو آئندہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہوں از خود بنا سکے یا بیان کر سکے یا ایسے از خود تراشیدہ امورات کی بنا پر کوئی تحدیانہ دعوی ہی کر سکے جس میں اسکی اپنی فتح اقبال اپنی عظمت اور مخالف کی ذلت درج ہو اور چونکہ ایسے امور اور واقعات بیان کرنا خاص خدا تعالےٰ کا ہی فعل ہے اس لئے اس وراء الورا اور قادر مطلق ہستی نے انسان پر رحم فرما کر اپنی قدرت علی الاطلاق اور ربوبیت اور مالکیت کے اثبات کے لئے ایسے واقعات کا اپنی کتاب میں ذکر کرنا ضروری اور لابدی جانا تاکہ ضعیف البنیان انسان ایسے واقعات کو دیکھ کر علی وجہ البصیرت اس کی راہ میں ہر ایک مجاہدہ کی برداشت کرنے میں ایسا انبساط اور سرور اور لذت محسوس کرے اور اس کی رضا حاصل کرنے میں غیر اللہ سے کلی انقطاع تبتل اختیار کرے۔ اور پھر جس قدر مذکورہ بالا امورات اور واقعات وسعت اور عظمت کم جزا اپنے اندر رکھتی ہوگی۔ اور ان کا وقوع صفائی اور جلاوت سے ہوگا اسی قدر اس کتاب اور صاحب کتاب کی عظمت دنیا پر ثابت ہوگی۔

ان تمام مذکورہ بالا باتوں کو مدنظر رکھکر جب ہم وہ تمام کتابیں جن کے الہامی ہونے کا دعوےٰ کیا جاتا ہے اس معیار پر لگا کر پرکھتے ہیں تو بالضرور ہمکو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ آج صفحہ روزگار پر صرف ایک ہی کتاب ہے جو اپنے دعاوی کو دلائل قاطعہ کے ساتھ اس معیار پر رکھ کر پورا اتر سکتی ہے وہ کتاب کونسی ہے وہ قرآن شریف ہے اور صرف ایک ہی صاحب کتاب ہے جس کی روحانی تاثیر اب تک اسیطرح دلوں پر اثر کر رہی ہے جیسے کہ وہ پہلے تھی اور وہ ذات پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس سے محبت کرنے سے انسان ان برکات کو پالیتا ہے جو ایک برگزیدہ انسان میں ہونے ضروری ہیں۔ قرآن شریف ہی ایک ایسی افضل اور اعلی اور کامل اور مکمل کتاب ہے جو قوانین فطرتیہ مستمرہ اور امور غیبیہ کے بیان میں ایک بحر ذخار اور دریائے ناپیدا کنار کی طرح موجزن ہے اور جس قدر انسان صدق دل اور استقلال کے ساتھ طالب حق بنکر اس سمندر میں غوطہ زنی کرتا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت سے خدا تعالےٰ سے ملتجی ہوتا ہے اسی قدر وہ مقصود کے دولت سے مالامال ہو جاتا ہے۔

دوسرے مضمون میں ہم خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کے علم اور قدرت کی بارہ میں طالب حق کے لئے لکھینگے انشاء اللہ تعالےٰ

ن - ب

نظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از منشی گلاب الدین صاحب رہتاسی

ہے سوم مصحف پاک پر لاؤ ایمان بغیر اس کے بچ ہی نہیں سکتا انسان
مکمل ہدایت اگر ہے تو قرآن مہیمن کتابوں پہ ہے صرف فرقان
مجسم پُر رحم اور نور و شفا ہے بصیرت ہے آئینہ حق نما ہے
کتابوں میں بھی یہ ہی کرتا بیان ہے یہی اشتہاروں سے ہوتا عیاں ہے
بہت شرک و بدعت سے بیزار ہے وہ یہی کرتا ہر جا پہ تکرار ہے وہ
مریدوں سے لیتا ہے اقرار پہلے دم مرگ تک وہ شرک سے بچیں گے
رسول خدا نے یہی تو کہا تھا مرے بعد اک وقت آئیگا ایسا
عروج اس قدر شرک و بدعت کا ہوگا نہ ہوگا پتہ دین اصلی کا اصلا
مگر سب سے بڑھکر صلیبی ہو فتنہ بھلے بھولے اتنا کہ ممکن ہو جتنا
مسلمان بھی تائید اس کی کرینگے مسیح کو اٹھا آسمان پر دھرینگے
نہ خوف خدا اور نہ پاس محمدؐ مسیح چھین لیگا لباس محمدؐ
جب ہوگئے شان سرور انبیاء کی تب آ دیگی غیرت میں غیرت خدا کی
محمدؐ کی امت سے عیسیٰ ہو پیدا کہ مہدی بھی ہو دوسرا نام جس کا
نشانوں میں کچھ کسر باقی نہیں ہے اسی کے مطابق غرض ہر کہیں ہے
نصاریٰ مسیح کو خدا جانتے ہیں کبھی اسکو ابن خدا مانتے ہیں
وہ کہتے ہیں خالق ہے ارض و سما کا بتاتا ہے ہاتھ ہے عمل میں خدا کا
بتاؤ مسیح کے سوا کوئی ایسا مع الجسم دہنے خدا کے ہو بیٹھا
محمدؐ کی امت کو بھی وہ سنوارے خدا اسکو جب آسمان سے اتارے
جب عیسیٰ کو اتنا بڑھاتے ہیں یارو محمدؐ کا رتبہ گھٹاتے ہیں پیارو
مسلمانوں اب ڈوب مرنے کی جا ہے تمہاری سمجھ بوجھ کو کیا ہوا ہے
زبان سے ہی اُن کے ہم آوازہ ہو تم کہ عیسائی بننے پہ آمادہ ہو تم
گلاب اک اشارہ ہے عاقل کو کافی نہ ہو سنو نشان سست جاہل کو کافی
عبادت کی جا چند کلموں ازلی ہے سخاوت کی جا چند رسموں ازلی ہے
دیا چھوڑ قرآن سب نے خدا یار محمدؐ کی سنت کو دل سے بھلایا
احادیث کو سمجھیں قرآن پہ قاضی مقدم سمجھتے ہیں مذہب رواجی
بھلا ایک امت کے ہوں اتنے فرقے بہتر تہتر دیا اس سے بڑھ کے
جو قرآن سنت کو چھوڑیگا یارب وہ منہ تیری درگہ سے موڑیگا یارب
اگر مصطفےٰ خاتم الانبیا ہیں تو پھر کس لئے بدعتیں جابجا ہیں
ذرا جس نے قرآن و سنت کو چھوڑا تو بس مہر ختم نبوت کو توڑا
ہے کامل نمونہ کی لاکن ضرورت جو بالکل ہی ہو وے فنا فی النبوت
جب اصلی نمونہ محمدؐ کا آیا تو انکار سے شور سب نے مچایا

فوٹو امام الزمان مسیح دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام
دفتر البدر سے ۴؍ پر دستیاب ہو سکتا ہے محصولڈاک بذمہ خریدار ہے

کتاب سلاسل التعلیم و سیرۃ النبی مصنفہ عبدالحی عرب معہ تصاویر پہلا نمبر شائع ہو گیا ہے۔ سلاسل التعلیم معہ تصاویر ہر سیرۃ النبی

کسرِ صلیب

مار آستینن

عیسائیون کے ایک ماہوار رسالہ بنام **ترقی** جلد ۲ نمبر ۸ مین ایک مضمون بعنوان حضرت مسیح کی موت اور بعثت کا اثبات نکلا ہے جس سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ منجملہ کسر صلیب کے ان اسباب کے جو کہ خدا تعالےٰ نے اندنون حضرة مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگانے کے لئے پیدا کئے ہین ایک یہ بھی سبب ہے کہ ہندوستانی عیسائی اب اپنے مذہب کے لئے مار آستینن بنتے جاتے ہین اور جیسے یسوع کے ایک حواری نے روپیون کی خاطر اپنے استاد کو دشمنون کے حوالہ کر کر اس کی خدائی مین بٹا لگا دیا اور جس کے لئے یسوع کی قوم کو کفارہ اور لعنت کا مسئلہ گھڑنا پڑا - اسی طرح اب یہ ناخلف حواری بھی یسوع کے پیچھے ہاتھ دہو کر پڑے ہین کہ زبان سے تو کلمہ یسوع کا پڑھتے ہین مگر ڈھنگ وہ اختیار کرتے ہین جس سے یسوع جھوٹا اور کاذب ثابت ہوتا ہے اس سے پیشتر ہی بچارے کی کونسی ایسی پیشین گوئیان ہین جو اس کی صداقت کا معیار ہون لیکن اگر کوئی پیشگوئی بھولے بھٹکے سے ایسی ہے بھی کہ بمصداق ؎ گاہ باشد کہ کودکے نادان بغلط برہدف زند تیرے وہ کسی وجہ سے ٹھیک بیٹھ جاتی ہو تو یہ مار آستین ہندوستانی عیسائی ہرگز نہین چاہتے کہ وہ ٹھیک ثابت ہو- البدر مین کسر صلیب کے عنوان کے نیچے ہمنے اکثر اہل یورپ کی رائے جو کہ عیسائیت کی نسبت ہے لکھا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ لکھینگے وہ اہل الرائے تو کھلم کھلا مسیحی مذہب کی مخالفت کر رہے ہین اگرچہ وہ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہین لیکن وہ اپنے آپ کو بحیثیت مذہب کے ہرگز عیسائی نہین کہتے بلکہ بلحاظ ایک قوم کے عیسائی شمار کرتے ہین لیکن ہندوستان کے عیسائی بہ لحاظ مذہب کے عیسائی ہو کر پھر وہ کام کرتے ہین جس سے ان کا صلیبی مذہب خود پاش پاش ہو جیسے کہ اس رسالہ ترقی مین اس امر کو ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہو کہ مسیح صلیب پر ضرور مرا - ضرور اس کی دعا ایلی ایلی لما سبقتنی نہ سنی گئی اور اسے وہ دن نصیب ہوا کہ کم سے کم وہ خدا کے ان برگزیدون مین شمار ہوتا جن کی دعا ئین اڑی مشکل کے وقت سنی جاتی ہین -

یسوع کے ان نشانون مین سے جن کا ذکر اس نے یہود سے وعدہ کیا تھا کوئی بھی پورا نہ ہوا اور اسی لئے یہود اس کے دشمن بنے اور جب انہون نے اور نشان طلب کئے کہ اچھا وہ تو گئے گذرے اب کوئی اور نشان ہی دکھاؤ تو اس نے کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان مانگتے ہین مگر سوائے یونس نبی کے نشان کے اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جاوے گا گویا مسیح نے خود مہر لگا دی تھی کہ صرف یہی ایک نشان ہے جو ظاہر ہوگا اور اس سے تم مجھے سچا سمجھ لینا پس اس نشان کی تصدیق اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب مسیح صلیب پر نہ مرے - کیونکہ یونس نبی کا نشان کیا تھا صرف یہی تھا کہ جب اُسے کشتی والون نے سمندر مین ڈال دیا تو ایک مچھلی نے اُسے نگل لیا اس مچھلی کے پیٹ مین جو بطور قبر تھی یونس زندہ داخل ہوا اور تین دن تک اس مین زندہ ہی رہا اور دعائین کرتا رہا اور پھر زندہ ہی اس کے پیٹ سے نکلا اور نکلنے کے بعد زمین پر ہی رہا اور زمین پر فوت ہوا - غرض کہ مسیح نے یہود کو بتلایا کہ یہی میرا حال ہوگا کہ مین بھی بظاہر تو موت کے منہہ مین ڈالا جاؤنگا اور جیسے ان کشتی والون نے تو یونس کو اپنی طرف سے مار ہی ڈالا تھا مگر وہ پھر بھی زندہ رہا اسیطرح یہود اپنے زعم مین تو مجھے مار دینگے لیکن مین زندہ ہی رہونگا اور ان کو دھوکا لگیگا اور قبر مین تین دن تک مین زندہ رہونگا اور پھر نکل کر اسی زمین پر زندگی بسر کرونگا جیسے یونس نے کی اور پھر یونس کی طرح زمین پر ہی مرونگا - غرضکہ مسیح کا یہ نشان یونس والا اسی وقت نشان ٹھہر سکتا ہے جب کہ مسیح کو صلیب پہ موت نصیب ہوا اور وہ زندہ قبر مین داخل ہو مگر یہ مسیح کے دشمن اسی بات پر زور دیتے ہین کہ مسیح کو جھوٹا ملہا جاوے اس کی پیشگوئی غلط ثابت کی جاوے - اس کے دشمنون کو (یعنی یہود) کو ڈگری دی جاوے اور یہ کہا جاوے کہ صلیب پر مر کر کفارہ ہوا جو کہ واقعات کے صریح خلاف ہے اور عیسائیت کے نادان دوست یہ نہین خیال کرتے کہ اس سے خود انہی کے مذہب پر زد آتی ہے کہ مسیح کی زندگی مین صرف ایک ہی ایسا نشان ہی کہ جسپر زور دیا جا سکتا ہے کہ وہ پورا ہوا اور مثل یونس نبی کے مسیح صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ رہا اور زمین پر ہی مرا

ترقی کے مضمون نگار نے اہل اسلام کو عیسائیت کا نادان دوست اس لئے قرار دیا ہو کہ وہ کسی نبی کی ایسی ناکام موت کو جو کہ مسیح کو پیش آئی اس کی نشان نبوت کے خلاف خیال کرتے ہین اور اسی لئے وہ یہ تسلیم نہین کرتے کہ مسیح ہی صلیب پر چڑھا بلکہ ایک شخص اس کی شکل بنگیا تاکہ مسیح کی نشان مین فرق نہ آوے اور وہ کاذب مدعیان نبوت کی فہرست مین شامل نہو سکے لیکن اُسے معلوم نہین کہ یہ عقیدہ ہرگز اہل اسلام کا نہین کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور بنگیا تھا اہل اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم بڑے بین دلائل سے صعود مسیح کی نفی کرتا ہے اور طبعی مسیح کی موت کا قائل ہے احادیث سے بھی اسیطرح مسیح کی طبعی وفات ثابت ہی - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب تھا آئمہ اربعہ اور دیگر بزرگان ملت ہرگز سے ہرگز صعود مسیح کے قائل نہین ہین سب طبعی وفات کے قائل ہین حتی کہ اس زمانہ کے امام نے تو جن دلائل نیرہ سے اس صعود کی نفی کو نقلاً و عقلاً و الہاماً ثابت کیا ہے اس کی نظیر زمنہ گذشتہ مین بھی نہیت ملتی ہان یہ عقیدہ اہل اسلام کا درست ہے کہ کسی نبی کی موت ناکامی کی موت نہین ہوتی اور اسی لئے ان کا ایمان ہے کہ مسیح صلیبی موت سے بچکر طبعی موت سے مرا - اور یہ راقم مضمون کی دہوکہ دہی ہے کہ وہ لاکن شبہ لھم کو اس دلیل مین پیش کرتا ہے کہ مسیح کی شکل کا کوئی اور آدمی بن گیا تھا - بلکہ یہ الفاظ لاکن شبہ لھم تو اسی واقعہ یونس کی تصدیق کرتے ہین کہ جیسے ان کشتی والون کو یہ شبہ گذرا کہ ہم نے چونکہ یونس کو سمندر مین ڈال دیا ہے ضرور ہے کہ وہ مر گیا ہو اسیطرح کا شبہہ مسیح کے دشمنون کو لگا کہ چونکہ ہم نے صلیب پر چڑھا دیا ہے اور یون بھی بہت سی آؤ بھگت کر لی ہو اس لئے ضرور ہے کہ وہ مر گیا ہو حالانکہ وہ مرا نہین تہا بلکہ یونس نبی کی طرح زندہ تھا اور پھر یونس نبی کی طرح زمین پر ہی فوت ہوا چنانچہ اس کی قبر سری نگر کشمیر محلہ خانیار مین موجود ہے پس ہم نہایت ہمدردی سے ہندوستانی عیسائیون کو کہتے ہین کہ وہ نمک حلالی سے مشن کی خدمات کو سرانجام دیوین اور مار آستینن نہ بنین کہ خدا خدا کر کے ایک ہی پیشگوئی مسیح کی ایسی ملتی ہے جسپر پورا ہونے کا لفظ صادق آ سکتا ہے اور وہ اسی صورت مین پوری ہوتی ہو کہ یہ مان لیا جاوے کہ وہ صلیب پر نہین مرا بلکہ زندہ اترا اور طبعی موت سے بعدازان فوت ہوا +

باقی خرافات اور گندی گالیان جو کہ ترقی کے نامہ نگار نے ہمارے مخدوم اور آقا حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی ہین ان کا جواب ہم دینا نہین چاہتے بلکہ صبر سے کام لیتے ہین - ایسی گندی گالیان دیکر سوائے اس کے کہ وہ اپنے مسیحی اخلاق کا نمونہ دکھلاوین اور کیا حاصل کر سکتے ہین جب مسیح زندہ تھا تو اس نے اپنے حواریون سے کیا پھل پایا جواب مر کر وہ تم سے پالیگا +

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب - بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرة مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرة مسیح الزمان علیہ السلام نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے - نہایت عمدہ - شیرین بیان ہو - قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنے والی ہے حضرة مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہو خریداران البدر والحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت آدھ آنے کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جا سکتی ہے قیمت بلا جلد ۓ معہ جلد ۓ قیمت پارہ عم ۲ر قیمت پارہ الم ۲ر - المشتہر خاکسار فتح محمد خان

مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب +

غریب ہندوستان ہرسال ۵۴ لاکھ روپیہ پادریوں کی نذر کرتا ہے

بہت تھوڑے ہندوستانیوں کو یہ حسرت خیز سرکاری راز معلوم ہوگا کہ غریب ہندوستان ہرسال ۵۴ لاکھ روپیہ مسیحی مذہب کی اشاعت مین صرف کرتا ہے سنہ ۱۸۱۳ء سے ہندوستان مین ایک محکمہ "انڈین اکلیزیزی اسٹیبلشمنٹ" (ہندوستان کا روحانی محکمہ) کے نام سے قائم ہے جسمین سو بڑے بڑے پادریوں مثلاً لارڈ بشپ کلکتہ (جو چار ہزار روپیہ ماہانہ پاتے ہین) کو تنخواہ ہین دیجاتی ہین پادری صاحبان موصوف نہ صرف تنخواہین ہی بلکہ قابل رشک انعام۔ پنشن۔ فرلو۔ رعایتی رخصت وغیرہ وغیرہ کے بھی مستحق سمجھے جاتے ہین اور ان تمام امور کے لئے خزانہ ہند کو جو بیحد غریب ہے ۵۴ لاکھ روپیہ سالانہ پادریوں کی نذر کرنا پڑتا ہے یہ عجیب بیہودہ انصاف ہے۔ کہ ہندوستان ہندو اور مسلمان آبادی سرکاری طور پر ان واعظوں کی تنخواہین دینے پر مجبور کی جاتی ہے جو ان کے (یعنی ہندو مسلمانونکے) مذاہب کو جھٹلاتے اور ان کے عقائد کو ناقص بتلاتے ہین دنیا کے کسی اور حصہ مین ایسی منصفانہ مثال کہان ملے گی جہان ایک جماعت کو اس واعظ کی تنخواہ دینے پر مجبور کیا جائے جو شب و روز اس جماعت کی مرضی کے عین خلاف وعظ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر گورنمنٹ کہ جس کی نظر مین سب مذاہب کی یکسان عزت ہے جسطرح مسیحی مذہب کی عبادتگاہون اور اماموں کو روپیہ کی مدد دیتی ہے ملک کے دیگر مذاہب کے معبدون اور اماموں کی بھی مدد کرے تو بالکل قرین انصاف ہے +

(پیسہ)

پنجاب کے لئے ہائی کورٹ

بارہا درخواست کی گئی کہ پنجاب مین چیفکورٹ کے بجلے ہائی کورٹ قائم ہونی چاہئے جس کے جج نسبتاً زیادہ بااختیار اور آزاد ہونے چاہئین۔ لیکن یہ درخواست شاید اس وجہ سے منظور نہین ہوئی کہ ہائی کورٹ قائم ہونے کی صورت مین اس کا تعلق براہ راست صاحب وزیر ہند سے ہوگا اور گورنمنٹ پنجاب و ہند کو اس پر وہ اختیارات نہین رہین گے جو اسے اس وقت چیفکورٹ کے متعلق حاصل ہین حال مین جب ہوس آف کامنز مین بجٹ ہند پیش ہوا۔ تو پنجاب کے سابق نامور بیرسٹر سر ولیم راٹیگن نے جو آجکل ممبر پارلیمنٹ ہین۔ مذکورہ تجویز کی تجدید کی اور بیان کیا کہ حالات اس امر کے مقتضی ہین کہ پنجاب اور برہما کی چیف کورٹ کا درجہ ہائی کورٹ تک بڑھایا جاوے اور مجوزہ ہائی کورٹ کا وہی اعزاز و اختیار ہو جو ہائی کورٹ صوبجات منی کو حاصل ہے لہذا امید ہے کہ سر ولیم راٹیگن صاحب کی تجویز پر کافی توجہ کیجائیگی اور عنقریب پنجاب کو زیادہ بااختیار ہج رکھنے کا فخر حاصل ہوگا + (منہ)

فریبی تاجر

کمشنر صاحب کلکتہ لکھتے ہین کہ شہر مین ۴۸۔ کارخانے ایسے ہین جن کی دوکان شہر مین نہین مگر باہر اشتہارات بھیجتے ہین اور بڑے بڑے نام رکھے ہوئے ہین کمشنر صاحب بہادر کو منشا ہے کہ بیرونجات کے اخبارات کی واقفیت کے لئے ان ۴۸ کارخانہ داران کے نام سے مطلع کرین کہ ان کے اشتہارات کی اشاعت بند ہو اور پبلک کو ان کی وجہ سے دہوکا نہ ہونے پاوے۔ پولیس اور پریس کا فرض ہے کہ ان حکمباز تاجرون کو بیرونجات کے باشندون کو ٹھگنے سے باز رکھین +

آتشین پروانہ

دنیا مین صدہا قسم کے جانور ہین کہ جن کے بدن سے شعلے نظر آتے ہین یہ آگ فاسفورس کی آگ کے مشابہ ہوتی ہے فلاسفرون کا قول ہے اور تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ ان کے بدن کے چمکنے والے حصہ مین فاسفورس مادہ ہوتا ہے جس وقت یہ جانور پر کھولتا ہے تو مادہ کو ہوا لگنے سے آکسیجن گیس کے سبب اسمین شعاع پیدا ہوجاتی ہے۔ نر کی بنسبت مادہ مین یہ مادہ زیادہ ہوتا ہے مادہ اپنے نر کو دیکھکر فرط محبت سے زیادہ شعاع نکالتی ہے ملک ہند مین تو صرف جگنو ہی ہوتے ہین جو رات کو تارون کے جھرمٹ کی طرح چمکتے ہین اور گان کو سورج کی شعاع کے سبب بالکل معمولی کرم معلوم ہوتے ہین مگر ملک امریکہ مین اس قسم کے پتنگے قدیم اقسام کے پائے جاتے ہین جن کی شعاع ان سے بہت زیادہ ہوتی ہے امریکہ کے اصلی باشندے جن کو انڈین کہتے ہین ان پتنگون کو اپنے ہاتھ پاؤن سے باندھکر رات کو ان کی روشنی سے سفر کرتے ہین۔ عورتین رات کو ان کی شعاع مین چرخا کاتتی ہین اور گھر کا کاروبار کرتی ہین بعض آتشین کرم اس قدر بڑے ہوتے ہین کہ لوہے کے جالی دار پنجرون مین دوسرے جانورون کی طرح بند کرکے پالے جاتے ہین ان کو شیر گرم پانی مین نہلاکر رات کو پونڈے کا رس کھلاکر پالتے ہین۔ ملک افریقہ اور جنوبی امریکہ مین اس قسم کے آتشین کرم بہت ہین +

(نیر آصفی)

طبی نوٹ

حمل مین جنین کی تبدیلیان اور وزن — تین ہفتہ سے ایک مہینہ تک

جنین کی لمبائی تہائی انچ کے برابر ہوتی ہے۔ اور وزن مین گرین تک ہوتا ہے (پندرہ گرین ایک ماشہ کے برابر ہوتے ہین) جنین کی شکل اس وقت سانپ جیسی ہوتی ہے۔ ایک سرا گول اور دوسرا سرا دم کی طرح باریک ہوتا ہے۔ منہ کے موقعہ پر ایک خفیف سا نشان اور آنکھون کی دو سیاہ سیاہ نقطے نظر آتے ہین ڈیڑھ مہینہ کے بعد جنین کی لمبائی آدھ انچ سے تقریباً ایک انچ اور وزن ۴۰ گرین سے ۷۵ گرین یعنی پانچ ماشہ تک ہوتا ہے اس وقت سر اور سینہ۔ کھوپری اور چہرہ کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے ناک۔ منہ۔ آنکھون اور کانون کے سوراخ نمایان ہوتے ہین۔ ہاتھون کی انگلیون کے نشان ظاہر ہوتے ہین ناف کا نشان بھی نمایان ہوتا ہے۔ آنول کی بنیاد پڑنے لگتی ہے۔ دو مہینے کا جنین طول مین ڈیڑھ انچ سے چار انچ تک اور وزن مین آٹھ ماشہ سے بیس ماشہ تک ہوتا ہے اس وقت ناک۔ ہونٹون اور آنکھون کے پپوٹون کی بنیاد شروع ہوتی ہے آلات تناسل نمودار ہوتے ہین۔ مقعد کی جگہ ایک سیاہ نقطہ نظر آتا ہے۔ پھیپھڑون۔ جگر اور تلی کی بنیاد پڑتی ہے۔ معدہ اور انتین پیٹ کے جوف کے اندر ہوتی ہین آنول کی شکل بننی شروع ہوتی ہے تین مہینے کے جنین کا طول دو انچ سے چھ انچ تک اور وزن آدھی چھٹانک سے ڈیڑھ چھٹانک تک ہوتا اس وقت سر بہ نسبت دوسرے اجزا کے بڑا اور پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے ہونٹ اور آنکھون کے پپوٹے ایکدوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہین ہاتھون کی انگلیان ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہین اعضائے تناسل ابھر آتے ہین اگر ان کو آتشی شیشہ مین دیکھین تو نر اور مادہ مین امتیاز دکھائی دیتا ہے دل کے دونون خانے ایک دوسرے سے علیحدہ نظر آتے ہین آنول جسم سے علیحدہ ہوتا ہے۔ چار مہینے کے جنین کی لمبائی ساڑھے چار انچہ سے ساڑھے چھ انچہ تک اور وزن ڈیڑھ چھٹانک سے چار چھٹانک ہوتا ہے۔ اس وقت جنین کے بدن کی جلد کسی قدر بھاری ہوتی ہے۔ منہ کھل جاتا ہے ناخنون کی بنیاد پڑنے لگتی ہے۔ اعضائے تناسل اچھی طرح ابھرے ہوئے اور نمایان ہوتے ہین۔ پتہ کی بنیاد پڑنی شروع ہوتی ہے جسمین صفرا رہا کرتا ہے۔ کان کے اندر کی ہڈیان پوری اور مضبوط ہو جاتی ہین۔ پانچوین مہینے کے جنین کی لمبائی چھ انچ سے ساڑھے دس انچ تک اور وزن ڈیڑھ چھٹانک سے آدھ سیر آدھی چھٹانک ہوتا ہے اس وقت سر پر رُوان نمودار ہوتا ہے ناخن اچھی طرح ظاہر ہو جاتے ہین۔ دل اور گردے بھی نظر آتے ہین مثانہ بھی صاف دکھائی دیتا ہے چھ مہینے کے جنین کا طول آٹھ انچ سے ساڑھے تیرہ انچہ تک اور وزن آدھ سیر سے ایک سیر ایک چھٹانک تک ہوتا ہے جنین کے بدن کی جلد کسیقدر ریشہ دار ہوتی ہے اور اس پر ایک قسم کی گاڑھی اور لیسدار رطوبت چھائی رہتی ہے آنکھون کے پپوٹون کے کنارے ابھی سے ہو کر دکھائی دیتے ہین جگر صاف

مکتوب حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذیل کا خط ایک شیعہ صاحب کے خط کے جواب مین ہے جو کہ السید رضا مس ہمدردی رکھنے والے میرے گرامی قدر دوست سید محمد شاہ صاحب نے پشاور سے روانہ کیا ہے + (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مکرمی اخوی مولوی سید حسین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکا عنایت نامہ مجھکو ملا تعجب ہے کہ جس حالت مین اس عاجز کے الہام کی نسبت شکوک وشبہات ہین تو میرا الہام کیونکر آپکی تسلی بخش ہوگا یہ تمام دعوے بھی الہام ہی پر مبنی ہین پھر جب آپنے لکھاہے کہ آپنے حد سے بڑہکر ایک بڑے پایہ پر قدم رکھا اور کتاب اللہ واحادیث کے صریح معنون کو چھوڑ دیا تو بطرح کل حالت مین آپ کسی دوسرے الہام کو کب عزت کی نگاہ سے دیکھین گے عزیز من نہ مین نے قرآن کریم چھوڑا اور نہ احادیث رسول صلعم کو لیکن جو لوگ قرآن اور حدیث مین غور نکرین ان کا علاج مین کیا کرون۔ مین نے اپنی کتاب حمامتہ البشریٰ اور رسالہ اتمام الحجۃ اور نور الحق وغیرہ مین ان مضامین کو بسط سے لکھا ہے۔ پھر اگر کوئی نہ سمجھے تو اس کا علاج انسان کے ہاتھ مین نہین سچ کے دہونڈنے والے فروع پر زور نہین مارتے بلکہ اصول کو دیکھتے ہین پھر جب قرآن اور حدیث اور آثار صحابہ اور آئمہ دین کے صریح اقرار سے ثابت ہوگیا کہ حضرۃ عیسیٰ فوت ہوگئے تو آپکے عالم مین مسیح کو آسمان سے اتارنا چاہتے ہین اگر آپ میرے پاس آوین یا میری کتابون کو غور سے دیکھین تو مین ہرگز باور نہین کرتا کہ آپ اس بیہودہ اعتقاد سے ایک ساعت کے لئے بھی قائم رہ سکین مگر انصاف شرط ہی اور امید رکھتا ہون کہ آپ منصف مزاج ہونگے صرف قلت معلومات آپکو مانع ہورہی ہی کیا عمدہ ہو کہ آپ ایک یا دو ہفتہ کے لئے میرے پاس آجاوین تا آپ کی پوری تسلی ہو اور آپ کا ایمان اس صدمہ سے بچ جاوے جو غلط فہمی کا لازمی نتیجہ ہوا کرتا ہی۔ آپنے قلم اٹھا کر کئی باتین ایسے طور سے لکھدین جو تقوے سے بعید ہین اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ افسوس آپ کو پیشگوئیون کا حال معلوم نہین وہ تو درحقیقت پوری ہوچکی ہین مگر آپنے کتابین نہین دیکھی ہین مین آپ پر یہ الزام نہین لگاتا کہ آپنے عمداً حق سے گریز کی ہی۔ خدا تعالیٰ ہر مومن کو اس بیجا حرکت سے محفوظ رکھے مگر بیشک آپ پر یہ الزام ہے کہ آپنے باوجود بےخبری کے جلدی رائے ظاہر کردی مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ وہ جلدی نکرے اور فدک کی بابت جو آپکو گھبراہٹ ہی مین اس مین تعجب ہی کرتا ہون کہ یہ گھبراہٹ کیون ہی۔ علماء کے اتفاق سے باغ فدک غنیمت کی اس قسم سے تھا جسکو فی کہتے ہین چنانچہ علمائے شیعہ بھی اس کے قائل ہین اور قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہوتا ہے کہ فی مین نہ ہبہ ہوسکتا ہے اور نہ تقسیم ہوسکتی ہی اس صورت مین اگر حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کا دعوے کیا تو حضرت فاطمہؓ کی غلطی ہے قرآن شریف فرماتا ہے کہ فی ایک مشترک چیز ہے جسمین مہاجرین ابن السبیل اور ذو القربےٰ وغیرہ سب داخل ہین پھر وہ حضرۃ فاطمہ کو کیونکر دیا جاتا چنانچہ یہی مقدمہ حضرۃ عمر رضؓ کے خلافت کے وقت حضرۃ علی رضؓ وحضرت عباس نے حضرت عمر رضؓ کے سامنے پیش کیا تھا اور ہر ایک نے اپنے حق کا دعوے کیا تو حضرۃ عمر رضؓ نے ان کے حوالہ اس شرط سے کردیا کہ وہ اس کے متولی ہوکر وہ تمام حقوق ادا کرین جو قرآن شریف مین درج ہین اور انہون نے تقسیم کی درخواست کی تو وہ نامنظور ہوئی حضرۃ علی رضؓ نے حضرۃ عمر رضؓ کے سامنے ذکر کیا کہ باغ فدک آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کو ہبہ کردیا تھا مگر حضرت عباسؓ نے اس بیان کی تکذیب کی اور اس کی صحت سے انکار کیا غرض فی مین نہ تقسیم ہوتی ہی نہ ہبہ ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے اگر کوئی معارض حدیث ہو تو وہ ترک کرنے کے لائق ہے شیعون کی معتبر کتاب کلینی مین لکھا ہے اگر کوئی حدیث قرآن کے مخالف ہو تو وہ قبول کرنے کے لائق نہین اور آپ کی یہ کس قدر غلطی ہے کہ آپ خیال کرتے ہین کہ سلیمان داؤد کا وارث ہوا آپکو معلوم نہین کہ حضرۃ داؤدؑ کے انیس بیٹے تھے پس اگر یہ مال کے وارث ہین تو سلیمان کی تخصیص سے معنے فاسد ہوتے ہین اس لئے آیت کے معنے یہ ہین کہ داؤد کی نبوۃ و داؤد کی بادشاہی داؤد کا علم حضرۃ سلیمان کو ملا بھائیون کو نہین ملا پس یہ آیت تو اہل سنت کے مفید ہے نہ شیعہ کے کیونکہ اس آیت سے صاف پایا جاتا ہے کہ دوسرے بھائی ان چیزون کے وارث نہین ہوئے جن کا سلیمان وارث ہوا اسیطرح توراۃ سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ اپنے باپ کا وارث نہ ہوا اور نہ موسیٰ کا بیٹا اس کا وارث ہوا۔ ایسا ہی انجیل سے ثابت ہے کہ حضرۃ مسیح جن کے چار بھائی اور تھے یعنی یعقوب وغیرہ یہی بھائی حضرۃ مریم کے وارث ہوئے اور حضرۃ مسیح نے صاف لفظون مین وراثت سے دست برداری ظاہر کی پھر دیکھئے کہ یہ حدیث لا نورث وما ترکناہ فہو صدقۃ جو حضرۃ ابوبکر نے سنائی ہے اس کی ہم مضمون کلینی مین ایک حدیث موجود ہے اور کلینی شیعون مین وہ کتاب ہے جو اس کی شان مین شروع مین لکھا ہے کہ مہدی موعود صاحب الزمانؑ اس کی تصدیق کردی ہے گویا صاحب کلینی نے یہ کتاب ان کو دکھلا دی اور انھون نے اس کی صحت کو تصدیق کیا پھر جب کہ ایسی مقدس کتاب مین یہ لکھا ہوا ہے کہ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ ردی ہے اور نیز یہ کہ وراثت دنیا کا مال نہین ہوتی یہ فیصلہ شیعون کے اقرار سے ہوگیا باقی رہا یہ وہم کہ حضرۃ فاطمہ رضؓ نے کیون دعویٰ کیا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرۃ فاطمہؓ کو فدک سے کچھ ملتا ہوگا اور شاید آنحضرۃ صلعم نے مجمل طور پر کچھ فرمایا ہوگا سو بشریت سے حضرۃ فاطمہ کے اجتہاد مین غلطی ہوئی کہ انھون نے کہدیا کہ یہ سب میرا مال ہی اور قابل تقسیم ہے علاوہ اس کے اس آثار کے لفظ محفوظ نہین خدا جانے حضرت فاطمہؓ نے کیا کہا اور راوی نے کیا یاد رکیا۔ قرآن شریف مقدم ہے اور اگر حضرت فاطمہ جناب الصدیق رضی اللہ عنہ سے آزردہ ہو ہین تو کچھ بات نہین جب وہ خود غلطی پر تہین تو ان کی آزردگی کچھ چیز نہین ہی حضرۃ ابوبکر خلیفۃ اللہ تھے ان کا حکم خدا کا حکم تھا۔ والسلام خاکسار غلام احمد۔

نہہ کلنک اوتار

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شور بوم وخس

ان دنون جبکہ خدا کے فضل کی باد بہاری سے حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھون صحیح عقائد۔ راستی۔ اخلاق اور پاکیزگی کی پودے لگائے جارہے ہین اور سعید طبیعتون کی زمینین پاکیزہ اور خوش نما دل ودماغ کو معطر کرنیوالے گل وبوٹے پیدا کررہی ہین سنت اللہ کے موافق یہ ضروری ہی کہ اس کے مقابل کذب اور افترا کے خاردار بوٹے بھی ضرور نشو ونما پاوین اور وہ

تمام زمینین جوکہ اوپر سے تو پاکیزہ نظر آتی تھین مگر ان کے اندر بد اخلاقی اور ناپاک عقائد کا ایک سڑا اس مدفون تھا وحی کی بارش کے نزول سے اپنی اپنی بو دیکر سلیم الفطرت انسانون کو موقعہ دیوین کہ وہ خبیث اور طیب مین امتیاز کرین اور نور کو ظلمت سے پرکھین خدا تعالیٰ کے قانون فطرت مین یہ ضدین انسان کی راہبری کا ایک بڑا ذریعہ ہین اگر یہ نہوتین تو پھر حق اور راستی کا قدردان پیدا نہ ہوسکتا تھا کیونکہ ہر ایک شئی کی قدر و منزلت مقابلہ سے ہی معلوم ہوتی ہے اور پھول کی خوبی اور لطافت تب ہی معلوم ہوتی ہے کہ جب خار بھی اس کے پہلو مین ہون +

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را
روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
در جہالت ہاست عزّ و قدر عقل تام را

جبکہ ہمارے آقا اور مالک حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ دنیا مین کیا ہے اور اپنی صداقت کے معیار پیش کئے ہین تب سے ہم دیکھتے ہین کہ آپ کی عین حیات مین کئی مدعی اس قسم کے اٹھ چکے ہین کہ جنھون نے ایک خدا سے تائید یافتہ کی حیثیت مین دنیا کے آگے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور ان مین سے ایسا کوئی نہین ہا کہ جسکو اس جری اللہ فی حلل الانبیاء شیر خدا نے اپنے مقابلہ کے لئے نہ للکارا ہو اور پھر جو مقابلہ پر آیا ناکامی کی تلوار کا نشکار نہ ہوا ہو ہندوستان مین جس قدر مذاہب ہین انہی کے زمانہ مین ہر ایک مین ایک طبعی جوش پیدا ہوا اور فرداً فرداً ہر ایک نے کروٹ لی - ہندوؤن مین سے آریہ سماج دیو سماج - برہم سماج بنی - عیسائیون مین الیاس اور یسوع نے ڈوئی اور پگٹ کے نام پر دوبارہ جنم لیا - چوڑہون کے بزرگ بالمیک کی روح کا اپنے اندر حلول ہونیکا دعوےٰ ایک شخص امام الدین نامی نے کیا جو بلا کسی قسم کی کامیابی دیکھنے کے بڑی حسرت اور ناکامی سے مرا - ہماری رائے مین ایک صادق مدعی منجانب اللہ کے دعاوی کے وقت ایسے دوسرے دعویدارون کا پیدا ہونا ضروری امر ہے کیونکہ خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعوےٰ ایک ایسا دعوےٰ ہے جو اپنے اثبات کے لئے موٹے سے موٹے اور باریک سے باریک دلائل کو چاہتا ہے +

عام دنیا کا مذہب عموماً اسباب پرستی ہوتا ہے اس لئے ایک صادق کی تائید مین جب اللہ تعالیٰ اس کی کامیابی کے وسائل مہیا کرنا چاہتا ہے جیسے انھون حضرۃ مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے کسر صلیب کے لئے پیدا کیا تو ساتھ ہی عیسائی دنیا مین عیسویت کی تردید کے لئے ایک نفخ روح کیا ہے تو اس سے اسباب پرست دھوکا کھاتا ہے اس لئے ان کی سرکوبی کے لئے ضرور ہے کہ اور بھی ایسے مدعی پیدا ہون اور وہ بلحاظ اس کے کاذب ہین ہر ایک قسم کے ذرائع کامیابی کو حاصل کرنے کی کوشش کرین مگر چونکہ فضل الٰہی ان کے شامل حال نہین ہے اس لئے ضرور ہے کہ بالمقابل ایک مامور من اللہ کے ناکام ہوکر صادق کی صداقت پر مہر لگا دین اور اس طرح سے ایک اسباب پرست پر حق کی حجت قائم ہوا اور اسی لئے ہم کو اس امر پر کمال خوشی ہے کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر - جب اس قسم کے کاذب کہ جن کے وجود کی ایک صادق کے اثبات دعوے کے لئے سخت ضرورت تھی کیونکہ یہ ایک ایسا معیار ہے جو کہ صدیون تک جب تک دنیا قائم ہے برابر قائم رہیگا اور آئندہ آنیوالی نسلین تواریخ کے ورق گردان کر شناخت کر سکین گی - کہ فلان فلان زمانہ مین اس قدر لوگون نے منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ تو کیا مگر آخر کار انہین سے کامیابی کا تاج صرف اسی کو حاصل ہوا جو کہ صادق تھا - اور یہ نظیرین زمانہ حال اور آئندہ کے مومنون کے لئے زیادتی ایمان کا باعث ہین +

جس قدر ایسے مدعی زیادہ ہون اسی قدر صادق کے دعاوی کی ثبوت کا پہلو زیادہ قوی ہوتا ہے اور اسی لئے ہمین یہ خبر پڑھکر خوشی ہوئی ہے کہ لاڑکانہ ملک سندھ مین ایک صاحب بنام کیول رام ولد جدم داس نے نہ کلنگ اوتار ہونیکا دعوے کیا ہے اور اس کے متعلق ایک اشتہار بھی دیا ہے جس کی نقل ہم ناظرین کی اطلاع دہی کے لئے درج کرتے ہین

اشتہار

ایڈورڈ ہفتم نہ کلنک راج کیول رام نہ کلنک اوتار

عوام الناس کے لئے خوشخبری

دنیا سے رنج و محن کو دور کرنے کے اور پاکبازی کا راہ تعلیم کرنے کے لئے قادر مطلق خدا نے مجھ سے گفتگو کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ اس پاک گفتگو سے تم سب کو آگاہ کردون یہ علم جو مجھے ملا ہے سب سے اول **شہزادون اور ان کے وزیرون کو دیا جاوے گا** اور تب اسے عوام الناس کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاوے گا اس لئے مین نے ایسے امر پر ایڈورڈ ہفتم - بمبئی کے گورنر اور نیز اخبار ٹائمز آف انڈیا - سندھ سدھار - پربھات اور سندھی سکھر کے ایڈیٹرون کی طرف لکھ کر روانہ کیا ہے جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے :-

"مین کیول رام ولد جدم داس لاڑکانہ (سندھ) کا باشندہ جوکہ قادر مطلق کا بیٹا - یا پیارا - یا دوست - یا نبی ہون تم کو اطلاع دیتا ہون کہ خدا سے تعلق باندھنے مین جب مین نے اعلیٰ درجہ کا آنند حاصل کیا تو مجھے حکم ملا کہ سچا علم نوع انسان کو دون تاکہ ان کے دل ان توہمات سے نجات پاوین جن کا وہ شکار ہوئے ہوئے ہین اور ان کی اخلاقی حالت اور پاکیزگی کو جو کہ ادنیٰ ترین درجہ پر پہونچ چکی ہے اعلیٰ حالت تک پہونچاؤن - اسیطرح جیسے اس سے پیشتر اولوالعزم نبیون کو یہ صفات عطا کئے گئے تھے - اسی طرح میری درخواست پر قادر مطلق نے مجھ سے ایک مضمون پر ایک پاک گفتگو کی ہے جسکو مین نے اس کے حکم سے ایک سات سو صفحہ کی قلمی کتاب مین تحریر کیا ہے اس مقدس گفتگو کو سننے کے لئے ایک مجلس مین اپنے شاہزادون رئیسون اور عالمون کو جمع کرو - اور ایک تاریخ مقرر پر مجھے بلاؤ اور اسے سنکر بغیر رو رعایت کے اندازہ کرو اور اپنی رعایا اور کل بنی نوع انسان مین اسے شائع کرو +

اس کے متعلق صرف پربھات اور سکھر کے سندھی اخبار نے ۱۴ و ۱۸ جولائی کے اشو مین الگ الگ طعن آمیز باتین لکھی ہین - مین نے ان کو جواب مین لکھا کہ جو سلوک پہلے اوتارون سے ہوتا رہا مجھے بخوبی علم ہے - مثال کے طور پر دیکھ لو کہ سری کرشنا کو اس کے ہمعصر شہزادون اور رشتہ دارون نے عزت کی نگاہ سے نہین دیکھا اور اس کو مکھن کا چور اور اہیر کا پوت کہتے رہے - عیسیٰ ع کو اس کی قوم نے سولی پر چڑھا دیا - بارہ حواریون مین سے ۱۱ کا تو مطلق اس پر ایمان ہی نہ تھا اور ایک جو ایماندار تھا وہ بھی ایک عرصہ کے لئے قائم نرہ سکا - پیغمبر محمدؐ کو اس کے گھر مکہ سے اس کے باپنے نکال دیا اور وہ مدینہ مین رہنے کے لئے مجبور ہوئے ان کے چار دوستون مین سے بڑا دوست علیؓ تھا جسکو انھون نے اپنی لڑکی بیاہ دی تھی اور جو کہ اس دنیا کے بندھنون سے آزاد تھا - گرو نانک کا نام منکہ...... رکھا تھا اور ان کا باپ اور اولاد اس سے منکر تھی مریدون مین سے صرف گرو انگد کو انھون نے اپنا مخلص معتقد پایا اور اسی کو جانشین بنایا اس لئے اس امر کی کچھ بھی پرواہ نہین ہے اگر مجھ پر بھی ٹھٹھا اور ہنسی کی جاوے لیکن ان کو چاہئے کہ میری خط و کتابت کی خوب اشاعت کرین +

سندھی اخبار کا ایڈیٹر اپنے ۲۵ جولائی کے اشو مین لکھتا ہے کہ اس کی طرف اشاعت کے لئے لمبے لمبے لکچر روانہ کرنے بے فائدہ ہین اگر مجھے اپنی شہرت مطلوب ہے تو یہ اخبارون اور رسالون سے ہونی چاہئے -

برٹش نہ کلنک حکومت کے ماتحت ریل تار برقی - اور

تار کے خالون کے ذریعہ سے اتحاد اس درجہ تک پہونچگیا ہے کہ جو ممالک ہزارون کوس کے فاصلے پر ایک دوسرے سے ہیں اب ایک ہو گئے ہین اس نہ کلنک سلطنت کی طرح مجھ نہ کلنک اوتار کو حکمت کا ایک سمندر عطا کیا گیا ہے

تب اگر مین اپنے آپ کو نبی۔ برگزیدہ۔ یا خدا کا بیٹا پکارون تو یہ ہرگز جھوٹ نہوگا۔ مجھے اس بات کا فخر نہین کہ مین ایک معمولی کراماتی یا بنگالی معجزہ نمایا بری روحون اور اثرون کا معالج ہون بلکہ مجھے قوت بیانیہ عطا کی گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمام نوع انسان کی اس سے خدمت بجالائی جاسکے گی +

اخبار نویسون کو بھی نہین چاہئے کہ وہ صرف گپین مارتے رہین یا سرکاری ملازمون کی نکتہ چینی ہی کرتے رہین اور سب سچ کو مین نے لکھا اس کے اندراج کی کوئی جگہ ہی نہ ہو مین نے اس امر کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا ہے اور بڑی جرأت سے شاہنشاہ اس کے وائسرائے اور گورنر کو دعوت کی ہے اور اپنے منصب کے لائق اپنے آپ کو طیار کرنے بغیر مین نے یہ کام نہین کیا ہے +

اب مین تمام لوگون کو اپیل کرتا ہون کہ وہ لوکل افسرون کی معرفت اپنے بادشاہ کو جرأت دلا دین کہ وہ ایک ایسے سچے اصول کی منادی کے واسطے ایک تاریخ اور جگہ مقرر کرے

اے بھائیو خدا تم سے راضی ہوا ہے اور اس لئے اس نے یہ کام میرے سپرد کیا کہ راستبازی کی راہ مین تمہاری امداد کرون۔ جب تم اس سچے اصول کو سن لوگے تو ہمیشہ حکمت سے منور ہوگے۔ اس لئے اے بھائیو اپنے بادشاہ کو عرضیان بھیج بھیج کر جرأت دلاؤ کہ وہ سچے اصول کو سنے ورنہ تکلیف اٹھاؤ گے۔

خدا کی وصیت سے یہ اشتہار دیا گیا ہے یقین کرو اور شک نکرو۔ اس اشتہار کی نقل بادشاہ اس کے فاضل وزرا، وائسرائون گورنرون اور سندھ کے کمشنر سے لے کر مختارکارون تک روانہ کی جاوے گی +

کیول رام ولد جدرم داس
باشندہ لاڑکانہ

ملفوظات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمن

۲ ستمبر سے لغایت ۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۳ء تک

مورخہ ۵ اور ۶ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت ناساز رہی اور صرف چند کو ظہر کے وقت آپ تشریف لائے باقی کل اوقات مین آپ شامل نماز با جماعت ہوتے رہے ان تاریخون مین سوائے چند ایک کے اور کوئی اذکار قابل اطلاع ناظرین نہ ہوئے اس لئے جس قدر ہوئے ہم ان کو یکجائی طور پر ہدیہ ناظرین کرتے ہین +

رؤیا اور الہام

۳۔ ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ اسہال آنے سے میری طبیعت مین کچھ کمزوری پیدا ہوگئی۔ ایک تھوڑی سی غنودگی مین کیا دیکھتا ہون کہ میرے دونون طرف دو آدمی پستولین لئے کھڑے ہین اس اثنا مین مجھ کو الہام ہوا

فی حفاظتہ اللہ

ایک دن بوقت ظہر فرمایا کہ ہیضہ کے لئے ہم تو نہ کوئی دوا بتلاتے ہین نہ نسخہ صرف یہ بتلاتے ہین کہ راتون کو اُٹھکر دعا کرین اور اسم اعظم رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی۔ اس کی تکرار نماز کے رکوع سجود وغیرہ مین اور دوسرے وقتون مین کرین یہ خدا نے اسم اعظم بتلایا ہے +

وبائی امراض سے حفاظت

مورخہ ۹۔ ستمبر کو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو الہام ہوا۔ سلام علیکم طبتم

پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالےٰ نے یہ بتلایا کہ اس کے ان نامون کا ورد کیا جاوے۔

یَاحَفِیْظُ۔ یَاعَزِیْزُ۔ یَارَفِیْقُ

رفیق خدا تعالےٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالےٰ مین کبھی نہین آیا +

فرمایا بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہین کہ فلان فلان مقام پر کیون طاعون نہ آئی یہ ان کی غلطی ہے اصل علامت اس زمانہ کی جسمین مسیح اور مہدی نے آنا ہے طاعون ہے اس مین شرط کوئی نہین لکھی کہ وہ ضرور ہر جگہ پڑے +

جس شخص کو ہمارا علم ہوگا وہ تو فائدہ اٹھا ئیگا مگر یہ ضرور نہین کہ ہر ایک کو ہمارا علم ہو ممکن ہے کہ بعض مقاما ایسے ہون کہ ابھی تک ان کو اس امر کی خبر بھی نہین کہ ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔

خدا تعالےٰ کا کلام ایک ایک لفظ سچا ہے اور خدا تعالےٰ متقین کیساتھ ہوتا ہے۔ بڑی نشانی ہماری صداقت کی یہ ہے کہ ایک دنیا ہماری مخالفت مین ہو اور بلحاظ مال و زر و تعداد کے وہ ہم سے بڑھ چڑھ کر ہون مگر پھر ان کو کامیابی نصیب نہو اور ہم غالب ہو جاوین۔ یہ بات پیشگوئی کے رنگ مین پوری ہوتی ہے۔ اور اگر پیشگوئی نہ بھی ہوتی تو بھی یہ معرکہ تعجب انگیز تھا کہ باوجود اس کثرت کے اور جوش کے مخالفون کی کل بند وقین خطا جاوین۔ مگر ساتھ ہی یہ بتا بھی ہے کہ اس علیم اور خبیر خدا تعالیٰ نے اول ہی بتلا دیا تھا کہ باوجود اس قدر مخالفت اور تمام باتون کے یہ جماعت بڑھ جاویگی

موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بنجانا اس زمانہ کے لحاظ سے ایک راز تھا ورنہ اسیطرح کے تماشہ تو آجکل ہوتے ہین اور جب تک کہ کسی کو خود نہ بتلایا جاوے۔ تب تک وہ انسان تعجب مین رہتا ہے اسیطرح سے وہ معاملہ ایک تھوڑے زمانہ کا اعجاز تھا اب اس کی حقیقت کیا سمجھ مین آسکتی ہے مگر اس وقت ایک وسیع وقت لوگون کو دیا گیا ہے کہ وہ خوب سوچین اور سمجھین +

ایک طرح سے ہمارے مخالف قابل رحم بھی ہین انہون نے اپنی ہانڈی سب پکالی مگر وہ سڑ گئی لیکن گلی نہین ایک گروہ ان کا راتون کو اٹھکر دعائین مانگتا رہا مگر ایک نہ سنی گئی +

انسان کا جس قدر معاملہ خدا سے صاف ہوگا اسی قدر فہم بھی صاف ہوگا۔

ہر ایک سفر مین استخارہ مسنون ضرور کر لینا چاہئے +

خریداران البدر کو ضروری نوٹس

جو اصحاب ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے البدر کے خریدار ہین ان کی طرف سے ۶ر نومبر اور دسمبر ۱۹۰۳ء کی قیمت ابھی تک وصول نہین اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے آخیر تک ان کے ذمہ کا بقایا اگر وصول نہین ہوا تو یکم نومبر ۱۹۰۳ء سے اخباران کے نام بند ہوجاوے گا +

اور آئندہ ہر ایک خریدار کے آئندہ نئے سال کے لئے بھی یہی انتظام ہے کہ جس تاریخ کو ان کا حساب ختم ہوگا اس سے اگلی تاریخ کا نمبر اخبار ان کی طرف بلا وصول پیشگی قیمت جو کہ خواہ بذریعہ منی آرڈر ہو خواہ بذریعہ وی پی ہرگز روانہ نہوگا

جو اصحاب وی پی کے ذریعہ قیمت ادا کرنا چاہتے ہین ان کو لازم ہے کہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیدیوین ورنہ ہمارا یہ شیوہ ہرگز نہین ہے کہ سوائے ان اصحاب کے جن کی طرف سے ہم بین وی پی کر دیوین۔ ہمارے اس نوٹس سے وہ واجب الاحترام اصحاب مستثنےٰ ہین جن کی خدمتین نیازمندانہ طور پر ہم خود اخبار پیش کرتے ہین +

(مینیجر)

بغیر دوا کے علاج کا طریق۔ یعنی کتاب طب روحانی جسمین بطریق مسمریزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی مرحوم لودیانوی۔ بقیمت عمر علاوہ محصولڈاک۔ دفتر البدر سے مل سکتی ہے +

الواراالاسلام پریس قادیان دارالامان منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

آئینہ ہی یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رُخِ محمد کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیضِ ہی یہ غلام احمد کا

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

البدر

نمبر ۳۶ | قادیان دارالامان ۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۳ رجب ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۱ ستمبر سے ۱۳ تک کی ڈائری محفوظ نہین رہی

۱۴ ستمبر ۱۹۰۳ء

تصویر - ایک احمدی صاحب نے سوال کیا کہ گاؤن کے لوگ اس لئے تنگ کرتے ہین کہ آپ نے تصویر کھچوائی ہے اس کا ہم ان کو کیا جواب دیوین +

فرمایا کہ انسان جب دنیاوی ضرورتون کے لئے ہر وقت پیسہ روپیہ وغیرہ جیب مین رکھتا ہے جنپر تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے تو پھر دینی ضرورت کے لئے تصویر کا استعمال کیون روا نہین ہو سکتا ان لوگون کی مثال لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کی ہے کہ خود تو ایک فعل کرتے ہین اور دوسرون کو اُسے معیوب بتلاتے ہین اگر ان لوگون کے نزدیک تصویر حرام ہے تو ان کو چاہیئے کہ کل مال وزر باہر نکال کر پھینکدین اور پھر ہم پر اعتراض کرین اور یہ ملان لوگ جو بڑھ بڑھ کر باتین بناتے ہین ان کی یہ حالت ہے کہ ایک پیسہ کو تو وہ ہاتھ سے نہین چھوڑ نہیں سکتے +

۱۵ سے ۱۶ تک کوئی ذکر قابلِ ابلاغ نہ ہوا کہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا

۱۷ ستمبر ۱۹۰۳ء

آج کی کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین شام کے وقت خاکسار ایڈیٹر ایک ضرورت کی وجہ سے خود موجود نہ تھا اس لئے میرے گرامی قدر دوست ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے اس وقت کی تقریر کا خلاصہ لکھکر دیا جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ماسٹر صاحب کی یہ اعانت قابلِ قدر ہے۔ اور خدا ان کو اس کی جزائے خیر دیوے +

کشش کی ضرورت - بعض احباب کی طرف سے یہ درخواست ہوئی کہ آریون کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہ بہت بڑھتے جاتے ہین فرمایا کہ انہون نے کیا ترقی کرنی ہے۔ وہ مذہب ترقی کرتا ہے جس مین کچھ روحانیت ہوتی ہے۔ نہ اُنمین روحانیت ہے اور نہ وہ کشش مقناطیسی ہے جس سے ایک قوم ترقی کر سکتی ہے وہ ایک خاص کشش ہوتی ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کو دیجاتی ہے اور تمام پاکیزہ دلون کو وہ محسوس ہوتی ہے اور جو اس سے موثر ہوتے ہین وہ ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھلاتے ہین اور ہیرون کے ٹکرون کی طرح اُس کشش کی چمک نظر آتی ہے اور جسکو وہ کشش عطا ہوتی ہے وہ الٰہی طاقتون کا سرچشمہ ہوتا ہے اور خدا کی نادر اور مخفی قدرتین جو عام طور پر ظاہر نہین ہوتین۔ ایسے شخص کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہین اور اسی کشش سے انکو کامیابی ہوتی ہے دنیا مین جس قدر انبیاء آئی ہین کیا وہ دنیا کے سارے مکر و فریب اور فلسفے سے پورے واقف ہو کر آتے ہین جس سے وہ مخلوق پر غالب ہوتے ہین ہرگز نہین بلکہ انمین ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ ان کی طرف کھچے چلے آتے ہین اور جب دعا کی جاتی ہے وہ کشش کے ذریعہ سے ...... زہریلے مادہ پر جو لوگون کے اندر ہوتا ہے اثر کرتی ہے اور اس روحانی مریض کو تسلی اور تسکین بخشتی ہے یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ بیان مین ہی نہین آسکتی۔ اور اصل مغز شریعت کا یہی ہے کہ وہ کشش طبیعت مین پیدا ہو جاوے۔ سچی تقوے اور استقامت بغیر اُس صاحب کشش کی موجودگی کے پیدا نہین ہو سکتے اور نہ اس کے سوا قوم بنتی ہے یہی کشش ہے جو کہ دلون مین قبولیت ڈالتی ہے۔ اس کے بغیر ایک غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کی خاطر خواہ فرمانبرداری نہین کر سکتا اور اسی کے نہ ہونے کی وجہ سے نوکر اور غلام جنپر بڑے انعام و اکرام کئے گئے ہون۔ آخر کار نمکحرام نکل جاتے ہین بادشاہون کی ایک تعداد کثیر ایسے غلامون کے ہاتھ سے ذبح ہوتی رہی لیکن کیا کوئی ایسی نظیر انبیاء مین دکھلا سکتا ہے کہ کوئی نبی اپنے کسی غلام یا مرید سے قتل ہوا ہے۔ مال اور زر اور

اور کوئی اور ذریعہ دل کو اس طرح سے قابو نہیں کر سکتا جس طرح سے یہ کشش قابو کر لیتی ہے - آنحضرت صلعم کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونے سے صحابہ نے اس قدر صدق دکھایا اور انھوں نے نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی ہی سے منہ موڑا بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے وہ نہایت سرگرمی سے خدا کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا - انہوں نے کامل اخلاص سے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہیں ہوئی اور خوشی سے دین کی راہ میں ذبح ہونا قبول کیا بلکہ بعض صحابہ نے جو کہ لحظ شہادت نہ پائی تو ان کو خیال گذرا کہ شاید ہمارے صدق میں کچھ کسر ہے - جیسے کہ اس آیت میں اشارہ ہے من ہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر +

یعنی بعض تو شہید ہو چکے تھے اور بعض منتظر تھے کہ کب شہادت نصیب ہو اب دیکھنا چاہئے کہ کیا ان لوگوں کو دوسروں کی طرح حوائج نہ تھے اور اولاد کی محبت اور دوسرے تعلقات نہ تھے مگر اس کشش نے ان کو ایسا مستانہ بنا دیا تھا کہ دین کو ہر ایک شے پر مقدم کیا ہوا تھا +

لا یکونوا مومنین

کی تفسیر میں ایک نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم کو خیال پیدا ہوا ہوگا کہ مجھ میں شاید وہ کامل کشش نہیں ہے ورنہ ابوجہل راہ راست پر آ جاتا پھر وہ خود ہی اس کا جواب دیتا ہے کہ آپ میں کشش تو کامل تھی لیکن بعض فطرتیں ہی ایسی ہو جاتی ہیں کہ وہ اس قابل نہیں رہتیں کہ نور کو قبول کریں اس لئے ایسے لوگوں کا محروم رہنا ہی اچھا ہوتا ہے +

دنیا اور ما فیہا پر دین کو مقدم کر لینا بغیر کشش الٰہی کے پیدا نہیں ہو سکتا جن لوگوں میں یہ کشش نہیں ہوتی وہ ذرا سے ابتلا سے تبدیل مذہب کر لیتے ہیں اور حکومت کے دباؤ سے فوراً ہاں میں ہاں ملانے لگ جاتے ہیں مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ تک ہو گئے تھے - مگر چونکہ اس میں وہ کشش نہ تھی اس لئے آخر کار سب کے سب فنا ہو گئے غرضیکہ کسی کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل یہی ہے کہ اس کو کشش دیجاوے اور یہی بڑا معجزہ ہے جو کہ لکھو کہا انسانوں کو اس کا گرویدہ اور جان نثار بنا دیتی ہے - کسی ایک کو اپنا گرویدہ کرنا محال ہوتا ہے کوئی کر کے دیکھے تو حال معلوم ہو سینکڑوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں مگر آخر کار دلشکنی ہی ہوتی ہے چہ جائیکہ ایک عالم کو اپنا گرویدہ کر لیا جاوے یہ بغیر اس کشش کے حاصل نہیں ہوتا جو خدا اسے عطا ہو - بادشاہوں کی رعب اور دہمکیاں اور ایک دنیا بھر کا اس کے مقابلہ پر آ جانا یہ سب اس کشش کے گرویدوں کو تذبذب میں نہیں پڑنے دیتیں +

ابھی تک ان آریوں کو پتا ہی نہیں ہے کہ سچی تقویٰ کیا شئے ہے یہ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ جب اول وہ اپنی بیماری کو سمجھیں جب تک ایک انسان اپنے آپ کو بیمار نہیں خیال کرتا تو وہ علاج کیا کراویگا - تزکیہ نفس ایک ایسی شئے ہے کہ وہ خود بخود نہیں ہو سکتا اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلا تزکوا انفسکم هو اعلم بمن اتقیٰ .... کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے نفس یا عقل کے ذریعہ سے خود بخود مزکی بنجاویں گے - یہ بات غلط ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے ....

جہالت ایک ایسی زہر ہے کہ جیسے انسان چنگا بھلا پھرتا ہوا فوراً ہیضہ وغیرہ سے ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کے پیشتر گمان بھی نہیں ہوتا کہ میں مر جاؤنگا ایسے ہی جہالت ہلاک کر دیتی ہے اس کا علاج بلا انبیاء کے نہیں ہو سکتا ان کی صحبت میں رہنے سے انسان کے اندر وہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے اُسے اپنے مرض کا پتہ لگتا ہے ورنہ خشک لفاظی اور چرب زبانی سے انسان کو یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی - صرف یہ کہنا کہ ہم نے زنا نہیں کیا چوری نہیں کی اس سے تزکیہ نفس نہیں پایا جاتا اور نہ اس کا نام سچی پاکیزگی ہے یہ ایک ایسی شئے ہے کہ اس پر عمل کرنا تو درکنار سمجھنا ہی مشکل ہے جسے خدا چاہتا ہے عطا کرتا ہے یہ تو ایک قسم کی موت ہے جو انسان کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے +

مکتوب حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

علیہ الصلوۃ والسلام

جو کہ آپ نے ایک شیعہ صاحب کے جواب الجواب میں لکھا تھا اور ہمارے گرامی قدر دوست سید مدثر شاہ صاحب نے پشاور سے براہ اندراج روانہ کیا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد بخدمت محبی مولوی سید حسین صاحب

بعد از سلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - آپکا عنایت نامہ پہونچا مشفق میں نے کوئی جلدی سے نہیں لکھا میرا مطلب یہ تھا کہ حضرت جل شانہ سے کسی ایسے امر کی انکشاف کے لئے درخواست کرنا اس حالت میں قرین ادب ہو سکتا ہے کہ درحقیقت وہ امر ایسا مشکل اور پیچدار ہو کہ عقل سلیم اور رائے مستقیم اس کی نسبت کوئی فیصلہ نہ کر سکے اگر ایسا نہ ہو تو سخت بیبا کی اور شوخی ہوگی کہ ایسی باتوں میں جو خداداد فہم اور تدبر سے معلوم ہو سکتی ہیں خدا تعالیٰ سے انکشاف کی درخواست کریں یہی سر ہے کہ جو اللہ جل شانہ نے آیہ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین میں ایاک نعبد کو مقدم رکھا تا اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ جو کچھ عملی اور علمی طور پر ہم کو پہلے توفیق دی گئی ہے چاہئے کہ ہم اس کو بجا لاویں اور پھر جو ہمارے علم اور طاقت سے باہر ہو اس میں خدا تعالیٰ سے امداد چاہیں تو میں نے آپکی خدمت میں یہی لکھا تھا کہ یہ مسئلہ مجھکو صاف معلوم ہوتا ہے کہ فدک کے بارے میں حضرت خلیفۃ اللہ صدیق اکبر رضؓ پر کوئی الزام عائد نہیں ہو سکتا حدیث جو پیش کی گئی ہے اس کی تصدیق کئی صحابہ نے کی اور کئی طریقوں سے وہ ثابت ہے ماسوائے اس کے ہمارا اور اہل شیعہ کا اس میں اتفاق ہے کہ جو حدیث یا قول معارض قرآنی ہو وہ باطل ہے چنانچہ کلینی جو شیعوں کے نزدیک اصح کتب بعد کتاب اللہ ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ ہر ایک ایسی حدیث جو کتاب اللہ سے معارض ہو وہ مردود ہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ کتاب اللہ نے فے کی تقسیم کی یا ہبہ کہ جائز نہیں رکھا اور شیعہ ہم سے اس بات میں اتفاق رکھتے ہیں کہ باغ فدک فے میں سے تھا اس لئے متقدمین شیعہ نے اس اعتراض کا کسی مقام میں ذکر نہیں کیا - کیونکہ اس اعتراض کا اثر اگر کسی قدر ٹھہرتا ہے تو بلاشبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ٹھہریگا نعوذ باللہ یہ ظاہر ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس بات کے مجاز نہ تھے کہ وہ کام کریں جو قرآن کریم کے مخالف ہو جسکو رسول صلعم نے اپنی زندگی میں نہیں کیا کیونکر کر سکتے ہیں اگر آنحضرت صلعم فدک پر حضرت فاطمہ کا قبضہ کرا دیتے تو بلاشبہ یہ باغ آنحضرت صلعم کے عہد حیات سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قبضہ میں آ جاتا - تو پھر شی مقبوضہ کے مانگنے کے لئے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جانا لاحاصل تھا لیکن کوئی اعتراض حضرت فاطمہ رضؓ پر بھی نہیں اس سے میں سے ان کو حصہ ملنا یہ اتفاقیہ غلطی ہے جس سے ان کی کسر شان نہیں کہ انہوں نے یہ خیال کر لیا کہ یہ باغ قابل تقسیم ہے یہی جھگڑا حضرت عمر رضؓ کے وقت میں پیش آیا اور حضرت عمر نے حضرت علی کو فرمایا تھا کہ یہ فی ہے قابل تقسیم نہیں پس جب کہ قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہوا کہ فی میں نہ ایک خاص شخص کے لئے ہبہ ہو سکتا ہے اور نہ تقسیم ہو سکتی ہے کیونکہ وہ حق مشترک مہاجرین امہات المومنین اور ابن السبیل وغیرہ کا ہوتا ہے تو اب خواہ نخواہ اس میں دندغہ رکھنا ناانصافی

وقلت تدبر کا نتیجہ ہے میں لکھ چکا ہوں ہوں کہ اس سے زیادہ کوئی بات بیہودہ نہیں کہ اس آیت وراثت میں داؤ دا ہش کی جاوے کیونکہ یہ نبی تہا۔ آنحضرت صلعم کا ذاتی مال نہیں تھا اور سلیمان کا کسی باغ یا خانگی مال ومتاع کے وارث نہیں ہوئے تھے اگر وراثت سے مراد یہی دنیوی مال ہوتا تو اس جگہ دوسرے اٹھارہ بھائیوں کا بھی ذکر کرنا چاہیئے تہا کہ وہ کیوں محروم کئے گئے حق بات یہ ہے کہ نبیوں نے باپ دادوں سے درم و دینار کی کبھی وراثت نہیں پائی۔ شیعوں کو اس کا کچھ علم نہیں اور نیز غصہ اور کینہ ان لوگوں کو تدبر کرنے کا موقع نہیں دیتا۔ ورنہ اس زمانہ میں تو پہلی کتابیں جابجا مل سکتی ہیں اور اس مقام پر تحریف کا اعتراض بیہودہ ہے۔ یہودیوں اور نصاریٰ کی کچھ عقل نہیں ماری گئی جو بغیر تحریک نفسانی اغراض کے خواہ مخواہ ہر مقام میں تحریف کریں اور قرآن شریف میں کوئی ایسا مقام نہیں کہ جس سے شیعوں کو اس باغ میں ایک ذرہ بھی مدد مل سکتی ہو صرف ناسمجھی سے بعض آیات پیش کرتے ہیں اور نہیں خیال کرتے کہ سیاق سباق کے رو سے ان کے کیا معنی ہیں آیا مدنی ہیں یا مکی۔ درحقیقت مجھے اس قوم کی بدقسمتی پر رونا آتا ہے کہ سوائے دو چار آدمی کے تمام صحابہ کو مرتد کہتے ہیں قرآن شریف مبدل اور محرف اور بیاض عثمان خیال کرتے ہیں اور امہات المومنین پر زبان درازیاں کرتے ہیں اور بجز چند اشخاص اہل بیت کے قرب الٰہی کا دروازہ قیامت تک سب پر بند سمجھتے ہیں اور نہیں خیال کرتے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور تعلیم کرتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اور اس کے یہی معنی ہیں کہ یا الٰہی قرب اور محبت اور معرفت کما ہیں وہ راہ عنایت کر جو تو نے تمام نبیوں اور مقدسوں اور معصوموں کو عنایت فرمایا ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ میں بخل نہیں۔ پس جبکہ انسان ظلی طور پر نبیوں کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے تو اس کو اہل بیت یا امام حسین کے مرتبہ تک پہنچنے سے کونسی بات سدِ راہ ہے اگر ابواب قرب اور محبت ومعرفت کے کھلے نہ ہوتے اور صرف حضرت علی یا امام حسین یا چند دوسرے اہل بیت پر سب کمالات ختم ہو کر آئندہ کو محکم قفل اون پر لگ جاتا تو اس صورت میں اسلام اسلام نہ تھا اور صراط الذین انعمت علیہم پڑھنا عبث ہو جاتا خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے بخل نہیں رکھتا جو ڈھونڈیگا پائیگا اس قوم میں کروڑہا علی اور کروڑہا حسین ہیں کون گن سکتا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ اس عاجز نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خطیبہ ہونے کی نسبت لکھا تہا اس سے آپکا دل پاش پاش ہوگیا آپ یقیناً سمجھیں کہ مجھے آپ سے زیادہ انکو مراتب قرب ومقبولیت کا علم ہے اور میں ان سے محبت رکھتا

ہوں اور بعض بیداریوں کے مکاشفہ میں ان سے ملا ہوں لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ جناب صدیق اکبرؓ سے حکم صادر ہوا وہ نفسانی حکم نہ تہا تا یہ کہا جاوے کہ انہوں نے حضرۃ فاطمہؓ کو ایذا دی حدیث میں ایذا کے یہ معنی ہیں جو نفسانی اغراض کی بنا پر دیجاوے لیکن اگر عدالت کے حکم سے کوئی ناراض ہو تو یہ ایذا میں داخل نہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انہی وجوہ سے محو تھے اور ان کا حکم خدا کا حکم تہا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک دفعہ خود حضرت علی نے ابوجہل کی لڑکی سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا جس سے جناب مقدس نبوی کو سخت رنج پہونچا تھا اور یہ ارادہ حضرت فاطمہ کے سخت ایذا کا موجب تھا ایسے اعتراض کا جواب دینا البتہ سخت مشکل ہے لیکن جو برگزیدہ شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گدی پر بیٹھا ہے اگر اس کے کسی الٰہی فیصلہ سے جو محض اللہ کے لئے بتائید قرآن شریف ہو.. ناراض ہو تو اس میں اس کا کیا قصور ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم) بہر حال اولی الامر کے فیصلہ کو منظور کرنا چاہیئے تھا اگر یہ کہو کہ شیعہ لوگ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اولی الامر نہیں سمجھتے بلکہ کافر اور غاصب خیال کرتے ہیں تو اس صورت میں بھی اعتراض حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ہوگا کیونکہ اگر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفۃ اللہ حضرت فاطمہؓ کی نظر میں کافر اور غاصب تھے تو کیوں ان کے پاس باوجود آیت سطر کے حاضر ہوئیں قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ طاغوت کی طرف کوئی اپنا مقدمہ نہ لیجاؤ پس اگر جناب صدیق اکبر حضرت فاطمہ کی نظر میں غاصب اور کافر اور طاغوت تھے تو کیوں انہوں نے طاغوت کی طرف رجوع کیا۔ کلینی میں بتائید قرآن شریف صاف حدیث لکھی ہے کہ طاغوت کی طرف ہرگز کوئی مقدمہ نہ لیجاؤ اگر کوئی مالی نقصان ہوتا ہو تو صبر کرو یہی وجہ ہے کہ پہلے شیعوں نے یہ اعتراض نہیں اوٹھایا کیونکہ اس میں شیعوں کے سر پر اس قدر بلائیں نازل ہوتی ہیں کہ وہ نیچے ہی دب جاتے ہیں اور خلیفۃ اللہ کے لفظ سے کیوں گھبراتے ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں کہ جسطرح خدا تعالےٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے انی جاعل فی الارض خلیفہ کہا اسیطرح اس نے پیشگوئی کی کہ میں صحابہ میں سے خلیفہ پیدا کرونگا اور ان کے ہاتھ سے دین کو ترقی دونگا اور دین کو قائم کرونگا اگر حضرت آدم خلیفۃ اللہ ہیں تو جناب صدیق اکبرؓ بھی خلیفۃ اللہ ہیں کیونکہ دونوں کا ظاہر ہونا خدا تعالےٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور آپ تعجب کرتے ہیں کہ کیا حضرۃ مسیح کے اور بھی بھائی تھے آپ کو معلوم ہو

کہ حضرت مسیح تو مریم صدیقہ باکرہ سے بلا باپ پیدا ہوئے تھے مگر بعد اس کے یوسف نامی ایک استباز سے ان کا نکاح ہوا اور اس نکاح سے یعقوب وغیرہ پیدا ہوئے یہ مسئلہ قرآن شریف کے مخالف نہیں ہے۔ قرآن شریف میں کہیں نہیں لکھا کہ حضرۃ مریم ساری عمر تارکہ رہیں بلکہ موسوی مذہب میں خاوند کرنے کی سخت تاکید ہے اور یہ خاوند کرنا مریم کا عیسائیوں اور یہودیوں کے متواترات میں سے ہے انجیل میں ابتک موجود ہے چند کتابیں آپکے مطالعہ کے واسطے بھیجی گئی ہیں رسید سے مطلع فرمادیں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرماکر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان ؑ اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی ہم حضرت مسیح الزمان علیہ السلام نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ۔ شیرین بیان۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب بفضل ربانی اسے چھپکر طیار ہوچکی ہے خریداران البدر والحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جاسکتی ہے قیمت بلا جلد ہے معہ جلد ہے قیمت پارہ عم ۶ ؍ قیمت پارہ الم ۲ ؍ المشتہر خاکسار فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب ✦

کتاب سلاسل التعلیم وسیرۃ النبی۔ مصنفہ عبدالمحی عرب معہ تصاویر پہلا نمبر شائع ہوگیا ہے سلاسل التعلیم معہ تصاویر ۱؍ سیرۃ النبی ۱؍ علاوہ محصول۔ درخواستیں عبدالحی فضل دین صاحب کے نام آنی چاہئے ✦

اسم اعظم حضرۃ اقدس کی الہامی دعا مشکلات کے حل کی کلید اسباب پرستی کا علاج قیمت ۱؍ علاوہ محصول ڈاک (دفتر البدر)

معذرت

چونکہ اس ہفتہ میں ایڈیٹر کو ضروریات مطبع اور متعلقات میں شمولیت کے لئے قادیان سے باہر رہنا پڑا اس لئے اخبار دیر سے نکلتا ہے اور مضمون کی ترتیب بھی اصلاح طلب ہی ہے ✦

فوٹو۔ حضرۃ اقدس کی کمر خمیدہ قد کی تصویر بقیمت ۸؍ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے ✦

کسر صلیب

مراسلات

سرگذشت عہد گل را بشنو ید از عندلیب
زاغ تیلوم آشفتہ نزگو یند این افسانہ را

ناظرین حسب ورز سے جناب فضیلت مآب قدسی صفات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرۃ عیسیٰ نبی اللہ علیہ السلام کی قبر کا پتہ واقعہ سری نگر ملک کشمیر مین بذریعہ اشتہار دیا ہے اس کے بعد حضرات پادری صاحبان کے قدم لڑ کھڑا رہے ہین اور اب یہ لوگ جناب مرزا صاحب کے اُس زبردست اشتہار کے بالمقابل ایسے واہیات اور پوچ اور قابل شرم عذرات پیش کرتے ہین جن کو بیساختہ دیکھکر ہنسی آجاتی ہے سچ ہے ع عذر نامعقول ثابت میکند الزام را۔ چنانچہ رسالہ ترقی ماہ مارچ سنہ ۰۳ء صفحہ ۶ مین قبر یوز آسف معروف بروضہ صاحب کے عنوان سے ایک قابل شرم طول طویل کہانی درج کی گئی ہے اور پادری صاحب نے بزعم فاسد خود مسیح موعود کے اُس اشتہار کی تردید کردی ہے اور اچھا خاصہ دجل کیا ہے اور عوام کو دہوکے مین ڈالنا چاہا ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اول پادری صاحب کا قول نقل کرکے پھر اس پر کچھ تحریر کرون تاکہ عوام پر پادری صاحب کی علمی معلومات اور راستبازی کا راز کھل جاوے۔

قولہ۔ مرزا صاحب نے کشمیر کے کسی مسلمان ولی کے مقبرہ کی تصویر شائع کی ہے جس کا مسیحی تاریخ و مذہب سے کچھ بھی غرض واسطہ نہین۔

اقول۔ کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ سنہ ۷۲۵ ہجری مین مذہب اسلام کی بنیاد کشمیر مین قائم ہوئی ہے اور شاہزادہ یوز آسف کا مقبرہ تو کئی سو سال پیشتر موجود تھا جس وقت شاہزادہ یوز آسف نبی ہندوستان اور تبت مین تبلیغ کر رہے تھے اس وقت کشمیر تو در کنار عرب عجم مین بھی اسلام کا نام و نشان نہ تھا پھر کشمیر مین ایک مسلمان ولی کی قبر آپکو کس طرح معلوم ہوگئی جواب طلب ضروری ہے۔ یوحنا راہب دمشقی جو ابوجعفر منصور کا وزیر اور ایک پکا عیسائی تھا اس نے کیون یوز آسف کو مسیحی مذہب کا پیشوا تسلیم کیا ہے کبھی کسی زمانہ مین یوز آسف کو کسی ذی علم انسان نے مسلمان ولی تسلیم نہین کیا بلکہ خود عیسائیون نے یوز آسف اور بلوہر کے نام سینٹ جوز آفٹ اور سینٹ بارلم کے لقب سے کلیسیا یونانی و رومی کے اولیاء کی فہرستون مین داخل کئے ہین اور ملک اٹلی مین یوز آسف کی نشست گاہ پر گرجا بھی عیسائیون کا بنایا ہوا ہے۔ آپ لوگون کو تو تاریخ دانی کا بڑا دعوی ہے مگر افسوس کہ آپ کو اب تک اٹلی والی گرجا کی بنا کی تاریخ بھی معلوم نہین ورنہ آپکو معلوم ہوجاتا کہ کجا یوز آسف کی سیاحت کا زمانہ اور کجا مذہب اسلام کے اشاعت کا زمانہ ہندوستان مین۔

برین فہم و دانش بباید گریست

قولہ۔ مرزا صاحب کہتے ہین کہ سری نگر اور اس کے گرد و نواح کے لوگ اس کو شاہزادہ نبی اور عیسیٰ صاحب کہتے ہین اور بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ یہ شخص اجنبی تھا جو شام سے آیا تھا اور اسرائیلی تھا یہ مرزا صاحب کی من گھڑت ہے الخ

مختصر اقول۔ اس کے اسرائیلی ہونے کی نسبت عیسائیون نے خود فیصلہ کر دیا ہے جو یوز آسف کو اسرائیلی پیشوا سمجھکر اس کی نشست گاہ پر تعظیماً گرجا بنا دیا ہے اور یوز آسف کو بیشک بالاتفاق شاہزادہ نبی کہتے ہین دیکھو تاریخ کشمیر اعظمی صفحہ ۸۲ کے یکے از سلاطین زادہ ہا براہ زہد و تقوے آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کرد و برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمود بعدہٗ رحلت نمودہ در محلہ آنزہ مرہ آسودہ نام آن پیغمبر یوز آسف است اکثر اصحاب کمال خصوصاً ملا عنایت اللہ شالی میفرمودند کہ ازین مکان بوقت زیارت فیوض و برکات نبوۃ ظاہر میشوند۔ اب اگر آپکے سامنے کسی کشمیری نے اُس وقت شاہزادہ نبی نہ کہا تو کیا حرج جبکہ کل اولیائے کشمیر یوز آسف کو شاہزادہ نبی تسلیم کر چکے ہین اور اب بھی اس کو عام و خاص نبی ہی کہتے ہین اور بیشک بعضے عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہین مین نے خود اور تبت کے کئی باشندون سے سنا ہے۔ اور خاص تبت مین تو ایک مسجد بھی عیسیٰ صاحب کے نام سے مشہور ہے اور ایک چشمہ بھی جس کی نسبت عوام کا پختہ خیال ہے کہ یہ مسیح کے ہاتھ سے نکالا گیا ہے۔ اس بارہ مین بہتر یہ ہے کہ آپ اگر طالب حق ہین تو تشریف لاوین مین آپکے ہمراہ کشمیر اور تبت جانے کو تیار ہون دونون وہان جاکر دریافت کرین گے اگر بعضون نے یوز آسف بعضون نے عیسیٰ صاحب۔ بعضون نے شاہزادہ نبی کہدیا تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ مسیح کی قبر ہے یہ اقرار نامہ جلد شائع کرکے تشریف لاوین مین اس تحقیق کے لئے بالکل تیار ہون۔ پادری صاحب لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے پیرو یہ بات لوگون کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہین کہ یہ قبر مسیح کی ہے۔ مین کہتا ہون کہ بیشک یہ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم مسیح کی خدائی کا راز لوگون پر ظاہر کرین۔ مگر دوسری طرف آپکے ہم خیال عیسائیت کے حامی نام کے مسلمان مولوی اور ان کے زیر اثر لوگ اسبات کے درپے ہین کہ لوگون کو یوز آسف کی نبوت سے منکر کرا دین۔ اگر کشمیر کے مولوی انصاف سے کام لیتے اور پرانی تاریخین جو اُن کے پاس ہین ہمین دکھاتے تو دنیا دیکھ لیتی۔ مگر افسوس کہ کشمیری ملاؤن نے اس راز کے چھپانے مین بالکل آپ لوگون کے متفق ہوگئے ہین۔

ایکروز اتفاقاً محلہ میر اکدل مین ایک مولوی صاحب کے مکان پر مجھے ایک قلمی کتاب تاریخ دیکھنے کا اتفاق ہوا اُس کتاب مین لکھا ہے کہ اگلے زمانہ مین کسی حاکم کشمیر نے شاہ مصر کے پاس سفارش بھیجی تھی۔ جب وہ واپس آئے تو اُنہون نے بیان کیا کہ مصر مین ایک نوجوان شخص یوز آسف نامی نے نبوت کا دعوے کیا ہے اس سے آگے مجھے یاد نہین رہا۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ نوجوانی کی حالت مین اسرائیلی خاندان مین سے نبوت کا دعوے کرنیوالا بجز یسوع کے اور کون ہوسکتا ہے۔ پھر اُسی کتاب مین لکھا ہے کہ یوز آسف نبی کا کچھ تذکرہ سلیمان ٹیک کے ایک زینہ کے پتھر پر کندہ ہے مگر ٹھیک طور پر پڑھا نہین جاتا۔ اب جبکہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ یوز آسف نامی مصر مین جوانی کی حالت مین نبوۃ کا دعوی کرنیوالا اسرائیلی خاندان مین سے بجز مسیح علیہ السلام کے اور کوئی نہین ہوسکتا تو پھر کیون کشمیر والے یوز آسف کو مسیح نہ مانا جاوے۔

قولہ۔ اگر بالفرض اس ولی کا نام یوز آسف بھی مان لین تو بھی اس کی کچھ شہادت نہین کہ یہ یوز آسف تاریخی مسیح سے کچھ بھی تعلق رکھتا ہے۔

اقول۔ انجیل مین لکھا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور تمام عیسائی یوز آسف کی تعلیم کو مسیح کی تعلیم تسلیم کر چکے ہین اور کتاب تاریخ یوز آسف مین جو وعظ و قصے یوز آسف کے درج ہین اُن مین اور انجیل مین سر مو تفاوت نہین ہے۔ اور شاہزادہ یوز آسف نبی ہی کو خدا کی طرف سے انجیل ملی تھی اور مسیح کو بھی انجیل تو اب اگر یوز آسف نبی اور مسیح کو علیحدہ علیحدہ دو شخص مانے جاوین تو پھر دو انجیلیں بھی ماننی پڑینگی۔

حضرت مسیح کا یوز آسف نام مشہور ہوجانا کوئی تعجب کی جگہ نہین۔ کیونکہ حضرت مسیح اپنی کھوئی ہوئی بھیڑون کے لئے آئے تھے اور اس وقت اسرائیلی لوگ تمام دنیا مین تتر بتر ہوگئے تھے اور تمام دنیا کی زبان ایک نہین ہے۔ مختلف ملک مختلف زبانین ہین پس مسیح جس ملک مین گئے اُسی ملک کی زبان مین کسی قدر تغیر و تبدیل اُن کے نام مین ہوتا گیا چنانچہ مسیح کا اصلی نام عمانوایل تھا۔ پھر یسوع ہوا یسوع

سے عیسیٰ اور بوجہ کثرت سیاحت مسیح ہوا اور پھر جیزس مشہور ہوا پھر اس سے جوزآ فط اور اس سے یوزآسف ہو گیا اس کے علاوہ اور بھی عیسیٰ علیہ السلام کے کئی نام ہین جو بوجہ طوالت درج نہین ہو سکتے اور تغیر اسمار کوئی اشکل بات نہین پادری صاحبان جن اناجیل کی شہادت سے مسیح کو آسمان پر لیجاتے ہین وہ خود ہی اکثر عیسائیون کے نزدیک قابل اعتبار نہین۔ سچ یہ ہے کہ آپ لوگون کو مریم اور حضرت مسیح کے مفصل حالات بالکل معلوم نہین ہین - صرف متی - مرقس - لوقا - یوحنا - کی سنی سنائی باتون پر عیسائیت کی بنیاد ہے سچی بات وہی ہے جو خدا کی پاک کتاب کلام قرآن شریف مین ہے واویناھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین - (ترجمہ) اور ہم نے ابن مریم اور اس کی مان کو ایک نشان بنایا اور ان دونون کو ایک بلند جگہ پر پناہ دی جو رہنے کی قابل اور شاداب تھی - پادری عمادالدین تنقید القرآن مین لکھتا ہے کہ اس جگہ سے مراد وہ ٹیلہ ہے [illegible] کے پاس ہے مگر یہ بالکل غلط ہے کیونکہ [illegible] دیتا ہا مین خدا تعالیٰ ان پر ایک احسان جتلاتا ہے کہ مین نے مریم اور اس کے بیٹے کو پناہ دی حضرت مسیح بیت سے وہان بیت اللحم مین تو اسم نویسی کے لیے یوسف نجار مریم کو ساتھ لے گیا تھا اور وہان مسیح پیدا ہو گئے اگر وہان ان کو پناہ مل گئی تھی - تو پھر راتون رات مصر کو کیون بھاگ گئے تھے - اور اس وقت مریم اور مسیح پر مصیبت ہی کونسی آئی تھی - مسیح کی پیدا ہونے کے بعد ہیروڈیس نے بچون کے قتل کا حکم دیا تھا ربوۃ ذات قرار ومعین بجز کشمیر کے اور کوئی جگہ نہین ہے اس لیے مسلمانون کو اس پر ایمان لانا چاہئے کہ مسیح نے کشمیر مین آکر امان پائی اور وہین وفات پائی - پائے باقی یار باقی صحت باقی + محمد یمین از داتہ

آزادی پریس مین روڑا

پچھلے جلسہ کونسل وائسرائے مین سب سوائے حکمران قوم ممبران کے کوئی دیسی اہل موجود نہ تھا - ایک مسودہ قانون متعلق رازہائے سرکاری پیش کیا گیا جو اگر اپنی صورت سے پاس ہو گیا تو آئندہ کسی اخبار نویس کو جرأت نہ ہوگی کہ کسی سرکاری کاغذ کا جو حقوق رعایا کے خلاف سمجھا جاتا ہو پتا لگائے اور باموقع اشاعت اور نکتہ چینی سے افسر کو اس کی کارروائی سے روک سکے یا مجبور کرے کہ اس ملک کے حقوق کا خیال رکھین - تمام افسران سرکاری ایسے کاغذات پر جو رعایا کے متعلق ہین۔ الفاظ خفیہ لکھ سکتے ہین اور اس طرح سے اپنے تئین نکتہ چینی سے محفوظ رکھ سکتے ہین - قانون رازہائے سرکار عرصہ سے ہندوستان کے مجموعہ قوانین مین شامل ہے - اب تک بہت کم استغاثے دائر ہوئے ہمیشہ یہ خوف رہا کہ نیت ملزم کی ثابت کرنا دشوار ہوگی - اب آئندہ ایسی دقت محسوس نہ کی جائے گی کیونکہ استغاثے کی جانب سے شہادت کے پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوگی - کوئی سرکاری کاغذ جسکو افسران سرکاری خیال کرین گے کہ راز داری کا کاغذ ہے اگر کسی شخص یا اخبار نویس کے ہاتھ پڑا اس نے شائع کر دیا تو فوراً وہ شخص عدالت کے روبرو ملزمون کے کٹہرہ مین کھڑا کیا جا سکیگا - استغاثہ کی جانب سے کسی شہادت کی پیش کرنیکی ضرورت نہین ہے - استغاثہ کافی ہے کاغذ ہی گویا اعمال نامہ ہے جو قطعی طور پر اس کا جرم ثابت کرتا ہے +

سلطان روم

نے حکم دیا ہے کہ اپنائی ڈارڈو نیلز کے متصل چالیس ہزار مربع میٹر سفید زمین مکانات بنانے کی غرض سے فروخت کی جائے اور اس کا روپیہ حجاز ریلوے فنڈ مین جمع کیا جائے یہ زمین غالباً دس بارہ لاکھ روپیہ مین فروخت ہوگی جرمنی سے حجاز ریلوے کے دس انجن خریدے گئے تھے ہر ایک کا وزن ۵۵ ٹن اور رفتار فی گھنٹہ ۶۰ میل ہے اور ۲۰ ٹن پانی حوض مین آتا ہے انجن سے دو آخر جولائی کو بیروت پہنچے - آئندہ ماہوار دو دو آنے رہین گے اسی ہفتہ ایک انگریزی جہاز ایک ہزار ٹن کوئلہ لایا - حیفہ لائن کے دوسرے انجن پر حسین ابراہیم ڈرائیور مقرر ہوئے - صوبہ سمرنا کے ایک مسلمان رئیس نے ۶۰ لاکھ شہتیر کی کٹائی اور ساحل تک پہنچانے کا ٹھیکہ لیا ہے یہ بھی حجاز ریلوے پر صرف ہونگے منہ

فرنگی ٹوپی سے ممانعت

سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ کوئی مسلمان لڑکا فرنگی ٹوپی نہ پہنے اور نہ کوئی مسلمان لڑکی بازارون مین بے نقاب نکلے منہ

ازدواجی تبادلہ

معلومات قسطنطنیہ نے لکھا ہے کہ انگلستان روس خاص کر اٹلی اور امریکہ مین لوگ عموماً باہم اپنی بیویان بدل لیتے ہین

حوران

مین آج کل طاعون پھیلا ہوا ہے

یورپین معاشرت سے نقصان

ایک مسلمان امیرزادہ اپنی بیوی کو فرانس ساتھ لیگیا - پردہ اسکندریہ پہنچتے ہی اٹھا دیا تھا اور فرنگیانہ گون پہنادی تھی پیرس مین اسے ہرطرح کے کھیل تماشے دکھلائے اور خوبصورت فرانسیسی لڑکا خدمت کے لئے رکھدیا اس بیچاری کے لئے یہ عالم ہی نیا تھا - ضبط نہ کرسکی خادم سے تعلق ہو گیا اور آخر ایسے کھیل کھیلے کہ جب خاوند گھر واپس آنے لگا تو اس نے ہمراہ جانے سے صاف انکار کر دیا وہ پچھلے دلون قسمت کو روتا ہوا اکیلا ہی آیا اور اپنے خسر وساس کو ہمراہ لے گیا کہ شاید مان باپ کے سمجھانے سے ہی اس نیک بخت پر کچھ اثر ہو جائے اور وہ واپس آنے پر رضامند ہو جائے - ہمارے ملک کے نوجوان ملکی و قومی معاشرت مین فوری انقلاب کامل کے خواہان ہین وہ ایسے واقعات سے عبرت پکڑین + (ریز اصفی)

کابل مین ہیضہ

سول ملٹری انگریزی اخبار لاہور لکھتا ہے کہ کابل کے ہیضہ مصیبت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اُمراء اور اراکین مین سے ہی کثرت سے اس کا شکار ہوئے ہین مثلاً شاد غازی محمد شاہ خان جو کہ امیر صاحب کے چیف سکرٹری ہین - آغا جان جو کہ حیدر خان خان آف گنداٹک کا بیٹا تھا - افضل خان جو کہ افغانی ترکستان مین خان آباد کا گورنر تھا اور صرف ملاقات کی تقریب پر کابل مین آیا تھا خواجہ قائم الدین صاحب جو کہ شہزادہ تجارکر کے مشہور تھا سب کی سب ہیضہ کی نذر ہو گئے ہین انگلینڈ مین ایک سخت طوفان سے پھر بہت کچھ نقصان ہوا ہے دوور کے بندر پر جس قدر کاروبار تھا سب کا سب تباہ ہو گیا +

اس نوٹس کو ضرور پڑھ لیجیے

جن احباب کا سال ۳۰ - اکتوبر کو ختم ہوتا ہے ان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ یا وہ آئندہ کے لئے تحریری اجازۃ دیوین کہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء کے لئے اخبار ان کے نام وی پی کیا جاوے اور یا ع۲ قیمت اخبار ۱۴ ماہ ارسال کر دیوین ورنہ نومبر کے شروع سے اخبار ان کے نام بند ہو جاوے گا نیز آئندہ کے لئے ہر ایک خریدار کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس تاریخ کو ان کا حساب ختم ہوگا اس سے اگلی تاریخ کا نمبر اخبار ان کی طرف بلا وصول پیشگی قیمت ہرگز روانہ نہ ہوگا

(اینجر)

بغیر دوا کے علاج کا طریق - یعنی کتاب طب روحانی جسمین بطریق مسمیرزم بیمار کا علاج ہوتا ہے مصنفہ صوفی احمد جان صاحب احمدی لودیانوی بقیمت عہ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے مل سکتی ہے +

براہین احمدیہ کی نسبت احمدی قوم کی خدمت میں التماس

گرنہ امروز سیم داشتمے ۔ این براہین بزرنگا شتمے

موجودہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام یعنی خدا تعالیٰ کی توحید اور عالی جناب سرور مولا حضرۃ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنوۃ کی صداقت کے اظہار کے لئے ہزارہا ذرائع پیدا ہوگئے ہیں ایک وہ زمانہ بھی تھا کہ ایک کلمۂ صداقت کسی قوم اور ملک تک پہونچانے کے لئے ہزارہا خون بہا دینے پڑتے تھے اور اب یہ زمانہ ہے کہ امن اور چین سے گھر میں بیٹھکر دین متین اسلام کو دنیا پر ظاہر کیا جا رہا ہے اور کتاب دلی ذوالفقار علی کا کام کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص انعام اور حفیٰ اکرام سے اس چودہوین صدی ہجری میں ایک اپنے بندہ کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرکے حقیقت اسلام سے واقف کیا اور نیز ہم پر احسان کرکے اس کے قبول کرنیکی توفیق عطا کی۔ پس جب ہم اس نعمت سے بہرہ یاب ہوئے تو ہم پر فرض ہوا کہ بلحاظ ہمدردی بنی نوع اس نعمت عظمیٰ کو دوسروں تک پہونچا دین اور جسطرح ہم سے ادا ہو سکے اس کے ہر ایک پہلو کو احسن اور اتم طور پر سجھا دین ۔

سب سے اول ذریعہ جس سے ہمارا ہادی اور مسیح اور مہدی علیہ التحیۃ والسلام دنیا میں شناخت کیا گیا وہ مقدس کتاب البراہین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے اور یہ ایسی لاجواب کتاب ہے کہ جس کی نظیر تیرہ سو برس میں نہیں پائی جاتی اور جس کی اشاعت پر ہر ایک نے اس کے بے نظیر ہونے پر مہر لگادی تھی اس کے مصنف امامنا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حتی الوسع کمال اہتمام کیا اور کیا بلحاظ اس کے کاغذ اور کیا بلحاظ کتابت اور انتظام طبع کے کوئی دقیقہ اس کی چھپوائی میں فروگذاشت نکیا لیکن پہلی ایڈیشن کے ختم ہونے پر جب دوسری ایڈیشن مطبع سیالکوٹ میں چھپی تو اس کی پہلی ایڈیشن سے بلحاظ چھپائی کے کوئی نسبت نہ رہی چنانچہ مقابلہ سے عیان ہے یہ شکایت صرف براہین پر ہی نہین بلکہ تجربہ نے ثابت کر دیا کہ اس سلسلہ کی تمام تصانیف کا دوسری ایڈیشن میں یہی حال ہوا جس سے ان مقدس تصانیف کو خوش ہوکر پڑہنے کو جی نہین چاہتا اس قسم کی بے اعتنائی کو دیکھکر بعض ان اصحاب نے جو کہ سخن کے قدردان ہین اور ایسی کتابوں اور مضامین کی عزت اور وقعت ان کے دلوں پر مستولی ہے اور ان صحائف کی تعظیم کو وہ ذریعہ نجات جانتے ہین یہ مشورہ کیا ہے کہ لائبریری ایڈیشن کی طرز پر صحائف قدسی طبع کرائے جاوین اور کوشش کی جاوے کہ پہلی ایڈیشن سے بڑھ چڑھکر اعلیٰ اور مصفٰی قوم اور ملک کے ہاتھ میں دے جاوین مگر ان شعائر اللہ اور مقدس صحیفون کی وہی عظمت اور اکرام ہو جس کے یہ مستحق ہین خود حضرۃ اقدس نے کئی دفعہ اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ یہ کتابین بہت عمدہ حسن انتظام کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر خوشخط طبع ہونی چاہئے تاکہ خود بخود ہر ایک کا پڑھنے کو جی چاہے اس خدمت دینی کی بجاآوری کی نیت کو بھی مدنظر رکھکر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ سب سے اول تصنیف براہین احمدیہ کو ہی نہایت اعلیٰ کاغذ پر کسی لائق اور عمدہ کاتب سے لکھواکر اور ہر صفحہ پر بجائے جدول کے ایک خوشنما بیل دیکر بڑے بھاری احسن انتظام کے ساتھ طبع کرایا جاوے انشاء اللہ جس جس نیت اور جوش سے اس خدمت کے بجالانے کا ارادہ کیا گیا ہے اگرچہ مجوزین بیشک اس کے ثواب کے مستحق ہین لیکن چونکہ یہ ایک عظیم الشان کام ہے اور حسن انتظام مالی امداد کو بھی چاہتا ہے ۔ اس لئے قوم کی امداد نہایت ضروری ہے لہذا یہ تجویز قرار پائی ہے کہ اگر ایک سو درخواستین شائقین کی آجاوین تو اس خدمت کو توکل علی اللہ شروع کر دیا جاوے اور جیسے جیسے جو جلد مکمل ہوتی جاوے وہ خریداروں تک پہونچادی جاوے ۔

جس حسن وخوبی سے براہین کے طبع کرانے کا ارادہ ہے اس کا نمونہ انشاء اللہ اگلے نمبر البدر میں ہدیہ ناظرین کیا جاویگا اور اس ایڈیشن کے طبع میں یہ بھی اہتمام مدنظر رکھا جاویگا کہ براہین احمدیہ کی جو جو پیشگوئی آج تک پوری ہوچکی یا دوران طبع میں پوری ہو تو جس صفحہ براہین پر وہ پیشگوئی ہو اس کے حاشیہ پر یہ نوٹ دیا جاوے کہ یہ پیشگوئی فلان رنگ میں فلان وقت پوری ہوئی اور ابتدائے کتاب میں اصل مصنف حضرۃ مسیح موعود ع م کا فوٹو آپکی مختصر سوانح اور کارنامون کی ایک فہرست دیجاوے گی ۔ یہ کتاب دو قسم کے کاغذون پر طبع ہوگی ایک متوسط اعلیٰ قسم جس پر یہ نمونہ ہوگا اس کی قیمت ۵؍ ہوگی اور دوسری خاص اعلیٰ قسم جس کا کاغذ اس سے کہین بڑھ چڑھکر ہوگا اس کی قیمت دس روپیہ ہوگی ۔ امید ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تصانیف کے عشاق اس کار خیر مین شریک ہونے سے دریغ نہ فرماوین گے ۔ ناظرین کو چاہیے کہ نمونہ ملنے کے بعد اپنی اپنی درخواستین معرفت دفتر البدر قادیان ارسال کرین ۔

چند ایک احباب کی تحریک سے یہ مذکورہ بالا تجویز قرار پائی ہے لیکن چونکہ اس عظیم الشان کام کو نبھانے کے لئے ایک کافی مقدار سرمایہ کی ضرورت ہے اس لئے یہ بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ اگر اشاعت کے اس کاروبار مین کوئی اصحاب مالی حیثیت سے شریک ہونا چاہین تو وہ مینجر سے خط وکتابت کرین اور اس کے بعد یہ کمیٹی ایک لمٹڈ کمیٹی قرار دیجاوے اور جب تک کہ ہر ایک قسم کے شرائط قرار دیکر اسے رجسٹرڈ نہ کرالیا جاویگا تب تک وہ مستند نہ ہوگی ۔ اگر یہ کمپنی قائم ہوگئی تو براہین مجوزہ بھی اسی لمٹڈ کمپنی کا کاروبار ہوگا ورنہ موجودہ اصحاب اپنی ہمت سے اس کا انتظام توکل علی اللہ شروع کرینگے ۔

المشتہر احمدیہ بک پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی قادیان دارالامان

ایک قومی امتحان

میرے بھائی شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے ۱۷ اگست کے اشتہار میں اپنی قوم سے الحکم کی دس ہزار مستقل اشاعت کے لئے درخواست کی ہے اور ایک لمبے چوڑے آرٹیکل کے ذریعہ سے ثابت کرتے ہوئے ان مشکلات کو دکھایا ہے جو کہ ایڈیٹر کو پیش آتی ہین اور مکمل سٹاف کے موجود نہ ہونے سے کس کس قسم کے نقص اخبار میں رہ جاتے ہین ۔ دس ہزار اشاعت کی نسبت جو تجویز انہون نے پیش کی ہے اور جس پر ۴ ماہ یعنی آخر دسمبر ۱۹۰۳ء تک انہون نے قوم سے عملدرآمد چاہا ہے اگر وہ واقعی طور پر انہین شرائط کے ساتھ عمل مین آجاوے تو اس میں شک نہین کہ الحکم جیسے ۱۶ صفحہ کے اخبار سے بڑھکر اور کوئی سستا اخبار نہ ہوگا اس کے ساتھ ہی اخبار کے سٹاف کی تکمیل اور کما حقہٗ اخباری خدمات کے بجالانے کے لئے انہون نے ۳۴۵۰۰ ۔ ساڑھے چونتیس ہزار روپیہ سالانہ کا خرچ تجویز کیا ہے جس کا انڈنٹ علاوہ اخراجات وی پی کے قوم کی طرف اس طرح سے کیا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۰۴ء سے پہلے پہلے دس ہزار خریدار اس طریق سے بہم پہونچائین جاوین ۔

اول ۔ کہ جو سابقہ خریدار قریباً ایکہزار کے ہین وہ ۵؍ روپیہ سال پر ہی اخبار خریدین	میزان ۵۰۰۰	روپیہ
دوم ۔ چار روپیہ سالانہ قیمت والے نئے خریدار دو ہزار	۸۰۰۰	//
سوم ۔ تین روپیہ آٹھ آنہ سالانہ قیمت والے ۳ ہزار	۱۰۵۰۰	//
چہارم ۔ دو روپیہ بارہ آنے والے نئے خریدار ۴ ہزار	۱۱۰۰۰	//
کل میزان خریدار ۱۰۰۰۰ قیمت اخبار	۳۴۵۰۰	روپیہ

اب یہ قوم کا فرض ہے کہ ہر ایک شخص درخواست کی روانگی کے وقت دیانتداری سے تقویٰ کو مدنظر رکھکر پہلے سوچ لے کہ جس قیمت پر وہ اخبار خرید کرتا ہے کیا نفس الامر میں وہ اس سے کم یا زیادہ قیمت پر خریدنے کا حقدار تو نہین ہے اگر وہ ارسال قیمت کے وقت یہ خیال نہین کرتا تو گویا صراط مستقیم کو چھوڑ کر افراط یا تفریط سے کام لیتا ہے اور ایک قومی فرض اور خدمت سے عمداً پہلو تہی کرتا ہے اگر ذی وسعت احباب اپنی حیثیت وغیرہ کو مدنظر رکھکر اسی امتیاز سے درخواستین روانہ کرین تو امید ہے کہ کم بضاعت احباب کو عمدہ موقعہ مل جاویگا کہ وہ بھی ۲۱۲ پر اخبار خریدین گویا ایک طرح سے امرا سے لیکر غربا پر احسان کرنیکی تجویز پیش کی گئی ہے اگر ہمت سے کام لیا جاوے تو ۴ ماہ مین اسی نسبت سے خریدار پہونچانا کوئی مشکل امر نہ ہوگا اور جہان تک ہمارا خیال ہے شاید پھر اس وقت کسی دوسرے اخبار کی ضرورت بھی احمدی جماعت کو نہ رہے گی اور اس درخواست پر عملدرآمد سے پتہ لگجاویگا کہ اس سلسلہ کے اخبارات کی کہان تک وقعت قوم مین ہے ۔

گرامی نامہ حضرت اقدس جناب امام زمان مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

بنام منشی الہ داد صاحب احمدی کلارک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

شعر صادق آن باشد کہ ایام بلا
می گذارد با محبت با وفا

ہر ایک مرضی الہی پر صبر کرنا ۔ اور اپنے مولا سے کامل تعلق اور گاڑھا پیوند کرنا چاہئے اور مخالفین کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہئے متوکل علی اللہ رہنا چاہئے ✦

درود ۔ استغفار ۔ و تلاوت قرآن مجید میں لگے رہنا بہتر ہے ۔ خدا تعالیٰ وہ دن لاتا ہے کہ مخالف روسیاہ اور موافق سرور و سرخرو ہونگے ۔ آپ کے واسطے دعا کی گئی ہے خدا تعالیٰ ہر بلا سے نجات دے ۔ والسلام جولائی ۱۸۹۷ء

گرامی نامہ جناب حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب

بنام منشی الہ داد صاحب احمدی کلرک ۔ صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

دنیا روزے چند عاقبت کار با خداوند ۔ یہاں سے کچھ کرنا ضروری ہے نہ کوئی ابتک یہاں رہا ۔ اور آئندہ کوئی رہیگا ۔ ہاں دنیا آخرت کے لئے ایک کھیت کی طرح ہے اس میں مولی کریم کے احکام کی تعمیل و تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرلو ۔ یہ غنیمت ہے تعظیم امر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ کے لئے جس قانون پر عملدرآمد کرنا چاہئے اس کا نام قرآن شریف ہے ۔ پھر اس پر توجہ ۔ فکر ۔ غور ۔ کرو اور اس پر عملدرآمد کو اختیار کرلو ✦

والسلام

۲۱ دسمبر ۱۸۹۵ء

نور الدین از قادیان

نوٹ ایک مقدمہ کی ابتلا کیوقت عاجز کی ایک مضطربانہ عریضہ کے جواب میں یہ گرامی نامہ صادر ہوا تھا چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس ابتلا سے بالکل مخلصی ہوگئی جس سے مخالفوں کی روسیاہی ہوئی اور انکو خجالت و ندامت اٹھانی پڑی ✦ (الہ داد احمدی)

آریوں کے اصول کے مطابق جانوروں کا ذبح کرنا صریح رحم ہے

کیونکہ ان کے پرمیشر نے بوجہ اپنی ناطاقتی اور کمزوری کے جو کہ اُسے کسی نئی شئے کے پیدا کرنے میں لاحق حال ہے کسی نئی روح کو تو پیدا کرنا نہیں ازلی محدود روحیں ہیں جو کہ خدا معلوم کس طرح سے اس کے ہتھے چڑھ گئی ہیں انہی کی ہیرا پھیری کرکرا کے اُن سے دنیا کی آبادی کو قائم رکھنا ہے اس لئے جب کوئی انسان مرتا ہے تو اس کی روح کو سزا دہی کی غرض سے کسی دوسرے حیوان کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے پس اس صورت میں جب ایک شخص اس جانور کو تکلیف ہوتی ہے تو ان کا یہ کہنا فضول ہے کیونکہ ایک نہ ایک دن موت تو اُسے آنی ہے جب روح نکلے گی تب بھی تکلیف ہوگی تو اس تکلیف نے تو ٹلنا ہی نہیں آگے گیا اور پیچھے گیا ✦

لیکن ہم کہتے ہیں کہ جس حال میں وہ روح سزا کی مستحق ہے اور اسی لئے اُس سے جامہ انسانی چھین کر جامہ حیوانیت پہنایا گیا تو اگر ذبح کی تکلیف اُسے دی گئی تو گویا پرمیشر کے منشا کو پورا کیا گیا اور اگر اُس روح نے ایسے کرم نہ کئے ہوتے کہ اُسے ذبح کی تکلیف نہ ہوتی تو کس کی مجال تھی کہ یہ تکلیف اُسے دے سکتا ۔ جیسے حیوان کے جسم میں داخل ہونا اس کے لئے سزا تھی ویسے ہی ذبح کی تکلیف کا برداشت کرنا اس کے لئے سزا ہوئی نہ کہ ظلم ✦

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا

اعتراض ۔ اہل اسلام حجر اسود کو کیوں بوسہ دیتے ہیں ✦

جواب ۔ اشارہ سے کام لینا ایک ایسا امر ہے کہ جس کی نظیر ہر ایک مذہب ہر ایک ملت اور ہر ایک قوم حتیٰ کہ خدا کی پاک کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے ۔ جو خواندہ ہیں وہ لکھکر اپنے مطالب کا اظہار کرتے ہیں ۔ جو تقریر کرنا جانتے ہیں وہ بذریعہ سپیچوں کے اپنے ما فی الضمیر لوگوں کو سامنے بیان کرتے ہیں جن کی زبان نہیں وہ اشاروں سے اپنے اغراض دوسروں کو سمجھاتے اور دوسروں کی سمجھتے ہیں ۔ ایک چور چوری کرتا ہے تو ایک مقام پر اپنا نقش پا خوب جماکر اس پر کچھ مٹھائیاں (براز بز وغیرہ) رکھ جاتا ہے ۔ جس سے مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ کھوجی جو پاؤں کے ذریعہ سے کھوج لگاتا آوے وہ جان لے کہ اگر وہ چور کی گرفتاری میں کما حقہ امداد نہ کرے گا تو اسے وہ چور اس قدر روپیہ دیوے گا اسیطرح پرانی کہانیوں میں سکندر اور دارا بادشاہ کی نظیر موجود ہے کہ دارا نے ایک بوری تلوں کی سکندر کے پاس روانہ کی جس سے اُس کا یہ مطلب تھا کہ میرے پاس اس قدر کثیر لشکر ہے اگر اطاعت نہ کرے گا تو تباہ کردوں گا ۔ سکندر نے دو چار مرغ وہ بوری کھولکر چھوڑ دیے کہ میرے بہادر تیری فوج کو اس طرح کھالیویں گے ۔ یہاں تک ہم نے مختصراً بتلا دیا ہے کہ خواندوں اور ناخواندوں ۔ بہروں ۔ گونگوں ۔ بدمعاشوں ۔ اور بادشاہوں میں بھی اشارہ و کنایہ سے گفتگو ہوا کرتی ہے اس کو دوسرے الفاظ میں تصویری زبان یا استعارہ کہا کرتے ہیں ✦

اب ہم انگریزی دنیا کو لیتے ہیں کہ کیا انہیں یہ تصویری زبان رائج ہے تو ان کے پنچ اخباروں کو دیکھو کہ وہ اپنے مطالب کا اظہار ہمیشہ تصویر کے ہی ذریعے سے کرتے ہیں اور امور سلطنت کے متعلق بڑے بڑے اہم مسائل کو تصویروں سے سمجھاتے ہیں تاجروں میں دیکھو کہ گھوڑوں کے اعلیٰ بیوپاری ہاتھوں پر کپڑا ڈالکر انگلیوں سے قیمت کا فیصلہ کرتے ہیں زبان سے بالکل کلام نہیں کرتے ۔ ایک بہادر اپنی بہادری کا اظہار اس سے کرتا ہے کہ مونچھوں پر تاؤ دیتا ہے ✦

اب مذہب کی طرف دیکھو ۔ تو اہل نماز کو لو کہ اول رکن کانوں تک ہاتھ لگانا ہے کہ جس سے اس مطلب کا اظہار مقصود ہے کہ میں دنیا و اہل دنیا سے دست بردار ہوتا ہوں ۔ پھر چھاتی پر ہاتھ باندھنا اظہار اطاعت کا ثبوت ہے اور رکوع اور سجود وغیرہ سے عاجزی کا اظہار ہوتا ہے ۔ غرضیکہ یہ بات خوب ثابت ہے کہ تصویری زبان اور اشاروں اور کنایہ سے اپنا ما فی الضمیر بتلا دینا ایک ایسا امر ہے جو کہ دنیا میں خوب رائج ہے اور حجر اسود بھی اسیطرح گذشتہ تحریر کی ایک تصویر ہے ۔ اس پر اکثر عیسائی لوگ بھی اعتراض کرتے ہیں مگر یہ ان کی حماقت ہے کہ جس بات کو وہ خود اپنی کتابوں میں تسلیم کرتے ہیں اور ان کو کفارہ کا مدار قرار دیتے ہیں وہی امر جب اہل اسلام میں ہو تو اُسے اعتراض بناتے ہیں ۔ چنانچہ وہ لوگ یہودی قربانیوں کو خدا کے برے (حضرۃ مسیح) کی پھانسی بتلاتے ہیں ختنہ کو مسیح کے قتل کا نشان کہتے ہیں ۔ پولا ہلانے کو مسیح کا جی اٹھنا بیان کرتے ہیں

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ حجر اسود بھی دراصل ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی کے لئے تصویری زبان تھا اور چونکہ اس پیشگوئی کا جو مظہر ہے اس کے برکات اور انوار آئندہ ہر زمانہ میں زندہ رہنے تھے اس لئے حجر اسود بھی اس کی یادگاری کے لحاظ سے ہر زمانہ میں اس احترام کا مستحق تھا جو زمانہ قدیم سے اس کے لئے ہوتا آیا ہے ✦

دانیال کی کتاب میں ذکر ہے کہ بنوکد نضر بادشاہ نے ایک خواب دیکھا اور وہ اُسے بھول گیا ۔ چنانچہ اس نے اپنے حکیموں دانائوں اور نجومیوں اور فالیوں کے نام سخت احکام جاری کئے کہ یا اس خواب کو اور اس کی تعبیر کو بتلاؤ گے تو وہ قتل کیا جاویگا دانیال نے

✦ اس جانور کو ذبح کرتا ہے تو اس کی روح پر کمال رحم کرتا ہے کہ اسے قید سے نجات دیکر آزاد کرتا ہے اور اگر آریہ صاحبان یہ کہیں کہ ۔

نے وہ خواب اور تعبیر بادشاہ کے روبرو بیان کی - اس خواب مین ایک پیشگوئی زمانہ آئندہ کے انقلاب اور آنحضرۃ صلعم کی بعثت کی تھی زمانہ کی حکومتون کو ایک تصویر کی شکل مین مجسم کر کے دکھایا گیا اور پھر ایک پتھر نکلا جس سے وہ تصویر پاش پاش ہو گئی - دیکھو دانیال باب ۲ - آیت ۴۴ - اس پتھر کی تعبیر دانیال عم نے یہ کی کہ ان بادشاہوں کے ایام مین آسمان کا خدا ایک سلطنت قائم کریگا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑے گی اور وہ ان سب مملکتون کو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قائم رہیگی - یہی ذکر لیسعیاہ ۲۸ - باب - آیت ۱۶ مین ہے کہ خداوند یہوواہ فرماتا ہے دیکھو مین صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا - ایک آزمایا ہوا پتھر کونے کا سرا ایک مہنگ مولا ایک مضبوط نیو والا پتھر اس پر جو ایمان لاویگا اتاولی نکریگا - پھر متی ۲۱ باب - ۴۲ - آیت میں اس کا ذکر مسیح نے بھی کیا ہے - کیا تم نے نوشتون مین کبھی نہین پڑھا کہ جس پتھر کو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہے اور ہماری نظرون مین عجیب - اس لئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سے لیلی جاویگی اور ایک قوم کو جو اس کے میوے لاوے دیجاویگی جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جاوے گا پر جس پر وہ گرے پیس ڈالے گا - یہود مین یہ محاورہ تھا کہ وہ غیر قومون کو پتھر کہتے تھے اسی لئے خدا تعالےٰ نے پتھر کی تمثیل سے ان کو آئندہ کے واقعات سمجھائے اور متی کی انجیل مین اسی لئے قوم کو پتھر کہا گیا ہے چونکہ اہل عرب ایک ناخواندہ قوم تھی اس لئے تصویری زبان مین بطور پیشگوئی کے توریت انجیل کے یہ تمام کلام لیسعیاہ - دانیال اور متی کا اس طرح سے تحریر ہوا کہ بیت اللہ کے کونے پر ایک ان گھڑا پتھر نصب کیا گیا اور اپنے اس ایمان کے اظہار کے لئے کہ جب وہ سلطنت آسمانی جسے خدا نے پاک کلام مین پتھر سے تشبیہ دی تھی قائم ہوگی تو ہم اس کی اطاعت کرین گے اور اپنا ہاتھ اس کو ہاتھ مین دینگے یہ بات قرار پائی کہ اس پتھر کو ہاتھ لگادین اور تعظیم اور محبت جو کہ سچی اطاعت کے لئے ضروری شئی ہے اس کا اظہار بوسہ سے کرین - آنحضرۃ صلعم نے نبوۃ کو ایک عمارت سے تمثیل دی ہے اور تمام نبیون کو اس کی اینٹین وغیرہ قرار دیکر فرمایا ہے کہ ایک اینٹ کم تھی وہ مین ہون جس نے اس عمارت کو پورا کیا ہے سو اب دیکھ لو کہ صحف سابقہ مین جو تحریر تھی اس کی تصویر وہ پتھر عرب مین موجود رہا اور بیت اللہ کے کونے مین جڑا گیا اور ان کا مظہر آن حضرت صلعم کا دعوی موجود ہے کہ وہ پتھر مین ہون یہ دعوی ہر گز صحیح نہ ہوتا اگر اس پتھر کے خواص آپ مین نہ پائے جاتے - کہ جس پر وہ گرا اسے پیس ڈالا اور جو اس پر گرا وہ چور ہوا - باقی تفصیلات اس دعوی کی متعلق اور ان تمام تفصیلات کے متعلق جو کہ دانیال کی تعبیر سے تعلق رکھتی ہین ایک طویل مضمون چاہتی ہین جس کی اخبار مین گنجائش نہین بہر حال رفع اعتراض کے لئے اس قدر تفصیل کافی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل عرب نے قدیم سے اس پتھر حجر اسود کو نشان دیکھا تھا اس بات کا کہ ایک شخص ہوگا جو کہ نبوۃ کی عمارت کے کونے کا پتھر ہوگا

اور **ویدون** مین بھی یہ پیشگوئی اس پتھر کی موجود ہے جسے ہم پھر کسی وقت انشاء اللہ ثابت کر کے دکھا دین گے اور اسی لئے ہاتھ لگانے اور بوسہ دیتے ہین ۰

اب رہا یہ سوال کہ جس حال مین آنحضرۃ صلعم مبعوث ہو چکے تو اب اُسے ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ نبوۃ کی بحث اب بھی ہے اور نبوت سے اس پتھر کو ایک مناسبت ہو چکی ہے اس لئے جب تک یہ بحث رہے تب تک اس پتھر کا یہ عمل بھی قائم رہنا ضروری ہے دانیال عم کی یہ بات بھی پوری ہو گئی کہ اس کی سلطنت ابد تک رہے گی سو دیکھ لو کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوئے کہ بجز آپ کی امت کے اور کوئی امت کسی نبی کی ہر گز مکالمہ الٰہی اور اخبار غیب کا دعوے نبوۃ کے رنگ مین نہین کرسکتی یہ فخر صرف اسلام کو ہی ہے کہ جس مین نبوت کے ظلال و آثار موجود ہین اور جن کا مظہر اس وقت **حضرت مرزا غلام احمد**

صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہین ۰

طبی نوٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

ساتوین مہینے مین جنین کی درازی گیارہ انچہ سے سولہ انچہ تک اور وزن ایک سیر سے دو سیر ڈیڑھ پاؤ چھٹانک تک ہوتا ہے بدن کی جلد ذرا دبیز اور ریشہ دار ہوتی ہے اور اس پر گاڑھی اور لیسدار رطوبت جس کا ہم نے ابھی بیان کیا تھا چھائی رہتی ہے - سر کے بال ایک انچہ کے چوتھے حصہ کے برابر لمبے ہوتے ہین - ناخن چھوٹے ہوتے ہین - اور ابھی انگلیون کے سرے تک نہین آتے - آنکھون کے پپوٹون کے کنارے جو پہلے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے جدا ہو جاتے ہین اور آنکھین کھل جاتی ہین - پھیپھڑا کسی قدر سخت ہو جاتا ہے خصیے گردون سے نیچے اتر آتے ہین واضح ہو کہ اگر سات مہینے کی عمر کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے زندہ رہنے اور نشو و نما کرنے کی قوی امید ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے ہو جائے تو وہ بچہ یا تو پیدا ہوتے ہی فوراً مر جاتا ہے یا کچھ عرصے کے بعد مر جاتا ہے

آٹھوین مہینے کے جنین کا طول چودہ انچہ سے اٹھارہ انچ تک اور وزن ڈیڑھ سیر دو چھٹانک سے ڈیڑھ پاؤ سیر ساڑھے تین چھٹانک تک ہوتا ہے اس وقت جنین کے بدن کی جلد دبیز اور مضبوط ہوتی ہے اور اس پر جا بجا رونگٹا نمایان ہوتا ہے نیز مذکورہ بالا لیسدار اور گاڑھی رطوبت ابھی تک اُس پر چھائی رہتی ہے - ناخن انگلیون کے سرون تک آجاتے ہین - خُصیے اپنی جگہ پر ہوتے ہین اور ایک شکن دار لفافے مین لپٹے ہوئے دکھائی دیتے ہین - نوین مہینے مین جنین پورا ہو جاتا ہے اور اس کا طول ۱۶ انچ سے اٹھارہ یا بیس انچہ تک اور وزن دو سیر ڈیڑھ پاؤ چھٹانک سے ساڑھے تین سیر تک ہوتا ہے جلد بدن کا رونگٹا غائب ہو جاتا ہے - مگر شانون کے اطراف مین باقی رہتا ہے - سر بدن کے دیگر اجزا سے بڑا اور آگے کی نسبت پیچھے کی طرف زیادہ لمبا نظر آتا ہے چہرہ چھوٹا ہوتا ہے اوپر کے اعضا پختہ ہوتے ہین سینہ کا پنجرہ وسیع اور کشادہ ہوتا ہے - پیٹ کا بالائی حصہ جگر کی درازی کے سبب بڑا ہوتا ہے مگر نیچے کا حصہ چھوٹا اور گاؤدم ہوتا ہے - نیچے کے اعضا بہ نسبت اوپر کے اعضا کے بہت چھوٹے ہوتے ہین - اعضائے تناسل جو باہر کی طرف ہوتے ہین اچھی طرح دکھائی دیتے ہین ناف جسم کے عین درمیانی خط پر نہین - بلکہ اُس مقام سے تخمیناً پون انچہ یا ایک انچہ نیچی ہوتی ہے سر کے بال پون انچہ سے لیکر پورے ایک انچہ تک لمبے ہوتے ہین ناخن انگلیون کے سرے سے آگے بڑھ جاتے ہین آنکھون کے پپوٹے کھلے ہوئے نظر آتے ہین - نیز جسم کے تمام سوراخ کشادہ دکھائی دیتے ہین ۰

حمل کی مدت کم سے کم ایک سو اسی دن اور زیادہ سے زیادہ تین سو دن سمجھی گئی ہے حمل قرار پانے کے لئے عورت کے ارادہ یا مرضی کو کچھ دخل نہین - مثلاً گہری نیند اور غشی اور مدہوشی کی حالت مین بھی حمل قرار پا سکتا ہے - حمل اگر رحم کے اندر قرار پائے تو حمل طبعی کہلاتا ہے اور رحم کے سوا دوسری جگہ قرار پائے تو حمل غیر طبعی کہلاتا ہے - مثلاً پیٹ کے پردے مین جس کا نام صفاق ہے یا مبیض مین جو رحم کے گرد دو گلٹیاں ہین یا نفیر مین جو مبیض اور رحم کے درمیان ایک نالی ہے حمل طبعی ہو - یا غیر طبعی ہر حالت مین اگر جنین ایک ہے تو حمل بسیط کہلاتا ہے اور اگر جنین ایک سے زیادہ ہین تو وہ حمل مرکب کہلاتا ہے حمل توام حمل مرکب کی ایک شکل ہے جسمین دو جنین ایک وقت مین نشو و نما پاتے اور ایک وقت مین پیدا ہوتے ہین - اگر جنین کے سوا کوئی عارضی جسم بھی پیدا ہو جائے تو اس کو حمل مخلوط کہتے ہین - اور اگر کسی عارضی کے سبب حمل کا دھوکا مدت تک ہوتا رہے تو وہ حمل کاذب کہلاتا ہے اس کے علاوہ حمل کی اور بھی شکلین دیکھی جاتی ہین مثلاً ایسے بچون کا پورا ہونا جن کے اعضا کم ہون یا زیادہ ہون ایک بچہ کے بعد دوسرے بچہ کا کچھ مدت کے فاصلے سے پیدا ہونا جنین سے ایک بچہ کا رنگ - یا حجم دوسرے بچے کے رنگ یا حجم سے مختلف ہو ۰

(آئندہ)

انوار الاسلام پریس قادیان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا ۰

Registered No 288

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمدؐ کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعیٰ للہ داع

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

البدر

فہرست مضامین۔ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام کی سچی فلاسفی پر حضرۃ امام الزمان علیہ السلام اور آپ کے جلیل القدر صحابہ کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے مضامین (۲) درس قرآن جسمین قرآن شریف کی نئی طرز کی عجیب و غریب تفسیر ہوتی ہے (۳) اصلاح نسوان (۴) سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین (۵) علمی نوٹ (۶) استفساروں کے جواب (۷) نظم (۸) فہرست بیعت کنندگان حضرۃ امام الزمان علیہ السلام یہ مضامین اپنے اپنے وقت پر درج ہوتے رہینگے +

قیمت سالانہ۔ ہندوستان میں ہندوستان سے باہر سوائے خاص صورتوں کے کسی صاحب کے نام بلا وصول پیشگی قیمت یا اجازت دی کے ہرگز جاری نہیں نہیں ہوسکتا اسلئے کوئی صاحب اس قسم کی درخواست نہ ارسال فرمادین۔ (۲) خط و کتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے +
ضوابط ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئے۔ اشتہارات کی اجرۃ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے (۳) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

نمبر ۳۷ | قادیان دارالامان۔ ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰۔ رجب ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

پرانی تقریروں میں سے کچھ

اولاد کس نیت سے طلب کرنی چاہئے

انسان کو سوچنا چاہئے کہ اُسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کردینا چاہئے۔ کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے لیکن جب ایک اندازہ سے گذر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے +

خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشا کو پورا نہیں کرتا ہے اور پورا حق عبادت کا ادا نہیں کرتا بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی؟ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کہ اُس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو یہ کہنا بھی اس کا نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ خود وہ اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں اگر یہ خواہش صرف اسی لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے +

یاد رکھو کسی نیکی کو بھی اس لئے نہیں کرنا چاہئے کہ اس نیکی کے کرنے پر ثواب یا اجر ملیگا کیونکہ اگر محض اس خیال پر نیکی کی جاوے تو وہ ابتغاء لمرضات اللہ نہیں ہوسکتی بلکہ اُس ثواب کی خاطر ہوگی اور اس سے اندیشہ ہوسکتا ہے کہ کسی وقت وہ اُسے چھوڑ بیٹھے مثلاً اگر کوئی شخص ہر روز ہم سے ملنے کو آوے اور ہم اس کو ایک روپیہ دے دیا کریں تو وہ بجائے خود یہی سمجھے گا کہ میرا جانا صرف روپے کے لئے ہے جسدن سے روپیہ نہ ملے اُسی دن سے آنا چھوڑ دے گا +

غرض یہ ایک قسم کا باریک شرک ہے اس سے بچنا چاہئے نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اس پر کوئی ثواب ہو یا نہ ہو *

باقی دارد

*فٹ نوٹ۔ حضرت حجۃ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے جس کام کے کرنیکا حکم دیا ہے اگر مجھ پر یہ بھی بتلایا جاوے اور یقین کرایا جاوے کہ اس کام کے کرنے پر سخت سے سخت عذاب کیا جاوے گا تب بھی میں اپنی روح میں کوئی لغزش نہیں پاتا کہ اس کام کو چھوڑ دون کیونکہ محض عذاب یا ثواب میرے کام کی غرض نہیں ہے۔ مجھ کو خدا تعالیٰ نے طبعی طور پر ایک جوش فطرت عطا کیا ہے جو اس کے احکام کی تکمیل کیطرف کشان کشان لئے جاتا ہے

(ایڈیٹر)

حالات مقدمات

۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو فجر کی نماز کے بعد حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان سے بٹالہ کے راہ گورداسپور روانہ ہوئے۔ حضور اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ رتھ میں سوار ہوئے اور دیگر احباب آمدہ از سیالکوٹ و پشاور وغیرہ یکوں پر +

ہم افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ اخبار کی آمدنی قلیل اور سٹاف کے ناکمل ہونے کی وجہ سے ایسے اور نیز ان مواقع پر جبکہ ایڈیٹر بوجہ بیماری یا اشتغال دیگر کاروبار کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمرکابی اور مجلس سے محروم رہتا ہے کوئی معقول انتظام نہیں کر سکتے جس سے ان اوقات کے کلمات طیبات محفوظ ہوا کریں مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی زبانی ہمیں علم ہوا کہ رستہ میں حضرۃ اقدس ع نے عظیم الشان مسائل پر تقریریں فرمائیں جس سے بڑے بڑے مسائل حل ہوگئے ہیں۔ اپنے ذمہ داری کی اس پہلو کو نہایت کمزور دیکھکر ہم خود دعا کرتے ہیں اور نیز دیگر احباب سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے کاروبار میں برکت دیوے اور ہمیں اس نقطہ تک پہونچاوے کہ جس پر پہونچکر ان تمام کمزوریوں کا علاج ہو سکتا ہے +

دوپہر کے وقت بٹالہ سٹیشن سے سوار ہو کر حضرۃ اقدس گورداسپور میں نازل ہوئے دوسرے دن مقدمہ کی پیشی تھی۔ حضرۃ اقدس ع نے صبح کو اٹھکر ذیل کا رویا سنایا +

رویا

میں نے ایک قلم لکھنے کیواسطے اٹھائی ہے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی ایک زبان ٹوٹی ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ محمد افضل نے جو پیر(ب) بھیجے ہیں ان میں ایک لگا دو وہ پیر تلاش کئے جا رہے ہیں کہ اس اثناء میں میری آنکھ کھل گئی +

۱۰ بجے کے بعد مقدمہ کرم دین صاحب بنام حضرت اقدس و حکیم فضلدین صاحب پیش ہوا۔ خواجہ صاحب نے حکیم فضلدین صاحب کی طرف سے درخواست پیش کی کہ مولوی کرم دین صاحب نے جو استغاثہ کیا ہے وہ وہی امر ہے جس کی تحقیق کے لئے خود میری طرف سے کرم دین صاحب پر استغاثہ دائر ہوئے ہیں اس لئے جب تک وہ مقدمات فیصل نہ ہوں اس وقت تک اس مقدمہ کو ملتوی کیا جاوے اس پر فریقین کے وکلاء کی بحث رہی اور عدالت نے دوسرے دن فیصلہ دینے کا حکم صادر فرمایا

شام کے وقت حضرۃ اقدس کو الہام ہوا

خوش و خورم باش

۲۴ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بنام مولوی کرم دین صاحب وایڈیٹر سراج الاخبار جہلم تھا مگر چونکہ مستغیث کی شہادۃ موجود نہ تھی اس لئے اس کی تاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء پڑی کل کی بحث پر چونکہ ابھی عدالت نے فیصلہ تحریر نہیں کیا تھا اس لئے خواجہ صاحب نے کچھ اور قانونی بحث کرنی چاہی جسکو سنکر عدالت نے ایک بجے کے بعد اسی دن یہ فیصلہ دیا کہ درخواست التواء مقدمہ نامنظور رہے +

اور اس طرح سے

خدا کی وہ بات پوری ہوئی جو کہ اس نے ۲۲ کی رات کو اپنے فرستادہ کو دکھائی اور ۲۳ کی صبح کو اس نے سنا لی لیکن اصل غرض جو اس درخواست سے تھی وہ خدا نے بہر حال پوری کی آئندہ کے لئے اس مقدمہ کی تاریخ ۱۷ اکتوبر مقرر ہوئی۔

آپنے ایک ذکر پر فرمایا کہ کوئی دنیا کا کاروبار چھوڑ کر ہمارے پاس بیٹھے تو ایک دریا پیشگوئیوں کا بہتا ہوا دیکھے جیسے کہ کل قلم والی پیشگوئی پوری ہوئی ہے +

روحانیت اور پاکیزگی کے بغیر کوئی مذہب چل نہیں سکتا قرآن شریف نے بتلایا ہے کہ آنحضرت صلعم کی بعثت سے پیشتر دنیا کی کیا حالت تھی یاکلون کما یاکل الانعام۔ پھر جب انہی لوگوں نے اسلام قبول کیا تو فرماتا ہے ویبیتون لربھم سجدا وقیاما۔ جب تک آسمان سے تریاق نہ ملے تو دل درست نہیں رہتا۔ انسان آگے قدم رکھتا ہے مگر وہ پیچھے پڑتا ہے قدسی صفات اور فطرۃ والا انسان ہو تو وہ مذہب چل سکتا ہے اسکے بغیر کوئی مذہب ترقی نہیں کر سکتا ہے اور اگر کرتا بھی ہے تو پھر قائم نہیں رہ سکتا

---

۲۴ کی شام کو روانہ ہو کر رات کو حضرۃ اقدس بٹالہ تشریف لائے اور وہیں قیام فرمایا علی الصبح رتھ میں سوار ہو کر آپ قادیان پہونچے +

۲۶ و ۲۷ - کو کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا ۲۸ - کو آپ … مغرب کی نماز باجماعت میں بوجہ بیماری شریک نہ ہو سکے +

---

۲۹ - ستمبر ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازیں باجماعت ادا کیں +

شام کے وقت چند ایک احباب نے بیعت کی جس پر حضرۃ اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی +

ہر ایک آدمی جو بیعت کرتا ہے تو اس کی بیعت کی کیا غرض ہونی چاہیے یاد رکھو کہ اسے صرف دنیا کے لئے نہ کرنا چاہیے بہت سے آدمی ایسے ہوتے اور دیکھے جاتے ہیں کہ وہ بدقسمت ہوتے ہیں اور ان کا مقصود اس سے صرف دنیاوی اغراض کی تکمیل ہوتی ہے یاد رکھو کہ دنیا چند روزہ ہے تنگی سے یا فراخی سے یہ تو گذر جاتی ہے لیکن آخرۃ کا معاملہ بہت سخت ہے کہ جس کا انقطاع نہیں ہے اگر وہ دنیا سے اسی حالت میں گیا کہ خدا اس سے راضی تھا اور اس کا خوف اس کے دل میں تھا اور ہر ایک گناہ سے جسے خدا نے گناہ کہکر پکارا ہے وہ بچا یا گیا تو پھر خدا کا فضل اس کے شامل حال ہوگا اور اگر یہ بات نہیں اور اس نے لاپرواہی کی زندگی بسر کی ہے تو اس کا انجام خطرناک ہوگا۔

بیعت سے انسان کو دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک تو تو بہ نصیب ہوتی ہے جیسے کہ اس وقت تم نے میرے ہاتھ پر کی ہے خدا کا وعدہ ہے کہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین کہ وہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور ان کو جو پاک ہونا چاہتے ہیں کہ گناہ کی کشش ان سے دور ہو جاوے۔ پھر آنحضرۃ صلعم فرماتے ہیں کہ توبہ کیوقت سب گناہ جھڑ جاتے ہیں اور افراط تفریط سب کچھ معاف ہو کر پھر خدا تعالےٰ سے از سر نو صلح ہوتی ہے اور ایک نیا حساب کتاب اس بندہ کا خدا سے پڑتا ہے۔ پس اگر وہ دانا اور سمجھدار آدمی ہے اور اس کی نیت ٹھیک ہے تو اسے چاہیے کہ نیا حساب خدا کے ساتھ نہ ڈالے اور دوبارہ گناہ سے اپنے آپ کو آلودہ نہ کرے +

توبہ سے پیشتر انسان پر کئی زمانہ عمر کے گذرتے ہیں مثلاً ایک جوانی کا کہ اس میں کسل ہوتا ہے۔ غفلت ہوتی ہے پھر دوسری عمر کا ایک حصہ ہوتا ہے اسمیں دغا اور فریب کا ایک حصہ ہوتا ہے اور اسیطرح ہر ایک عمر کے تقاضائے کے موافق گناہ بھی اس کے الگ ہوتے ہیں یہ اس کا فضل ہے کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور انسان اس کے ذریعہ سے پھر اس سے صلح کر سکتا ہے جب ایک جرم انسان پر ثابت ہو جاوے تو وہ قابل سزا ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم پس جب ایک جرم کا یہ حال ہے تو جو صدہا جرم لیکر جاویگا اس کا کیا حال ہوگا لیکن اگر ایک شخص عدالت میں جاوے اور ثبوت پہونچکر درقرار داد جرم بھی اس پر لگ جاوے اور پھر حاکم اسے بخشدے تو اس کا کس قدر احسان ہے پس اس لئے تم کو چاہیئے کہ ہر ایک گناہ کو خواہ وہ مجموعی ہو خواہ تفریق خیال رکھو البتہ ہو کہ جیسے بہت سی زہریں ملکر انسان کو ایک دفعہ ہی ہلاک کر ڈالتی ہیں ویسے ہی گناہ تم کو ہلاک کر دیتے ہیں تو

علم مفید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی المصطفیٰ محمد والہ واصحابہ اجمعین ✦ اما بعد جاننا چاہیئے کہ ایک شخص خواجہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس اللہ سرہ کے شاگردوں سے تھا اور مدت تک آپکی خدمت میں علم پڑھتا رہا اور جس نے عموماً ہر ایک علم سے فائدہ بھی حاصل کیا تھا ایک دفعہ اسنے دل میں سوچا کہ مین نے برسوں رنج اوٹھایا اور بہت سا علم ہر طرح کا حاصل کیا۔ اب مجھکو کیا معلوم ہے کہ ان علموں میں سے کونسا علم میرے لئے مفید ہے اور گور میں میرا معین و مددگار اور میرا مونس ہوگا اور ان تحصیل کردہ علوم میں سے کونسا علم ہے کہ جسکو میں ترک کروں اور اس سے الگ رہوں۔ کیا وجہ ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالی سے پناہ مانگی ہے اور فرمایا ہے کہ (اعوذ بک من علم لا ینفع) یعنی مین بے نفع علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں پس وہ شاگرد چند روز تک یہ سوچتا رہا اور آخر اس مشکل کے لئے فتوی لینے کے طور پر امام رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا اور کچھ اور مسئلے بھی لکھے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی جامع نصیحت کیجئے اور کوئی دعا ایسی بتلائے کہ ہمیشہ پڑھا کروں اور یہ بھی لکھا کہ اگرچہ آپنے مسائل کے جواب میں بہت سی کتابیں۔ احیاء کیمیا و جواہر القرآن اور اربعین اور منہاج اور بہتیرے رسالے تصنیف فرمائے ہیں مگر مین ناچیز چاہتا ہوں کہ ایک تحفہ کاغذ پر ہو اور جسے ہمیشہ پڑھا کروں اس پر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جو جواب لکھا اُسے ہم تزکیہ نفس کی خاطر یہ ناظرین کرنا مناسب خیال کرتے ہیں جو اصحاب ہماری اس خدمت سے بہرہ ور ہوں اُن سے التماس ہے کہ وہ میرے حق میں بھی اپیل درآمد کے لئے دعا فرما دیں ✦ (محمد افضل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے فرزند عزیز اور اے دوست مخلص خدا تیری بقا کو اپنی اطاعت میں دراز کرے اور تیرے ساتھ ہ گا کر جیسے دوستوں جیسا سلوک کرے تو معلوم کر کہ فرمان نصیحتوں کا حضرۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب سے لکھا جاتا ہے اور جو نصیحت اُس جناب سے نہیں ہوئی اس کا چنداں فائدہ نہ ہوگا اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی نصیحت نامے لوگوں کے لئے لکھے ان نصیحت ناموں میں سے اگر کچھ تجھکو بھی پہنچ گیا ہے پھر تجھکو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے اور اگر ان میں سے کچھ تجھکو نہیں پہونچیں تو مجھے بتلا کہ اتنے سال کی پڑھائی تمہاری کس کام کی ہے۔ اے لڑکے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحتوں میں سے جو آنحضرۃ صلعم نے اہل جہان کے لئے فرمائی ہیں ایک تو یہ ہے علامۃ اعراض اللہ تعالےٰ عن العبد اشتغالہ بما لا یعنیہ۔ یعنی علامت خدا تعالیٰ کے غافل ہونے کی بندہ سے ان کا بے معنی کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور ان امرء ذہبت ساعۃ من عمرہ فی غیر ما خلق لہ لحری بان یطول علیہ حسرتہ یعنی اگر کسی کی عمر کی ایک گھڑی ایسے کام میں چلی جاوے جو وہ اُس کام کے لئے پیدا نہیں ہوا تو بہت لائق ہے کہ اُس کے لئے مقدر ہے کہ اس کی حسرت بڑھائی جاوے اور من جاوز الاربعین ولم یغلب خیرہ شرہ فلیتجہز الی النار۔ اور جسکی عمر چالیس سال گذر چکی اور اس کی نیکی بدی پر غالب نہیں ہوئی پس چاہیے کہ وہ آگ کے لئے طیار ہو جائے ✦

سب لوگوں کو یہی نصیحت کافی ہے اور اے فرزند نصیحت کرنی تو آسان ہے لیکن دشواری اس کی قبول میں ہے کیا وجہ کہ نصیحت کا ذائقہ خواہش کے پجاریوں کے حلق میں تلخ معلوم ہوتا ہے اور نواہی ان کی محبوب ہیں خصوصاً اس کے لئے کہ جو لڑکوں کی طرح رسمی علم کا طلبگار اور دنیاوی ہنروں اور فضیلت کے حصول میں مشغول ہے کیونکہ طالب علم سمجھتا ہے کہ **مجرد** علم ہی میرا دستگیر اور وسیلہ ہوگا اور نجات اور فلاح صرف علم کے حصول میں ہے اور یہی کافی ہے اور وہ عمل سے بے پرواہ ہے اور اس کو عمل کی حاجت ہی نہیں۔ اور یہ اعتقاد بد فلسفیوں کا مذہب ہے سبحان اللہ وہ اتنا نہیں جانتا کہ جب علم حاصل کر لیا اور اس پر عمل نکیا تو اس پر تو حجت قائم ہو گئی اور اس کو خبر نہیں کہ حضرت رسول علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ یعنی قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جسکو خدا نے اس کے نفع علم سے محروم رکھا اور بزرگوں کی حکایت میں ہے کہ ایک بزرگ نے جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور کہا اے ابو القاسم کیا حال ہے ✦ انہوں نے جواب دیا کہ طاحت العبارات وفنیت الاشارات ما نفعنا الا رکیعات رکعناہا فی جوف اللیل یعنی ہلاک ہو چکیں باتیں بنانا اور اشارات فنا ہو گئے بجز چند رکعات کے جو ہم نے رات کے اندر ادا کیں اور کچھ فائدہ نہ دیا۔ اے بیٹا اعمال سے مفلس اور احوال سے خالی اور بے معنی نہ ہونا اور خوب جان لے کہ مجرد علم تیری دستگیری نہ کریگا جیسا کہ یہ مثل معلوم ہو کہ اگر کوئی کسی جنگل میں جاتا ہو۔ اور ہندی تلوار ہاتھ میں ہو اور دوسرے ہتھیار بھی ہوں اور وہ خود بھی لائق ہتھیاروں کے اور لڑائی کرنیوالا ہو اور اچانک کوئی شیر اُس کی طرف آتا نظر آوے تو تیری دانست میں کیا یہ سب ہتھیار بغیر استعمال کے اُس شیر کے حملہ کو اس سے دفع کر سکتے ہیں تو خوب جانتا ہے کہ نہیں کر سکتے اسیطرح دیکھ لے کہ اگر کوئی شخص چند ہزار علمی مسئلہ پڑھ لے اور جانتا ہو مگر عمل ان پر نکرے تو اس دانائی سے اس کو فائدہ نہ ہوگا دوسری مثال یہ کہ کوئی بیمار ہو اور وہ بیماری صفراوی حرارۃ سے ہو اور اُسے معلوم بھی ہو کہ علاج اس مرض کا سکنجبین ہے، مگر وہ دوا نہ کھاوے تو کیا مطلق علم اس کی بیماری کو دور کردیگا۔ تو جانتا ہے کہ ہرگز نہیں سے ا

گر دو تو ہزار رطل بہ پیمائی
تا نہ خوری نباشدت شیدائی

یعنی اگر تو سیروں شراب تول کر رکھے مگر جب تک تو پیئے گا نہیں تجھ میں شیدائی یعنی بیخودی پیدا نہ ہوگی اگر تو سو برس تک بھی علم پڑھا کرے اور ہزار جلد کتاب کی اُلٹا دے پلٹا دے اور اس پر عمل نہ کرتا ہو اور اعمال صالحہ سے اپنے تئیں مستعد اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے قابل نہ بنا وے۔ تو خدا کی رحمت تجھکو نہیں پہونچیگی قرآن شریف سے سن لے لیس للانسان الا ما سعی۔ اے بیٹا میں جانتا ہوں کہ تو نے پڑھا ہوگا کہ یہ آیت منسوخ ہے مگر ان دوسری آیات کے بارے میں تجھکو کیا کلام ہے فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً جزاءً بما کانوا یعملون ۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت کانت لہم جنت الفردوس نزلا ۔ الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحاً ۔ یعنی ہاں جو بجائے بدی کے نیکی کرے اور ایمان لاوے اور پھر اچھے کام کرتا ہے اور ان حدیثوں کے حق میں تو کیا کہتا ہے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ یعنی اسلام کے بنا پانچ باتوں پر ہے گواہی دینی کہ نہیں معبود سوائے خدا کے کوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کے ہیں اور نماز کا قائم کرنا۔ اور زکوٰۃ کا دینا اور روزہ رمضان کے۔ اور حج خانہ کعبہ کا جو کوئی اس کی طرف جا سکے الایمان قول باللسان وتصدیق بالجنان وعمل بالارکان۔ یعنی ایمان زبان سے کہنا ہے اور دل سے تصدیق کرنا اور عمل اُس کے ارکان پر کرنا اور اس کے دلائل شمار سے زیادہ ہیں۔ اور اگر تیرے دل میں یہ وسوسہ گذرتا ہو کہ میں یہ کہتا ہوں

---

۱ ہر انسان کو اس کی سعی و کوشش کے موافق اجر ملیگا ۲ جو شخص اپنے خدا کی ملاقات کی آس رکھتا ہے پس اسکو چاہئیے کہ کام اچھے کرے۔ ۳ یہ بدلے کے طور پر ہے جو وہ کیا کرتے تھے ۴ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے

کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت میں پہونچے گا نہ کہ خداتعالیٰ کے فضل ورحمت سے پس تو سمجھ کہ ابھی بات تونے نہیں سمجھی۔ جان لے کہ میں یہ نہیں کہتا بلکہ یہ کہتا ہوں کہ بندہ خدا کے فضل ورحمت سے بہشت میں پہونچتا ہے لیکن جب تک بندگی اور تابعداری سے اپنے آپ کو مستعد اور قابل رحمت کے نہ بناوے بہشت اس کو نصیب حاصل ہوتی میں... یہی نہیں کہتا بلکہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ انّ رحمتہ اللہ قریب من المحسنین۔ یعنی خدا کی رحمت نیکو کاروں سے نزدیک ہے اور جبتک اس میں رحمت نہ پہونچی بہشت میں کب پہونچے گا۔ اور اگر کوئی یوں کہے کہ صرف ایمان سے بہشت میں پہونچ جاتے ہیں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ پہونچتا ہے مگر یونہی تو نہیں پہونچتا وہاں پہونچنے تک تو بہت سی گھاٹیاں اور منزلیں درپیش ہیں ۔ (باقی دارد)

سوانح عمریاں

جب ہم نے ماہوار رسالہ کے اجرا کا اشتہار دیا تھا تو اس میں ایک مضمون ہم نے یہ بھی تجویز کیا تھا کہ جسقدر اصحاب آج تک حضرۃ اقدس کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں یا آئندہ ہوں۔ چونکہ ہر ایک کی بیعت ایک خاص حصہ مذہبی تاریخ کا اپنے ساتھ رکھتی ہے اور کوئی فراست سے۔ کوئی خواب سے کوئی کشف سے کوئی الہام سے۔ کوئی مخالفوں کی مخالفت سے۔ کوئی ربانی القا سے۔ غرضیکہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کی تحریکات اور اسباب کو لکھکر روانہ کرے تو وہ درج رسالہ کر دئے جاویں لیکن چونکہ رسالہ کے اجرا کی تجویز سردست ملتوی ہو گئی اس لئے اب اگر وہ حالات لکھکر دفتر البدر میں ارسال کر دئے جاویں تو آہستہ آہستہ بذریعہ اخبار شائع کر دئے جاویں۔

ہمارا خیال ہے کہ ان حالات کے ضبط ہو جانے سے ایک عظیم الشان نظارہ قدرت آنکھوں کے سامنے آتا ہے اور اس کا اثر دوسرے لوگوں پر جو کہ ابھی مذبذب ہیں پڑتا ہے اور ایک دوسرے بھائی کے حالات پڑھکر مومنین کی زیادتی ایمان ہوتی ہے اس لئے احباب احمدیہ سے ہماری التماس ہے کہ وہ اپنے اپنی بیعت کے حالات لکھکر روانہ کریں لیکن لکھنے میں اس امر کا خیال رہے کہ حاشیہ اور بین السطور بہت کھلا کھلا رہے تاکہ اصلاح مضمون کے لئے کاغذ میں بہ شرط ضرورت گنجائش مل سکے۔

(ایڈیٹر)

خوش رہنے کا نسخہ

مخدومنا ومولانا حضرت حکیم نورالدین صاحب اکثر بار ذکر کیا کرتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ سے ایک دفعہ سوال کیا کہ کوئی ایسی بات بتلاویں جس سے انسان ہمیشہ خوش رہے اس وقت آپکے پاس امرا کا بھی ایک بڑا مجمع تھا اور بذات خود بھی وہ ایک بڑے امیر آدمی تھے آپ کی عادت تھی کہ ہمیشہ مختصر کلام کرتے فرمانے لگے کہ خوش رہنے کا ایک ہی نسخہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان نہ خدا بنے اور نہ رسول بنے۔ اس کلام کا مطلب مجھکو سمجھ نہ آیا۔ میں نے عرض کی کہ اس کا مطلب کیا ہے فرمایا کہ تم لوگ خدا کسے کہتے ہو۔ جواب دیا کہ خدا وہ ذات ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ خدا بننے کے یہی معنے ہیں کہ انسان اس بات پر زور دے کہ میرا چاہا کیوں نہ ہوا حالانکہ یہ خاصہ خدا کا ہے۔ ؎

چاہا ہم نے مگر نہ چاہا تونے
چاہا تیرا ہوا مگر ہمارا نہ ہوا

پس خوش رہنے کے لئے ایک بات تو یہ کرے کہ جب اس کے ارادہ میں اسے ناکامی ہو تو نفس کو ملامت کر کر اور سمجھاوے کہ تو خدا تو نہیں ہے کہ تیرا چاہا ہو جاتا اس خیال سے رنج اور جلن دور ہو جاویگی۔

دوسری بات یہ کہ رسول نہ بنے۔ رسول وہ ہوتے ہیں کہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہیں اور خلقت کو خدا کا فرمان منواتے ہیں جو نہ مانے اس کے لئے رنجیدہ خاطر ہوتے ہیں اور ان کی نافرمانی سے لوگوں پر عذاب آتا ہے۔ پس اگر کوئی تمہاری بات نہ مانے تو تم نفس کو یوں سمجھاؤ کہ تو کوئی رسول تو نہیں کہ تیری بات آیت اور حدیث ہو اگر کوئی تیری بات سے منکر ہے تو وہ عذاب کا مستحق نہیں ہے کوئی نہیں مانتا تو نہ مانے۔

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ میں اس پر ہمیشہ عمل درآمد کرتا ہوں اور اسی لئے میں ہمیشہ خوش رہتا ہوں۔

طاعون

چونکہ طاعون کا دورہ پھر شروع ہو گیا ہے اور اکثر مقامات پر یہ پھوٹ پڑا ہے اس لئے خاص وعام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی حالتوں میں تبدیلی کریں ہر ایک قسم کے گناہ اور فسق وفجور سے پرہیز کریں خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لاویں اور کم از کم یہ کہ زبان درازیوں شوخیوں چالاکیوں سے باز رہیں اور دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کو نمازوں میں اور دیگر اوقات میں ورد کریں اور ہر ایک احمدی بھائی کو چاہئے کہ اپنے تمام بھائیوں اور ان کے اہل وعیال کے لئے جہاں کہیں وہ ہوں دعا کرتا رہے کہ خداتعالیٰ اس مرض سے ان کو محفوظ رکھے۔ اور کشتی نوح میں جو حضرۃ اقدس علیہ السلام کی تعلیم ہے اسے ہر ہفتہ میں ایکبار خود بھی پڑہیں اور اپنے گھر والوں کو بھی سنا دیں اور ہمیں بھی دعائے خیر سے یاد کرتے رہیں۔

براہین احمدیہ

جس نمونہ کا ہم نے گذشتہ اشتہار میں نوٹس دیا تھا وہ خدا کے فضل سے اس نمبر کے ہمراہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے عام طور پر آجکل شہرین کتب نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے کہ خریدار پیدا کرنے کے واسطے دلربا مضمون اشتہار کا اور نمونہ بڑی محنت اور سرگرمی سے بہت عمدہ چھاپکر پیش کرتے ہیں لیکن جب کتاب چھپکر ناظرین کے پاس روانہ کی جاتی ہے تو وہ بالکل نمونہ کے مطابق نہیں ہوتی۔ مگر ہم اپنے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کر کے جسکی رضا کی خاطر ہم نے اس کتاب کو چھاپنا چاہا ہے وعدہ کرتے ہیں کہ اصل کتاب اس نمونہ سے بھی بہتر ہوگی۔ جدول کی بجائے جو سلاسل میں دی گئی ہے وہ ہماری منشاء کے مطابق نہیں ہے مگر اصل کتاب میں خط اور چھپائی پر جدول انشاء اللہ سونے پر سہاگہ معلوم ہوگا بعض احباب کے نزدیک صرف کاغذ کے فرق سے اعلیٰ کاغذ کی براہین کی عہ روپیہ قیمت بہت زیادہ معلوم ہوگی لیکن ان کو ابھی معلوم نہیں ہے کہ اس میں ہم نے اور کیا خوبی رکھی ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ کاغذ کی نفاست کے اس کی روشنائی ایک نہایت خوش نما رنگ کی ہوگی اور جب وہ چھپے گی تو انشاء اللہ اس کے خریدار خود شہادت دیں گے کہ دس روپیہ تو صرف اس کی جلد اول کی قیمت ہے۔ چونکہ حضرۃ اقدس کی کل متبرک تصانیف کو اس حسن انتظام سے چھاپکر قوم کے ہاتھ میں دینا ایک کثیر سرمایہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ سٹاف کو چاہتا ہے اس لئے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس خدمت کی سرانجام دہی کے لئے چند ذی مقدرت احباب کی ایک کمپنی ہو جو کہ روپیہ سے امداد کریں سردست اس کمپنی کے قواعد اور منافع کی تقسیم وغیرہ پیش

عالم اخبار

ولادت ہمارے مخدوم اور مکرم جناب مولانا حکیم نورالدین صاحب رضہ کے ہاں آپکی زوجہ ثانی کے بطن سے ایک فرزند مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوا جسکا نام حضرت اقدس علیہ السلام نے عبدالقیوم رکھا ہے خدا تعالےٰ مولود مسعود کی عمر اپنی اطاعت اور رضامندی کی راہوں مین دراز کرے +

چاند گرہن ۶- اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ۷ بجکر ۲ منٹ شام سے شروع ہوکر ۱۰ بجکر ۵ امنٹ تک

کشمیر مین ۱۳ روز تک پھر بارش ہوتی رہی اسلام آباد مین ۲۰ فٹ پانی چڑہ گیا ہے خدا خیر کرے +

اہالیان سمالی لینڈ کی نسبت ایک عجیب بات معلوم ہوئی ہی کہ وہ دس بارہ روز تک بلا پانی پینے کے گذار سکتے ہین +

گرمی کی شدت کسی قدر کم ہو جانے کے ساتھ ہی طاعون پھر چمک اٹھی ہے گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان مین طاعونی اموات کی تعداد ہفتہ ماسبق کی نسبت قریبًا دگنی یعنی ہفتہ ماسبق کی (۷۷۴۸) اموات کے مقابلہ مین ۱۳۰۴۹ موتین طاعون سے ہوئین - صوبہ پنجاب مین بھی طاعون ترقی پر ہے ۵۶ موتین بمقابلہ ہفتہ ماسبق کی ۳۸ موتون کے ہوئین سب سے زیادہ اموات راولپنڈی مین ہوئین جہان طاعون کا بہت زور سنا جاتا ہے +

(پیسہ)

شاہ ایران اور ان کی اپنی رعایا کے درمیان سخت نفاق

پردہ کی ضرورة انگلستان کے نامور شاعر مسٹر براون جو کیمبرج مین لارڈ کرزن کے استاد رہ چکے ہین - اپنے معزز شاگرد کی دعوت پر دربار دہلی من شریک ہوئے تھے - وطن واپس جاکر انہون نے اپنا سفرنامہ لکہا ہی - جو شاعرانہ خیالات سے پر ہے اس مین ایک جگہ پردہ کے متعلق فرماتے ہین کہ دو سیاحت ہند کے دوران مین رسم پردہ کو دیکھکر میرے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اگر انگلستان مین بھی عورتین پردہ کرتین تو کیا اچھا ہوتا - ممکن ہی پردہ رفتہ رفتہ ہندوستان سے اٹھ جائے مگر جب تک مردون کو سیکہنا ہے کہ ان کو عورتون کا اعزاز کس طرح کرنا چاہیئے - اس وقت تک مین چاہتا ہون کہ ہندوستان مین پردیکا رواج رہے +

سلام کا جھگڑا رنگون مین مدرسین اور طلباء کے باہم سلام کا جھگڑا درپیش ہے حکام تعلیم نے سلام کرنے کے متعلق کچھ نئی ہدایتین لڑکون کے نام جاری کی ہین - لڑکون نے وہ ہدایات نہین مانین ماسٹر صاحبان اصرار کرتے ہین جسپر خوب جھگڑا اچل رہا ہے یسکول بند ہین معلم صاحبان کی غصہ کے مارے بھوین تنی جاتی ہین - لڑکے بازارون مین استادون پر تالیان بجاتے ہین اور چند شوخ مزاجون نے تو سکول کی دیوارون پر جابجا اس مطلب کے نوٹس چسپان کردئے ہین کہ یہ مکان کرایہ کے لئے خالی ہے - جن کے زبر دستی اتار ڈالنے کا حکم پولیس کو دیا گیا - سارے قضیہ کی بنا یہ ہے کہ حکام تعلیم زور دیتے ہین کہ طالب علم قدیم برہمی رسم کے مطابق دونون بازو لٹکا کر ہاتھ کی ہتھیلیان اوپر نیچے رکھکر سلام کرین لیکن نوعمر لڑکے اور ان کے والدین نہین مانتے وہ کہتے ہین کہ ایسا مودبانہ سلام صرف مذہبی رہنماؤن کے لئے مخصوص کیا گیا ہے نہ کہ ان سے کم درجے کے اشخاص کے لئے - غرض آزادی کی ہوا اب ہندوستان مین ہر جگہ پھیر گئی ہے - علی ہذا القیاس رنگون مین بھی - اب لڑکون کے والدین جلسہ کرکے اس امر کا فیصلہ کرنے والے ہین کہ سلام کے مسئلہ کا فیصلہ کس طرح کیا جائے +

مسلمان شوہر اور عیسائی بیوی حال ہی مین ایک خاص طرز کا مقدمہ عدالت مدراس مین پیش ہوکر فیصل ہوا ہے اس کی تفصیل یہ ہی کہ مسٹر جیمس ہولٹ نے جو ایک فوجی پنشن یافتہ سپاہی ہی - اسلام قبول کیا جسپر اس کی بیوی مسز اینی ہولٹ نے اس کے ساتھ رہنے سے انکار کیا - اور عدالت مین نان نفقہ کی چارہ جوئی کی مقدمہ کے تمام پہلوؤن پر غور کرنے کے بعد مسٹر ای کلارک نے مفصلہ ذیل فیصلہ صادر کیا ہے "مین خیال نہین کرتا کہ ایک بیوی کا فرائض شادی سے انکار کرنے کا حق اس سے بہتر ہو سکتا ہے کہ جو قانون طلاق مین مہیا کیا گیا ہے - قانون ہذا مین جہان طلاق کی اجازت اس صورت مین دی گئی ہی کہ شوہر مذہب عیسوی چھوڑکر نئی بیوی کرلے وہان یہ بات بھی صاف طور پر ظاہر کی گئی ہے - کہ طلاق زنا - بیرحمی اور روپوشی کے بغیر اور کسی صورت نہین روا نہین ہو سکتی - گو قانون کے رو سے یہ بات عیان ہے کہ تبدیل مذہب اور نئی شادی طلاق کے لئے کافی وجوہات ہین - مگر صرف تبدیل مذہب یا اس کے ساتھ دیگر امور کا واقع ہونا طلاق کی ضرورت ثابت نہین کرتا - مین اس قانونی بحث سے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ واضع قوانین کی ہرگز یہ غائی یہ تھی کہ شوہر کے صرف مذہب تبدیل کرنے پر اس کی بیوی کو اس سے علیحدہ ہونیکا حق حاصل ہوجائے اس مقدمہ مین یہ فیصلہ دیناکہ مسٹر ہولٹ اپنی بیوی کو گزارہ دے دوسرے لفظون مین معنی رکھتا ہے کہ مسز ہولٹ کو طلاق مل گئی لیکن مین خیال نہین کرتا کہ قانون طلاق کی رو سے مجسٹریٹون کو ایسے اعلیٰ اختیارات ہون - پس ان تمام امور پر غور کرنے سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ہولٹ کا مذہب تبدیل کرنا نہ تو مجرمانہ فعل ہے نہ بعید از اخلاق - نہ یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ مسٹر ہولٹ کے تبدیل مذہب سے اس کی بیوی کی شہرت چال چلن یا موجودہ حالت کو کسی قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے - بیشک مسز ہولٹ کو اندیشہ ہے کہ ناگوار نتائج ظہور پذیر ہونگے لیکن یہ صرف خیالی باتین ہین ایک خیالی بات یہ بھی ہے کہ شاید مسز ہولٹ کو پردہ نشین ہونے یا مشرقی لباس پہننے پر مجبور کیا جائیگا - لیکن اس کا شوہر ان تمام باتون سے انکار کرتا ہے اور اس کا بیان ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ہرگز ایسا سلوک نہین کریگا بلکہ اسے ایسا لباس جیسا وہ چاہے گی پہننے کی اجازت دیگا اور اسے اپنی پسندیدہ عبادتگاہ مین جانے کا اختیار ہوگا غرضیکہ تمام معاملات مین اسے وہی آزادی دی جائیگی جو آج تک اسے حاصل رہی ہے"

گوندل علاقہ کاٹھیاواڑ مین اہل اسلام کی آبادی بہ نسبت ہندؤن کے بہت زیادہ ہے، اول وہان گاؤکشی کی ممانعت تھی - بیس پچیس برس کا عرصہ گذرا کہ جب وہان کے رئیس نابالغ تھے تو بمبئی گورنمنٹ کے ہاتھ مین وہان کا انتظام تھا اور اس وقت اہل اسلام کو گاؤکشی کی اجازت دیگئی تھی - لیکن اب جبکہ رئیس صاحب نے عنان حکومت ہاتھ مین لیلی ہوئی ہی تو پھر گاؤکشی کو بند کردیا ہے جس سے وہان کی مسلمان رعایا کو سخت تکلیف ہے بمبئی گورنمنٹ نے ان کی فریاد پر توجہ نہ کی اس لئے اب انہون نے والسرائے کے پاس اپیل کی ہے +

بمبئی مین ایک پارسی ہیڈ ماسٹر نے اسبات پر خودکشی کی کہ اس سے دو ماہ پیشتر اس کی لڑکی خودکشی کرچکی تھی اور اس لڑکی سے اس کی بڑی محبت تھی - جو لوگ خدا کو چھوڑکر فانی اشیاء سے دل لگاتے ہین ان کے نتائج ایسے ہی ہونے چاہئیں +

فوٹو - حضرۃ اقدس کے کھڑے قد کی تصویر بقیمت ۸ عہ پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے +
اسم اعظم یعنی الہامی دعا قیمت ۱ علاوہ محصولڈاک

حج کی فلاسفی

ایک دفعہ درس قرآن شریف مین جناب محمد عجب خان صاحب
تحصیلدار ایبٹ آباد کے اس سوال پر کہ حج کی فلاسفی
اور فائدہ کیا ہے ہمارے مخدوم مولانا حکیم نورالدین صاحب
نے جو تقریر حج کی فلاسفی پر کی وہ ذیل مین درج کی جاتی ہے
تاکہ ہر ایک مومن حسب استطاعت اُس سے مستفید ہو سکے +

فہم اور فراست کے لئے اللہ تعالےٰ نے جو اسباب دئے ہین
وہ تین قسم کے ہین +

(۱) وہ جنکو عام نگاہ سمجھ سکتی ہے
(۲) وہ جو فلاسفرون بادشاہون اور مدبرون کی
سمجھ مین آتے ہین +
(۳) دوسری قسم کی مخلوق سے جو بالاتر مخلوق
انبیا اولیا ورسل وغیرہ کی سمجھ مین آتے ہین
لیکن پھر آگے ان کے مدارج بھی مختلف ہین

میرا ابھی ابتدائی سن اور طالب علمی کا زمانہ تھا کہ حج مجھپر فرض
ہوا اور مین نے اس وقت دو حج کئے۔ میری طبیعت
اُس وقت بھی بہت آزاد۔ حریت پسند اور دلائل کی محتاج
تھی اُس عمر اور طالب علمی کے زمانہ مین کچھ محرکات میرے
حج کرنے کے تھے پھر وسط عمر مین وہ اور بڑھ گئے اور اب
اس وقت میری معرفت ضرورت حج کے بارے مین خدا
تعالےٰ نے اپنے فضل سے بہت زیادہ کردی ہے مین
اس وقت اپنے اول محرکات کا ذکر کرتا ہون اور وہ یہ ہے
کہ اس وقت بھی میری طبیعت نے یہ امر میرے دل مین جمادیا
تھا کہ **اسلام** ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام خوبیون
کا جامع مذہب ہے اور تمام غیر مذاہب کا مہیمن ہے اس وقت جو میری
سوسائیٹی ہم عمرون اور طالب علمون کی تھی جب کبھی قرآن
یا اسلام کی چلتی تو مین خدا کے فضل سے قرآن کے ذریعہ
ہی ان سب پر غالب آتا۔ میرے اس وقت کا قرآن
ابتک میرے پاس موجود ہے اور اُس وقت جو جو میری
تحقیقات اور خیالات تھے ان کے مطابق تمام حواشی
چڑھے ہوئے ہین اس کے مطالعہ سے میرے خیالات کے
تدریجاً عروج کا پتہ مل سکتا ہے۔ اس وقت......

...... ہی یہ بات بخوبی میرے دل مین بیٹھ گئی ہوئی تھی
کہ ایسا کوئی بھی مذہب نہین ہے کہ اگر اسمین کوئی خوبی ہو تو
وہ خوبی اسلام مین نہ ہو اور اسلام کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے
جیسے اس کے فرقہ اہل سنت الجماعت مین نہ ہو اور فرقہ اہل سنت
والجماعت کی کوئی ایسی خوبی نہین ہے جو کہ حضرۃ شاہ ولی اللہ
صاحب اور شیخ ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ ابن قیم
کے طریق مین نہ ہو۔ گویا مین ایک طرح سے اس وقت
شاہ ولی اللہ صاحب کا مقلد تھا یا شیخ ابن تیمیہ و ابن قیم
کا اس وقت کے تصنیفون یا یون کہو کہ اسلام کے فلاسفرون
سے مجھے محبت تھی اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ شاہ صاحب
کی تصنیف جو کہ اس وقت ملتی نہ تھی میرے سا تھہ رہتی تھی
اس کے مطالعہ سے میرا مذکورہ بالا ظن خوب پختہ ہو
گیا ہوا تھا اور میرا مذہب مذہب تھا جو کہ تصوف۔ فقہ
حدیث اور فلسفیت کو جمع کرتا ہے +

اس وقت ہر مذہب اور ملت کے طالب علم کیساتھہ
میرا تعارف تھا جبکہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ نیازمندی
کے کتنے اقسام ہین۔ غور کے بعد اس کی دو قسمین میری
سمجھ مین آئین +

ایک — خادمانہ نیازمندی
دوسری — عاشقانہ نیازمندی

خادمانہ نیازمندی کا یہ رنگ ہے جو کہ ہم ہر روز سرکاری
دربارون اور حکام کی پیشیون مین دیکھتے ہین کہ اپنے
آقا کے کہنے کے مطابق خادمون کی ایک خاص وردی
ہوتی ہے وہ پہن کر وقت مقررہ پر حاضر ہوتے ہین
اور ہمیشہ صاف اور ستھرے رہتے ہین کہ آقا ناراض
نہ ہو۔ اور مجرا۔ سلام۔ نشست برخاست دربار کے......
......وقت کے خاص آداب ہوتے ہین جو کہ وہ بجالاتے
ہین اور خاص خاص خدام کو نذر بھی گذرانی جاتی ہے
یہ حالت اپنے بندون کی خادمانہ نیازمندی کی خدا
تعالےٰ نے زکوٰۃ اور نماز مین رکھی ہے کہ اس مین روپیہ
بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور وقت کی پابندی کے
لحاظ سے آداب الٰہی کو مدنظر رکھکر تمام ارکان بجالائے
جاتے ہین۔ لیکن۔

عاشقانہ نیازمندی کا طریق اور ہے کہ کسی محبوب کی
دھت مین نہ کھانے کی فکر نہ پینے کی۔ ہونٹ خشک
ہو رہے ہین کسی سج دھج بناؤ سنگار کا خیال نہین ہے
شہوانی قوائے پر وہ موت ہے کہ بیوی کا خیال تک نہین
آتا۔ کبھی جو پتہ لگ جاتا ہے کہ محبوب وہان فلان کوچہ مین
ہے تو یہ بھی دوڑ کر وہان پہونچتا ہے۔ نہ سر کی خبر ہے
کہ پگڑی ہے کہ نہین اور نہ پاؤن کی کہ جوتہ ہے کہ نہین
اور اس کوچہ مین چکر پر چکر دیتا ہے کہ کسی طرح اس کی جھلک
نظر آجاوے اگر سارا چہرہ نہین تو کوئی حصہ ہی سہی۔
کلام ہی سہی اور اگر اس مین کوئی حارج ہو تو کچھ پتھر سے بھی
رسید کر دیتا ہے اور اگر اس کے وہم مین بھی یہ بات آجاوے
کہ محبوب نے بلایا ہے تو حاضر ہون حاضر ہون کہتا ہوا دوڑتا
ہے جو لوگ عاشق مزاج رہ چکے ہین یا اگر نہین تو محبانہ
مضامین کی کتب تو دیکھی ہونگی جنمین عاشقون کی اس حالت
کا بیان ہوتا ہے وہ خوب جانتے ہین کہ عاشقون پر ایک ایسا
وقت ضرور آتا ہے اور اسی محبانہ نیازمندی کی ادا کو اللہ
نے اپنے بندون کے واسطے روزہ اور حج مین رکھا ہے
دیکھو مکہ مین خدا کا مکالمہ ہوا۔ دیدار ہوا اور یقیناً ہوا
وہان اللہ تعالےٰ نے۔ بچون عورتون اور بڈھون پر
فضل کئے اس لئے یہ انسانی خاصہ ہے کہ جب دیکھتا ہے
کہ فلان مقام پر فلان فلان فضل ہوا تو اس کے اندر خواہش
پیدا ہوتی ہے کہ وہان کچھ نہ کچھ ضرور ہے وہ کونسا بچہ اور کونسی
عورت اور کونسا بوڑھا تھا جسے خدا مکہ معظمہ مین نظر آیا وہ بوڑھا
تو ابراہیم علیہ السلام تھا۔ اور عورت بی بی ہاجرہ تھین اور
وہ بچہ اسمٰعیل تھا اور وہ حقیقی جوان محمد صلعم رسول اللہ سید الاولین
والآخرین تھے ان سب کو خدا ملا ہے اور ان سب کے ساتھہ کلام
بھی کی ہے جس کثرت اور جمعیت سے خدا نمائی مکہ مین ہوئی ہے
کوئی اور مقام متحمل ہستی پر نہین کہ اس جمیعت کے ساتھہ خدا
نمائی کا دعوی کرے۔ مکہ مین رویت الٰہی خوب ثابت ہے
اس لئے ایک سلیم الفطرت انسان جب امید باندھکر نیازمندی
اور خواہش سے وہان جاتا ہے تو رحیم اور کریم خدا کب چاہتا ہے
کہ اُسے محروم رکھے +

عاشقانہ نیازمندی کے اداب کے برخلاف یہ بات ہے
کہ پردہ کیا جاوے۔ کیونکہ اس سے عشق پر حرف آتا ہے
اس لئے وہان عورتون کو پردہ کا حکم نہین ہے۔ ان دنون
مین مین نے ہیر اور رانجھا کا قصہ پڑھا تو وہان اسی عاشقانہ
نیازمندی کی ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ہیر جب رانجھا کے
واسطے روٹیان لیکر جا رہی تھی تو قاضی صاحب نماز پڑھ
رہے تھے اس نے نہ دیکھا سامنے سے گذر گئی۔ جب
قاضی نماز سے فارغ ہو کر اس پر ناراض ہوا تو اُس نے
جواب دیا کہ اے قاضی مین تو رانجھے کی طرف جا رہی تھی اور
اس کے عشق مین مجھے نظر تک نہ آیا کہ تو نماز پڑھ رہا ہے
کہ نہین مگر تعجب ہے کہ تیری کیسی نماز تھی کہ تو نے مجھے دیکھ لیا

غرضیکہ حج کی صورت ایسی ہی ہے جیسی کہ اوپر بیان
ہوئی اس مین انسان اسی کوچہ مین چکر کھاتا ہے جہان
ابراہیم ؑ نے چکر کھائے اور اللہ تعالےٰ کے کلام کی
غور کرو اس آیت پر وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ
الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ الخ پھر مین نے اندازہ کیا ہے
کہ اگر پتھرون کی عمارت ہو تو انسان زیادہ سے زیادہ سات
آدمی تک کھڑے ہو کر آسانی سے بنا سکتا ہے اور
اُسے گو وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہین ہوتی اور چونکہ کوئی
اوس جگہ اور مقام کی تخصیص اور تعیین نہین کرتا جس اور
جس جگہ کھڑے ہو کر ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل نے دعا کین۔

مانگیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں باپ بیٹے اسی چکر میں دعا مانگتے رہے ہیں جب تک سات ردے عمارت کے پورے نہیں ہوئے اور ردوں کی تعداد سے پتہ لگتا ہے کہ سات ہی چکر تھے اور اسی تعداد پر اب بھی چکر کھائے جاتے ہیں۔ یہ ابراہیم اور اسمعیل کی عاشقانہ نیازمندی کی طرز تھی جسکی تعلیم دی گئی اور یہ بڑے قوی مومن تھے کہ ایک نے تو باپ ہو کر بیٹے کو ذبح کرنا چاہا دوسرے بیٹے نے جان دینے میں دریغ نہ کیا تاکہ خدا راضی ہو جاوے مگر چونکہ بعض مومن کمزور ہوتے ہیں اس لئے آگے ایک عورت کی نیازمندی کی طرز بیان کی کہ جب ہاجرہ علیہا السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صفا اور مروہ کے درمیان چھوڑا تو ہاجرہ علیہا السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو پوچھا کہ ہمیں کس کے سپرد کرتا ہے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے سپرد کرتا ہوں اور اسی کے حکم سے کرتا ہوں تب ہاجرہ علیہا نے کہا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ ہم کو ضائع نہ کریگا ایک مشکیزہ پانی کا پاس تھا جب وہ ختم ہو چکا اور دھوپ کی شدت اور بچہ کو [illegible] دیکھکر وہ بے قرار ہوئیں تو ان پہاڑیوں پر کبھی چڑھتی اور کبھی اترتی تھیں اور ہر طرف نگاہ مارتی تھیں کہ کوئی قافلہ پانی لاتا ہو۔ آخر خدا تعالیٰ نے ایک چشمہ پانی کا وہاں جاری کیا جو کہ زمزم کہلاتا ہے اس مقام پر ہاجرہ علیہا السلام نے خدا پر کیسا توکل کیا اور عاشقانہ نیازمندی کا کیا ثبوت دیا۔ یہ نظارہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کر کے دکھا تو وہ بھی سات ہی دفعہ چڑھیں اور اتریں تھیں ✦

چونکہ آبادی میں رہنے سے اکثر دل پر غفلت طاری ہوتی ہے اس لئے ہر ولی اللہ کو لوگوں سے الگ میدانوں میں بھی جانا پڑتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب یہ خیال کیا اور طبیعت میں جوش تھا تو یہ تھا ہی کہ دعا قبول ہو اس لئے حجر میں گذرتے ہوئے بھاگے بھاگے عرفات کے جنگل میں گئے کہ وہاں تنہائی میں دعا کروں یہ ۹ میل کا فاصلہ تھا مگر پھر آپنے دیکھا کہ اس بیرونی جگہ سے تو حرم ہی امن کی جگہ ہے اس لئے لوٹے اور مزدلفہ کے مقام پر جو عرفات سے واپس ہوتے ہوئے ۳ میل پر ہے ٹھہر گئے اور وہیں آپکو یہ الہام ہوا۔ انی اری فی المنام الخ

اس وقت کا ایک بڑا اسرار الٰہی ہے جسکو اس وقت ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تاہم اشارتاً اُسے سمجھ لو کہ عوام الناس میں بھی ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ جب بیماری یا کوئی اور دکھ وغیرہ تکلیف ہو تو اکثر قربانی کیا کرتے ہیں کہ وہ بلا ٹل جاوے اس کا راز یہ ہوتا ہے کہ جب موت کا نزول ہوتا ہے تو وہ بلا کھائے کے واپس نہیں جاتی تو جو کچھ ابراہیم پر وارد ہوا وہ بھی بلا قربانی ٹل نہیں سکتا تھا اگرچہ ہزاروں مویشی ساتھ تھے مگر لڑکے کی قربانی کوئی تھوڑی سی بات نہ تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات بہت ہی عظیم الشان ہوگی جس کے لئے بیٹے کی قربانی تجویز ہوئی اس کنایہ میں یہ ابراہیمی نمونہ تھا کہ قربانی کرے اور بچہ کا نمونہ یہ ہے کہ اس نے کہا کہ جو حکم ربی ہوا ہے وہ جلدی کر اور گردن آگے رکھدی عوام الناس جو کہ الٰہی رموز سے واقف نہیں ہوتے وہ ایسے وقت اعتراض کرتے ہیں اسیطرح اس وقت کسی نے اعتراض کیا کہ ابراہیم کی عقل ماری گئی ہے یہ آخری عمر۔ اور بڑھاپا۔ ایک اولاد آگے اب امید نہیں۔ ایک خواب کی بنا پر لڑکے کو ذبح کرنے کو طیار ہے لیکن ابراہیمی درست اور ایمان کے آگے اس اعتراض کی کیا وقعت تھی اور یہ لوگ اپنی توجہ اور ارادہ کے ٹھرے پکے ہوتے ہیں اور جو مخالفت کرے وہ سخت دشمن ہوتا ہے اس لئے آپنے ۳ دفعہ اُسے پتھر مار کر کہ تو ہمارے ارادہ کو روکنے والا کون ہوتا ہے یہ اس قسم کی رکاوٹیں ہیں کہ جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو صد رہا پیدا ہوا کرتی ہیں تو وہ کنکر ہیں جو اس مقام پر عاشقانہ نیازمندی میں مارے جاتے ہیں مگر چونکہ مومن کی توجہ جب ایک کام کی طرف رہتی ہے تو وہ اُسے بار بار کرتا ہے اور روک بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں اس لئے ہر بار ابراہیم علیہ السلام اُسے دھتکارتے رہے ✦

اسلام کے ۵ ارکان ہیں جنمیں سے نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ اور حج جس نیازمندی میں داخل ہیں ان کا بیان کر دیا ایک نیازمندی یعنی ایمان کا ذکر نہیں ہوا وہ بھی اسی میں داخل ہے۔ اللہ پر ایمان لانے کے یہی معنے ہیں کہ جب انسان دل لگاتا ہے تو اُسے کہنا ہی پڑتا ہے کہ ہم بھی کسی کے ہیں پھر اس دعوے کو نبھانے اور اس کے تقاضا کو پورا کرنے کے واسطے باقی نیازمندیاں ہیں ✦

اہل فلسفہ نے مانا ہے کہ تبادلہ خیالات کے واسطے سیاحت اور سفر بہت ضروری ہے اور جب تک انسان مختلف ممالک کے اخلاق عادات کو نہ دیکھے تو وہ اصلاح نہیں کر سکتا۔ شریعت اسلام نے اول تو تبادلہ خیالات کا اس طرح کیا کہ ہر محلہ کی مسجد میں وہاں کے لوگ ۵ وقت جمع ہوں پھر ہر جمعہ کے دن دیہات کے سب لوگ اور عیدین وغیرہ پر شہر اور دیہات کے سب لوگوں کا اجتماع کیا ہے۔ اور کل ممالک کے اجتماع کے واسطے حج رکھا ہے مگر یہ دنیا کا خیال ہے اور چونکہ غریب لوگ ایسے فوائد قوم کو نہیں پہونچا سکتے اس لئے صرف امرا کی تخصیص کی۔ اجتماع میں چونکہ حفظ صحت کا خیال ضروری ہے اس لئے ریتلے میدان میں یہ اجتماع رکھا ✦

پھر سٹیچو وغیرہ یادگاریں لوگ بناتے ہیں تو بتوں کے دشمن کو واجب تھا کہ ایک یادگار موحدانہ بنا جاتا ✦

مراسلہ

انفاق فی سبیل اللہ کیلئے ایک تحریک

برادرم ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ براہ مہربانی اس تجویز کو اپنے اخبار میں طبع کر کے مجھے ممنون فرماویں میں چاہتا ہوں کہ یہ تجویز آپکے اخبار سے اشاعت پذیر ہو اور دیگر اضلاع کے احباب کو اس پر غور و عمل در آمد کا موقعہ ملے ✦

زمیندار احباب کیلئے ایک نیک تحریک

یہ تجویز ان اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے جو حضور مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہیں اور جن کی حیثیت زمینداری ہے یعنی جو اپنی آمدنیوں کا ذریعہ صرف زراعت کاری پر رکھتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو اپنے پاک مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت عطا فرمائی ہے اور انہوں نے اپنی سچی عقیدت اور اخلاص مندی سے خدا کے پاک مسیح کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اس پاک سلسلہ کی خدمت بجالانے کا عہد کیا ہے اور اُن الفاظ میں جو اس پاک سلسلہ کے اصحاب کے جلسہ میں خدا کے پاک مسیح کے روبرو اونہوں نے اقراراً ادا کئے ہیں یہ اقرار بھی موجود ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اب ان الفاظ کی صداقت کا وقت آگیا ہے اور حضور امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور سے اپنی جماعت کو ایک ارشاد فرمایا ہے جو قادیان سے [illegible] ہو کر کثرت سے شائع ہوا جس کا عنوان ہے حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد ✦ اور جو کہ البدر نمبر ۳۵ میں شائع ہو چکا ہے۔ پس میں اس امر کی طرف اپنے زمیندار...... برادران کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں اس کی تحریک دراصل حضور امام پاک علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے۔ مجھے اس ضرورت کے متعلق اب زیادہ

الفاظ اس تحریر مین بغرض تحریص و ترغیب برادران کے لئے لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ اس ضرورت کو اس پاک اور واجب التعمیل ارشاد نے خوب واضح کر دیا ہے میرا کام صرف یہ ہے کہ مین اس ارشاد کی عملی اجراء کے لئے ایک تجویز بخدمت برادران پیش کرون اور ان کو وہ راہ بتاؤن جس سے ایک کافی سرمایہ ان کی طرف سے بتعمیل ارشاد عالیہ بہم پہونچ جائے ٭

برادران اللہ تعالیٰ آپ کی محنتون کو کامیاب کرے اور آپ کی پیداوار کے نتائج آپکے لئے ہر طرح کی خیر و برکت کا موجب ہون مین آپکے محاصلات اراضی سے جن کو خدا تعالیٰ نے آپکے لئے اپنی راہ مین لگانے کا موقع دے رکھا ہے ایک حصہ نکلوانا چاہتا ہون۔ چونکہ برادران زراعت پیشہ جماعت کی یہ ایک فطری خصلت اور عادت ہے کہ وہ اپنے محاصل مین سے فصل کی پختگی پر خدا کی راہ مین مساکین کی حاجت روائی کرتے ہین۔ ہماری خرمن جو محض خدا کے فضل کے سایہ مین پرورش پائے ہوئے ہوتے ہین ہمارے مینتون پر مانگنے والون کے دامنون کو خالی نہین جانے دیتے اور ان خرمنون مین سے اس وقت خدا کی راہ مین کسی قدر حصہ نکال دینا کچھ گران بھی نہین گذرتا۔ پس مین یہ چاہتا ہون کہ ہر ایک فصل کے وقت مین جب خدا کی زمین اپنی پیداوار سے ہمارے گھرون کو بھرے ہم اس سلسلہ کی امداد کے لئے بھی ایک حصہ پیداوار کا وقف کرین اور ہماری یہ امداد ان امدادون کے علاوہ ہو جو پہلے دائمی طور پر ہم نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھی ہے۔ ہر ایک صاحب مقدرت بھائی جو دوسرے بھائیون پر مالکانہ تصرف رکھتا ہو وہ اپنی ذمہ داری سے اس امدادی حصّہ کا جمع کر لینا اپنے اوپر فرض سمجھے اور پھر جو حصہ مجموعی طور پر حاصل ہو اس کو فروخت کر کے فوراً اس امدادی فنڈ مین جمع کرا دیا جائے بالفعل یہ تجویز ہماری ان برادران کے متعلق ہے جو ضلع سیالکوٹ کے کسی حصّہ کے رہنے والے ہون۔ خواہ ان کا کار زراعت اس ضلع مین جاری ہو یا علاقہ بار وغیرہ مین۔ چونکہ اس رقم کے جمع ہونے کے لئے ایک صدر مقام ہونا چاہیئے اس لئے وہ صدر مقام بلحاظ کامل اطمینان سیالکوٹ ہوگا۔ جو بلحاظ ترتیب طبعی اس ضلع کا صدر مقام ہے۔ سیالکوٹ کی جماعت چونکہ ایسے کامون مین حصّہ لینے مین زیادہ مستعد ہے۔ پس یہ رقم بھی اس جماعت کی وساطت سے دار الامان مین پہنچنی چاہیئے اب فصل خریف ۱۹۰۳ء چونکہ عنقریب پختہ ہونے پر ہے اس لئے ہم سب بھائی اس تجویز کا عمل در آمد اسی فصل سے شروع کر دین اور ہر جگہ کی ایک مقامی فہرست معہ اس امدادی فنڈ کے جو خریف ۱۹۰۳ کے محاصل کا حصہ ہو اس خاکسار کے نام پہونچ جانی چاہیئے۔ ان فہرستون کو ایک مستقل رجسٹر مین با ترتیب درج کر لیا جائیگا۔

اور پھر آئندہ ہمیشہ خدا کے فضل سے اس امدادی فنڈ کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔ ہر ایک سال مین دو موقعون پر اس فنڈ کے وصول کرنے کا کام ہوگا یعنی فصل ربیع و فصل خریف۔ اور امید ہے کہ ہر ایک صاحب قدرت اور صاحب رسوخ بھائی اس تکلیف چند روزہ کو اپنے ذمہ لیکر اس امدادی فنڈ کو جمع کریگا۔ خاکسار یہ رقم جمع ہونے پر معہ فہرست ہاکر متعلقہ کے صدر مقام پر بھیج دیگا اور وہان سے بعد اندراج رجسٹر دار الامان مین روپیہ ارسال ہوگا یہ تجویز بالفعل بغرض اجرا پیش کی جاتی ہے جو صاحب اس مین کوئی ترمیم مفید کرنا چاہین ان کو اختیار ہے اور وہ جلدی اس سے مطلع فرما دین تا کہ قابل عمل در آمد ہو کر اس کو جلدی جاری کیا جائے ایک نقل اس کی بغرض اشاعت و اطلاع دیگر برادران اخبار الحکم مین طبع ہونے کو ارسال کر دی گئی ہے ٭ ٭

الراقم محمد سرفراز خان ساکن بدوملی

٭ نوٹ میرے باہمت بھائی چودھری سرفراز خان کی یہ تجویز بہت مفید اور قابل توجہ دیگر چودھریان و برادران کی ہے اور ایک خاص مشورہ کے بعد اسکے معزز بھائیون کی خدمت مین پیش کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ توفیق رفیق کرے اور جلدی ایک کافی امداد اس فنڈ مین بتعمیل ارشاد عالیہ مسیح موعود علیہ السلام پہونچ جائے ٭

خاکسار حامد شاہ سیالکوٹی

نصرت و اقبال الشان زایہ مبین	تا لشناسی ذات رب العالمین
اے برادر گر بقا خواہی بقا	تو بیا در ذیل مستان خدا
تا خدا بر تو عنایت ہا کند	در مقصودت بدینت تا دہد
مرگ النسان ہم دلیل مین است	ہر یکی را ساغرش نوشیدن است
پیش فرزندان و خویشان و زنان	خواجہ افتادہ بہ بستر بس تپان
پیش او بنشستہ دانائی طبیب	رنگ رویش را ہمی بیند غریب
نسخہ تو ہر زمان پیشش نہند	مرہمے تو بر تن ریشش نہند
لیک جان او بدر آید ز تن	با چنین تلخی و آشوب و محن
کیست آن کو می کشد جان را ز تن	جز خدا دند قدیر و ذو المنن
پیش ازان ساعت کہ آن وقت خطر	بر تو آید از سماے با خبر
کن دعا ہا پیش رب ذو الکرم	کز طفیل سید خیر الامم
از کرم آن ساعتی آسان کند	در عنایت ہائے خود شادان کند
ہر چہ گفتم بہر تو کافی بود	منبدی را بس ہمین وافی بود
اے خدا اے قادر مطلق خدا	اے بدیع و مالک ملک بقا
اے خدا اے خالق ارض و سما	ذرہ ذرہ بر وجودت رہ نما
تو وحید ی وحدت از کثرت عیان	زیرکان فہمند و مرد نکتہ دان
از ہمہ بالا تری والا تری	وز خیال و عقل ما اعلا تری
از مجرد عقل بالا کے رسیم	وز گلستان ارم برگے خوریم
تا بیارد لطف تو مار ا کشان	کے بمنزل میرسیم ای مہربان
تا نہ از تو بر عیان گردد ہمے	کے بہ تو این قلب تیرہ را رہے
عقل ما بے فضل تو گردد خراب	عقل ما با فضل تو صد فتحیاب
فضل تو بر علم رہ سر چشمہ	ہر گل و گلشن ز تو شد رستہ
تو علیمی بے نہایت علم تو	تو حلیمی بے نہایت علم تو
جرم ما بینی و پوشی ای غفور	بر گناہ ہم بس صبوری ای صبور
حسن و احسان کردہ بیخود ہا ما	جان ما قربان بر آن حاجت روا
عشق تو سرمست کردہ ہر سرے	ہر سرے افتاد در شور و شر

(باقی ہے)

مثنوی

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۳۱ جلد ۲ صفحہ ۲۴۷

خود مطیع خالق ارض و سما	جملہ عالم را مطاع و پیشوا
ذرہ ذرہ بہر شان از خادمان	مہر و ماہ و اختران آسمان
ہر یکے بر صدق شان دادہ خبر	تا نماند نور ایشان مستتر
باد و بہر شان از کردگار	آب ہم یک بندہ خدمتگذار
آتش ہم گلزار بہر شان مدام	خاک ہم از بہر شان ادنیٰ غلام
از قدوم شان بہار بوستان	از دم شان گلشنے صد گلستان
دشمن شان دشمن رب کبیر	بد نثر از یک کرمکے دون و حقیر
خود خدا از بہر شان بستہ کمر	دشمنانش را کند زیر و زبر
از دعا و ہمت عالئے شان	ذرہ ذرہ مے شود کوہ گران
رونق بازار حسن نور او	در راہ دین ناصر منصور او

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب۔ بی اے۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان ع اور مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح الزمان ع نے اُس کی نسبت ارشاد فرمایا۔ نہایت عمدہ۔ شیرین بیان۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین۔ دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین صاحب علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی فرمائی ہے اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے۔ خریداران البدر و الحکم کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ بھیجی جا سکتی ہے ٭ قیمت بلا جلد ۔ معہ جلد ۸ قیمت پارہ عم ۲ر۔ الم ۶ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام نراوڑی ضلع کرنال

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین منشی محمد افضل ایڈیٹر و مالک اخبار کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

Registered No. 288

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھوین رات کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہی یہ رخ محمدؐ کا

نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعیٰ للہ داع

البدر

جلد ۲	قادیان دارالامان ۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء مطابق یکم شعبان سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ	نمبر ۳۹

بقیہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

وہ تمام اخبارات جو کہ رد لفضاری کے بارے مین یورپ اور امریکہ سے آئے تھے پڑھے جانے کے بعد میان گل محمد صاحب نے حضرت اقدس کو اپنی طرف مخاطب کیا اور کہا کہ مین آپکے کہنے کے مطابق آیا ہون۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم نے تو آپ کو بذریعہ تار اور خط کے منع کر دیا تھا کہ آپ نہ آدین۔ علالت طبع اور ایک ضروری کام مین مصروفیت کی وجہ سے فرصت نہین۔ اب آپ آگئے ہین تو مجھے آپکے آنے کی خوشی ہی اور مین چاہتا ہون کہ کوئی تحقیق کیواسطے میرے پاس آوے۔ زمانہ دن بدن راستی اختیار کرتا جاتا ہے۔ عیسائی مذہب کی تردید اور کسر صلیب کے لئے جو کچھ مجھے خدا نے عطا کیا ہی اس کو تبلانے کو مین ہر وقت طیار ہون لیکن دوسرے موقعہ پر جب آپ آوین گے تو جیسے آپکا حق ہوگا کہ سوال کرین ویسا ہی میرا حق ہوگا ایک سوال کرون اور وہ سوال صرف مسیح کی الوہیت تثلیث اور چال چلن کی نسبت ہوگا لیکن جیسے مین نے اس سوال کو مشخص کر دیا ہے ویسے ہی آپ کو لازم ہے کہ آپ بھی اپنے سوال کو مشخص کرین کہ طیاری کا موقعہ ملجاوے

گل محمد صاحب۔ ہان آپ بھی ایک سوال کرین جیسے مجھے تلاش حق کی ضرورت ہے ویسے ہی آپ پر ضروری ہے کہ آپ اظہار حق کرین +

حضرۃ اقدس ؑ۔ یہ آپ سچ کہتے ہین مگر میرا اظہار حق کی شہادۃ تو یورپ اور امریکہ دے رہا ہے ابھی آپکے سامنے اخبارات پڑھے گئے ہین +

گل محمد صاحب۔ لیکن ایک بات ضروری ہی کہ اگر مین دوسرے موقعہ پر آؤن اور آپکو پھر فرصت نہو تو چونکہ مین ایک غریب آدمی ہون اس لئے آمد و رفت کا خرچہ آپ پر ہوگا

حضرت اقدس ؑ اگر غریب ہو تو آمد و رفت کا کرایہ ہم دیدیا کرین گے اگر ہم اس طرح بوجہ نہ ہونے فرصت کے سو دفعہ واپس کرین گے تو سو دفعہ کرایہ دیوین گے +

میان گل محمد صاحب نے کرایہ اس دفعہ کا طلب کیا اور اسی وقت ان کی غربت کا خیال کر کے ان کی درخواست پر کچھ روپیہ ان کو دیدیے گئے ان ہاتون پر بعض احباب مین چرچا ہوا تو میان گل محمد صاحب نے حضرۃ اقدس ؑ کو مخاطب ہو کر کہا۔

گل محمد صاحب۔ آپ تو تمسخر کرتے ہین +

حضرۃ اقدس ؑ۔ یہ یاد رکھئے ہمارے کام محض اللہ ہین یہان تمسخر اور مذاق نہین ہر کام تو ہر ایک بار اپنے اوپر اٹھاتے ہین۔ اگر تمسخر ہوتا تو یہ زیر باری کیون اختیار کرتے اور نہین روپیہ آپ کو دیدیتے بلکہ تلاش حق کے لئے تو کوئی لنڈن سے بھی چلکر آوے تو ہم اس کا کرایہ دینے کو تیار ہین +

اس کے بعد عشا کی اذان ہوئی اور گل محمد صاحب کو رخصت کیا گیا +

۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

آج کے دن میان گل محمد صاحب نے پھر ایک حجت کھڑی کی اور حضرۃ اقدس کی تحریر لینے کی کوشش کی تا کہ لاہور مین وہ پیش کر سکین۔ چونکہ حضرۃ اقدس کتاب تذکرۃ الشہادتین کی تصنیف مین مصروف تھے اور آپکو بالکل فرصت نہ تھی آپ نے مفتی محمد صادق صاحب کو جنہون نے میان گل محمد صاحب سے ملاقات اور گفتگو مین کمال انٹرسٹ لیا تھا فرمایا کہ وہ جواب دیوین۔ مگر میان گل محمد صاحب کس کی مانتے تھے آخر ان کے بڑے اصرار سے حضرۃ اقدس نے پھر ان کو ایک تحریر دی جس کی نقل ہم ذیل مین کرتے ہین +

نقل رقعہ منجانب حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
بنام میان گل محمد صاحب عیسائی

بشرط خیر و عافیت اور نہ پیش آنے کسی مجبوری کے میری طرف سے یہ وعدہ ہے کہ اگر ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کے بعد میان گل محمد صاحب اس بات کی مجھے اطلاع دین کہ وہ قادیان مین آنیکے لئے طیار ہین تو مین ان کو بلا لون گا۔ تا جو سوال کرنا ہو وہ کرین

www.aaiil.org

سوال صرف ایک ہوگا اور فریقین کے لئے جواب اور جواب الجواب دینے کے لئے چار دن کی مہلت ہوگی اور انہی چار دنوں کے اندر میرا بھی حق ہوگا کہ یسوع مسیح اور اس کی خدائی کی نسبت یا انجیل اور توریت کے تناقض کی نسبت جو عیسائیوں کے موجودہ عقیدہ سے پیدا ہوتا ہے کوئی سوال کروں ایسا ہی ان کا حق ہوگا کہ وہ جواب دیں پھر میرا حق ہوگا کہ جواب الجواب دوں اور یہ امر ضروری ہوگا کہ میاں گل محمد صاحب قادیان سے جانے سے پہلے مجھے اطلاع دیں کہ وہ اسلام یا قرآن شریف پر کیا اعتراض کرنا چاہتے ہیں تاہم بھی دیکھیں کہ واقعی وہ اعتراض ایسا ہی کہ یسوع مسیح کی انجیل یا اس کی چال چلن یا اس کی نشانوں پر وارد نہیں ہوتا گو مجھے بہت افسوس ہے کہ ایسے لوگوں کو مخاطب کروں کہ اب بھی اور اس زمانہ میں اس شخص کو جسکے انسانی ضعف اس کی اصل حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں خدا کر کے مانتے ہیں مگر ہمارا فرض ہے کہ ذلیل سے ذلیل مذہب والوں کو بھی ان کے چیلنج کے وقت رد نہ کریں اس لئے ہم رد نہیں کرتے بالآخر یہ ضروری ہے کہ وہ اپنا صحیح اور پورا پتہ لکھکر مجھے دیں تا میرے جواب کے پہونچنے میں کوئی دقت پیش نہ آوے یعنی لاہور میں کہاں اور کس محلہ میں رہتے ہیں اور پورا پتہ کیا ہے مکرر یہ کہ آپکے اطمینان کے لئے جیسا کہ رات کو آپنے تقاضا کیا تھا میں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے لکھنے پر قادیان میں آویں اور میری کسی مجبوری سے بغیر مباحثہ کے واپس جاویں تو میں دو طرفہ آپ کو لاہور کا کرایہ دوں گا اور جو رات کو آپ کو مبلغ تین روپیہ دئے گئے ہیں اس میں آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ کسی حرجہ کے رو سے آپ کا یہ حق تھا کیونکہ جس حالت میں ہم نے اپنی گرہ سے خرچ اٹھا کر آپ کو روکنے کے لئے لاہور میں تار بھیجا تھا اور تین خط بھی بھیجے پھر اس صورت میں آپکا یہ نقصان آپکے ذمہ تھا مگر میں نے محض مذہبی مروت کے طور پر آپ کو تین روپیے دئے ورنہ کچھ آپ کا حق نہ تھا ایسا ہی اس وقت تک کہ آپ کی نیت میں کوئی صریح تعصب مشاہدہ نہ کروں ایسا ہی ہر ایک دفعہ تعارف کے کسی حق کے کرایہ دے سکتا ہوں محض ایک نادار خیال کر کے نہ کسی اور وجہ سے

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد
۶ر اکتوبر ۱۹۰۳ء

یہ رقعہ لیکر پھر بھی میاں گل محمد کو قرار نہ آیا اور جب کہ ظہر کیوقت حضرت اقدس عم تشریف لائے تو کہنے لگے جو الفاظ میں ایزاد کرانا چاہتا ہوں وہ کر دو مگر خدا کے مسیح عم نے اسے مناسب نہ جانا اور آخر میاں گل محمد صاحب رخصت ہوئے۔

۷۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

آج ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا ہوئیں اور شام کے وقت حضرت اقدس عم کی طبیعت علیل ہو گئی اور درد گردہ کی تکلیف محسوس ہوئی۔

۸۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

بوجہ علالت طبع حضرۃ اقدس کسی نماز باجماعت میں شامل نہ ہو سکے

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

بہ نسبت کل کے آج آپ کی طبیعت بہ فضل خدا رو بصحت رہی مگر تاہم صبح کی نماز باجماعت میں شامل نہ ہو سکے اور کتاب کی تکمیل کے لئے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہوئیں جمعہ آپ نے مسجد مبارکہ میں ادا کیا۔

۱۰ و ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

ان دونوں میں بھی ظہر و عصر کی نمازیں بوجہ ضرورت دینی کے جمع ہوتی رہیں۔

۱۲ و ۱۳ و ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

۱۴۔ اکتوبر کو پھر ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوئیں اور باقی کل نمازیں حضرت اقدس علیہ السلام نے باجماعت ادا کیں شام کے وقت ایک مختصر تقریر دنیا کی تلخیوں پر فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے۔

دنیا تعجب ہے کہ انسان اس میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا۔ دوستوں کا جدا ہونا۔ ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا کے ساتھ دل لگایا جاوے جیسے کہا ہے کہ جز بخلوت گاہ حق آرام نیست۔ انسان ایک لحظہ میں خوشی کرتا ہے تو دوسرے لحظہ میں اسے رنج ہوتا ہے لیکن اگر رنج نہ ہو تو پھر خوشی کا مزا نہیں آتا جیسے کہ پانی کا مزا اسی وقت آتا ہے جب کہ پیاس کا درد محسوس ہو اس لئے درد مقدم ہے

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء

شام کے وقت ایک صاحب نے ایک بیگم صاحبہ کا پیغام آکر دیا کہ وہ کہتی ہیں کہ اگر میرا فلاں فلاں کام ہو جاوے تو میرا سب جان و مال آپ پر قربان ہے۔ حضرت اقدس عم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی قسم کی شرط نہ کرنی چاہئے اور نہ خدا تعالیٰ رشوت چاہتا ہے ہم بھی دعا کریں گے اور ان کو بھی چاہئے کہ عجز و انکسار سے اس کی بارگاہ میں دعا کریں

قرآن شریف و حدیث شام کے وقت حضرت اقدس نے قرآن شریف اور حدیث کے ذکر پر فرمایا کہ اگر صرف احادیث پر انحصار کیا جاوے اور قرآن کریم سے اس کی صحت نہ کی جاوے تو اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک انسان کے سر کو کاٹ دیا جاوے اور صرف بال ہاتھ میں رکھ لئے جاویں اور کہا جاوے کہ یہی انسان ہے حالانکہ بال کی زینت اور خوبی اسی وقت ہے جبکہ انسان کے ساتھ ہوں ایسے ہی حدیث اسی وقت کوئی شے اور قابل اعتماد ہو سکتی ہے جبکہ قرآن شریف اس کے ساتھ ہو۔ احادیث کے اوپر نہ تو خدا کی مہر ہے نہ رسول اللہ صلعم کی۔ اور قرآن شریف کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اسی لئے ہمارا یہ مذہب ہے کہ قرآن شریف سے معارض نہ ہو تو ضعیف سے ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جاوے لیکن اگر کوئی قصہ جو کہ قرآن شریف میں مذکور ہے اور حدیث میں اس کے خلاف پایا جاوے مثلاً قرآن میں لکھا ہے کہ اسحاق عم ابراہیم عم کے بیٹے تھے اور حدیث میں لکھا ہوا ہو کہ وہ نہیں تھے تو ایسی صورت میں حدیث پر کیسے اعتماد ہو سکتا ہے

من بنی اسرائیل مسیح موعود کی نسبت ان کا یہ خیال کہ وہ اسرائیلی مسیح ہوگا بالکل غلط ہے قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ وہ تم میں سے ہوگا جیسے سورہ نور میں ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم پھر بخاری میں بھی منکم ہی ہے پھر مسلم میں بھی منکم ہی صاف لکھا ہے۔ ان کمبختوں کو اس قدر خیال نہیں آتا کہ اگر اسی مسیح نے پھر آنا تھا تو منکم کی بجائے من بنی اسرائیل لکھا ہوتا اب قرآن شریف اور احادیث تو پکار پکار کر منکم کہہ رہے ہیں مگر ان لوگوں کا دعوےٰ من بنی اسرائیل کا ہے۔ سو چکر دیکھو کہ قرآن کو چھوڑیں یا ان کو۔

مفتری اور ان کے انجام

خدا تعالےٰ کی غیرت اس امر کا ہرگز تقاضا نہیں کرتی کہ ایک شخص جو کہ اس کی طرف سے مامور نہیں ہے یا اسے خدا نے اپنے مکالمہ سے شرف نہیں بخشا تو وہ افترا کے طور پر اپنی کلام کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس کی طرف سے مامور شدہ قرار دے۔ جس قدر آسمانی کتابیں ہیں ان تمام میں اس امر کا ثبوت پایا جاتا ہے کہ مفتری علی اللہ ہمیشہ خائب و خاسر ہوتا ہے اور اپنے

دعاوی پر قایم رہکر وہ کبھی لمبی عمر نہین پا سکتا۔ غرضیکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ماموریت کے مدعی ہون ان کی صداقت کا بڑا بھاری معیار خدا تعالےٰ نے ان کی کامیابی اور ان کے دشمنون کی ناکامی کو قرار دیا ہے جیساکہ خود قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ فما منکم من احد عنہ حاجزین۔ وانہ لتذکرۃ للمتقین۔ یعنی اگر آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر کوئی بات بنا کر کہتے تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے اور رگ گردن کو کاٹ ڈالتے اور کسی کی طاقت نہ ہوتی کہ اس بات سے وہ ہم کو روک سکتا اور متقیون کے لئے یہ ایک نصیحت ہے۔ آنحضرۃ صلعم اپنے دعوے بعثت سے ۲۳ سال تک زندہ رہے پس اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایک مفتری کم از کم اپنے دعوے پر ۲۳ سال کی عمر نہین پا سکتا ضرور ہے کہ وہ اس عرصہ سے پہلے پہلے ہلاک ہو بشرطیکہ اس نے اپنے دعوے سے توبہ نہ کی ہو۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جاوے کہ ایک مفتری علی اللہ اپنے دعوی پر ۲۳ برس کی عمر پا سکتا ہے تو ایسی صورت مین پھر یہ آیت جسے اللہ تعالےٰ نے بڑے شد و مد سے زبردست دلیل آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ٹھہرایا ہے نعوذ باللہ جھوٹی ٹھہرے گی۔ اور وہم پرست دلون مین یہ خیال گذر سکیگا کہ ممکن ہے کہ آنحضرۃ صلعم بھی نعوذ باللہ اپنے دعوے مین افترا سے کام لیتے ہون۔ اور مفتری علی اللہ کی نسبت جسقدر وعید خدا تعالیٰ نے اپنے کلام مین فرمائے ہین وہ تمام جھوٹے ٹھہرینگے۔ لیکن بات یہ ہے کہ خدا کا کلام برحق ہے کیونکہ جیسے یہ بات کہ مفتری علی اللہ خائب و خاسر ہوتا ہے اور اپنے دعوے پر لمبی عمر نہین پاتا۔ اس کے قول مین پائی جاتی ہے۔ ویسی ہی یہ بات اس کے فعل مین دیکھی جاتی ہے کہ جب کسی شخص پر کوئی افترا کیا جاتا ہے تو طبعًا اس کی غیرۃ تقاضا کرتی ہے کہ اس مفتری سے انتقام لے اور ثابت کر دے کہ یہ مفتری ہے بہر سلطنتون مین جو کہ ظل الٰہی ہوتی ہین اس کی نظیر موجود ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو ایک مصنوعی عہدہ دار یا حاکم پیش کرے اور گاؤن وغیرہ مین معاملہ لیتا پھرے تو سرکار بہت جلد اسے گرفتار کر کے سزا دیتی ہے پس جب مخلوق کی غیرت اس امر کا تقاضا نہین کرتی تو خالق کی غیرت کسطرح تقاضا کرے کہ ایک مفتری علی اللہ کو چھوڑ دے پھر فعلی۔ طور پر ایک اور ثبوت خدا کی غیرۃ کا اس طرح سے ملتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد آج تک جس قدر مفتری علی اللہ گذرے ہین اور وہ اپنے افترا پر قایم بھی رہے ہین وہ ہمیشہ خائب و خاسر اور ہلاک ہوئے ہین ناظرین کے لئے ذیل مین ہم ان کی ایک فہرست بھی پیش کرتے ہین ۔

اول مسیلمہ کذاب۔ یہ کذاب بنو قبیلہ بنی حنیفہ سے تھا اس نے قرآن کریم کے مقابل مین کچھ تحریر بھی نکالی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنون مین نبوۃ کا دعوی کرکے ایک خط حضرۃ رسالت مآبؐ کی خدمت مین لکھا تھا کہ نصف ملک تمہارا اور نصف ملک میرا ہے باہم ملک تقسیم کر لین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب اس کو لکھا وہ ہم بجنسہ درج کرتے ہین اور وہ یہ ہے

طبرانی نے نعیم بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کو لکھا از طرف محمد رسول اللہ بطرف مسیلمہ کذاب۔ واضح ہو کہ زمین اللہ کی ہے اور اللہ اپنے بندون مین سے جس کو چاہتا ہے اس کو زمین کا وارث کر دیتا ہے اور یاد رکھو کہ انجام کار متقی ہی کامیاب و مظفر و منصور ہوتے ہین ۔

اس کذاب نے علاوہ دعوی نبوۃ نماز معاف کر دی تھی اور شراب اور زنا کا عام حکم دیدیا تھا کہ یہ سب حلال ہین آخر بعہد خلافت حضرۃ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک خونناک لڑائی کے بعد خالد بن ولید کے ہاتھ سے وہ کذاب واصل جہنم ہوا ایک سال سے بھی زیادہ عمر نہین پائی اس کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ شامل ہو گئے تھے

(۲) اسود عنسی یہ کذاب بھی زمانہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مثل مسیلمہ دعویدار نبوۃ ہوا تھا اس کا نام عبہلہ اور اس کے باپ کا نام کعب بن عوف تھا۔ یہ شخص ہمیشہ شراب مین مخمور رہتا تھا اس واسطے اس کا لقب ذوالخمار ہو گیا تھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فراغت پاکر بیت اللہ شریف سے واپس ہو کر مدینہ منورہ مین پہونچکر بیمار ہو گئے تو ان کی علالت کی شہرۃ دور و نزدیک پھیل گئی اس پر مسیلمہ اور اسود عنسی نے دعوے نبوت کر دیا۔ مگر رسول اللہ صلعم نے ان کی نسبت رویا مین پہلے سے کل حال معلوم کر کے ان کے انجام سے بھی خبر دیدی تھی ۔

یہ کذاب یعنی اسود عنسی ایک بڑا شعبدہ باز تھا اور اپنی شعبدہ بازی سے بڑے بڑے عجائبات دکھلایا کرتا تھا جس سے لوگ حیرۃ مین آکر اس کے پنجے مین گرفتار ہو جاتے تھے اس نے چھ سو آدمیون کی جمعیت پیدا کر کے شہر صنعا پر قبضہ کر لیا تھا اس کے ہمراہ دو اور شیاطین بھی رہتے تھے جو فن شعبدہ بازی مین بڑے چالاک اور ہوشیار تھے ایک کا نام سحیق اور دوسرے کا نام شقیق تھا اس کذاب کا بڑا زور و شور صرف تین چار مہینے تک رہا۔ آخر فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے قتل کی خبر خود مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے پانچ روز پہلے دی تھی جو فی الحقیقت صحیح نکلی ۔

(۳) ابن صیاد یہ شخص یہودی تھا اس کا نام صاف اور اس کے باپ کا نام صیاد یا صائد تھا۔ بچپن سے ہی اس کی فطرۃ ایسی تھی کہ عجیب عجیب تماشے دکھاتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی شہرۃ سنی تو اس کے پاس گئے اور دل مین ایک لفظ دخان تجویز کر کے پوچھا کہ بتا میرے دل مین کیا ہے وہ فورًا کہنے لگا دُخ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اخسأ فلن تعدو قدرک یعنی دور ہو تو اپنے اصل کو واپس کہین نہین پائے گا۔ غرض یہ شخص اس قدر خطرناک سمجھا گیا کہ بڑی جماعت صحابہ نے اسی کو دجال اکبر تسلیم کر لیا تھا مگر بالآخر یہ شخص مسلمان ہو گیا تھا اور حج بیت اللہ سے مشرف ہوا تھا مگر پھر بھی صحابہ اس سے ڈرتے اور اس کو نظر حقارت سے دیکھتے رہے ۔

(۴) طلحہ بن خویلد اسدی۔ یہ شخص بنی اسد کے قبیلے کا آدمی تھا خیبر کے مضافات مین کسی گاؤن سے حضرۃ ابوبکر صدیق رضہ خلیفہ اول کے زمانہ خلافت مین نکلا۔ فی الاصل یہ کذاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ظاہر ہوا تھا۔ اس نے بھی دعوی نبوت کیا تھا اس کی سرکوبی کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن الازور کو متعین کیا تھا۔ بنی اسد کے تمام لوگ ضرار کے ساتھ ہو گئے اور طلحہ کی طاقت ٹوٹ گئی۔ یہ کذاب کہا کرتا تھا کہ جبرائیل میرے پاس آتا ہے اور اکثر مسجع فقرات بنا کر لوگون کو سناتا تھا کہ مجھے وحی ہوئی ہے اور نماز اور سجدہ سے لوگون کو منع کرتا تھا اور یہ حکم دیتا تھا کہ کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کیا کرو۔ آخر اس کے ساتھ قبائل اسد و غطفان و طے شامل ہو گئے اور اس طرح اس نے بڑا زور پکڑ لیا تھا۔ نماز اور زکوۃ سے منع کرتا تھا آخر بڑی کشت و خون کے بعد جب قبیلہ اسد اور غطفان مسلمان ہو گئے تھے تو وہ بھی مسلمان ہو گیا

(۵) سجاح بنت الحرث بن سوید یہ ایک عورت قبیلہ بنی تمیم سے تھی جس نے نبوۃ کا دعوی کیا تھا کل قبیلہ بنی تمیم کے لوگ اس کے پشتیبان ہو گئے اور اس کے ماموں تغلبی تھے۔ یہ قتل کو شیر مادر سمجھتی تھی جسکو چاہتی فورًا قتل کرا دیتی گرگ پر سوار ہوتی تھی۔ یہ بدذات عورت یمامہ مین جہان مسیلمہ کذاب رہتا تھا پہونچی۔ مسیلمہ کو اپنے کذاب ہونے پر یقین تھا اس کے آنے سے گھبرایا۔ مگر آخر کہلا کر بھیجا کہ مجھکو وحی ہوئی ہے کہ جو ہم مین غالب آئے وہ دوسرے کا تابع ہو جائے۔ اس پر سجاح نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی۔ آخر ایک خیمہ مین ان دونون کی باہم ملاقات کی۔ آخر جماع کی ٹھہرائی اور مرتکب زنا ہوئے۔ اس کے بعد سجاح نے اپنی نبوۃ مسیلمہ کذاب کے سپرد کر کے خود نبوۃ سے دستبردار ہو گئی اور باہم نکاح کر لیا اور بلند آواز سے پکارا گیا کہ نماز فجر اور عشاء معاف کر دی گئی ۔

بالآخر یہ عورت بزمانہ خلافت حضرۃ معاویہ تائب ہو کر صدق دل سے مسلمان ہو گئی تھی اور بصرہ مین مدت تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی اور سمرہ بن جندب نے نماز جنازہ ادا کی ۔

(۶) مختار۔ یہ کذاب قبیلہ ثقیف سے برآمد ہوا تھا اس نے بھی نبوت کا دعوی کیا تھا اور یہ اپنے خطوط مین من مختار رسول اللہ لکھا کرتا تھا۔ اس کی خبر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] دی تھی

چنانچہ مسلم مین ہے ان فی ثقیف کذابا و مبیرا رواہ مسلم عن اسماء بنت ابی بکر و الترمذی عن ابن عمر و الطبرانی عن سلامۃ بنت [illegible]

مسلم نے اسماء بنت ابو بکر سے اور ترمذی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے سلامہ بنت حر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف سے ایک کذاب پیدا ہوگا - اس نے بڑے بڑے فساد اور جنگ وجدال کئے آخر کار قید ہوکر ہلاک ہوا

(۷) شاعر متنبی اس کا نام احمد اور اس کے باپ کا نام حسین تھا کوفہ اس کا مسکن تھا کنیت اس کی ابو الطیب تھی - شام کے ملک مین جاکر علم ادب کے سیکھنے مین معروف ہوا - اور کلام عرب پر ایسا قادر ہوا کہ بلا تکلف نظم ونثر کہہ سکتا تھا کتب لغت مین بکثرت مطالعہ کیا - اس نے ایک بڑا دیوان بھی نظم کیا آخر نبوۃ کا مدعی ہوا اور قبیلہ بنی کلب اور دیگر قبائل کے لوگ بکثرت اس کے تابع ہوگئے لیکن امیر حمص نے اس کے دعوے کے ساتھ ہی اس پر چڑھائی کی اور اس کو اسیر کرلیا اور اس کی جماعت کو پراگندہ کردیا اور وہ بالآخر تائب ہوگیا اور بعض کہتے ہین کہ ۳۵۴ھ ہجری مین ایک شعر کے کہنے پر بحکم سیف الدولہ قتل کیا گیا +

(۸) بہبوذ - یہ کذاب قوم زنج کا سرگروہ تھا اس نے بڑی جمعیت پیدا کرلی تھی اور وہ بصرہ پر چڑھ آیا - اور بہت علاقہ پر متصرف ہوا لاکھون مخلوقات خدا کو تہ تیغ اور بیشمار بندگان خدا کو بے خان ومان کردیا - اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ مین خدا کی طرف سے رسول ہوکر آیا ہون اور مجھ پر غیب کی خبرین کھولی جاتی ہین - اس کے دعوے کرنے کے تھوڑے عرصے بعد معتمد علی اللہ خلیفہ عباسی کی فوج نے اسے قتل کر ڈالا اور اس کا سر کاٹا گیا اور بغداد مین ایک نیزہ پر نصب کرکے بازارون مین پھرایا گیا +

(۹) یحییٰ بن زکرویہ قرمطی نے بکثرت لوگ پیدا کرکے ایک بڑا زور پکڑ لیا اور اپنا سجدہ کرواتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھ پر قرآن مجید کی آیات نازل ہوتی ہین - حاجیون پر لوٹ مار کرتا تھا اور بغداد کے آس پاس کے علاقہ کو تباہ کر رکھا تھا آخر خلیفہ مکتفی باللہ نے ایک فوج جرار بھیجکر اس کو شکست فاش دیکر قتل کیا اور صرف ایکسال تک اس کا شور رہا +

(۱۰) عیسیٰ بن مہرویہ - یہ شخص بھی قرمطی تھا - یہ کذاب یحییٰ بن زکرویہ کا چچا زاد بھائی تھا اس نے اپنا لقب مدثر ظاہر کیا اور امیر المومنین مہدی کے نام سے پکارا جاتا تھا - ایک بڑی جمعیت پیدا کرکے شام کے ملک پر حملہ آور ہوا - اور بڑی خونریزی اور فساد کیا آخر خلیفہ مکتفی باللہ کی جرار فوج کے ہاتھون قتل کیا گیا اور ایک مدۃ قلیل مین اُن کے شر سے زمین پاک وصاف کی گئی +

(۱۱) سلیمان قرمطی - اس کی کنیت ابو طاہر اس کے باپ کا نام ابوسعید - جب اس کا باپ ابوسعید اپنے غلام کے ہاتھ سے مارا گیا تو بموجب وصیت پدری اُس کا بڑا بیٹا سعید اپنے باپ کا قائم مقام کھڑا ہوا لیکن ابو طاہر سلیمان اپنی چالاکی کی وجہ سے غالب آیا اور خانہ کعبہ مین جاکر حجر اسود کو اکھیڑ لیا اور بلند آواز سے للکارنے لگا کہ مین خدا ہون اور مین ہی خلقت کو پیدا

اور فنا کرتا ہون لیکن غیرت خداوندی نے اُس کو بڑی مہلک ماری اور جدری کی بیماری بھیجکر اُس کو ذلت سے ہلاک کردیا +

(۱۲) ابوجعفر محمد بن علی شلمغانی - جو ابو الغراقر کے نام سے مشہور تھا - راضی باللہ خلیفہ عباسی کے عہد سلطنت مین ظاہر ہوا مذہب کا شیعہ تھا شروع شروع مین یہ اپنے عقیدے کو مخفی رکھتا تھا لیکن جب بڑے بڑے امیر اُس کے ہم عقیدہ ہوگئے تو پھر علانیہ خدائی کا دعویدار ہوگیا - اور انبیاء کو خائن قرار دیتا شریعت غرا کو بالکل الٹ پلٹ دیا - ملائکہ کی نسبت کہتا کہ وہی فرشتہ ہے جو اپنے نفس کا مالک ہو - اور حق کو پہچانتا ہو اور جنت بجز اس کے کوئی چیز نہین کہ نفس اور حق کی معرفت حاصل ہو اور عدم معرفت کا نام دوزخ - اور روزہ رمضان اور صلوۃ مفروضہ کا ترک کرنا بھی عبادۃ ہے - نکاح کرنا فضول امر ہین - بلکہ تمام فروج حلال ہین - ہر ایک شخص کو مجاز ہے جس عورت سے چاہے مباشرۃ کرے - تناسخ کا قائل تھا دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ - لیکن خلیفہ راضی باللہ نے اُس کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر عظیم روانہ کرکے اس کو مع اس کے ہمراہیون کے قید کرلیا اور سولی پر چڑھا کر دار البوار کو بھیجا +

(۱۳) ۳۲۲ھ ہجری مین بعہد خلافت راضی باللہ قریہ باسند مین جو ملک صغانیان کے مضافات سے ہے ایک شخص نے نبوۃ کا دعویٰ کیا - اس پر فوج در فوج اور گروہ در گروہ اس کے تابع ہوگئے اور اس قدر ظلم اختیار کیا کہ جو اس کی تکذیب کرتا اُس کو قتل کر ڈالتا - چنانچہ ایک کثیر مخلوقات اُس کی تعدی سے ہلاک ہوگئی - بڑا ہی شعبدہ باز تھا اپنی شعبدہ بازی کو خوارق عادات ظاہر کرتا تھا - ایک حوض مین ہاتھ ڈالتا اور دینارون کی مٹھی بھر لاتا آخر ابوعلی بن محمد بن مظفر حاکم صغانیان نے ایک جرار فوج اس کے مقابلہ مین روانہ کی اور ایک بھاری جنگ کے بعد اس کو سخت تنگ کیا گیا - اور وہ ایک بلند پہاڑ پر چڑھ گیا - مگر سپاہیون نے ہمت کرکے اس کو گرفتار کرلیا - اور اس کا سر کاٹ کر حاکم وقت کے پاس لے گئے - اور اس کے معتقدین کی بھاری جماعت کو بھی تہ تیغ کردیا - اور اسطرح اس کذاب کا نام ونشان مٹادیا گیا +

(۱۴) قبیلہ سوادیہ مین ایک شخص ۴۹۹ھ ہجری مین نہاوند مین ظاہر ہوا - جس نے نبوۃ کا دعویٰ کیا - اور اُس نے اپنے چار اصحاب کا نام ابوبکر عمر عثمان وعلی رکھا ہوا تھا - اُس وقت خلیفہ مستظہر باللہ کا دوران حکومت تھا - سوادی قبیلہ کی کثیر جماعت اسکے ساتھ ہوگئی اور انہون نے اپنے سارے املاک اور مال ودولت اُس کے سپرد کردیئے تھے - آخر شاہی فوج کے ہاتھ سے پکڑا گیا اور بہت جلد اس کا سر قلم کرکے صفحہ دنیا سے اس کا نام ونشان مٹادیا گیا +

(۱۵) استاذ سیس - ملک خراسان مین بعہد خلافت خلیفہ منصور عباسی ۱۵۰ھ ہجری مین ظاہر ہوا - اہل ہرات وباذغیس وسجستان وغیرہ اس کے ساتھ ہوگئے - اخشم حاکم مرو روز نے اس کا مقابلہ کیا مگر استاذ سیس کے ساتھ تین لاکھ بہادر سپاہی تھے اخشم نے ہزیمت اُٹھائی - پھر خلیفہ منصور نے حازم نے بفرمان خلیفہ ایسا ہی کیا - بڑی بھاری لڑائی ہوئی استاذ سیس کے ستر ہزار آدمی مارے گئے اور استاذ سیس مع اولاد چودہ ہزار متعلقین کے اسیر ہوا صرف ایک ہی سال مین اس کا کل تانا بانا ملیا میٹ کردیا گیا اس کذاب نے بھی دعویٰ نبوۃ کرکے فسق کا عام رواج دیدیا تھا اور راہزنی کو اپنا پیشہ بنالیا تھا +

(۱۶) عطا - یہ شخص مقنع کے نام سے مشہور تھا - قصبہ کادہ کا رہنے والا تھا جو مضافات مرو مین ہے - ذات کا دھوبی تھا - خدائی کا دعوے کرتا اور کہتا کہ اللہ تعالے تمام انبیاء مین حلول کرتا رہا ہے اور اب مجھ مین حلول کیا ہے تخشب مین چاند بنایا تھا - تناسخ کا قائل تھا چونکہ نہایت کریہ منظر اور پستہ قد تھا چہرہ پر طلائی برقع رکھتا تھا خلیفہ مہدی نے اس کے مقابلے مین ایک لشکر عظیم روانہ کیا - وہ ایک قلعہ مین محصور ہوگیا اور جب اس کو یقین ہوگیا کہ اب کوئی صورت رہائی کی نہین رہی تو اپنی بیوی اور بچون اور لوگون کو جمع کرکے کہا کہ جو شخص میرے ساتھ آسمان پر جانا چاہتا ہے وہ آگ مین میرے ساتھ کود پڑے چنانچہ وہ مع کل رفقاء کے آگ مین جلکر مرگیا - دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۱۹ و اقترب الساعۃ صفحہ ۱۹ +

(۱۷) عثمان بن نہیک - یہ شخص ابومسلم خراسانی کے لوگون مین سے ایک سرگروہ اور لیڈر تھا اس کی نسبت اس کے تابعین کہتے تھے کہ حضرۃ آدم کی روح اس مین حلول کرگئی ہے اور یہ ان کا رب منصور ہے اور ہیثم بن معاویہ جبرائیل ہے - اس پر منصور ان پر غضبناک ہوا اور دو سو چیدہ چیدہ آدمیون کو گرفتار کرکے محبوس کردیا - اس پر لوگون کی ایک کثیر جماعت منصور کے محل پر چڑھ آئی انہین عثمان بن نہیک بھی تھا معن بن زائدہ نے ان سب کو مار کر واصل جہنم کیا +

(۱۸) دامیہ - یہ ایک عورت تھی جس نے ۲۰۰ھ ہجری مین نبوۃ کا دعوے کیا تھا یہ سوڈان کی رہنے والی تھی - اکثر سوڈانی لوگ اُس کے تابع ہوگئے مگر اسی طرف کے مسلمانون نے اُسے پکڑ کر مار ڈالا +

(۱۹) لا - یہ شخص ملک مغرب مین نکلا اور نبوۃ کا دعویٰ کیا - اپنے نبی ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ لا نبی بعدی - یعنی میرے بعد ایک نبی آئیگا جس کا نام لا ہوگا آخر تھوڑی مدت کے بعد قتل ہوا +

(۲۰) ایک اور عورت نے بھی اس حدیث لا نبی بعدی کو پیش نظر رکھکر دعویٰ کیا کہ مین نبیہ ہون کیونکہ حدیث مین لا نبی بعدی ہے یہ کہان ہے کہ لا نبیۃ بعدی یعنی مرد نبی کی نفی کی گئی ہے کسی عورت [illegible]

[illegible]

ملفوظات مولانا عبداللطیف خان صاحب شہید

رضی اللہ عنہ

در شان حضرت امام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم العظیم

نور شمع جمال

نہ جائے حرف و نہ جائے مقال

دوائے درد اثقال

عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | ہلال ماہ جبینش بادب باید دید
عجب مبارک و اطیب بجان قمر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ
زحسن و ورع و جمالش ملک بحیرہ ماند | کہ آفتاب شریعت بحر و بر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | زخش زگلشن رضوان عرق ہمی ریزد
ہمہ رویان ارم داغ بر جگر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ
ز برق تیغ جبینش کہ شرر می بارد | غور سمائے علی رایجان خطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | ز ظلم و ظلمت دوران نجات ممکن نیست
بجز لقائے جبینش کہ معنبر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ
جمال و لطف و ملاحت زہر خوبانست | ہمہ رویان ارم حجت و ہنر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | حجاب و ستر و حیرت گرفت ماہ رویان
زبرق روئے نگارم بشان خبر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ
تپش انگر روش متاع عالم سوخت | حکم عدل زبہر جن و بشر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | بناز و غنج و ضلال و کمال مستی و خواب
رخ نگار جہاں حجت اکبر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ
بباغبان ارم قرد زمان برسان | کہ زگلزار این حجت محشر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | روشن بطلعت روشن جہان سرہ دنم
ببین کہ باغ نگارم بہار و بر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ
بمہر شاہ ابد عزت و وفا دارد | نقادیان امام مہر و ماہ و خور آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | بنوک خنجر مژگان اشارتے دارد
بدم تیغ قلم کاشف مضمر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ
زنور غرۂ رحمن نظرہے دارد | ببین کہ فاتح خزائن گوہر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | زستر طلعت لاتدرک الابصار جہان
بنظم و نثر مصرح پئے خبر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ
کجاست عیسیٰ مریم کہ دم زند بسخن | مسیح ماست بگیسوئے معطر آمدہ
عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ | خمار چشم خمارش غبار آیا سوخت
فقط بکلے ایاک بما اختر آمدہ | محمدیست بگیسوئے معطر آمدہ

عجب کہ احمد اطہر باین گذر آمدہ

و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین جسمہ مطہر منور معطر معنبر یضیٔ کا لولو المنثور نور علی نور یہدی اللہ بنورہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

ملفوظا محمد بن احمد غلام غلام احمد

قرآن شریف کس طرح سے مصدق ہے

قرآن شریف میں اکثر یہ ذکر آیا کرتا ہے کہ یہ قرآن شریف سابقہ کتب کا مصدق ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ سابقہ کتب کی ہر ایک لفظ کی تصدیق کرتا ہے اور جو کچھ رطب و یابس ان میں پایا جاتا ہے قرآن شریف ان کو تسلیم کرتا ہے بلکہ یہ تصدیق ان عظیم الشان امور کی ہے جن پر مدار نجات ہے قرآن شریف میں اس تصدیق کے متعلق اصدق یا تصدیق کے کلمات استعمال نہیں ہوئے بلکہ مصدق کا حکم استعمال ہوا ہے اور یہ تصدیق کئی طرح سے ہے۔

(اول) جن باتوں کو کتب سابقہ نے بے دلیل بیان کیا ہے قرآن شریف ان کو مدلل طور پر بیان کرتا ہے مثلاً خدا کی تعظیم جس میں توحید بھی شامل ہو اور مخلوق کی شفقت۔

(دوم) جن ضروری امور پر مدار نجات ہے ان کو بار بار مختلف پیرایہ میں بیان کرتا ہے اور یہ تکرار ان اصول کی حقہ کی تصدیق کرتی ہے جو کہ کتب سابقہ میں ہیں۔

(سوم) اس تصدیق کے لئے عملی نبوت پیش کرتا ہے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح کی جزو لگاتا ہے اور توجہ دلاتا ہے کہ اگر باور نہیں کرتے تو عمل کرکے دیکھلو جیسے گذشتہ راست باز ان اصولوں پر چلکر کامیاب ہوتے تھے تم بھی ہو جاؤ گے۔

(چہارم) وہ بشارتیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کے وجود پر موقوف تھیں اپنی ذات سے ان کی تصدیق کی۔

آیات قرآنی کی تفہیم

قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں جیسی کہ قرآن نے خود ان کی تقسیم کی ہے ایک محکمات اور ایک متشابہات محکم سے مراد آیات قرآنی ہیں کہ جن کو ہر ایک شخص اپنے اپنے علم کے مطابق سمجھ لیتا ہے اس میں کسی خاص آیت کی تخصیص نہیں ہو سکتی کیونکہ ہر ایک کا دماغ اور علم اور قیاس اور فکر الگ الگ ہے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی ایسی طرح سمجھ آجاتی ہیں کہ ان پر ان کو کوئی شبہ و تشبہ نہیں رہتا اور دل یقین پکڑ جاتا ہے کہ اسے خوب سمجھ لیا ایسی آیات کو محکمات کہتے ہیں دوسری وہ آیات کہ جن کی سمجھ نہ آتی ہو ان کی بھی تخصیص نہیں ہو سکتی۔ ممکن ہے کہ چند آیات ایک شخص کے نزدیک محکمات سے ہوں غرضیکہ جن آیات کی سمجھ نہ آتی ہو ان کو متشابہات کہتے ہیں۔ جب انسان قرآن پڑھتا ہے اور سمجھ کر پڑھتا ہے تو بعض حصہ قرآن کا اس کی تلاوت میں ضرور ایسا آتا ہے جس کے سمجھنے کی اسے ضرورت ہو وہی متشابہ ہوتا ہے اس کے حل اور تفہیم کے لئے خدا نے یہ راہ تبلائی ہے کہ ان کی حقیقت اللہ تعالےٰ کو معلوم ہوتی ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ ۳ ایسے موٹے طریقہ ہیں جن سے ہر ایک انسان اس متشابہ آیت کو خدا تعالےٰ کی تعلیم سے حل کر لیتا ہے۔

اول۔ یہ کہ اس آیت کے معنے خود قرآن کریم میں دوسری جگہ تلاش کرے۔

دوم۔ بذریعہ دعا کے اللہ تعالےٰ سے اس کا حل اور تفہیم چاہے تو خدا اوسے انشراح صدر عطا کر دیگا۔

(سوم) احادیث صحیحہ میں اس کی تفسیر تلاش کرے کہ آنحضرۃ صلعم نے اسے کس طرح سمجھا اور کیا معنے علماً یا عملاً کئے۔

ن۔ د

صحابہ کا ایمان اور اس کی نتائج

صحابہ رضی اللہ عنہ کا عجب ایمان تھا ان کے واقعات پڑھنے سے ہمیشہ حیرت ہوتی ہے اور بار بار نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے کو جی چاہتا ہے کہ کس طرح آپ نے ان کے اندر ایمان کی روح نفخ کر دی تھی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھی جس سے ایک لڑکا تھا جو کئی دنوں سے بیمار تھا ایکدن وہ صحابی رضی اللہ عنہ باہر اپنے کاروبار پر گئے تھے کہ پیچھے وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ بیوی نے سوچا کہ میرا خاوند سارے دن کا تھکا ماندہ آویگا اور خدا جانے کیا کیا خیال اس کے دل میں آویں گے اس لئے آتے ہی اسے اس کی وفات کی خبر دینی مناسب نہیں ہے چنانچہ اس عورت نے غسل کیا عمدہ کپڑے پہنے اور عمدہ کھانا پکا کر طیار رکھا۔ جب خاوند آیا تو اس نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے بیوی نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کا سانس بہت آرام میں ہے۔ صحابی کو اس سے بہت خوشی ہوئی کھانا کھایا۔ اور بیوی کا بناؤ سنگار دیکھکر معاشرۃ بھی کی اور بستر پر آرام فرمایا۔ تب اس کی بیوی نے کہا کہ لڑکا فوت ہو گیا ہے اسے گاڑ آؤ۔ اور ہم نے ایسا بھی سنا ہے کہ اس عورت نے سوال کیا کہ اگر کسی کی امانت ہو اور وہ واپس مانگے تو اس کے دینے میں انسان کو رنج تو نہ کرنا چاہئے خاوند نے کہا نہیں۔ تب عورۃ نے اظہار کیا کہ یہ بچہ خدا کی امانت تھی اس نے واپس لے لی۔

کیا ایمان تھا اور کیسا ایمان تھا اور اس ایمان سے ان کو کیا کیا کامیابیاں ہوتی تھیں وہ بھی سن لو کہ اس عورۃ کی اس صبر

کسر صلیب

اگر انسان خدا ہو سکتا ہے تو اب عیسائیون کو چاہئے کہ خود ... تو ایک باسی خدا ہو گیا ہے ... وہ تو پانے ... ہوئے دو ہزار برس ہو چلے ہین اُسے چھوڑ کر پگٹ کو خدا مان لین کیونکہ یہ تازہ خدا ہے اُس نے ابھی جنم لیا ہے تازی شئ باسی سے اچھی ہوا کرتی ہے +

اگر یورپ کے لوگ پگٹ کی خدائی پر تمسخر کرتے ہین اور اسے دیوانہ سمجھتے ہین تو یہ ان کی نادانی ہے جس حالت مین وہ خود تسلیم کرتے ہین کہ مسیح انسان تھا اور خدا بنا تو کیا وجہ ہے کہ اُس کے بعد کوئی اور انسان خدا نہین بن سکتا بلکہ اس وقت کی موجودہ حالت نے بتلا دیا ہے کہ سابقہ یسوع خدا کا کفارہ عیسائیون کی روحانیت کے لئے ناکافی ثابت ہوا ہے اب ایک اور یسوع خدا کفارہ ہو تو شاید دو کفارون سے کوئی نتیجہ نکلے۔ پھر جس حال مین کہ یورپ کے دماغ انسان کو خدا تسلیم کرنے کے عادی ہوئے ہوئے ہین تو اب ان کو کسی دوسرے انسان کو خدا ماننے مین کیون تامل ہے +

پگٹ کے خدا ماننے مین عیسائیون کو ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ مسیح کی ولادت کی نسبت جو سُکی ان کو یہودیون کے سامنے ہوتی ہے وہ مسٹر پگٹ کے خدا ماننے سے نہ ہوگی عیسائیون کے نزدیک ایک زیادہ بیوی کرنا زناکاری ہے اور چونکہ یسوع داؤد کی اولاد کہلاتا ہے اور داؤد کی بیویان ایک سے زیادہ تھین پس اس صورت مین یسوع کی ولادۃ کی نسبت شبہ پیدا ہو سکتا ہے اور یہ امر ثابت کرنا مشکل ہے کہ ان کی بڑی نانی حضرۃ داؤد کی بیوی تھی تو اس طرح سے نسبی شرافت مین جو ایک بٹا یسوع کے خدا ماننے مین مین لگتا ہے وہ پگٹ کے خدا ماننے مین عیسائیون کو نہ لگے گا کیونکہ پگٹ کے آبا و اجداد نے بحیثیت ایک عیسائی ہونے کے ایک سے زیادہ بیوی نہ کی ہوگی کہ جس سے ان پر زنا کا حرف آتا اور اس طرح سے یہ خدا بہ نسبت یسوع کے زیادہ شریف النسب ہو سکتا ہے +

حضرۃ مسیح موعود ع کے کھڑے قد کی عکسی تصویر
علاوہ محصولڈاک ۸ عہ پر دفتر البدر سے مل سکتی ہے +
اسم اعظم ۔ حضرۃ اقدس کی الہامی دعا مشکلات کی حل کلید اسباب پرستی کا علاج قیمت ۱ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے طلب کرو۔ اسلام اور اس کا بانی بقیمت ۳ ر اور صیانۃ الناس ا ر علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ماہ ستمبر مین عاجز نے دارالامان مین جناب حکیم الامۃ صاحب دام برکاتہم کے درس قرآن مجید کے نوٹ لکھے تھے چند نوٹ بغرض اندراج اخبار گرامی ارسال ہین تاکہ دیگر بھائی بھی مستفید ہون درج فرما کر مشکور فرماوین اور عند اللہ ماجور ہون۔ والسلام راقم العباد الہ داد احمدی کلرک صدر شاہ پور ضلع شاہ پور

صفات مومن

الذین یومنون بالغیب

(۱) اقرار باللہ (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بنانا (۳) اس کے فیصلہ کو دل سے قبول کرنا (۴) اس کے مطابق عمل کرنا (۵) اس مین شک شبہ نکرنا (۶) مال کے ساتھ کوشش کرنا (۷) جان کے ساتھ کوشش کرنا (۸) ضروری جگہہ مین بجز اس کی اجازۃ کے نجانا (۹) بقدر امکان فرمانبردار بننا (۱۰) تسبیح مین کوشش کرنا (۱۱) تہجد نہ کرنا (۱۲) آرام کے وقت اُٹھکر دعائین مانگنا (۱۳) خوف کرنا (۱۴) امیدوار رہنا (۱۵) اللہ کی راہ مین تھوڑہ مال خرچ کرنا (۱۶) حکم نبوی کے سامنے اپنے کسی اختیار کو دخل نہ دینا (۱۷) موہنہ سے قبولیت کا اقرار کرنا (۱۸) موہنہ سے فرمانبرداری کا وعدہ کرنا (۱۹) تمام الہی کتابون پر ایمان لانا (۲۰) ملائکہ پر ایمان لانا (۲۱) قرآن شریف پر ایمان لانا (۲۲) تمام رسولون پر ایمان لانا (۲۳) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا (۲۴) آخرۃ پر ایمان لانا (۲۵) حکم الہی کے مطابق عملدر آمد کرنا (۲۶) رسول کی چال کے مطابق روش اختیار کرنا (۲۷) حکام وقت کی فرمانبرداری کرنا (۲۸) حکام وقت اگر خلاف حکم الہی و رسول صلعم کہین تو اللہ و رسول کے حکم کی طرف جھکنا ۔ (۲۹) یہود و نصاری کو جو مخالفت کرتا ہو دوست نہ بنانا (۳۰) اپنے سارے کنبے کو جو اللہ رسول کی اطاعت نکرے تو ان کے ساتھ تعلق نہ رکھنا (۳۱) کسی کافر کو جبکہ وہ اسلام کا مقابلہ کرتا ہو پیار نکرنا (۳۲) محبت الہی مین ترقی کرنا ۔ (۳۳) ہجرۃ کرنا ۔ (۳۴) جہاد کرنا (۳۵) مومنون کو جگہ دینا (۳۶) ان کی مدد کرنا (۳۷) مومنون مین جنگ ہو تو صلح کرانی (۳۸) تقوی کی راہ اختیار کرنا (۳۹) بیاج کے روپے کو چھوڑ دینا (۴۰) دینی کام مین سست نہ ہونا (۴۱) بہت غم نکرنا (۴۲) کسی بدکار کی مدد نہ کرنا (۴۳) ناپنے مین کمی نہ کرنا (۴۴) تولنے مین کمی نکرنا (۴۵) کسی کے مال کا نقصان نکرنا (۴۶) کوئی مفسدانہ بات نہ کرنا (۴۷) باہمی مصالحت سے زندگی بسر کرنا (۴۸) دین الہی کی باتون کو سنکر ایمان کو بڑھانا (۴۹) اللہ تعالی کے بنائے ہوئے اسباب پر بھروسہ کرنا (۵۰) اللہ تعالے کی نارضامندی کی راہون سے خوف کرنا (۵۱) نماز کو ٹھیک درست رکھنا (۵۲) حج کرنا (۵۳) خدا تعالے کی عظمت سنکر یا اسی لکھی ہوئی دیکھے تو اُس سے خوش ہونا (۵۴) جس تحریر مین اللہ تعالے کا تذکرہ نہ ہووے اس کو ناپسند کرنا اور جس مین زیادہ تذکرہ ہو اس کو پسند کرنا (۵۵) قدر خیر و شر کا ماننا (۵۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان سے محبوب سمجھنا (۵۷) باہمی محبت کرنا (۵۸) آمین بننا (۵۹) روزہ رمضان کا رکھنا (۶۰) زنا سے بچنا (۶۱) چوری سے بچنا (۶۲) ڈکیتی سے بچنا (۶۳) شرب خمر سے بچنا (۶۴) صبر کرنا (۶۵) وقت فضلہ کو کام مین لانا (۶۶) رستون کو صاف رکھنا (۶۷) حیا کرنا (۶۸) اچھا خلق اختیار کرنا ۔ (۶۹) حب للہ و بغض للہ کرنا (۷۰) دین الہی کے مددگارون سے پیار کرنا (۷۱) جود و سخا اختیار کرنا (۷۲) کشادہ پیشانی رہنا (۷۳) صحابہ سے عداوت نکرنا (۷۴) اہلبیت کی محبت رکھنا خصوصاً علی رضی اللہ تعالے عنہ سے (۷۵) بلا پر صبر کرنا (۷۶) آسودگی کے وقت شکر یہ کرنا (۷۷) رضا بالقضا رہنا (۷۸) دشمنون کے مصائب پر خوش نہ ہونا (۷۹) آخرۃ کی نیت و دنیا سے سرد مہری کرنا (۸۰) فضولی سے خواہ لباس مین ہو یا خوراک مین یا مکان مین ہو احتراز کرنا و بچنا ۔ فقط عاجز الہ داد احمد بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

ہر کہ نوشیدہ شراب دیدآن دلدار خویش — فارغ افتاد آن دل از گلشن و گلزار خویش
جلوہ یار ازل موسی کند این السبیل — صد ید بیضا نہفتہ اند این اسرار خویش
سجدہ گاہ آسمان و قمر و خورشید جہان — یوسفے او فتادہ اندر چاہ از گفتار خویش
شعلہ عشق زلیخا را ضر بیدار آورد — بر سر ہر مکرمت جا داد چون دار خویش
گوہر مقصود از غار حرا باز آورد — آن یتیم بے پدر با گرمی بازار خویش

....

کشتت دلداری بیاد افتاد نظاری نکرد — بر سر عالش کریم وفادار و دادار خویش
حبذا ای طوطی باغ محمد حبذا — از در گلہا اخذ انت عیان تمار خویش
جرعہ از مئے بیتاق از پئے آن مہدی — تا ز مئے کام بر آرند عبدو یار خویش
اے طبیب آ از سر رحمت بجان ما گرا — نظر شیر مست و دوائے این دل آزار خویش
در درا درمان نباشد جز نگاہ لطف تو — ہست الفت بجہت در مہر تو اسرار خویش

عمر آزردہ پناہے روئے تو جوید ہے
تا بردار بہر وصلت از درون زنار خویش

جن صاحبون کی طرف اخبار سنہ ۹۲ اور سنہ ۰۳ بقایا ہے وہ بہت جلد ارسال فرما کر کارخانہ کو ممنون فرماوین

افغانوں اور کشمیریوں کی اصل

مضمون حافظ عبد العلی صاحب بی اے مترجم از سول ملٹری گزٹ لاہور

اس امر پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بڑے بڑے مصنفین اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ افغان اور کشمیری دراصل دس گم شدہ بنی اسرائیل فرقوں کی اولاد میں سے ہیں ان چند سطور کے لکھنے والے نے بھی جو کچھ تھوڑا بہت لکھا ہے وہ اسی مضمون پر لکھا ہے لیکن وہ امید کرتا ہے کہ ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔

یہ ایک مشہور اور تاریخی واقعہ ہے کہ بنی اسرائیل کی دس قومیں قید کر کے ایران میں لا کر بسائی گئیں دنیا میں اب جتنے یہودی نظر آتے ہیں وہ صرف باقی ماندہ دو قوموں کی اولاد میں سے ہیں کیونکہ یہ دو قومیں اس تباہی و خستگی سے بچ گئی تھیں جو کہ ان کے دوسرے بھائیوں کو نصیب ہوئی تھی۔ اب دیکھنا یہ چاہئے کہ آیا ان دس قوموں کا بھی کوئی پتہ ہے۔ اور کیا وہ کوئی اپنا جانشین چھوڑ گئے ہیں یا نہیں۔ یہ ایک سوال ہے جس پر بہت سارے محققین کی توجہ مبذول ہوئی ہے اور بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور بہت ساری ردوکد۔ جرح قدح کے بعد اب فیصلہ ہو گیا ہے کہ افغانستان اور کشمیر کے باشندے دراصل انہی گم شدہ بنی اسرائیلیوں کی اولاد سے ہیں اس پر بہت سارے ثبوت پیش کئے جا چکے ہیں اور اصل بات تو یہ ہے کہ بعض ثبوت ایسے اس درجہ و پایہ کے ہیں کہ سوائے ماننے کے اور کچھ بن ہی نہیں آتی اگر ان کے علاوہ اور کوئی ثبوت ہمارے پاس افغانوں اور کشمیریوں کو یہودی النسل ثابت کرنے کے لئے نہ بھی ہوں تو بھی وہ ثبوت کافی سے بھی زیادہ ہیں جن میں سے چند مختصراً ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ۔

اول ثبوت روایت اعلیٰ خاندان افغانیہ کا اس بات پر اتفاق ہونا اور نسب ناموں کا ان کی تائید کرنا اور اس پر طرہ یہ کہ تمام قوم کا اس بات پر متفق الرائے ہونا کہ وہ یہودی الاصل ہیں یہ ایسے امور ہیں کہ یونہی لاپرواہی سے نہیں چھوڑے جا سکتے قوم کی قوم کا اس ایک بات پر متفق ہونا ایک ایسا امر ہے کہ حقیقت سے خالی نہیں ہو سکتا اور لطف یہ ہے کہ نسب نامے اس امر پر گواہی دیتے ہیں کہ درحقیقت یہ قوم بنی اسرائیل کی اولاد میں سے ہیں ان کا دعویٰ کوئی آج سے نہیں بلکہ مدت مدید سے یہی دعوے چلا آتا ہے ۔

ہر ایک پشت بعد دیگرے یہی دعویٰ کرتی رہی ہے اور بڑے وثوق سے کرتی رہی ہے۔ اس لئے یہ دعویٰ یونہی نہیں چھوڑا جا سکتا ۔

میرے خیال میں اس سے زیادہ کوئی اعلیٰ ثبوت ہی نہیں ہو سکتا کہ قوم کی قوم بلا کم و کاست ایک امر پر الفاق ہو اور نہ یہ قومی اتفاق یونہی رد کیا جا سکتا ہے اور تعجب یہ ہے کہ دعویٰ آج کا نہیں۔ زمانہ دراز سے یہ قوم اس دعوے پر ثابت قدم چلی آئی ہے اور اس دعوے کو اور زیادہ پختہ کرنیوالی بات یہ ہے کہ اور کوئی قوم دنیا میں موجود نہیں جس کا یہ دعویٰ ہو پس اس حالت میں جبکہ ایک شخص مدعی ہو اور دلائل بھی رکھتا ہو اور پھر ساتھ ہی کوئی اور دعویدار کھڑا نہیں۔ کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ متنازع فیہا امر اس شخص کے حق میں فیصل نہ ہوگا ضرور قانون اسی کو حق دار کہیگا۔ پھر افغانستان ایران کی حدود پر واقع ہے کیا یہ اغلب نہیں کہ کسی ظلم و تعدی کے باعث وہ نقل مکانی کے لئے مجبور ہوئے ہوں اور ایسا ہوتا رہا ہے اور پھر ان کی نقل مکانی بھی مشرق کی طرف ہونی چاہئے کیونکہ مغرب کی طرف تو ظالم کا زور تھا اور سوائے مشرق کی طرف نقل مکانی کرنے کے اور کوئی راہ مخلصی کی باقی نہ تھی انھوں نے ضرور ایسا کیا اور اپنی دن دونی رات چوگنی ہونیوالی قوم کے لئے ان ہی فراخ میدانوں پر قابض ہو گئے ۔

دوسرا ثبوت جسمانی مشابہت کا اس امر کی توضیح و استحکام اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ افغانوں کی شکل و شباہت بالکل یہودیوں کی سی ہے۔ ان کی وضع قطع انکے دعوے کے اثبات میں ایک اور زیادہ دلیل ہو کر ان کے بنی اسرائیل ہونیکا ثبوت دے رہی ہے۔ کشمیری یہودیوں سے افغانوں کی نسبت اور بھی زیادہ مشابہ ہیں اور قابل غور امر یہ ہے کہ ان افغانوں اور کشمیریوں کی اپنی ہمسایہ قوموں مثلاً ہندوؤں اور چینیوں سے بالکل مشابہت نہیں ان کے خط و خال بالکل بنی اسرائیلی ہیں اگر کسی افغان کشمیری اور یہودی کو ایک ہی سٹیج پر کھڑا کر دیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ ان کی شباہت میں بہت ہی کم فرق ہے ۔

تیسرا ثبوت پوشاک کا اگر ان کے لباس اور پوشاک کی طرف دیکھا جاوے تو بھی ہم یہ ہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ آخر ہمسایہ قوموں کی اور کوئی نہیں تو پوشاک میں ضرور کچھ نہ کچھ مشابہت ہونی چاہئے مگر یہاں معاملہ ہی اور ہے۔ ہمسایہ قوموں کی دھوتیں اور قمیضیں تو ان کی شلواریں اور لمبے کرتے ہیں (اس لباس کا ذکر انجیلوں میں بھی ہے)

چوتھا ثبوت رسومات کا ان کی بہت ساری رسومات و کردار تو یہودیوں سے بالکل مشابہ ہیں مثلاً افغانوں میں شادی اور نسبت میں کوئی فرق نہیں منسوب شدہ جوڑا بڑی آزادی سے ایک دوسرے سے مل سکتا ہے اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بیاہ سے پہلے ہی دلہن حاملہ ہو جاتی ہے گویا نسبت ہی تمام مقام بیاہ کی ہوتی ہے ۔

پانچواں ثبوت اخلاق و عادات کا اخلاق و عادات میں بھی کوئی فرق نہیں۔ جیسے یہودی۔ غضبناک خودغرض۔ مونہہ زور۔ بے لگام بیوقوف۔ جاہل۔ تند۔ خونخوار۔ بدتمیز۔ سرکش مغرور اور سخت دل ہوتے ہیں ویسے ہی افغان بھی ۔

چھٹا ثبوت اسمائے معرفہ افغان نہ صرف خود بنی اسرائیلی ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ ان کی قوموں ان کے دریاؤں ان کے پہاڑوں اور ان کی جگہوں کے نام بھی ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیلی ہیں ان ناموں کی ایک مختصر سی فہرست قابل ملاحظہ ہے (۱) موسیٰ خیل (قوم موسیٰ) (۲) تخت سلیمان (۳) کوہ مری (کوہ مریم) (۴) کوہ سلیمان (سلیمان کا پہاڑ) (۵) سلیمان زئی (سلیمان کی قوم) (۶) داؤد زئی (داؤد کی قوم) (۷) یوسف زئی (یوسف کی قوم) (۸) درہ خیبر (عرب کے شمال میں ایک درہ خیبر ہے جو کہ یہودیوں کا ایک بڑا مضبوط قلعہ تھا)

ساتواں ثبوت افغانستان و کشمیر کے شہروں کے نام گو یہ ثبوت چھٹے ثبوت کے عنوان کے نیچے آ سکتا تھا مگر ایک خاص ضرورت اور اصلیت نے مجھے مجبور کیا کہ اس کو ایک علیحدہ عنوان دیکر لکھوں۔ افغانستان اور کشمیر میں بہت سارے ایسے شہر ہیں کہ جن کے نام شام کے پرانے شہروں سے بالکل ملتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی قوم ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کر کے چلی جاتی ہے اور آباد ہو جاتی ہے تو ان کو اپنے پرانے گھر کی محبت مجبور کرتی ہے کہ اس کی مانند ایک دوسرا گھر اسی جگہ بنالے اور اپنے وطن کی محبت اس بات کو چاہتی ہے کہ اسے یاد سے نہ بھلایا جاوے۔ پس اس اپنے اصلی وطن کی یادگار میں وہ اپنے اس نئے گھر یا شہر یا گاؤں کا وہی نام رکھتے ہیں جس نام کے شہر یا گاؤں یا گھر میں اس کا اصلی وطن ہوتا ہے اور یہی دوسرے نام بتلاتے ہیں کہ ان شہروں کے رہنے والے اصل میں یہاں کے نہیں ہیں اور ان کے پہلے وطنوں کے نام یہ ہیں اس کی عمدہ مثال امریکہ میں پائی جاتی ہے جہاں کہ اور یورپ کی قومیں جا کر آباد ہوئی ہیں وہ اپنے پیارے شہروں اور وطنوں کے نام اپنے ساتھ لے گئے ہیں اور انہوں نے اپنے نئے گھروں کے نام پرانے شہروں کے نام ہی رکھے ہیں اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حب الوطنی ایک ایسی چیز ہے کہ جہاں کہیں آدمی جاوے اپنے وطن کا نام ضرور ساتھ لیجاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہی حب الوطنی یہاں بھی ان دس قوموں کے درمیان اپنا کام کر گئی۔ مجھے افغانستان اور کشمیر کے بہت سارے ایسے شہروں کے نام ملے ہیں جو کہ

شامی شہرون کے نام ہین ذیل مین ایسے نامون کی فہرست دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ اگر اس نکتہ پر زیادہ توجہ دی دی گئی اور ایسے نامون کے معلوم کرنے کے لئے بہت سا وقت اور محنت صرف کی گئی تو ہم بہت سارے ایسے نامون کے پانے کے قابل ہوجائین گے جوکہ شام افغانستان اور کشمیر مین واقع ہون مین اخبار بینون کی توجہ زیادہ اس بات کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہون اور امید کرتا ہون کہ یہ تحقیق دلچسپی اور کامیابی سے خالی نہ ہوگی +

افغانستان کشمیر وغیرہ کی جگہون کے نام	کہان واقع ہین: عرض البلد	کہان واقع ہین: طول البلد	قدیمی شام مین اس کے ہم نام مقام	قدیمی شام کے نقشون مین کہان کہان واقع ہین: عرض البلد	قدیمی شام کے نقشون مین کہان کہان واقع ہین: طول البلد	بائبل مین کہان ذکر ہے +
	شمال	مشرق		شمال	مشرق	
کابل	۳۴، ۲۹	۶۹، ۵	کابل	۳۲، ۵۱	۳۵، ۱۲	سلاطین ۹ باب ۱۳ مین ذکر ہی
یوناش	۳۴، ۵۲	۷۴، ۱۳	فینشیا	۳۴، ۳۰	۳۵، ۲۵	
زیدا	سرحد پر لداخ کے نزدیک		سودن اور آجکل سیدا	۳۳، ۳۴	۳۵، ۲۲	۱۸ باب ۲۸ آیت Judges
احمز			حماس	۳۵، ۱	۳۵، ۱۳	
			حمات	۳۴، ۴۷	۳۵، ۳۵	
			مس	۳۴، ۵۰	۳۶، ۳۹	
گلگت	۳۶، ۰	۷۴، ۱۲	گلگوتھا	۳۱، ۴۷	۳۵، ۱۶	متی ۲۷ باب ۳۳
			گلگال	۳۲، ۹	۳۴، ۵۹	یشوعا ۴ باب ۱۹ و ۹ باب ۶ و ۵ باب ۱۰
			گلگال	۳۱، ۵۰	۳۵، ۳۰	Judges ۲ باب ۱ اور دوسری جگہون پر
تبت	۳۲، ۰	۸۹، ۵	تبھتھ			۱ Chronicles ۱۸ باب ۸
لاسہ	۲۹، ۳۰	۹۲، ۱	لاشالیش	۳۳، ۱۷	۳۵، ۴۰	۱۸ باب ۲۹ و ۱۴ Judges
لداخ	۳۴، ۰	۷۷، ۳۰	لداح			۱ Chronicles ۴ باب ۲۱
لیح	۳۴، ۱۲	۷۷، ۳۹	لیحی ایک ضلع ہے			Judges ۱۴ باب ۱۹ و ۱۵ باب ۹
سورو	۳۴، ۱۰	۷۶، ۰	شور	۳۰، ۹۵	۳۳، ۵	۱۶ باب ۷ و ۲۰ باب ۱ و ۲۵ باب ۱۸ پیدائش
شکیٹ	۳۱، ۳۰	۷۷، ۰	سکوتہہ (حال سکوت)	۳۲، ۵۱	۳۵، ۳۶	پیدائش ۳۳ باب ۱۷ اور دوسری جگہ پر

آٹھوین شہادۃ انجیلی۔

یہ امر کہ افغان اور کشمیری ان دس گم شدہ اسرائیلی قومون کی اولاد مین سے ہین اس پر انجیل بھی شاہد ہے انجیلون سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح پیدا ہوا تو بعض دانا آدمی مشرق سے ایک ستارے کی رہنمائی سے ملک شام مین یسوع کو سلام کرنے آئے تھے یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ مشرق مین بھی کچھ لوگ تھے جو کہ مسیح کی انتظاری مین تھے اور ان کو اس کے آنے کی کچھ نشانیان بھی بتلائی گئین تھین اور اب وعدہ بھی مسیح کے آنے کا سوائے اسرائیلیون کے کسی کو نہ دیا گیا تھا ان واسطے وہ سونا۔ لوبان۔ اور مر والے دانا آدمی جو کہ ستارہ کو دیکھ کر ملک شام مین یسوع کو دیکھنے کے لئے آئے وہ سوائے اسرائیلیون کے نہین ہوسکتے۔ جب انہون نے اس ستارہ کو دیکھا تو انہون نے نکال لیا کہ وہ مسیح جس کی آمد کے لئے وہ نشان مقرر کیا گیا تھا۔ ضرور شام مین جو کہ ان کا اصلی گھر تھا پیدا ہو گیا ہوگا پس انہون نے اس لئے پیدا ہوئے ہوئے مسیح کو دیکھنے کے لئے ایک لمبا سفر کیا +

نوین قبر کی شہادۃ

سری نگر مین ایک قبر ہی جو کہ نبی کی قبر کے نام سے مشہور ہے میرا خیال ہے کہ یہ لفظ بھی ان لوگون کے اسرائیلی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور یہی لفظ ہے جو کہ ہمین یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر وہ مقام بدھ کی قبر یا کسی احبار کی قبر یا کسی رشی کی قبر کے نام سے مشہور ہوتا تو ہم یہ نتیجہ کبھی نہ نکالتے کہ اس ملک کے رہنے والے بھی اسرائیل کی اولاد سے ہین مگر یہ لفظ نبی ہے جس نے کہ ہمین یہ اشارہ دیا ہے کہ ہم کشمیریون کی اصلیت معلوم کرین۔ لفظ نبی ظاہر کرتا ہے کہ جن کی طرف وہ بھیجا گیا تھا وہ بنی اسرائیل ہی تھے اگر وہ ہندوون کا واعظ یا مسلمانون کا لیڈر ہوتا تو وہ نبی کے نام سے مشہور نہ ہوتا نبی کا لفظ اسرائیلی پیغمبرون پر اطلاق ہوتا ہے مسلمان بھی اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے نبی کا لفظ استعمال کرتے ہین مگر ہمین یہان مسلمانون سے کوئی کام نہین کیونکہ کشمیر کا نبی مسلمانون کا نبی نہین ہوسکتا +

مسلمانون کا نبی صرف ایک ہی ہے جو کہ عرب مین ہوا اور عرب مین ہی فوت ہوا پس ظاہر ہے کہ سرینگر کا نبی مسلمانون کا پیغمبر نہین۔ ۔۔۔ وہ ضرور کوئی نہ کوئی اسرائیلی نبی ہے پس دار السلطنت کشمیر مین ایک نبی کی قبر کا موجود ہونا میرے لئے ایک ایسی قطعی شہادت ہے کہ مین وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ کشمیری سوائے بنی اسرائیل کی اولاد ہونے کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتے۔ نبی تو سوائے بنی اسرائیل کے اور کہین بھیجا جا ہی نہین سکتا۔ اور یہ کوئی حیرانگی کی بات نہین کیونکہ بنی اسرائیل خدا کی چیدہ اور پسندیدہ قوم تھی اور خدا بھی اپنی نعمتین ان پر نبیون کو بھیجکر ہی ظاہر کرتا تھا بائبل ہمیشہ یہ تو ظاہر کرتی ہے کہ جیسے خدا ان شام سے نکلے بنی اسرائیلیون مین نبی بھیجکر اپنی خوشنودی ظاہر کیا کرتا تھا اس لئے ان دس گم شدہ قومون مین بھی ایک نبی بھیجدیا۔ کیونکہ ایک اجنبی ملک مین رہنے سے ان کے قومی حقوق تو مارے نہین گئے تھے وہ کوئی بنی اسرائیل مین سے خارج نہین ہوگئے تھے۔ اگر خدا نے موسے کو بنی اسرائیل کے پاس جبکہ وہ مصر مین غلامی کی حالت مین رہتے تھے نبی کر کے بھیجدیا تو کیا مشرق مین جبکہ وہ جلاوطنی کی حالت مین تھے کوئی نبی نہ بھیج سکتا تھا؟ دانا آدمیون کا مشرق سے شام مین یسوع کے دیکھنے کے لئے آنا اس بات کو صاف صاف طور سے ثابت کرتا ہے کہ وہ کسی نبی کے آنے کے منتظر تھے اور سری نگر کی قبر ظاہر کرتی ہے کہ آخر ان کی انتظاری بامراد ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اپنے دو بھائی قومون کی نسبت زیادہ مستحق تھے کہ ان کی طرف کوئی نبی بھیجا جاتا وہ دو قومین تھین اور ان مین مسیح ظاہر ہوا مگر ان کی تعداد تو ان سے بدرجہا زیادہ تھی۔ اگر خدا نے ان دونا قومون کے درمیان مسیح بھیجنے سے اپنا وعدہ پورا کر دیا تو کیون اس نے دس گم شدہ قومون کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا اور اس نے انکار کر دیا۔ سری نگر کی قبر یوزآسف کے نام سے بھی مشہور ہے روایت اور تاریخ دونون اس بات پر متفق ہین کہ یہ نبی ایک اجنبی تھا اور کوئی ۱۹۰۰ سو برس کا عرصہ گذرا کہ وہ مغرب سے ایک بڑے دور و دراز ملک سے آیا تھا (باقی دارد)

تفسیر القرآن بالقرآن۔ یہ ایک بے نظیر تفسیر ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام اور مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح موعود نے اس کی نسبت یہ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ شیرین بیان نغز الی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنے والی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی

Reg. d. ...

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہی یہ رخ محمد ﷺ کا

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

البدر

چہ گویم باتو از آئی چہا در قادیان بینی

شفا بینی دوا بینی غرض دار الامان بینی

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہے
(۲) جواب طلب امر کے لئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آئے جواب نہین دیا جاویگا
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیری ہوگی +

شرح قیمت

ہندوستان مین ۲ سالانہ
فارن ممالک مین ۳ روپے
خاص قادیان ۱۸ "
منتخب نامہ نگارون کو اخبار مفت روانہ ہوتا ہے۔
نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے +

اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام اور شریعت کی فلاسفی قرآنی حقائق اور معارف سے پر مضامین اگر دیکھنے ہون اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے متلاشی ہو تو اس اخبار کو ضرور خرید و حضرۃ امام الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپکے جلیل القدر اصحاب کی زبان اور قلم سے نکلی ہوئی مضامین قرآن شریف کی عجیب و غریب تفسیر اور طبی مشورہ اور پراوٹ درج ہوتے ہین اسلام کے اندرونی اور بیرونی مخالفوں کے اعتراضون کے جواب دئے جاتے ہین اسلئے ہر ایک ہمدرد قوم کو عموماً اور احمدی جماعت کو خصوصاً اس اخبار کی خریداری اور اشاعت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے +

طب روحانی

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق - مسمریزم یعنی علم توجہ جس کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہی اور جسکو دریافت ہو جانے سے عیسوی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب اور ملت کے حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہی اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہی جو ہدایات اس مین درج ہین ان پر مشق کرنیسے انسان صحت نیت رکھکر نہایت ہی زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہی خیالات مین یکسوئی اور ان کو ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہی۔ اگرچہ عام طور پر اس علم پر کتابین لکھنیوالونے وہ مبالغہ کئے ہین کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دئے ہین اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہی کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا نیک یا بد استعمال کر کر ثواب یا عذاب کماتا ہی یا جیسے خدا کے ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہی۔ ویسے ہی اس کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے ایسے کام لے سکتا ہی جو اسکے نزدیک اول محالات سے تھے۔ ہمارے مرحوم و مغفور احمدی بھائی منشی احمد جان صوفی نقشبندی زاد اللہ الطافہ نے عوام الناس کو ایک بڑے مغالطہ سے نجات دینے۔ اور عام پیرون وغیرہ کے دھوکے سے بچانے اور فائدہ عام کی غرض سے اسی چھپوایا تھا اور آپ خود اسمین بڑے ماہر تھے اور ہزارون مریض آپکے ذریعہ شفا پاتے تھے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ پھر دوبارہ چھاپنی پڑی اول ۱۸ قیمت تھی پھر ایک روپیہ کردی اور اب اسی قیمت پر دفتر البدر سے مل سکتی ہے +

طریق مشق کو عملی طور پر سکھلا دینے یا اس پر عامل کو طریق عمل مین جو مزید حالات درکار ہون۔ یا بعض اسرار کا وہ حل چاہتا ہی۔ ان تمام باتون کیلئے ہم نے مصنف مرحوم کے اس عمل مین فیض یافتہ اصحاب سے دریافت کر کے بتلا دینے کا انتظام کر لیا ہی ایسے مستفسر کیلئے ہمیشہ علیحدہ خط و کتابت ہونی چاہئے اور جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ جواب نہ دیا جاویگا +

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب نفضل رحمانی جو کہ ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس کتاب مین دئے گئے ہین اور اشاعت اسلام کیلئے جہاد کی عدم ضرورت کو ثابت کر کے دکھلایا ہی۔ قرآن کریم مین ذوالقرنین سے مراد مسیح علیہ السلام کا ہونا ثابت کیا ہی اور خر دجال۔ یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۱ر (مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب نقشہ نویس دہلی)

سر مکتوم

۲ صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور دنیا و علم حرف لکم پر لطیف خیالات کا اظہار

کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردون کے زندہ کرنیکا انجیل مین ذکر ہی خود اس سے ثابت ہی کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ مصنفہ بابو اسمٰعیل صاحب دہلوی قیمت

رویائے صالحہ

اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین صاحب بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے قیمت ۱ر

اعجاز احمدی

۳۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۲ر

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود کی مسیح اور مہدی ہونے کے دعاوی کے ثبوت مین لکھی ہے زیر طبع ہے قیمت ۲ر ہوگی +

براہین احمدیہ ازالہ اوہام سرمہ چشم آریہ یہ تین کتابین پرانی ایڈیشن کی چھپی ہوئی دفتر البدر مین مطلوب ہین اگر کوئی ...

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اسکا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفاۃ و حیاۃ پر بحث اور نظم

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک

صیانۃ الناس - مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب مجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱ر

الہامی دعا - رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔ر علاوہ محصولڈاک ۔

پنجابی تصانیف

کامن مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت ار
نظم - برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ایضاً ار
روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم فی تولہ ار اوسط قسم فی تولہ ۔ تاجرون کو خاص رعایت +

مجربات

حب دافع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قویٰ مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے ان سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قویٰ کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت ۸ر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کیلئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت ۸ر

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہی کھانے اور ناک مین ٹپکانیکی دوا۔ قیمت ۸ر

حب جدید پرانے بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے قیمت ۸ر

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۸ر

دافع درد سر کی گولی - ہر ایک قسم کے درد سر کو اس سے فوراً ...

تخفیف ہو جاتی ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۶۰ گولی ۸ر

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر۔ دھند۔ بخار۔ آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج۔ اعلیٰ درجہ کے اطبا کا خاندانی نسخہ .... فی تولہ ۱۲ر

مصفی خون گولیان - خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئین ۴۰ گولی ۸ر

سلائی ککرہ - جسے ہندوستانی زبان مین روہے کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہی فی سلائی ۸ر

برص کی دوا - یا پھل بہری - یہ ایک مرض ہی جس کو خدا کے برگزیدہ جیسا پناہ مانگتے رہے ہین بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہوتے ہین اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہی اس دوائی کا تجربہ ...

اس اشتہار کی جوالمسیح (تمام درخواستین دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور مین آنی چاہئین اور کسی صاحب کے نام قادیان مین نہ ہونی چاہئین)

www.aaiil.org

چینی مسلمان

از کرزن گزٹ

چین وجاپان کی جنگ کے بعد مسلمانون کی حالت بہت اچھی ہوگئی ہے اور وہ ایک زندہ قوم کی طرح چین مین سمجھے جاتے ہین مگر حال کی یورپی دولتون کی چڑہائی اور فتح پیکن نے اور بھی انکی حالتین ترقی دیدی - اس بیرحمانہ خونریزی - لوٹ - بربادی آتش زنی اور تاخت مین مسلمان مزے مین رہے اور خدا کی شان ہے کہ لاکھون چینی بودھ مذہب والے مسلمان ہوگئے کیونکہ نجات مسلمان ہونے پر تھی - جو گاؤن یا شہر یورپ کی افواج نے لوٹے اور برباد کئے اُن مین مسلمانون کے گھر بچے رہے جس بودھ مذہب چینی نے یہ کہدیا کہ مین مسلمان ہون اس کو بھی نجات ملگئی انگلستان - روسیہ - جرمنی - فرانس اور جاپان نے مسلمانون کے ساتھ خاص رعایتین کین اور اس قیامت خیز دشمنی مین اُن کو ہر طرح کی آسایشین پہنچائین - تمام ٹھیکے چینی مسلمانون کے پاس تھے خود سرکار انگریزی کی فوج کے ٹھیکے دار بھی چینی مسلمان تھے -

پیکن اور کل چینی شہرون مین مسلمانون کی محلے اور بازار بالکل علیحدہ ہین ہر گھر اور ہر دوکان پر بسم اللہ کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے جس کو دیکھنے والا سمجھ لیتا ہے کہ یہ مسلمان کا گھر اور دکان ہے پیکن مین طبیب سب مسلمان ہین اور ان کی علاوہ دربار کے عام چینیون مین بھی بڑی عزت ہے - دوا فروشی کی دوکانین سب مسلمانون ہی کی ہین - اس کے علاوہ مسلمان اور بھی تجارت کرتے ہین اور لین دین مین وہ ایسی ہی سچے ہین جتنا ایک مسلمان کو ہونا چاہئے +

خاص پایہ تخت چین یعنی پیکن مین ان کی بہت سی مساجد ہین ہر مسجد مین ایک مدرسہ ہے جہان قرآن مجید تفسیر اور حدیث و فقہ کی تعلیم دیجاتی ہے - اچھے اچھے عربی دان مولوی پیکن مین موجود ہین - ان مین ہندوستان کی طرح بالکل اختلاف نہین ہے اور وہ سب سگے بھائیون کی طرح ایک جگہ ملکر رہ سکتے ہین چونکہ مولویون مین اتفاق ہے اس لئے مسلمانون مین بھی اختلاف نہین ہے ان کی باہمی یکجہتی غیر اقوام دلون کی سی محبت پیدا کرتی ہے +

چین مین کوئی مسلمان فقیر نہین چین کے بڑے بڑے شہرون مین گشت لگا کے دیکھا جائے گا تو ایک مسلمان بھی فقیر نہین ملیگا ہان بودھ مذہب والے فقیر بہت سی پائین گے - چینی مسلمان اول تو روٹیون کا محتاج نہین ہوتا - اور اگر اتفاق سے اس کی یہ نوبت ہو بھی جائے تو اُس کی ہمقوم اُس کو بھیک مانگنے نہین دیتے - مفلس ہونیکے بعد وہ کسی مسجد مین جاتا ہے اور وہان مولوی کے سامنے سب لوگ چندہ کرکے اس کی مدد کرتے ہین تاکہ اُس سے وہ تجارت کرے اور جب اس کا کام چل جاوے تو اس کا قرض ادا کر دے - یہ مسلمان سود نہین کھاتے اور سود کو مثل سور کے گوشت کے حرام سمجھتے ہین - ان کی باہم کبھی تکرار نہین ہوتی اور کبھی لین دین کے معاملہ مین کوئی جھگڑا - اور اگر اتفاق سے کوئی ناچاقی دو مسلمانون مین ہو بھی گئی تو دربار چین مین فریادی نہین جاتے "بلکہ اپنے قاضی کے سامنے چلے جاتے ہین جو وہ فیصلہ کر دے اُس کو بے چون و چرا مان لیتے ہین - مذہبی لحاظ سے ان کے اخلاق بہت وسیع ہین - اُن کی پرہیزگاری - دیانتداری اور سچائی کی انتہا ہو چکی ہے - وہ انگریزی کیمپ مین آ کے تعجب سے نظر کرتے تھے کہ یہ ہندوستانی مسلمان کیسے مسلمان ہین کہ حقہ پیتے ہین چرٹ پیتے ہین اور غیر مذہب کی جھوٹی رکابیون مین کھانا کھاتے ہین - ہمارے دوست جو یہان موجود تھے بیان کرتے ہین کہ سامان رسد کا ٹھیکہ ایک چینی مسلمان کے پاس تھا اور اس چینی مسلمان کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر کسی نے اس کو السلام علیکم کہہ لیا بس وہ غیر معمولی جوش سے یہ سمجھ کے کہ یہ مسلمان ہے گلے لپٹ جاتا تھا وہ نہ اپنی باتین سمجھا سکتا تھا اور نہ اپنے مسلمان بھائی کی سمجھ سکتا تھا لیکن اظہار ایسا کرتا تھا - گویا اسے ایک غیر مترقبہ نعمت مل گئی ہے - ایک دن مین اپنے ڈیرے کے باہر سگرٹ پی رہا تھا اس نے تعجب سے انگریزی زبان مین دریافت کیا کہ کیا آپ مسلمان ہین ؟ (یہان اکثر مسلمان یورپ کی کئی زبانین بولتے ہین) مین نے اثبات مین جوابدیا اور کلمہ پڑہا وہ یہ سنکے اس قدر لال پیلا ہوا کہ اگر اس کا بس چلے تو مجھے مار ڈالے اور اسی طرح اپنے خیمہ کیطرف چلا گیا پیچھے جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو کیفیت دریافت کی اُس نے بیان کیا کہ جب تم سگرٹ پی رہے تھے تم نے کلمہ طیبہ کیون پڑہا - اُس دن سے اُس چینی مسلمان نے کبھی ہمارے ہاتھ سے پانی پیا اور نہ ہمارے برتن مین کھایا +

عام چینی افیون کھاتے ہین - اور پوستی بنے ہوئے ہین - نکمے خشک - مدے - غلیظ - اور گھناؤنے ہین مگر مسلمان نہایت قوی الجثہ حسین اور لمبے قد کے ہین ان کے چہرون سے خون ٹپکتا ہے اور ان کی صورتین بہت پاکیزہ ہین شمالی چین کے کل باشندے قریب قریب ایک ہی خال و خط کے ہین مگر محض اس وجہ سے کہ مسلمان ہین تمام خرابیون سے بچے ہوئے ہین اور زیادہ توانا ہین +

چین کے کئی کروڑ مسلمان بھی ایسے نہ ہون گے جو مسکرات کا استعمال کرتے ہون انہین شریعت نے جو کچھ دیا ہے اس پر دلی آمادگی سے عملدرآمد کرتے ہین انہین عام مسلمانون سے ملنے کا شوق ہے وہ دنیا کی کل مسلمانون کو اپنا

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت بعارضہ بخار گذشتہ ایام مین مبتلا رہی آپ کئی روز تک شامل نماز باجماعت نہ ہو سکے الحمد للہ کہ ۱۰ نومبر سے پھر آپ نے امامت نماز شروع کر دی ہے

حضرۃ مولانا حکیم نور دین صاحب کو بھی اول ایک شب بخار رہا پھر چند روز آرام ہو گیا پھر تیرہ تاریخ بہت شدت سے بخار ہوا ایسے وجود باجود کو اللہ تعالے بہت جلد اپنے فضل سے شفا عطا کرے +

کتاب تذکرۃ الشہادتین کا کچھ حصہ طبع کے قابل باقی رہ گیا تھا اس لئے اس کی اشاعت التوا مین رہی تھی مگر اب اس کی اشاعت معہ علامات المقربین بزبان عربی ہو گئی ہے اور حکیم فضلدین صاحب سے ملسکتی ہے + قیمت ۸/

ولادت منشی ارادت حسین صاحب احمدی سکنہ منگیر احاطہ بنگال کے ہان خدا کے فضل و کرم سے ۴ نومبر کو لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام منصور احمد رکھا گیا ہے خدا تعالے مولود کی عمر اپنے دین اسلام کی سچی خدمتگذاری مین دراز کرے +

۱۰ نومبر کو شیخ فضل الہی صاحب رئیس صدر بازار راولپنڈی اور میان محمد رمضان صاحب ٹھیکہ دار سنگوئی ملو ضلع جہلم نے حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا - بیعت کے بعد جو تقریر ہوئی وہ اپنے موقعہ پر ہدیہ ناظرین ہوگی + امید ہے کہ ہر دو اصحاب

مدرسہ تعلیم الاسلام کے خاص مدرس عبداللہ احمدی صاحب ساکن کشمیر جو کہ چند ماہ سے رخصت پر گئے ہوئے تھے معہ اپنے اہل و عیال کے گذشتہ ہفتہ مین وارد قادیان ہو کر مدرسی کا چارج ہاتھ مین لیا +

عبداللہ درزی صاحب احمدی ساکن چنڈو ساہی ضلع گوجرانوالہ بعد حصول زیارت حضرۃ امام الزمان اپنے کاروبار پارچہ فروشی کے لئے ملک گوالیار کی طرف تشریف لیجانے والے ہین خدا ان کا محافظ و ناصر ہو +

منشی احمد دین صاحب اپیل نویس اور میان محمد دین صاحب حکیم شاگرد رشید مولانا حکیم نور الدین صاحب گوجرانوالہ سے وارد قادیان ہوئے اور ایک دن رہکر واپس تشریف لے گئے +

ملک مولا بخش صاحب گورالی ضلع گجرات سے معہ اہل بیت کے چند روز قیام کے لئے حضرۃ اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے

بہترین مذہب کے شائق کے سوالات مندرجہ اخبار عام کا جواب البدر مین شروع ہو گیا ہے جو کہ کئی نمبرون مین ختم ہوگا

۱۱ نومبر کو حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام گورداسپور تشریف لے گئے +

ملفوظات و حالات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۲۸ و ۲۹ - کی ڈائری ہم سے اچھی طرح محفوظ نہیں رہی اس لئے درج اخبار نہیں کی گئی ہے

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء

مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور طاعون کا ذکر ہوا اس پر آپ نے فرمایا

طاعون کے نصائح اور تقوٰی کی تاکید

کہ خدا تعالےٰ نے اگرچہ جماعت کو وعدہ دیا ہے کہ وہ اُسے اس بلا سے محفوظ رکھے گا مگر اس میں بھی ایک شرط لگی ہوئی ہے کہ لم یلبسوا ایمانہم بظلم کہ جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملا دیں گے وہ امن میں رہیں گے پھر دار کی نسبت وعدہ دیا تو اس میں بھی شرط رکھدی ہے کہ الا الذین علوا بالا ستکبار - اس میں علو کے لفظ سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کی اطاعت انکساری کے ساتھ چاہیئے وہ بجا نہ لا دے جب تک انسان جن معنی سے کہ حقیقی سجدہ کہتے ہیں بجا نہ لا دے تب تک وہ دار میں نہیں ہے اور مومن ہونیکا دعوٰی بیفائدہ ہے

لم یلبسوا ایمانہم بظلم

میں شرک سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہندؤں کی طرح پتھروں کے بتوں یا اور مخلوقات کو سجدہ کیا بلکہ جو شخص ما سوا اللہ کی طرف مائل ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے حتی کہ دل میں جو منصوبے اور چالاکیاں رکھتا ہے ان پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ بھی شرک ہے +

حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کا حال بیان کرتے ہیں کہ خواب میں....

ایک نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ بتلاؤ اللہ تعالےٰ سے معاملہ کیسے ہوا تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا عمل لایا ہے میں نے کہا اور عمل تو کوئی نہیں ہے صرف یہ ہے کہ میں نے عمر بھر شرک نہیں کیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کیا تو نے یوم اللبن کے دن بھی شرک نہ کیا تھا کہ دودھ پی کر کہا کہ اس سے پیٹ میں درد ہوئی ہے گویا دودھ کو خدا سمجھ لیا تھا اور خدا پر سے جو حقیقی فاعل ہے نظر اٹھ گئی تھی +

نفسانی جذبات ہزاروں قسم کے ہیں جو کہ انسان کو گھیرے ہوئے ہیں ان کو دیکھا جاوے تو سر سے لیکر پاؤں تک ظلم ہی ظلم ہے - منہ تکبر اور گھمنڈ کی جگہ ہے آنکھ بُرے خیالات کا مقام ہے - غضب کی نظر سے بھی انسان اسی سے دوسرے کو دیکھتا ہے - کان بیجا باتیں سنتے ہیں زبان بری باتیں بولتی ہے - گردن اکڑتی ہے - صدور میں کن کن بری باتوں کی خواہش ہوتی ہے - نیچے کا طبقہ بھی کچھ کم نہیں ہے فسق و فجور میں جہان اسی کے باعث مبتلا ہے - پاؤں بھی بیجا مقامات پر چلکر جاتے ہیں غرض یہ ایک لشکر اور جماعت ہے جسے سنبھال کر رکھنا انسان کا کام ہے اور یہ بڑی بات ہے ایک طرف تو خدا نے کشتی کا حوالہ دیا ہے کہ جو اسمیں چڑھیگا وہ نجات پاویگا اور ایکطرف حکم دیا ہے

وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا

یہاں بھی ظلم کی نسبت ہی فرمایا کہ جو لوگ ظالم ہیں تو ان کی نسبت بات ہی نکر -

خوف الٰہی اور تقوٰی بڑی برکت والی شے ہے انسان میں اگر عقل نہ ہوگی یہ باتیں ہوں تو خدا اُسے اپنے پاس سے برکت دیتا ہے اور عقل بھی دیدیتا ہے جیسے کہ فرماتا ہے **یجعل لہ مخرجا** اس کے یہی معنے ہیں کہ جس شی کی ضرورت اُسے ہوگی اس کے لئے وہ خود راہ پیدا کردے گا بشرطیکہ انسان متقی ہو - لیکن اگر تقوی نہ ہوگا تو خواہ فلاسفر ہی ہو وہ آخرکار تباہ ہوگا - دیکھو کہ اسی ہندوستان پنجاب میں کس قدر عالم تھے مگر ان کے دلوں میں اور باتوں میں تقوے نہ رہا - محمد حسین کی حالت دیکھو کہ کیسی گندی اور فحش باتیں اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھتا رہا - اگر تقوے ہوتی تو وہ کب ایسی باتیں لکھ سکتا تھا +

اس کے بعد چند احباب نے بیعت کی

اور بعد بیعت حضرۃ اقدس نے ایک طویل تقریر فرمائی جو کہ ذیل میں درج ہے +

حقیقت بیعت اور اس سے مخلص پانیکی راہ

یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچدینا ہے اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشو و نما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اُس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے - اسیطرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے - تب وہ نشو و نما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آوے تو اُسے چاہیئے کہ اس کا اظہار نکرے اگر اظہار کریگا تو حبط عمل ہو جاویگا کیونکہ اصل میں وہ غلطی نہیں ہوتی صرف اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرۃ صلعم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اُٹھا سکتا یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نکرتے - ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت صلعم کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے - صحابہ بڑے متادب تھے اس لئے کہا ہے کہ الطریقۃ کلہا ادب جو شخص ادب کی حد سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے اس ادب کو مدنظر رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے کہ وہ فارغ نشین نہ ہو - ہمیشہ توبہ - استغفار کرتا رہے اور جو جو مقامات اُسے حاصل ہوتے جاویں ان پر یہی خیال کرے کہ میں ابھی قابل اصلاح ہوں اور یہ سمجھکر کہ بس میرا تزکیہ نفس ہو گیا وہاں ہی نہ اڑ بیٹھے +

منافق کون ہے

یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو اقرار عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دو رنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو - صحابہ کرام کو اس دو رنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ رو رہے تھے تو ابوبکرؓ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو کہا کہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں - جب میں پیغمبر صلعم کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے - مگر جب ان سے جدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے - پھر دونوں آنحضرت صلعم کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا - آپ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو - انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو پھر فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو اب دیکھو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس نفاق اور دو رنگی سے کس قدر ڈرتے تھے جب انسان جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے

دین کی ہتک ہوتی ہے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے۔ تب بھی منافق ہوتا ہے اگر مومن کی سی غیرت اور استقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہوگا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا کے حاصل ہوگی ہمیشہ دعا کرو کہ خدا اس سے بچاوے۔ جو انسان داخل سلسلہ ہو کر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلہ سے دور رہتا ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین رکھی ہے کیونکہ ان میں دورنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یکرنگی ہوتی ہے ✦

ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن تک رونا نہ آوے تو جانو کہ دل سخت ہو گیا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے فلیضحکوا قلیلاً و لیبکوا کثیراً کہ ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت مگر اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ہنستے بہت ہیں۔ اب دیکھو کہ زمانہ کی کیا حالت ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہاتا رہے بلکہ جس کا دل اندر سے رو رہا ہے وہی روتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھ کر خشوع اور خضوع سے دعا میں مشغول ہو اور بالکل عجز و نیاز سے خدا کے آستانہ پر گر پڑے تاکہ وہ اس آیت کے نیچے نہ آوے جو بہت ہنستا ہے وہ مومن نہیں ✦

اگر سارے دن کا نفس کا محاسبہ کیا جاوے تو معلوم ہو کہ ہنسی اور تمسخر کی میزان زیادہ ہے اور رونے کی بہت کم ہے بلکہ اکثر جگہ بالکل ہی نہیں ہے۔ اب دیکھو کہ زندگی کس قدر غفلت میں گذر رہی ہے اور ایمان کی راہ کس قدر مشکل ہے گویا ایک طرح سے مرنا ہے اور اصل میں اسی کا نام ایمان ہے۔

ایمان جب لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں۔ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے۔ کیا ہم روزہ نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو حقیقۃ ایمان کا علم نہیں ہے اگر علم ہوتا تو وہ ایسی باتیں نہ کرتے اسلام کا مغز کیا ہے اس سے بالکل بیخبر ہیں حالانکہ خدا کی یہ عادت قدیم سے چلی آئی ہے کہ جب مغز اسلام چلا جاتا ہے تو اس کے از سر نو قائم کرنے کو ایک کو مامور کر کے بھیج دیتا ہے تاکہ کھائے ہوئے اور مرے دل پھر زندہ کئے جاویں۔ مگر ان لوگوں کی غفلت اس قدر ہے کہ دلوں کی مردگی محسوس نہیں کرتے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے بلیٰ من اسلم وجہہٗ للہ وہو محسن فلہٗ اجرہٗ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے اور نیک کاموں پر خدا تعالےٰ کے لئے قائم ہو جاوے۔ گو یا اس کے قوائے خدا تعالیٰ کے لئے مر جاتے ہیں گویا وہ اس کی راہ میں ذبح ہو جاتا ہے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اس اسلام کا نمونہ دکھلایا کہ ارادہ الٰہی کے بجا آوری میں اپنے نفس کو ذرا بھی دخل نہ دیا اور ایک ذرا سے اشارہ سے بیٹے کو ذبح کرنا شروع کر دیا۔ مگر یہ لوگ اسلام کی اس حقیقت سے بے خبر ہیں جو کام ہیں اُس میں ملونی ہوتی ہے اگر کوئی ان میں سے رسالہ جاری کرتا ہے تو اس کی مقصود یہ ہوتا ہے کہ روپیہ کماوے۔ بال بچے کا گذارہ ہو ابھی حال میں ایک شخص کا خط آیا ہے۔ لکھتا ہے کہ میں نے عبد الغفور کے مرتد ہونے پر اس کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے امداد فرماویں۔ ان لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اسلام کیا شے ہے۔ خدا کی طرف سے کوئی نفخ روح اس میں نہیں لیکن رسالہ لکھنے کو طیار ہے۔ ایسے شخص کو چاہیئے تھا کہ اول تزکیہ نفس کے لئے خود یہاں آتا اور پوچھتا اور اول خود اپنے اسلام کی خبر لیتا لیکن عقل دیانت اور سمجھ ہوتی تو یہ کرتا۔ مقصود تو اپنی معاش ہے۔ اور رسالہ کو ایک بہانہ بنایا ہے ہر ایک جگہ یہی بدبو آتی ہے کہ جو کام ہے خدا کے لئے نہیں بیوی بچوں کے لئے ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تائیدیں اور نصرت کا ہاتھ خود اس کے کاموں سے معلوم ہو جاتی ہیں اور آخر کار انسان مشاہدہ کرتا ہے کہ ایک غیب کا ہاتھ ہے جو اُسے ہر میدان میں کامیاب کر رہا ہے انسان اگر اس کی طرف چلکر آوے تو وہ دوڑ کر آتا ہے۔ اور اگر وہ اس کی طرف تھوڑا سا رجوع کرے تو وہ بہت رجوع ہوتا ہے وہ بخیل نہیں ہے۔ سخت دل نہیں ہے۔ جو کوئی اس کا طالب ہے تو اس کا اول طالب وہ خود ہوتا ہے لیکن انسان اپنے ہاتھوں سے اگر ایک مکان کے دروازے بند کر دیوے تو کیا روشنی اس کے اندر جاویگی ہرگز نہیں یہی حال انسان کے قلب کا ہے اگر اس کا قول و فعل خدا کی رضا کے موافق نہ ہوگا اور نفسانی جذبات کے نیچے وہ دبا ہوا ہوگا تو گویا دل کے دروازے خود بند کرتا ہے کہ خدا کا نور اور روشنی اس میں داخل نہ ہو لیکن اگر وہ دروازوں کو کھولیگا تو معاً نور اس کے اندر داخل ہوگا ✦

ابدال قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزہ وں سے ہاتھ نہیں آتے اگر ان سے یہ ملجاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالےٰ نے شہادت دی وابراہیم الذی وفّٰی۔ کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبت الٰہی سے بھرنا۔ خدا کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہو تاکہ اس کی ... اور خدا کی مرضی ایک ہو۔ کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے بعض نمازیوں پر خدا نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فویل للمصلین ویل کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو

ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اُسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالےٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرامخوری کے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہر ایک حرام گذارہ کے لئے انہوں نے حلال کر لیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے۔ جو بیعت کر کر اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو جو پرہیزوہ بتلاتا ہے اگر وہ نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کریگا تو یوماً فیوماً ترقی کریگا یہی اصول یہاں بھی ہے ✦

جنت کی فلاسفی کوئی بات سوائے خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتی اور جسے اس دنیا میں فضل ہوگا اُسے ہی آخرۃ میں بھی ہوگا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من کان فی ہٰذہٖ اعمٰی فہو فی الاخرۃ اعمٰی اسی لئے یہ ضروری ہے کہ ان حواس کے حصول کی کوشش اسی جہان میں کرنی چاہیئے کہ جس سے انسان کو بہشتی زندگی حاصل ہوتی ہے اور وہ حواس بلا تقوےٰ کے نہیں ملسکتے۔ ان آنکھوں سے انسان خدا کو نہیں دیکھ سکتا لیکن تقویٰ کی آنکھوں سے انسان خدا کو ...... دیکھ سکتا ہے۔ اگر وہ تقویٰ اختیار کریگا تو وہ محسوس کریگا کہ خدا مجھے نظر آرہا ہے اور ایک دن آویگا کہ خود کہہ اٹھیگا کہ میں نے خدا کو دیکھ لیا۔ اسی بہشتی زندگی کی تفصیل جو کہ متقی کو اسی دنیا میں حاصل

ہوتی ہے قرآن شریف میں ایک اور جگہ بھی پائی جاتی ہے جیسے لکھا ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ہذا الذی رزقنا من قبل۔ جب وہ عالم آخرۃ میں ان درختوں کے ان پھلوں سے جو دنیا کی زندگی میں ہی ان کو مل چکے تھے پائینگے تو کہدینگے کہ یہ تو وہ پھل ہیں جو کہ ہمیں اول ہی دیئے گئے تھے۔ کیونکہ وہ ان پھلوں کو ان پہلے پھلوں سے مشابہ پاوینگے۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دنیا میں جو نعمتیں مثل دودھ۔ شہد۔ گھی۔ اور انار اور انگور وغیرہ انہوں نے کھائی ہیں۔ وہی ان کو وہاں جنت میں ملینگے اور وہاں ان چیزوں کے مہیا کرنے کے لئے بہت سے باغات۔ درخت۔ مالی۔ اور بیل وغیرہ اور گائیں بھینسوں کے ریوڑ ہونگے۔ اور درختوں پر شہد کی مکھیوں کے چھتے ہونگے جن سے شہد اتار کر اہل جنت کو دیا جاویگا یہ سب غلط خیال ہیں اگر جنت کی یہی نعمت ہے جو ان کو دنیا میں ملتی رہی اور آخرۃ میں بھی ملے گی تو مومنوں اور کافروں میں کیا فرق رہا۔ ان سب چیزوں کے حاصل کرنے میں تو کافر اور مشرک بھی شریک ہیں پھر اس میں بہشت کی خصوصیت کیا ہے۔ لیکن قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بہشت کی نعمتیں ایسی چیزیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ دلوں میں گذریں اور ہم دنیا کی نعمتوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سب آنکھوں نے دیکھی کانوں نے سنی اور دل میں گذری ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ان جنتی نعمتوں کا نام نقشہ جسمانی رنگ پر ظاہر کیا گیا ہے مگر وہ اصل میں اور امور ہیں ورنہ رزقنا من قبل کے کیا معنے ہونگے اس کے وہی معنے ہیں جو کہ من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی کے ہیں دوسرے مقام پر قرآن شریف فرماتا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ جو شخص خدا تعالےٰ سے خائف ہے اور اس کی عظمت اور جلال کے مرتبہ سے ہراساں ہے اس کے لئے دو بہشت ہیں ایک یہی دنیا اور دوسری آخرۃ۔ جو شخص سچے اور خالص دل سے نفسانی ہستی کو اس کی راہ میں مٹا کر اسکے متلاشی ہوتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں تو اس میں ان کو ایک قسم کی لذت شروع ہو جاتی ہے اور ان کو وہ روحانی غذائیں ملتی ہیں جو روح کو روشن کرتی اور خدا کی معرفت کو بڑھاتی ہیں ایک جگہ پر شیخ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو اس کی نماز کا ثواب مارا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس کی نماز اب بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی بلکہ یہ معنے ہیں کہ چونکہ اب اُسے لذت شروع ہو گئی ہے تو جو اجر اس کا عند اللہ تھا وہ اب اُسی دنیا میں ملنا شروع ہو گیا ہے جیسے ایک شخص اگر دودھ میں برف اور خوشبو وغیرہ ڈال کر پیتا ہے تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُسے ثواب ملیگا کیونکہ لذت تو اس نے اسی وقت ہی حاصل کر لی۔ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور کسی عمل کی قبولیت اور شئے ہے اور ثواب اور شئے ہے

ہر ایک لفظ اپنے اپنے مقام کے لئے چسپاں ہوتا ہے اسی لحاظ سے شیخ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ عارف کی نماز کا ثواب مارا جاتا ہے۔ جو اہل حال ہوتا ہے وہ اپنی جگہ پوری بہشت میں ہوتا ہے اور جب انسان کو خدا سے پورا تعلق ہو جاتا ہے تو اغلال اور اثقال جسقدر بوجھ اس کی گردن میں ہوتے ہیں وہ سب اُٹھائے جاتے ہیں وہ لذت جو خدا کی طرف سے اُس کی عبادت میں حاصل ہوتی ہے وہ اور ہے اور جو اکل و شرب اور جماع وغیرہ میں حاصل ہوتی ہے وہ اور ہے لکھا ہے کہ اگر ایک عارف دروازہ بند کر کے اپنے مولا سے راز و نیاز کر رہا ہو تو اُسے اپنے عبادت اور اس راز و نیاز کے اظہار کی بڑی غیرت ہوتی ہے۔ اور وہ ہرگز اس کا افشاء پسند نہیں کرتا اگر اس وقت کوئی دروازہ کھولکر اندر چلا جاوے تو وہ ایسا ہی نادم اور پشیمان ہوتا ہے جیسے زانی زنا کرتا پکڑا جاتا ہے جب اس لذت کی حد کو انسان پہنچ جاتا ہے تو اس کا حال اور ہوتا ہے اور اسی حالت کو وہ یاد کر کے وہ جنت میں کہیگا کہ رزقنا من قبل۔

بہشتی زندگی کی بنا یہی دنیا ہے بعد مرنے کے جب انسان بہشت میں داخل ہوگا تو یہی کیفیت اور لذت اُسے یاد آویگی تو اسی بات کا طالب ہر ایک کو ہونا چاہیئے۔

گناہوں کا چھوڑنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ ایک ذلیل کام ہے اگر کوئی کہے کہ میں چوری نہیں کرتا۔ زنا نہیں کرتا۔ خون نہیں کرتا یا اور فسق و فجور نہیں کرتا تو کوئی خوبی کی بات نہیں اور نہ خدا پر یہ احسان ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا مرتکب نہیں ہوتا تو ان کے بد نتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے کسی کو اس سے کیا۔ اگر چوری کرتا گرفتار ہوتا سزا پاتا اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک کے ہاں مہمان گیا بیچارے میزبان نے بہت تواضع کی تو مہمان آگے سے کہنے لگا کہ حضرت آپکا کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے احسان تو میرا آپ پر ہے کہ آپ اتنی دفعہ باہر آتے جاتے ہیں اور کھانا وغیرہ طیار کروانے اور لانے میں دیر لگتی ہے میں پیچھے اکیلا با اختیار ہوتا ہوں چاہوں تو گھر کو آگ لگا دوں۔ یا اسباب اور نقصان کر چھوڑوں تو اس میں آپکا کس قدر نقصان ہو سکتا ہے تو یہ میرا اختیار ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ ایسا خیال ایک بد آدمی کا ہوتا ہے کہ وہ بدی سے بچکر خدا پر احسان کرتا ہے اس لئے ہمارے نزدیک ان تمام بدیوں سے بچنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اُسے پہچانو۔ اور اس پر

ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھکر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔ اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو یہ درجہ سب سے بڑھکر ہے کیونکہ احسان میں ایک مادہ خود نمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اُٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کیا۔ لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچہ کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خود نمائی نہیں ہوتی بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تو اس بچہ کو اگر مار بھی دیوے تو تجھ سے کوئی بازپرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننی گوارا نہ کریگی اور اس بادشاہ کو گالی دیگی حالانکہ اُسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک میں مر جاؤنگی مگر پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہ کریگی اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اُٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں یہ ایک طبعی امر ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اسی کا اشارہ ایتاء ذی القربیٰ میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا کے ساتھ ہونی چاہیئے نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر جیسے آیت لا نرید منکم جزاء ولا شکورا سے ظاہر ہے غرضیکہ یہ باتیں ہیں جنکو یاد رکھنا چاہیئے۔

یکم نومبر ۱۹۰۳ء

تہجد کی نماز کا طریق

عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی نے لائل پور میں یہ مسئلہ بیان کیا کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز اس طرح سے جیسا کہ اب تعامل اہل اسلام ہے بجا نہ لاتے بلکہ آپ صرف اُٹھکر قرآن پڑھ لیا کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا کہ یہی مذہب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے شیخ اصغر علی صاحب نے اپنے ایک خط میں جو انہوں نے منشی نبی بخش صاحب کے نام روانہ کیا تھا اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا آیا یہ مسئلہ اسطرح پر ہے جیسا کہ عبدالعزیز صاحب بیان کر گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بوساطت منشی نبی بخش صاحب اور مولوی نورالدین صاحب یہ امر تحقیق کے لئے پیش کیا گیا جس پر حضرۃ امام الزمان ؑ نے مفصلہ ذیل فتویٰ دیا۔ وہ کہ میرا یہ ہرگز مذہب نہیں کہ آنحضرت

نوٹ مولوی نورالدین صاحب نے علاوہ بریں یہ بھی بیان فرمایا کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کو خود تہجد پڑھتے دیکھا ہے۔ بعض دفعہ آدھ آدھ گھنٹہ ایک رکعت میں خرچ کرتے اور بعض دفعہ حکم الٰہی کے یہاں تک پابند ہوتے کہ جب تک الہام نہ ہو رکوع اور سجود میں نہ جھکتے اور نہ سر اُٹھاتے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(در مدح حضرۃ مسیح موعود ؑ)

ای محمدؐ مسیح و احمد شان — دی بہ احیائے دین دجل بہان
تاج فتح مبین نہادہ بسر — تیغ قتل لعین نہفتہ بہ بر
از فراز سپہر آمد ؟ — بوالعجب ماہ و مہر آمدہ ؟
مرحبا کار دین بیامان شد — تافت نور تو ظلمستان شد
منہلئے کمال ہر قسمی — ہمہ جانی و درنظر جسمی
معنی انشراح ہر فکری — واضع الوزر رافع الذکری
بسکہ بر استقامتی پیدا — سر یوم القیامتی پیدا
ہر دلے کز تو دیدہ ور گردید — جمع الشمس والقمر گردید
لیک ہر کور کز تو سر پیچید — ہمہ براین لی مفر پیچید
نور خورشیدت آنقدر تابش — کہ ہمہ برق ریخت بر خفاش
ذات پاک تو کرد فضل قدیم — مظہر سر احسن التقویم
داشت الحمد اہدنا تلقین — انتظار ہدایت ضالین
لیک ننمود چہرہ شاہد حال — تا نشد یکہزار و سہ صد سال
از شمار حروف فاتحہ است — کہ صد و سی است جملہ کم و کاست
چون تامل بمغز صرف رسید — بسر رمز بس تشکرف رسید
کہ احد داشت از جمل دو خود — سیزدہ لیک فاتحہ لابد
صفر افزودہ است بر ہر آن — صاف پیدا افتد زاکثر آن
ہم چنین دور مہدی موعود — بر سر سیزدہ دو صفر افزود
ہم ہمین دور فصل سر مد شد — مستجاب آن دعا ز احمد شد
احد اعجاز حرف میم نمود — ہمہ را راہ مستقیم نمود
یعنی دور بنی تجدد یافت — عالمی جان تازہ در تو دیافت
میم احمد چہل بود بشمار — لیک بصفر دہی است چہار
با احد چہاردہ شد وطٰہٰ — رمز تائید حق نمود صفا
کہ محمدؐ بہ احمدی گل کرد — بر سر چاردہ صدی گل کرد
در دمید ند صور رحمانی — بہ سلیمان رسید سلطانی
اہرمن را رہ گریز نماند — کار او جز بہ تیغ تیز نماند
حیف آن دل کہ این نشور ندید — ماند در غفلت و حضور ندید
سہل گردیدہ کارہائی عسیر — لیک بر کافرین غیر یسیر
آتھم آئینہ دار این راز است — قاتلش تیغ تیز اعجاز است
منکر آن جدید خواہ عتیق — تبطی و سامری بود تحقیق
آن بکفر قدیم غیر اندیش — دین بہ تعجیل عجل کردہ بہ پیش
ہر کہ جانش ز حق دلیل نداشت — آب صافی ز رود نیل نداشت
موسوی لیفنش اثر بردن بنمود — آب آئینہ گشت خون بنمود
واندگر ہم ز نقش پائی رسول — چون مثیلش نمی نمود قبول
لا مساسی بروی کار آورد — یا ہمہ عجل یا خوار آورد
ای ظہور کمال فضل عظیم — کمترین بندۂ تو ابراہیم
ہم تو سر دار و سرور دینی — بد عائے محمدؐ آمینی
دست لطف از سرم دریغ مدار — ماو جانم بزیر تیغ مدار
کوچہ دورم ز روئے روشن تو — بلبل مارم مگلے ز گلشن تو

مراسلات

میرٹھی ضمیمہ شحنۂ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

ضد سے ضد پہچانی جاتی ہے۔ یہ ایک مشہور مسئلہ ہے اگر ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ اس بازاری بولی میں جو شریفوں کو ناگوار ہے نہ چھپے۔ تو حضرۃ مسیح موعود کی پاک تعلیمات کا علم پبلک کو کس طرح ہو۔ ضمیمہ اگر علماء کا آرگن ہے تو گویا وہ ایک گواہ ہے۔ اس بات کا کہ علماء کی اخلاقی حالت نہایت ہی گری ہوئی ہے اس لئے ضروری کسی ایسے ہادی مہدی کی ضرورت ہے جو انکو علیٰ خلق عظیم کا نقشہ پیش نظر کرے۔ ایک پرچہ البدر کا اٹھا کر دیکھو۔ ایک شحنۂ ہند کا۔ خود ہی معلوم ہو جائیگا کون لوگ تقوے و احسان کی راہوں پر قدم مارنے والے ہیں۔ ضمیمہ کا ایڈیٹر بار بار اصرار کرتا ہے کہ میری تحریروں کا جواب کیوں نہیں ملتا۔ اسکو واضح ہو کہ جواب کیا دیا جائے کوئی امر قابل جواب ہو تو جواب دیا جاوے۔ یہ تمسخر و استہزا ان لوگوں کا پیشہ ہے افسوس کہ ہم ان میں سے نہیں ورنہ ترکی بترکی جواب دیں خیر پھر بھی ہم ضمیمہ کی سہ ماہی رپورٹ پیش کرتے ہیں جو باتیں علم و شرافت کے رنگ میں پیش کی گئی ہیں ان کا جواب تو ہم دیں گے باقی کے مقابل میں صبر کریں گے ہمیں تعجب آتا ہے کہ دعوے تو السنہ مشرقیہ کے مجدد ہونے کا ہے اور جرأت اور لیاقت اتنی بھی نہیں کہ سید مختار ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ شاہجہانپور ہی سے مقابل ہو سکے جس کی طرف سے رد التجدید میں کئی نمبر نکل چکے ہیں۔ اس کا مقابل کیا تو یہ کیا کہ اخبار بند کر کے اپنی بزدلی کا نشان دیا۔ علاوہ بریں حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے شوکت کے جو کچھ معانی ظاہر فرمائے ہیں اور جو حسن اور نادر مضامین بجواب شحنہ ان کے قلم سے نکل چکے ہیں۔ کیا آج تک شوکت کو کوئی ایسی گھڑی نصیب ہوئی ہے کہ ان کا جواب اس کے وہم و فکر میں بھی آسکتا۔ شوکت کو غالباً استہزاء و استہزا کرنا ہی آتا ہے ورنہ کیوں ان علمی اعتراضات کا جواب نہیں دیتا جو اس پر کئے گئے ؟ اگر عربی دانی کا دعویٰ صحیح تھا تو قصیدہ اعجاز احمدی کا جواب لکھنے میں باوجود اس دعوے کے کہ وہ جنوری ۱۹۰۳ء میں لکھیگا کیوں ناکام رہا۔ آخر سبب یہ معجزہ ہے حضرۃ اقدس علیہ السلام کا کاش وہ سمجھے

ایڈیٹر ضمیمہ کے کلام میں ہزارہا تناقض ہیں ایک پرچہ میں لکھتا ہے "یہ حرکت کسقدر حماقت آمیز ہے کہ جو کلام ایک مرتبہ آنحضرت صلعم پر نازل ہو چکا ہے دوبارہ مرزا پر نازل ہوتا ہے" پھر ایک جگہ خود اپنا الہام لکھتا ہے۔ وعلاوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ لیونز حضرت! ذرا ہماری طرف منہ کیجئے کیا یہ قرآنی آیت نہیں ہے یہ ہے دروغ گو را حافظ نباشد۔ یہ آپ پر کیوں الہام ہوئی۔ پھر اپنے الہامات میں ایسی کیوں گڈمڈ کر کے (حسب زعم اپنے) محرف کلام الٰہی ٹھہرے۔ اب پڑھیے وہ فتوی بکون ولیہ مع الزنا زنگار۔ تعجب ہے کہ جس بات کو خود خلاف شرع بلکہ موجب کفر ٹھہراتے ہو اس کے خود مورد ہونے ہو۔ کچھ تو شرم کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ پر افترا کہ مجھ کو الہام ہوتا ہے۔ کیا تم حضرۃ اقدس کی طرح بالاصرار قسمیں کھا کر کہہ سکتے ہو کہ یہ جو اپنے الہامات میں نے لکھے ہیں ان میں میرے حواس کا ذرا بھی دخل نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہی اللہ جل شانہ کا کلام ہے جو مجھ پر نازل ہوا جس نے حضرۃ ابراہیم و حضرۃ عیسیٰ وغیرہ انبیاء علیہ السلام پر وحی کی اور پھر تم اسیر علانیہ مصر بھی ہو۔ میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ تم کبھی قسم نہ کھاؤ گے کیونکہ تم جانتے کہ یہ الہامات میرے اپنے ہی بنائے ہوئے ہیں اور پھر کلام الٰہی تو ہمیشہ پیشگوئی پر مشتمل ہوتی ہے ان میں کیا پیشگوئی ہے کیا یہی جو تم نے ضمیمہ میں لکھی ہے کہ مرزا صاحب (روحی فداہ)

عذر

میں آٹھ نومبر سے بعارضہ بخار مبتلا ہوں اور ابھی تک کہ آج تاریخ ہے کوئی آرام کی صورت نظر نہیں آتی اس لئے اخبار میں دو قسم کے حرج واقع ہوں گے ایک تو وقت پر اشاعت نہ ہوگی دوسرے تازہ ڈائری نہ دے سکوں گا لہذا ایڈیٹر ہے کہ ناظرین . . . . سہ میرے حق میں دعا فرماویں گے اور اس معقول عذر کو قبول فرماویں گے

نوٹ

بلدہ تاریخ سے مقدمات شروع ہیں اور ابھی تک ان کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ حضرت اقدس علیہ السلام ہمارا تاریخ کو واپس تشریف لائے ہیں . . . .

. . . . اس لئے آئندہ نمبر میں ان مقدمات کا حال بیان کیا جاوے گا۔ حضرت حکیم نور الدین صاحب کو ابھی تک . . . . آرام نہیں ہوا اور قادیان میں کثرت سے بخار پھیلا ہوا ہے مگر یہ خدا کا فضل ہے کہ جانو کی خیر ہے ❊

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

"بہترین مذہب کے شائق کے سوالوں کے جوابات"

اخبار عام کے ایک نامہ نگار نے جو اپنا نام "بہترین مذہب کا شائق" ظاہر کرتے ہیں اخبار مذکور مطبوعہ ۳۱ اکتوبر میں مفصلہ ذیل سوالات حل طلب زیر عنوان استفسار طبع کرائے ہیں۔ جن کا جواب دینا ہمارے لئے عین خوشی کا موجب ہے۔ کیونکہ جب سے یہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے اس کے لیڈر کی ہمیشہ سے یہ آرزو رہی ہے کہ سچائی کے طالب ہر ایک قسم کے تعصب۔ بغض اور حسد۔ اور قومی ضد وغیرہ سے پاک و صاف ہو کر مذاہب کا آپس میں مقابلہ کریں اور جب اُن کو کوئی سچا مذہب معلوم ہو جاوے جس میں سچائی کے نشانات مثل آفتاب کے روشن ہوں تو اس کے اختیار کرنے کے واسطے کوئی حجاب قوم اور برادری یا بیجا تعصب کا اُسے حائل نہ ہو۔ اور وہ اس مذہب کی طرف اس طرح دوڑے جیسے ماں اپنے ایک گمشدہ بچے کو دیکھ کر اس کی طرف دوڑتی اور جھپٹ کر اُسے لے لیتی ہے اور اسی لئے جب لاہور میں جلسہ اعظم مذاہب ہوا تھا تو اس کے وقوع سے سب سے زیادہ خوشی ہمارے ہی گروہ کو ہوئی اور جو ایکٹو پارٹ اس کے لیڈر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی طرف سے لیا تھا اُسے ایک دنیا جانتی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ بہترین مذہب کے شائق نے جس طرح سے اپنے سوالات کو انتخاب میں اول ہی سے خود یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک غیر متعصب انسان ہے کہ باوجود ہنود اور اسلام کے دیگر فرقوں کے اس نے صرف آریہ اور احمدی فرقہ کو مقابلہ پر رکھا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اب موجودہ منتخب فرقوں میں سے ... جب حق ایک فرقہ کی طرف واضح ہو جاویگا تو اُسے اختیار اور اظہار کر دینے میں کوئی روک حائل نہ ہوگی۔

معلوم ہوتا ہے کہ آج تک بہترین مذہب کے شائق کو امامنا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن مقدس تصانیف کے مطالعہ کا موقعہ نہیں ملا جن میں آپ نے کمال وضاحت سے ہر ایک مذہب کے ہر ایک پہلو پر بحث کر کے دکھلایا ہے کہ کسی مذہب کے اختیار یا ترک کرنے کے واسطے .... کن کن باتوں کا دیکھنا ضروری ہے اور اس پر نہ ایک کتاب بلکہ کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور مشکل سے کوئی ایسی تصنیف حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کی ہوگی جس میں معیار المذاہب کے کسی نہ کسی پہلو کو طے نہ کیا ہو۔ بہر حال اگر اُن کو ادل موقعہ نہیں ملا تو اب ہم اُن کو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم **البدر** نامی اخبار کے ذریعہ سے موازنہ کر کے بتلا دیتے ہیں کہ کس مذہب کو بحیثیت ایک مذہب ہونے کے کن کن عیوب سے مبرا اور کن کن خوبیوں سے متصف ہونا ضروری ہے اور اس وقت وہ کونسا فرقہ ہے جو کہ اُس سچے مذہب کے علامات اپنے اندر رکھتا ہے۔

اگر اخباری دنیا میں اس طرح سے مذہبی ڈیبیٹ شروع ہو جاوے اور مناسب شرائط پر ہر ایک قسم کا اعتراض اور سوال پیش کیا جاوے اور دوسروں کا سنا جاوے تو ہم بڑی خوشی سے بفضل خدا اس اخباری دنیا کے ڈیبیٹنگ کلب کو قائم رکھنے کے واسطے طیار ہیں وہ چار سوالات یہ ہیں

(۱) احمدیہ فرقہ میں داخل ہونا بہتر ہے آریہ یا کسی اور فرقہ میں
(۲) مرزا صاحب کا جانشین کون ہوگا۔
(۳) قادیان کو دار الامان ہند یا عالم کیوں نہ کہا جاوے کیونکہ وبا وغیرہ امراض وہاں داخل نہیں ہو سکتے
(۴) لیکھرام کا قاتل کیوں بچ گیا۔

سائل کے پہلے سوال کا جواب

سائل کے پہلے سوال کا مطلب تو یہ ہے کہ دنیا کے کل مذاہب میں سے کونسا مذہب افضل اور اکمل ہے جس میں داخل ہو کر انسان مقام اطمینان اور یقین تک پہنچ جاوے جو اس کے لئے دائمی راحت اور آرام کا موجب ہو کیونکہ کسی مذہب میں داخل ہونے کے یہی معنے ہیں کہ انسان خدا تعالےٰ کو علیٰ وجہ البصیرت دیکھ لے اور اس کی روح میں ایک اخلاص اور راحت اور سرور پیدا ہو جاوے۔ یہاں تک کہ اس کی راہ میں اپنی جان عزیز کو فدا کرنا اپنی سعادت عظمیٰ سمجھے۔ پس جب مذہب کا فیصلہ ہوا تو فرقہ کا فیصلہ خود بخود ہو جاویگا۔

اما الجواب واضح ہو تمام دنیا کے مذاہب میں سے وہی مذہب سچا اور افضل ہے جو خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کی قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور جزا و سزا اور خواص الوہیت کی نسبت بیان کرنے میں کامل البیان ہو۔ اور جو انسان کی ہر ایک فطرتی قوٰی کو پوری پوری طور سے نشوونما کر سکتا ہو اور اس میں وہ تمام اسباب موجود ہوں جو انسان کو اپنے مولا کریم تک پہونچانے میں ممد و معاون ہوں۔ اس میں ہر ایک روحانی بیماری کا علاج ہو اور اپنی ذات میں ایسا روشن اور درخشاں ہو کہ اگر دوسرے مذاہب اس کے مقابل پر رکھے جائیں تو وہ سب کے سب ایک نہایت درجہ کی تاریکی میں پڑی ہوئی معلوم ہوں۔ اور اس میں یہ خاصیت بھی موجود ہو کہ فقط اس کی طرز خداشناسی پر ہی نظر ڈالنے سے انسان کا دل خود بخود اس کی طرف کھچا جاوے اگرچہ ہر ایک قوم دنیا میں دعویٰ کرتی ہے کہ وہ حق پر ہے اور مذہب وہی سچا اور حق ہے جس کے وہ پابند ہیں لیکن فقط دعویٰ ہی دعویٰ قابل سماعت اور پذیرائی نہیں ہو سکتا جب تک اس کے ساتھ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ موجود نہ ہوں پس شائق صاحب پر واجب ہے کہ تمام موجودہ مذاہب کو مقابلۃً دیکھ لیویں کہ کونسا مذہب اپنے اندر یہ خاصیت رکھتا ہے کہ اس کا طریق خداشناسی دلوں کو کھینچتا ہو۔

واضح ہو کہ شائق صاحب نے بڑے بڑے مذاہب اسلام۔ ہندو۔ عیسویت میں سے تین فرقوں کو مقابلہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ یعنی **احمدیہ۔ آریہ۔ اور عیسائی**۔ اگرچہ آپ نے اپنے سوال میں صریحاً لفظ عیسائی تو نہیں لکھا لیکن گمان اغلب ہے .. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور فرقہ سے ان کی مراد عیسویت ہی ہے۔ کیونکہ فقط یہی تین مذہب ملت کو دنیا میں قبولیت عامہ کے لئے پیش کرتے ہیں اور باقی مذاہب یعنی ہنود اور بدھ کسی غیر کو اپنے مذہب میں شامل کرنا پسند نہیں کرتے۔ اور شامل کریں تو کس طرح۔ جب خود اُن پر ایک مردگی چھائی ہوئی ہے تو دوسروں کو کیا خاک زندگی بخش سکیں گے۔

اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی لحاظ سے خود سائل صاحب نے ان مذاہب کو محاکمہ کرنے سے نظر انداز کر دیا ہے۔

سب سے اول یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انتخاب مذہب کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے کہ انسان اس کی فروعات اور جزئیات میں تفتیش کے لئے داخل ہو بلکہ تلاش حق کے لئے صرف موجودہ سربرآوردہ مذاہب کا مقابلہ صرف دو باتوں میں کر لینا کافی ہے جو کہ سچے مذاہب کی شناخت ہے

اول یہ کہ اس مذہب میں اس خدا کو جس کو زمینوں اور آسمانوں اور کل کائنات کا مالک کہا جاتا ہے کیا تعلیم اور اس کے کیا حقوق مرعی رکھے گئے ہیں اور اُسے کن صفات حسنہ کا ملکہ موصوف اور کن صفات رذیلہ سے مبرا مانا گیا ہے۔

دوم یہ کہ اس مذہب کی تعلیم بہ لحاظ حقوق انسانی اس کے چال چلن اور نجات کے کیا ہے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان کس طرح مقام یقین تک پہونچ سکتا ہے۔

اب ہم تینوں فرقوں کے اعتقاد کے لحاظ سے خدا تعالےٰ اور اس کے صفات کی ایک مختصر تصویر کھینچ کر دکھلاتے ہیں۔

آریہ مذہب کا خدا

اس مذہب نے جس طرح سے خدا کو دنیا میں پیش کیا ہے

اس سے ظاہر ہے کہ خدا کے وجود میں جس قدر صفات کاملہ حسنہ ہونی چاہئیں ان تمام سے ان کا پرمیشر بالکل محروم ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں خدا تعالےٰ کے وجود کی کوئی ضرورت نہیں............ بلحاظ وحدانیت یعنی خدا کو ایک ماننے کے اگر دیکھا جاوے تو آریہ مذہب نے ایک ایک ذرہ کو اس کی صفات ازلی میں شریک کر رکھا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جیسے خدا اپنے وجود اور ہستی کے لئے کسی خالق کا محتاج نہیں ہے ویسے ہی روح اور پرمانو یعنی ذرات اجسام بھی اپنی ہستی کے لئے کسی خالق کے محتاج نہیں اور روح اور پرمانو میں جس قدر طاقتیں موجود ہیں وہ قدیم اور انادی ہیں اب اس سے ظاہر ہے کہ جب ہر ایک شئے خود بخود ہے اور جس قدر ان کے قوے اور خواص ہیں وہ بھی خود بخود ہیں تو بلحاظ ازلی ہونے کے خدا کو ان سب پر کوئی فوقیت نہ رہی اور جیسے خدا ازلی اور قدیم ہے ویسا ہی یہ سب اشیاء ہیں + اور نہ یہ صحیفۂ قدرت خدا کی شناخت کا ذریعہ ٹھہر سکتا ہے۔ آریہ صاحبان اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ چونکہ وہ ان ذرات اور ارواح اور جسم کو جوڑتا ہے اس لئے ایک مبصر کا ذہن اس طرف منتقل ہو سکتا ہے کہ جیسے ایک عمارت کے لئے معمار کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی اس کے لئے کسی صانع کی ضرورت ہے۔ مگر اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ پھر ہر ایک معمار اور کاریگر کو بھی خدا نہ کہا جاوے۔ اور اگر پرمیشر کی صفت صرف جوڑنا ہے تو آجکل کے امریکہ اور یورپ کے موجد تو بدرجہ اولےٰ پھر خدا ہونیکا حق رکھتے ہیں جو حیرت انگیز ایجادیں اور صنعتیں نئی نئی کرتے رہتے ہیں اسلئے اس جوڑنے جاڑنے سے کوئی کمال اس کی قدرت کا حاصل نہیں ہوتا +

علاوہ بریں جبکہ آریہ صاحبان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ ان ذرات عالم میں ارضی ہوں یا سماوی خود بخود ایک دوسرے سے پیوند ہونے کی طاقت بھی موجود ہے تو بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر پرمیشر کی کیا ضرورت ہوئی گویا ہر ایک بجائے خود پرمیشر ہے + اور وہ وجود لا محدود جس کو خدا یعنی خود آئندہ جو اپنی ہستی سے آپ ہی ہست اور اپنے قیام سے آپ ہی قائم بلکہ تمام اشیاء اس کے وجود سے زندہ اور قیام پذیر ہیں کیا شے ہے یہ تو آریہ صاحبان کا خدا ہے جس کی صفات حسنہ بیان کی جاتی ہیں کہ وہ ایک ذرہ وجود کا خالق اور مالک نہیں ۔ یہ تو بتلاؤ کہ اگر ایک دن سارے ذرات عالم ملکر کہدیں کہ اس آریوں کے پرمیشر کی ہمیں کچھ بھی ضرورت نہیں تو پھر پرمیشر ان باغیوں کو کیا جواب دیگا اور اگر اصل حقیقت پر غور کیجاوے تو ذرات عالم حق بجانب ہیں۔ کیونکہ جب خدا ان کا خالق ہی نہ ہوا بلکہ وہ اپنے وجود کے آپ خالق ٹھہرے تو اس تسلط کا کوئی اس کو حق نہیں پہونچتا یہ تو عجیب خدا ہوا۔ اس سے تو ایک یورپ کا صانع ہی بدرجہ اولےٰ افضل ٹھہرا جو کہ اپنی صنعت کو پیٹنٹ کرا لیتا ہے۔ یہ تو آریہ صاحبان کے خدا کی خدائی ہے۔ کہ بدقسمتی سے اس کو کوئی کمال تام کو بھی نصیب نہیں جس سے اس کی ربوبیت کا پورا پورا جلال ظاہر ہو سکے۔ خدائی کا تو یہ حال اور اخلاقی طاقتوں کی یہ کیفیت کہ کسی ایک گنہگار کو بغیر صد ہا بلکہ کروڑ ہا جونوں کی بھگتنے کے چھوڑ نہیں سکتا۔ ایک شریف انسان کے وجود میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب کوئی اس کے آگے عجز و نیاز سے معافی کا خواستگار ہو۔ تو اس کو معاف کر دے لیکن آریوں کے پرمیشر میں یہ طاقت ہی نہیں ہے۔ وہ ایک سیاہ دل بد مزاج اور کینہ ورز وجود ہے کہ معافی اس کی جناب میں بالکل مفقود ہے گویا شریف انسان جیسا خلق بھی اپنے اندر نہیں رکھتا یہ ایک مختصر سی تصویر آریہ صاحبان کے خدا کی ہے

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جس قدر ہم نے آریوں کے خدا کی مختصر حقیقت اوپر بیان کی ہے وہ صرف ان کے مسلمہ اصولوں سے جو کہ ان کی اپنی مصنوعات میں بیان کیا ہے لیکن آج تک انہوں نے اپنی کتاب وید کو جس کے الہامی ہونے کا ان کو دعویٰ ہے پبلک کے سامنے ہرگز پیش نہیں کیا۔ اور اگرچہ اس فرقہ کو ظاہر ہوئے کئی سال گذر گئے ہیں لیکن سوائے زبانی باتوں کے اور کوئی عملی نمونہ اپنی اس اخلاقی تعلیم کا جس کے یہ مدعی ہیں نہیں دکھا سکے۔ جس کتاب سے یہ تمام اعتقاد خودشدہ پیش کرتے ہیں اس کا یہ حال ہے کہ جس قدر ان کے بزرگ رشی وغیرہ گذرے ہیں ان میں سے کوئی بھی وید کی تعلیم کے گورکھ دھندے کو آج تک نہیں کھول سکا۔ نہ انہوں نے آج تک وید کا ترجمہ پیش کیا ہے اور نہ کسی دوسرے ہندوستانی پنڈت اور فاضل یورپین کے ترجموں کو صحیح تسلیم کرتے ہیں حتیٰ کہ آجکل بعض آریوں نے اس ناگری بھاش کو جو اپنے لیڈر دیانند کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ خود غلط تسلیم کیا ہے اور کتاب ستیارتھ پرکاش جس کو یہ وید ثانی...... سمجھتے ہیں اس کی قطع و برید آریہ پرتی ندی سبھا لاہور نے خود اپنے ہاتھوں کی ہے۔ اور آریوں میں سے کوئی بھی ایسا فاضل موجود نہیں ہے کہ جو پبلک میں آ کے آپ کو اس حتمی وعدہ سے پیش کرے کہ مجھے وید کا فہم دیا گیا ہے اور اس کا کردہ ناکردہ تمام آریوں کو منظور و مقبول ہو۔ آپ انصافاً غور کریں کہ جس کی الہامی کتاب کا یہ حال ہے کہ وہ ابھی تک متکلم مادر میں ہے تو ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ مذہب کا دعویٰ کر سکیں۔ اگر آپ کتاب سرمہ چشم آریہ اور آریہ دھرم و نسیم دعوت ملاحظہ فرما دینگے تو آپ پر یہ امر اور واضح طور پر کھل جاویگا +

عیسائی مذہب کا خدا

عیسائیوں کا مذہب ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا تین ہیں اور تین میں ایک۔ پھر یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح خدا ہے اور خدا کا بیٹا ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح معہ جسم چار ہیں۔ ایک باپ۔ ایک بیٹا۔ ایک روح القدس ایک انسان یہ سارے ملکر ایک خدا ہیں + یہ ایک عجیب خدا ہے۔ کبھی ایک ہے کبھی دو ہیں۔ کبھی تین ہیں اور کبھی چار بلکہ اس پر کفایت نہیں جب کبھی ان کو ضرورت پڑتی ہے تو تثلیث کو مربع اور مربع کو مخمس بنا لیتے ہیں گویا عیسائیوں کے خدا کا وجود خود اپنے ہاتھ کی ایک مصنوعی مشین ہے جتنے پرزے ذہن میں آ گئے لگا کر کام چلا لیا + اچھا ہم یہ پوچھتے ہیں کہ بقول عیسائی صاحبان کے مسیح انسان تھا اور عمر اس کی قریباً ۳۳ برس کی تھی اور جب علم طبعی کی رو سے ۳ برس کے بعد پہلا جسم تحلیل ہو کر دوسرا جسم قائم ہو جاتا ہے اس حساب سے ۱۱ جسم مسیح کے ہوئے گویا عیسائیوں کے خدا نے گرگٹ کی طرح گیارہ رنگ بدلے۔ اس پر طرہ یہ کہ کمزور بھی ایسا کہ جب اس کے مخالفوں نے اس کو پکڑا تو اس کے منہ پر طمانچے مارے اور اس کی صلیب اس کے کاندھے پر رکھی اور میدان صلیب میں لیجا کر سولی دیدیا بلکہ دشمن غالب اور خدا مغلوب رہا۔ بھلا آپ ہی بتلائیے ایسے خدا کی طرف فطرت انسان کی کیا کشش ہو سکتی ہے پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد تین دن تک جہنم میں رہا اور ملعون ہوا۔ حالانکہ ملعون کے معنے لعنت کیا گیا جو تمام خیر و برکات سے محروم ہو۔ اور تمام عیوب سے پر ہو ہر ایک قسم کی راحت اسکے لئے مفقود ہوا اور ہر ایک طرح کا عذاب اس کے لئے مہیا ہو۔ پس ایسا خدا سخت نفرت کے قابل ہے نہ اطاعت کے قابل۔ وعدہ کا ایسا کچا کہ جتنی باتیں بطور پیشگوئی کے کہتا ہے ان میں سے ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ از روئے تاثیر قلبی کے ایسا کمزور کہ اپنے ہی شاگرد اس کے برخلاف شہادت دیتے پھرتے ہیں اور تیس روپے پر اس کو پکڑ واتے ہیں گویا عیسائیوں کے خدا کی اس کے شاگردوں کے نزدیک تیس روپے بھی قیمت نہ تھی اور ایک اس کے حواریوں میں باوجود ہمیشہ ساتھ رہنے کے بالکل انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس کو بالکل نہیں جانتا بلکہ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ پس

ایک طالب حق پر واجب ہے کہ سچے دل سے سوچے کہ ایسا بیہودہ وجود خدا ہوسکتا ہے ۔ بلکہ وہ تو اپنے مخالفین کا ایک بال بھی بیکا نہ کرسکا - سچ تو یہ ہے کہ وہ ایک ادنیٰ خدمتگار ہونے کے قابل بھی نہین ہے - خلاصہ کلام یہ ہے کہ عیسائی مذہب توحید سے تہیدست اور محروم ہے بلکہ ان لوگوں نے سچے خدا سے منہ پھیر کر ایک نیا خدا اپنے لئے بنایا اور یہ ظاہر ہے کہ وہ ایک انسان تھا جو کہ عورت کے بطن مین مدت معلوم تک رہکر پیدا ہوا اور پھر پرورش پاتا رہا پھر ایسا وجود کس طرح سے خدا ہوسکتا ہے اور فطرۃ انسانی ایسے وجود کو خدا ماننے مین کراہت کرتی ہے اور ہم اس بحث کے دوسرے حصہ مین دکھلادین گے کہ عیسائیون کی تعلیم کا کیا اثر اُنپر پڑا ہے اور اس سے ایک اور آسان طریق اس مذہب کی حقیقت دریافت کرنیکیلئے یہ ہے کہ آج کل یورپ کی بڑی بڑی یونیورسٹیون مین خود عیسائی پروفیسر اور ان کے بشپون نے جو رای انجیلی خدا کی نسبت قائم کی ہے اس کا مطالعہ وہان کے اخبارات سے کرلیا جاوے - اور اگر وہ اخبارات میسر نہ آدین تو کم از کم ریویو آف ریلیجنز مین دیکھ لیا جاوے جن مین ان کے حوالہ سے بعض بعض آرٹیکل لکھے جاتے ہین اور ہم امید کرتے ہین کہ ان پروفیسرون اور بشپون کی وہ شہادت ان کے اپنے مذہب کے لئے کافی ہوگی - اخبار کا حجم ہمین ان کا اختصارۃً بھی درج کرنے سے مانع ہے - ہم صرف اختصاراً پانچ فقرات ان تمام لکچرون اور راؤن مین سے ذیل مین درج کرتے ہین جو کہ عیسائی یا انجیلی خدا کی نسبت بائبل کے عیسائی محققین نے لکھے ہین ✦

وہ لکھتے ہین کہ صرف پانچ فقرات انجیلون مین یسوع (عیسائیون کے خدا) کی نسبت ایسے ہین جو قابل اعتبار ہوسکتے ہین ✦

اول - تو مجھے نیک کیون کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر خدا - پس ثابت ہوا کہ یسوع خدا نہ تھا ✦ (مرقس ۱۰/۱۸)

دوم - کہ ابن آدم (یسوع) کے متعلق گناہ بخشا جا سکتا ہے (متی ۱۲/۳۲) معلوم ہوا کہ گنہگار تھا

سوم - یسوع کے رشتہ دار اُسے پاگل سمجھتے تھے - (مرقس ۳/۲۱)

چہارم اُس دن اور اُس گھڑی کو کوئی نہین جانتا نہ آسمان کے فرشتے اور نہ بیٹا بلکہ صرف باپ (مرقس ۱۳/۳۲) ثابت ہوا یسوع خدا نہ تھا -

پنجم - میری خدا میری خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا (مرقس اور متی) ثابت ہوا یسوع خدا نہ تھا

اب ان دو مذاہب کے عقائد بیان کرنے کے بعد ہم اسلام کی طرف رجوع کرتے ہین ✦ (باقی آئندہ)

البدر

نامہ نگارون کی ضرورت - گذشتہ نمبر مین بیرونجات مین احمدی نامہ نگارون کی تقرری کی نسبت ہم نے مفصل لکھا ہے - چونکہ یہ ایک قومی اور مذہبی خدمت ہے کہ ہر ایک مقام کی جماعت کی خبرین جب دوسرے مقام کی جماعت تک پہونچینگی تو نامون اور حالات کی واقفیت سے آپس کا تعارف بڑھیگا اور احمدی بھائیون کو ایک دوسرے کیلئے دعا کی بھی ہلادہانی ہوتی رہیگی اس لئے امید ہے کہ مخلص احباب محض اخوت اور ہمدردی قوم کی نظر سے نامہ نگاری کی درخواستین حسب شرائط مشتہرہ ضرور ارسال فرماوین

بیرونجات کے آمدہ احباب مین سے اکثر نے البدر کی مدح مین زبان کھولی ہے اور اس کی حسن خدمات کا اعتراف کیا ہے بعض نے اُن مین سے یہ بھی فرمایا ہے کہ البدر کو مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم قادیان مین ہین - البدر کی خدمات کے صلہ مین ایسے الفاظ کا استعمال اگرچہ اس کو سرپرستون اور کارگزارون کے لئے خوشی اور شکر کا مقام ہے لیکن اس امر سے ہمارا اتفاق رائے نہین ہے کہ صرف البدر کے مطالعہ سے انسان کو تزکیہ نفس کے وہ مراتب حاصل ہوجاوین جو قادیان مین آنے اور رہنے سے حاصل ہوسکتے ہین امام پاک کے مبارک اور منور چہرہ پر نظر ڈالنے اور اس کے دہن مبارک سے جو کلمات بلب و لہجہ سے نکلتے ہین ان کے سننے سے جو اثر اور کیفیت اہل دل کے قلب پر ہوتا ہے وہ مطلق ملفوظات کے پڑھ لینے سے حاصل نہین ہوسکتا اگر صرف کسی مامور کی کلام ہی انسان کو نجات اور فائز المرام کرنیکے لئے کافی ہوتی تو مجددین اور مامورین اور انبیاء اُن کے مقدس خلفا کی کیا ضرورت تھی اور یہان رہنے سے جو کیفیت ایمانی علمی طور پر انسان کو تجربہ اور مشاہدہ اور ایک زندہ نمونہ دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے وہ صرف سن لینے سے کب حاصل ہوسکتی ہے

ایک بڑی غلطی کی اصلاح

اخبار نمبر ۳۲ جلد ۲ مورخہ ۴ ستمبر سے لیکر نمبر ۳۸ جلد مورخہ ۹ راکتوبر ۱۹۰۳ء تک البدر کے صفحون کے نمبرون مین سینکڑے کے ہندسے غلط لکھے گئے ہین اس لئے ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے فائلون کو اسطرح سے صحیح کر لیوین کہ صفحہ ۲۴۸ سے لیکر صفحہ ۲۹۹ تک کل صفحات پر بجائے ۲ صد کے دو صد اور صفحہ ۴۰۰ سے ۴۰۲ تک بجائے ۴ صد کے ۳ صد بنا دیوین ✦

۳۵۸ اصل مین ۲۵۸ تھا مگر ا کے بجائے ۳ لکھا جانے سے متواتر غلطی ہوتی گئی ✦

اگر کسی صاحب کی نظر مین البدر کی لفظی غلطیان اور بھی ہون یا کوئی اور امر ایسا چھپ گیا ہو جو قابل اصلاح ہو تو وہ مفصل حوالہ سے معہ مطلوبہ اصلاح کے اطلاع دیکر ہمین مشکور فرماوین گے ہم ان کی تصحیح چھاپ دیوین اور آئندہ ابتدائی قوم کے لئے کوئی بات قابل ٹھوکر نہ رہ جاوے جو صاحب اس مین ہماری امداد فرماوین گے وہ عند اللہ اجر پاوین گے ✦

طبی نوٹ

پیسہ اخبار مطبوعہ ۹ نومبر مین کسی صاحب نے دق کا علاج دریافت کیا ہے اور کثرت اخراجات کی زیر باری سے معذوری ظاہر کی ہے اس لئے ہمدردی نوع انسان کے لئے مین ایک نسخہ دق کے علاج کا لکھتا ہون جس کے ذریعہ سے خود میرے اپنے گھر اور نیز اور کئی مدقوقون کو شفا حاصل ہوئی ہے میرے محسن اور مربی دوست مولوی محمدؐ صاحب عربی محرر پنجاب یونیورسٹی لاہور جو کہ فن طبابت مین ایک طبع رسا رکھتے ہین ان کا طریق علاج ہے اور مجرب ہے ✦

اول کشتہ ابرق سیاہ اسطرح سے طیار کیا جاوے کہ ابرق سیاہ کی ایک ٹکری کو آگ مین گرم کر کرکے دودھ مین بجھائی جاوے ۱۰ بارہ بار اسطرح کرکے پھر ابرق کو آگ مین بالکل خشک کرکے کھرل مین خوب باریک کرلین اور پھر آب مولی اس مین ڈال کر کئی بار حل کرین اور حل کرکر کے جب خشک ہوجاوے تو گل حکمت کرین اور کم سے کم بیس دفعہ آگ دین ہر آگ دینے کے بعد کھول کر دیکھین اس کا رنگ سیاہ سے سرخ اور سرخ سے سفیدی مائل ہوتا جاویگا اور اگر ایک صد آگ دیدیجاوے تو پھر حکم اکسیر کا رکھیگا بعد ازان ذیل کا سفوف اس کے ذریعہ سے تیار کرین -

کشتہ ابرق سیاہ	ست گلو خالص	صدف خالص کوفتہ بیختہ
۶ ماشہ	تولہ	۶ ماشہ

صبح شام ماء الشعیر کے ساتھ ۲ ماشہ اس مرکب سفوف کو کھاوین اور دوپہر کو شربت عناب خالص پیوین اور کوکو دائن ایک دوا ہوتی ہے غذا کے بعد تین تین ماشہ پیوین - اور راحت اور فرحت [illegible]

رسید زر بابت ۱۹۰۴ء

مفتی محمد صادق صاحب قادیان ۱۱ء

مفتی نور احمد صاحب (رشادیوال) ۸ از اکتوبر ۱۹۰۳ تا آکتبر ۱۹۰۴

منشی عبد القدوس صاحب سہارنپور سے از اکتوبر ۱۹۰۳ لغایت دسمبر ۱۹۰۳

میان اعظم سرگانہ سے ایضاً

منیجر کا ضروری نوٹس

البدر کے ذریعہ سے بار ہا اطلاع دی گئی ہے کہ جن اصحاب کیطرف چندہ آتا ہے وہ جلد حساب بیباق کریں ۔ مگر سوائے چند احباب کے اور کسی نے آج تک اپنا حساب بیباق نہیں کیا اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جن اصحاب کا سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوگیا ہے یا ان کی طرف کچھ بقایا ہے یا جنہوں نے ابھی تک سال گذشتہ کی قیمت ادا نہیں کی ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء سے ان کے نام اخبار وی پی ارسال کرکے گذشتہ بقایا اور آئندہ سال ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کی جاویگی ۔ بادہ اصحاب اس اثناء میں خود روپیہ ارسال کردیویں اس سے کارخانہ کو بہت بڑا حرج ہو رہا ہے ۔

معاملات کی صفائی بہت عمدہ شے ہے ۔ اس کے نہ رکھنے کر بہت سے حرج ہوتے ہیں اور اکثر مفید سے مفید اور بے بہا پرچے اس قسم کی بدمعاملگی سے بند ہوجاتے ہیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین صفائی معاملات کو ایک تقوی کی جزو سمجھکر بہت جلد صفائی حساب کی طرف متوجہ ہونگے ۔ ان کی عدم توجہی پر اگر اخبار ان کی خدمت میں بے ترتیب پہونچے تو کارخانہ کو وہ معذور تصور فرماویں

البدر کے نمبر بابت ۱۹۰۲ء جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں بقیمت عہ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے ملتے ہیں ۔

ہر ایک قسم کی مذہبی اور اخلاقی کتابیں بشرطیکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نہ ہوں دفتر البدر میں فروخت کے لئے کمیشن پر رکھی جاتی ہے اور اگر متواتر اشتہار بھی دلانا ہو تو اشتہاری اجرت الگ لی جاتی ہے ✦

تبادلہ اخبارات

البدر آئندہ صرف انہی اخبارات سے تبادلہ پسند کرتا ہے جو مذہبی ہوں یا شائستگی کے ساتھ احمدیت کے متعلق بحث کرتے ہوں اس لئے اگر بعض اخبارات کے وصول ہونے پر ان کے تبادلہ میں آئندہ نمبر البدر کا نہ پہونچے تو وہ سمجھیں کہ تبادلہ منظور نہیں ہے ✦ منیجر ✦

خریدارون سے [illegible]
[illegible] احمدیہ [illegible] ایجنسی کی طرف
[illegible] البدر کا اشتہار [illegible]
[illegible] زیادہ تعداد میں خرید [illegible]
[illegible] فروشون یا زیادہ [illegible] دیا جاوے
[illegible]
منیجر

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کرکے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور فطرتی اور طبعی مذہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیوں اور دیگر مذاہب نے کئے ہیں ان کے جوابات بڑی معقولیت اور برجستگی سے دئے جاتے ہیں یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا میں ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے عیسائی دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی اس اثر اندازی کو خود اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کرلیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہیں وہ اسے ضرور خریدیں قیمت سالانہ رسالہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو عہ
تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں ✦

اعلان واجب الاذعان

میں نے کئی بار اخبار الحکم والبدر کے ذریعہ اپنے بھائیوں کو اطلاع دی کہ کتاب الہامات مسیح کا مسودہ طیار ہے اس کی چھپائی کے لئے اور مصارف مطبع کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اب میں پھر بزور سے التماس کرتا ہوں کہ جو حضرت اقدس علیہ السلام کے کل الہامات معہ ترجمہ ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہیں جلد ایک روپیہ پیشگی بھیجدیں جو صاحب پیشگی قیمت ارسال فرماوینگے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا جو صاحب بعد خریداری کریں ان سے عہ لیا جاوے گا اہتمام چھپائی نہایت عمدہ کاغذ ولایتی ۔ اعراب دیے گئے ہیں اور پیشگوئیوں اور سوانح مسیح کی ایک خاص ترتیب رکھی گئی ہے قابل دید ہے اس کتاب کے لئے حضرت اقدس کا حکم الحکم میں شائع ہوچکا ہے **الملتمس عبدالحی عرب قادیان**

کتب مصنفہ عبدالحی صاحب

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۶ ۔ درخواستیں بنام مفتی فضل الرحمان صاحب آنی چاہئیں ✦
سلاسل التعلیم قیمت ۲ ۔ سیرۃ النبی قیمت ۔ درخواستیں بنام حکیم فضلدین صاحب آنی چاہئیں ✦

مطبع انوار الاسلام قادیان

جبکہ ہم نے صرف اخبار البدر کی وقت پر اشاعت کے واسطے قائم کیا ہے تاکہ احمدی قوم کو ان کے امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے تازہ بتازہ حالات پہونچاویں اور چونکہ مطلق اخبار مطبع کی ایک ماہ کی معروفیت کے لئے کافی نہیں ہے جس سے نقصان کی زیر باری ہوتی ہے اس لئے جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تصنیفات اور چھپائی کے کام مطبع میں ارسال فرماکر اس قومی اور دینی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹاویں ✦

ہم منشی محمد اسمعیل صاحب مہتمم کارخانہ لائل پور اور منشی ایس ایم یوسف صاحب عرائض نویس انبالہ کے بڑے شکرگذار ہیں کہ ہماری اس قسم کی سابقہ درخواست پر انہوں نے اپنے چھپائی کے کام ہمیں دئے ✦

ترک اسلام

ایک رسالہ جوکہ ... عبدالغفور نامی نے آریہ مذہب کے اختیار کرنے کے دلائل میں لکھا تھا اس کا ابطال مولانا حکیم نورالدین صاحب نے لکھا ہے جوکہ ہمارے اہتمام سے طبع ہو رہا ہے ۔ درخواستیں بہت جلد مشتہران کے نام آنی چاہئیں ✦

المشتہران
مفتی فضل الرحمان حکیم فضل الدین صاحب احمدی قادیان ضلع گورداسپور

اخبار ہذا بعض تاجر اصحاب کی خدمت میں ارسال ہے اگر وہ اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور مبالغہ سے پاک ..... ہوں درج اخبار کرانا چاہیں تو منیجر سے خط و کتابت کریں ✦

انوار الاسلام پریس قادیان دارالامان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے چھپکر شائع ہوا

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

البدر

اخبار ہفتہ وار
جس میں ہفتہ بھر کی تازہ خبریں اور علمی و مذہبی مضامین درج ہوتے ہیں
قادیان

چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیان بینی

شفا بینی دوا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت

ہندوستان مین ۱ھ سالانہ
فارن ممالک مین ۱ھ ۱ر
خاص قادیان عہ ؍؍
منتخب نامہ نگارون کو اخبار مفت روانہ ہوتا ہے
نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ مقام مطلوبہ پر کسی کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے +

ضوابط

(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی ہونی چاہئے
(۲) جواب طلب امر کے لئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آئے جواب نہین دیا جاویگا
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیری ہوگی +

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام اور شریعت کی فلاسفی اور حقائق اور معارف کے پر مضامین اگر دیکھنے ہون اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے متلاشی ہو تو اس اخبار کو ضرور خرید و حضرۃ امام الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپ کے جلیل القدر اصحاب کی زبان و قلم سے نکلی ہوئی مضامین قرآن شریف کی عجیب و غریب تفسیر اور طبی مشورہ اور راؤٹ درج ہوتے ہین اسلام کے اندرونی اور بیرونی مخالفون کے اعتراضون کے جواب دئے جاتے ہین ملکی ہر ایک ہمدرد قوم کو عموماً اور احمدی جماعت کو خصوصاً اس اخبار کی خریداری اور اشاعت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے +

طب روحانی

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ جس کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جسکو دریافت ہو جانے نے بعض معجزات کی کلاہر ایک مذہب اور ملت کے حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکے بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات اس مین درج ہین ان پر مشق کر کے ایک انسان صحت نیت رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے خیالات مین یکسوئی اور ان کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگرچہ عام طور پر اس علم پر لکھنے والون نے وہ مبالغہ کئے ہین کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دئے ہین اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا اقرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کما سکتا ہے ویسے ہی خدا کے ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرے اعمال اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے۔ ویسے ہی اس کے اذن اور ارادہ سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے۔ ہمارے مرحوم و مغفور احمدی بھائی منشی احمد جان صوفی نقشبندی لدھیانوی نے عوام الناس کو ایک بڑے مغالطے سے نجات دینے اور عام پیرون وغیرہ کے دھوکے سے بچانے اور فائدہ عام کی غرض سے اسے چھپوایا تھا اور آپ خود اسمین بڑے ماہر تھے اور ہزارون مریض آپ کے ذریعہ شفا پاتے تھے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ پھر دوبارہ چھاپنی پڑی اول عہ قیمت تھی پھر ایک روپیہ کر دی اور اب اسی قیمت پر دفتر البدر سے مل سکتی ہے +

طریق مشق کو عملی طور پر سکھلا دینے یا اس پر عامل کو طریق عمل مین جو مزید حالات درکار ہون۔ یا بعض اسرار کا حل چاہے۔ ان تمام باتون کی بہم رسانی مصنف مرحوم کے اس عمل مین فیض یافتہ اصحاب سے دریافت کر کے بتلا دینے کا انتظام کر لیا ہے ایسے استفسار کیلئے ہمیشہ علیحدہ خط و کتابت ہونی چاہئے اور جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ جواب نہ دیا جاویگا +

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو کہ ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس کتاب مین دئے گئے ہین اور اشاعت اسلام کیلئے جہاد کی عدم ضرورت کو ثابت کر کے دکھلایا ہے۔ قرآن کریم مین ذوالقرنین سے مراد مسیح علیہ السلام کا ہونا ثابت کیا ہے اور خر دجال۔ یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۸ر (مصنفہ محمد اسمعیل صاحب نقشہ نویس دہلی)

سر مکتوم

یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار

کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ کرنیکا انجیل مین ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ مصنفہ بالا اسمعیل صاحب دہلوی قیمت

رویائے صالحہ

اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین صاحب بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے قیمت ۱ر

اعجاز احمدی

۲۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۲ر

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود کی مدح اور دعاوی کے ثبوت مین لکھی ہے زیر طبع ہے قیمت ۲ر ہوگی +

براہین احمدیہ ازالہ اوہام سرمہ چشم آریہ یہ تینوں کتابین پرانی ایڈیشن کی چھپی ہوئی دفتر البدر مین مطلوب ہین اگر کوئی

عاقبۃ المکذبین ادیالوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور لیکھ

اسلام اور اس کا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱ر

الٰہامی دعا ۔ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ر علاوہ محصولڈاک۔

پنجابی تصانیف

کامن مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت ۱ر
نظم ۔ برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ایضاً ؍؍ ۱ر

روشنائی احمدیہ ۔ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر کوٹلوی نہایت اعلی قسم فی تولہ ۱ر اوسط قسم ۱ فی تولہ۔ تاجرون کو خاص رعایت +

مجربات

حب دافع دائمی قبض جس کے ستعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قویٰ مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے ان سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قویٰ کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ ر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کیلئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ ر

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہے کھانے اور ناک مین ٹپکانیکی دوا۔ قیمت عہ ر

حب حدید برائے بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے قیمت عہ ر

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۱ر

درد سر کی گولی ۔ ہر ایک قسم کے درد سر کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے

تخفیف ہو جاتی ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلی درجہ کا مقوی بصر۔ دھند بخار۔ آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج۔ اعلی درجہ کے اطبا کا خاندانی نسخہ .... فی تولہ ۱ر

مصفی خون گولیان ۔ خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئین ۔ ۳۲ گولی عہ ر

سلائی گکرہ ۔ جسے ہندوستانی زبان مین روہی کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی عہ ر

برص کی دوا ۔ یا پھل بہری ۔ یہ ایک مرض جس سے خدا کی گزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے رہے ہین بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہوتے ہین اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوا کا تجربہ ہو چکا ہے قیمت

اس اشتہار کو حوالہ سے (تمام درخواستین دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور مین آنی چاہئین اور کسی صاحب کے نام قادیان مین نہ ہونی چاہئین)

www.aaiil.org

نمبر ۴۴ | یوم پنجشنبہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ پنجشنبہ | جلد ۲

بیان واقعہ ہائلہ شہادت مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم رئیس اعظم خوست علاقہ کابل

غفر اللہ لہ

مولوی صاحب خوست علاقہ کابل سے قادیان میں آکر کئی مہینہ میرے پاس اور میری صحبت میں رہے۔ پھر بعد اس کے جب آسمان پر یہ امر قطعی طور پر فیصلہ پا چکا تھا کہ وہ درجہ شہادت پاویں تو اس کے لئے یہ تقریب پیدا ہوئی۔ کہ وہ مجھ سے رخصت ہو کر اپنے وطن کی طرف واپس تشریف لیگئے۔ اب جیسا کہ معتبر ذرائع سے اور خاص دیکھنے والوں کی معرفت مجھے معلوم ہوا ہے قضا و قدر سے یہ صورت پیش آئی۔ کہ مولوی صاحب جب سرزمین علاقہ ریاست کابل کے نزدیک پہونچے تو علاقہ انگریزی میں ٹھہر کر برگیڈیر محمد حسین کوتوال کو جو اُن کا شاگرد تھا ایک خط لکھا۔ کہ اگر آپ امیر صاحب سے میرے آنے کی اجازت حاصل کرکے مجھے اطلاع دیں تو امیر صاحب کے پاس بمقام کابل میں حاضر ہو جاؤں۔ بلا اجازت اس لئے تشریف نہ لے گئے کہ وقت سفر امیر صاحب کو یہ اطلاع دی تھی کہ میں حج کو جاتا ہوں مگر وہ ارادہ قادیان میں بہت دیر تک ٹھہرنے سے پورا نہ ہو سکا۔ اور وقت ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور چونکہ وہ میری نسبت شناخت کر چکے تھے کہ یہی شخص مسیح موعود ہے۔ اس لئے میری صحبت میں رہنا ان کو مقدم معلوم ہوا اور بموجب نص اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول حج کا ارادہ انہوں نے کسی دوسرے سال پر ڈال دیا۔ اور ہر ایک دل اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ ایک حج کے ارادہ کرنے والے کے لئے اگر یہ بات پیش آجائے کہ وہ مسیح موعود کو دیکھ لے جس کا تیرہ سو برس سے اہل اسلام میں انتظار ہے تو بموجب نص صریح قرآن اور احادیث کے وہ بغیر اس کی اجازت کے حج کو نہیں جا سکتا ہاں باجازت اس کے دوسرے وقت میں جا سکتا ہے۔ غرض چونکہ وہ مرحوم سید الشہداء اپنی صحبت سے حج نہ کر سکا اور قادیان میں ہی دن گذر گئے۔ تو قبل اس کے کہ وہ سرزمین کابل میں وارد ہوں۔ اور حدود ریاست کے اندر قدم رکھیں احتیاطاً قرین مصلحت سمجھا۔ کہ انگریزی علاقہ میں رہکر امیر کابل پر اپنی سرگذشت کھولدی جائے کہ اسطرح پر حج کرنے سے معذوری پیش آئی۔ سو انہوں نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر محمد حسین

کوتوال کو خط لکھا تا وہ مناسب موقعہ پر اجمالی طور پر مناسب لفظوں میں امیر صاحب کی خدمت میں گذارش کر دیں۔ وہ راستہ میں ٹھہرے۔ خط میں یہ لکھا کہ گو میں حج کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا مگر مسیح موعود کی مجھے زیارت ہو گئی۔ اور چونکہ مسیح کے ملنے کے لئے اور اس کی اطاعت مقدم رکھنے کے لئے خدا اور رسول کا حکم ہے اس مجبوری سے مجھے قادیان میں ٹھیرنا پڑا۔ اور میں نے اپنی طرف سے یہ کام نہیں کیا۔ بلکہ قرآن اور حدیث کی رو سے اسی امر کو ضروری سمجھا۔ جب یہ خط برگیڈیر محمد حسین کوتوال کو پہنچا تو اس نے وہ خط اپنے زانو کے نیچے رکھ لیا اور اس وقت پیش نہ کیا۔ مگر اس کے نائب کو جو مخالف اور شریر آدمی تھا کسیطرح پتہ لگ گیا۔ کہ یہ مولوی صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا خط ہے۔ اور وہ قادیان میں ٹھیرے رہے۔ تب اس نے وہ خط کسی تدبیر سے نکال لیا اور امیر صاحب کے آگے پیش کر دیا۔ امیر صاحب نے برگیڈیر محمد حسین کوتوال سے دریافت کیا کہ کیا یہ خط آپ کے نام آیا ہے۔ اس نے امیر کے موجودہ غیظ و غضب سے خوف کھا کر انکار کر دیا۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب شہید نے کئی دن پہلے خط کے جواب کا انتظار کرکے ایک اور خط بذریعہ ڈاک محمد حسین کوتوال کو لکھا۔ وہ خط افسر ڈاکخانہ نے کھول لیا اور امیر صاحب کو پہنچا دیا۔ چونکہ قضا و قدر سے مولوی صاحب کی شہادت مقدر تھی۔ اور آسمان پر وہ برگزیدہ بزمرہ شہداء داخل ہو چکا تھا۔ اس لئے امیر صاحب نے ان کے بلانے کے لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ان کی طرف لکھا کہ آپ بلا خطرہ چلے آؤ۔ اگر یہ دعوے سچا ہوگا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا۔ بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ خط امیر نے ڈاک میں بھیجا تھا یا دستی روانہ کیا تھا۔ بہرحال اس خط کو دیکھکر مولوی صاحب موصوف کابل کی طرف روانہ ہو گئے اور قضاؤ قدر نے نازل ہونا شروع کر دیا۔ راویوں نے بیان کیا ہے کہ جب شہید مرحوم کابل کے بازار سے گذرے تو گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے پیچھے آٹھ سرکاری سوار تھے اور ان کی تشریف آوری سے پہلے عام طور پر کابل میں مشہور تھا کہ امیر صاحب نے اخوندزادہ صاحب کو دھوکہ دیکر بلایا ہے۔ اب بعد اس کے دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے کہ جب اخوندزادہ صاحب مرحوم بازار سے گذرے تو ہم اور دوسرے بہت سے بازاری لوگ ساتھ چلے گئے اور یہ بھی بیان کیا کہ آٹھ سرکاری سوار خوست سے ہی اُن کے ہمراہ کئے گئے تھے۔ کیونکہ اُن کے خوست میں پہنچنے سے پہلے

حکم سرکاری اُن کے گرفتار کرنے کے لئے حاکم خوست کے نام آچکا تھا۔ غرض جب امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے تو مخالفوں نے پہلے ہی سے اُن کے مزاج کو بہت کچھ متغیر کر رکھا تھا۔ اس لئے وہ بہت ظالمانہ جوش سے پیش آئے اور حکم دیا کہ مجھے ان سے بو آتی ہے۔ ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو۔ پھر تھوڑی سی دیر کے بعد حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں خود امیر صاحب رہتے ہیں قید کردو۔ اور زنجیر غراغراب لگادو۔ یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔ گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے۔ اور اس میں ہتھکڑی بھی شامل ہے اور نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی کی لگادو۔ پھر اس کے بعد مولوی صاحب مرحوم چار مہینہ قید میں رہے اور اس عرصہ میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی۔ کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دیجاویگی۔ مگر ہر ایک مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ میں صاحب علم ہوں۔ اور حق اور باطل کے شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا کی ہے میں نے پوری تحقیق سے معلوم کرلیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں ہے اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے۔ مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں شہید مرحوم نے نہ ایک دفعہ بلکہ قید ہونے کی حالت میں بارہا یہی جواب دیا۔ اور یہ قید انگریزی قید کی طرح نہیں تھی جس میں انسانی کمزوری کا کچھ کچھ لحاظ رکھا جاتا ہے۔ بلکہ ایک سخت قید تھی جسکو انسان موت سے بدتر سمجھتا ہے۔ اس لئے لوگوں نے شہید موصوف کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا۔ اور درحقیقت تعجب کا مقام تھا کہ ایسا جلیل الشان شخص کہ جو کئی لاکھ روپیہ کی ریاست کابل میں جاگیر رکھتا تھا۔ اور اپنے فضائل علمی اور تقوی کی وجہ سے گویا تمام سرزمین کابل کا پیشوا تھا۔ اور قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام میں زندگی بسر کی تھی اور بہت سا اہل و عیال اور عزیز فرزند رکھتا تھا۔ پھر یک دفعہ وہ ایسی سنگین قید میں ڈالا گیا جو موت سے بدتر تھی۔ اور جس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ ایسا نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ انسان وہ اُس روح کے گداز کرنے والی قید میں صبر کر سکے۔ اور جان کو ایمان پر فدا کرے بالخصوص جس حالت میں امیر کابل کی طرف بار بار ان کو پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کے تصدیق دعوی سے انکار کردو تو تم ابھی عزت سے رہا کئے جاؤ گے۔ مگر اُس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار

کے وعدہ کی کچھ پرواہ نہ کی ۔ اور بار بار یہی جواب دیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ مین ایمان پر دنیا کو مقدم رکھ لون اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جسکو مین نے خوب شناخت کر لیا ۔ اور ہر طرح سے تسلی کر لی اپنی موت کے خوف سے اُس کا انکار کر دون ۔ یہ انکار تو مجھ سے نہین ہو گا ۔ مین دیکھ رہا ہون کہ مین نے حق پا لیا اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہین ہو گی ۔ کہ مین اُس ثابت شدہ حق کو چھوڑ دون ۔ مین جان چھوڑنے کے لئے طیار ہون اور فیصلہ کر چکا ہون ۔ مگر حق میرے ساتھ جائے گا ۔ اُس بزرگ کے بار بار کے یہ جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل کبھی اُن کو فراموش نہین کریگی ۔ اور کابل کے لوگون نے اپنی تمام عمر مین یہ نمونہ ایمانداری اور استقامت کا کبھی نہین دیکھا ہو گا ۔ اس جگہ یہ بھی ذکر کرنے کے لائق ہے ۔ کہ کابل کے امیرون کا یہ طریق نہین ہے کہ اس قدر بار بار وعدہ معافی دیکر ایک عقیدہ کے چھوڑانے کے لئے توجہ دلائین لیکن مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کی یہ خاص رعایت اس وجہ سے تھی کہ وہ ریاست کابل کا گویا ایک بازو تھا ۔ اور ہزارہا انسان اُس کے معتقد تھے اور جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہین وہ امیر کابل کی نظر مین اس قدر منتخب عالم فاضل تھا کہ تمام علماء مین آفتاب کی طرح سمجھا جاتا تھا ۔ پس ممکن ہے کہ امیر کو بجائے خود یہ رنج بھی ہو ۔ کہ لیسا برگزیدہ انسان علماء کے اتفاق رائے سے ضرور قتل کیا جائیگا ۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ آج کل ایک طور سے عنان حکومت کابل کی مولویون کے ہاتھ مین ہے ۔ اور جس بات پر مولوی لوگ اتفاق کر لین پھر ممکن نہین کہ امیر اُس کے برخلاف کچھ کر سکے پس یہ امر قرین قیاس ہے کہ ایک طرف اس امیر کو مولویون کا خوف تھا اور دوسری طرف شہید مرحوم کو بیگناہ دیکھتا تھا ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قید کی تمام مدت مین یہی ہدایت کرتا رہا کہ آپ اس شخص قادیانی کو مسیح موعود مت مانین اور اس عقیدہ سے توبہ کرین ۔ تب آپ عزت کے ساتھ رہا کر دئے جاؤ گے اور اسی نیت سے اس نے شہید مرحوم کو اس قلعہ مین قید کیا تھا جس قلعہ مین وہ آپ رہتا تھا تا متواتر فہمائش کا موقعہ ملتا رہے اور اس جگہ ایک اور بات لکھنے کے لائق ہے اور دراصل وہی ایک بات جو اس بلا کی موجب ہوئی اور وہ یہ ہے کہ عبد الرحمان شہید کے وقت سے یہ بات امراء اور مولویون کو خوب معلوم تھی ۔ کہ قادیانی جو مسیح موعود کا دعوٰی کرتا ہے جہاد کا سخت مخالف ہے اور اپنی کتابون مین بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس زمانہ مین تلوار کا جہاد درست نہین اور اتفاق سے اس امیر کے باپ نے جہاد کے واجب ہونے کے بارے مین ایک رسالہ لکھا تھا جو میرے شائع کردہ رسالون کے بالکل مخالف ہے اور پنجاب کے شر انگیز بعض آدمی جو اپنے

تئین موحد یا اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے تھے امیر کے پاس پہنچ گئے تھے غالباً ان کی زبانی امیر عبد الرحمن نے جو امیر حال کا باپ تھا میری ان کتابون کا مضمون سن لیا ہو گا اور عبد الرحمن شہید کے قتل کی بھی یہی وجہ تھی کہ امیر عبد الرحمن نے خیال کیا تھا کہ یہ اس گروہ کا انسان ہے جو لوگ جہاد کو حرام جانتے ہین اور یہ بات یقینی ہے کہ قضا و قدر کی کشش سے مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم سے بھی یہ غلطی ہوئی کہ اس قید کی حالت مین بھی جتلا دیا ۔ کہ اب یہ زمانہ جہاد کا نہین اور وہ مسیح موعود جو درحقیقت مسیح ہے اس کی یہی تعلیم ہے ۔ کہ اب یہ زمانہ دلائل کے پیش کرنے کا ہے ۔ تلوار کے ذریعہ سے مذہب کو پھیلانا جائز نہین ۔ اور اب اس قسم کا پودہ ہرگز بارور نہین ہو گا بلکہ جلد خشک ہو جائیگا ۔ چونکہ شہید مرحوم سچ کے بیان کرنے مین کسی کی پروا نہین کرتے تھے ۔ اور درحقیقت اُن کو سچائی کے پھیلانے کے وقت اپنی موت کا بھی اندیشہ نہ تھا ۔ اس لئے ایسے الفاظ اُن کے مُنہ سے نکل گئے ۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اُن کے بعض شاگرد بیان کرتے ہین ۔ کہ جب وہ وطن کی طرف روانہ ہوئے تو بار بار کہتے تھے کہ کابل کی زمین اپنی اصلاح کے لئے میرے خون کی محتاج ہے اور درحقیقت وہ سچ کہتے تھے ۔ کیونکہ سرزمین کابل مین اگر ایک کروڑ اشتہار شائع کیا جاتا اور دلائل قویہ سے میرا مسیح موعود ہونا اُن مین ثابت کیا جاتا تو اُن اشتہارات کا ہرگز ایسا اثر نہ ہوتا جیسا کہ اس شہید کے خون کا اثر ہوا ۔ کابل کی سرزمین پر یہ خون اُس تخم کی مانند پڑا ہے ۔ جو تھوڑے عرصے مین بڑا درخت بنجاتا ہے اور ہزارہا پرندے اُس پر اپنا بسیرا لیتے ہین اب ہم اس دردناک واقعہ کا باقی حصہ اپنی جماعت کے لئے لکھکر اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جب چار مہینے قید کے گزر گئے ۔ تب امیر نے اپنے روبرو شہید مرحوم کو بلا کر پھر اپنی عام کچہری مین توبہ کے لئے فہمائش کی اور بڑے زور سے رغبت دی کہ اگر تم اب بھی قادیانی کی تصدیق اور اس کے اصولون کی تصدیق سے میرے روبرو انکار کرو تو تمہاری جان بخشی کی جائیگی اور تم عزت کے ساتھ چھوڑے جاؤ گے شہید مرحوم نے جواب دیا کہ یہ تو غیر ممکن ہے کہ مین سچائی سے توبہ کرون ۔ اس دنیا کے حکام کا عذاب تو موت تک ختم ہو جاتا ہے ۔ لیکن مین اس سے ڈرتا ہون جس کا عذاب کبھی ختم نہین ہو سکتا ۔ ہان چونکہ مین سچ پر ہون اس لئے چاہتا ہون کہ ان مولویون سے جو میرے عقیدے کے مخالف ہین میری بحث کرائی جاوے اگر مین دلائل کے رو سے جھوٹا نکلا تو مجھ کو سزا دیجائے راوی اس قصہ کے کہتے ہین ۔ کہ ہم اس گفتگو کے وقت موجود تھے ۔ امیر نے اس بات کو پسند کیا اور مسجد شاہی

مین خان ملا خان اور آٹھ مفتی بحث کے لئے منتخب کئے گئے ۔ اور ایک لاہوری ڈاکٹر جو خود پنجابی ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھا بطور ثالث کے مقرر کر کے بھیجا گیا بحث کے وقت مجمع کثیر تھا اور دیکھنے والے کہتے ہین کہ ہم اُس بحث کے وقت موجود تھے ۔ مباحثہ تحریری تھا صرف تحریر ہوتی تھی اور کوئی بات حاضرین کو سنائی نہ جاتی تھی اس لئے اُس مباحثہ کا کچھ حال معلوم نہین ہوا ۔ سات بجے صبح سے تین بجے سہ پہر تک مباحثہ جاری رہا ۔ پھر جب عصر کا آخری وقت ہوا تو کفر کا فتوٰی لگایا گیا ۔ اور آخری بحث مین شہید مرحوم سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر مسیح موعود یہی قادیانی شخص ہے تو پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہو ۔ کیا وہ واپس دنیا مین آئین گے یا نہین ۔ تو انہون نے بڑی استقامت سے جواب دیا ۔ کہ حضرۃ عیسٰی علیہ السلام فوت ہو چکے ہین ۔ اب وہ ہرگز واپس نہین آئین گے ۔ قرآن کریم ان کے مر جانے اور واپس نہ آنے کا گواہ ہے ۔ تب تو وہ لوگ ان مولویون کی طرح جنہون نے حضرۃ عیسٰی کی بات کو سنکر اپنے کپڑے پھاڑے تھے گالیان دینے لگے اور کہا اب اس شخص کے کفر مین کیا شک رہا اور بڑی غضبناک حالت مین یہ کفر کا فتوٰی لگایا گیا ۔ پھر بعد اس کے اخوند زادہ حضرت شہید مرحوم اسیطرح پابزنجیر ہونے کی حالت مین قید خانہ مین بھیجے گئے ۔ اور اس جگہ یہ بات بیان کرنے سے رہ گئی ہے کہ جب شاہزادہ مرحوم کی ان مخالف مولویون سے بحث ہو رہی تھی ۔ تب آٹھ آدمی برہنہ تلوارین لیکر شہید مرحوم کے سر پر کھڑے تھے ۔ پھر بعد اس کے وہ فتوٰی کفر رات کے وقت امیر صاحب کی خدمت مین بھیجا گیا ۔ اور یہ چالاکی کی گئی کہ مباحثہ کے کاغذات ان کی خدمت مین عمداً نہ بھیجے گئے اور نہ عوام پر ان کا مضمون ظاہر کیا گیا ۔ یہ صاف اس بات پر دلیل تھی کہ مخالف مولوی شہید مرحوم کے ثبوت پیش کردہ کا کوئی رد نہ کر سکے ۔ مگر افسوس امیر پر کہ اس نے کفر کے فتوے پر ہی حکم لگا دیا ۔ اور مباحثہ کے کاغذات طلب نہ کئے ۔ حالانکہ اس کو چاہئے تو یہ تھا کہ اُس عادل حقیقی سے ڈر کر جس کی طرف عنقریب تمام دولت و حکومت کو چھوڑ کر واپس جائیگا ۔ خود مباحثہ کے وقت حاضر ہوتا ۔ بالخصوص جبکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس مباحثہ کا نتیجہ ایک معصوم بیگناہ کی جان ضائع کرنا ہے ۔ تو اس صورت مین مقتضائے خدا ترسی کا یہی تھا ۔ کہ بہرحال اُفتان خیزان اس مجلس مین جاتا ۔ اور نیز چاہئے تھا کہ قبل ثبوت کسی جرم کے اُس شہید مظلوم پر یہ سختی روا نہ رکھتا ۔ کہ ناحق ایک مدت تک قید کے عذاب مین اُن کو رکھتا ۔ اور زنجیرون اور ہتھکڑیون کے شکنجہ مین اُس کو دبایا جاتا ۔ اور آٹھ سپاہی برہنہ شمشیرون کے ساتھ اُس کے سر پر کھڑے کئے جاتے اور اس طرح ایک عذاب اور رعب مین ڈال کر اُس کو ثبوت دینے سے روکا جاتا ۔ پھر اگر اس نے ایسا نہ کیا تو عادلانہ حکم دینے کے لئے یہ تو اس کا فرض تھا کہ کاغذات مباحثہ

کے اپنے حضور مین طلب کرتا۔ بلکہ پہلی سی یہ تاکید کردیتا کہ کاغذات مباحثہ کے میرے پاس بھیج دینے چاہئین اور نہ صرف اس بات پر کفایت کرتا کہ آپ ان کاغذات کو دیکھتا بلکہ چاہئے تھا کہ سرکاری طور پر ان کاغذات کو چھپوا دیتا کہ دیکھو کیسے یہ شخص ہمارے مولویون کے مقابل پر مغلوب ہوگیا۔ اور کچھ ثبوت قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے بارہ مین اور نیز جہاد کی مخالفت مین اور حضرت مسیح ع کے فوت ہوجانے کے بارے مین نہ دے سکا۔ ہائے وہ معصوم اس کی نظر کے سامنے ایک بکرے کی طرح ذبح کیا گیا اور باوجود صادق ہونے کے اور باوجود پورا ثبوت دینے کے اور باوجود ایسی استقامت کے کہ صرف اولیاء کو دیجاتی ہے۔ پھر بھی اس کا پاک جسم پتھرون سے ٹکڑے ٹکڑے کردیا گیا۔ اور اس کی بیوی اور اس کے یتیم بچون کو خوست سے گرفتار کرکے بڑی ذلت اور عذاب کے ساتھ کسی اور جگہ حراست مین بھیجا گیا۔ اے نادان کیا مسلمانون مین اختلاف مذہب اور رائے کی یہی سزا ہوا کرتی ہے۔ تو نے کیا سوچکر یہ خون کردیا۔ سلطنت انگریزی جو اس امیر کی نگاہ اور نیز اس کے مولویون کے خیال مین ایک کافر کی سلطنت ہے۔ کس قدر مختلف فرقے اس سلطنت کے زیر سایہ رہتے ہین کیا اب تک اس سلطنت نے کسی مسلمان یا ہندو کو اس قصور کی بنا پر پھانسی دیدیا کہ اس کی رائے پادریون کی رائے کے مخالف ہے۔ ہائے۔ افسوس آسمان کے نیچے بڑا ظلم ہوا کہ ایک بیگناہ معصوم باوجود صادق ہونیکے باوجود اہل حق ہونیکے اور باوجود اس کے کہ وہ ہزارہا معزز لوگون کی شہادت سے تقوٰے اور طہارت کے پاک پیرایہ سے مزین تہا۔ اس طرح بیرحمی سے محض اختلاف مذہب کیوجہ سے مارا گیا۔ اس امیر سے وہ گورنر ہزارہا درجہ اچھا تھا جس نے ایک مخبری پر حضرت مسیح ع کو گرفتار کرلیا تھا یعنی پیلاطوس جس کا آج تک انجیلونمین ذکر موجود ہے۔ کیونکہ اس نے یہودیون کے مولویون کو جبکہ انھون نے حضرت مسیح پر کفر کا فتوٰی لکھکر یہ درخواست کی کہ اس کو صلیب دیجائے یہ جوابدیا کہ اس شخص کا مین کوئی گناہ نہین دیکھتا۔ افسوس اس امیر کو کم سے کم یہ تو پوچھنا چاہئے تھا کہ یہ سنگساری کا فتوے کس قسم کے کفر پر دیا گیا۔ اور اس اختلاف کو کیون کفر مین داخل کیا گیا۔ اور کیون انہین یہ نہ کہا گیا کہ تمہارے فرقون مین خود اختلاف بہت ہین۔ کیا ایک فرقہ کو چھوڑکر دوسرے کو سنگسار کرنا چاہئے جس امیر کا یہ طریق اور یہ عدل ہے نہ معلوم وہ خدا کو کیا جواب دیگا +

بعد اس کے کفر کا فتوٰے لگاکر شہید مرحوم قیدخانہ مین بھیجا گیا صبح روز شنبہ کو شہید موصوف کو سلام خانہ یعنی خاص مکان دربار امیر صاحب مین بلایا گیا۔ اُس وقت بھی بڑا مجمع تھا امیر صاحب جب ارک یعنی قلعہ سی نکلے تو راستہ مین شہید مرحوم ایک جگہ بیٹھے تھے اُن کے پاس ہوکر گذرے۔ اور پوچھا کہ اخوندزادہ صاحب کیا فیصلہ ہوا۔ شہید مرحوم [illegible] کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان لوگون نے ظلم پر کمر باندھی ہی مگر سپاہیون مین کسی نے کہا کہ ملامت ہو گیا یعنی کفر کا فتوٰے لگ گیا۔ پھر امیر صاحب اپنے اجلاس پر آئے تو اجلاس مین بیٹھتے ہی پہلے اخوندزادہ صاحب مرحوم کو بلایا اور کہا کہ آپ پر کفر کا فتوٰے لگ گیا ہے اب کہو کیا توبہ کروگے یا سزا پاؤ گے۔ تو انہون نے صاف لفظون مین انکار کیا اور کہا کہ مین حق سی توبہ نہین کرسکتا کیا مین جان کے خوف سے باطل کو مان لون۔ یہ مجھ سے نہین ہوگا تب امیر نے دوبارہ توبہ کے لئے کہا۔ اور توبہ کی حالتمین بہت امید دی اور وعدہ معافی دیا۔ مگر شہید موصوف نے بڑے زور سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ مین سچائی سے توبہ کردون۔ ان باتون کو بیان کرنیوالے کہتے ہین کہ یہ سنی سنائی باتمین نہین بلکہ ہم خود اس مجمع مین موجود تھے اور مجمع کثیر تھا۔ شہید مرحوم ہر ایک فہمائش کا زور سے انکار کرتا تھا اور وہ اپنے لئے فیصلہ کرچکا تھا کہ ضرور ہے کہ مین اس راہ مین جان دون۔ تب اُس نے یہ بھی کہا کہ مین بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ ہوجاؤن گا۔ یہ راقم کہتا ہے کہ یہ قول وحی الہی کی بنا پر ہوگا جو اس وقت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اس وقت شہید مرحوم منقطعین مین داخل ہوچکا تہا اور فرشتے اس سے مصافحہ کرتے تھے۔ تب فرشتون سے یہ خبر پاکر ایسا اُس نے کہا۔ اور اس قول کے یہ معنے تھے کہ وہ زندگی جو اولیاء اور ابدال کو دیجاتی ہے چھ روز تک مجھے ملجائیگی اور قبل اس کے جو خدا کا دن آوے یعنی ساتوان دن مین زندہ ہوجاؤنگا اور یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالےٰ کی راہ مین شہید ہوتے ہین۔ وہ چند دنون کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہین جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ مین قتل کئے جاتے ہین وہ تو زندے ہین پس شہید مرحوم کا اس مقام کی طرف اشارہ تہا۔ اور مین نے ایک کشفی نظر مین دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغمین سے کاٹی گئی۔ اور وہ ایک کے ہاتھ مین ہے۔ تو کسی نے کہا کہ اس شاخ کو اس زمین مین جو میرے مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگادو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی۔ اور پھر دوبارہ اُگے گی اور ساتھ ہی یہ مجھے وحی الہی ہوئی کہ کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا۔ اس کی مین نے یہ تعبیر کی کہ تخم کیطرح شہید مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہوکر ہماری جماعتکو بڑھا دے گا۔ اس طرف مین نے یہ خواب دیکھی اور اس طرف شہید مرحوم نے کہا کہ چھ روز تک مین زندہ کیا جاؤن گا میری خواب اور شہید مرحوم کے اس قول کا مآل ایک ہی ہے۔ شہید مرحوم نے مرکر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی۔ اب تک انہین ایسے بھی پائے جاتے ہین کہ جو شخص اُن مین سے ادنےٰ خدمت بجا لاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا۔ اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا اسپر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی بعض ایسے ہین کہ پورے زور اور پورے صدق سے اسطرف نہین آئے اور جس قوت ایمان اور انتہا درجہ کے صدق وصفا کا وہ دعوےٰ کرتے ہین آخر تک اسپر قائم نہین رہ سکتے۔ اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھو دیتے ہین۔ اور کسی ادنےٰ امتحان کی بھی برداشت نہین کرسکتے۔ خدا کے سلسلہ مین بھی داخل ہوکر ان کی دنیاداری کم نہین ہوتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہین کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اسطرف کو اختیار کیا اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے طیار ہین۔ لیکن جس نمونہ کو اس جوانمرد نے ظاہر کردیا۔ اب تک وہ قوتین اس جماعت کی مخفی ہین۔ خدا سب کو وہ ایمان سکھاوے۔ اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔ یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملون کے ساتھ ملی ہوئی ہے کامل انسان بننے سے روکتی ہے اور اس سلسلہ مین بہت داخل ہونگے مگر افسوس کہ تھوڑے ہین کہ یہ نمونہ دکھائین گے +

پھر ہم اصل واقعہ کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہین کہ جب شہید مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنیکی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے اُن سے مایوس ہوکر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا۔ اور اسمین مولویون کا فتوٰی درج کیا اور اس مین یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے۔ تب وہ فتوٰی اخوندزادہ مرحوم کے گلے مین لٹکا دیا گیا۔ اور پھر امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک مین چھید کرکے اس مین رسی ڈالدی جائے اور اُسی رسی سے شہید مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی سنگسار کرنیکی جگہ تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا۔ اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اُس مین رسی ڈالی گئی۔ تب اُس رسی کے ذریعہ سے شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے ہنسی اور گالیون اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے۔ اور امیر اپنے تمام مقربون کے ساتھ اور مع قاضیون۔ مفتیون اور دیگر اہلکارون کے یہ دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا۔ اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشہ کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پر پہنچے تو شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین مین گاڑ دیا اور پھر اس حالت مین جبکہ وہ کمر تک زمین مین گاڑ دئے گئے تھے امیر اُن کے پاس گیا۔ اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی مین تجھے بچالیتا ہون۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھ کو دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر

... شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے۔ اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں۔ مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور میں حق کے لئے مرونگا۔ تب ظالموں اور قاضیوں نے شور مچایا کہ کافر ہے کافر ہے اس کو جلد سنگسار کرو۔ اس وقت امیر اور اس کا بھائی نصر اللہ خان اور قاضی اور عبد الاحد کمیدان یہ لوگ سوار تھے اور باقی تمام لوگ پیادہ تھے۔ جب ایسی نازک حالت میں شہید مرحوم نے بار بار کہہ دیا کہ میں ایمان کو جان پر مقدم رکھتا ہوں۔ تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ قاضی نے کہا کہ آپ بادشاہ وقت ہیں آپ چلاویں۔ تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا جس پتھر سے شہید مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی۔ پھر بعد اس کے بدقسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا۔ پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس شہید پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس شہید مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو۔ یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے شہید مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا۔ پھر امیر نے واپس ہونے کے وقت کہا کہ یہ شخص کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا اس پر چھ روز تک پہرہ رہنا چاہیئے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ظلم یعنی سنگسار کرنا ۱۴ جولائی کو وقوع میں آیا۔ اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلہ کے مخالف تھے جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے اور بعض ایسے آدمی بھی اس بیان میں داخل ہیں کہ شہید مرحوم کے پوشیدہ شاگرد تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس سے زیادہ دردناک ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ امیر کے ظلم کو پورے طور پر ظاہر کرنا کسی نے روا نہیں رکھا اور جو کچھ ہم نے لکھا ہے بہت سے خطوط کے مشترک مطلب سے ہم نے خلاصہ لکھا ہے۔ ہر ایک قصہ میں اکثر مبالغہ ہوتا ہے لیکن یہ قصہ ہے کہ لوگوں نے امیر سے ڈر کر اس کے ظلم کو پورا پورا بیان نہیں کیا۔ اور بہت کچھ پردہ پوشی کرنی چاہی۔ شاہزادہ عبد اللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحیٰی۔ افسوس کہ یہ امیر زیر آیت من یقتل مومنا متعمدا داخل ہو گیا۔ اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا۔ اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں۔ جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اے **عبد اللطیف**

تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ **تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا** اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔

آن جوانمرد و حبیب کردگار — جوہر خود کرد آخر آشکار
نقد جان از بہر جانان باختہ — دل ازین فانی سرا پرداختہ
پر خطر ہست این بیابان حیات — صد ہزاران اژدہایش در جہات
صد ہزاران آتشے تا آسمان — صد ہزاران سیل خونخوار و دمان
صد ہزاران فرسخے تا کوئے یار — دشت پرخار و بلایش صد ہزار
بنگر این شوخی ازان شیخ عجم — این بیابان کرد طے از یک قدم
این چنین باید خدا را بندۂ — سر پئے دلدار خود افگندۂ
او پئے دلدار از خود مردہ بود — از پئے تریاق زہرے خوردہ بود
تا نہ نوشد جام این زہرے کسے — کے رہائی یابد از مرگ آن خسے
زیر این موت است پنہان صد حیات — زندگی خواہی بخور جام ممات
تو کہ گشتی بندۂ حرص و ہوا — این طلب در نفس دون تو کجا
دل بدین دنیائے دون آویختی — آبرو از بہر عصیان ریختی
صد ہزاران فوج شیطان در پئے ات — تا بسوزد در جہنم جوئے ات
از پئے امید یا بہر خطر — مے شود ایمان تو زیر و زبر
از برائے این سرائے پر بلا — مے نہی دین خدا را زیر پا
دین بود دین فدائے آن نگار — اے سیہ باطن ترا با دین چہ کار
پست ہستی لاف استعلا مزن — وز گلیم خویش بیرون پا مزن
خویشتن را نیک اندیشیدۂ — اے بداگ السد چہ بد فہمیدۂ
خوش شد ز گرد دلستان از قیل و قال — تا نمیری زندگی باشد محال
کبر و کین را ترک کن اے بدخصال — تا بتابد بر تو نور ذوالجلال
این چنین بالا ز بالا چون پری — یا مگر زان ذات بیچون منکری
کاخ دنیا را چہ دیدستی بنا — کت خوش افتاد این فانی سرا
دل چرا غافل بہ بندد اندرین — ناگہان باید شدن بیرون ازین
وز پئے دنیا بریدن از خدا — بس ہمین باشد نشان اشقیا
چون شود بخشایش حق بر کسے — دل نماند بد بنایش بسے
خوشترش آید بیابان تپان — تا در دنالد ز بہر دلستان
پیش از مردن بمیرد حق شناس — زانکہ محکم نیست دنیا را اساس
ہوش کن این جائیگہ جائے فناست — با خدا می باش چون آخر خداست
زہر قاتل گر بدست خود خوری — من چسان دانم کہ تو دانشوری
بین کہ این عبد اللطیف پاکمرد — چون پئے حق خویشتن برباد کرد
جان بصدق آن دلستان را دادہ است — تا کنون در سنگہا افتادہ است
این بود رسم رہ صدق و وفا — این بود مردان حق را انتہاء
از پئے آن زندہ از خود فانی اند — جان فشان بر مسلک ربانی اند

فارغ افتادہ ز نام و ننگ و جاہ — [illegible]
دور تر از خود بیار آمیختہ — آبرو [illegible] ریختہ
ذکر شان ہمچو دیبا از خدا — صدق ورزان [illegible]
گر بجوئی این چنین ایمان نبود — کار ہر جوئندگان آسان نبود
لیک تو افتادہ در دنیا اسیر — تا نمیری کے رہی زین دار گیر
تا نمیری اے سگ دنیا پرست — دامن آن یار کے آید بدست
نیست عشق تا بر تو فیضانے رسد — جان بیفشان تا دگر جانے رسد
تو گذاری عمر خود در کبر و کین — چشم بستہ از رہ صدق و یقین
سنگدل با سنگدلان [illegible] — ہر گہ ہمت مے زند [illegible]
ہست دین تخم فنا را کاشتن — وز سر آتش قدم برداشتن
چون بیفتی با دو صد درد و نفیر — کس نمی یارد کہ گردد دستگیر
با خبر از دل تپد بر بے خبر — رحم ہر [illegible]
ہمچنین تا آن قدرت افتاد — مرد [illegible] را تو [illegible] برباد

ذکر اس پیشگوئی کا جو براہین احمدیہ

کے صفحہ ۵۱۰ میں درج ہے اس پیشگوئی کے جو براہین احمدیہ ۵۱۰ میں مندرج ہے یعنی وہ پیشگوئی جو صاحبزادہ مولوی **محمد عبد اللطیف** صاحب مرحوم اور میاں **عبد الرحمن مرحوم کی شہادت** کی نسبت ہے اور وہ پیشگوئی جو میرے محفوظ رہنے کی نسبت ہے

واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانسو دس اور صفحہ ۵۱۱ میں یہ پیشگوئیاں ہیں۔ وان لم یعصمک الناس یعصمک اللہ من عندہ یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس۔ شاتان تذبحان۔ وکل من علیہا فان۔ ولا تہنوا ولا تحزنوا الیس اللہ بکاف عبدہ۔ الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا۔ وفی اللہ اجرک۔ ویرضی عنک ربک ویتم اسمک۔ وعسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم۔ وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ ترجمہ اگرچہ لوگ تجھے قتل ہونے سے نہ بچائیں لیکن خدا تجھے بچائیگا۔ خدا تجھے ضرور قتل ہونے سے بچائیگا اگرچہ لوگ نہ بچائیں یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ لوگ تیرے قتل کے لئے سعی اور کوشش کریں گے خواہ اپنے طور سے اور خواہ گورنمنٹ کو دھوکہ دیکر مگر خدا ان کو ان کی تدبیروں میں نامراد رکھے گا۔ یہ ارادہ الٰہی اس غرض سے ہے کہ اگرچہ قتل ہونا مومن کے لئے شہادت ہے لیکن عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے کہ دو قسم کے مرسل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے (۱) ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں۔ جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) وہ نبی اور

مامورمن اللہ جو سلسلہ کے آخر مین آتے ہین ۔ جیسے کہ سلسلہ موسویہ مین حضرت عیسٰی علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ مین یہ عاجز یہی راز ہے کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف مین یعصمک اللہ کی بشارت ہے ۔ ایسا ہی اُس خدا کی وحی مین میرے لئے یعصمک اللہ کی بشارت ہے اور سلسلہ کے اول اور آخر کے مرسل جو صدر سلسلہ ہو شہید کیا جاوے تو عوام کو اس رسل کی نسبت بہت شبہات پیدا ہوجاتے ہین ۔ کیونکہ ہنوز وہ اس سلسلہ کی پہلی اینٹ ہوتا ہے ۔ پس اگر سلسلہ کی بنیاد پڑتے ہی اس سلسلہ پر یہ پتھر پڑین کہ جو بانی سلسلہ ہے وہی قتل کیا جاوے تو یہ ابتلا عوام کی برداشت سے برتر ہوگا اور ضرور وہ شبہات مین پڑین گے اور ایسے بانی کو نعوذ باللہ مفتری قرار دین گے مثلاً اگر حضرت موسیٰ فرعون کے روبرو جاکر اُسی روز قتل کئے جاتے یا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس روز جس دن قتل کے لئے مکہ مین آپ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا ۔ کافرون کے ہاتھ سے شہید کئے جاتے ۔ تو شریعت اور سلسلہ کا وہین خاتمہ ہوجاتا اور بعد اس کے کوئی نام بھی نہ لیتا ۔ پس یہی حکمت تھی کہ باوجود ہزارون جانی دشمنون کے نہ حضرت موسےٰ شہید ہوسکے ۔ اور نہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوسکے اور اگر آخر سلسلہ کا مرسل شہید کیا جائے تو عوام کی نظر مین خاتمہ سلسلہ پر ناکامی اور نامرادی کا داغ لگایا جائیگا ۔ اور خدا تعالےٰ کا منشا یہ ہے ۔ کہ خاتمہ سلسلہ کا فتح اور کامیابی کے ساتھ ہو ۔ کیونکہ حکم خواتیم پر ہوتا ہے ۔ اور خدا تعالےٰ کا منشا ہرگز نہین کہ خاتمہ سلسلہ پر دشمن ملعون کو کوئی خوشی پہونچے ۔ جیسا کہ اس کا منشا نہین ہے کہ سلسلہ کی ابتدا مین ہی پہلی اینٹ کے ٹوٹنے سے ہی دشمن لعنتی خوشی سے تالیان بجاوین ۔ پس اسی لئے حکمت الٰہیہ نے سلسلہ موسویہ کے آخر مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب کی موت سے بچا لیا ۔ اور سلسلہ محمدیہ کے آخر مین بھی اسی غرض سے کوشش کی گئی یعنی خون کا دعوےٰ کیا گیا تا محمدی مسیح کو صلیب پر کھینچا جائے ۔ مگر خدا کا فضل پہلے مسیح کی نسبت بھی اس مسیح پر زیادہ جلوہ نما ہوا اور سزائے موت سے اور ہر ایک سزا سے محفوظ رکھا ۔ غرض چونکہ اول اور آخر سلسلہ کے دو دیوارین ہین اور دو پشتیبان ہین ۔ اس لئے عادۃ اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اول سلسلہ اور آخر سلسلہ کے مرسل کو قتل سے محفوظ رکھتا ہے ۔ اگرچہ شریر اور خبیث آدمی بہت کوشش کرتے ہین کہ قتل کردین مگر خدا کا ہاتھ اُن کے ساتھ ہوتا ہے ۔ بعض وقت نادان دشمن دھوکہ سے یہ خیال کرتا ہے کہ کیا مین نیک نہین ہون ۔ اور کیا مین نماز اور روزہ کا پابند نہین ۔ جیسا کہ یہود کے فقیہون اور فریسون کو یہی خیال تھا بلکہ بعض انہین سے حضرت عیسےٰ کے وقت مین ملہم ہونے کا بھی دعوےٰ کرتے تھے ۔ مگر ایسا نادان یہ نہین جانتا کہ جو خدا کے صادق بندے ہوتے ہین ۔ اور گہرے تعلق اُس کے ساتھ رکھتے ہین ۔ وہ اُس صدق و وفا اور محبت الٰہیہ سے رنگین ہوتے ہین ۔ کہ خدا تعالےٰ کو اُنکا ساتھ دینا پڑتا ہے اور اُن کے دشمن کو ہلاک کرتا ہے ۔ جیسا کہ بلعم نے تکبر اور غرور سے یہ خیال کیا ۔ کہ کیا موسیٰ مجھ سے بہتر ہے مگر موسیٰ کا خدا کے ساتھ ایک تعلق تھا جسکو لفظ ادا نہین کرسکتے اور جو بیان کرنے مین نہین آسکتا ۔ اس لئے اندھا بلعم اُس تعلق سے بیخبر تھا اور جو اپنے سے بہت بڑا تھا اُس کا مقابلہ کرکے مارا گیا سو ہمیشہ یہ امر واقع ہوتا ہے کہ جو خدا کے خاص ہیں اور وفادار بندے ہین ۔ اُن کا صدق خدا کے ساتھ اُس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ یہ دنیادار اندھے اسکو دیکھ نہین سکتے ۔ اس لئے ہر ایک سجادہ نشینون اور مولویون مین سے اُن کے مقابلے کے لئے اُٹھتا ہے اور وہ مقابلہ اُس سے نہین بلکہ خدا سے ہوتا ہے بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جس شخص کو خدا نے ایک عظیم الشان غرض کے لئے پیدا کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے خدا چاہتا ہے کہ ایک بڑی تبدیلی دنیا مین ظاہر کرے ایسے شخص کو چند جاہل اور بزدل اور خام اور ناتمام اور بیوپار زاہدون کی خاطر سے ہلاک کردے اگر دو کشتیون کا باہم ٹکراؤ ہوجائے جنمین سے ایک ایسی ہے ۔ کہ اُس مین بادشاہ وقت جو عادل اور کریم الطبع اور فیاض اور سعید النفس ہے معہ اپنے خاص ارکان کے سوار ہے اور دوسری کشتی ایسی ہے جسمین چند چوہڑے چمار یا ساہنسی بدمعاش بدوضع بیٹھے ہین اور ایسا موقعہ آپڑا ہے کہ ایک کشتی کا بچاؤ اس مین ہے کہ دوسری معہ اُس کی سوارون کے تباہ کیجائے تو اب بتلاؤ کہ اُس وقت کونسی کارروائی بہتر ہوگی ۔ کیا اُس بادشاہِ عادل کی کشتی تباہ کی جائیگی ۔ یا اُن بدمعاشون کی کہ جو حقیر و ذلیل ہین تباہ کردیجائیگی ۔ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ بادشاہ کی کشتی بڑے زور اور حمایت سے بچائی جائے گی ۔ اور ان چوہڑون چمارون کی کشتی تباہ کردی جاویگی ۔ اور وہ بالکل لاپرواہی سے ہلاک کردئے جاوینگے ۔ اور اُن کے ہلاک ہونے مین خوشی ہوگی ۔ کیونکہ دنیا کو بادشاہِ عادل کے وجود کی بہت ضرورت ہے ۔ اور اس کا مرنا ایک عالم کا مرنا ہے ۔ اگر چند چوہڑے اور چمار مرگئے تو اُن کی موت سے کوئی خلل دنیا کے انتظام مین نہین آسکتا ۔ پس خدا تعالےٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اُس کے مرسلون کے مقابل پر ایک اور فریق کھڑا ہوجاتا ہے ۔ تو گو وہ اپنے خیال مین کیسے ہی اپنے تئین نیک قرار دین اُنہین کو خدا تعالیٰ تباہ کرتا ہے اور اُنہین کی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے کیونکہ وہ نہین چاہتا کہ جس غرض کے لئے اپنے کسی مرسل کو مبعوث فرماتا ہے اس کو ضائع کرے ۔ کیونکہ اگر ایسا کرے تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہوگا ۔ اور پھر زمین پر اُس کی کون عبادت کریگا ۔ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ یہ فریق بہت بڑا ہے ۔ سو یہ اچھا ہے اور نادان خیال کرتا ہے کہ یہ لوگ ہزارون لاکھون مساجد مین جمع ہوتے ہین کیا یہ بُرے ہین ۔ مگر خدا کثرت کو نہین دیکھتا وہ دلون کو دیکھتا ہے ۔ خدا کے خاص بندون مین محبت الٰہی اور صدق اور وفا کا ایک خاص نور ہوتا ہے کہ اگر مین بیان کرسکتا تو بیان کرتا ۔ لیکن مین کیا بیان کرون جب سے دنیا ہوئی اس راز کو کوئی نبی یا رسول بیان نہین کرسکا خدا کے باوفا بندون کی اس طور سے آستانہ الٰہی پر رُوح گرتی ہے ۔ کہ کوئی لفظ ہمارے پاس نہین کہ اُس کیفیت کو دکھلا سکے ۔

اب بعد اس کے بقیہ ترجمہ کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہون خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کہ اگرچہ مین تجھے قتل سے بچا لونگا مگر تیری جماعت مین سے دو بکریان ذبح کی جائینگی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا یعنی بیگناہ اور معصوم ہونیکی حالت مین قتل کی جائینگی ۔ یہ خدا تعالےٰ کی کتابون مین محاورہ ہے کہ بیگناہ اور معصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دیجاتی ہے اور کبھی گائیون سے بھی تشبیہ دیجاتی ہے ۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جگہ انسان کا لفظ چھوڑ کر بکری کا لفظ استعمال کیا ۔ کیونکہ بکری مین دو ہنر ہین وہ دودھ بھی دیتی ہے اور پھر اُس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اور یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی محمد عبد اللطیف اور ان کے شاگرد عبد الرحمٰن کے بارہ مین ہے کہ جو براہین احمدیہ کے لکھے جانے کے بعد پورے تیئیس ۲۳ برس بعد پوری ہوئی .... ۔ اب تک لاکھون کروڑون انسانون نے اس پیشگوئی کو میری کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ مین پڑھا ہوگا ۔ اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ ابھی مین نے لکھا ہے کہ بکری کی صفتون مین سے ایک دودھ دینا ہے اور ایک اُس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا ہے ۔ یہ دونون بکری کی صفتین مولوی عبد اللطیف صاحب موصوف کی شہادت سے پوری ہوئین ۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے مباحثہ کے وقت انواع اقسام کے معارف اور حقائق بیان کرکے مخالفون کو دودھ دیا ۔ گو بد قسمت مخالفون نے وہ دودھ نہ پیا اور پھینکدیا اور پھر شہید مرحوم نے اپنی جان کی قربانی سے اپنا گوشت دیا اور خون بہایا تا مخالف اس گوشت کو کھاوین ۔ اور اس خون کو پیوین ۔ یعنی محبت کے رنگ مین اور اس طرح اس پاک قربانی سے فائدہ اُٹھاوین اور سوچ لین ۔ کہ جس مذہب اور جس عقیدہ پر وہ قائم ہین اور جس پر اُن کے باپ دادے مرگئے کیا ایسی قربانی کبھی وہ ہونے نے کی ۔ کیا ایسا صدق اور اخلاص کبھی کسی نے دکھلایا کیا ممکن ہے کہ جب تک انسان یقین سے بھر کر خدا کو نہ دیکھ لے وہ ایسی قربانی دیسکے بیشک ایسا خون اور ایسا گوشت ہمیشہ حق کے طالبون کو اپنی طرف دعوت کرتا رہیگا جب تک کہ دنیا ختم ہوجائے ۔ غرض چونکہ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کو ان دو صفتون کی وجہ سے بکری سے بہت مشابہت

تھی۔ اور میاں عبدالرحمٰن بھی بکری سے مشابہت رکھتا تھا اس لئے ان کو بکری کے نام سے یاد کیا گیا اور چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ اس راقم اور اس کی جماعت پر اس ناحق کے خون سے بہت صدمہ گزریگا۔ اس لئے اس وحی کے مابعد آنیوالے فقرون مین تسلی اور عزا پرسی کے رنگ مین کلام نازل فرمایا جو ابھی عربی مین لکھ چکا ہون جس کا یہ ترجمہ ہے کہ اس مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور آزردہ مت ہو کیونکہ اگر دو آدمی تم مین سے مارے گئے تو خدا تمہارے ساتھ ہے وہ دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائیگا۔ اور وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہین جانتے کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور یہ لوگ جہان دو مظلومون کو شہید کرینگے ہم تجھ کو (ان کا) منتقم گواہ لائینگے۔ اور کس گناہ سے انہون نے شہید کیا تھا۔ اور خدا تیرا اجر دیگا اور تجھ سے راضی ہوگا۔ اور تیرے نام کو پورا کریگا یعنے احمد کے نام کو جس کے یہ معنے ہین کہ خدا کی بہت تعریف کرنیوالا اور وہی شخص خدا کی بہت تعریف کرتا ہے جس پر خدا کے انعام اکرام بہت نازل ہوتے ہین پس مطلب یہ ہے کہ خدا تجھ پر انعام اکرام کی بارش کریگا اس لئے تو سب سے زیادہ اس کا ثنا خوان ہوگا۔ تب تیرا نام جو احمد ہے پورا ہو جائیگا۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ ان شہیدون کے مارے جانے سے تم غم مت کرو۔ ان کی شہادت مین حکمت الٰہی ہے اور بہت باتین ہین۔ جو تم چاہتے ہو کہ وہ وقوع مین آدین حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا نہین ہوتا ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ تمہارے لئے کیا بہتر ہے مگر تم نہین جانتے۔ اس تمام وحی الٰہی مین یہ سمجھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کا اس بیرحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے (وما رأینا ظلماً اغیظ من ہذا) لیکن اس خون مین بہت برکات ہین کہ بعد مین ظاہر ہونگی۔ اور کابل کی زمین دیکھ لیگی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائیگا یہ خون کبھی ضائع نہین جائیگا پہلے اس سے غریب عبدالرحمٰن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہین رہیگا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے چنانچہ سنا گیا ہے کہ جب شہید مرحوم کو ہزارون پتھرون سے قتل کیا گیا تو انہین دنون مین سخت ہیضہ کابل مین پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہوگئے اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے مگر ابھی کیا ہے یہ خون بڑی بیرحمی کیساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ مین نظیر نہین ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئین تباہ کر لیا اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے ◆

ایک جدید کرامت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی

جب مین نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا تو میرا ارادہ تھا کہ قبل اس کے جو ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ کو بمقام گورداسپور ایک مقدمہ پر جاؤن جو ایک مخالف کی طرف سے فوجداری مین میری پر دائر ہے یہ رسالہ تالیف کر لون اور اس کو ساتھ لیجاؤن تو ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے درد گردہ سخت پیدا ہوا مین نے خیال کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا صرف دو چار دن ہین۔ اگر مین اسیطرح درد گردہ مین مبتلا رہا جو ایک مہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہین ہوسکیگا۔ تب خدا تعالےٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی۔ مین نے رات کے وقت جبکہ تین گھنٹے کے قریب بارہ بجے کے بعد رات گذر چکی تھی اپنے گھر کے لوگون سے کہا کہ اب مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو۔ سو مین نے اسی دردناک حالت مین صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے تصور سے دعا کی۔ کہ یا الٰہی اس مرحوم کے لئے مین اس کو لکھنا چاہتا تھا تو ساتھ ہی مجھے غنودگی ہوئی اور الہام ہوا سلام قولاً من رب رحیم یعنی سلامتی اور عافیت ہے یہ خدائے رحیم کا کلام ہے پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہین بجے تھے کہ مین بالکل تندرست ہوگیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ فالحمد للہ علی ذالک

بیان شہادۃ میان عبدالرحمٰن صاحب مرحوم شاگرد مولوی صاحبزادہ عبداللطیف رئیس اعظم خوست ملک افغانستان

مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادۃ سے تخمیناً دو برس پہلے اُن کے ایما اور ہدایت سے میان عبدالرحمٰن شاگرد رشید اُن کے قادیان مین شاید دو یا تین دفعہ آئے۔ اور ہر ایک مرتبہ کئی کئی مہینہ تک رہے۔ اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے اُن کا ایمان شہدا کا رنگ پکڑ گیا۔ اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے اور اتفاقاً ان کی حاضری کے ایام مین بعض کتابین میری طرف سے جہاد کی ممانعت مین چھپی تھین جن سے ان کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ سلسلہ جہاد کا مخالف ہے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ مجھ سے رخصت ہو کر پشاور مین پہونچے تو اتفاقاً خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر سے جو پشاور مین تھے اور میرے مرید ہین ملاقات ہوئی اور انہی دنون مین خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک رسالہ جہاد کی ممانعت مین شائع کیا تھا۔ اس سے ان کو بھی اطلاع ہوئی اور وہ مضمون ایسا اُن کے دل مین بیٹھ گیا کہ کابل مین جا کر جا بجا انہون نے یہ ذکر شروع کیا کہ انگریزون سے جہاد کرنا درست نہین کیونکہ وہ ایک کثیر گروہ مسلمانون کے حامی ہین اور کئی کروڑ مسلمان امن و عافیت سے اُن کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہین تب یہ خبر رفتہ رفتہ امیر عبدالرحمٰن کو پہنچ گئی۔ اور یہ بھی بعض شریر پنجابیون نے جو اس کے ساتھ ملازمت کا تعلق رکھتے ہین۔ اس پر ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئین مسیح موعود ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کی یہ بھی تعلیم ہے کہ انگریزون سے جہاد درست نہین بلکہ اس زمانہ مین قطعاً جہاد کا مخالف ہے۔ تب امیر یہ سنکر بہت برافروختہ ہوا اور اس کو قید کرنیکا حکم دیا تا مزید تحقیقات سے کچھ زیادہ حال معلوم ہو۔ آخر یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی کہ ضرور یہ شخص مسیح قادیانی کا مرید اور مسئلہ جہاد کا مخالف ہے۔ تب اس مظلوم کو گردن مین کپڑا ڈالکر اور دم بند کر کے شہید کیا گیا۔ کہتے ہین کہ اس کی شہادت کے وقت بعض آسمانی نشان ظاہر ہوئے ◆

یہ تو میان عبدالرحمٰن شہید کا ذکر ہے۔ اور اوپر ہم مولوی صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کا ذکر کر چکے ہین اور اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہین کہ اس قسم کا ایمان حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہین۔ کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اس کا نام نہین ◆

مقدمہ

۱۲ نومبر سے لیکر ۱۶ نومبر تک صرف مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب بنام حضرۃ اقدس و حکیم فضل دین صاحب دائرہ رہا مستغیث اور اس کی شہادتون کے بیان جنمین مولوی ثناء اللہ بھی تھے ابتدا مین ہوئے مگر خواجہ صاحب نے جرح محفوظ رکھی بعد گذر جانے شہادتون کے ۱۶ نومبر تک خواجہ صاحب صرف مولوی کرم الدین صاحب مستغیث پر جرح کرتے رہے جو کہ ابھی نامکمل ہے اور آئندہ تاریخ ۱۵ دسمبر قرار پائی ہے اس مقدمہ مین مولویون کے عقائد متعلق مسیح و مہدی خونی و مسئلہ جہاد خوب کھل جاوینگے ◆

مراسلات

ہر کہ با صادق آویخت آبروئے خود ریخت

ضمیمہ شحنہ ہند مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء نمبر ۳۳ جلد ۲۱ د ۲۳ مین ایک صاحب عبدالحکیم نامی ساکن اٹاوہ کی تحریر شائع ہوئی ہے۔ اس تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی لوٹی اپنے ہاتھوں اتارکر دوسرون کی عزت پر دست درازی کرنا چاہتے ہین۔ شوخ چشمی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اپنے قلم سے آپکو مرتد لکھتے ہین عبارت ان کی یہ ہے "یہ امر ان بزرگوار کو جن کی تحریک سے مین مرزائی مرتد ہوا تھا شاق گذرا" اس تحریر مین عبدالحکیم صاحب نے اپنی مختصر سوانح عمری بھی لکھی ہے ہم چاہتے ہین کہ اسے مکمل کر کے ناظرین کے روبرو پیش کرین۔ پس واضح ہو کہ عبدالحکیم صاحب اس شوقی شخص کے فرزند ارجمند ہین جو بڑے نیک چلن آدمی تھے اور جنکی خوش وضعی اب تک شہر مین زبان زد خاص و عام ہے۔ مایہ علمی عبدالحکیم صاحب کا اس قدر ہے کہ آپ صرف اردو مڈل پاس ہین۔ عربی انگریزی بالکل نہین جانتے فارسی عبارت بھی صحیح طور پر نہین پڑھ سکتے بلکہ دراصل اردو بھی کامل طور پر نہین پڑھ سکتے اس پر خوش فہمی تو آپ ہی کے حصہ مین آگئی ہے مزہ یہ ہے کہ اس مبلغ علم پر آپ ایک کتاب بغل مین دبا کر ہر ایک شخص سے بحث مباحثہ و سر پھٹول کو طیار رہتے ہین آپ کی سخن فہمی کا بھی کیا پوچھنا ہے اپنی اسی تحریر مورخہ ۲۷ راگست ۱۹۰۳ء مین اپنی نسبت لکھتے ہین۔

"وہ مین پہلے اس سے ایک سید سادہ کلمہ گو پابند صوم و صلوۃ تھا"

جس سے ظاہر ہے کہ آپ ۲۷ راگست ۱۹۰۳ء نہ پابند صوم و صلوۃ رہے نہ سید رہے نہ سادے کلمہ گو۔ سچ ہے ؎

بہا طیر معا مثال بنش کژ دم ✤ کبھی کج فہم کو سید معا پایا

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا باقی حالات ان عبدالحکیم صاحب کے ادرسنیؤ تھوڑا عرصہ گذرا کہ یہ حضرت جناب مولوی تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی خدمتمین دسرات رہا کرتے تھے اور ان کے دسترخوان پر کھانا بھی کھایا کرتے تھے۔ اس طرح رسوخ بڑھانے کے بعد ملازمت کے خواہشمند ہوئے تحصیلدار صاحب نے کوشش کر کے ان کو سررشتہ میونسپلٹی ضلع مین لپوری مین ایک محرر کی جگہ پر مقرر کرا دیا یہ وہ زمانہ ہے جب عبدالحکیم صاحب حضرت اقدس مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہوگئے تھے اور مرزا صاحب کی جماعت مین بہت کچھ جوش دکھاتے تھے۔ جب مین پوری مین محرر ہو گئے تو پھر انہون نے خوب ہاتھ پاؤن نکالے اور ایسی نیک چلنی اور خوش فہمی اختیار کی کہ ان پر ایک مقدمہ قائم ہوا اور آخر کار محرری سے علیحدہ کئے گئے۔ غالباً اسی زمانہ مین مولوی تفضل حسین صاحب نے پنشن کی درخواست کی اور وہ عبدالحکیم صاحب کو کوئی دوسری جگہ ملجانے کے لئے کچھ اور کوشش نکر سکے۔ بس پھر کیا تھا عبدالحکیم صاحب نے بھی اپنا رنگ بدلا اور مولوی صاحب اور مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے۔ چند خود پسند کوتہ اندیش گوار تھیو نکی ترغیب سے انھون نے ضمیمہ شحنہ ہند اور جعفر زٹلی کے پرچے کہین سے بہم پہنچاکر شہر مین گشت لگانا اور چندہ فراہم کرنا اور مرزا صاحب کے خلاف وعظ کرنا شروع کیا۔ حیادار ایسے ہین کہ مولوی تفضل حسین صاحب تحصیلدار کی برائی کرتے پھرتے ہین اور انہین کے مکان پر اب بھی آتے جاتے ہین اور ان کے سامنے بہت سی باتون مین ہان مین ہان ملاتے ہین۔

. . . .

. . . . اس پر طرہ یہ ہوا کہ ہماری محکمہ کے مولا بخش اور کلو حجام اور تتاب خان معمار جو برادر عزیز سید صادق حسین مختار عدالت کے سمجھانے سے مرزا صاحب کے مرید ہوگئے تو امر عبدالحکیم صاحب کو بہت ناگوار گذرا ہمارے خاندان سے اور عبدالحکیم صاحب کے خاندان سے چونکہ مدت سے عداوت چلی آتی ہے یہان تک کہ عدالتمین مقدمہ بازی بھی کئی مرتبہ ہوچکی ہے اس لئے اب حسد کے جوش نے عبدالحکیم صاحب کو جلے پھپھولے پھوڑنے کا خوب حوصلہ دلایا۔ پس مرزا صاحب کی بحث کو انھون نے ایک پردہ قرار دیکر ہم لوگون کو برا بھلا کہنا اور اخبارات مین مضامین چھپوانا شروع کیا مگر عزت و ذلت خدا کے ہاتھ ہے عبدالحکیم اور ان کے مشیرون کے بانہ مین باوجود اس امر کے کہ عبدالحکیم نے مزیل حیثیت عرفی مضامین لکھے اس پر بھی ہم لوگون نے صبر کیا۔ اس لئے کہ عبدالحکیم ایک ایسے شخص ہین جن کو چند لونڈون کے سوائے شہر مین کوئی جانتا بھی نہین اور جن پر وہ حملہ کرتے ہین ان کی عزت وجاہت و علمی فضیلت شہر اٹاوہ کیا ہندوستان مین مشہور ہے۔ پس عبدالحکیم جیسے گمنام لوگون کی تحریر ان کے مقابلہ مین کب وقعت کی نظر سے دیکھی جاسکتی ہے مگر تعجب ہے کہ عبدالحکیم سا شخص برادر عزیز سید صادق حسین صاحب کی تحریر مندرجہ البدر و الحکم کو معمولی تحریر قرار دیتا ہے اور جناب مسٹر جی ایم سی رائٹ صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ اٹاوہ اپنے سارٹیفکیٹ مورخہ ۱۱ رمئی ۱۹۰۰ء مین ان کی نسبت یہ تحریر فرماتے ہین ✤

Mr. Sadik Hosain is well Knawn to me as one of the chief vakils of Etawah. He is an accomplished Scholar & Poet.

ترجمہ

میر صادق حسین کو مین اچھی طرح جانتا ہون وہ اٹاوہ کے اعلیٰ درجہ کے وکیلون مین سے ہین وہ فاضل عالم اور شاعر ہین ✤

ایڈیٹر شحنہ ہند بھی برادر عزیز سید صادق حسین صاحب کی تعریف صحیح صادق پر ریویو کرتے ہوئے پیرایہ مین بہت کچھ لکھا ہے مگر تعصب کے جوش نے اس معاملہ مین اسے بھی اندھا بنا دیا ہے وہ عبدالحکیم جیسے شخص کی تحریر کو صحیح سمجھتا ہے اور صادق کی تحریر کو غلط سمجھتا ہے ؎

برین عقل و دانش بباید گریست

الغرض ہماری محلہ کے مولا بخش اور کلو حجام اور تتاب خان معمار ندر لودھ ملواڑ کے مرزا صاحب کے مرید ہوگئے اور عبدالحکیم صاحب اور ان کے ہمعصرون کو بہت ناگوار گذرا تو انھون نے مرزا صاحب کی برائیان کر کر ان لوگون کو بہت کچھ بہکایا تاہم مولا بخش ان کے قابو مین نہ آیا کلو حجام چونکہ اکثر مخالف الرائے اہل حدیث کے یہان حجامت بنایا کرتے تھے عبدالحکیم نے ان لوگون کو بھڑکایا کہ تمہارا حجام مرزائی ہوگیا اور دین اسلام سے پھر گیا۔ یہ سنکر اہل حدیث نے دباؤ ڈالا تو کلو مذکور اپنی کمزوری کی وجہ سے ظاہراً مرزا صاحب سے منکر ہوگیا مگر چونکہ ایک خواب کی بنا پر مرزا صاحب کا معتقد ہوا تھا اس لیے دل سے معتقد بنا رہا۔ عبدالحکیم نے اس موقعہ پر اپنی تحریر یکم ستمبر مین پبلک کو ایک سخت دھوکہ دیا ہے یعنی وہ لکھتے ہین کہ البدر مین جو یہ لکھا ہے کہ فسخ بیعت کے بعد کلو ایک خواب کی بنا پر مرزا صاحب کا معتقد ہوگیا حالانکہ یہ غلط ہے البدر یا الحکم مین یہ ہرگز نہین لکھا۔ ناظرین عبدالحکیم کی چالاکی اسی سے معلوم کر سکتے ہین ✤

تتاب خان معمار چونکہ عبدالحکیم کے چچا کے ہان تعمیر کے کام پر مقرر تھا ان کے دباؤ مین آکر مرزا صاحب کی بیعت سے دستکش ہوگیا اور اب بھی منکر ہے اگرچہ ایسی کارروائی پرائیویٹ طور پر ہوتی رہتی تو ہماری طرف سے اس معاملہ مین کچھ دخل نہ دیا جاتا مگر جب عبدالحکیم نے جعلی خطوط ضمیمہ شحنہ ہند مین مولا بخش وغیرہ کی طرف سے اس مضمون کے چھپوائے کہ ہم مرزا صاحب کے مرید بھی نہین ہوئے اور البدر و الحکم کی فہرست جعلی ہے تو اس فریب کی قلعی کھولنا ہم لوگون پر فرض ہوگیا اس لئے عزیزی سید صادق حسین نے مولا بخش وغیرہ کے بیانات قلمبند کر کے اخبار الحکم مین چھپوا دئے اور البدر مین بھی ضمیمہ کی قلعی کھولدی یہ بیانات جو الحکم مین شائع ہوئے ہین سید شفاق حسین ولد میر مشتاق علی صاحب منصف مرحوم کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہین جو عبدالحکیم مذکور کے بہنوئی ہین اور ان بیانات پر سید اکبر حسین طالب العلم کی گواہی ثبت ہے جو عبدالحکیم کے حقیقی پھوپھی زاد بھائی اور متشدد مذہب ہین علاوہ برین ان بیانات پر اسمٰعیل پہلوان اہلحدیث کی گواہی ثبت ہے جو مولانا کریم الدین صاحب سر گروہ اہلحدیث اٹاوہ کی خدمتمین اکثر حاضر رہا کرتے ہین اور آپ کے نزدیک بھی ایک معتمد شخص ہین۔ پھر عزیزی موصوف نے مزید اطمینان کے لیے البدر مین یہ بھی شائع کر دیا تھا کہ عبدالحکیم و محمد احسن صاحب کوشش کر کے ان لوگون کے بیانات مولانا کریم الدین صاحب و مولوی حبیب علی صاحب وکیل و میر عزیز حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ کے روبرو قلمبند کرا کے شحنہ ہند مین شائع ہونیکیلئے بھیجدین سے تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد۔ ظاہر ہے کہ اس تدبیر سے جھوٹھ سچ بخوبی معلوم ہوسکتا تھا مگر عبدالحکیم و محمد احسن دونون نے اس راہ مین خاموشی اختیار کی اور ایڈیٹر شحنہ ہند نے بھی کچھ اسطرف توجہ نکی پس صاف ثابت ہوگیا کہ عبدالحکیم نے چند کی اغواسے جعلی خطوط پبلک مین شائع کرائے اور صریح جھوٹھ بولا ✤

عزیزی میر صادق حسین کی ان تحریرات کے جواب مین عبدالحکیم نے یکم ستمبر کی ضمیمہ شحنہ ہند مین ایک دوسرا مضمون شائع کرایا ہے جسمین بہت کچھ فضول گوئی و بدزبانی کرنی کے بعد امر بحث طلب کے متعلق صرف یہ لکھا ہے کہ مولا بخش و کلو و تتاب خان نے مجھ سے خط لکھوا کر دیا اور یہ لوگ مرزا صاحب کے معتقد نہین ہین اگرچہ عبدالحکیم کی یہ تحریر بھی غلط بیانی سے خالی نہین ہے جیسا کہ مولا بخش و کلو کے بیانات شائع شدہ سے ناظرین کو ظاہر

[illegible]

بہترین مذہب کے شائق کے سوالوں کے جوابات

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسلام کا خدا

اسلام کا خدا وہ سچا اور کامل خدا ہے جس کے آگے ذرہ ذرہ ارض وسمٰوات کا ہر وقت اور ہر آن سجدہ کر رہا ہے تمام ارواح اور اجسام تمام مخلوقات اسی کے امر اور ارادہ سے ظہور پذیر ہوئی اسی کے وجود سے ہر ایک کا وجود اور اسی کے قیام سے ہر ایک کا قیام ہے کوئی چیز اس کے علم اور تصرف سے باہر نہیں - جامع جمیع صفات کاملہ - تمام رذائل سے منزہ معبود برحق احد وحدہٗ لاشریک ہے - رب العالمین ہے رحمان ہے رحیم ہے مالک یوم الدین ہے ✦

سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اپنا ذاتی نام اللہ کو بیان فرمایا جس کے معنے ہیں تمام صفات کا جامع اور تمام رذائل سے منزہ - یعنی کیا بلحاظ علم کے اور قدرت کے - اور عظمت کے اور علو کے - اور کبریائی کے ہر ایک صفت میں تا کامل ہوں اور تمام رذائل سے منزہ ہوں - پھر اس کے بعد چار اسماء - بالترتیب بیان فرمایا یعنی رب - رحمان - رحیم - مالک -

اب ہم ان اسماء حسنہ کی مختصر شرح کرتے ہیں تاکہ طالب حق کی تسلی کا باعث ہو - ان چار صفات میں سے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے صفت ربوبیت کو مقدم کیا کیونکہ یہ ایک ایسی صفت ہے جو فیضان اعم سے تعلق رکھتی ہے اور فیضان اعم وہ فیضان مطلق ہے کہ جو بلا تمیز ذی روح و غیر ذی روح افلاک سے لیکر خاک تک تمام چیزوں پر علی الاتصال جاری ہے اور ہر چیز کا عدم سے صورت وجود پکڑنا اور پھر وجود کا حد کمال تک پہنچنا اسی فیضان کے ذریعہ سے ہے اور کوئی چیز جاندار ہو یا غیر جاندار اس سے باہر نہیں ✦

ایسے وجود سے تمام ارواح اور اجسام کا ظہور ہوا اور ہوتا ہے اور ہر ایک چیز نے پرورش پائی اور پا رہی ہے یہی فیضان عام تمام کائنات کی جان ہے اگر ایک لمحہ منقطع ہو جائے تو تمام عالم نابود ہو جائے اور اگر یہ فیضان نہ ہوتا تو تمام مخلوقات میں سے کچھ بھی نہ ہوتا اس کا نام قرآن شریف میں ربوبیت ہے اور اسی وجہ سے خدا کا نام رب العالمین ہے ✦

پھر دوسرے قسم کا فیضان جو دوسرے مرتبہ پر واقعہ ہے فیضان عام ہے اس فیضان کی یہ تعریف ہے کہ یہ بلا استحقاق اور بغیر اس کے کہ کسی کا کچھ حق ہو سب ذی روحوں پر حسب حاجت ان کے جاری ہے کسی کے عمل کا پاداش نہیں اور اسی فیضان کی برکت سے ہر ایک جاندار جیتا جاگتا کھاتا پیتا اور آفات سے محفوظ اور ضروریات سے متمتع نظر آتا ہے اور ہر ایک ذی روح کے لئے تمام اسباب زندگی کے جو اس کے لئے یا اس کی نوع کے بقا کے لئے مطلوب ہیں میسر نظر آتے ہیں اور یہ سب آثار اسی فیضان کے ہیں اور جو کچھ روحوں کو جسمانی ترتیب کے لئے درکار ہے سب کچھ دیا گیا ہے اور ایسا ہی جن روحوں کو علاوہ جسمانی ترتیب کے روحانی ترتیب کی بھی ضرورت ہے یعنی روحانی ترقی کے لئے استعداد رکھتے ہیں عین ضرورتوں کے وقتوں میں کلام الٰہی نازل ہوتا رہا ہے غرض اسی فیضان رحمانیت کے ذریعہ سے انسان اپنی کروڑہا ضروریات پر کامیاب ہے - سکونت کے لئے سطح زمین - روشنی کے لئے چاند - سورج - دم لینے کے لئے ہوا - پینے کے لئے پانی - کھانے کے لئے انواع واقسام کے رزق - علاج امراض کے لئے لاکھوں طرح کی ادویہ - پوشاک کے لئے طرح طرح کے لباس اور ہدایت پانے کے لئے صحف ربانی موجود ہیں ✦

تیسرا قسم فیضان کا فیضان خاص ہے یہ وہ فیضان ہے کہ اس میں جد وجہد اور کوشش اور تزکیہ قلب اور دعا اور تضرع - اور توجہ الی اللہ اور ہر ایک طرح کا مجاہدہ جیسا کہ موقعہ ہو شرط ہے اور اس فیضان کو وہی پاتا ہے جو ڈھونڈتا ہے اور اسی پر وارد ہوتا جو اس کے لئے کوشش کرتا ہے اور یہ فیضان اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں سعی کرنیوالے اور غافل رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے - جو لوگ دل کی سیاہی دور کر کے خدا کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اور ہر ایک تاریکی اور فساد سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں ایک خاص رحمت ان کی شامل حال ہوتی ہے اسی فیضان کے لحاظ سے خدا کا نام رحیم ہے ✦

چوتھا قسم فیضان کا فیضان اخص ہے یہ وہ فیضان ہے کہ جو صرف محنت اور سعی پر مترتب نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے ظہور اور بروز کے لئے اول شرط یہ ہے کہ یہ عالم اسباب کہ جو ایک تنگ و تاریک جگہ ہے معدوم اور منعدم ہو جائے اور قدرت کاملہ حضرت احدیت کے بغیر آمیزش اسباب معتادہ کے برہنہ طور پر اپنا کامل چمکارا دکھلا وے - کیونکہ اس آخری فیضان سے کہ جو تمام فیوض کا خاتمہ ہے جو کچھ پہلو فیضان کے نسبت عند العقل زیادتی اور کمال متصور ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ یہ فیضان نہایت منکشف صاف طور پر ہو اور کوئی اشتباہ اور خفا اور نقص باقی نہ رہے - یعنی نہ مفیض کے بالارادہ فیضان میں کوئی شبہ رہ جاوے اور نہ فیضان کی حقیقی فیضان اور رحمت خالصہ اور کاملہ ہونے میں کچھ جائے کلام ہو بلکہ جس مالک قدیم کی طرف سے یہ فیض ہوا ہے اس کی فیاضی اور جزا دہی روز روشن کی طرح کھل جائے - اور شخص فیض یاب کو بطور حق الیقین یہ امر مشہود اور محسوس ہو کہ حقیقت میں وہ مالک الملک ہے اپنے ارادہ اور توجہ اور قدرت خاص سے ایک نعمت عظمیٰ اور لذت کبریٰ اسکو عطا کر رہا ہے اور حقیقت میں اسکو اپنے اعمال صالحہ کی ایک کامل اور دائمی جزا کہ جو نہایت اصفیٰ اور نہایت اعلیٰ اور نہایت مرغوب اور نہایت محبوب ہے مل رہی ہے کسی قسم کا امتحان اور ابتلا نہیں

اور ایسے فیضان اکمل اور اتم اور ابقیٰ اور اعلیٰ اور اجلیٰ سے متمتع ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس عالم ناقص اور مکدر اور کثیف اور تنگ اور منقبض اور ناپائیدار اور مشتبہ الحال سے دوسرے عالم کی طرف انتقال کرے کیونکہ فیضان تجلیات عظمیٰ کا مظہر ہے جس میں یہ شرط ہے کہ محسن حقیقی کا جمال بطور عریان اور بمرتبہ حق الیقین مشہود ہو اور کوئی رتبہ شہود اور ظہور اور یقین کا باقی نہ رہ جاوے اور کوئی پردہ اسباب معتادہ کا درمیان نہ ہو اور ہر ایک دقیقہ معرفت تامہ کا مکمن قوت سے حیز فعل میں آ جائے اور نیز فیضان بھی ایسا منکشف اور معلوم الحقیقت ہو کہ اس کی نسبت آپ خدا نے یہ ظاہر کر دیا ہو کہ وہ ہر ایک امتحان اور ابتلا کی کدورت سے پاک ہے اور اس فیضان میں وہ اعلیٰ اور اکمل درجہ کی لذتیں ہوں جن کی پاک اور کامل کیفیت انسان کے دل اور روح اور ظاہر اور باطن اور جسم اور جان اور ہر ایک روحانی اور بدنی قوت پر ایسا اکمل اور ابقیٰ احاطہ رکھتی ہو کہ جس سے عقلاً اور خیالاً اور وہماً زیادہ متصور نہ ہو اور یہ عالم جو ناقص الحقیقت اور مکدر الصورت اور ہالکۃ الذات اور مشتبہ الکیفیت اور ضیق الظرف ہے ان تجلیات عظمیٰ اور انوار اصفیٰ اور عطیات دائمی کی برداشت نہیں کر سکتا ✦

اور وہ اشعۂ تامہ کاملہ دائمہ اسمیں سما نہیں سکتی بلکہ اس کے ظہور کے لئے ایک دوسرا عالم درکار ہے جو اسباب معتادہ کی ظلمت سے بکلی پاک اور منزہ اور ذات واحد قہار کی اقتدار کامل اور خالص کا مظہر ہے - ہاں اس فیضان اخص سے ان کامل انسانوں کو اسی زندگی میں کچھ حظ پہنچتا ہے کہ جو سماوی کی راہ پر کامل طور پر قدم مارتے ہیں اور اپنے نفس کے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہو کر بکلی خدا کی طرف جھک جاتے ہیں کیونکہ وہ مرنے سے پہلے مرتے ہیں اور اگرچہ بظاہر صورت اس عالم میں ہیں لیکن وہ درحقیقت دوسرے عالم میں سکونت رکھتے ہیں پس چونکہ وہ اپنے دل کو اس دنیا کے اسباب سے قطع کر لیتے ہیں اور عادات بشریہ کو توڑ کر اور یکبارگی غیر اللہ سے منہ پھیر کر وہ طریق جو خارق عادت ہے اختیار کر لیتے ہیں اس لئے خداوند کریم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے اور بطور خارق عادت ان پر اپنے وہ انوار خاصہ ظاہر کرتا ہے جو دوسروں

خریداران البدر کو وی پی کی اطلاع

اس سے پیشتر ہم نے اطلاع دی تھی کہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء سے وی پی ارسال کئے جاوینگے لیکن بعد ازاں یہ ارادہ ملتوی کیا گیا کہ یہ ماہ کا آخر ہے اور ملازمت پیشہ احباب کو اس سے تکلیف ہوگی اور مناسب سمجھا گیا کہ ۵ دسمبر ۱۹۰۳ء سے ہر ایک صاحب کے نام وی پی ارسال کیا جاوے۔

اس لیے جن احباب کا سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو ختم ہو گیا ہے یا ان کی طرف کچھ بقایا ہے یا سال گذشتہ کی قیمت ابھی تک ادا نہیں کی انکے نام ۱۹۰۳ء کی بقایا رقم اور آئندہ سال ۱۹۰۴ء کی پوری قیمت کا وی پی شروع دسمبر میں کیا جاوے گا ٭

خریداروں کو کمیشن

دفتر البدر کی احمدیہ ایجنسی کی طرف سے جن کتب کا اشتہار ہو ان پر کمیشن فروشوں یا زیادہ تعداد میں خریداروں کو معقول کمیشن دیا جاوے گا ٭

منیجر

[illegible]

ہر قسم کی

مذہبی اور اخلاقی کتابیں بشرطیکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نہ ہوں دفتر البدر میں فروخت کے لئے کمیشن پر رکھی جاتی ہیں اور اگر متواتر اشتہار دلانا ہو تو اشتہار کی اجرت الگ لی جاتی ہے +

[illegible]

البدر [illegible]

منیجر

ریویو آف ریلیجنز

اسلام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو دو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جسمیں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور نقلی و عقلی اور طبعی مذہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیوں اور دیگر مذاہب نے کئے ہیں انکے جوابات بڑی معقولیت اور برجستگی سے دئے جاتے ہیں۔ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا میں ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس عیسائی دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی اس اثراندازی کو خود اہل امریکہ و یورپ نے تسلیم کر لیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہیں وہ اسے ضرور خریدیں قیمت سالانہ رسالہ زبان انگریزی للعمہ زبان اردو ۲ تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں +

اعلان واجب الاذعان

میں نے کئی بار اخبار الحکم و البدر کے ذریعہ اپنے بھائیوں کو اطلاع دی کہ کتاب الہامات مسیح کا مسودہ طیار ہے اس کی چھپائی کے لئے اور مصارف مطبع کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اب میں پھر دوسری التماس کرتا ہوں کہ جو حضرت اقدس علیہ السلام کے کل الہامات معہ ترجمہ ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہیں جلد ایک روپیہ پیشگی بھیجدیں جو صاحب پیشگی قیمت ارسال فرماوینگے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا جو صاحب بعد خریداری کریں ان سے عہ لیا جاوے گا۔ اہتمام چھپائی نہایت عمدہ کاغذ ولایتی۔ اعراب دئے گئے ہیں اور پیشگوئیوں اور سوانح مسیح کی ایک خاص ترتیب رکھی گئی ہے قابل دید ہے اس کتاب کے کچھ حصہ لقدیم کا الحکم میں شائع ہو چکا ہے **الملتمس عبد المحی عرب قادیان**

کتب مصنفہ عبد المحی صاحب

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۱۲ درخواستیں بنام مفتی فضل الرحمان صاحب آنی چاہئیں +

سلاسل التعلیم قیمت ۲ سیرۃ النبی قیمت . درخواستیں بنام حکیم فضل دین صاحب آنی چاہئیں +

مطبع انوار الاسلام قادیان

جبکہ ہم نے صرف اخبار البدر کی وقت پر اشاعت کے واسطے قائم کیا ہے تا کہ احمدی قوم کو امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے تازہ بتازہ حالات پہونچا دیں اور چونکہ مطلق اخبار مطبع کی ایک ماہ کی مصروفیت کے لئے کافی نہیں ہے جس سے نقصان کی زیر باری ہوتی ہے اس لئے جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تصنیفات اور چھپائی کے کام مطبع میں ارسال فرما کر اس قومی اور دینی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹاویں +

ہم منشی محمد اسمعیل صاحب مہتمم کارخانہ لائل پور اور منشی ایس ایم یوسف صاحب عزیز انبالہ کے بڑے شکر گذار ہیں کہ ہماری اس قسم کی سابقہ درخواست پر انہوں نے اپنے چھپائی کے کام ہمیں دئے +

ترک اسلام

ایک رسالہ جو کہ عبد الغفور نامی نے آریہ مذہب کے اختیار کرنے کے دلائل میں لکھا تھا اس کا ابطال مولانا حکیم نور الدین صاحب نے لکھا ہے جو کہ ہمارے اہتمام سے طبع ہو رہا ہے۔ درخواستیں بہت جلد مشتہر کے نام آنی چاہئیں +

المشتہران

مفتی فضل الرحمان حکیم فضل الدین صاحب احمدی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اخبار ہذا بعض تاجر اصحاب کی خدمت میں ارسال ہے اگر وہ اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور مبالغہ سے پاک ..... ہوں درج اخبار کرانا چاہیں تو منیجر سے خط و کتابت کریں ٭

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں باہتمام منشی محمد افضل .... پروپرائیٹر کے چھپکر شائع ہوا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

لقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

البدر

ضوابط
(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی ادا ہونی ہے
(۲) جواب طلب امر کے لئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آئے جواب نہیں دیا جائیگا
(۳) خط و کتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب میں دیری ہوگی

شرح قیمت
ہندوستان میں سالانہ
فارن ممالک میں
خاص قادیان
منتخب نامہ نگاروں کو اخبار مفت روانہ ہوتا ہے
نمونہ کا پرچہ بلا قیمت تمام طلب کرنیوالوں کو روانہ ہوتا ہے

شفا ہمیں دوا ہمیں غرض دارالامان ہمیں
یہ قوم باغ و گلزار ہے یہ قادیان ہمیں

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام ... [illegible] ... اور معارف ... [illegible]
دیکھنے ... اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے ... [illegible] ... حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان
... [illegible] ... اسلام
... [illegible] ... اخبار کی خریداری اور
... [illegible] ... کی طرف متوجہ ہونا چاہئے

طب روحانی

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق ... [illegible] ... مسمریزم ... [illegible]
ایک مذہب اور ملت ... [illegible]
اس کتاب میں بتلایا گیا ہے ... [illegible] ... خیالات ... [illegible]
اور ان کو ... [illegible] ... علم ... [illegible]
... [illegible] ... دیگر علوم عطیۂ الٰہی ... [illegible]
... [illegible]
سکتا ہے ... [illegible] ... کمالات سے تھے ۔ ہمارے مرحوم و مغفور ازلی بھائی منشی احمد جان صوفی نقشبندی
زاد اللہ الطافہٗ نے عوام الناس کو ایک بڑی ... [illegible] ... سے نجات ... [illegible]
... [illegible]
دفتر البدر سے مل سکتی ہے ۔

طریق مشق کو عملی طور پر سکھلا دینے یا اس پر عامل ... [illegible] ... مصنف
مرحوم کے اس عمل میں فیض یافتہ اصحاب ... [illegible]
اور ... [illegible] ... دیا جاویگا ۔

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب ... [illegible] ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... [illegible] ... اعتراضوں کے
جواب ... [illegible] ... مسیح علیہ السلام کا ہونا ثابت کیا ہے
اور ... [illegible] ... (مصنف محمد ... [illegible] ... صاحب نقشبندی دہلی)

قیمت ... [illegible]

یہ سو صفحہ کی کتاب ... [illegible] ... نظم ... [illegible] ... کا اظہار

... [illegible] ... زندہ ... [illegible] ... ثابت ہے کہ ... [illegible] ... معنف بالاسمیل ... [illegible]

رویائے صالحہ

اس میں ... [illegible] ... محمد حسین صاحب بٹالوی کے ... [illegible]

اعجاز احمدی

... [illegible]
قول ... [illegible] ... اردو زبان میں حضرت مسیح موعود ... [illegible]
... [illegible]
براہین احمدیہ ازالہ اوہام سرمہ چشم آریہ ... [illegible] ... پرانی ایڈیشن کی چھپی ہوئی دفتر البدر میں مطلوب ہیں اگر کوئی
عاقبۃ المکذبین ... [illegible] ... مخالف مولویوں کا ... [illegible] ... حضرت مسیح کی وفات ... [illegible]

اسلام اور اس کا بانی ... [illegible] ... ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان ... [illegible] ... علاوہ محصول ڈاک
صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب ... [illegible] ... قیمت علاوہ محصول ڈاک
الہامی دعا ۔ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ... علاوہ محصول ڈاک ۔

پنجابی نصائح

کامن ۔ مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت ار
نظم ۔ ... [illegible] ... کامن مصنفہ ایضاً ار
روشنائی احمدیہ ۔ ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر ... [illegible] ... تاجروں کو خاص رعایت ۔

مجربات

حب دافع دائمی قبض ... [illegible]
... [illegible] ... قیمت ...
اکسیر ... [illegible]
علاج ... [illegible]
... [illegible] ... قیمت ...
... [illegible]
روغن ... [illegible]
درد سر کی گولی ۔ ... [illegible]

... [illegible] ... اعصاب کو طاقت ملتی ہے ... گولی
سرمہ ... [illegible]
... [illegible] ... فی تولہ ...
مصفی خون گولیاں ۔ خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ... [illegible]
سلائی ... [illegible] ... ہندوستانی زبان میں ... [illegible]
... [illegible]
برص کی دوا ۔ ... [illegible]

اس اشتہار کو حوالہ ہو (تمام ورنواستیں دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور میں آنی چاہئیں اور کسی صاحب کے نام قادیان میں نہ ہونی چاہئیں)

www.aaiil.org

نمبر ۴۵ | شنبہ یکم دسمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات

حضرت اقدس ع

واقعہ ۲ نومبر ۱۹۰۳ء

شام اور عشاء کی نماز میں حضرت اقدس علیہ السلام شامل نہ ہو سکے ظہر کے وقت آپ نے مولوی برہان الدین صاحب احمدی کو مخاطب فرما کر ایک تقریر فرمائی میرے پاس نوٹ بک موجود نہ تھی مگر میرے گرامی قدر دوست اور البدر کے دلی اور مخلص خیر خواہ **چودھری الہ داد خانصاحب کلارک صدر شاہ پور** (خدا ان کو خوش رکھے) انہوں نے بذات خود ایک مفید اور ضروری تقریر سمجھکر اُس کے نوٹ لئے اور بعد ازاں ان نوٹوں کو اپنے الفاظ میں مرتب فرما کر احمدی بھائیوں کو تحفہ رسانی کے طور پر دفتر البدر میں ارسال فرمایا اور موقعہ پر حضرت اقدس ع کے اشعار کو بھی خوب چسپان کر دیا جس سے تقریر کی رونق اور بھی دوبالا ہو گئی ہے اس اخوت اور ہمدردی کی جو کہ ان کو احمدی احباب اور پھر البدر سے ہے خدا تعالےٰ انکے لئے خود ہی جزا ہو اور ان کو اور مجھے اور میرے بھائیوں کو اسپر عمل درآمد کی توفیق عطا کرے آمین

محمد افضل

وہ تقریر بجنسہ ذیل میں درج کی جاتی ہے ❊

تقریر حضرت اقدس علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چو کار عمر نہ پیداست بارے این اولیٰ
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشید

حضرۃ اقدس امام صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام بوقت ظہر حسب معمول اندر سے مسجد مبارکہ میں تشریف لائے اور مسند کو زیب نشست بخش کر مولوی برہان الدینصاحب جہلمی سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا کہ آپکے چہرہ پر آثار پژمردگی و پریشانی و حیرانی کیسے نظر آرہی ہیں؟

عرض کی کہ حضور! وجہ تو صرف یہی ہے کہ اب دوسرا کنارہ یعنی جہان ثانی نظر آرہا ہے۔ کیونکہ بوجہ پیرانہ سالی کے اب عالم آخرۃ کا ہی خیال رہتا ہے گنتی کے دن اپنے سمجھنے چاہئیں مزید برآن عارضہ ضعف اور بھی اس کے سریع الوقوع ہونے پر شاہد ہے اور ضعف کا یہ باعث ہے کہ ابتدا میں کچھ مراقبہ و نفی و اثبات کا کسی قدر شغل رکھا ہے جس سے یہ عارضہ ضعف لاحق حال ہو گیا ہے۔ یہ سنکر حضرت اقدس نے ایک معانی خیز اور پر معارف لب ولہجہ کے ساتھ فرمایا کہ سبب یہ حالت ہے۔ تب تو ضروری ان تمام عارضی تجربات کو یکسو رکھکر صرف ایک ہی آستانہ بارگاہ ایزدی پر نظر رکھنی چاہئے کیونکہ ہر ایک سعادت کیش و متلاشی حق روح کا یہی مامن اور یہی ملجا وماوا ہے۔ اور چونکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے پیارے مقربوں کے پاس رہنا گویا ایکطرح سے خود خدا تعالےٰ کے پاس رہنا ہوتا ہے اسواسطے اب آپ کو باقی ایام زندگی اسجگہ قادیان میں گذارنی چاہئیں اور یہاں آکر ڈیرا لگا دینا چاہئے اور اس شعر پر کاربند ہونا چاہئے ؎

چو کار عمر نہ پیداست بارے این اولےٰ
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشید

یہاں تو مقولہ "یک در گیر محکم گیر" پر عمل کرنا ضروری ولازمی ہے۔ ہر ایک کے لئے مناسب و واجب ہے کہ حسب استطاعت اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر کے پوری سعی کرے تاکہ ٹھیک وقت پر سفر منزل محبوب حقیقی کے لئے طیار ی کر سکے۔ بغیر جوش محبت کے اس راہ پر قدم مارنا بڑا مشکل ہے۔ اور ساتھ ہی اس پر استقلال واستقامت ضروری ہے۔ جب یہ مرحلہ طے ہو جاوے تو پھر اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جذب القلوب کا عمل بتدریج خود بخود شروع ہو جاوے گا جس سے صادقین کی محبت کی توفیق ملیگی اور استعمال تقویٰ یعنی دوزنگی آئینہ دل محو ہو کر تزکیہ نفس وتطہیر قلب نصیب ہوگا۔ بہر کیف تلاش حق کا بیج بونا مقدم ہے جس سے صدق وصفا کا پیڑ مشکل پیدا ہوتا ہے اور محبت ذات ربانی کی آبپاشی سے نشوونما پاتا ہے ؎

بمنزل جانان رسد ہمان مردی
کہ ہمہ دم در تلاش او دوان باشد

آپ اپنی پہلی حالت کو یاد کریں جبکہ آغاز سال ۱۸۸۶ء میں صرف حسبۃً للہ کا جوش آپکو کشان کشان یہاں لایا تھا۔ اور آپ پاپیادہ افتان خیزان اس قدر دور فاصلہ سے پہلے قادیان پہونچے تھے اور جب ہم کو اس جگہ نہ پایا تو اسی بیتابی وبیقراری کے جوش میں نگاپو کر کے پیدل ہی ہمارے پاس ہوشیار پور جا پہونچے تھے۔ اور جب وہاں سے واپس ہونے لگے تو اس وقت ہم سے جدا ہونا آپکو بڑا شاق گذرتا تھا۔ اب تو ایسا وقت آگیا ہے کہ آپ کو آگے ہی قدم مارنا چاہئے۔ نہ یہ کہ الٹا تساہل وتکاہل میں پڑیں۔ اب تو زمانہ بزبان حال کہ رہا ہے ❊ اور نشانات وعلامات سماوی بآواز دہل پکار رہے ہیں کہ ؎

چنین زمانہ چنین دوراین چنین برکات
تو بے نصیب روی وہ چہ این شقا باشد
فلک قریب زمین شد زبارش برکات
کجاست طالب حق تا بفیض فزا باشد

بجز اسیری عشق رخش رہائی نیست ❊ بدرد او ہمہ آزار را دوا باشد

غرض کہ پوری مستعدی وہمت سے استقلال دکھلاویں یہ آثار پژمردگی ہیں بر محل معلوم نہیں ہوتے۔ یہاں کا رہنا تو ایک قسم کا آستانہ ایزدی پر رہنا ہے اس حوض کوثر سے وہ آب حیات ملتا ہے کہ جس کے پینے سے حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے جسپر ابد الآباد تک موت ہرگز نہیں آسکتی ❊

اچھی طرح کمر بستہ ہو کر پوری استقلال سے اس صراط مستقیم کی راہ رو بنیں۔ اور ہر قسم کی دنیوی رکاوٹوں اور نفسانی خواہشات کی ذرہ پرواہ نہ کرکے اللہ تعالےٰ کے صادق مامور کی پوری معیت کریں تاکہ حکم "کونو مع الصادقین" کے فرمانبرداری کا سنہری نتیجہ آپ کو حاصل ہو۔ یاد رکھیں کہ راستی وصداقت کے فرزند ہمیشہ جاہ وجلال کے تاج زرین کے وارث ہوا کرتے ہیں راستبازی کے حاسد دشمنوں کا جو انجام ہوا کرتا ہے وہ بھی پوشیدہ نہیں ؎

بسوزد آنکہ نسوزد بصدق در رہ یار
بمیرد آنکہ گریزندہ از فنا باشد

معلوم نہیں کہ آپ کو جہلم سے کیوں انس ہے۔ حالانکہ اس کی میم کو حذف کرنے کے بعد تو جہل ہی جہل رہ جاتا ہے۔ بھلا ہم وذکا کو جہل سے کیا نسبت؟

مولویصاحب نے عرض کی کہ **حضور**! واقعی یہ تو سچ ہے کہ جہلم بغیر جہل من ہی ہے آخری میم نسبتی ہے فرمایا کہ جب یہ حال ہے تو ایسے جہل کو ترک کرنا چاہئے۔ وہاں کی رہائش کو یہاں کی رہائش پر کسیطرح بھی ترجیح نہیں ہو سکتی۔ پھر اس حالت میں مامور من اللہ کی صحبت نہایت ضروری بلکہ مغتنمات سے ہے۔

خوش قسمت وہ جن کو یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہو جو **شخص سب کچھ چھوڑ کر اسجگہ آکر آباد نہیں ہوتا۔ یا کم از کم ایسی تمنا دل میں نہیں** رکھتا اسکی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے کہ مبادا وہ پاک کرنیوالے تعلقات میں **ناقص** رہے۔ اپنے گھروں وطنوں اور املاک کو چھوڑ کر میری ہمسائیگی کے لئے **قادیان** میں بود وباش کرنا "**اصحاب الصفہ**" کا مصداق بنانا ہے۔ اور یہ تو ایک ابتدائی مرحلوں میں سے ہے ورنہ مردان خدا کو تو اگر اس سے بھی صدہا درجہ بڑھکر دشواریوں ومصیبتوں کا سامنا ہو تاہم وہ اُن کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ **وفور جذبہ عشق محبوب حقیقی** سے آگے ہی قدم مارتے ہیں۔

اور اپنا تمام دھن من تن اسی راہ میں صرف کر دینے کو عین اپنی سعادت و خوش قسمتی سمجھتے ہیں ۔ اور یہی ان کا مقصود بالذات ہوتا ہے کہ دنیوی **علائق** کے جالوں کو توڑ کر اور اس کے پھندوں سے مخلصی پا کر اس جمیع محامد کی جامع ذات ستودہ صفات کی آستانہ سراپا برکت خیز پر پہونچنے کا شرف حاصل کریں ۔ ؎

نتابد از رہ جاناں خود سر اخلاص
اگرچہ سیل مصیبت بزور پا باشد
براہ یار عزیزاز بلا نہ پرہیزند
اگرچہ در رہ آن یار اژدہا باشد
بدولت دو جہاں سر فرو نمے آرند
بعشق یار دل زارشان دوتا باشد

میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ درحقیقت مول **استقامت** ہی ہے ۔ کلام مجید میں الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا یعنی جو اللہ تعالےٰ کی طرف آجاتے ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہی راستہ پر [illegible] آتے ۔ بلکہ [illegible] استقامت [illegible] [illegible] کھاتے ہیں ۔ [illegible] منزلیں [illegible] انشراح صدر کے [illegible] اللہ تعالےٰ کے [illegible] ان کو [illegible] ہوتا ہے اللہ تعالےٰ ان کو اپنی خاص [illegible] سے متمتع فرماتا ہے ۔

محبت ذوق الٰہی ان کی غذا ہو جاتی ہے مکالمہ الٰہی ۔ وحی ۔ الہام ۔ وکشف وغیرہ انعامات ہی سے شرف و بہرہ مند کئے جاتے ہیں ۔ درگاہ رب العزت سے طمانیت و سکینت ان پر اترتی ہے ۔ حزن و ملال ان کے نزدیک تک نہیں پھٹکتی ۔ ہر وقت جذبہ محبت و ولولہ **عشق الٰہی** میں سرشار رہتے ہیں گویا "لاخوف علیہم ولاہم یحزنون" کے پورے مصداق ہو جاتے ہیں ماقال ۔ ؎

کلید این ہمہ دولت محبت است و وفا
خوشا کسیکہ چنین دولتش عطا باشد

غرض استقامت بڑی چیز ہے ۔ استقامت ہی کی بدولت تمام گروہ **انبیا** ہمیشہ مظفر و منصور و بامراد ہوتا چلا آیا ہے ۔

ذات تقدس مآب باری تعالےٰ کے ساتھ ایک خالص ذاتی تعلق و گہرا پیوند قائم کرنا چاہئے جب یہ تعلق پورا قائم ہو جاوے ۔ پھر ہر ایک الم کے خوف و خطر سے انسان محفوظ و مطمئن ہو جاتا ہے اور انشراح صدر کے بعد تمام بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں ۔ ایسا کیوں ہوتا ہے صرف اس لئے کہ ان کو وہ ہرگز در ایزدی یافت باز ہر در دیگر "نتافت" پر حق الیقین ہو جاتا ہے اور اس کی پر نعمت تاثیرات ان کے لوح قلب پر منقش ہو جاتی ہیں اور ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی ہوتی ہیں اور بوجہ استیلائے محبت و عشق الٰہی و شہود و عظمت و جلال

ذات کبریائی ان کے **قلب سلیم** کا ہی ورد ..... ہو جاتا ہے ؎

نہ از چینم حکایت کن نہ از روم
کہ دارم دلستانے اندرین بوم
چو روئے خوب او آید بیادم
فراموشم شود موجود و معدوم

آپ اپنی ساری جسم و جان ۔ روح و روان کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے ہو جاویں ۔ پھر خدا تعالےٰ خود بخود تم سب کا حافظ و ناصر معین و کارساز ہو جاوے گا ۔ چاہیئے کہ انسان کے تمام قوائے آنکھ ۔ **کان** ۔ **دل** ۔ **دماغ** **دست و پا جملہ** متمسک باللہ ہو جاویں ۔ ان میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہے ۔ اسی میں تمام کامیابیاں و نصرتیں ہیں یہی اصل **مراقبہ** ہے اسی سے **حرارت قلبی** و روحانیت پیدا ہوتی ہے اور اسی کی بدولت ایمان کامل نصیب ہوتا ہے ۔

سنیئے ۔ اول تو انسان کو اپنا مرض معلوم کرنا چاہئے جب تک مرض کی تشخیص نہ ہو علاج کیا ہو سکتا ہے ؟ سو پہلی وہ حالت ہے جب کہ **انسان نفس امارہ** کے زیر حکم چل رہا ہوتا ہے اس وقت صرف محرکات بدی یعنی شیاطین ہی کی اس پر حکومت ہوتی ہے اور انہیں اللہ تعالےٰ سے دور افتادہ ہلاک ہونے والی ناپاک روحوں کا اس پر اثر ہوتا ہے ۔

اس سے ذرا اوپر انسان ترقی کرتا ہے ۔ تو اس وقت اس کا اپنے نفس کے ساتھ ایک جہاد شروع ہو جاتا ہے اس کی ایسی حالت کا نام **لوامہ** ہے اس وقت گو یہ تحرکات بدی سے ..... اس کو پوری مخلصی نہیں ہوتی مگر محرکات نیکی یعنی **ملائکہ** کی پاک تحریکات کی تاثیریں بھی اس پر موثر ہونے لگ جاتی ہیں ۔ ان نیک تحریکات کی قوت و طاقت سے نفس امارہ سے اس کی ایک قسم کی کشتی ڈٹ جاتی ہے اور ان کی مدد سے تحریکات بدی پر غلبہ پاتے پاتے زینہ ترقی پر چڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور اگر فضل ایزدی شامل حال ہو تو بتدریج ترقی کرتا جاتا ہے آخر کار اس نفس لوامہ کی کشتی جیت لینے پر تمام تحریکات بدی کو مغلوب کر لیتا ہے اور اس مرحلہ سے اوپر چڑھنے پر وہ ناپاک روحوں کی بُری تحریکات کے نتائج بد سے بالکل محفوظ ہو کر امن الٰہی میں آجاتا ہے اس حالت کامیابی و ظفر مندی و فائز المرامی کا نام **مطمئنہ** ہے اس وقت وہ ذات باری تعالےٰ سے آرام یافتہ ہوتا ہے اور اسی منزل پر پہونچ کر سالک کا سلوک ختم ہو جاتا ہے تمام تکلفات کٹ جاتے ہیں اور بلحاظ مدارج روحانیت

کی یہی حد و جہد کی انتہا اور اس کا مقصود ذاتی ہوتا ہے اس گوہر **مقصود** کے حصول پر وہ پورا کامیاب و فائز المرام ہو جاتا ہے ۔ ہماری بعثت کی علت غائی بھی تو یہی ہے کہ رستہ منزل جانان کے بھولے بھٹکوں ۔ دل کے اندھوں ۔ جذام ضلالت کے مبتلاؤں ۔ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والے کو رباطنوں کو صراط مستقیم پر چلا کر وصال ذات ذوالجلال کا شیریں جام پلایا جاوے اور **عرفان** الٰہی کے اس نقطہ انتہائی تک ان کو پہونچایا جاوے تاکہ ان کو حیات ابدی و راحت دائمی نصیب ہو ۔ اور جوار رحمت ایزدی میں جگہ لیکر **مست و سرشار** رہیں ۔

ہماری معیت اور صحابت کی پاک تاثیرات کے ثمرات حسنہ بالکل صاف ہیں ۔ ہاں ان کی ادراک کے لئے فہم رسا چاہئے ۔ ان کے حصول کے لئے **رشد و صفا** چاہئے ساتھ ہی استقامت کے لئے اتقا چاہئے ورنہ ہماری جانب سے تو چار دانگ عالم کے کانوں میں عرصہ سے کھول کھول کر منادی ہو رہی ہے کہ ؎

بیا مدم کہ رہ صدق را درخشانم
بہ دلستان برم آنرا کہ پارسا باشد
کسیکہ سایۂ بال ہماش سود ندا د
بیا بدش کہ دو روزے بظل ما باشد
گلے کہ دوستے خزان را ہرگز نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد

ہم نے تو اس مائدہ الٰہی کو ہر کس و ناکس کے آگے رکھنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا مگر آگے ان کی اپنی **قسمت** !

"وما علینا الا البلاغ"

اس سے تھوڑا زمانہ پہلے بڑے بڑے علما لکھ گئے تھے کہ مہدی موعود و مسیح موعود کی آمد کا زمانہ بالکل قریب ہے بلکہ بعض نے اس کی تائید میں اپنے مکاشفات بھی لکھے مگر جب اس **نعمت** کا وقت آیا تو تمام **بہودی سیرتوں** نے اس کے قبول کرنے سے اعراض کر دیا ہے ۔ اور صرف انکار پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ تخریب پر اپنے تلے ہوئے ہیں کہ جس کا کوئی حد و حساب نہیں ۔ مخالفت کا کوئی پہلو چھوڑ نہیں رکھا ۔ ہر دجالیت و یہودیت کو عمل میں لایا جا رہا ہے ۔ ہر وقت فنا و شرارت کا بازار گرم کیا ہوا ہے کونسا ایذا و تکلیف دہی کا ہاتھ ہے جو پیش رفت نہیں چلے ۔ ہماری تخریب و استیصال کے لئے کونسا میدان تدبیر ہے جو ان لوگوں نے اپنا مخالفت کی دوڑ دھوپ بھر رہا ہو استہزا و تضحیک کا کونسا پہلو باقی چھوڑ گیا ہو "یاحسرتا علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن" مگر ان کی فتنہ پردازیاں و گربہ مکاریاں کچھ .... بھی عند اللہ وقعت نہیں رکھتیں ۔ چہ جائیکہ ان کو کبھی کامیابی کا منہ دیکھنا

بھی نصیب ہو ؎

چراغیکہ ایزد بر فروزد
ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

سچ پوچھو تو ان کی یہ مخالفتیں ہماری **مزرعہ کامیابی** کے لئے کھاد کا کام دے رہی ہیں کیونکہ اگر مخالفوں سے میدان صاف ہوجاوے۔ تو اس میدان کے مردان کارزار کے جوہر کسطرح ظاہر ہوں۔ اور انعامات الٰہی کے غنیمت سے ان کو کسطرح حصہ نصیب ہو۔ اور اگر اعدا کی مخالفت کا بحر مواج پایاب ہوجاوے۔ تو اس کے غواصوں کی کیا قدر ہو۔ اور وہ **بحر معانی** کے بے بہا گوہر کسطرح حاصل کرسکیں ما قال ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ سیاہ
کس چہ دانستی جمالِ شاہدِ گلفام را
گر نیفتادی بخصمے کار در جنگ و نبرد
کے شدی جوہر عیاں شمشیر خون آشام را

اس مخالفت کا کوئی ایسا ہی سر معلوم ہوتا ہے ورنہ ان کی مخالفت کے ارادے عنداللہ کیا قدر رکھتے ہیں اس ذات قادر مطلق کا تو صاف حکم ہے "اِنَّ حزب اللہ ہم الغالبون" اور اس جنگ و جدال کا آخری انجام بھی بتا دیا ہے کہ "والعاقبۃ للمتقین"۔ مگر افسوس کہ با این ہمہ تو نہ اندیش نہیں سمجھتے حالانکہ اس **نصرت الٰہی و تائید ایزدی** کا روزانہ مشاہدہ و تجربہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ اور ان کی ذلت و خسران و نامرادی کا انجام بھی کوئی پوشیدہ نہیں ہے کیوں نہ ہو ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
غرض رکتی نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

قطع نظر ان یبوست مجسم مولویوں و خشک ملانوں کی موجودہ زمانہ کی **فقرا** کا گروہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔ ان میں ریاکاری و ذاتی اغراض کی ایک زہر ہوتی ہے جو آخر کار ان کو ہلاک کر ڈالتی ہے ان کا ہر ایک قول و فعل و عمل ان کے نفسانی اغراض کے تابع ہوتا ہے اور اس میں کوئی نہ کوئی نہان در نہان ذاتی غرض مرکوز خاطر ہوتی ہے۔ مثلاً خواہش مسخرات دطلب دنیا و جاہ طلبی وغیرہ وغیرہ۔ تا کہ لوگ ان کی طرف رجوع کریں اور ان کی دنیوی عزت و مال و متاع میں ترقی ہو جس سے اپنے نفسانی ارادات کو خوش رکھیں۔ یہ ایسا سم قاتل ہے کہ اس کا انجام ہلاکت ہے بعض ان میں سے زمین کھود کر **چلہ** کرتے ہیں۔ نہ یہ حکم الٰہی ہے اور نہ سنت طریق نبوی۔ ریاکاری و مکاری کا خود تراشیدہ ایک خاص ڈھنگ ہے تاکہ لوگوں کو دام تزویر میں لایا جاوے۔ اور یہی ان کی دلی غرض ہوتی ہے۔ ان کی ایسی عملوں کی مثال **میدانی سراب** کی سی ہے کہ دور سے تو خوش نما صفا پانی دکھائی دیتا ہے مگر نزدیک جانے پر اس کی اصل حقیقت کھل جاتی ہے کہ وہ تو صرف آنکھوں کو دھوکا ہی دہوکا تھا اس وقت تشنگان آب زلال کو بجز حسرت و پشیمانی کی اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے ریاکاروں کو جہنم سے حصہ ملتا ہے کیونکہ حق تعالے سے وہ بالکل بیگانے اور **کوچہ یار حقیقی** سے بالکل ناآشنا ہوتے ہیں وہ معرفت الٰہی میں دل کے مردہ اور تن بگید ہوتے ہیں۔ شاید ایسوں ہی کے لئے یہ خطاب ہے ؎

کاملان حی اندر زیر زمین
تو نگوری باحیات این چنین

ان کی موت کی حالت عوام کالانعام سے بدتر ہوتی ہے۔ کیونکہ عوام تو سیدھے ہیں سیدھے سادے جیسا ان ان کو سمجھ میں آتا ہے ایسا ہی عمل کرلیتے ہیں ان کی طبیعت میں کوئی تکلف نہیں ہوتا بالکل سادگی سے **دین العجائز** پر چلتے ہیں مگر موجودہ **فقرا** کا گروہ تو عمداً اغراض نفسانی کو ملحوظ خاطر رکھکر ان تمام ریاکاری کے کاموں کو ایک **مزورانہ** طلسمات کے رنگ میں ظاہر کررہا ہے انہیں عاقبت کی کچھ پروا نہیں ہے ؎

منازبا کلہ سبز و خرقہ پشمین
کہ زیر دلق ملمع فریبہا باشند

سو ہماری جماعت کو چاہئے کہ ایسے تصنعات سے اپنے آپ کو بچاویں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راہ اور سنت نبوی پر محکم قدم رکھکر چلیں تاکہ **منزل مقصود** پر پہونچنے کے لئے ان کو کوئی روک حائل نہ ہو اور یہ چندروزہ زندگی رائگان نہ جاوے جو آخرت میں سخت ندامت ذلت و حسرت کا باعث ہووے۔ اللہ تعالے ہماری جماعت کو توفیق دیوے کہ وہ محض ابتغاء المرضات اللہ کی غرض سے راہ مستقیم پر چلکر منزل مقصود پر پہونچ جاویں اور **تخلیق** انسانی کے اصل مدعا کو پورا کریں آمین ثم آمین (۴ نومبر ۱۹۰۳ء)

نوٹ

بہ استثنائے ایک شعر کے جو بر عنوان درج ہے باقی اشعار مندرجہ مضمون ہذا اعلیحضرت اقدس جناب امام صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے اثنائے تقریر نہیں فرمائے تھے مگر چونکہ بجز ایک شعر

بمنزل جانان برسد ہمان مردے
کہ ہمہ دم در تلاش او دوان باشد

کے جو بوقت تحریر مضمون ہذا کے بیساختہ **روانی طبع** سے **احقر** کے منہ سے نکل گیا ہے باقیماندہ اکثر اشعار نے خود حضرت اقدس ہی کی زبان گوہر فشان سے جنم لیا ہوا ہے۔ اور ان مواقعات پر چسپان بھی تھے اسواسطے مناسب موقعہ پر لکھدئے گئے ہیں۔ بذات خود بھی یہ **حقائق معارف** کا ایک خزینہ ہیں وثوق کامل ہے کہ ان کا ان مواقعات مناسبہ پر چسپان ہونا بالفضل تعالے بہت سے سعید فطرت و **راستی پسند** طبائع کو تکشیف حقائق و تلخیص دقائق میں مدد دیگا جس سے ان کو **احقاق حق و ابطال باطل** کی توفیق ملیگی۔ اللہ کرے ایسا ہی ہوا میں ثم آمین والسلام ۵ نومبر ۱۹۰۳ء

امام صادق علیہ الصلوۃ والسلام کا کمترین خادم احقر العباد
الٰہ داد احمدی کلارک
ضلع شاہ پور حال وارد قادیان

۵ نومبر ۱۹۰۳ء

الدنیا سجن للمومنین فرمایا کہ آجکل ہندوستان سے ایک عورت آئی ہوئی ہیں (ان کے خاوند بھی آئے ہوئے تھے) وہ اکثر سوال کرتی رہتی ہیں اور میں ان کو سمجھایا کرتا ہوں ایک دن سوال کیا کہ اولیاؤں اور پیغمبروں پر بڑی بڑی مصیبت آتی ہے اور وہ ہمیشہ مصیبت کا نشانہ بنے رہتے ہیں تو میں نے جواب دیا کہ یہ بات غلط ہے اور قرآن شریف کے بھی بالکل برخلاف ہے۔ خدا کے اولیاؤں اور نبیوں پر ہمیشہ اس کے انعامات ہوتے ہیں وہ ان کا ہر مقام میں حافظ و ناصر ہوتا ہے پھر ان پر مصیبت کیا معنے عملی طور پر دیکھلو کہ حضرت موسیٰ ع کو کیا کامیابی حاصل ہوئی ان کا دشمن غرقاب کیا گیا اور موسیٰ ع کو ان پر فتح حاصل ہوئی پھر داؤد ع کو دیکھلو۔ عیسیٰ ع کو دیکھو کہ ان کے دشمن ہمیشہ ذلیل خوار ہوتے رہے اور یہ سب کامیاب ہوتے رہے۔ ہمارے پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عروج

حاصل ہوا۔ کیا اس کی نظیر مل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز یہ لوگ نفرادونتن کے مصداق نہیں ہوئے۔

الدنیا سجن للمومن میں اگر سجن کے معنے لسبتی کریں کہ اہل اللہ کو جو کچھ جنت میں ملیگا اس کے مقابلے میں یہ دنیا سجن ہے تو ٹھیک ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اپنے اولیاء کو کبھی عذاب نہیں کرتے بلکہ اس دلیل سے یہود و نصاریٰ کے دعوے کی تردید کرتا ہے ان دونوں نے دعویٰ کیا تھا کہ نحن ابناء اللہ واحباؤہ کہ ہم خدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہیں تو اس کا جواب خدا تعالیٰ نے یہ دیا قل فلم یعذبکم بذنوبکم کہ اگر تم خدا کے پیارے اور بمنزلہ اس کی اولاد کے ہو تو پھر تمہاری شامت اعمال پر تم کو وہ دکھ اور تکالیف کیوں دیتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ جو خدا کے پیارے ہوتے ہیں ان کو دنیا میں دکھ نہیں ہوتا اور وہ ہر ایک قسم کے عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں؛ اللھم اجعلنا منھم۔ پس اگر اس کے پیاروں کو عذاب ہوتا رہے تو پھر کافروں میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ انبیاء پر اگر کوئی واقعہ مصیبت کے رنگ میں آتا ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ ان کے اخلاق کو وہ دنیا پر ظاہر کرے کہ جو ہماری طرف سے آتے ہیں اور ہمارے ہو جاتے ہیں وہ کن اخلاق فاضلہ کے صاحب ہوتے ہیں امام حسین علیہ پر بھی ایسا واقعہ گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایسے واقعات گذرے مگر صبر اور استقلال اور خدا تعالیٰ کی رضاء کو کسطرح مقدم رکھکر تبلایا۔

انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں یا ابتلاء کی حالتیں اور یا انعام کی حالتیں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو۔ اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے اخلاق کمل کرنے تھے اس لئے کچھ حصہ آپ کی زندگی کا مکی ہے اور کچھ مدنی۔ مکہ کے دشمنوں کی بڑی بڑی ایذارسانی پر صبر کا نمونہ دکھایا اور باوجود ان لوگوں کو کمال سختی سے پیش آنے کے پھر بھی آپ ان سے حلم اور بردباری سے پیش آتے رہے اور جو پیغام خدا کی طرف سے لائے تھے اس کی تبلیغ میں کوتاہی نہ کی پھر مدینہ میں جب آپ کو عروج حاصل ہوا اور وہی دشمن گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو ان میں سے اکثروں کو عفو کر دیا۔ باوجود قوت انتقام پانے کے پھر انتقام نہ لیا۔

اب حال میں مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا نمونہ دیکھلو کہ کس قدر صبر اور استقلال سے انہوں نے جان دی ہے۔ ایک شخص کو بار بار جان جانیکا خوف دلایا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی امید دلائی جاتی ہے کہ اگر تو اپنے اعتقاد سے بظاہر توبہ کر دے تو تیری جان نہ لی جاوے گی مگر انہوں نے موت کو قبول کیا۔ اور حق سے روگردانی پسند نہ کی اب دیکھو اور سوچو کہ ان سے کیا کیا تسلی اور اطمینان خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہوگا کہ وہ اس طرح پر دنیا و ما فیہا ویدہ دانستہ لات مارتا ہے اور موت کو اختیار کرتا ہے اگر وہ ذرا بھی توبہ کرتے تو خدا جانے امیر نے کیا کچھ اس کی عزت کرنی تھی مگر انہوں نے خدا کے لئے تمام عزتوں کو خاک میں ملایا اور جان دینی قبول کی کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ آخر دم تک اور سنگساری کے آخری لمحہ تک ان کو مہلت توبہ کی دیجاتی ہے اور وہ خوب جانتے تھے کہ میری بیوی بچے ہیں لاکھہا روپے کی جائداد ہے۔ دوست یار بھی ہیں ان تمام نظاروں کو پیش نظر رکھکر اس آخری موت کی گھڑی میں بھی جان کی پرواہ نہ کی آخر ایک سرور اور لذت کی ہوا ان کے قلب پر چلتی تھی جس کے سامنے یہ تمام فراق کے نظارہ ہیچ تھے۔

اگر ان کو جبراً قتل کر دیا جاتا اور جان کے بچانے کا موقعہ نہ دیا جاتا تو اور بات تھی مجبوراً تو ایک عورت کو بھی انسان قتل کر سکتا ہے مگر ان کو بار بار موقعہ دیا گیا باوجود اس مہلت ملنے کے پھر موت اختیار کرنی بڑے ایمان کو چاہتی ہے اولیاء اللہ کی ایک خصلت ہوتی ہے کہ وہ موت کو پسند کرتے ہیں۔ سو انہوں نے ظاہر کی۔

کارآمد احمدی ہمارے کام کا وہ انسان ہو سکتا ہے جبکہ ایک مدت اور کم از کم ایکسال ہماری مجلس میں رہے اور تمام ضروری امور کو سمجھ لیوے اور ہم اطمینان پا جاویں کہ تہذیب نفس اسے حاصل ہو گئی ہے تب وہ بطور مبشر وغیرہ کے یورپ وغیرہ ممالک میں جا سکتا ہے مگر تہذیب نفس مشکل مرحلہ ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنا آسان مگر یہ مشکل۔ دینی تعلیم کے لئے بہت علوم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اطہارۂ قلب اور شے ہے۔ خدا ایک نور جب دل میں پیدا کر دیتا ہے تو اس سے علوم خود حاصل ہوتے جاتے ہیں۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دربارہ امداد مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے

اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالتیں ہیں یہاں تک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے۔ لیکن جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبد اللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے۔ اس خدا کا یہ صریح منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں جیسا کہ میں نے کشفی حالتیں واقعہ شہادۃ مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی۔ * اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائمقام پیدا کر دیگا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس خواب کی تعبیر ظاہر ہو جاوے گی۔ مگر ابھی تک یہ حال ہے کہ اگر میں ایک تھوڑی سی بات بھی اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے جماعت کے آگے پیش کرتا ہوں تو ساتھ ہی میرے دل میں خیال آتا ہے کہ مبادا اس بات سے کسی کو ابتلا پیش نہ آوے۔ اب ایک ضروری بات جو اپنی جماعت

---

* اس سے پہلے ایک صریح وحی صاحبزادہ مولوی محمد عبد اللطیف صاحب مرحوم کی نسبت ہوئی تھی جبکہ وہ زندہ تھے بلکہ وہ قادیان ہی میں موجود تھے اور یہ وحی الٰہی میگزین انگریزی ماہ فروری ۱۹۰۳ء میں اور الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء اور البدر ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء کالم ۲ میں شائع ہو چکی ہے جو مولوی صاحب کے بارے میں ہے اور وہ یہ ہے "قتل خیبۃ وزید ھیبۃ" یعنی ایسی حالت میں مارا گیا کہ اس کی بات کو کسی نے نہ سنا اور اس کا مارا جانا ایک ہیبت ناک تھا۔ یعنی لوگوں کو بہت ہیبت ناک معلوم ہوا اور اس کا بڑا اثر دلوں پر ہوا۔ منہ

کے آگے پیش کرنا چاہتا ہون یہ ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ لنگرخانہ کے لئے جسقدر میری جماعت وقتاً فوقتاً مدد کرتی رہتی ہے وہ قابل تعریف ہے ہان اس مدد مین پنجاب نے بہت حصہ لیا ہوا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ پنجاب کے لوگ اکثر میرے پاس آتے جاتے ہین اور اگر دلون مین غفلت کی وجہ کوئی سختی آجائے تو صحبت اور پے در پے ملاقات کے اثر سے وہ سختی بہت جلد دور ہوتی رہتی ہے اس لئے پنجاب کے لوگ خاص کر بعض افراد ان کے محبت اور صدق اور اخلاص مین ترقی کرتے جاتے ہین اور اسی وجہ سے ہر ایک ضرورت کے وقت وہ بڑی سرگرمی دکھلاتے ہین اور سچی اطاعت کے آثار ان سے ظاہر ہوتے ہین اور یہ ملک دوسرے ملکون سے نسبتاً کچھ نرم دل بھی ہے باایہمہ انصاف سے دور ہوگا اگر مین تمام دور کے مریدون کو ایسے ہی سمجھ لون کہ وہ ابھی اخلاص اور سرگرمی سے کچھ حصہ نہین رکھتے کیونکہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب جس نے جانثاری کا نمونہ دکھلایا وہ بھی تو دور کی زمین کا رہنے والا تھا جس کے صدق اور وفا اور اخلاص اور استقامت کے آگے پنجاب کے بڑے بڑے مخلصون کو بھی شرمندہ ہونا پڑتا ہے کہ وہ ایک شخص تھا کہ ہم سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے بڑھ گیا اسیطرح بعض دور دراز ملک کے مخلص بڑی بڑی خدمات مالی کر چکے ہین اور ان کے صدق و وفا مین کبھی فتور نہ آیا جیسا کہ اخویم سیٹھ عبدالرحمن صاحب تاجر مدراس اور چند ایسے اور دوست۔ لیکن کثرت تعداد کے لحاظ سے پنجاب کو مقدم رکھا گیا ہے کیونکہ پنجاب مین ہر ایک طبقہ کے آدمی خدمت دینی سے بہت حصہ لیتے ہین اور دور کے اکثر لوگ اگرچہ ہمارے سلسلہ مین داخل تو ہین مگر بوجہ اس کے کہ ان کو صحبت کم نصیب ہوتی ہے ان کے دل بکلی دنیا کے گند سے صاف نہین ہین۔ امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آخرکار وہ گند سے صاف ہو جائین گے اور یا خدا تعالےٰ ان کو اس پاک سلسلہ سے کاٹ دیگا اور ایک مردار کی طرح مرینگے۔ بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگون کو اپنے دام مین لے لیتی ہے اور یہ اسی مین مرتے ہین نادان کہتا ہے کہ مین کیونکر دنیا کو چھوڑ دین اور یہ غلطی انسان کو نہین چھوڑتی جب تک اس کو بے ایمان کر کے ہلاک کرے۔ اے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبون سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے۔ اور جس عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریون سے ایک شیطان بنجاتا ہے اس عیال کے لئے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اس لئے کہ خدا تیری پناہ مین نہین کیونکہ تو پارسا نہین۔ خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے سو تو بے وقت مریگا اور عیال کو تباہی مین ڈالیگا۔ لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا اور اس کے مرنے کے بعد بھی وہ تباہ نہین ہونگے جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہین وہ اگرچہ ہزارون کوس پر بھی ہین تاہم ہمیشہ مجھے لکھتے رہتے ہین اور دعائین کراتے رہتے ہین کہ خدا تعالےٰ انہین موقعہ دے تا وہ برکات صحبت حاصل کرین مگر افسوس کہ بعض ایسے ہین کہ مین دیکھتا ہون کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گذر جاتے ہین اور ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہین آتا۔ اس سے مین سمجھتا ہون کہ ان کے دل مر گئے ہین اور ان کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جذام ہے مین تو بہت دعا کرتا ہون کہ میری سب جماعت ان لوگون مین ہو جائے جو خدا تعالےٰ سے ڈرتے ہین اور نماز پر قائم رہتے ہین اور رات کو اٹھکر زمین پر گرتے ہین اور روتے ہین اور خدا کے فرائض کو ضائع نہین کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہین ہین اور مین امید رکھتا ہون کہ یہ میری دعائین خدا تعالیٰ قبول کریگا اور مجھے دکھائیگا کہ اپنے پیچھے مین ایسے لوگون کو چھوڑتا ہون لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہین اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہین اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہین ہے مین اور میرا خدا ان سے بیزار ہین۔ مین بہت خوش ہونگا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر دین کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونے سے لوگون کو خدا یاد آوے اور جو تقوی اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہون اور جنھون نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھکر اور یہ کہکر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھرون مین جاکر ایسے مفاسد مین مشغول ہو جاتے ہین کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلون مین ہوتی ہے نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھون سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہین اور وہ اس چوہے کی طرح ہین جو تاریکی مین ہی پرورش پاتا ہے اور اسی مین رہتا اور اسی مین مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ سے کاٹے گئے ہین وہ عبث کہتے ہین کہ ہم اس جماعت مین داخل ہین کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہین سمجھے جاتے جو شخص میری اس وصیت کو نہین مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جاوے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینکدے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو اور اپنی تمام خود روی کو الوداع کہکر میرے پیچھے ہو مین اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہون جو ایسی جگہ سے الگ نہین ہوتا جہان مردار پھینکا جاتا ہے اور جہان گلی سڑی مردون کی لاشین ہوتی ہین۔ کیا مین اس بات کا محتاج ہون کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہون اور اسطرح دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دین اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کریگا جو صدق و وفا مین ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیکدل لوگ میری طرف دوڑتے ہین کوئی نہین جو آسمانی کشش کو روک سکے۔ بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہین۔ شاید ان کے دلون مین یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتین اور رسالتین سب انسانی مکر ہین اور اتفاقی طور پر شہرتین اور قبولیتین ہو جاتی ہین۔ اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہین اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہین جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہین سکتا۔ لعنتی ہین ایسے دل اور ملعون ہین ایسی طبیعتین خدا ان کو ذلت سے ماریگا کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہین۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہین وہ جہنمی زندگی کے دن گذارتے ہین اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصہ مین کچھ نہین ۔

اب مختصر کلام یہ ہے کہ علاوہ لنگرخانہ اور میگزین کے جو انگریزی اور اردو مین نکلتا ہے جس کے لئے اکثر دوستون نے سرگرمی ظاہر کی ہے ایک مدرسہ بھی قادیان مین کھولا گیا ہے اس سے یہ فائدہ ہے کہ نوعمر بچے ایکطرف تو تعلیم پاتے ہین اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولون سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہین اس طرح بہت آسانی سے ایک جماعت طیار ہو جاتی ہے بلکہ بسا اوقات ان کے ماں باپ بھی اس سلسلہ مین داخل ہو جاتے ہین لیکن ان دنون مین ہمارا یہ مدرسہ بڑی مشکلات مین پڑا ہوا ہے اور باوجودیکہ محبی عزیزی اخویم نواب محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ اپنے پاس سے اسی روپیہ ماہوار دیکر اس مدرسہ کی مدد کرتے ہین مگر پھر بھی استادون کی تنخواہین ماہ بماہ ادا نہین ہو سکتین صدہا روپیہ قرضہ سر پر رہتا ہے علاوہ اس کے مدرسہ کے متعلق کئی عمارتین ضروری ہین جو ابتک طیار نہین ہو سکین۔ یہ غم علاوہ اور غمون کے میری جان کو کھا رہا ہے اس کی بابت مین نے بہت سوچا کہ کیا کرون آخر یہ تدبیر میرے خیال مین آئی کہ مین اس وقت اپنی جماعت کے مخلصون کو بڑے زور کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دلاؤن کہ اگر وہ [illegible] پوری توجہ سے اس مدرسہ کے لئے کوئی ماہواری چندہ مقرر کرین تو چاہئے کہ ہر ایک ان مین سے ایک مستحکم عہد کے ساتھ کچھ مقرر کرے جس کے ادا کرنے سے وہ ہرگز تخلف نکرے مگر کسی مجبوری سے جو قضا و قدر سے واقع ہو اور جو صاحب ایسا نکر سکین ان کے لئے بالضرورۃ یہ تجویز سوچی گئی ہے کہ جو کچھ وہ لنگرخانہ کے لئے بھیجتے ہین اس کا چہارم حصہ براہ راست مدرسہ کے لئے نواب صاحب موصوف کے نام بھیجدین لنگرخانہ مین شامل کرکے ہرگز نہ بھیجین۔ بلکہ علیحدہ منی آرڈر کراکر بھیجین۔ اگرچہ لنگرخانہ کا فکر ہر روز مجھے کرنا پڑتا ہے اور اس کا غم براہ راست میری طرف آتا ہے اور میری اوقات کو مشوش کرتا ہے۔ لیکن یہ غم بھی مجھ سے دیکھا نہین جاتا اس لئے مین لکھتا ہون کہ

اور ان کے دلون کو کھولدیگا۔ اب مین اسی قدر پر بس کرتا ہون اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہون کہ جو مضامین مین نے پیش کیا ہے میری جماعت کو اس کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کے مالون مین برکت ڈالے اور ان کا مددگار ہو اور ان کے دلون کو کھولدے آمین ثم آمین والسلام علی من اتبع الہدیٰ

الراقم میرزا غلام احمد ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء

نوٹ ۔ مدرسہ کے متعلق تمام زرچندہ بنام خانصاحب نواب محمد علی خان صاحب ڈائرکٹر مدرسہ آنا چاہئے اور تعلیم الطلباء کے متعلق تمام خط و کتابت مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام سے ہونی چاہئے۔

وفات - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دختر جس کی ولادت مطابق الہام جنوری ۱۹۰۳ء میں ہوئی تھی - ۲۶ نومبر ۱۹۰۳ء کو بوقت ۲ بجے شب اس دار فانی سے رحلت فرما گئی - انا للہ وانا الیہ راجعون

مراسلات

زندہ جاوید امام

مولوی امام الدین اہل قرآن و ممبر مجلس تعلیم القرآن و خادم کتاب المبین نے کتاب زندہ جاوید امام مشتمل اعتقادات ذیل مرتب کرکے اہل قرآن کی تصانیف میں ایک تصنیف کا اضافہ فرمایا ہے۔

اول — امام کا پاک لفظ صرف انبیاء علیہ السلام کے لئے محفوظ تھا اب ہر کس و ناکس پر بولا جاتا ہے۔

دوم — مولوی ملا لوگ جو امامت کا کام کرتے ہیں اور زمانہ سلف کے علمائے اسلام اور بادشاہان عالی جاہ جنہا دات کرتے اور کتاب الحیل بناتے اور صوفیا جنکی بدولت اسلام کو سخت ضعف پہونچا - امام کے پاک لفظ کے مستحق نہیں ہیں۔

سوم — بفحوائے حدیث "ترکت فیکم واعظین صامتًا وناطقًا الصامت الموت والناطق القرآن" اور بموجب اقوال حضرۃ عمر و حضرۃ عبد اللہ بن عمر وغیرہ قرآن امام ہے

چہارم — بفحوائے آیت ومن قبلہ کتاب موسٰی امامًا ورحمۃً جو سورہ ہود و نیز احقاف میں ہے توراۃ اور قرآن امام ہے

پنجم — منتخب اللغات اور منتہی الارب کے رو سے آسمانی کتاب اور قرآن امام ہے

ششم — امام میں بارہ اوصاف مندرجہ زندہ جاوید امام ہونے چاہئیں جو قرآن میں موجود ہیں۔

پہلی تین اعتقادات دیباچہ میں درج ہیں اور باقی عقائد ایک دوسرے اور بڑا حفش کو بمد مقابل بناکر بطور ناول کے زیب رقم فرمائے گئے ہیں - بڑا حفش سے میرا مطلب صرف یہ ہے کہ سائل بڑا حفش تھا جیسا کہ سطور ذیل سے واضح ہوگا۔

افسوس ہے کہ مولویصاحب - اہل تصانیف کے زمرہ میں شامل ہوکر ایسی تصنیف پیش کرتے ہیں جو بشمار نقائص اور اعتراضات سے مملو ہے مثلاً

(۱) پہلے عقیدہ کو چھٹا عقیدہ رد کرتا ہے اگر امام کا لفظ صرف انبیاء کے لئے تھا تو کتاب موسٰی کو کیوں امام کہا گیا۔

(۲) پہلے عقیدہ کی پانچواں عقیدہ تردید کرتا ہے کیونکہ لغت میں امام بمعنے پیش نماز - مقتدا - راہ - مصلح - برپا دارند - خلیفہ - امیر لشکر - دلیل راہ نما - وغیرہ بھی لکھا ہے ملاحظہ ہو منتہی الارب مستدلہ مولویصاحب

(۳) پہلا عقیدہ بدیہیات کے خلاف ہے کیونکہ امام کا لفظ آجکل بھی لوگوں نے اپنے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ گذشتہ تیرہ سو برس میں ہر ایک فن اور ہر ایک ملت کے بیشمار لوگوں کے واسطے یہ لفظ تجویز کیا گیا۔

(۴) پہلا عقیدہ قرآن کے برخلاف ہے - قرآن میں انبیاء شہدا، صالحین - اور صدیقین کو منعم علیہم لکھا ہے اور عوام و خواص کو اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کی ترغیب دی گئی ہے اور نیز واجعلنا للمتقین امامًا کی دعا کے لئے حکم دیا گیا ہے اگر امام کا لفظ صرف انبیاء کے لئے محفوظ تھا تو عوام و خواص کو ان دعاؤں کی اٹکل سکھلانے کی کیا ضرورت تھی -

(۵) دوسرا عقیدہ بدیہی البطلان ہے - گذشتہ علمائے اسلام اور شاہان عالی مقام اور صوفیا کے حق میں مولویصاحب نے جو کچھ درازلسانی کی ہے اس کی پاداش اپنے وقت پر بھگتیں گے لیکن کوئی شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل ہوگی کبھی صوفیا کے فرقہ کو ضعف اسلام کا باعث اور گذشتہ علمائے اسلام اور شاہان عالی مقام کو امام کے لفظ کا غیر مستحق قرار نہیں دے گا - رسول خدا صلعم نے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل سے مشابہ قرار دیا ہے اور ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے اور یہ پیشگوئی پوری ہوتی رہی اور ہو رہی ہے - اور ایسا ہی قرآن ..... کا منشاء معلوم ہوتا ہے کما قال اللہ تعالٰی "للناس امامًا - للمتقین امامًا - کل اناس بامامہم وجعلناہم ائمۃ یہدون بامرنا - جعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا - ونجعلہم ائمۃ - فاسئلوا اہل الذکر - اولی الامر - وغیرہ بیسیوں آیات موجود ہیں

(۶) تیسرے عقیدہ کا ماخذ جو مولویصاحب نے ظاہر فرمایا ہے وہ مولوی صاحب کو اہل قرآن کے زمرہ سے خارج کرتا ہے اور مولویصاحب اپنی لکھی ہوئی الفاظ کے مستحق نہیں رہتے۔

(۷) چوتھے عقیدہ کا ایک جزو کہ قرآن امام ہے آیات مستدلہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا - آیات مستدلہ سے صرف توراۃ کا امام ہونا مترشح ہوتا ہے۔

(۸) چھٹے عقیدہ کے واسطے یہ ثابت کرنا نہایت ضروری تھا جو نہیں کیا گیا کہ امام کے لئے بارہ صفات جو درج کتاب کئے گئے ہیں فلاں آیت کے رو سے ضروری ہیں - کیونکہ مولوی صاحب اہل قرآن ہیں۔

(۹) مولویصاحب نے شروع رسالہ میں اسلام کے موجودہ تنزل کو تسلیم کیا اور رسول کریم صلعم کے بعد صرف قرآن کو امام بتلایا ہے - یہ بھی بڑی نادانی کی بات ہے کیونکہ اس پر مندرجہ ذیل اعتراضات ہیں۔

(الف) کیا تنزل کی حالت میں صرف سماوی کتب کافی ہوسکتی ہے -

(ب) اگر ہوسکتی ہے تو اسلام میں درحالیکہ امام (قرآن) موجود تھا تنزل کیوں ہوا۔

(ج) اگر سماوی کتاب کافی ہوسکتی ہے تو کبھی کوئی کتاب کیا بغیر پیغمبر کے نازل ہوئی؟ اور ایک کتاب کے واسطے ایک سے زیادہ پیغمبر کیوں مبعوث ہوئے؟

(۱۰) مولیصاحب کا دعوٰے تو یہ ہے کہ قرآن کے بغیر کوئی شخص امام کے لفظ کا مستحق نہیں ہے اور اپنا نام تبدیل نہیں فرمایا لم تقولون ما لا تفعلون - (کیونکہ آپکا نام امام الدین ہے)

میں امید کرتا ہوں کہ مولویصاحب رسالہ زندہ جاوید امام کے زندہ رکھنے کے لئے اور سعدی مرحوم کے شعر

نگفتہ ندارد کسے با تو کار - ولے چون بگفتی دلیلش بیار

پر عمل کرکے مندرجہ بالا اور دیگر ہمچو قسم سوالات کا جواب بھی قلمبند فرماکر شامل زندہ جاوید امام کردیویں گے - اور آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا کو جو مولویصاحب کے رسالہ کے زیب عنوان ہے مدنظر رکھیں گے فقط باقی جواب آنے پر۔

احمد دین از گوجرانوالہ -

۲۱ نومبر ۱۹۰۳ء

اہل حدیث کی غلط بیانی

اہل حدیث اپنے ۲۰ نومبر کے اشتہار میں لکہتا ہے کہ عدالت کے نقیب نے مرزا صاحب کو آواز دی - اگرچہ ہمارے نزدیک کوئی بعید بات نہیں ہے کہ عدالت جب کسی کو حاضری کے لئے بلانا چاہے تو اس شخص کا نام لیکر اسے پکارا جاوے اور نہ قرآن اور حدیث میں ایسے امور کو ایک امام کی شان کے خلاف لکھا ہے بلکہ اولی الامر کی طاعت کا حکم ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے مگر جو واقعہ اہل حدیث نے لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے حضرت مرزا صاحب پہلے سے ہی عدالت کے کمرے میں موجود تھے اور عدالت نے اُن کو دیکھکر فرمایا کہ مرزا صاحب تو تشریف لائے ہوئے ہیں مولوی کرم دین کو بلایا جاوے - چنانچہ مولوی کرم دین صاحب نقیب کے ذریعہ سے بلائے گئے تھے۔

حضرت مسیح موعود کی دعا سے ایک مُردہ کا زندہ ہونا

۱۲ نومبر کو جو مقدمہ کرم دین صاحب کی طرف سے حضرۃ اقدس اور حکیم فضل دین صاحب کے نام دائر تھا اس دن حکیم فضل دین صاحب بہت سخت بیمار تھے اور کوئی امید اُن کے زیست کی نہ تھی - از روئے علم طب کے کوئی علامت ایسی موجود نہ تھی کہ جس کے ذریعے سے ان کی آئندہ زندگی وہم و خیال میں گذر سکتی - ایسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہم ان کے لئے دعا کریں گے - چنانچہ حکیم صاحب کو ڈاکٹر کے سرٹیفکٹ پر قادیان واپس روانہ کیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی دعا سے اب وہ صحیح وسالم وتندرست ہین اور اپنے کاروبار کو سرانجام دے رہے ہین۔ یہ ہے احیاء موتا کہ جس سے اکثر مشرک پسند طبائع نے دہوکا کھاکر حضرۃ مسیح ناصری کو خدا بنایا +

تذکرۃ الشہادتین اردو ورسالہ عربی

معہ

رسالہ علامات المقربین بزبان عربی

یہ دونون کتابین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام چھپکر شائع ہوچکی ہین کل مجموعہ ۱۲۰ صفحہ پر ہے اور بقیمت ... حکیم فضلدین صاحب سے ملسکتا ہے حضرۃ اقدس کا منشاء ہے کہ اس کی اشاعت کثرت سے ہو اور اس لئے ہمارے نزدیک یہ امر بہت مناسب ہوگا کہ اگر کوئی وسعت اصحاب اس کے چند نسخہ خرید کر اشاعت کی غرض سے تقسیم کرنا چاہین تو یکشمت خریدارون کو کتاب [illegible] قیمت [illegible] +

پیر [illegible] کی سرقہ کی رپورٹ

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۴۴ جلد ۲ مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۳ء

(۱) حضرۃ حکیم الامت نے مولوی الہی بخش صاحب کا یہ پیغام مشترکہ "پیرون کے پھندے مین نہ آنا" [illegible] کہ پیر کے جا [illegible] [illegible] بنانا ... مولوی الہی بخش صاحب جواب [illegible] [illegible] لفظی کا اقرار کر لیا کہ پیر سے مراد میری پیر ضلالت ہے گویا اپنے کلام کو [illegible] [illegible] لیا۔ اور پھر [illegible] کس [illegible] کیا گیا۔ پیر کا لفظ عام ہے۔ مولوی صاحب نے [illegible] کے فرمانے پر اپنی لاگری دیدی کہ پیر نہین بلکہ پیر ضلالت کہنا [illegible] پھر کہتے ہین تعریف کے لئے جامع مانع کا لفظ ہونا ہے کہ نہ کے لئے۔ اجی مہربان! تعریف بھی دو قسم کی ہے جس مین [illegible] ایک تعریف لفظی ہے اور ... سے مراد بھی مایراد من اللفظ ہے پس یہ دونون مترادف ہین۔ ایک کا اطلاق دوسرے پر صحیح دوسرے پیر کے لغوی معنی تو آپنے بھی نہین کئے اصطلاحی مراد لئے ہین۔ جو ضمن تعریف مین داخل ہین (۲) آیت اکملت لکم دینکم سے دین تو بیشک کامل ہوچکا ہے۔ مگر دو باتین تکمیل ہدایت جو ہوچکی۔ اور تکمیل اشاعت جو مسیح موعود کے زمانے مین مقدر تھی کیونکہ اس وقت اس کے وسائل بہم پہونچ گئے ہین اور تکمیل اشاعت (سیدنا) احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا "غلام" (علیہ السلام) ہی کرے۔ جب ہی رسول کریم خاتم الانبیاء کی عزت برقرار رہ سکتی ہے ورنہ کسی اور نبی سے (جو فیض یافتہ ختم الرسل نہ ہو) ہونے پر تو آنحضرۃ کی سخت توہین ہے اور اکملت کو بٹا۔ اور یہ تو آپ بھی مانتے ہونگے کہ تکمیل اشاعت زمانہ رسالت پناہی مین کما ینبغی نہین ہوئی اور جس نے کثرت سے آج کیڑون کی طرح مذاہب نے خروج کیا ہے نہ یہ کثرت اُس وقت تھی۔ ورنہ بتاؤ امریکہ وغیرہ بلاد قصی مین اس کی تکمیل کا ثبوت حکیم الامت نے لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ سے استدلال بالا دے یون فرمایا کہ جب بت پرستون کے بتون کو گالی دینا ممنوع ہے تو غلام احمد کو دینا بطریق اولی ممنوع ہوا۔ آپ ... فیسبو اللہ عدوا بغیر علم کو ساتھ ملاکر کچھ کا کچھ فرمایا اور غلام احمد کو معبود ٹھہرا رہے ہین۔ حالانکہ یہ بھی ایک فریق ... کیا ایک آیت سے بہت سے نتیجے نہین نکل سکتے +

(۳) پھر کچھ الفاظ جمع کئے ہین۔ کہ یہ مسیح موعود نے حضرت عیسیٰ کے حق مین بولے۔ حالانکہ حضرۃ اقدس نے وہ نہین فرمائے۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین افراط وتفریط سے کام لینے والون نے عقائد نقل کئے ہین و ناقل الکفر لیس بکافر۔ یہ کچھ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت حضرۃ امام الزمان نے لکھا ہے وہ مرزیدون انجیل واقوال بائبل کی بنا پر ہے ... الیاس استدبار ... کی بابت ان لوگون کا عقیدہ ہین گویا ان کی غلطی کو ظاہر کر رہا ہے۔ مثلاً اگر کہین لکھا ہے کہ یسوع مسیح نے فاحشہ سے بدن کو چھوا۔ تو یہ غلط نہین کیونکہ انجیل مین ایسا ہی لکھا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ یہ قصہ ہی غلط ہے مگر ہم انجیل کے ماننے والون پر حجت تو قائم کرسکتے ہین کہ دیکھو تمہاری خدا کی یہ افعال ہین اب یا تو ان اناجیل کو محرف قرار دین۔ یا یسوع کی خدائی سے انکار کرین۔ ایک بات نہ تو ہرگز ہو سکتی۔ ... یسوع کے حق مین کھانے پینے کی ... کہ آپ تمام دہی قرار دیتے ہین۔

دوئم یہ الزامی جواب ہے ... ملتا الدین ... علی کی نسبت ... حوالے بروت ... چنانچہ ایڈیٹر شحنہ ہند ... اللہ تعالی کو آسمانی باپ کہنے ... اور اسے مرزا یون کا خدا قرار دیکر گالیان دیتے ہین حالانکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ عیسائیون کا کوئی دوسرا خدا نہین بلکہ وہی ہے جو ہمارا تمہارا دونون کا ہے۔ پھر کیا اس کو مسخرا۔ نادان۔ کم فہم۔ بزدل لکھنا کفر نہین تو اور کیا ہے؟ اور جس بات کو دوسرے [illegible] عیب جانتا ہے اُسے خود ہی کر کے دکھایا۔

(۴) حضرۃ مرزا صاحب کی نسبت لکھتا ہے کہ روح اللہ [illegible] کا خطاب کیون نہین اختیار کرتے۔ اسے شاید یہ معلوم نہین کہ یہ خطاب مسیح کو صرف یہودیون کے اعتراض کے دفع کے لئے خدا تعالیٰ نے مرحمت فرمایا۔ کہ وہ باپ کے نہونے کے سبب عیسیٰ علیہ السلام مین (عیاذاً باللہ) شیطانی روح بتاتے تھے اللہ تعالیٰ نے روح کا خطاب دیکر وعدہ "ومطہرک" کو پورا کیا آیا خیال شریف مین +

(۵) حج کے لئے بار بار اعتراض کرنا شرافت سے بعید ہے جب من استطاع الیہ سبیلا پر آپ کا بھی ایمان ہے کئی قسم کے موانعات ہین جنکو تم لوگ نہین سمجھ سکتے تو نہ سمجھو۔ یہ عبادت تو محض اللہ تعالیٰ کی ہے انسان کا اس مین کیا دخل اور اعتراض کرنیکا کیا حق۔ فتح رہا سے مراد پنجاب اور حج سے قومی اصلاح وکسر صلیب مقصود ہے جو مسیح موعود کا سب سے اہم فرض ہے۔ پہلے اس سے فراغت ضروری ہے۔ تیرا اعتراض جب تک حضور علیہ الصلوۃ والسلام زندہ ہین فضول ہے + سلہ

(۶) پہلے اپنا مجدد السنہ مشرقیہ ہونا تو ثابت کرلو پھر یہ شاگردی کی استدعا بھی کرلینا۔ آپ اپنی تجدید کا رنگ ایڈیٹر وگزٹ شاہجہان پور مین دکھیں +

(۷) کب حضرت اقدس نے فرمایا مین ناقص نبی ہون اور خاتم النبیین سے کامل نبوت کا خاتمہ ہوا۔ آپ تو اپنے تئین ظلی نبی فرماتے ہین جو اپنی ذات مین کامل کل ہے ... [illegible] ... ہوتا ہے کہ باب خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے کوئی نبی نہین آسکتا یہی سے ... خاتم الخلفاء کہ اب کوئی خلیفہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ... مسیح موعود کے نہین آسکتا۔ آپ کا وہ اعتراض بھی گنا کو خورد ہو گیا ... یبعث لہذا الامۃ علی راس کل مائۃ سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ ... کے بعد کوئی مجدد نہ ہوگا۔ پھر یہ اعتراض کیا ... دوسرے ناقص تھے ... حضرت محمد رسول اللہ ... ناقص تھے۔ صاحب ... اپنے زمانے ... کامل ہوتا ہے۔ حضرۃ اقدس کی ... کا کمال ختم ہو چکا ... بعد ان کی مہر کے بغیر کوئی مجدد نہ ہوگا۔ پھر ایک اور اعتراض ہے کہ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض مین رسولون کی فضیلت کا ذکر ہے نہ کہ مجددین کی فضیلت کا۔ ای جناب مجدد بھی تو مثیل انبیاء ہی ہیں ہین کیا مشبہ اور مشبہ بہ ایک حکم مین برابر نہین ہو سکتے اور حدیث مذکورہ بالا ان اللہ یبعث مین ... اگر مسیح موعود کا پتہ نہین ملتا تو کیا دوسری حدیثین نظر سے نہین گذرین بالفرض اگر اسی حدیث سے ثبوت بنا ہو تو بھی کچھ کم مشکل نہین اس مجدد مائتہ ... کے خطاب بلحاظ مختلف خدمات کے مختلف ہین۔ کیونکہ آجکل صلیب کا زور ہے اس لئے کسر صلیب ضروری ...

سلہ اور احمد حسن صاحب نے آج تک خود بھی حج نہین کیا اور نہ ان کو والد متوفی کو نصیب ہوا پھر خدا جانے مرزا صاحب پر کیون اعتراض ہے اکبر مقتاً عند اللہ،

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

حضرت ام المومنین علیہا السلام کی طبیعت چند دن ناساز رہی مگر اب بفضل خدا آرام ہے۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی طبیعت ناحال ناساز ہے ایک دو دن کے لئے صحت ہوکر پھر بیماری عود کر آتی ہے آجکل اگرچہ آپکو مرض سے آرام ہے مگر نکاہت غایت درجہ کی ہے جس سے آپ شامل جماعت نہین ہو سکتے۔

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہین مگر ضعف اور کمزوری ابھی تک آپکے لاحق حال ہے

مولانا محمد احسن صاحب امروہی آجکل امامت نماز کی خدمت بجا لاتے ہین اور مخالفین کے رسائل کے جواب تحریر کرنے مین مصروف ہین

مقدمہ کے مزید حالات۔ حکیم فضل دین صاحب حاضری عدالت سے ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ پر ایکماہ کے لئے معذور قرار دے گئے مولوی کرم دین کی شہادت استغاثہ مین مولوی مفتی عبد اللہ ٹونکی صاحب ... مولوی اصغر علی صاحب ... اور عبد اللہ ... صاحب ... کال ... صاحب شائق اور ... شیخ عبد اللہ صاحب ... کو بلایا تھا مگر بہ سبب حاضر نہ ہونے ... اس لئے کرم دین صاحب کی طرف سے مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ اور اللہ دتا صاحب ... اور میان عبد السبحان مقیم ... بیانات شہادت مین گذرے - ۱۴ لغایت ۱۶ نومبر کو صرف مولوی کرم دین صاحب اور ایک گواہ ملک تاج الدین صاحب پر جرح ہوئی باقی گواہون پر جرح باقی ہے

ہفتہ مختمہ ۳۰ نومبر تک ذیل کے خاص اصحاب قادیان مین تشریف لائے۔ بابو غلام غوث صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ افریقہ یوگنڈا ریلوے سے - محمد علی خان صاحب ساکن شاہ جہانپور راول پنڈی سے - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور سے بابو خیر الدین صاحب گارڈ کوہاٹ سے - جناب عبد الغنی صاحب پٹیالہ سے - میان مددخان صاحب کشمیر سے +

قادیان - مین موسمی بخار ابھی تک ہے مگر بہ نسبت سابق کے اب کچھ آرام ہے +

(اپنی نسبت)

میری طبیعت الحمد للہ کہ بہ نسبت پیشتر کے اب رو بصحت ہے مگر تاہم ضعف اس قدر ہے کہ فرائض منصبی کو بجا لانے سے قاصر ہون +

محمد افضل

عالم اخبار

ہفتہ مختمہ ۱۴ نومبر کو طاعون سے ہندوستان مین ۱۰۳۶۰ فوتیان ہوئین -

ولایت کے اخبارون نے یہ افواہ مشہور کی ہے کہ امیر کابل ہندوستان مین تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہین +

قلمرو پٹیالہ مین ایک نئی کان کوئلہ کی معلوم کی گئی ہے کہ جس کا کوئلہ بہت اعلیٰ قسم کا پایا گیا ہے حرارت اس کی بہت تیز ہے اور شملہ سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر مقام وادی چھپانا مین معلوم ہوئی ہے۔

بھوانی - ایک قصبہ ضلع حصار مین تھا جو کپڑے اور اناج کی اچھی منڈی تھی مگر طاعون نے دو ڈیڑھ ماہ سے اسے تباہ کر دیا ہے۔

امرتسر مین طاعون روز بروز ترقی پر ہے اور لوگ حیران و پریشان ہین حیرانی و پریشانی سے کیا ہوتا ہے خدا سے صلح کرین تقویٰ و طہارت اختیار کرین اور خدائی طرف سے جو منادی آتا ہے اس کی ہدایت پر عمل کرین خدا فضل کرے گا۔

تجویز درپیش ہے کہ ہندوستان اور یورپ کے مابین سلسلہ خبر رسانی تار برقی کا قائم کیا جاوے اس کا مغربی سٹیشن اٹلی مین بنایا جائے گا اور ہندوستان مین بمبئی یا اس کے قریب کوئی سٹیشن خبرین وصول کرنے والا ہوگا +

روس مین مجرمون کو بنفشی رنگ کی روشنی مین رکھنے سے جنون کا مرض ہوگیا تھا لیکن سرخ اور نیلگون رنگ کی روشنی سے یہ مرض دور ہو جاتا ہے۔

ہانگ کانگ مین تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ حشرات الارض مثل کھٹمل پسو اور مکڑیان وغیرہ بھی طاعون کے پھیلانے کا باعث ہین +

جنوبی ہند کے ایک مقام کالیہ مین طغیانی سے سخت نقصان ہوا ہے ۵ ہزار آدمی بے خانمان ہوگئے ہین اور دس ہزار کے قریب فاقون سے ہلاک ہوگئے ہین پردہ نشین مسلمان عورتون کو سخت مصائب اور مشکلات کا سامنا ہے ان مصیبت زدون کے لئے چندہ وغیرہ کی تجاویز درپیش ہین اور اسی قسم کی طغیانی اور مقامات مین بھی ہوئی ہے جس سے بہت نقصان ہوا ہے۔

پیرس مین ایک نئی ایجاد ہوئی ہے جس سے عکسی تصویر قدرتی رنگون مین اتر سکے گی +

گوجرانوالہ مین پھر طاعون کا زور سنا جاتا ہے +

بلگیریا مین عورتون پر یہ ظلم روا رکھا جاتا ہے کہ وہان کی رسوم کے مطابق دلہن کو ایکماہ تک خاموش رہنا پڑتا ہے۔ اگر وہ اس عرصہ مین کلام کرے تو سزا ملتی ہے صرف شوہر کے بلانے پر جواب دے سکتی ہے - جب یہ رسم توڑنے کا دن آتا ہے تو خاوند کچھ تحفہ دلہن کو لاکر دیتا ہے اور پھر وہ عام طور پر بات چیت کرتی ہے +

اہل چین نے تجربہ کیا ہے کہ اگر چاء کے صندوق مین مردہ کی لاش سنبھال کر رکھی جاوے تو کئی سالون تک خراب نہین ہوتی +

(یوگندر پال آریہ کی ضمانت)

پیسہ اخبار نے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جالندھر مین پنڈت سوامی یوگندر پال نے خالی بحث مباحثہ پر ہی قناعت نہ کی بلکہ اتوار پچھلے کو لیکچر دینے وقت مجمع عام مین دین اسلام اور اس کے بانی کے متعلق کچھ سخت سست الفاظ استعمال کیے جس سے ہندو مسلمانون مین بگاڑ کا اندیشہ تھا اور مزید برآن دوسرے دن ایک اعلان مشتہر کیا کہ اس شام کو مذہب اسلام کی قلعی کھولی جاویگی نتیجہ یہ ہوا کہ سوامی صاحب کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا اور سوامی جی فی الحال ایکہزار روپے کی ضمانت پر ہین - اگلے ہفتہ ان کو عدالت مین جواب دہی کے لئے حاضر ہونا ہے - یہ وہی یوگندر پال ہے جس نے قادیان کے جلسہ مین منہ مانگا معجزہ دکھانے کا ... تھا اور اب اپنے کرم کا پھل ... رہا ہے +

طاعون کا سب سے زیادہ زور اس وقت صوبجات بمبئی مین ہے جہان ایک ہی ہفتہ مین ایکہزار آدمی تلف ہوئے - پنجاب بنگالہ اضلاع متحدہ ... طاعون آہستہ آہستہ مگر مستقل طور پر ترقی کر رہی ہے +

شہر اور ضلع بنارس مین از سر نو طاعون پھوٹ پڑی ہے لوکل حکام حفظان صحت کی طرف حسب معمول متوجہ ہوگئے ہین۔

دو جہاز کنٹلی اور پنڈاری مین جو ۱۹ کی صبح کو کلکتہ سے روانہ ہوئے مقام بابا پور کے قریب ٹکر ہوئی کنٹلی کو نقصان پہونچا جس کے باعث اسے بندرگاہ کو الٹا لوٹنا پڑا مگر جہاز پنڈاری نے اپنا سفر جاری رکھا +

پیسہ اخبار لکھتا ہے ہم بعض لوگون کا خیال ہے کہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کا صدر مقام ... ہو ... اگرچہ ہونیوالا ہے اور گورنمنٹ کے دفاتر ... ہو ... مدت تک صوبہ کا صدر مقام ہونے کے ... سفاید پوش ... سے پر ہی خوبصورت اور عالیشان اگر دیکھے جائینگے کہ جو بلحاظ اپنے سنگین بازارات اور ... کے تمام ہندوستان پر سبقت رکھتا ہے ... کے نام مین آگرہ کا لفظ باوجود بالکل بے ... موقع ہونے کے ضروری سمجھ کر رکھا گیا ہے۔ اس سے بھی ... ہوتا ہے - بہر حال اگر یہ خیال صحیح ہے ... گورنمنٹ کی یہ حرکت بہتری کی علامت ... ہوگی +

رسید ... میان عزیز الرحمن صاحب از کوہ منصوری ... ۲ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم (دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد ﷺ کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَحَّحَ لَکُمْ وَقْتَ مَسِیْحِکُمْ وَمَا اَدْرٰکَ

البدر

لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ضوابط
(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی لیجاتی ہے +
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہین دیا جائیگا +
(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہونا ورنہ جواب مین دیر ہوگی +

قیمت
ہندوستان مین سالانہ ۲ روپے
خاص قادیان ۲
ممالک غیر ۳
مضمون نگارون کو مفت روانہ ہوتا ہے

ہانگرآئی پہاڑ قادیان بینی

دوائی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخکو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

جلد ۲

خریدارون کو اطلاع - اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرار اور قیام کا مدار زیادہ تر اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتداءً اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سرگرمی کو شش کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیویں۔ ہم فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانیکی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ تضاد و قدر سے ہر ایک یا جار ہے - منیجر

اس کی برکت اشاعت بہت قلیل اور مطلوبہ تعداد

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
ہم بہ این از دار و دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
جان فدا شد یا جان بدر خواہد شد ان
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آن نماز خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ما ست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ حق اندر راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ز و شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مورد لعن خدا ست
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اندرین دین آمدہ از ما دریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایماۓ بود
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک و از خبر ہائے معاد
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیا ست

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعودؑ بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے +
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار
آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہون گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین - پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہین +

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موُنہ نہین پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا +

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا +

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - دسمبر ۱۹۰۲ء تک اس کو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر کا پرچہ مضمون لیا تھا اس چہاردہم سال کی یادگار مین ہے کہ آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ قادیان سے طلوع ہوا -

www.aaiil.org

ملفوظات حضرة مسیح آخر الزمان

ایمان کی تعریف اور آیات محکمات اور متشابہات کی لطیف اور بر محل تفسیر

گذشتہ اشاعت سے آگے دیکھو صفحہ ۳۷۴

یہ بات نہایت کارآمد اور یاد رکھنے کے لائق تھی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مامور ہو کر آتے ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی یا محدث اور مجدد ان کی نسبت جو پہلی کتابوں میں یا رسولوں کی معرفت پیشگوئیاں کیجاتی ہیں ان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک وہ علامات جو ظاہری طور پر وقوع میں آتی ہیں اور ایک متشابہات جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ پس جن کے دلوں میں زیغ اور کجی ہوتی ہے وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں اور طالب صادق بینات اور محکمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہود اور عیسائیوں کو یہ امر [illegible] چکے ہیں۔ پس مسلمانوں کے اولی الابصار کو چاہیئے کہ ان سے عبرت پکڑیں اور صرف متشابہات پر نظر رکھکر تکذیب میں جلدی نہ کریں اور جو باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کھل جائیں ان سے اپنی ہدایات کے لئے فائدہ اٹھاویں یہ تو ظاہر ہے کہ شک یقین کو رفع نہیں کر سکتا۔ پس پیشگوئیوں کا وہ دوسرا حصہ جو ظاہری طور پر ابھی پورا نہیں ہوا وہ ایک امر مشتبہ ہے کیونکہ ممکن ہے کہ پہلے کی طرح بادہ [illegible] کیفیت وہ حصہ استعارہ یا مجاز کے رنگ میں پورا ہو گیا ہو مگر انتظار کرنیوالا اس غلطی میں پڑا ہو کہ وہ ظاہری طور پر کسی دن پورا ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض احادیث کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں کیونکہ احادیث کے الفاظ وحی متلو کی طرح نہیں اور اکثر احادیث احاد کا مجموعہ ہیں اعتقادی امر تو الگ بات ہے جا ہو اعتقاد کجو مگر واقعی اور حقیقی فیصلہ یہی ہے کہ احاد میں عند العقل امکان تغیر الفاظ ہے چنانچہ ایک ہی حدیث جو مختلف طریقوں اور مختلف راویوں سے پہونچتی ہے اکثر ان کے الفاظ اور ترتیب میں بہت سا فرق ہوتا ہے حالانکہ ایک ہی وقت میں ایک ہی منہ سے نکلی ہے۔ پس صاف سمجھ آتا ہے کہ چونکہ اکثر راویوں کے الفاظ اور طرز بیان جدا جدا ہوتے ہیں اس لئے اختلاف پڑ جاتا ہے اور نیز پیشگوئیوں کے متشابہات کے حصہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض واقعات پیشگوئیوں کے جنکا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اور شخص کے واسطے سے ظاہر ہوں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپکے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے اور آنجناب نے نہ قیصر اور کسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تھا اس لئے عالم وحی میں حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ دھوکہ کھانے والے اسی مقام پر دھوکہ کھاتے ہیں وہ اپنی بدقسمتی سے پیشگوئی کے ہر ایک حصہ کی نسبت یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ظاہری طور پر ضرور پورا ہوگا اور پھر جب وقت آتا ہے اور کوئی مامور من اللہ آتا ہے تو جو جو علامتیں اس کے صدق کی نسبت ظاہر ہو جاتی ہیں ان کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور جو علامتیں ظاہری صورت میں پوری نہ ہوں یا ابھی ان کا وقت نہ آیا ہو ان کو بار بار پیش کرتے ہیں۔ ہلاک شدہ امتیں جنہوں نے سچے نبیوں کو نہیں مانا ان کی ہلاکت کا اصل موجب یہی تھا اپنے زعم میں تو وہ لوگ اپنے تئیں بڑے ہوشیار جانتے رہے ہیں مگر ان کے اس طریق نے قبول حق کر ان کو بے نصیب رکھا۔

یہ عجیب ہے کہ پیشگوئیوں کی نافہمی کے بارہ میں جو کچھ پہلے زمانہ میں یہود اور نصاریٰ سے وقوع میں آیا اور انہوں نے مسیحوں کو قبول نہ کیا۔ ایسا ہی میری قوم مسلمانوں نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ یہ تو ضروری تھا کہ قدیم سنت اللہ کے موافق وہ پیشگوئیاں جو مسیح موعود کے بارے میں کی گئیں وہ بھی دو حصوں پر مشتمل ہوتیں ایک حصہ بینات کا جو اپنی ظاہر صورت پر واقع ہونے والا تھا اور ایک حصہ متشابہات کا جو استعارات اور مجازات کے رنگ میں تھا۔ لیکن افسوس کہ اس قوم نے بھی پہلے خطا کار لوگوں کے قدم پر قدم مارا اور متشابہات پر اڑ کر ان بینات کو رد کر دیا۔ جو نہایت صفائی سے پوری بھی ہو گئی تھیں۔ حالانکہ شرط تقویٰ یہ تھی کہ پہلی قوموں کے ابتلاؤں کو یاد کر کے متشابہات پر زور نہ مارتے اور بینات سے یعنی ان باتوں اور ان علامتوں سے جو روز روشن کی طرح کھل گئی تھیں فائدہ اٹھاتے مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں پیش کی جاتی ہیں جن کے اکثر حصے نہایت صفائی سے پورے ہو چکے ہیں تو نہایت لاپرواہی سے ان سے منہ پھیر لیتے ہیں اور پیشگوئیوں کی بعض باتیں جو استعارات کے رنگ میں تھیں پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حصہ پیشگوئیوں کا کیوں ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا۔ اور بار ہا ہم جب پہلے مکذبوں کا ذکر کرتے جنہوں نے بعینہ ان لوگوں کی طرح واقع شدہ علامتوں پر نظر نہ کی اور متشابہات کا حصہ جو پیشگوئیوں میں تھا اور استعارات کے رنگ میں تھا اسکو دیکھکر کہ وہ ظاہری طور پر پورا نہیں ہوا حق کو قبول نہ کیا۔ تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم ان کے زمانہ میں ہوتے تو ایسا نہ کرتے۔ حالانکہ اب یہ لوگ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ان پہلے مکذبوں نے کیا۔ جن ثابت شدہ علامتوں اور نشانوں سے قبول کرنے کی روشنی پیدا ہو سکتی ہے ان کو قبول نہیں کرتے اور جو استعارات اور مجازات اور متشابہات ہیں ان کو ہاتھ میں لئے ہوئے پھرتے ہیں اور عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ باتیں پوری نہیں ہوئیں حالانکہ سنت اللہ کی تعلیم طریق کے موافق ضرور تھا کہ وہ باتیں اس طرح پوری نہ ہوتیں جس طرح ان کا خیال ہے یعنی ظاہری اور جسمانی صورت پر بیشک ایک حصہ ظاہری طور پر اور ایک حصہ مخفی طور پر پورا ہو گیا لیکن اس زمانہ کے متعصب لوگوں کے دلوں نے نہیں چاہا کہ قبول کریں وہ لوگ ہر ایک ثبوت کو دیکھکر منہ پھیر لیتے ہیں وہ خدا کے نشانوں کو [illegible] کی مکاری خیال کرتے ہیں۔ جب خدا کے تائیدوں کے بارہ میں باتیں سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انسان کا افترا ہے مگر اس بات کا جواب نہیں دے سکتے کہ کیا کبھی خدا پر افترا کرنے والے کو مفتریات کے پھیلانے کے لئے وہ مہلت ملی جو تیئس برس ملہموں کو خدا کی طرف سے ملی؟ کیا خدا نے نہیں کہا کہ الہام کا افترا کے طور پر دعوے کرنے والے ہلاک کئے جائیں گے اور خدا پر جھوٹ بولنے والے پکڑے جائیں گے؟ یہ تو توریت میں بھی ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائیگا اور انجیل میں بھی ہے کہ جھوٹا جلد فنا ہوگا اور اس کی جماعت متفرق ہو جائے گی۔ کیا کوئی ایک نظیر بھی ہے کہ جھوٹے ملہم نے جو خدا پر افترا کرنیوالا تھا ایام افترا میں وہ عمر پائی جو اس عاجز کو ایام دعوت الہام میں ملی؟ بھلا اگر کوئی نظیر ہے تو پیش تو کرو۔ میں نہایت پر زور دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا کی ابتدا سے آج تک ایک نظیر بھی نہیں ملے گی۔ پس کیا کوئی ایسا ہے کہ اس محکم اور قطعی دلیل سے فائدہ اٹھاوے اور خدا تعالیٰ سے ڈرے؟ میں نہیں کہتا کہ بت پرست عمر نہیں پاتے یا دہریہ یا انا الحق کہنے والے جلد پکڑے جاتے ہیں کیونکہ ان غلطیوں اور ضلالتوں کی سزا دینے کے لئے دوسرا عالم ہے لیکن یہ

کہتاہوں کہ جو شخص خدا تعالیٰ پر الہام کا افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ الہام مجھ کو ہوا حالانکہ جانتا ہے کہ وہ الہام اس کو نہیں ہوا وہ جلد پکڑا جاتا ہے اور اس کی عمر کے دن بہت تھوڑے ہوتے ہیں قرآن اور انجیل اور توریت نے یہی گواہی دی ہے۔ عقل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ اور اس کے مخالف کوئی منکر کسی تاریخ کے حوالہ سے ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتا اور نہیں دکھلا سکتا کہ کوئی جھوٹا الہام کا دعوےٰ کرنے والا پچیس برس تک یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا۔ اور جھوٹے طور پر خدا کا مقرب اور خدا کا مامور اور خدا کا فرستادہ اپنا نام رکھا۔ اور اس کی تائید میں سالہائے دراز تک اپنی طرف سے الہامات تراش کر مشہور کرتا رہا اور پھر وہ باوجود ان مجرمانہ حرکات کے پکڑا نہ گیا۔ کیا امید کیجاتی ہے۔ کہ کوئی ہمارا مخالف اس سوال کا جواب دیسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ان کے دل جانتے ہیں کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہیں مگر پھر بھی انکار سے باز نہیں آتے بلکہ بہت سے دلائل سے اُن پر حجت وارد ہو گئی مگر وہ خواب غفلت میں سو رہے ہیں۔

۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

الہام اِنّی مَعَی الرَّحْمٰن (میں خدا کی باڑ ہوں) - فرمایا یہ خطاب میری طرف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعدا طرح طرح کے منصوبے کرتے ہوویں گے ایک شعر بھی اس مضمون کا ہے۔

اے آنکہ سوئی من بدویدی بصد تبر
از باغبان بترس کہ من شاخ مثمرم

بعث بعد الموت اور امور خوارق عادت حضرت مولانا نورالدین صاحب نے خدمت والا میں عرض کی کہ عزیر کے قصہ کی بابت ایک دفعہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ واقعہ بعث بعد الموت میں انہوں نے دیکھا۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد ایک بعث ہوتا ہے جیسے کہ حدیث میں ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ خدا سے بہت ڈرتا تھا لیکن خدا کے قدرتوں کا اُسے علم نہ تھا تو اس نے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری خاک کو دریا میں ڈالدینا (تاکہ میرے اجزاء ایسے منتشر ہوجاویں کہ پھر جمع نہ ہوسکیں۔) جب وہ مرگیا تو اس کے ورثا نے ایسا ہی کیا لیکن خدا نے اُسے عالم برزخ میں پھر زندہ کیا اور پوچھا کہ کیا تو اس بات کو نہ جانتا تھا کہ ہم تیرے اجزاء کو ہر ایک مقام سے جمع کر سکتے ہیں اور تجھے ہماری قدرتوں کا علم نہ تھا اس نے بیان کیا کہ چونکہ مجھے اپنے گناہوں کی سزا کا خوف تھا اس لئے میں نے یہ تجویز کی تھی آخر اس خوف کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے اُسے بخشدیا تو یہ بھی ایک قسم کی بعثت ہے جو کہ قبل قیامت ہوتی ہے اسی خیال پر میں نے کہا ہوگا۔ مرنے کے بعد ایک ایسی حالت میں بھی انسان پڑتا ہے کہ اسے اپنے وجود کی خبر نہیں ہوتی یہ ایک نوم کی قسم سے ہوتی ہے مولوی عبداللطیف صاحب نے جو شہادت سے اول یہ کہا تھا کہ ۶ دن بعد زندہ ہوجاؤنگا۔ اس کے معنے بھی یہ ہو سکتے ہیں کہ ۶ دن کے بعد میری بعثت ہوگی یہ ہمارا ایمان ہے۔

{ عزیر کا قصہ درمیان میں رہ گیا اور اس کی بعثت کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا }

فرمایا کہ اسیطرح ہم ہر ایک خارق عادۃ امر پر ایمان لاتے ہیں اور اس امر کی ضرورت نہیں کہ اس کی تفصیل بھی معلوم ہو بعض وقت ایک آواز آتی ہے لیکن کوئی کلام کرنے والا معلوم نہیں ہوتا اس وقت حیرانی ہوتی ہے تو اس وقت کیا کیا جاوے آخر ایمان لانا پڑتا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ ایسے امور میں اکثر **انسان کو عرفان سے پھر ایمان کی طرف عود کرنا پڑتا ہے۔**

حال میں ایک اخبار میں دیکھا گیا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک ایسی ہانڈی کا پکا ہوا سالن کھایا ہے جو کہ میری پیدائش سے ۳۰ برس پیشتر کی پکی ہوئی تھی جب انسان ہوا وغیرہ سے محفوظ رکھکر ایک شے کو اس قدر عرصہ دراز سے محفوظ رکھ سکتا ہے تو اگر خدا رکھے تو کیا بعید ہے۔

اگر یہ لوگ خوارق عادت کی جزئیات پر اعتراض کرتے ہیں تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تو شاید ۳۰۰۰ معجزات ہوں گے ہم ان کے ایسے لاکھوں خوارق عادت پیش کر سکتے اعتراض کر سکتے ہیں اُن کا کیا جواب دیں گے ہم تو ان باتوں کو ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی قدرت کے تصرفات دیکھتے ہیں یہ کہاں تک اعتراض کریں گے **خدا شناسی کا مزا یہی ہے کہ ہر ایک قسم کی قدرت کا جلوہ نظر آوے۔**

آریوں کا خدا اور ان کی معذرت آریوں کے خدا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کہ کسی کے ہاتھ میں ہڈی ہوتی ہے خدا کی قدرتوں پر ان کو ایمان نہیں ہے اور جب یہ نہ ہوا تو پھر اس سے نہ خوف ہوا نہ طمع نہ محبت نہ عبادت۔ ان کے لئے یہ جواب کافی ہے کہ جیسے ایک اندھے آدمی کے نزدیک ہر ایک رویت قابل اعتراض ہوتی ہے ویسے ہی وہ بھی ان باتوں کے محسوس کرنے سے معذور ہیں کیونکہ ہر ایک شے کی حس الگ الگ ہے جیسے آنکھ کی حس ہے تو اس سے کان کوئی فائدہ نہیں پا سکتا اور ناک کی حس کو آنکھ نہیں شناخت کر سکتی ایسے ہی ایک انسان جو کہ اعلیٰ قسم کے قوے لیکر آیا ہے اور اسے امور ماوراء العقل کو محسوس کرنے کی قوت دی گئی ہے تو جو وہ دیکھتا ہے اگر دوسرے نہ دیکھیں تو سوائے اعتراض کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ آریوں کی مشابہت اس شخص سے ہو سکتی ہے جس کی ایک آنکھ یا کان نہ ہو اور وہ دوسرے کی آنکھ کان دیکھکر اعتراض کرے وہ لوگ ان باتوں سے محروم ہیں اس لئے اعتراض کرتے ہیں۔

اسپر مولانا نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور نکتہ بین اس طرف بھی گئے ہیں کہ خدا کی صوت آواز حروف کوئی نہیں اور اسی لئے انہوں نے الہام کو اسباب عقل سے نہیں مانا فیج اعوج زمانہ تھا اس لئے لوگ محجوب رہے۔

۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

ظہر کے وقت حکیم آل محمد صاحب تشریف لائے اور حضرت اقدس علیہ السلام سے نیاز حاصل کیا اور عرض کی کہ امروہہ میں میرا یہی کام رہا ہے کہ اس سلسلہ الٰہی کی تبلیغ کروں اور اسی خدمت میں میری جان نکل جاوے۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اس سے بڑھکر اور کیا دینی خدمت ہوگی مرنا تو ہر ایک نے ہی ہے اور اس جان نے ایک دن اس قالب کو چھوڑنا ضرور ہی مگر کیا عمدہ وہ موت ہے جو خدمت دین میں آوے۔

شام کی نماز کے بعد چند ایک احباب نے بیعت کی۔

ایک نوجوان صاحب نے آکر حضرۃ اقدس سے ملاقات کی اور عرض کی کہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہو۔

تب انہوں نے ایک رؤیا اپنی سنائی جو کہ عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا دیکھی تھی اس میں ان کو بتلایا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ آگئے ہوئے ہیں اور وہ مرزا قادیان والے ہیں پھر اس کی تائید میں انہوں نے اور چند خوابیں دیکھی تھیں وہ بھی سنائیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ ایک دوسرے

کی تائید میں ہین اس اثناء مین جوشیلے نوجوان یہ بھی بول اٹھے کہ جب تک میرا دل تسلی نہ پکڑے گا نہ مانونگا اور بیعت نہ کرونگا چونکہ ان کلمات سے خدا کے انعامات واکرام کی ناقدر شناسی مترشح ہوتی تھی اس پر خدا کے برگزیدہ نے فرمایا۔

خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابرون کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلا پیش آتا ہے ہماری شریعت مین طلب اسباب حرام نہین ہے ان پر بھروسہ اور توکل ضرور حرام ہے اس لئے کوشش کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ قرآن شریف مین قسم کھاتا ہے والمدبرات امرا ماسوا اس کے خدا پر توکل اور دعا کرنے سے برکت حاصل ہوتی ہے۔

سعید آدمی جلد باز نہین ہوتا اور نہ وہ خدا سے جلدبازی کرتا ہے خدا کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک امر بتدریج ہوتا ہے۔ آج تم تخم ریزی کرو تو وہ آہستہ آہستہ ایک دانہ سے ایک درخت بن جاوے گا آج اگر رحم میں نطفہ پڑے تو وہ آخر نو ماہ مین جا کر بچہ بنیگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والون کو بیحساب بدلا دیا جاویگا۔ سنت اللہ کی اتباع انسان کو کرنی چاہیئے جب تک خدا خود رشد اور ہدایت نہ دے تو کچھ بھی نہین ہو سکتا انبیاء کی صحبت مین کس کس قدر لوگ رہتے تھے مگر سب ایک وقت ایمان نہین لائے۔ کوئی کسی وقت کوئی کسیوقت آنحضرت صلعم کے زمانہ مین ایک شخص تھا اس نے آپ کا مبارک زمانہ دیکھا مگر ایمان نہ لایا پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا ...پھر بھی ایمان نہ لایا اس سے وجہ پوچھی گئی تو بتلایا کہ کچھ میرے شبہات باقی تھے اور کچھ آثار پورے ہونے والے تھے چونکہ اب وہ پورے ہوئے ہین اس لئے اب مین ایمان لایا ہون

لیکن یہ اس کی غلطی تھی

خدا نے مومنون کے مختلف طبقات پیدا کئے ہین لیکن ان میں سے وہ لوگ بہت تعریف کے قابل ہین جو کسی راستباز کو چہرہ دیکھکر شناخت کر لیتے ہین۔

ایمان لانے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہین ایک تو وہ جو چہرہ دیکھکر ایمان لاتے ہین۔ دوسرے وہ جو نشان دیکھکر مانتے ہین۔ تیسرا ایک ارذل گروہ جب ہر طرح سے غلبہ حاصل ہو جاتا ہے اور کوئی وجہ ایمان بالغیب کی باقی نہین رہتی تو اس وقت ایمان لاتے ہین جیسے فرعون کہ جب غرق ہونے لگا تو اس وقت اقرار کیا۔

عمر کا اعتبار نہین ہے۔ غافل رہکر اس بات کی انتظار کرنی کہ خدا خود خبر دیوے یہ نادانی ہے۔ اب تو خود وقت ہی ایسا ہے کہ انسان خود سمجھ سکتا ہے دیکھنا چاہیئے کہ اسلام کی کیا حالت ہے کیا ظاہری اور کیا باطنی طور پر صلیبی مذہب غالب ہو گیا ہے تو کیا اب ان وعدون کے رو سے جو کہ قرآن مین ہین یہ وقت نہ تھا کہ خدا اپنے دین کی مدد کرتا۔ اس کے علاوہ مدعی اور اس کے دعوے کے دلائل کو دیکھے اور غور کرے۔ جو بیاسہ ہے وہ دور رہکر کوئین سے یہ کہے کہ پانی میرے منہ مین خود بخود آجاوے یہ نادانی ہے اور ایسا شخص خدا کی بے ادبی کرتا ہے۔

متقی کی تعریف اور ایمان کی فلاسفی

تقوےٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ مین گناہ مین پڑتا ہون تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے۔ ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب کہ جو شخص تقوی اختیار کرتا ہے وہ ہر ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہان تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کے شروع مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے الم ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ و مما رزقناھم ینفقون۔ ایمان بالغیب کے یہ معنے ہین کہ وہ خدا سے اڑ نہین باندھتے بلکہ جو بات پردہ غیب مین ہو اس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کرتے ہین اور دیکھ لیتے ہین کہ صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہین یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان یہ خیال رکھے کہ آفتاب کی طرح ہر ایک ایمانی امر اس پر منکشف ہو جاوے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بتلاؤ کہ اس کے ثواب حاصل کرنے کا کونسا موقع ملا۔ کیا ہم اگر آفتاب کو دیکھکر کہین کہ ہم اس پر ایمان لائے تو ہم کو ثواب ملتا ہے ہرگز نہین۔ کیون صرف اس لئے کہ اس مین غیب کا پہلو کوئی بھی نہین لیکن جب ملائکہ خدا اور قیامت وغیرہ پر ایمان لاتے ہین تو ثواب ملتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ ان پر ایمان لانے مین ایک پہلو غیب کا پڑا ہوا ہے۔ ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو اور طالب حق چند قرائن صدق کے لحاظ سے ان باتون کو مان لے۔

اور مما رزقناھم ینفقون کے یہ معنے ہین کہ جو کچھ ہم نے ان کو عقل۔ فکر۔ فہم۔ فراست اور رزق اور مال اور وغیرہ عطا کیا ہے اس مین سے خدا کی راہ مین اس کے لئے صرف کرتے ہین۔ یعنی فعل کے ساتھ بھی کوشش کرتے ہین پس جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے سورہ فاتحہ مین بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین یاد رکھو کہ جو شخص پوری فہم اور عقل اور زور سے تلاش نہین کرتا وہ خدا کے نزدیک ڈھونڈنے والا نہین قرار پاتا اور اس طرح سے امتحان کرنیوالا ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

لیکن اگر وہ کوششون کے ساتھ دعا بھی کرتا ہے اور پھر اس سے کوئی لغزش ہوتی ہے تو خدا اسے بچاتا ہے اور جو آسائش تن کے ساتھ دروازہ پر آتا ہے اور امتحان لیتا ہے تو خدا کو اس کی پرواہ نہین ہے۔ ابوجہل وغیرہ کو آنحضرت صلعم کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ کئی دفعہ آپ کے پاس آیا بھی لیکن چونکہ آزمائش کے لئے آتا رہا اس لئے گر گیا اور اسے ایمان نصیب نہ ہوا۔

بیعت ہم پر احسان نہین

اگر کوئی شخص بیعت کر کے یہ خیال کرتا ہے کہ ہم پر احسان کرتا ہے تو یاد رکھے کہ ہم پر کوئی احسان نہین بلکہ یہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس نے یہ موقعہ اسکے نصیب کیا۔ سب لوگ........ ایک ہلاکت کے کنارہ پر پہنچ ہوئے تھے دین کا نام ونشان نہ تھا اور تباہ ہو رہے تھے خدا نے ان کی دستگیری کی (کہ یہ سلسلہ قائم کیا) اب جو اس فائدہ سے محروم رہتا ہے وہ بے نصیب ہے لیکن جو اس کی طرف آوے اسے چاہیئے کہ اپنی پوری کوشش کے بعد دعا سے کام لیوے جو شخص اس خیال سے آتا ہے کہ آزمائش کرے کہ فلان سچا ہے یا جھوٹا وہ ہمیشہ محروم رہتا ہے آدم سے لیکر اس وقت تک کوئی ایسی نظیر کہ پیش کر سکو گے کہ فلان شخص فلان نبی کے پاس آزمائش کے لئے آیا اور پھر اسے ایمان نصیب ہوا ہو۔ پس چاہیئے کہ خدا کے آگے روۓ اور راتون کو اٹھ اٹھ کر گریہ وزاری کرے کہ خدا اسے حق دکھا دے۔ وقت خود ایک نشان ہے اور وہ بتلا رہا ہے کہ اس وقت ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اب وقت آزمائش اور امتحان کا ہرگز نہین ہے اگر کوئی نہین مانتا تو بتلاوے کہ ہمارا کیا بگاڑتا ہے لیکن اگر صدہا آدمی انکار کر کے تباہ ہوئے تو بتلاؤ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا بگاڑ لیا ایک مرتد ہوتا سو خدا سو اور لے آتا۔ کیا یہ غور کی بات نہین کہ اگر ہمارا کارخانہ خدائی نہ ہوتا تو یہ آج تک کب کا تباہ ہو جاتا۔ ایک وہ وقت تھا کہ مین اکیلا پھرتا تھا اور اب وہ وقت ہے کہ دو لاکھ سے زیادہ آدمی میرے ساتھ ہین۔ آج سے ۲۲ ۔ [illegible] برس پیشتر اس نے بتلایا جو کہ براہین مین درج ہے کہ مین تجھے

قرائن مرجحہ کو دیکھے۔ یہ چاہے کہ سب کچھ انکشاف ہو جاوے تو پھر اسے ثواب کس بات کا۔ وہ تو ایمان ہی نہین ہے جس مین پردہ نہین ہے اس لئے خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ نشانون کو دیکھکر ایمان لاتے ہین ان کا ایمان نفع نہ دیگا۔ انسان من وجہ دیکھے کہ زمانہ کی ضرورت کیا تقاضا کرتی ہے وہ ایک مصلح کو چاہتی ہے کہ نہین۔ پھر ان دعوون پر نظر ڈالے جو نصرت اور تائید کے خدا نے ہم سے قبل

قادیان مین ڈاک کی سہولت

احمدی احباب کو یہ امر سنکر ضرور خوشی ہوگی کہ یکم جنوری ۱۹۰۴ء سے محکمہ ڈاک کا انتظام خاص قادیان کے لئے تبدیل کیا گیا ہے اس سے پیشتر یہ دستور تھا کہ جو چیٹھی آج صبح ڈاک خانہ مین ڈالی جاوے وہ دوسری دن شام کو لاہور مین تقسیم ہوتی تھی اور ۹ بجے صبح کو صرف ایک دفعہ ڈاک جاتی تھی اور جو خط آج آئے تھے ان کا جواب تیسرے دن لوگون کو ملتا تھا یہ بھی اس حالت مین کہ ۹ بجے سے پیشتر خط ڈاک مین پڑجاوے باہر کی آئی ہوئی ڈاک ۴ بجے تقسیم ہوتی تھی۔

مگر اب شروع جنوری سے یہ انتظام ہوا ہے کہ ہر روز صبح کو ۸ بجے باہر کی ڈاک قادیان مین پہونچ جاوے اور ہر روز ۳ بجے شام کو قادیان سے روانہ ہووے۔ اس طرح آج کی وصول شدہ ڈاک کا جواب گویا دوسرے دن یعنی کل لوگون کو ملجایا کریگا ۔

ڈاک کے اس انتظام کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب کی خدمات واقعی قابل قدر ہین جنھون نے متواتر حکام کو اس کی طرف توجہ دلائی ۔

خدا تعالےٰ جب ایک ویران جگہ کو آباد کرنا چاہتا ہے اور اس کی رحمت وہان کے خاص بندون کے شامل حال ہوتی ہے تو وہ خود اس کے سامان مہیا کرتا ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ شاذ و نادر لوگ قادیان کے نام سے واقف تھے اور اب ایک وہ وقت ہے کہ کل یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا کی آنکھین اس کی طرف لگی ہوئی ہین۔ بچہ بچہ پنجاب کا اس کے نام سے واقف ہے اور دن بدن مطبعون اور رسالون اور اخبارون کی کثرت ہوتی جاتی ہے ہم امید کرتے ہین کہ جیسے محکمہ ڈاک نے ڈاک کی آمد و روانگی کی اصلاح کی ہے ویسے ہی دوسرے حکام بورڈ وغیرہ بھی اس کی صفائی اور کوچہ بندی وغیرہ کی طرف متوجہ ہون گے۔ اور وہ سڑک کا ٹکڑا جو قادیان کی طرف آتا ہے اور نہایت خطرناک حالت مین ہے اس کی طرف خاص توجہ مبذول فرمادین گے ۔

مولوی عبد اللطیف صاحب شہید اور پیسہ اخبار

بدین عقل و دانش بباید گریست

ناظرین پر یہ واضح ہے کہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر منجملہ ان ٹھیکہ دارون کے ہے جنہون نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے قلم سے خواہ کوئی ہی بات کیسی حق و حکمت کی نکلے۔ مگر جب تک یہ اس پر اپنی نیش زنی نہ کرے اسے چین نہین آتا۔ خدا معلوم یہ مرض اسے کہان سے لگ گیا۔ کرزن گزٹ اور بعض دوسرے اخبارات کی تحریرین واقعی درست معلوم ہوتی ہین کہ محبوب عالم صاحب کچھ عرصہ عیسائی بھی رہ چکے ہین اور میری رائے..... یہ ہے کہ یہ مرض ان کو اسی زمانہ کا لاحق ہوا ہوا ہے کیونکہ انسان کو خدا ماننے والون کے دماغون کو جب کبھی پرکھا گیا ہے تو ان مین یہ نقص ضرور پایا گیا ہے کہ حق اور حکمت کی موٹی سی موٹی بات بھی ان کی سمجھ مین نہین آیا کرتی باوجود دیکھنے کے نہین دیکھتے اور سننے کے نہین سنتے خدا تعالیٰ اس بیچارے پر رحم کرے اور ان مرضون سے نجات دے۔ ہماری رائے مین اس خللِ دماغ کا علاج اسے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کے شربت سے کرنا چاہیے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے اسی امر کا تقاضا کیا ہے کہ مسیحی قوم جو موسوی مسیح کی تعلیم سے گم گشتہ ہوئی ہے وہ پھر مسیح موعود کی تعلیم سے راہِ راست پر آوے۔ پس محبوب عالم صاحب کو بھی چاہیے کہ جو زخم ان کو عیسوی مذہب اختیار کرنے سے لگا ہے اور جو صدمہ ان کے دماغ کو پہونچا ہے اس کا علاج بھی حضرۃ مسیح موعود سے ہی کرادین کیا عجب ہے کہ خدا تعالےٰ شفا عطا کرے ۔

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اندنون ایک تصنیف حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی واقعہ شہادت کی نسبت تصنیف فرمائی ہے اور اشاعت اور تبلیغ کی نیت سے ہم نے اس کا مزودی

حصہ اخبار البدر مین درج کیا تھا اس کے حوالے ایڈیٹر پیسہ اخبار نے اپنی عادت کے موافق ایک نیش زن ریمارک کیا ہے جس ایڈیٹر پر یہ مثل بالکل صادق آتی ہے کہ آسمان کا تھوکا منہ پر آوے۔ ایڈیٹر صاحب کے استنباط اور تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید مرحوم کی واقعہ موت کی نسبت حضرت اقدس سے جو لفظ شہادت اور نیز خود ان کی نسبت لفظ شہزادہ وغیرہ کا استعمال کیا ہے وہ ان کو زہر مین ایک بجھے ہوئے تیر کی طرح لگا ہے چنانچہ شہادۃ کی نسبت وہ کہتا ہے —

وہ کہ اس سے امیر صاحب کی بیدالضاف پزداہی ثابت ہوتی ہے کہ انہون نے اتنی مرتبہ جان بچانے کی کوشش کی اور اگر ملا عبد اللطیف نے ایک دفعہ بھی علمائے کابل کو یہ باور کرنے کا موقعہ دیا کہ وہ اسلام کے طریقہ سے منحرف ہے تو انہون نے سلطنت کے مذہب کے احکام کے مطابق اسے سنگسار کرنا ضروری سمجھا ۔

باقی کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱ جلد ۳ ۱۹۰۴ء)

سر الشہادتین فے بیان ذبح الشاتین

یہ ایک عجیب و غریب رسالہ ہے جو کہ فاضل امروہی حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کی قلم سے نکلا ہے اس مین آپ نے قرآن کریم سے شہید مرحوم شاہزادہ عبد اللطیف صاحب کی بیعت حضرت مسیح موعود سے اور واقعہ شہادۃ کو بڑے دلائل سے ثابت کر کے دکھلایا ہے اور بالکل ایک نئی طرز سے تمام اہل اسلام اور والیان افغانستان پر اتمام حجت کیا ہے۔ چھوٹی تقطیع پر جو ازالہ اوہام اول ایڈیشن کی ہے چھپ رہا ہے قیمت بلحاظ حجم دو آنہ یا اس سے کم ہوگی۔ جو لوگ تبلیغ اور اتمام حجت کے لئے......... زیادہ جلدین خریدین گے ان کو خاص رعایت دی جاوے گی ۔

درخواستین بہت جلد بنام مینیجر البدر آنی چاہئین

مینیجر

کسر صلیب

یسوع کے پجاریون کا ایک نیا دجل

آجکل کے پادریون کے ہتھکنڈون پر جس قدر نظر ڈالی جاتی ہے تو اسی قدر قرآن کریم کی صداقت کھلتی ہے کہ اس نے ان کا نام ضالین رکھنے مین کس قدر اعجاز رکھا ہے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی واقعہ صلیب کے کچھ عرصے کے بعد ہی ان لوگون نے چالبازیون سے کام لینا شروع کیا۔ انجیل کو محرف مبدل کیا حضرۃ مسیح کے بجائے یسوع نامی ایک فرضی نام مقرر کرکے اُسے آسمان پر بٹھا دیا اور صراط مستقیم سے جو ان کا قدم بھٹکا تو اس کے بعد پھر کہین نہ جما اور جھوٹ پر جھوٹ اور افترا پر افترا ان کے باہمین ہا تھہ کا ایک کرتب ہو گیا یہ ایک قانون قدرت ہے کہ جب انسان یا کوئی قوم ایک معصیت کی مرتکب ہوتی ہے اور اس کے دل مین اس سے باز آنیکا ارادہ نہین ہوتا تو پھر وہ اسی معصیت کے دلدل مین دن بدن دھنسا چلا جاتا ہے اور جب تک اس کا سچا رجوع نہ ہو خدا تعالیٰ اسے اس مین سے نکلنے کی توفیق نہین دیتا۔ اسیطرح چونکہ ان لوگون نے جھوٹ اور دہوکہ دہی کو اپنا حال اور قال بنالیا ہے اور اسکو چھوڑنا پالیسی کے برخلاف سمجھا۔ اس لئے خدا تعالے نے ان کو چشم بینا اور ذہن رسا عطا نہ کیا حتی کہ آج اس پر دو ہزار برس کے قریب ہو چلے ہین اور اُن کی اُس حالت کے لحاظ سے ان کا نام ضالین رکھا گیا اور ان کی کرتوتون کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دجال کے نام سے یاد کیا ان دنون مین جب کہ حضرت مسیح کی موت دلائل بینات سے ثابت ہو گئی حتی کہ آپکی قبر کا پتہ بھی کشمیر مین مل گیا تو اب اپنے فرضی خدا کو مردہ پاکر پادری صاحبان کو یہ دجل سوجھا ہے کہ عوام الناس کو دہوکہ دیکر اس کی واہمہ زندگی کا خیال پھر اور نہین تو چند دنون کے واسطے ہی دماغون مین جمایا دیا جاوے چنانچہ پادری وائٹ برنخٹ صاحب جو لاہور مین ریوٹرنڈ یعنی مقدس کے نام سے موسوم ہین۔ قبر مسیح کے متعلق ان کی کچھ عرصے سے تحریرین آ رہی تھین.... ایک یسوعی جلد مین نکلتی ہین جن کا دندان شکن جواب قادیان سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رکن اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سچے اور مخلص خادم عالیجناب ماسٹر شیر علی صاحب کی طرف سے شائع ہوتے رہے اب جب کہ پادری صاحب نے دیکھا کہ براہین ساطعہ اور حجج نیرہ کے آگے کوئی پیش نہین چل سکتی تو اپنے موروثی دجل کی ایک نئی چال چلے ہین اور قبر کی تحقیقات کے متعلق لکھتے ہین " کہ قبر پر جو لوگ موجود تھے وہ یوز آسف کے لفظ پر اڑتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ لفظ ان کے لئے بناہوا اور کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا صاحب کے مریدون نے آکر یہ نام ان لوگون کے دل پر بٹھا دیا ہے ما اس کے ثبوت مین پادری صاحب یہ لکھنا شاید بہول گئے ہین کہ اس نئے نام کے ورد کروانے کے لئے آیا کچھ نہ کچھ لالچ بھی دیا گیا تھا کہ نہین۔ یا وہ لوگ چونکہ مرزا صاحب کے مرید تھے اس لئے انہون نے اپنی پرانی یادداشت اور مروجہ نام کو اپنے پیر کی خاطر ترک کر دیا۔ پھر پادری صاحب لکھتے ہین کہ قبر کے متعلق جو نام پڑوسی بہت جلدی سے بیان کرتے تھے وہ سید نصیر الدین کا نام ہے لیکن ساتھہ ہی دبی زبان سو یہ الفاظ بھی ان کی قلم سے نکل گئے ہین کہ مین ان کی شہادت بالکل تقینی خیال نہین کرتا لیکن چونکہ ان الفاظ سے دجل مین نقص رہتا ہے پھر لکھتے ہین کہ میری رائے مین اغلبًا اس مدفون ولی کا نام سید نصیر الدین ہے اور اس نام کو مین اختیار کرتا ہون۔

پادری صاحب۔ شرم شرم۔ شرم۔ بھلا یہ بھی کوئی استدلال ہے اور پھر اس استدلال کے مقابل جو کہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکے اصحاب نے تواریخ کے حوالہ سے دیا ہے کیا انہون نے صرف اپنی اغلب رائے پر ہی اسے مسیح کی قبر یقین کیا ہے تاکہ ایسے شواہد عقلی اور نقلی بہم پہونچائے ہین جس سے کسی عاقل کو انکار نہین بجز ان کمزور دماغون کے جو انسان کو خدا تسلیم کرتے ہین +

یہ دجل ہے جسے اس وقت پادریون نے گھڑا ہے جس سے عوام الناس کو دہوکا دینا چاہا ہے۔ لیکن ایسے وقت مین جب کہ حق کا نقارہ بج رہا ہے اور الحق مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آکر الباطل دجل نصاریٰ کو پاش کر دیا ہے اس کی کیا بنیاد ہے کہ قائم رہ سکے ہان یہ ضرور ہے کہ کچھہ دن کے لئے پادری صاحب ضرور خوش ہو گئے ہون گے۔ اس دجل کی حقیقت یہ ہے جیسے ایک چیٹھی کے ذریعہ سے عالی جناب شیر علی صاحب نے ریویو مین کہولا ہے کہ حضرۃ مسیح علیہ السلام کے مقبرہ کے اندر اصل مین دو قبرین ہین ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی بیان کی جاتی ہے لیکن پادری صاحب نے عوام الناس کی آنکھون پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ ذکر نہین کیا کہ وہان دو قبرین ہین اور صرف دھوکہ سے یہ دکھانا چاہا ہے کہ وہان ایک ہی قبر ہے حالانکہ ابھی ایک سابقہ چیٹھی مین تحریر کر چکے ہین " کہ اس مقبرہ مین دو قبرین ہین ایک بڑی اور دوسری چھوٹی اور ایک بوڑھے شخص نے جو وہان کا متولی تھا بیان کیا کہ بڑی قبر نبی یوز آسف کی ہے اور چھوٹی قبر سید نصیر الدین کی جو اس جگہ کا ایک پیر تھا جسکو مرے ہوئے دو سو برس ہوئے " پادری صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ مقبرہ ضرور نبی یوز آسف کے نام سے ہی ابتدا سے مشہور ہونا چاہئے کیونکہ بڑی قبر میت کی عظمت اور شان پر دلالت کرتا ہے اور نیز وہ پہلی قبر ہے جو کہ اس مقبرہ مین تعمیر ہوئی اور اس کے نام سے یہ مشہور ہوا۔ پادری صاحب نے اپنی چیٹھی مین صرف یہی ترک دیانت نہین کیا۔ بلکہ اور بھی بہت کچھ کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اہل سری نگر کو یوز آسف کے نام کا کوئی علم نہ تھا۔ ہمین پادری صاحب پر کمال افسوس ہے کہ انہون نے دوسری چیٹھی شائع کرکے ناحق اپنی غلطی کھلوائی اور یہ یاد نہ رکھا کہ اول کیا شائع کر چکے تھے +

وی پی کی اطلاع

جن صاحبون کا سال ۳۱ دسمبر ۳ء کو ختم ہوتا ہے ان کے نام ۸ جنوری کا اخبار ..... وی پی کیا جاوے گا جو صاحب بذریعہ منی آرڈر یا خود قادیان مین آکر قیمت ادا کرنا چاہین وہ ۵ جنوری سے پہلے اطلاع دین تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جاوے +

(مینیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسدس دعائیہ

در مدحت اعلیحضرت مرشدنا و امامنا جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از

حکیم سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار اظہار الحق و رسالہ صبح صادق و سابق میونسپل کمشنر اٹاوہ

یکے از غلامان مسیح موعود

مسلمانوں کے حق میں عین رحمت ہے تو اے احمد
بہار گلشن قومی مسرت ہے تو اے احمد
کہ بے شک گنج دانائی و حکمت ہے تو اے احمد
خدائے پاک کی اک خاص قدرت ہے تو اے احمد
بھلا پھر کیوں نہ حیرت بخش تیرے ساز و ساماں ہوں
بجا ہے تجھ پہ گر ہم اپنی جان و دل سے قرباں ہوں

ہمارا فرض ہے تجھکو اپنا پیشوا سمجھیں
ہمیں ہم مقتدی اور تجھکو اپنا مقتدا سمجھیں
جو منزل دین کی ہے اس کا تجھکو رہنما سمجھیں
غرض ہم قوم کی کشتی کا تجھکو ناخدا سمجھیں
لگائیں زور سب ملکر کہ بیڑا پار ہو اپنا
زمانہ ہو موافق اور مقدر یاور ہو اپنا

کریں تیری مدد ہم ہر طرح سے زور سے زر سے
کہ پھر باران رحمت تفضل و حکمت قوم پر برسے
بچیں ہم اس قدر بغض و نفاق و فتنہ و شر سے
کہ اٹھے کا او ٹھے غلغلہ دیوار اور در سے
شمیم خلق سے اپنے رخ عالم کا ہو غازہ
خدا خوش ہو رسول پاک کی بھی روح ہو تازہ

فلاح قوم کی مفتاح احمد کو جو پاتا ہے
دعائیہ مسدس اس لئے صادق سناتا ہے
پرانے الشیائی طرز میں جدت دکھاتا ہے
سخندانوں کے دل میں اک نیا سکہ بٹھاتا ہے
سنبھل کر بیٹھ جائیں اب بزرگان صفا آئین
دعا سنکر بصد اخلاص کہتے جائیں سب آمین

صادق کی اپنے لئے دعا

میری شیریں بیانی سے عیاں معجز نمائی ہو
صریر کلک گوہر سلک سے عقدہ کشائی ہو
میری زور طبیعت کی جو رفعت آزمائی ہو
براق فکر کو عرش معلیٰ تک رسائی ہو
زبان خلق پر ہو غلغلہ میری فصاحت کا
جہاں میں شور برپا ہو مری حسن بلاغت کا

مسیح موعود ع کے حق میں دعائے خیر

جگر اور دل جلانے کو ہوں جب تک شعلہ دو پیدا
تن بیکس ہو گل اور گل سے تا شکل سبو پیدا
جہاں میں تا ہوں نیک و بد نشین و سفلہ خو پیدا
زمیں پر ہوں پہاڑ اور ان سے تا ہو آبجو پیدا
رخ عالم پہ تیرا مہر دولت جلوہ افگن ہو
ہمائے جاہ و صولت کا تیرے سر پر نشیمن ہو

نشاط روح کی خاطر ہوں جب تک خوش گلو پیدا
مشام جان میں ہو تا گیسوئے مشکیں سے بو پیدا
زمانہ میں ہوں جب تک فتنہ گر اور صلح جو پیدا
سپہر حسن پر ہوں تا بتان ماہرو پیدا
چراغ عدل تیرا خانۂ گیتی میں روشن ہو
تیرے بازو پہ تائید خداوندی کا جوشن ہو

رہے عالم خموشی کا لب تصویر پر جب تک
فدا اہل سخن ہوں خوبی تقریر پر جب تک
رہیں جانباز عاشق جوہر شمشیر پر جب تک
گلا کٹتا رہے نخچیر کا تکبیر پر جب تک
جہاں میں تیرا خورشید اقبال نور گستر ہو
قمر آسا تیرے اقبال کا تابندہ اختر ہو

رہے موقوف نظم سلطنت تعزیر پر جب تک
مدار علم و فن ہو صنعت تحریر پر جب تک
تیرے رایت کا پرچم زیب فرق چرخ اخضر ہو
سر بدخواہ ہو اور تیری شمشیر دو پیکر ہو

نظر کو روشنی حاصل ہو جب تک رنگ کاہی سے
رہے زینت جہانبانی کو جب تک تاج شاہی سے
نفاق و بغض کو جب تک رہے نسبت تباہی سے
رہے جب تک حبش والوں کو ہمرنگی سیاہی سے
رہے بیشہ خدا کا زور اس بازوئے صفدر میں
عدو بانی نما نگیں آب ہو وہ تیرے خنجر میں

رہے بادہ کشوں کو شوق جب تک پر گناہی سے
رہے تا کاکل شب رنگ کو نسبت سیاہی سے
شرف کعبہ کو جب تک ہو خطاب قبلہ گاہی سے
رہے تا سلسلہ بندوں کا درگاہ الٰہی سے
رہے تو سایۂ لطف نبی و حفظ داور میں
تیری ہیبت سے آئے زلزلہ گور سکندر میں

رہے پھولا پھلا جس وقت تک یہ گلشن ہستی
رہے نسل بشر تا خاکدان تیرہ پر بستی
رہے جب تک خراب عشق سے عالم میں سرمستی
رہے تا جنس ناقص کا ملوں کی راے میں سستی
تیرے اغیار مقہور و ذلیل و پست ہوں ہر دم
تیرے احباب صہبائے طرب سے مست ہوں ہر دم

رہیں جب تک نمایاں چرخ پر مہر و مہ و اختر
رہے جب تک جنیں برق بطن ابر میں مضطر
بچھائے ماہ تا فرش زمیں پر چاندنی گھر گھر
رہیں تا رند میکش اور گردش میں رہے ساغر
سدا تجھ سے رہے یہ بارور گلشن شریعت کا
چمن تازہ ہو تیری آبیاری سے طریقت کا

رخ گل پر رہیں جب تک عنادل عاشق و شیدا
رہے مخمور جب تک چشم مست نرگس شہلا
کھلائے غنچۂ دل تا نسیم انفاس صہبا
رہے لو تا ہو کشتی اور فلک پر صورت دریا
عدو کی چشم میں خار الم حسرت کی سوزن ہو
تر و تازہ شگفتہ تیرے امیدوں کا گلشن ہو

حرارت آب میں اور نار میں جب تک حرارت ہو
رہے تا قند شیریں اور حنظل میں مرارت ہو
جہاں میں تا متاع نیک اور بد کی تجارت ہو
فروغ سلطنت تا دہر میں رسم سفارت ہو
کرے جاری مٹائے تو اوامر اور نواہی کو
نہ ہو رونق زمانہ میں معاصی اور ملاہی کو

ثمر دہ ہو تا شجر اور اسپہ اشکوں سے ثمر پیدا
نگاہ ناز سے جب تک دلوں میں ہو اثر پیدا
لبھانے کے لئے ہوں تا بتان عشوہ گر پیدا
جہاں میں نالۂ عاشق سے ہو تا شور و شر پیدا
فروغ مہر عالمتاب تیرا دیدۂ الانوار ہو
تیرا قد کشیدہ رشک شمشاد صنوبر ہو

رہے تا عقل کو اسرار یزدانی میں حیرانی
کریں تا دور ظلمت کفر کی انوار قرآنی
رہیں تا اہل ایماں مصدر الہام ربانی
ادا کرتے ہیں جب تک مسلماں رسم قربانی
تیری سب مشکلیں لطف خداوندی سے آساں ہوں
تیری ہیبت سے دشمن بید کی مانند لرزاں ہوں

رہے تا خلق میں مشہور حسن ماہ کنعانی
بنے تا قطرۂ گوہر اور گوہر میں ہو تا پانی
فصاحت ہوئے جب تک جوہر تیغ سحبانی
گہرسازی میں پائے آبرو تا ابر نیسانی
تیرے ایوان عالی میں نشاط انگیز ساماں ہوں
خداوندان تخت و تاج و لشکر تیرے درباں ہوں

کھلے جب تک چمن میں صورت ساغر گل لالہ

فلک پڑتا قسر ہو اور ہو گرد قمر ہالہ
بنے تا ابر سے آب اور آب سرد سے ژالہ
پڑے جب تنک بدن پر آگ کی تاثیر سے چھالہ
خداوند دو عالم تیرا حامی اور نگہبان ہو
ہر بدخواہ ہوا اور بچہ شیر نیستان ہو

ضمیمہ شحنۂ ہند کی ماہی پورٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱۳) بل رفعہ اللہ مین جو دہوکا لگا ہے مین حل کردیتا ہون ذرا غور سے سنئے نفی قتل سے نفی موت مقصود نہین بلکہ قتل و صلب کے بغیر اور بھی کئی ذرائع موت کے ہین ۔ بل بیشک اضراب کے لئے ہے مقتولیت اور مصلوبیت جسکو ملعونیت لازم ہے وہ اور مرفوع الی اللہ ہو.... آپسین منافی ہین نہ کہ ملعونیت اور رفع جسمانی آیا خیال شریف مین ۔ نفی قتل نے یہ فائدہ دیا کہ ملعون ہونے کے الزام سے بری ہوئے ۔ سب انبیاء مرفوع الی اللہ ہوتے ہین ۔ ان کا ذکر خاص کر اس لئے ہے کہ ان پر تہمت ملعون ہونے کی لگائی گئی تھی یہود کی طرف سے حسب آیات توراۃ ✚ یہ وہ رفع ہے جو وفات کے بعد پاک لوگون کا ہوتا ہے نہ کہ رفع درجات گویا اس کو لازم ہے جب ہی تو متوفیک کے بعد رافعک فرمایا نفی قتل منہ بیکار نہین جاتا کلا رفع روحانی کی طرف راجع نہین بلکہ واقعہ صلیب کی طرف ہے کہ اس مین شک کئے ہین ۔ کوئی کہتا ہے صلیب پر مر گئے ۔ کوئی کہتا ہے وہ تھے ہی نہین ۔ مگر اللہ نے فیصلہ کردیا ۔ وہ دوسرے رسولون کی طرح مرفوع الی اللہ ہوئے یعنی اپنی موت سے مرے ۔ رفع کا لفظ لانے مین دو خوبیان ہین ایک اپنی موت سے مرنا ۔ دوسرا ملعونیت کے الزام کا جواب ۔ کیونکہ یہود کا اعتقاد روح الملعون لا ترفع الی السماء تھا ۔ لو شئنا لرفعناہ بہا مین کونسا مضاف الیہ ہے اور یہان رفع کے کیا معنے ہین ۔ رفع جسمانی یا روحانی بتلایئے عزیزاً حکیماً اس لئے لایا گیا کہ اللہ تعالیٰ زمین مین ہی اسے بچا لینے پر قادر تھا نہ یہ کہ آسمان پر چڑھا لیجانے پر ۔

(۱۴) تخرج الصدور الی القبور ۔ سے یہ مراد نہین کہ جو مرتا ہے اس کو مرزا صاحب مارتے ہین ۔ اس الہام مین تو صرف خبر دی گئی ہے کہ بڑے بڑے لوگ مرین گے ۔ چنانچہ دیکھئے گولڑہ والے پیر صاحب کے والد بزرگوار فوت ہوئے ۔ سیال شریف کے سجادہ نشین جو بڑے مشہور تھے فوت ہوئے وغیرہ وغیرہ ۔ دیکھا الہامی اخبار بالغیب کی صداقت ۔

(۱۵) ثلثون دجال والی حدیث یاد ہے ۔ مگر کیا عمر بھر دجال ہی ہوتے جاوینگے اور کیا اس امت کی نصیبون مین دجال ہی ہین مہدی کوئی نہین ✚

(۱۶) اگر یہ نہین لکھا کہ مسیح ناظم و ناشر بن کر آئیگا تو یہ بھی کہان ..... لکھا ہے کہ اس مین یہ اوصاف نہون گے

(۱۷) نجات خدا کے فضل اور دعا سے ہے ۔ اس سے یہ مقصود نہین کہ عمل صالح کی کچھ ضرورت نہین مطلب یہ ہے کہ عمل صالح کی توفیق بھی خدا کے فضل اور دعا سے حاصل ہوتی ہے افسوس ہے کہ بات کو سمجھتے ہی نہین اور اعتراض کرنے دوڑتے ہین ✚

(۱۸) مسیح موعود کے زمانے مین عمرون کے بڑھنے پر اعتراض ہے اور اذا جاء اجلھم سنائی جاتی ہے کیا اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض نظر سے نہین گذرا ؟

(۱۹) چندہ پر بڑا اعتراض ہے گویا ایڈیٹر صاحب کو افسوس ہے یہ سب کچھ میرے پاس نہین آتا ۔ جناب عالی کیا اگلے انبیاء علیہم السلام کے کام بغیر روپے کے یونہی چلتے رہے مما رزقنا ھم ینفقون اور لن تنالوا البر حتی تنفقوا ۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا کے کیا معنے ہین کیا اللہ تعالیٰ قرض کا محتاج ہے ۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام نے من انصاری الی اللہ نہین فرمایا ہوش کرکے اعتراض کرو ✚

جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت پر ..... نظر کرتے ہین تو مومنون کو نہ صرف اموال سے مدد کرنی پڑتی تھی بلکہ جانین بھی نثار کرنی ضروری تہین اور اب تو بڑی سہولت ہے کہ گھر بیٹھے وہ کام ہو رہا ہے جو تلوار کسی صورت مین بھی نہین کر سکتی ۔ الفاظون کی تلوارین دلون پر اثر کرتی ہین ۔ پس اشاعت کتب وغیرہ مین احمدی کیون مدد نہ دین ۔ کوئی احمدی ہرگز ہرگز چندہ سے تنگ نہین آیا بلکہ ان مین سے ہر ایک مین اس قدر جوش عقیدت ہے کہ اپنا سارا مال راہ خدا مین صرف کر دینے کو طیار ہے ۔

(۲۰) یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات پر نظر نہین جو اچھے اچھے کھانون پر اعتراض کرتے ہو گو یہ بھی ایک افترا ہے مگر خیر اگر ایسا ہو تو کچھ مضائقہ نہین ۔

(۲۱) بار بار کہتے ہو کہ مسیح موعود باہر کیون نہین نکلتے مین پوچھتا ہون کہ آپ کتنی دفعہ میرٹھ سے باہر نکلے اور کیا وجہ ہے کہ ہم آپ کی اس نشست کو بزدلی پر محمول نہ کرین ۔ کیا یونہی باہر گھومتے پھرین ۔ بندہ خدا کوئی کام ہو ۔ تو کہین جائین ۔ جب دور دور کے امصار مثل کابل و مصر وغیرہ مین بذریعہ کتب تبلیغ ہو رہی ہے تو خود جانے سے کیا فائدہ ۔ کابل مین جو اشاعت کا سبب اللہ نے پیدا کر دیا ہے وہ کبھی کسی دوسری طرح سے ممکن نہ تھا ۔ مولانا عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے اپنے خون سے صحیفۂ فطرت پر لکھدیا ۔ کہ ایمان اسے کہتے ہین اور سچائی پر جان دینا اسے ۔ اور حاکم وقت کی تابعداری ایسی کہ آف تک نہین کی نہ کوئی سلطنت کا خیال تہا ۔ صرف ایمان تھا ایمان اور نہ کسیکو مرنے سے پہلے مارا ہے پس صرف خود ہی شہید ہوکر ہین حقیقی مظلوم اسے ہی کہتے ہین نہ یہ کہ شہید شہید ہونے تک نہ بھی دو تین سو مار جائے اعتراض کرتے ہو کہ حضرہ اقدس کو پہلے کیون خبر نہ ہوئی مین کہتا ہون کیا ہر ایک واقعہ کی پیشتر خبر ضروری تھا اس سوال کا جواب دو کہ امام حسین علیہ السلام کو اپنے شہید ہونیکا حال معلوم تھا یا نہین اگر تھا تو لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کے کیا معنے ۔ اگر نہین تو اس کا جواب آپکے ذمے ۔ اس پر بھی ہم آپ کو جلد بتا سکین گے کہ اس واقعہ کی خبر پیش از وقت ہو گئی تھی

(۲۲) بعض مرزائیون کی فسخ بیعت پر اعتراض ہے ۔ مین پوچھتا ہون کیا اللہ انبیاء کو لوگ مانکر منکر نہ ہوتے تھے کیا اس ندالعرب بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہول گئے ۔ کیا خاص کاتب وحی کا واقعہ یاد نہین رہا ۔ کیا اس آیت کی شان نزول سے بے خبر ہو جسمین آیا ہے کہ جو لوگ ایمان لاکر پھر انکار کرتے ہین اور پھر ایمان لاتے ہین اور پھر انکار ان کو اللہ نہین بخشیگا کیا عیسیٰ ؑ کو چند درم لیکر پکڑا نے والا خاص حواری نہ تھا کیا اسلام سے کئی اشخاص نکل نہین جانے ان واقعات کو یاد کرکے اپنے الفاظ پڑھو ۔ کوئی بات تو ملکہ رشد مین ایسی دکھنا ہے جو معاہدہ فسخ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے ' فسخ بیعت کرنے والے کا نام کیون نہین چھپتا ' ۔ اس کی کیا ضرورت ہے اچھا آپ بتا دیجئے آپکے ضمیمہ مین بیعت کرنے والون کا نام کیون نہین چھپتا اجی یہ تو در فیضان ہے جسکا جی چاہے آئے اور جس کا جی چاہے جائے دوسرا شاذ و نادر واقع ہے ذکر در زمرہ آپکے ضمیمہ نے مرید گھٹائے نہین بلکہ بڑہائے جس وقت جاری کیا تہا اس وقت کتنے تھے اور اب کتنے ہین پردہ کوئی احمدی منکر نہین ہان یہ بات ضرور ہے کہ کئی علماء حضرت مرزا صاحب کو مان چکے ہین مگر بوجہ دنیا داری ظاہر نہین کرتے

(۲۳) آپ جنازہ غائب پڑھنے سے غیر مقلدین بتلاتے ۔ بلکہ چونکہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام حکم ہوکر آئے ہین ۔ اس لئے مختلف فرقون کی سچائیان جمع کرتے جاتے ہین

(۲۴) اہل اللہ کو بری حالتین دکھنا اپنی حالت کی نمائش ہوتی ہے سمجھے آپ ✚

چیدہ خبرین

روس نے اپنے فوجی افسرون مین اردو زبان کی تعلیم بڑے زور شور سے شروع کر دی ہے اور یہ کارروائی ۱۹۰۱ء سے جاری ہے. جسے آج تک ۳ سال ہو چلے ہین - اردو مین افسر لوگ تقریرین کرتے ہین. بکچرد کے مین اس کے مقابلہ مین پاؤنیر کا نامہ نگار لکھتا ہے - کہ انگریزی فوجی افسرون کی کائنات صرف دو تین لفظ ہین - اُدھر آؤ - جلدی آؤ - برانڈی لاؤ

عجیب مقدمہ علی پور ڈسٹرکٹ جج کی عدالت مین آجکل ایک مقدمہ دائر ہے - اور اس مین ایک مزیدار قانونی نکتہ ہے - جو غالباً ابھی دنیع مین ذنظیر ہے - ایک بنگالی بابو چیٹرجی نے ایک مقدمہ کی اپیل دائر کی - جو بنارامنی فیصلہ سب جج تھی - اس مقدمہ مین کورٹ فیس سٹامپ ۶ روپے کا لگانا تھا - لیکن اپیلانٹ نے صرف دس روپیہ کا لگایا تھا - مگر پیشی ادا کرنے کیوقت کسی کو خیال نہ آیا - لیکن جب مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا - تو سررشتہ دار عدالت کو غلطی معلوم ہوئی - اس نے عدالت سے یہ حکم لکھایا - کہ اپیلانٹ باقیماندہ روپیہ داخل کرے مگر اپیلانٹ کو اعتراض ہے - وہ کہتا ہے - اگر سٹامپ کم لگایا گیا تھا - تو عدالت کو اُسیوقت کہنا لازم تھا - مین سو روپیہ کا سٹامپ لگا کر اپیل کرنا کبھی گوارا نہ کرتا - نیز جب فیصلہ ہو گیا ہے تو جج صاحب مجاز نہیں ہین - کہ مجھ سے روپیہ طلب کرین سرکاری وکیل بھی متفق ہے - وہ کہتا ہے کہ گو روپیہ وصول ہونا چاہئے - لیکن کوئی نظیر یا قانون ایسا نہیں ہے جس کی رو سے وصولیابی روپیہ کا حکم عدالت دے سکے - جج صاحب نے گو ابھی قطعی فیصلہ اس بارہ مین نہین دیا تاہم قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ سررشتہ دار کو ہی بھرنا پڑیگا

اندھی بچونکی تعلیم مسیح موعود کا زمانہ ایک ایسا زمانہ قرار دیا گیا تھا - کہ جسمین ہر ایک قسم کے علوم وفنون کی ترقی ہوگی - اور یہ بھی آپکے نشانات مین سے ایک نشان ہے - یورپ مین اندھی بچونکی تعلیم کے مدارس قائم ہو گئے تھے - اب اُسکی تقلید مین بمبئی میں بھی ایک مدرسہ قائم ہوا ہے جسمین نابینا بچونکو صنعتی اور نوشت وخواند کی تعلیم دیجاتی ہے یہ مدرسہ دو لاکھ روپیہ سے جو کہ پبلک چندہ قائم کیا گیا ہے - تعجب ہے کہ اسمین مسلمان لڑکا ایک بھی نہیں ہے منصوب علیہ قوم کا یہی حال ہوا کرتا ہے

ایران اور وائسرائے ہند وائسرائے ہند نے جو دورہ خلیج فارس کا کیا ہے اُسکی نسبت بعض لوگون کا خیال ہے کہ اسمین حسب منشاء وائسرائے کو کامیابی نہیں ہوتی - بنگالی اخبار کا بیان ہے کہ دو شاہ ایران اس انگریزی دورے کی خبر سے نہ صرف ہراسان ہی ہوئے تھے - بلکہ عجلت و پریشانی مین انہون نے اپنے افسرون کو نام ایسے احکام صادر کر دیئے جن کا صاف مطلب یہ تھا کہ وہ حضور وائسرائے کیساتھ مناسب عزت سے پیش نہ آئین - اس بے مہری پر لارڈ کرزن نے بہانتک برا مانا - کہ بندر بوشہر پر اُترنا بھی گوارا نہ کیا - جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ اب شاہ ایران اور لارڈ کرزن کا آئینہ دل ایکدوسرے کیطرف سے مکدر ہو جاویگا" یا بالفاظ دیگر ہندوستان اور ایران کے تعلقات مین بدمزگی واقع ہوگی - اخبار انگلشمین یہان کلکتہ مین بیٹھا ہوا شاہ ایران کو صلاح دیتا ہے - کہ آپ معافی مانگ لین - اور پھر دھمکاتا ہے - کہ اگر لارڈ کرزن کے بجائے کسی روسی عالیجاہ افسر سے ایسی بد تہذیبی کیجاتی - تو آپ مزہ دیکھ لیتے - وغیرہ وغیرہ

طاعون دہلی مین ۵ سال کے بعد پھر چند ہفتہ سے نمودار ہوئی ہے - ضلع اور شہر الہ آباد (؟) سیالکوٹ مین بہت تمام پھیل رہی ہے - کہا جاتا ہے کہ ضلع گجرات مین بالکل نہیں ہے - لاہور مین ایک کیس ۱۳ر دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء کو ہوا مگر وہ باہر کا آدمی تھا - گو جوانوالہ مین اس کا بہت زور ہے

لودیانہ لودیانہ مین ۲۵ ہزار روپیہ کی چوری ہوئی چور گرفتار ہو گیا - ۱۱ ہزار برآمد ہوا ہے

۱۲ر جنوری آئندہ کو ہند کے تمام انگریز لاٹ پادریون کا ایک جلسہ ہوگا - اور ۲۵ جنوری تک رہیگا کلکتہ کے لاٹ پادری صدر نشین ہونگے

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے تمام ضلع مین بخار کا زور ہے اور لوگ الامان الامان پکار رہے ہین

تناسخ خودکشی کا محرک ہے ایک کمپونڈر نے جو کہ ہندو مذہب کا تھا (غالباً آریہ ہوگا) ایک ادنس سنکھیا پی کر خودکشی کی بستری پر ایک رقعہ ملا - کہ مجھے اس جنم مین عبادت کرنیکا موقعہ نہیں ملا ہے - اسی ندامت سے خودکشی کرتا ہون کہ آئندہ جنم مین عبادت کر کے اس غفلت کی تلافی کر سکون متوفی کو یہ خیال نہ رہا - کہ اگر آئندہ جنم مین کتا - سؤر - یا بلی بن گیا - تو پھر کیا کریگا - اور اگر عورت بن کر کسی ایسے کے پالے پڑا - کہ وہ ۱۱ مردون تک اُس سے نیوگ کراوے - تو پھر اُسکی کیا پیش چلے گی - اور پھر جی پچھتائینگے

ایک عجیب وغریب سانپ ایک ایسا خوفناک سانپ دریافت ہوا ہے - جو اپنے ہم جنس سانپونکا دشمن مگر آدمی کا دوست ہے - یہ جنوبی افریقہ مین پایا جاتا ہے - جو پانچ فیٹ سے آٹھ فیٹ تک لمبا ہوتا ہے اور آدمی کی انگوٹھی سے زیادہ موٹا نہیں ہوتا - اُس کا ہر ایک جوڑ اور ہڈی قدرتی طور پر نہایت مضبوط بنائی گئی ہے اور دنیا مین کوئی سانپ بھی خواہ وہ کیسا ہی مضبوط ہو اسکے حملے کی تاب نہیں لا سکتا - غضب یہ ہے - کہ جو بڑے سے بڑا اژدہا آج تک پایا گیا ہے - اُس کو یہ سانپ پانچ منٹ کے اندر مار سکتا ہے اپنے ہم جنسون کیلئے جیسا خطرناک یہ زہریلا جانور ہے - ایسا ہی انسان کیساتھ دوستانہ برتاؤ کرتا ہے - کیونکہ آج تک کوئی انسان اس کے ہاتھون ہلاک نہیں ہوا -

روسیہ کے تخت کا ایک مدعی روسیہ کے تخت کا ایک مدعی حال مین پیدا ہوا ہے - اسکا دعویٰ ہے کہ اصل مستحق مین ہون اسکا نام سہرل ہے اور گرانڈ ڈیوک جارج سابق زار روسیہ کا اپنے کو بیٹا بتاتا ہے - جس نے ۱۸۹۳ء مین پرنسس [illegible] جو کاکیسس کے ایک پرنس کی بیٹی تھی خفیتاً شادی کر لی تھی اور جس نے اپنی تندرستی خراب ہونے کے باعث عمر کا آخری حصہ [illegible] مین گزارا - اور وہان وہ اس لیڈی سے ملا تھا جس کو [illegible] بیوی بتایا جاتا ہے - اسکے [illegible] بچے ہیں جنمیں سب سے بڑا لڑکا یہ سہرل ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

حضرت اقدس مع اہل وعیال کے الحمد للہ خیریت سے ہین

مولوی صاحبان بھی بفضل خدا اپنے اپنے خدمات دینی مین مستعدی سے معروف ہین اور تندرست ہین

بابو غلام غوث صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ یوگنڈا ریلوے ایسٹ افریقہ اکتساب انوار احمدیہ کی خاطر چند ماہ کیلئے مع اہل خانہ قادیان مین آ کر رہے ہین - خداوند تعالیٰ ہماری کل افریقی بھائیون کو ایسی توفیق عطا کرے + آمین ثم آمین

قادیان مین عید بروز دوشنبہ ۲۱ر دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء کو ہوئی نماز عید بڑی مسجد اقصیٰ مین ادا کی گئی - حضرت مولوی صاحب نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد ایک لطیف خطبہ پڑھا - جس پر عمل درآمد کی توفیق ہم اپنے اور دیگر تمام برادران کیواسطے اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہین - آمین - خطبہ انشاء اللہ البدر کے اوراق مین درج ہوگا

قاضی غلام حسین صاحب - ڈپٹی اسسٹنٹ حصار ایک ماہ کی رخصت پر قادیان آئے ہین - آپکی طبیعت علیل ہے حضرات دعا فرمائین

ترک اسلام ترک اسلام کا رد قریباً ۲۰۰ صفحہ کا چھپ گیا ہے - اسکا حجم غالباً ۳۰۰ اور ۴۰۰ صفحہ کے درمیان ہوگا - چونکہ عام سوال اسکی تصنیف کی نسبت آرہے ہین - اس لئے عام اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے - کہ جونہی چھپ چکے گا شائع کیا جاویگا اور اُسکے متعلق کل درخواستین بنام حکیم فضل دین

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

البدر کی کتب پر ... محصول ڈاک ... بذمہ خریدار

طب روحانی

تیرہ دوا کے علاج کرنے کا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو رہا ہے اور جس کو دریافت ہو جاتا ہے تیسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب اور ملت ... حتیٰ کہ ایک دہریہ کے پاس بھی یہ دیکھی جا سکتی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جو ہدایات اس میں درج ہیں اسپرٹ مشق کرنے سے انسان صحت نیت رکھ کر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنے والوں نے مبالغہ کر کے ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دئیے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کما تا ہے ویسے ہی خدا کی ارادہ سے ہر ایک دعا یا دوسرا عمل یا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی وہی کے ارادہ اور رضا سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی مدد سے اس سے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول مجالات سے ہے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کریں + قیمت عہ

صیانۃ الناس

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ا

الہامی دعا

صاحب کلشیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ... علاوہ محصول ڈاک

کامن پنجابی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات قیمت ار

نظم

برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ... ار

روشنائی احمدیہ

ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر بالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ۔ اوسط قسم ... زنا جروں کو خاص رعایت

مجرب ادویہ

مجرب کی معنی خدائی تصرف نہیں۔ بلکہ یہ کہ اکثروں کو اس سے شفا حاصل ہوئی ہے

... اب ... قادیان میں رہ کر ہم ان کی مجربات تیار کرتے ہوئے

حب دافع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قویٰ میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس کو رفع ہو کر آئندہ نازہ قوت قولے کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر تشکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کھانا اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت عہ

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۸

دردسر کی گولی - ہر ایک قسم کے درد کو اس سے آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی - ایک روپیہ -

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر - دھند - غبار آشوب چشم - پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کا اطبا کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱ار

مصفی خون ... گولیاں خالص عشبہ کی ہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہیں ۸۰ گولی عمر

سلائی الکرہ جس کو ہندوستانی زبان میں ... کہتے ہیں خواہ پرانی ہو اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی عہ

برص کی دوا یا پھلبہری جس سے خدا کی ... ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوا کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت عہ

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات بیمار کو مفصل حالات لکھوا کر ارسال کئے جا سکتے ہیں

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئیے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد و خروج دجال یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئیے گئے۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ +

سر مکتوم

یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نہایت لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کو زندہ کرنے کا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۵ ر

رؤیائے صالحہ

اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے قیمت ۲ ر

اعجاز احمدی

۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس کو پڑھ کر پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ار

قول صحیح

پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو انہوں نے اپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کی ثبوت میں لکھی زیر طبع ہے قیمت ار ہوگی

عاقبۃ المکذبین

او دیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ار۔

اسلام اور اس کا بانی

یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ منشی محمد عبدالعزیز صاحب صادق قیمت ۳ ر علاوہ محصول ڈاک

مذکورہ بالا اشتہار کی ہر قسم کی درخواستیں بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہئے

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم بی۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان ع اور مولانا نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی مسیح الزمان علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اس کی نسبت ارشاد فرمایا کہ نہایت عمدہ شیریں بیان ہے قرآنی نقاط خوب بیان کئے ہیں دونوں بزرگوں کی پسندیدہ حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپ کر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر صرف محصول ڈاک ... پر ... پہنچ سکتی ہے مجلد ... قیمت ... پانچ الم کی قیمت ۱ر پارہ عم ۲ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔ نہ کہ دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر نکتہ چینی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور منطقی اور علمی طور پر اسلام پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ... عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے لئے ہیں ان کے جوابات بڑی معقولیت اور دلچسپی سے دئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ تک پہنچا رہا ہے ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے بہت سے دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی اس افزائش سے خواہ اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ کسی مذہب کے متلاشی ہیں وہ اس کو ضرور خریدیں قیمت سالانہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو ... تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

اشتہار دوں کا نادر موقع

البدر اپنی خدمات کی وجہ سے احمدی جماعت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہو تو اپنے اشتہارات جو بیہودگی ... اور مبالغہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ۔ اجرۃ کا فیصلہ منیجر سے کر و +

بنارسی مال

ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شال دو پٹے اور گلبدن دغلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید ا جاوے اصل اخراجات پر صرف ... منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ ... نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ ... متصل کتاب گھر کوہ منصوری

محمد عبدالرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ جراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور

سے ہر ایک قسم کی سوتی جراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی مل سکتی ہے شرح قیمت فی درجن قسم اول للعہ قسم دوم ... قسم سوم ... محصولڈاک بذمہ خریدار

البدر کے چند نمبر بابت ... جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں بقیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک - دفتر البدر سے طلب کرو

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

سلاسل الفضائل معہ ترجمہ قیمت ... درخواستیں منشی فضل الرحمان ... کے نام آنی چاہئیں

سلاسل التعلیم قیمت ... سیرۃ النبی قیمت ... درخواستیں حکیم فضل دین ... کے نام آنی چاہئیں

حضرۃ مسیح موعود ع کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب قادیانی سے دستیاب ہوں گی +

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپکر شائع ہوا